UNIVERSAL
LIBRARY

OU_226493

UNIVERSAL
LIBRARY

فَإِذَا قَرَأْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهُ

الحمد للہ الذی انزل القرآن فیہ تبیان کل شیء وجعل بعض آیاتہ مصدقا لبعض وشہیدا علیہ والصلوٰۃ والسلام علی من ارسلہ للناس کافۃ بشیرا ونذیرا وداعیا الی اللہ باذنہ وسراجا منیرا وعلی آلہ واصحابہ الذین ہم کالنجوم بایہم اقتدیتم اہتدیتم

تاویل القرآن وہو
غایۃ البرہان

از تالیفات حضرات علماء دین وزبدہ علمائے راسخین جناب مولوی حاجی محمد حسین صاحب دامت برکاتہ رئیس امروہہ از سادات نقویان ترکمان جلالی

در مطبع ہند مرادآباد ماہ بیسی دہم جمع گردید

۲۹۶۴۲

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العلمین والعاقبۃ للمتقین والصلوٰۃ والسلام علی سید رسلہ سیدنا ومولنا خاتم الانبیاء والمرسلین محمد والہ واصحابہ اجمعین

بعد حمد وصلوٰۃ کے اہل بصیرت پر ظاہر ہے کہ اہل اسلام کے یہاں چار مجموعے بڑی اعتبار کے ہیں ایک مجموعہ عہد عتیق توراۃ کا غیر محرف جو اس پیغمبر تک ہم کتاب کا ہی جیسے ظاہر ہوگا آمین کی سورت میں تحریف والے سنے ملتے ہیں پر اسلام اور اہل اسلام کی خوبی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کا ذکر اس وجہ انہیں ہے جیسے کی ایک صحیح کتاب درکار ہے تا انکہ نام مبارک محمد وحلیہ شریف وسنہ ولادت بالفعل مسیح موجود اس میں موجود ہے وکان وولادت کہ مظنہ وہجرت گاہ مدینہ منورہ اور قرآن شریف کا ذخیرہ و پارہ پارہ قرآن مجید کا اجمالاً مذکور ہے کہ جو بعد خاتم المرسلین کے ایک آیت کی برابر دوسرا ہو سکے نہ نازل لاوے وہ مار اجارہ اور بعد خاتم النبیین ہونے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اوسکے پیشین گوئی ہے ست تا دو اس مقام سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نام احمد ہونے کی طرف اشارہ اور صدہا اوہت ہے اور اسلامی کا اوہیں ذکر ہے کہ الفضل ما شہدت بہ الاعداء قول عرب ہے دوسرا مجموعہ غیر محرف انجیل کا ہی اسوقت میں گو بعد اصلاح مسکا نسخہ پردہ زمین سے مفقود ہے اور اسوقت چوتھی صدی عیسوی کا نسخہ جو بنا نیہ بطور حدیث کے طریق سے ملتا ہے اوسکے ترجمہ برشت تحریف قصصی وغیرہ قصصی سے ملتے ہیں پر اوسمیں بھی خدا کی بادشاہت حزب اللہ اسلامی کا ذکر جا بجا اور چار خلفا کا ذکر خیر نام بنام ترتیب بیان وبترتیب خلافت ابتک موجود ہی اور سوا ہی اسکے کہ مخالف کی پاس کی کتاب دعوی اسلام کو ثابت کرتی ہے تطبیق پیشین گوئی ایسی ہی ہے کہ خواہ مخواہ موجب یقین ہے کیا اہل عقل نہ ہوتے کہ چند مطب ظنی شئی ہے پر جس مریض کو طبیب تقہ نے حرفت سے کہہ بیان کردیا اور مریض اوسکو موافق پادی تو کیسے اوسکا معاملہ پر کر دیتا ہے پس کیا حال ہے اوان کتابوں کی پیشین گوئیوں کا جو سب کی سب موافق آئی ہیں اور کوئی غلط ہوئی ہو جو صدیوں اور ہزاروں برسوں کے واقعات ہے بالخصوص جو امر مہمین اور ہے مہمین سراسر مطابق ہوں جیسے اس کتاب کی ظاہر ہونگا یہاں تشبیہ واستعارہ ومحاورہ شناس کا کام ہے کہ محکم کے ساتھ اوسکو دریافت کرے تشبیہ مجموعہ آیات قرآن مجید کا ہی اوسکی نقل بڑے اعتبار کے ساتھ ہے اور وہ مصدق زبور والی کتب مقدسہ سابقہ کا ہی کہ اگر تو واقعات قرآنی تو وہ کتابیں سچی ہوتیں جنہیں صدہا واقعات قرآنی کی پیشین گوئی ہے اور وہ قرآن مجید یا حمد گر مطابق میں جو بلکہ کتب سابقہ تحریف سے پاک ہو جاویں چوتھی وحی غیر متلو وہ کتب احادیث ہیں جو قرآن مجید وکتب سابقہ غیر محرفہ کو مطابق ہیں اور فہم راوی سے ہی پاک ہیں اور صحیح غیر شاذ ہوں اور توراۃ کی مجموعین اول کتب قدیمہ میں اوسکی ہر ایک کتاب میں اسلام کی خوبی کا بدرجہ غایت پہلے سے بیان ہے جیسا کہ پانچوں کتاب سے مفتتح ہے اور سکی فصل ۱۸ میں جیسے ظاہر ہوگا بیان ہے کہ اسرائیل کی بارہ اقوام کے ہمارا نبوت اونکی اولاد میں مثل موسیٰ کے ایک نبی ہوگا جسکے مونہ میں خدا کا کلام ہوگا یعنی پارہ پارہ جو اوسکے سینہ کا ہوتا ہے اوس سے تفتیش ہوگی اسکو فصیح ہے کتاب اعمال میں تسلیم کیا ہے کہ یہ پیشین گوئی اوس نبی سے متعلق ہے جو مابین تشریف بری دوبارہ گر تشریف آوری مسیح میں رونق افروز ہوا اور تفتیش ہے یہ مراد بطور تفسیر ہے کہ جو اوسکو نہ مانے وہ ہلاک کیا جاویگا یعنی وہ نبی احمد ہونگے یعنی جزاء دہندہ نیکوکاران وسزا دہندہ بدکاران کیونکہ قاموس میں ہے الحمد ھو الشکر والثناء والجزاء وقضاء الخ اوسکی تفصیل تنبیہ پنجم فصل چہارم اطلاع چہارم مقدمہ سوم اور حکم سوم باب ششم مقدمہ چہارم اس کتاب سے ظاہر ہوگی اور فصل ۱۸ استثنا کی پیشین گوئی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت فصل ۱۲ یحمن کی مطابق مسیح نے تسلیم کیا ہے جو بنی اسرائیل ہی علی العموم فرمایا ہے کہ زمین بنی حکومت کنندہ زمین یعنی وہ جو

فصل ۱۸ استثنا میں موعود ہی لیکن جو محکوم نہ مانیگا اوسکے لئے پہلے روز یعنی ہزار مقوم وجود آدم میں نبی عظیم الشان سزا دیگا جیسے مرحوم ششم باب چہارم مقدمہ چہارم سے ظاہر ہوگا اور درس ۱۸ فصل ۱۸

نامہ عہد انسان کی انگریزی ترجمہ میں ہی جیسے تحقیق دوم باب ستم مقدمہ چہارم سے ظاہر ہوگا کہ ظاہر ہے کہ مسیح قوم یہود ہی نکلے اور اوس فرقہ کی نبوت کی بابت موسیٰ نے کچھ نہ کہا پس ان شہادات سے ظاہر ہوا کہ وہ نبی جو فصل اول انجیل یوحنا میں موعود موسیٰ ہیں وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جنکی سنہ ولادت موت باپاشین رومی ہی جو سنہ مسیحی میں ہوئی چار سو نوی سال لکھے ہوئی فصل نہم دانیال میں ہیں جیسے اطلاع بست و دوم مقدمہ سوم سے ظاہر ہوگا اور چونکہ فصل ۱۸ استثنا میں نشان عظیم اور پیغمبر موعود فتح الانبیا سے مانند موسیٰ نزول کلام الٰہی ہی جیسے بعد وجود و سرانزول کلام الٰہی بشریعی کا دعوی کرے اوسکی جانچ کی الٹی ہوا اور ما اجاد کی تو بار بار قرآن مجید میں اوسکو رد لکھا ہوا ہے اور اس لئے یہ نصاریٰ مطلع نہیں ہوتے کہ کیسے ہیں کہ نہیں معلوم کہ کیا سبب ہی جو قرآن کی بابت بار بار کہا جاتا ہی کہ یہ معجزہ ہی اور جہالت سے وہ کہتے ہیں کہ اوراد میں پیشین گوئی نہیں حالانکہ صدہا پیشین گوئی اوسمیں ہیں ہاں فتح بدر کی نسبت چونکہ فصل ۱۱ یشعیا میں بعد ایکسال ہجرت کے وعدہ ہی اوسکی نسبت قبل از ہجرت نہیں کہا جاتا ہی کہ اوس سے اہل اسلام کو بشارت دیتے الخ اور کفار کو ڈرانیوالا ہیں اور اون ستاتوں سے انکار ہی جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نہیں الحاصل چونکہ ختم نبوت کی بعد بنی اسرائیل میں نکتہ سوز ہان تردید نبوت میں واقف تھی تو خوف جان سے ایک آیت کی برابر دعوی نزول کی کہنے لاسکے اور جس نا واقف اہل عرب نے دعوی مثل ابن مریم کی کیا اوسکی نسبت وہی ہوا جو فرمایا گیا تھا کہ بشہ طبکہ تو نر نکلی اوسکی پیشین گوئی الٹی ہوئی اور مارا ہی گیا چنانچہ سورہ بقر مدینہ میں ہی کہ اگر تم اوا ہی بنی اسرائیل شک ہی اس قرآن مجید کے نزول میں اور نزول پارہ پارہ کا وعدہ تمہاری ہان سلم ہی تو ادنے امر یہ ہی کہ ایک پارہ کلام منزل بعد قرآن شریف کی نزول کے نشان اوس پیغمبر موعود سی لاؤ اور حاضرین زمانہ کو بلالاؤ کہ حسب فصل نہم دانیال کے ولادت اوس پیغمبر کی سنہ مسیحی میں اور فصل ۳ استثنا میں تکمیل میں ہو اور سنہ ۴۰ عمر میں اپنی وہ نبوت کا دعوی کرے اور ہجرت اوسکی مجمع یہودیان مدینہ میں لاگزارد و دعوی سی کہا جاتا ہی کہ تم کہیں لاسکو گے تو پوچھو اوس آگ سی جو تیار کی گئی ہی کاؤ و پکے جسکے ایندھن کفار اور بت ہیں اور جسکا فصل ۱۸ استثنا مذکور میں ہی کہ اوس بنی برادران اسرائیل کے مونہ میں (حسب فصل ۲۵ کتاب اول موسیٰ) تکوین کے برادران اسرائیل سی وہ اسماعیلی ہیں کلام خدا ہوگا یعنی پارہ پارہ تو ۲۳ سال میں وہ پارہ پارہ کر کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا اور اگرچہ یکبارگی اوسمان پائین پر جس سے مراد سات مراتب سی مرتبۂ اول اوس حدیث سی ہے جو ان فی جسد آدم المضغۃ میں مراد مضغہ قلب حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہی جیسے مقدمہ اول سی ظاہر ہوگا اور یکبارہ نزول یاد سی محفوظ نرہا تھا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نزول کلام الٰہی کے وقت یاد کرنے کے تحریک زبان کرتے تو علم ہوا لاتحرک بہ لسانک لتعجل بہ ست حرکت دی کلام الٰہی کے نزول کے وقت اپنی زبان کو تاکہ تو اوسکے ساتھ جلدی کرے ان علینا جمعہ و قرآنہ تحقیق لازم ہی ہمارے اوپر اوسکی جمعیت اور پڑھنا ثم ان علینا بیانہ پھر ہمارے اوپر اوسکا بیان یعنی احادیث کی لازم ہی اور نیز فرمایا ولقد وصلنا لھم القول اور تحقیق وصل بھیجے کیا ہی قول متفرق کو پس قرآن کی جمعیت دو سل آیات خدا کی طرف سی ہوا اور فرمایا ہی ورتلناہ ترتیلا اور مرتب کیا ہم نے اوسکو بڑی ترتیب سی پس معلوم ہوا کہ آیات قرآن مجید میں بڑی ترتیب ہی لیکن اکثر تفاسیر سے آیات کی ترتیب نہیں ملتی اس جگہ سی علماء نصاریٰ اسکی آیت آیت کی فصاحت و بلاغت کے گو معتقد ہیں پر کہتے ہیں کہ لاکثر الآیات کو اندر یا ہمدگر ترتیب نہیں معلوم ہوتی کیونکہ اونکی نظر دقیق تفاسیر تا فہی گذری ہیں و ہرچند اوکتب منزلہ میں مثل شعیاء و زبور وغیرہ میں بھی بہت سی مضمونوں میں ترتیب نہیں مگر شان قرآن مجید ارفع ہی کہ ان افصح الکلام و ابلغ النظام کلام الملک العلام ہو و معروف ہی تا انکہ مختلف سورتوں میں بھی اوسکا قصص کا مکرر حسب اختلاف مواقع مفتح نتائج جدا گانہ سے اور بلاغت میں سے کہ دو کلاموں میں ہمدگر ترتیب ہو وہ انشاء اللہ تعالیٰ اس تاویل سے بخوبی وجہ ظاہر کیجاوے اور ہر چند قرآن پارہ پارہ نازل ہوا ہی لیکن وصل و ترتیب اسکی خدا کی طرف سی ظاہر ہوئی اس جگہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر ہر سال جبرئیل قرآن دو ہرا تی پر سال وفات میں دو بار دو ہرایا پس قرآن مجید زمان منوعہ میں مرتب ہوا پس اوسکی مطابق حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مثل ابی و ابوبکر داؤد وغیرہ انصار کو اوسی ترتیب الٰہی کے ساتھ بطور حفظ یاد کرایا اور زمانہ صدیقی میں عمرؓ کی صلاح سی وہی ترتیب خدائی کا مجموعہ یکجائی کا عمر میں جمع کیا گیا اور عثمانؓ نے اوسی مجموعہ سے سات نسخہ کرا کر سمات اطراف میں منتشر کیا تو عثمانؓ مروج القرآن اس وجہ سی ہوئے اور عبداللہ بن مسعودؓ طریق نزول سے جو جمع کیا تھا وہ مروج نہوا اور جناب مرتضیٰ کرم اللہ نے جو ترتیب ناسخ و منسوخ پر جمع کیا تھا اوسکی یہ اصل معلوم ہوتی ہی کہ آیات متفرقہ بقول روایت شیعہ ردکپڑی میں تحت حضور صلی اللہ علیہ وسلم میں رہی تھیں وہ جناب مرتضیٰ اوٹھا لائی اور غالباً اوسمیں آیات منسوخہ ہی ہونگی تو یہ خبر عرضی اللہ عنہ کو پہونچی تو حسب روایت بخاری کو فاروقؓ نے فرمایا کہ علیؓ تمہارا قاضی ہیں اور آپ کی تمہارا قرآن میں اور آپ کی کہ یہ قرآن ہیئے دین مبارک سے لیا ہی تو ہمیں پھیرو دین اسکے مقابلہ میں کسی کو اور آیات منسوخہ کو استثنا فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ما ننسخ من آیۃ او ننسھا نات بخیر منھا او مثلھا کہ وہ جو منسوخ کریں کوئی آیت یا بھلا دیں لاویں بہتر اسکے کہ مقابل ہیں ہمتر اوس سی اور مثل اس سی فیصلہ اون دو آیات و احادیث کا یہی نکلا کہ جسمیں تاریخ دریافت نہو تو ناسخ بہتر کو جانو الحاصل اس قرآن متواتر کے سوا جو آیات کا بطور احاد بعض صحابہ کا یا وہ تھیں اور اس متواتر کے خلاف بطور منسوخ رہا منسوخ تھیں اونکو عثمانؓ نے لیکر جلادیا اور اچھا کام کیا اور زمانہ صحابہ میں آیات کی شان نزول دریافت تھی اور زمانہ گذرا تو ضرورت تفاسیر کے لکھنے کی ہوئی اور بہت کچھ احادیث جو قرآن کی بیان کی متعلق تھیں یاد نرہیں اور جو یاد بھی تھیں تو اونسے بہت سے مقامات پر تطبیق و تناقض ہوا اور یہ کیوں اس مقام پر ہوا اور دوسرے مقام پر تو اکثر مفسرین کو باوجود اس تاویل کے بالخصوص اور قرآن مجید پہلی کتاب ہی جو مجموعہ تورات و مجموعہ انجیل کے بعد نازل ہوا ہی جسمیں صدہا امور اجمالی قرآن کی تفصیل ہی اور چونکہ اوسمیں بہت سی امور

مشابہ کے طور پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت مذکور ہیں مثلاً خدا کا آنا کہ کے مکہ میں اور مدینہ میں آنا فصل ۳۳ سفر مشنی میں بنسبت حضور صلی اللہ علیہ وسلم لکھا ہے مطلب اوس سے بحذف مضاف رسول خدا کا آنا لکھا ہے تو اسکی مثل کی نظر سے عمر فاروق کو تورات کو لکھنے کی اولاً ممانعت ہوئی ہے جبکہ قرآن مجید میں ہی مثل بجا دعوت اللہ وارد ہوا کہ فریب دیتے ہیں یہود اللہ کو یعنی رسول اللہ کو جیسے بیضاوی میں ہے ولو آیۃ وحدثوا عن بنی اسرائیل ولا حرج تو وہ حدیث پہلے منسوخ ہوئی جیسے علما کا قول تعم مشکوٰۃ میں شرح عبدالحق دہلوی لکھا ہے پر تورات بحرکاتھی یا مترجم یونانی وساری اسکو اہل اسلام نے نہ دیکھا اور یہودی تورات کو کہلا نا اہل اسلام کو برا سمجھتے ہیں دوسرے اہل اسلام کا عمل الکر حدیث منسوخ ہے رہا اور بہت سی مجمل آیات قرآن جو اوس میں مفصل نہیں ہے مفسر نہ ہو سکیں اور ترتیب بھی آیات کی ثبوت کہلی علیٰ ہذا انجیل کا بھی یہی حال ہا حالانکہ تورات کا نسخہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں مطابق آیت وعندھم التوراۃ اور آیت قل فاتوا بالتوراۃ فاتلوھا ان کنتم صادقین کا موجود تھا چنانچہ مقدمہ مجمع میں تورات لائی گئی ہے اور اس میں وہ یا آیت رجم پر پا نہ کہدیا اور عبداللہ بن سلام نے ہاتھ اوٹھایا اور آیت بدستور نہ مودہ نکلی جیسے وہ آیت اب بھی اوس میں بتقرر موجود ہی پس یا دا قعین کا یہ خیال کہ قبل زمانہ اسلام سے پردہ زمین سے تورات کا وجود نابود ہو گیا افسانہ سے زیادہ نہیں البتہ زمانہ بخت نصر میں جانی بھی ہے اور عزیر کی یاد پر لکھوائی گئی تھی اور اوسکا نسخہ یہ جو طلاوہ میں یاد داشت عزیر کی مطابق ہونا ہوا حال بعض علما کا وسکے مطالعہ کی طرف یا تعین متوجہ ہی ہوئے جنکا حدیث ناسخ پر عمل تھا یہ عبداللہ بن عباس نے دیکھا کہ قرآن ہماری کتاب ہے یہ ہوا اور یہودی اوسکو نہیں دیکھتے تو تم تورات کو کیوں دیکھتے ہو اور یہ قیاس مع الفارق تھا کہ وہ ہمارے قرآن کو تسلیم نہیں کرتے اور ہمکو اوسکی تسلیم ہے اور اس عصر میں ہر چند اہل اسلام میں ہزار سال بعد بالخصوص اس زمانہ میں ضعف حسب مرتبہ زیادہ آگیا لیکن اللہ نے اکمال اسلام یعلوا ولا یعلیٰ کا مضمون ظاہر کر دکھایا کہ قوم آزاد خدا نے تورات و انجیل کے ترجم صدہا زبانوں میں کرائے اور اونسے ہمکو واقفیت ہوئی پس مناسب ہوا کہ اجمالات قرآنی کو اونکی تفصیلات سے جس سے مضامین قرآنی مفصل ہوں اور قرآن و حدیث کی مخالف بھی نہ ہوں تاویل کیجاوے اور نیز حضور صلی اللہ علیہ وسلم رسول کافۃ للناس ہیں اس وجہ سے حق تعالیٰ نے پہلی سے ہندوستان جیسا زمانہ ہے کہ ہر ایک خطہ کے زمان میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر خیر فرمایا ہے جیسے اس کتاب سے ظاہر ہوگا تو اوکی پیشین گوئی بھی اونکو تسلیم کرنے والوں کے لئے ذہن مناسب ہے تو میں نے ایک مسودہ تاویل قرآن میں سے مسمی **علامات الاسرار فی مکاشفات الاخیار** کا فارسی میں لکھا تھا اور جلدی سے بغیر مسے مطالعہ کرنے کے بعض احباب نے چھپا دیا اوسکے بعد پھر ایک مسودہ دوسرا اردو زبان میں **نہایۃ البرہان فی تاویل القرآن** کا کیا گیا جسمیں ترتیب آیات و تفصیل اجمال قرآنی آیات اور بہت سوا اور بھی لکھ گئی تھی وہ بھی بعض اہل اشتیاق نے بار بار چھپوایا لیکن میں نظر کے حاسدین قرآن کی ہمیشہ دنیا میں رہی اور مرد کار اور سرانجام کے لئے میسر نہیں اور زیادہ مضامین بکثرت تھے پھر یہ مجموعہ کیا اوسکا مسودہ کیا کیا یہ میری آخر کتاب ہے جو اسمیں ہی اوسپر میرا اعتماد ہے اگر پہلے دونوں مسودہ میں اوسکے خلاف ہو تو ماخر میں محکو معاف فرماویں کہ آخر امر ہے اور سب سے پہلے جو کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت ہزار ہفتم وجود آدم میں ہوئی تو جیسے فصل اول تمہید سے ظاہر ہو گی تو اس کتاب کو پہلے سات مقدمہ پر مشتمل کیا اور چونکہ سات مقدمات کا فہم ایک تمہید پر موقوف بطور بصیرت ہوتو پہلے مقدمات ہی تمہید لکھی گئی کہ یہ سات فصول پر مشتمل ہے **مقدمہ اول** میں سات ستون یا اس خواتین میں **مقدمہ دوم** میں اٹھاسی حجر ہیں اور اسمیں شرح ہے کتاب تکوین موسیٰ کی جسمیں ابتدا عالم کا بیان ہوا اور اسمیں پیشینگوئی ہے حق تعالیٰ کی آدم حوا و شیث و انوش کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت و بیان اسرار جو کا ہے جس سے ظاہر ہو کہ وحی کے امور عقل کلی کی موافق ہیں نہ مخالف اور نیز اوسمیں پیشینگوئی ہے نوح و سام و حام و یافث و ہود و صالح و خضر و ابراہیم و اسحاق و یعقوب و یوسف و ایوب و لقمان و لوط و سارہ و ہاجرہ و اسمٰعیل کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت **مقدمہ سوم** میں ہے پیشینگوئی ہے موسیٰ علیہ السلام سے لیکر ملاکی پیغمبر کی کتابوں سے پیشینگوئی ہے محمدیہ تورات سے جو کتیس پیغمبروں کی چالیس کتاب کا مجموعہ ہے تخمیناً بہت سی اطلاعوں پر مگر بعض بعض اطلاعیں مقتضی ہیں اکیس اکیس تنبیہوں پر **مقدمہ چہارم** میں مشتمل الفصل پر تباہ سات چوک اٹھائیس کتاب کی پیشین گوئی ہے اہل اسلام کی خوبی میں اور چونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر خیر پہلے سے زمین کی ہر ایک قطعہ میں کیا گیا ہے تو **مقدمہ پنجم** میں ہندوستان و ہند و فارس و مصر و یونان و روم اٹلی و اسپین کی پیشینگوئی ہے اور چونکہ یاجوج روس کو اہل اسلام سے و نیز سرکار انگریزی سے بھی دشمنی ہے جسکے سبب ہزار ہا مسلمان اس سے سکونت کرتے ہیں اور بعض ناواقف روس کو سرکار انگریز سے اچھا سمجھتے ہیں تو **مقدمہ ششم** میں اوس کی نسبت و دشمنی کا ذکر قرآن شریف و حدیث و تورات و انجیل منزل سے اور نیز وید ہندو پران سے اونکی اور دیگر تاریخوں سے لکھی گئی ہے **مقدمہ ہفتم** قرآن مجید کی تفسیر نہیں ہے کہ بعضہ تعالیٰ ہر ایک آیت کا مطلب کا معائنہ کرکے لکھا ہے

تمہید اور اوسمیں سات فصلیں ہیں **فصل اول** بتقسیم یعنی ہزار ہفتم کے بیان میں جسمیں خانہ اہل اسلام ہے۔ تحقیق ہے کہ اہل فارس و ہنود و اہل چین و اہل الامریکہ غیرہ اہل عقل جنوری آدم و عالم کی پیدائش میں مختلف قول میں ہیں اور ہر ایک اپنکو اعلیٰ دوسرے سے سمجھتا ہے و اذ تعارضا تساقطا (جب دو قول برابر کے معارض ہوں دونو ساقط ہوتے ہیں) ہر کیا وجہ کہ اہل فارس ہنود پر اپنا غلبہ جتلاوے اور اہل ہند اہل چین پر فخر کرے اور اہل چین اہل یامہ پر افتخار کرے کہ سوا ای الثقلین کے اونکے قولوں کی پوری سند نہ ہو ورنہ یا ہمدگر اختلاف نہ ہتا اور آدم صفی اللہ سے پہلے کے حالات دریافت کرنیکی نسبت حافظ کا قول پسندیدہ ہے ؎ حدیث از مطرب و مے گو و راز دہر کمتر جو کہ کس نکشود و نکشاید بحکمت ایں معما را چہ حد ی

تاریخی امور ثابت نہیں ہوسکتے البتہ وحی کی بابت معتبر ہے جبکے اوپر نازل ہوئی ہو کہ اوسکی دوسری امور بھی کبھی غلط نہوی ہون تو وہ دوسری بات ہی اور یہود و نصاریٰ و اہل اسلام توراۃ کو تسلیم کرتے ہین اور نصاریٰ و اہل اسلام انجیل کو تسلیم کرتے ہین اور اہل اسلام قرآن کو توراۃ و انجیل کے سوا تسلیم کرتے ہین اور زبور مین جو تونکو مسلم ہی اور نامہ پطرس مین جنکو نصاریٰ و اہل اسلام مقدس جانتے ہین اور قرآن مجید مین بعض روزون مین سے ایک روز ہزار سال کا ہوتا ہی اور سبت یعنی سات ہی اور عرد نیا کو سات ہزار سال کہتے ہین یعنی وجود آدم سے شروع ہوکر روس و ماجوج اہل سبتہا تک جو ممالک اہل اسلام کی اطراف پر ہو رہی ہی کہ اول ہزار مقدس ہین جیسے فصل ۲۰ و ۲۰ مکاشفات یوحنا مین ہے کہ خداوند چار خلفا ہون جنکے مان چوبیس قوم مین بادشاہت ہوگا دن تخت نشین چوبیس بادشاہون کے ہزار سال تک شیطان مقید اسطرح سے ہوگا کہ ممالک اہل اسلام کی اطراف پر یاجوج و ماجوج کو تسلط مذکور حاصل نہوا اور بعد ہزار سال کے شیطان قید سے خلاص ہوا اور ممالک اہل اسلام کی اطراف پر یاجوج والی روس و ماجوج اہل ستہا گیل وگال دگاگ تہہ کا تسلط شروع ہوا اور تحقیق یاجوج کی کردہ روس کا سردار ہی اور یاجوج کی مقدمۂ ششم مین مفصل آتی ہی اور دس ۱۰ فصل ۴ نامہ عبرانیون ترجمۂ انگریزی و یونانی مین ہی کہ جیسیں یعنی عیسیٰ تو آرام نہدیا (کہ سنگ مرزا دیہ یہود کے لئے ہوی) تو ضرور آرام دہندہ سبت کی ہوی یعنی جیسے ممالک مقدس یہود کے غیر قوم سے خلاص ہوی دیکھو اس مقام پر باب سیم مقدمۂ چہارم تو اسر سبب سے روز جمعہ کی جو ساتوین روز دساتوین ماہ و سال ہی تعظیم توراۃ مین ہی اور تحقیق اسکی کہ سبت وہ روز جمعہ ہی روز سکر یعنی زہرہ سنی چاہئے حدیث مین آیا ہی کہ غلطی ہوی یہود کو یعنی زمانۂ بربادی طوطوس مین کہ دن تک بھول گئی تو انہون نے سنیچر مقرر کر لیا اور غلطی ہوی نصاریٰ کو کہ روز مقدس اتوار کر لیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم جو تشریف لائے وہی روز جمعہ مقرر بدستور ہوگیا اور انجیل سے روز سبت و روز جمعہ ثابت ہی پر یہود زمان بربادی مین جو طرطوس کی ہوی روز سبت مقدس ہوگئی دیکھو اس مقام پر بیست و دن کو جمعہ کر کے لکھا ہے ورس ۹۶ فصل ۲ ہمتی کو بالخصوص ترجمۂ عربیہ کو ومن الغد الذی بعد المجعة اجتمع (وساع الکهنة والفریسیین الی پیلاطس الخ اس جگہ سے مسیح نے حسب فصل ۲۴ متی کے فرمایا کہ ای یہود تمہارا ہمارا گنا بروز سبت ہو جبکہ تم برباد ہوگے اور جبکہ حد سبت ہزار ہفتم زمانۂ نوح سے دریافت ہوئی کہ خداوند چار خلفا سے شروع ہوا تو یہود کی اصلاح زمانۂ آدم سے ثابت پیش آز تاریخ حسب آیت محکم مصلحون کی توراۃ عربیہ کے سنون مین ظاہر ہوئی کردہ عین فساد تہا جبکہ بینات اسلامیہ اونکو دریافت ہوئین تو سوا ی لمک نوح کے جنکے سنون مین ایک صدی سے زیادہ صدی تہی وہ اوڑادی کہ وہ نسخۂ ترجمۂ یونانیہ مین موجود ہین اور چونکہ مسیح کو جو بار اول تشریف لائے تہے یہود منکر تہے تو سنہ ایسی بناؤ کہ آمد مسیح ہزار ہفتم تعین ثابت کرین گو اونپر سخت اعتراض ہوا کہ مطابق اونکی سنون کے یہ معرکی حالت نہوتی جو زمانۂ ابراہیم مین تہی اور آدم مہتی ہی قریب زمانۂ نوح سی ہوتے ہین در نسخۂ یونانیہ مین نصاریٰ نے بعد اسحاق کی ولادت کے صد سے زیادہ کر دی اور سامریہ نے اور ہی بے وضع بعد آنے بینات اسلامی کے تغیر کیا الحاصل حد سبت مقدس ہزار ہفتم تو کی مطابق جو نہ کر ہوئی دم سی تا ولادت ابراہیم سنہ توراۃ یونانیہ کے صحیح ہین اور ظاہر ہے کہ ۲۵ عمر ابراہیم مین جبکہ اونکو وعدہ پیدایش ولد حسب فصل ۱۵ انکوین کے ہوا اور سارا کے دلدہ کی امید نہتی تو سارا نے ماجرا نکاح ابراہیم سے کر دیا اور وعدہ جوا ولاد کا فصل ۱۶ انکوین کا تہا وہ بہ نسبت حضرت اسحاق کی تہا جسپر ابراہیم کو تصدیق تو ہوئی پر اطمینان نہوا تو چار جانور و نکی زمہ ہوئے اطمینان کیا چار سو سال تک ولادت اسحاق سے اولاد کو غلامی ہے آزادی کا وعدہ ہوا جیسے درس ۱۳ فصل ۱۵ انکوین سی ظاہر ہے اور یہ درس غلط محرف نہین اسکی سند درس ۱۰ فصل ۷ اعمال رسولون مین موجود ہی اور درس ۴۰ فصل ۱۲ خروج کتاب دوم موسیٰ مین ہی کہ اسرائیل کی جو مصر مین باشندہ تہی بود و باش ۴۳۰ سال کی تہی جو مصر سے نکلے اور یہ درس بہی محرف ہین کیونکہ اسکی سند درس ۱۷ فصل ہو نامہ گلتیون مندرجہ مجموعہ عہد متوسط انجیل مین ہی پس تطبیق اسکی یہ ہی کہ ولادت اسحاق سی جو ۴۰۰ سال تہا تا خروج موسیٰ مین جو مصر سی ہوا ۴۳۰ سال ہوئے یہ شروع آزادی کی ہی یہ ۴۳۰ ہی جو درس ۴۰ اندکوین مین ہی تو یہ واقعہ سنہ عمر موسیٰ مین ہوا اور مسال مین کہ اور سنہ عمر مین مدین سی واپس آنا مصر کو ہوا اور فرعون ایک سال بعد غرق ہوا تو پوری آزادی سنہ ۴۰ مین زمانہ وعدہ سی ہوی جو سنہ عمر ابراہیم مین بنا بود و باش ہونی ظاہر ہوئی اور زمون کے غرق سی جلوس سلیمانؑ و جلوس سلیمانؑ سی تا فتح بخت نصر تاریخ سی معلوم مین اور فتح بخت نصر سے تا ولادت حضور خود عہد بتیقن سی ظاہر ہو تو کیا پیدایش آدم سی حضور کی ولادت تک جہ ہزار پورے ہوی کہ ساتوین ہزار کے سنہ اول مین ولادت باسعادت ہوئی اور نبوت کا وقت زمانہ قتل شیخ یازدہم رومیہ مین حسب فصل ۹ دانیال کے ہونا چاہئے جو چالیس سال کے حضور صلعم ہوکر کیا فصل نہم دانیال کے اخیر ہفتے قبل مسیح و شکر کہ تو اپنا تئین مسیح ہوا تو آنحضرت صلعم تئین مسیح مین جو قوی کہ تین ۳ سال آخر ہفتے ہوئے ہین تو ولادت حضور صلعم ساتوین ہزار آدم کی شروع ہوئی ہو ثقہ

| | | |

اور ہنود کے انجیا میں اگرچہ بہت ہی کچھ مبالغہ کیا بلکہ اغراق ہی و بالخصوص راجاؤں کی حال میں مگر موخرین متبرین کا یہ قول ہی کہ وہ راجہ تو ضرور ہوئے لیکن اونکی نسبت مبالغہ و اغراق سے بیان ہوا ہی اور پرانوں کی شروع انگریزی میں سارے اونکے راجہ مثل مون و گرنڈو یونا سر و کانوا دمسر ماد کرن قبل حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جو لکھی ہیں سب گذر چکی ہیں دیکھو اگرچہ شروع مہاویر پران کو بدھ جگو کی نسبت اغراق کا حال مفصل مگر پنچم کے حل ہفتم میں ہم بیان کرینگے بیالیس لاکھ کرسیا ہو تو کلجگ دہی چار سو سال کو چالیس لاکھ کرسیا ہو تو کلجگ وہی چار سو سالی زمانۂ جاہلیت ہی ظہور صلے اللہ علیہ وسلم کی ولادت نوشیروان ایران شاگرد دپ کی راجہ عادل کے وقت میں ہوئی کہ جسے بلیسی پوز سیسو دیون سوریج بنسی کو بربادکیا وہی زمانہ کلکی اوتار کی ولادت کی نسبت بطلمیوس گوئی کتب ہنود میں لکھا ہی اور زائچہ اپنے قیام ہستناپور سے لکھا ہی جو کلکی پران میں ہی کہ بیر کے روز بارہویں چاند سدی ماہ بیساکھ مطابق اپریل ہوگا و چونکہ ہستناپور دمکہ عرب میں طلوع و غروب میں مدوڑہ گھنٹہ کا فرق ہے تو طالع کو حمل میں لکھا ہی جسمیں آفتاب کا ہونا بیا کہ میں ضرور ہی اور اس زائچہ کے جو ہیل لکھے ہیں وہ ہند کی موافق لکھے ہیں اور اہل سکلہ موافق ایک پنڈت ذی جلوا زائچہ کلکی اوتار کا لکھا ہی جو ہند کو ہیں کی موافق قاعدہ سے بہت درست ہی لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت صبح صادق عرب میں ہوئی ہی صحیح یہ ہی کہ طالع حوت ہی جسمیں زہرہ اپنی خانہ شرف میں ہی اور تاریخ ولادت دوشنبہ ۱۲ ربیع الاول روز دوشنبہ کی لیل ہی اور زہرہ کو جو یہ سی مناسبت ہی جو روز سبت سے اس وجہ ہی کہ اصلی زائچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم میں طالع کا حوت ہی جسمیں زہرہ اپنی خانہ شرف میں ہی اور زائچہ ہی

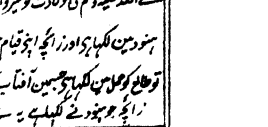

اصلی زائچہ

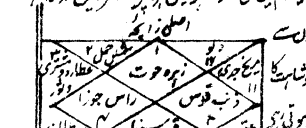

اسمیں زہرہ کی خصوصیت ہزار ہا ہم سے دریافت کرنی چاہئے اور خیالی اسنا پچ سے یہ ہی کہ ہر چہارخانہ و تدنا روں سے بہتری میں وہ کہ یہ خوبی کی نشانی ہی کہ خدائی بادشاہت اسلامیہ کی دلیل جسمیں فصل ۱۰ و ۱۱ دانیال ہی اسلامی بادشاہت کا خدا کی بادشاہت کہنا ظاہر ہی اور اسی لئے عرب میں جا بجا خدا کی بادشاہت کہا گیا ہی اور یہ خوبی ہست کا خاصہ ہی کہ اوسمیں جو مولود ہوا وہ ملکی جنگ و شمنوں سے بیشہ ہوتی ہی اور مولود انتظام و حصار کا ذانا مہ میں صرف ہوا اور دوستونکی مدارت کمال درجہ کر کے دیا و بالخصوص تقسیم داد میں ہو کہ دشمنوں پر اگر فتحیاب ہوا اور یہ بیان

وقوع میں آئی اب ہر ایک ستارہ و برج کا خاصہ زائچہ عرب کی موافق طالع سے سننا چاہئے گہ برج حوت خانہ شرف زہرہ کا ہونا وقت ولادت دلیل اسکی ہی کہ وہ مولود مسعود مخدوم عالم اور علام کا خادم ہو کہ صحبت مقدسۂ دوم اسی کتاب میں فصل ۷ تکوین کو اور چونکہ حوت برج اخیر ہی مولود مسعود کی اپنی صفت میں عالم ہو جسے نبوت مراد ہی کہ ختم حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر ہوا اور چونکہ طالع میں زہرہ ہو عورتوں کی محبت بہی زیادہ بطور مزاج اس مقام سے حبب الی من دنیاکم ثلث الطیب النساء و قرۃ عینی الصلوٰۃ کا ارشاد اور خانہ زہرہ میں ہونا بہی اپنی خانہ شرف میں ہی جسکو فی نفسہا ظاہری تو احالت قوم و حسن صورت و سیرت جو ظاہر کی باطنی و محبوبیت عالم و صاحب فہم و کرم از ہر قسم پاکیزہ و نفاست و رحمدلی و کریم النفسی ہونا ظاہر اور زہرہ عرب کی دلیل ہی جیسے حکیم ز چہر کرد کی قول ہی ظاہر ہو گا اور وہ سر کہ مریخ میں آفتاب کی بہت شرف میں ہی تو اپنی تجارت و حسن معاملت میں قبولیت عام ہو جیسے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی کمال میں نبی کی مضاربت سے نفع تام ہونا ثابت ہی اور بلوغ طالب ساتہ چکا ہو تو نشر شرف لیگا تو کیسا نفع اپنی برکت سے ہوا ہوا اور دلیل اسکی ہی کہ اپنے اقصائے آفاق مثال عالمین شرافت کہینگے اور دشمنوں سے حوادث مستقبلہ کی بہی خبر دیگا ہو کہ خلفاء اربعہ کو اور تیسرا گہر میں قمر ان شتری مطارد ثوابت ہی جنکو شمس ناظر ہی لیل ایام وجود مرد حقیقی پر جیسے زائچہ نمود دل چاہیا یوں پر کہ وہ بنظر اس اپنے کہ ہی جبکہ سنین ہوتی اور اوقران مشتری و عطارد سعد اکبر و خود دلیل خیر اصالی محمودہ اکرم و اعظم پر ہیں کہ ادویت علماء الاولیاء الآخرین ایکے نہیں ہی اور چوتہی خانہ زندگی ہی جسمیں دلیل انتقال الدین یوم یتیم ہو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ظاہر ہی پانچواں خانہ ہیں مولود بہاری دگرنہ نگران ہی اور شمنونکی جنگ سے متعلق ہی جہنوں حل اقبال اوج و شرف پر ہی دشمنوں کی بکرات جنگ اور دشمنوں پر فتحیابی حاصل ہو گی زدن رکہم نہ ہیو بجو جیسے ایک مرتبہ بجو نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کاٹا تہا اور عمر طبعی بہی زمانہ پر کہ ماہین ہفتاد سے کی وفات ہو جیسے حکما، یونان کا ایک بوسہ سال کا قول ہی کہ کمتر کوئی ہو پچاہی اور عمر طبعی وہ ہی جسمیں کلیہ الکبرے مادہ پر واقع ہو

نواں گہر مخالفین پر کامیابی و عبادت و زہد و تقوی کی دلیل سکا مالک ہی جو خانہ یازدہم ہیں ہی اور مخالفونکی و حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی کامیابی و عبادت و زہد و تقوی ظاہر ہی حاجت بیان نہیں دسواں گہر خانۂ سلطنت و حکومت و حالات ارضی و سماوی و غیرہ کی دلیل اوسمیں دہم خانہ اجرام فلکی ہیں جو دلیل شمائل و کرامات و معجزات مولود مسعود کی ہی یہ امر بہی ظاہر ہی اور فصل دوم دانیال میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو شاہنشاہ کر کے لکہا ہی جیسے وہی ہر بادہوی گیارہواں خانہ امید ہی منسوب ہی اور بحسب قلبی و امید عبادت مقاصد وغیرہ سے متعلق ہی اسمیں برج ہی جو دلیل استدامت قلیل ہونے محبوبوں کی ہی اور انہا میں بکثرت ہو جانے ہیں جو کمال شجاعت اعوان پر دال ہی بارہواں خانہ شداید و مکاری کی دلیل ہی جو دشمنوں و حاسدوں سے پہونچے اور قید سے خلاص ہونیکی دلیل جیسے گہاتی میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو رد کنا وغیرہ اسپر دال کہ بالآخرہ کا غذنا موافق جو مخالفت میں کفار نے لکہا تہا ریک کہا گئی اور ہجرت ہی اسکی دلیل کہ صاف دشمنوں کی زد سے خلاص ہوا اور شکست اعداء و ذکر امراض مزمنہ میں گرفتار ہونیکی دلیل یکلو کیسے مستحبین تباہ ہوئی کیونکہ اسکا مالک نحس اکبر خانہ ہشتم سے نافذ ہی تو دشمنونکی کثرت

وحاسدوں کی تکالیف وشدائد کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو پہونچی کہ بالآخر بعنایۃ اللہ تعالیٰ والعاقبۃ للمتقین کے طریق سے آخر انجام حضور کا بخیر ہوا اور دشمن تباہ ہوئے یہ بیان نہیں ہے کہ چونکہ دورۂ سیارگان ماہتاب نے برج حمل سے راس کا دورہ شروع ہوا جو مالک خانۂ امارت ہے اوسکو دور اندر دور مین بعدہ ۲۵ سال کے دورِ مشتری ہوا تو اوسکا اثر یہ ہے کہ شادی ونفع تجارت ورفع افلاس وغیرہ ہو تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نکاح خدیجۃ الکبریٰ سے ہوا اور ایسا ہوا کہ اثر محض افلاس کا گیا اور پھر دور اندر دور مین شروع زمانہ افلاس کا ہوا کہ مال خدیجہؓ نیک کاموں مین صرف کر دیا اور صورت تنزل ہوئی اور بعد اوسکے ۲۵ سال کی عمر مین مشتری کا دورہ ہوا جو عمر کے ۵۰ سال تک مقدمات نبوت مثل غار حرا مین عبادت وزمانۂ نبوت ومقدمات رسالت ونزول رحمت یعنی قرآن شریف وترقی احباب واعوان وانصار سے ہوئی بالآخر غلبۂ تام بعد ہجرت کے ہوا یہ مشتری نمونۂ از خروار ہمچو لکھا اس واسطے کہ زہرہ کا تعلق اہل عرب سے جو ساتوین ہزار کا وجود آدمؑ سے متعلق رکھتا ہے اور یہ دلیل ہوا اوسکو ایک آنکہ کا کہنے مین جسمین احولیت ممکن ہے پس کمال توجیہ سے متصف ہوتا اوسکا صاحب کی دلیل اس مقام پہ جو سوس نے کہا کہ مجھین کسریٰ نے نوشیروان کو خبر دی تھی کہ عرب مین نبوت ظاہر ہوا اور وہ ملک کے مالک ہون اور اونکی دلیل زہرہ کا شرف ہے اور اونکی ملک کی مدت ایک ہزار سال ہو اور دلیل طالع پر برج حمل کا ہونا زہرہ کہ دلیل عرب ہے صاحب میزان ہے شرف مین ہو کہ وہ حوت ہے نوشیروان نے اپنے وزیر بزرجمہر سے اس معنی کو دریافت کیا اوسنے کہا کہ فارس سے ملک بکلک عرب کی طرف انتقال کر کے دولادت قائم بامر یوسف بسنہ چہل وپنج قمران سے ہو اور عرب ملک مشرق ومغرب کے ہون کیونکہ مشتری جو فارس کی دلیل ہے اور اوسنے زہرہ کی تربیہ تحویل کی ہے اور زہرہ عرب کی دلیل ہے اور قران مثلثہ ہوائی سے مثلثہ مائی کی طرف ہوا بعد برج عقرب نے کہ ان تین مثلثہ مائی سے ہے انتقال کیا یہ دلیل عرب ہے اور یہ دلائل بقاء ملت اسلامیہ بتعدد دورۂ زہرہ ہے کہ ایک ہزار سال وساٹھ سال شمسی ہون انتہی یہان پر واقعہ کو خیال کرنا چاہئے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات ساٹھ تریسٹھ سال ہی ایک ہزار ساٹھ سال کے قریب تک یاجوج وماجوج مین وہ شوکت نہوئی کہ اہل اسلام کے ممالک کی اطراف پر اس طور سے تسلط کرنا شروع کرتے کہ ممالک مقدس پر مسیح علیہ السلام کے اوپر جبکہ بار دگر تشریف لانیوالے ہین چڑھ جانے پر مستعد ہونگے اور احادیث صحیحہ وحسان وضعاف بہت کچھ اس مقدمہ مین ہین کہ ہزار سال بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے قیامت آویگی وہ یہ قیامت ہی جو بعد ہزار سال اہل اسلام کے مذکور ہوئی نہ قیامت بکری جسکی تطبیق مین اہل اسلام کے علماء بہت کچھ حیران ہی ہین دیکھو اون احادیث کو رسالۂ ہدیۃ المہدی مین جو رسالۃ الکشف عن مجاوزۃ ہذہ الامۃ من الالف کو نقل کی ہین اور نواب صدیق حسن خان نے اپنی کتاب نثار یخ مین بہت کچھ لکھی ہین اور ایک اہل فارس کی کتاب جامابی ہی جو حضور نوشیروان کے وقت مین حکیم جاماسپ نے لکھی ہی یعنی ۶۳۸ مسیحی مین شاہ ہوا تھا کہ عرب کے دشت سے ایک مرد ظاہر ہو خوبرو وخوب گفتار میانہ قد گندم رنگ دعوت کرے اور اوسکی برہان تیغ ہو (جیسے فصل ۳۲ سفر پیشی یا کوین کتاب مومی مین مذکور ہے) دعوت اوسکی ہفت کشور مین پہونچی اور وہ مرد عورتونکی طرف مائل ہو کیونکہ اوسکا طالع زہرہ ہے اور اوسکے فرزند مرتبہ نبوت (یعنی زندہ مرتبن) اور ادہ ہون ہر روز اوسکا دین قوی تر ہو اور (وقت ولادت ہی ایران کے) چودہ بادشاہونکی شاہی متعور ہو اور ٹوپی کی جگہ عمامہ سر پر گھمین اور ہر رسم کردہ لادین اونکے کہنے مین محو ہو اور اور فارسیونکے آتش خانہ کو برباد کرین اور شاہی اور ہماری رسم کو اور فلہذا مین مرسخ شیطان (موسوی) ودرازگوش (یعنی نصاریٰ) وہ نکرین جو وہ کرین (یعنی برابری اونکی نکرین یعنی زرین مین) اور پینتیس ۳۵ سال تک تیزی وزیادتی مین ہون (یعنی بعد وفات حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمان عثمانؓ تک) اور نام اوسکا ہزامہ ہے اس مقام ہی لیعلم المنافقین ولیمحص ما فی قلوبھم کے معنی کو یاد کرنا چاہئے کہ آزمایش حق بنظر آزمایش رسول کے ہی جیسے زیر آیت یخادعون اللہ آتا ہی اور اوسکے آنیکا یہ نشان ہو کہ عورتون ولڑکونکا ہاتھ مین شاہی (فارس) ہو اور روزہ سادہ خشک ہو جاوے اور چاہئے کہ اوسکا دین قبول کرنا اگرچہ ہکو ناپسند ہو اور پیچھے اس پیغمبر کے اوسکے فرمان روا اوسکے فرمان سے سزا دہندا دین (یعنی بنی امیہ) اور اوسکی اولاد پر اوسکے پیروکے آدمی غلبہ کرین اور اوسکے داماد کے دو بیٹے ہون ایک کو زہر سے مارین دوسرے کی بہتر تن کے ساتھ نینوا مین قتل کرین کہ کربلا مستقل مہر نبوت ہوا ہے تہا اس طول طویل سے ہماری غرض یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت ہزار ہفتہ مین ہی وجود آدمؑ سے جسکی سبب سے ساتوین دن وساتوین ماہ یعنی جب کی تعظیم وساتوین سال کی تعزیتی اور سات سو اچاس وزوسال کے بعد جوبلی کی تاکید کتب موسیٰ مین بہت کچھ ہی اور دوسری تو ہمونکا مان ہی اوسکی اصل ہو جود ہی کسی طریق سے کیون نہو اور موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ بہتر تن نے جو ساتوین روز کی تعظیم زیادہ کی تو اونکو نبوی کردیا جیسے قوراۃ مین ہوا اور زمان رکھنا مین جو چھلیون کے شکار مین حیلہ انگیزی کی تو ستر ہزار اشخاص کو ڈوگو بخار مین مبتلا کر کے ہندو دیکی صورت کر کے تباہ کر دیا اور اہل اسلام مین یہ روز جمعہ اس مقام سے عید الموحدین ہوا کہ بالخصوص جمعہ کا روزہ رکھنا مطابق حدیث ترمذی کے مندوب ہو جود غنیۃ الطالبین مین حدیث ہی جو شخص ستر تن تک جمعہ مین حاضر ہوا وسکو ثواب ستر تن انبیاء وموسیٰ کے ملے جو ہی ہو ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء اور انگریزی نامہ عبرانیون پولوس کا مقولہ جو مسیح یعنی موسیٰ نے تو آرام نہ پایا تو ضرور آرام ہنوز ہمت کی ہوئی انبیا بنی کی دعا تعمیم مقدس کی نسبت جو گرجاؤنمین کرتے ہین باسمہ کہ تقدیس مقدس کو گئی اور زمانہ گذشتہ وآئندہ فصل تقسیم کے معنی مین ہزار صدی کے جو ساتوین ہزار وجود آدمؑ سے اہل اسلام کا ہوا واللہ یحق الحق وھو یھدی السبیل **فصل دوم** قرآن مجید کی خوبی کے بیان مین یہ فصل ہے قرآن کلام خدا ہونیکی دلیل ظاہر ہوئی کہ ایک بشر ہی دعوی تنزل ہی کوئی نہ لاسکا جو ہی تم الانبیاء والمرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام کا شان اعظم تہا اس فصل مین اوسکی بعض تعلیم کا بیان ہی کہ نہ وہ نقطہ حکمت علمیہ پر ہی مشتمل ہے اوسکا تو انعقام وتکمیل کمال از جہ کو اوسنے کردیا جیسے کچھ ہم بیان کرین گے بلکہ اوسمین حکمت نظریہ کا بالخصوص جو فنون حکمت الٰہیہ ہی عمدہ بیان ہی چنانچہ عمدہ اوسمین ہی اثبات حق وتوحید وتنزیہ مع التشبیہ وتشبیہ مع التنزیہ واتصاف بصفات کمالی وملائکہ سمیعہ وکریمہ ولغات وکلمات وعالم مثال وشہادت ونزول کلام الٰہی کا بیان ہی اور اوسکے مسائل یقینی ہین نہ کلام کی تعمیم کے طور پر اور غرض اوسنے

نہ فقط علم ہی بلکہ اوسمین تخلق پیدا کرنا ہو مثلاً خود کو نہ اسماء کے جاننے سے خدا کی نہ نفس یہ علم ہی غرض ہو بلکہ اوسکو اپنے مین احصا کرنا ہو جس سے تقرب حق مین ہوتا ہو یعنی اوسمین تخلق پیدا کرنا ہو اور علم توحید سے نفس توحید حق ہی مطلوب ہو بلکہ اپنے مین اوسکی توحید کے ساتھ تخلق پیدا کرنا ہو کہ انسان مظہر جامع ما بین حق و خلق ہو اور حق اوسمین ہستی مطلق کو فرما یا ہو جسکی صفت ہے لا الٰہ الا اللہ کہ بیشک کوئی معبود یا مقصود یا مطلوب فرض کیا جاوی وہ ہستی مطلق کی غیر یعنی جدا گانہ نہین ہے جو ہر جا حق ہو مین و در جہان ہا کا خیال عوام اسکے سمجھنے مین پیدا ہوگا اور ایمانا تو الفتم وجہ الوجہ کہنا اوسکو لازم ہوگا اور جو نہ سمجھو اوسکی نسبت کلام نہین اور عقل کلی اسکی شاہد ہو کہ اہل حق کی نزدیک حقائق اشیا ثابت بالبداہت ہین پس قول شکنندہ کہ ہر شے مین شک ہے اور قول عنیدیہ کہ جسکو ہم خوشحال کہتے ہین وہی ہو کہ شی خیال کہ ہین ہے قابل التفات نہین اس صورت مین خود کا مقام ہو کہ یہ عالم کثرت آیا بلا وحدت ہے یا اسمین وحدت وجود ذاتی ہے اور اول مین دو فرقے ہین ایک متقدیسی روح کے نہین جو سب پر حاکم ہے اوسمین ہے جو مین مت والی ہین جنمین ہے سراوگی دا و سوال ہین اکثر وہ قوم مہاجن ہندو ہین ہین وہ ارواح واجزای لاتجزی کو منبعث واجب الوجود بلا ایجاد خالق کہتے ہین اور کہتے ہین کہ ہر ایک روح یا وجود واجب الوجود ہونیکی جب تک تجرد کا تربہ بعد تعلق بدن کے حاصل نکرے وہ اپنے کرم و جنم مین گرفتار رہتی ہین دوسرے ایسی ایک روح کے معتقد جو سب پر حاکم ہے اوسمین سے ایک فرقہ آریہ کا ہے وہ بھی ارواح واجزای لاتجزی کے قائل ہو کر کہتے ہین کہ ہر ہر واحد انکا واجب الوجود بلا ایجاد خالق ہے اور کرم کی مطابق روح اعظم ارواح کو جنم دیتی ہے اور دوسرا فرقہ روح اعظم کا معتقد اہل کتاب کا ہے یہود نصاریٰ یا اہل اسلام ہو نکا مقولہ ہے کہ خالق ہر روح وغیرہ کا وہ خدا ہے جو عالم سے جدا گانہ ہے کہ وہ معدوم محض سے ایجاد کرتا ہے پر اکثر یہود نصاریٰ و اکثر فرق سوای اہل سنت کے انکا مقولہ ہے کہ افعال عباد کے خالق بندہ ہین پر اہل سنت کا مقولہ ہے کہ کاسب کو بندہ ہے کہ جسمین ہر قہ قائم ہے وہ سارق ہے اور جسمین صلوٰۃ قائم ہے وہ مصلی ہے پر خالق سب کا وہی ہے جو عالم کثرت مین اوسکی برابر کوئی نہین جسکو حضرات صوفیہ روح حسب آیت یوم یقوم الروح والملئکۃ صفا کہتے ہین اور اوسی کو حسب آیت وجاء ربک والملک صفا صفا کے رب کہا گیا ہے کہ اوس سے ہٹکر عالم کثرت مین وہ سرا نہین پر اہل سنت مین دو فرقہ ہین ایک ماتریدیہ جو حق و خلق مین وجود کو منقسم کہین اور اپنے چونکہ اعتراض شرک کا ہوتا ہے وجود مین تو وجود کو مشترک لفظی کہتے ہین و سرا فرقہ اشعریہ ہے جو ہر ماہیت کو عین وجود خارجی کہکر پردہ اپنی نام کے قول کو خلاف اس عقیدہ کے معتقد ہین اور حضرات صوفیہ اہل سنت جو اس عالم کثرت کو بوحدت وجود کہتے ہین فرماتی ہین کہ معنی واحد و جودی بلا وحدت عشا کے تصور نہین مثلاً معنی انسانیت واحد زید و عمرو وغیرہ انسانونسے ہم سمجھتے ہین اور زید و دیوار سے نہین تو جب تک اوسکا منشا و احد ما بین زید و عمرو کی نہین تو کس وجہ سے ہم کہتے ہین اور زید و دیوار سے نہین سمجھتے پس واضح ہوا کہ منشا واحد درکار ہے کو اوسکی حقیقت سے ہم آشنا نہین جبکہ وہ منشا واحد زید و عمرو مین ثابت ہو تو مدعا ثابت ہوا و گر نہین تو زید و دیوار سے بھی ہم سمجھتے وہی حال معنی حیوانیت و حسیت و نباتیت کا ہے وہی حال معنی حسیت کا ہے اور امکان معنی عدمی ہے کہ عدم ضرورت الوجود اور العدم کا نام ہے اور کثرت معنی وحدت کی خلاف ہے پس اوس سے بھی جای اعتراض نہین اب ہم متوجہ ہوتے ہین ما بہ النزاع مین کہ معنی بودن واحد بر ثابت اور واجب سے ہم سمجھتے ہین تو جب تک بود واحد نہو تو کیسے ہم سمجھتے اور بودن معنی واحد ہے پس اشتراک لفظی محض غلط پس اوس منشا کو ہم واجب کہتے ہین کہ وہ ہستی حقیقی مطلق ہے سب کو اوسکی طرف احتیاج ہے پس ارواح کثیرہ واجب ہوسکتی ہین نہ اجزاء لاتجزی جیسے آریہ کا قول ہان مظہراً ان اوسکا سمی روح ہے یعنی مع اسکے مخلوق ہے کہتے ہین جیسے آیۃ وما خلقنا السموٰت والارض وما بینھما الا بالحق سے ظاہر ہے پس سوای لا الٰہ الا اللہ کے واضح ہو کہ نہین ہے کوئی معبود یا مقصود یا موجود ہستی مطلق کی غیر علی ہذا معنی نحن اقرب الیہ من حبل الورید غیر پوشیدہ اور معنی و اللہ علی کل شئ محیط ظاہر ہے کہ ہستی قریب تر ہے بندہ کی طرف بطور تقرب خلق کی مقید کی ساتھ اور محیط ہے بطور احاطہ مطلق کی مقید کے ساتھ اور ہم ہے بے نیاز غیر محسوسیت اور ہستی مطلق کی مثل نہین ہو سکتی پس ولد یا والد اوسکا کیسے متصور ہو نہ کوئی اوسکا جزء ہو سکے کہ اوس سے دوسری شئی سے ملکر وہ بنا ہو ہان اسکے لئے مظاہر ہین ہے مثلاً زید مظہر انسانیت ہے وہ اوسکا جزء نہین جزو انسان حیوان ناطق ہین جنسی وہ بنا ہے اور وحدت کی چند صورتین ہین ایک وحدت شخصی ہے دوسری نوعی تیسری جنسی اور سوای انکی وحدت عددی و عرضی ہے وحدت محمولی ہے و علی ہذا ایک وحدت ذاتی ہے وہ ہستی مطلق کو ہی خاص ہے کہ اوسکو سوا سے دوسری کی شرکت متصور نہین اور کثرت مظاہر سوا اوسمین کثرت کا شائبہ نہین اور انسان کی صورت اعتباریہ مین چونکہ بصفت کمال جلوہ گر ہے اور تنزل فرمایا ہے اور شکر منعم واجب براہ عقل ہی تو اوسکو لازم ہے کہ اپنے کو ندیکھو بلکہ اپنے محسن کو ہی اپنے مین ملاحظہ کرکے کہ وہ ہستی مطلق ہے اور سر اللہ فرمایا ہے کہ ایک زمانہ آنیوالا ہے جسمین ایک بھی ہو نگر آرسی و خلق مین ربط بیان کرینگے تو فی الحقیقت قرآن مجید مین تنزیہ کی ساتھ تشبیہ و تشبیہ کی ساتھ تنزیہ پوری بیان کی ہے اور لفظ اللہ ہستی محیط الکل پر جبکہ اطلاق کرین تو کسی مظاہر ہستی مطلق پر نہ بولا جاویگا پس وہ ایک بے نیاز اور سب کو اوسکی طرف نیاز نہ جنی نہ جنایا جاوی کیونکہ اوسکا ہم کفو کوئی نہین اور جبکہ مطلق وجود ہستی پر اطلاق کرین تو کہ لحاظ احاد و اطلاق کا نکرین تو اوسکو مخلوق کی ساتھ ربط نہین کہ اپنی صفت کل یوم ہو فی شان کی نظر سے بصفت آن سئوال موصوف ہے وہی بصفات ممکنۃ الظہور بصور مقیدات ظہور فرما ہے پس اس مقام سے جبکہ ہستی کو بلا خصوصیت احاطہ و اطلاق لیا جاوی تو بیشک حسب حدیث قدسی لا یزال العبد یتقرب الی بالنوافل حتی اکون احب الیہ فاذا احببتہ فکنت سمعہ الذی یسمع بہ و بصرہ الذی یبصر بہ و یدہ الذی یبطش بھا و رجلہ الذی یمشی بھا کہ جیسے وجود او وہ سب کچھ ہے شہود مین ہین اضداد صفات بندہ ہے حسن خویش ازروی خوبان آشکارا کردہ ۔ پس بچشم عاشقان خود را تماشا کردہ ۔ گو ہر شخص کو بطور شہود یہ مرتبہ حاصل عالم کثرت و تفصیل نہین ہین پر انسان کامل مین چونکہ

شہود و تحقق تو نہ اسماء کا ہوتا ہے اور اوسکو علم حصولی ہوتا ہی تو اس مقام سے ترجمہ حدیث کا یعنی ادعی و کاسمائی الا دیسعنی قلب عبیدی المومن مین کسی عارف نے فرمایا ہے ؎ پر توصفت نگنجد در زمین و آسمان ۔ ۔ ۔ در حریم سینہ جیرائم کہ چون جا کردہ ۔ ۔ ۔ فی المثل اسم محیی مین اگر کسی کو تحقق ہو تو مردہ پر نظر ڈالنے سے زندہ کردی اور حکمت الٰہیہ کا عمدہ حصہ اثبات حق و توحید خدا و ثبوت کلام الٰہی ہی انبیا پر جنکی موقوف وہ امور دریافت ہوتے ہین جسمین عقل جزوی اونکی ادراک سے قاصر ہوتی ہی اور ظاہر ہے جیسے اجناس مین اختلاف انواع ہی جیسے جنس حیوان کے اندر انسان و فرس وغیرہ ویسی انواع کا اختلاف اصناف سے ہوتا ہی کہ کوئی صنف انسانی مرد کوئی عورت کوئی ذکی و ذکی و کوئی غبی و غوی اور اذکیا مین کوئی صاحب قوت قدسیہ ذکی اونمین سے کوئی نبی کوئی ولی و کوئی صرف ایمان والے مین اور غوی سے کوئی کافر کوئی فاسق کہ امکان ہر ایک کا جدا گانہ ہے اور حق جواد مطلق ہی پس جب امکان ممکن اور حق کی فیض وجواد ی سو ہر ایک سائل ہی پس وحدت حقیقت انسانی سے انبیاء کے وجود مین آریہ وغیرہ کا شک و تردد کرنا یہ اونکی ناقص عقل کے نتیجہ سے ہے اونکی تشین گیون کو جو سابق تاریخ صحیح کی موافق جنمین سے بعض کو ہم مفصل پانچ چار مقدمات مین بیان کرینگے اور بعض اپنے زمانہ مین پوری ہو رہی ہین اونکو غور کرنا چاہئے پس اونکی محبت و بقا باللہ سے اونکی نہمت محبت خدا اور اونکی دشمنی دشمنی خدا اس صورت سے متصور ہی کہ اونکی احکام مقام فنا و بقا سے حکم خدا جو نہین اور چونکہ حق واحد ساری ہی تمام عالم مین بطور سریان مطلق کے مقیدات مین کہ حلول اوسمین متصور نہین تو مکملۃ المظہر ہی کی اسماء و صفات انسان مین جلوہ گر ہین جسکے واسطے سے آدمی آزاد ہو جاتا ہی تو اونکی تعلیم اول توحید الٰہی ہوتی ہی اور بعد کو اون امور کے جو دین و دنیا مین امت کو مفید ہون بالخصوص عالم ایدو پائدار کے متعلق جسکے بہت سے امور بغیر اونکے اظہار کے عقل جزوی بمنصہ دریافت نہین کرسکتی گو سنکر بھی نہین ہوتی بلکہ جب اوسکو تعصب نہو اور قصد سمجھنے کا کرے تو سمجھ سکتا ہے اور بالخصوص جبکہ اونسے وہ آثار عجیبہ مشاہدہ کرتی ہے جو جزوی عقل والے اونکو بجا بجا محال اپنی عادت مین سمجھتے ہین کہ جزوی عقل عادات سے خلاف حقیقت کے غلط مین پڑی ہوئی ہی جیسے عالم حیوان مین قیامت کو حالات ہین کہ عالم فانیہ کا عادی عالم حیوان مین قیامت کے حالات ہین کہ عالم فانیہ کا عادی عالم ایدو پائدار کو نہیں سمجھ سکتا ہے پس اونکو متنبہ کرتی ہے کہ وہ امور ایسے ہی ہو نیوالے ہین جو جہان ہو کو ہست مقام پر بطور محاورہ و تشبیہ کے ہین پر مجوزات کی منکرونکے طور پر اگر جہل مرکب والی انکار کرین تو اونکی جہالت عذر خواہ ہی کیا پہلے ظہور تابرق و تابارغون و آواز سے عقل جزوی کو انکار نتا پس حالات قیامت و قبر کو جو نہونے سے دریافت ہین اوسپر قیاس کیون نہین کرتے تو کیا رسل کی خبر جال سے کبھی پہلے بطور تشبیہ نہ تھی اور توحید کی معرفت سے آدمی یون آزاد ہوتا ہی کہ جسم انسانین چونکہ مضغہ ہی اور مضغہ مین فواد تا آخر حدیث کہ آخر اوسکا ناظاہر تر ہی اور آنا باوجود ظاہر تر ہونیکے اپنی ہویت غیبیہ سے باطن ہی پس ہویت غیبیہ قریب کا یا وجود والا دوسرے کی غلامی سے آزاد ہوتا ہی کہ عبدیت کی وہ پرستش و بندگی مین گرفتار نہی اوسکا عمل شعر سعدی پر ہوتا ہی ؎ عجب آدم زان ہمہ زان ہمہ ماجرا ۔ ۔ ۔ کہ حق جادی پرستد چرا نہ اور یوسعی نے حق سے دریافت کیا کہ تو کون ہے فرمایا کہ مین ہون اور قوم کافۃ للناس مین ہون اور یہ ہی تذکرہ ہی دیکھو درس ۱۴ سے فصل ۳ خروج کو خدا نے موسیٰ کو کہا کہ مین وہ ہون جو ہون ہون اور اوسکی کہا جیسے درس ۱۵ مین فصل مذکور کے ہے کہ ابد تک میرا یہی نام ہی اور ساری نسلونمین یہی میرا تذکرہ ہی کہ ساری نسلون سو مراد امت کافۃ للناس اسلامیہ ہی اور چند دوسری کتب منزلہ مین بھی توحید کے امور وجوہ مین بالخصوص اس کتاب یرمیاہ مین لیکن درس کلمات موسیٰ سے درس ۳ فصل بستم خروج موسیٰ مین مطابق فصل ہشتم استغرشی کے ہے کہ خداوندا تیرا خدا جو تجھ زمین مصر سے اور غلامی کے گھر سے نکال لایا ہون ہون ۳ میری حضور تیرے لئے دوسرا خدا نہو یہ اول کلمہ ہوا اور زور و شوکت کو جو ہودنے حال مین مشاہدہ کیا تھا اوسکو خدا کی وحدانیت پر دلیل کیا) ۴ تو اپنے لئے صورت (یعنی بوت) بصورت (یعنی تمثال رقمی) جو اوپر آسمان پر (یعنی عالم ارواح مین یا متعارف آسمان مین چاند و سورج و ستارہ وغیرہ کی) یا جو تو زمین پر (یعنی کسی بزرگ کی) یا پانی مین (یعنی کسی کے نیچے مثل مگرمچھ وغیرہ کے) ہست بنا اور نہ کسی آگے اپنا سر جھکانا اور نہ کسی عبادت کر ۵ کیونکہ مین تیرا غیور خدا ہون اور باپ دادو نکی بدکاریان اونکی اولاد پر جو مجھسے عداوت رکھتے ہین (یعنی جو مسیح پر ایمان نہین لاتی تیسری و چوتھی پشت تک پہونچاتا ہون (چنانچہ تیسری و چوتھی پشت تک زمانہ مسیح سے ہوا و تین پشت تک بربادی ہوئی) ۶ پر اوسمین سے ہزارون پر جو مجھ پیار کرتے ہین (یعنی زمانہ رحمۃ للعالمین حضرت احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام مین) اور میرے حکمون کو حفظ کرتے ہین رحم کرتا ہون (یہ دوسرا کلمہ ہوا چنانچہ یہود کی مقابل و مسیح زمانہ اسلام مین ممالک مقدسہ سے نکالے گئے یہ حقیقت نمونہ ہو چکا فصل نہم اقبال مین مذکور ہوا) تیسرا مقدمہ تشتم اطلاع بست و دوم کو اور لکھا یہودی ایمان لاکر کیونکر قوم کرشتہ بن یوسف کو جسنے غالباً یوسف زری اقتال مین اور گردی کو نوگاؤ بن یعقوب سمجھا ہین اور اوسل اولادی بن یعقوب کو اور شمعونی کو اور گدعونی اولاد گدعون بنی نسل بنیامین کو اور اولاد اشر شیریوانی کو وعلی ہذا ہست کہ ممالک مقدس مین اونسین سے اہل اسلام ہوچکے ہین تا بایں وقت ۹۰ نوے فرد ذوحقوق مفقود مین وہ اہل اسلام مین داخل ہو گئی ہین اور مسیح کے وقت مین نصاری خدا کا نام بے طور لینے لگے کہ مسیح کو خدا کہنے لگے یا فقہ علم کو مختص مسیح مین کرنے لگے جیسا کہ ملی مذاہب کے ہے اور جیسے کتاب آیات خدا کو یہود جین کہ کوئی ملائک کو کوئی آسمان کے تاروں کو اور کوئی قطعہ خاص مین کو اور کوئی دن کا دیوتا اور کوئی رات کا دیوتا اور کوئی مثل طاعون کی کسی مرض کا دیوتا اور کوئی مثل پانی کے دیوتا سمجھا کہ سائل کو اور اونٹ والا اونٹ کو اور گاؤ والی گائے کو جو وجوہ ہین اور کوئی ہوا کی دیوتا کو اور کوئی بادل کے دیوتا کو وعلی ہذا اور پیروہ انبیا کی تقدیر کرین اور یہود نے بعض امور کو جو خدا تعالیٰ نے فرمائے تھے خوب بجا لایا تو اونکی نسبت فرمایا ہی ؎ تو خداوندا اپنے خدا کا نام بے فائدہ مت لے کیونکہ جو اوسکا نام بیفائدہ لیتا ہی خداوند

اور یہی گمراہ نہ ہوا اور یگانہ تصور اللہ درس سے ہی ہے جسمیں یہ بھی داخل ہی کہ حلت و حرمت میں افتراء کرنا بالخصوص ہزار صفحہ وجود ختم الانبیاء کے زمانہ میں چنانچہ فرماتا ہی ۸ تو بست کا دن یاد کرو نوکو کیونکہ یاد کرنا منظور ہی ۱۲ منہ جسکی تحقیق گذری اور پھر آتی ہی اور انجیل میں ان کلمات کی تسلیم ہی اور ان کلمات کو قریب تفصیل سورہ بنی اسرائیل میں آتی ہی پھر قرآن مجید میں جابجا دلائل ثبوت حق و توحید ہین فرمائی ہین جو ہمین بہت خاص پر غور کرنا بھی نہین کیا گیا بلکہ ایک طبعی طور پر طلبہ کا ارشاد ہی جسکی تفصیل آتی ہی اور وہ جو ناواقف آیات خدا کو توجہ نہین دیتے ہین یہ انکی غلطی کا نتیجہ ہی اور انکو اسکا نتیجہ ہی مطلع ہو سکتا ہی جسکی تفصیل آتی ہی اور بطور نمونہ ایک آیت کا ذکر اسی فصل مین کیا جاتا ہی کہ پہلے اس ہی اپنے مین ہر عاقل کو اثر اسم اللہ وجود مطلق ظاہر ہو اکہ اسکا ہونا اسمین مظہر تر اور ہویت ہی الظن ہی اور یہ تمام حیرت ہی اور مراد میری اسم اللہ سے جمیع صفات مطلق نہین جو اوسکو شامل احاطہ وغیرہ کی مخصوص ہین جیسے سابقاً مرقوم ہوا بلکہ اون صفات سے جو ممکنہ مخصوص شامل سمع و بصر وغیرہ کی ہین پس اثر اسم اللہ ہر شخص پر ہی جو غور کر سکتا ہی کہ انسان اپنی نفس مین بصیرت پر ہو اگرچہ ڈال اوسپر عدسے کے پردے یہ دوسری بات ہی پس قریب تر جو چیز اگر حق کی آیات کی پرستش جو وہ ہین بے سود دوری وہ ملعونی تاریکی اور انانیت ہر شخص اپنے اوصاف کا قابل ہوا اور رحمت بمعنی لینت ہی جو اکثر قابلیت محسوسہ مین درکار ہی تو اثر اسم رحمٰن بمعنی قابل اوسمین غیر مخفی کہ رحمٰن کا مصدر رحمت بمعنی لینت ہی جو اکثر قابلیات محسوسہ مین درکار ہی اور قابلیت ہر شخص اخفی ہی اور اوسکا معلوم کرنا بقول حضرت شیخ اکبر سخت دشوار بالخصوص قبول از اتصاف سخت مشکل کار ہی اور اثر اسم رحیم سوا نہایت ہر شخص موجب رحم اور یہ مقام حیرت ہی جسکی تفصیل بقیہ اسماء مین تودہ خداشناس ہو سکتا ہی تو اس مقام کا ارشاد سورہ بقرہ مین ہی وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَالْفُلْكِ الَّتِيْ تَجْرِيْ فِي الْبَحْرِ بِمَا يَنْفَعُ النَّاسَ وَمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ مَّآءٍ فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَبَثَّ فِيْهَا مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ وَّتَصْرِيْفِ الرِّيَاحِ وَالسَّحَابِ الْمُسَخَّرِ بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ۝ حاصل اوسکا یہ ہی کہ تمہارا الٰہ وجود مطلق مجمل واحد ہی الٰہی جسکی حال کی تفصیل فرماتا ہی کہ اوسکا کوئی الٰہ غیر نہین اس مقام سے کفار کا اہل لسان کلمہ طیبہ سے معنی خوب سمجھ چکے ہین اَجَعَلَ الْاٰلِهَةَ اِلٰهًا وَّاحِدًا ۚ کر دیا معنی نہوت نے ہماری معبودون کو جو تین سو ساٹھ کر دیا افسوس کہ وجود مجمل کو معبودات مفصلہ مین سے ایک معبود اور تعجب کیا کہ کیسے تین سو ساٹھ ہمارے معبود ایک ہو جاوین کہ اللہ کے معنی وجود مطلق کو وہ نہ سمجھے بلکہ شخص موجود مقید کو سمجھے جیسے عامہ کو خیال ہی اور چونکہ عدم محض پر حکم متصور نہین تو غیر اسکے کہ وہی قابل رحمٰن ہوا اور وہی فاعل رحیم جو ہویت کی صورت متصور نہین ہان نظر فرمایا کہ وہی رحمٰن ہی قابل فعل الفعال اور وہی رحیم ہی فاعل تم اپنی طبیعت جزئیہ مین اثر اسم رحمٰن و رحیم کو غور کرو کہ رحمٰن طبیعت کلیہ فاعلہ منفعلہ وجود مطلق سے عبارت ہے اور رحیم طبیعت فاعلہ سے جو تم مین جلوہ گر ہی اور اوسکے بعد دوسری اسماء مین جو بجای اجناس عالیہ کے ہین جو طبائع جزئیہ مین جلوہ گر ہین مثلاً طبایع نباتی مین قوت مصورہ کو کہتے ہین جو طبیعت جزویہ مین ہی علی ہذا ہر ایک مین قوت تصور ہی کہ اپنی نوع کے اوزاد اوس سے ظاہر ہوتے ہین وہی نظر طبیعت کا بنا تعالیٰ فرماتا ہے هُوَ الَّذِيْ يُصَوِّرُكُمْ فِي الْاَرْحَامِ كَيْفَ يَشَآءُ ۚ کہ ہویت حق وہ ہی جو تمکو تصویر کرے ارحام مین جیسے چاہی دیکھو ہر شجر کے برگ بار مین اثر طبیعت کلیہ رحمٰنی ہو جو کلیت کی نظر سے طرح طرح جلوہ گر ہی اس مقام سے سوا وجود مطلق کے جو وجودات مقیدہ مین جلوہ گری فرماتا ہی کوئی مقید جو اپنی قید مین گرفتار ہی دوسری کی قید نہین ہو سکتا پس ایک گیاہ کا تنکا مثلاً ایک دوب کا نال پیدا نہین کر سکتا بخلاف وجود مطلق کے کہ ہر صورتون وجود ممکنہ سے ظاہر ہو سکتا ہی یہ دعوی ہی دلیل اسپر لاتا ہی کہ آسمان و زمین واجب الوجود نہین بلکہ مقید مخلوق محتاج وجود مطلق ہین علی ہذا ۱۲ منہ ضروریات کو غور کرو جو اہل سامی نہین کرتے ہین کہ مرکبات زمینی کے لئے وہی مادہ قدیمہ ہین اور خدا کی حاجت نہین ہوتی وہ یہ نہین جانتے کہ وہ سب اپنی مطلق اور وجود کی محتاج ہین ؎ ہستی ہر ذرہ شاہد برنوای نغمہ اوست ؛ خاک گو یہ آب گو یہ نار میگوید بگو ؛ ہان یہ ضرور ہی کہ عدم بمعنی بطلان پر حکم ہو سکتا ہی گو عدم محض پر حکم نہین ہو سکتا تو لا بد ہی اوسکے لئے مادہ و فاعل ہی جو سوای وجود واجب مطلق کی دوسری شی متصور نہین ہو سکتی تو فرماتا ہی تحقیق سات درجات آسمانو کی پیدائش ہین (جنکی صفت آیت وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْحُبُكِ کی مطابق جال کے طور پر ہی کہ کہین خالی و کہین تاری بہرحال ہوے ہین جیسے تحقیق جدید سے ظاہر ہی اور یہ عالم سیدان مع اون ستارونکی محسوس ہین قرآن مین اونکو آسمان پائین فرمایا ہی تحقیق جدید والے قلت و زیادت ستارونکی روشنی سوای اوسمان کی چہ درجہ کرتے ہین اہل اسلام اوسکو ساتہ حصے کرتے ہین یا دوسی سو پر چہ دوسرے درجات کہتے ہین جو بالاحس بعد دور ہین سے ہین) اور زمین کی پیدائش مین (جو حسب آیت وَاَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّهَا کے حسب تحقیق جدید کے آفتاب کی سیارون مین سے ایک سیارہ شارقہ ہی اور حسب آیت وَهُمْ مِّنْ كُلِّ حَدَبٍ يَّنْسِلُوْنَ کے صاحب حدب کروی ہی جسکی حرکت خط استوا کی گرد موجب زیادت شکایت سردی و گرمی کے بعضے قطعات

---

۱ لفظ جعل جبکہ متعدی دو مفعولون کو ہوتا ہی تو در اصل وہ مبتدا و خبر ہوتے ہین پس آیہ مبتدا و الٰہ واحد خبر ہی اور حدیث جعل الہموم ہما واحدا مین بھی وہی قیاس کر سکتے ہین جو لا الٰہ الا اللہ کے جواب مین ہی کہ ہم مین وہی ایک ہی ہم خدا کا خیال کرتے ہین ۱۲ منہ ۲ تو اور ساری سریان کی مراد سریان حال نہین جو محل مین ہوتا ہی بلکہ مطلب اوس سے سریان مطلق ہے ۱۲ منہ
۳ پس جو شخص متعقد وجود مطلق واحد ہی وہ معنی لاتحزک ذرۃ الا باذن اللہ بلا تامل سمجھ سکتا ہی اور ہر بیگانہ اوسی کو خاص فاعل حقیقی سمجھتا ہے اور جو اللہ کو وجود مطلق نہین جانتے اکثر اونکو عباد کے افعال کو مخلوق عباد کہتے ہین اور بعض مشغل اہل سنت و جماعت کی مخلوق عباد نہین کہتی اور تاویلات مین پڑتے ہین ۱۲ منہ

کی تہی تو اوسکو میل کلی پر متحرک کیا کہ اوس سے موسموں کی تبدیل ہو اور خاص ایک مقام پر سردی یا گرمی زیادہ جسکا یہ مضمون حدیث سے ثابت ہی) البتہ دلیل ہو اہل عقل کے لئے کہ نہیں ہی کوئی معبود والا مقید اللہ وجود مطلق کے غیر کہ وہی رحمٰن قابل رحیم فاعل ہے اور جسنے خلق آسمان و زمین اوسکے لا الٰہ الا ھو الرحمٰن الرحیم کی دلیل ہی اور اختلاف لیل و نہار حرکت زمین سے ہے فرماتا ہی کہ (اور اختلاف رات دن اس زمین مین جو بغیر زمین کی حرکت کے بشرط قیام آفتاب ہرگز ہرگز نہین ہو سکتی) دلیل ہے اہل عقل کے لئے کہ لا الٰہ الا ھو الرحمٰن الرحیم پر کہ یہ اختلاف رات و دن مین بسبب مذکور کے سوا تا کہ فصول اربعہ کا بندوبست ہو کہ زمین کی حرکت شبانہ روزی اندرون زمین کی حرارت کی باعث بنظر طبیعت کلیہ رحمٰنی ہوی کہ گرمی سے زمین کا مادہ آبجاد اور پہاڑ بنی کہ شدت گرمی سے حرکت مضطربانہ کرنے لگی تو پہاڑونکو اس طریق سے بنایا کہ متحرک شی کو جیسے میخون سے گاڑ کر ساکن کر دیتے ہین ؎ زمین ارتب ولزلہ آمد ستوہ ۔ فرو کوفت بر دامنش میخ کوہ ۔ پس حرکت مضطربانہ اوسکی جاتی رہی مگر تفاقیہ جو ایک قرن یعنی حالت صحیحہ غیر متحرکہ سے دوسری حالت غیر صحیحہ پر اوسکا مادہ مسی بہ گاؤ آجاوی تو حالت مضطربانہ ہو جاتی ہی اور زمین کی گاؤ یعنی مادہ کا ٹہراؤ اوسکی نچلی یعنی کرویت پر ہی پس اس صورت سے کرہ ہوا و آب و زمین کا وزن اس درجہ کا مقتضی ہوا کہ مقامات مناسبہ سے زمین مکشوف ہوی اور ایسین سے چہار قطعہ عظیم اس مین کی مجملی یعنی خود زمین کی حسب حدیث کہلے جو چہ چین میل کی منطقہ کی ہی جیسے زنجیر فیل سے مراد فیل ہوتی ہی اور زمین مجملی کی مانند سمندر کے پانی مین ہی اور وہ چار مقام حسب حدیث کی ایک سر عیشیا دوم کندہی آفریقہ فرنگستان و دو یانو شمالی و جنوبی امریکہ مین پس آبادی کی صورت ہوی لیکن زمین کے قطعات مکشوفہ باہم دور پڑی تو ایک مقام سے دوسری جگہ جانا دشوار ہوا تو جیسے خدا تعالیٰ کو ریل کا بنانا منظور نہ تھا پہلے سے کوئلہ کی کان بنا دی اور جیسے ہی انسانونکی کثرت و ممالک مختلفہ مین پیدا کرنا جو منظور تہا تو اپنی رحمانیت و حیمیت کو کشتی کی ترکیب بتلائی مادہ اوسمین وہ طبعی بندوبست پیدا کیا کہ پانی مین نہ ڈوبے بدان نظر فرماتا ہی اور کشتی مین جو در یا مین آدمیونکی نفع اور سوداگری کے لئے جاری مین اور چونکہ خشک زمین مین بغیر پانی برسنے کے صورت نشو و نما متصور نہین تو فرماتا ہی اور پانی کے برسنے مین (جو طبیعت کلیہ رحمٰنی قابلیے سورج سے جو زمین سے گیارہ لاکھ حصہ زیادہ اسی عرصہ مین ظاہر ہوا ہی اسی سمندر سے جو زمین و آسمان کے بیچ ہین ہی اور مخلوق ہی ابجارہ اوٹھا کر بلند مقام پر طبقہ زمہریر مین پہونچایا جہان شیرین پانی بنتا ہی اور وہ مقام بہی آسمان و زمین مین متعلق ہی پس وہان لیجا کر حسب آیت من جبال من برد کے سرد پہاڑون سے ٹکرا کر گنگا کر پانی بنا کر برسایا تو اوس سے زمین خشک مردہ مثال کو زندہ کیا کہ سبزی اوگی اور جاندار جنکی غذا بطور طبعی ہو جو زمین پر رینگتے ہین اور مقام تعیش حیوانات ہو چنانچہ فرماتا ہی کہ خدا نے پہلے زمین مین ہر حیوان اوسپہ چلنے والے اوسمین سے انسان ہی جسکی غذا ہی طبعی حیوانات طیبات مین اور حیوانونکی غذا نبات اور انجار اور نبات کی غذا جمادات اور جمادات کی غذا عناصر اور اربعہ عناصر کی غذا اکسیجن و ہیڈروجن وغیرہ مین کہ ہر ایک بطور طبعی و مناسبت و قدرت کے جیسے علم طب سے ظاہر ہی اپنی زمین مجموعہ کر لیتا ہی اور انسان کا کل خدا مین ہو جاتا ہی اور چونکہ حیوانات زمینی و بالخصوص انسان کے لئے ہوا صاف درکار ہی اور انجار خبیثہ سے اوسکو نقصان ہو جاتا ہی تو فرماتا ہی اور ہواؤنکی گردش مین (جس سے مراد تجزیہ جو تین بالا جاتا ہی کہ اور اوسمین ایسا بندوبست طبعی کیا کہ کہر کی طرح سے زمین کے قریب جمع نہ ہی ورنہ آدمی کو سانس لینی دشوار ہو تے) البتہ آیات ہین اوسکی وحدت و حمایت فاعلیت اور حیمیت فاعلیت پر کہ یہ بندوبست شریق بوحدت وجود قابل فاعل کے متصور نہین کیونکہ کل کا محتاج الیہ وجود ہی تو وہی واجب ہی اور در وجود مین دوسری شی کے ملنے کا احتمال نہین جو عدم و معدوم ہی اور یہ دلیل اوسکی وحدت پر ہی اور کن کا حکم عدم محض پر ہو نہین سکتا پس وہ جو موجود ہی کیا وہ کامل ہوا چنانچہ ایک حکیم یورپ کو خیال گذرا کہ اگر خدا ہی تو ضرور ہے کہ اوسکے کارخانہ مین ربط ہو بالخصوص بڑی امور مین تو اس صورت مین ہر ایک سیارہ آفتاب کا مناسب دوری پر دور ہونا چاہئے اور جیسے اس مین کے لئے دوری کے سبب سورج سے ایک چاند کی روشنی کی ضرورت ہی تو مشتری و یریخ وغیرہ کے لئے اوسکے مناسب درکار پس وہ حساب و جانچ کو بیٹہا الحاصل حساب جو کیا حسب مدعا یا اور اقرار ربوبیت و وحدت کا کیا اور قرآن مجید مین عالم طبیعت رحمٰنی کا بہت کچہ بیان ہی اور اثر عالم طبیعت رحمٰنی سے ایک دیڑھ سو جیسے بطور عادت کے اکثر ظہور ہی ویسے اعجاز و کرامات دوسری خرق عادات بہی اوس سے مین کچہ ایک صورت پر نہین مولانا روم فرماتے ہین ؎ اینہمہ صنعت گر بہا کار ہست ۔ در دین ہمہ اسیر ہا زار ہست ۔ پس طبیعت کلیہ رحمٰنی کی تباہ نہین اور قرآن مجید مین حق کی تنزیہ مین تشبیہ اور تشبیہ مین تنزیہ ہی جس سے خلق وجوہ کا ربط کمال خوبی سے ظاہر کیا گیا ہی جیسے حکیم سقراط نے جو سبب اساطین ہین حسب تصریح کتب انگریزی کے پیشینگوئی کی تہی کہ ایک زمانہ آئیگا جسمین ایک نبی سے خلق وجوہ کا ربط بیان بخوبی ہوگا تو اوسکی مطابق جیسے قرآن مجید مین بیان کیا گیا ہی دوسری کسی کتاب مین نہین کہ علی العموم عامہ امور خدا الغنی و وجود مجمل کی طرف منسوب ہین اور خاصہ مخلوق کی نسبت جو مفصل ہی اوسمین ہی چونکہ کعبہ کسی خاص کا گہر نہین علی ہذا مسجد کا حال ہے تو اوسکو بیت اللہ کہا جاتا ہی و علی ہذا اور قرآن مجید سے ایک عالم اسماء اور اوسکے بعد عالم اعیان و عالم ملائکہ و ارواح و عالم مثال و عالم شہادت و بعد عالم شہادت کے دوسرا عالم مثال اور قیامت مین عالم حیوان ثابت ہین کہ ہر ایک موقع کی بات اوسکے عالم سے ہی عالم اسماء پر دلیل یہ ہی کہ ہم مقیدات اپنے وجود مین تو دونہ کلیات صفات کا ظہور پاتے ہین تو اس سے ظاہر ہے کہ مشتق اون صفات سے اسماء کہلاتے ہین کہ ایک اسم اپنی صفت پر کہ اوس اسم کا عرش ہی پورا ہی تو جب تک وجود مطلق متصف اون کمالات سے نہو تو مقید مین وہ کمال

کہان سے آوین انہین سے مثلاً صفت علم ہی اور علم کے دو معنی ہین ایک حضوری کی عبارت تیز سے ہی اور ہر شی کو تیز دوسری سے بذاتہ حاصل ہی پس وجود مطلق کو تیز بہشہ حاصل ہی دوسری حصولی کو عبارت انکشاف ہی سے ہے اور وہ روح سے ہمکو حاصل ہے وہی وجود مطلق کو روح اعظم کی صورت سے انکشاف تام تو پس ہر ایک شی مین تیز ذاتی ہے دوسرے سے یہ علم ہر ایک شی کو حاصل اور انکشاف سب مخلوقات سے زیادہ انسان کو ہے کہ روح اعظم خود او مکارب النوع ہی مراد یہری انسان سے انسان کامل ہے اور نا واقف مسائل قرآنی کو کیا او نکا حال معلوم ہو سکتا ہی اور علم ہاضی سے علم ہیئت کو مسائل ہی آشنائی قرآن کی واقفیت کو لئے درکار جیسے کو سابقاً دریافت ہوا علیٰ ہذا علم حساب بالخصوص علم فرائض بہت درکار اور نیز قرآن کی واقفیت کے لئے مسائل علم طبعی کا علم درکار بالخصوص جسم مرکب کی ترکیب کی نسبت کہ اجسام بسیطہ سہ ہی جو تجزی فعلی اور کسری قبول نہین کر سکتی کو وہی وضعی کر سکتی ہے جنکو حکما اجزاء یقر لیطیس کہتے ہین اس مقام سے قیامت مین یہ اجسام سہ عنصرہ ہونے قرآن مین لکھے ہین اور تحلیل اثر اوسکی طرف ہوتی ہے جس سے ترکیب ہوتی ہے اس مقام سے حدیث مین اول مخلوق عالم شہادت مین سہ کو فرمایا ہے اور علم طبعی سے کیفیت پیدایش نطفہ قرآن مین بیان کی گئی ہی کہ استخوان صلب و ترائب یعنی ساے جسم کے آگے و پیچھے مرد سے بنتا ہی گو ناواقف محاورہ عورت کی ترائب اور مرد کی صلب سے سمجھو یہ ناواقعی دوسری بات ہی پر جنین کی پیدایش قرآن مین مجموعہ نطفہ علقہ مضغہ ویزہ کر کے فرمائی گئی ہے اوسکی تفسیر حدیث مین یون لکھی ہی کہ چالیس دن مین سب نطفہ و علقہ و مضغہ و ساے اعضا و نفخ روح ہوتے ہین نہ ہر ہر واحد کے لئے ایک ایک چالیسہ درکار ہی جیسے طب سے ظاہر ہے گو ناواقف یون سمجھین کہ چالیس دن مین نطفہ و چالیس دن مین علقہ و چالیس دن مین مضغہ و چالیس دن مین سب اعضا و چالیس دن مین نفخ روح واقع ہوتا ہی تا آنکہ بعض نے روایت ہی یون نہین لکھی جیسے مسند امام احمد مین ہی پر صحیح مشکوٰۃ مین جو متفق علیہ ہی مروی ہی اوس سے وہی ثابت ہی جو مینے بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ جمع کرتا ہی ایک تمہارے کی پیدایش تمہاری ماؤن کے شکم مین یعنی رحم مین چالیس دن مین اوس چالیس روز کی تفصیل فرماتا ہی کہ نطفہ جسقدر امام مین ہو پہر علقہ اوسکی مثل جسقدر نو نہین اوس چالیسے مین ہو پہر مضغہ اوسی چالیسے سابق مین ہو پہر اعضا کا بننا اوسی چالیسے مین پہر نفخ روح یعنی تیاری آثار روح تو جبکہ پشت آدم مین تھی موجود تھی نہ وہ جو مفسرین نے لکھا ہی کہ خلاف تجربہ ہی **فصل سوم** قرآن مشتمل ہی عمدہ طریق ہی مسائل حکمت علیہ پر کہ حکمت علی کے عجب عجب اصول پاکیزہ قرآن مجید مین ہین قرآن سے علم اخلاق ہین کیسی کتب امام غزالی ہی ہین او علم اخلاق سے نماز و روزہ و حج و زکوٰۃ کو معلوم کرو اور نماز کی رکعات و نماز پنجگانہ کی خوبی ارشاد ہم باب اول مقدمہ چہارم مین مطالعہ کرو اور قیام و رکوع و سجدہ وغیرہ کی خوبی معہ ششم تفسیر سورہ بقر کی پہلے سے معلوم کرو اور ایک ماہ کی روزہ کی سال بہر مین خوبی دریافت کرو کہ اگر مناسب طور پر انسان رہے تو کچہ حاجت علاج و فصد کی انسان کو نہو نہ ایسے تحقیق جیسے چینیون نہ ایسا زم جیسے ہندو و یشوعیون اور زکوٰۃ مین بہت سے فوائد ہین جو اسی فصل مین کہونگے اور حج مین بڑی یادداشت تاریخ آبائی ہی جو طلبہ عمل کی کیجاتی ہے مثلاً احرام وغیرہ کہ تعلیم سے جاکر ہوتا ہی وہ اشارہ اس بات کا ہی کہ جب حق تجلی زمین کو پہیرے ہوا اور آدم بہاگے اور او نکا عصیان معاف ہوا تو چمڑے کے کپڑے بغیر سلے ہوے پہنائے گئے پس احرام کی صورت بنانی جسمین بغیر سلے کپڑے پہنے ہوتے ہین اوسکی یاد داشت ہی اور شکرانہ تو ہین طواف اوس مقدس مین کا کرنا جہان حق تجلی ہوا تہا اور سکی نشانی ہی اور عرفات مین حاضر ہونا فین تاریخ ذری الحج مین حضوری آدم کی نشانی ہی جو تین سو سال بعد نکاسہ وہان آنکر خدا کی جگانہ کو پہچانا جیسے درس آخر فصل سوم تکوین مین ہنگام ولادت انوش مین یہ مذکور ہے اور بنا مین قربانی کرنا شکرانہ ادا کرنا اوس شناخت لئے نشانی ہے اور رمی جمارتین مقام یہ نشانی تین کنکرون ابلیس کی نشانی ہی جو برکت نو مبارک دار اس عبد المطلب سے وقوع مین آیا ہی اور صفا و مروہ پر دوڑنا نشانی ہاجر کے دوڑنیکی نشانی ہی جو پیاس کے ماری پانی کی طلب مین حسب فصل ۲۱ تکوین کے دوڑین اور چاہ زمزم کا پانی پینا نشانی اسمٰعیل علیہ السلام کے پانی پینے کی ہی جو آدم کا کواوسکے لئے اُبلا جسکی تحقیق مفصل آتی ہی اور احرام مین تلبیہ کہنا یہ مری عبادت ظاہر ہے اور اسکی مثل علم اخلاق کے مسائل اسلامیہ کی خوبی پوشیدہ نہین اور مسائل تدبیر منزل سے ماں باپ کی اطاعت اور دوسرے مسائل کی خوبی جو اسلام مین ہین مخفی نہین اور علم سیاست مدن مثل قصاص و جہاد و حشر خراج و قصاص خون و قصاص دوسری جنایات کی بابت و عفو و صورت عفو طالب قصاص کو بعوض یا بغیر عوض جسکے ہر ایک امر مین خوبی ہی خوبی ہی قصاص کی خوبی جو اہل اسلام مین ہے وہ واقف پر غیر مخفی ہے اور جہاد کی وہ خوبی کہ آزادی دائمی کے لئے حسب شروط مذکورہ فقہ کی جو بیان کہوا دینگی کیا کچہ قرآن مین نہین جس سے دین و دنیا کا بھلا متصور ہی کیا اپنے ہم عہد سے عہد شکنی کرے جیسے ہم لوگ اس وقت مین سرکار انگریز سے ہم عہد ہین تو مذرا دانسے بھلا درست نہین اور پہر اپنے مین قوت نصف قوت مقابل سے ہو نہ آنکہ اپنا سر پڑوائین اور پہر دیکہو غزوات و سرایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ اوسمین غذا و سیرہ ہو اجبکہ مقابل نے شرارت کی مثلاً کہ والون نے قتل و اخراج و نہب مین کچہ کسر نکی تو لڑائی کو اوسنے غزوات و سریہ ہوئی اور بصرہ کے حاکم ماتحت ہرقل نے وکیل کو قتل کر ڈالا تو اہل یورپ ہرقل سے جہلد ہوا علیٰ ہذا فارس کے بادشاہ نے نامہ چاک کیا اور گرفتاری کیواسطے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو باذان حاکم یمن کو لکہا اور حسب ارشاد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خسرو کی بیٹے نے خسرو کا شکم چاک کیا اور باذان شاہ یمن اس اعجاز سے خبردار ہو کر اسلام لائے تو اہل فارس پر جہاد ہوا الغرض اسلام عجب پاکیزہ دین ہی کہ بادشاہون نے مثل حبش کی حسب پیشینگوئی تورات و انجیل کے اسلام قبول کیا جیسے ۶۸ مزمور مین لکہا ہی اور مصر کے شاہ

مقوقس نے حسب بورند کو کے وکلا بھیجے اور جہاں بات کفار میں کہ مسلمانوں کے احکام اور اگر نہیں جزیہ تو ہو میں اوس مقام سے جہاں جزیہ ہو ہجرت درست ہی دیکھو اہل مکہ مہاجرین نے قبل اسلام لانے نجاشی کو بعض مین ہجرت کی اور عشر لینا عشری زمین کا اور چالیسواں حصہ زکوٰۃ کا مال بڑھنے والیکا اسلام والونسے کافر خیر کی جمعیت کے لئے کیسی نرم و پسندیدہ بات ہی علی ہذا ذمی سے اوسکا مال وجان کی حفاظت کو لئے زمین کی آمدنی سے خمس لینا نہ زیادہ کیسی ایک سبک شی ہی نہ آنکہ نصف حصہ سے زیادہ لوٹ لین اور زکوٰۃ کا خیر کیواسطے جیسوا ہل اسلام سے مقرر ہے ویسی جزیہ ذمی سے لینا کافر کے لئے کیا پسندیدہ نہین اور وہ بھی مقدار قلیل نہ آنکہ ٹکسون پر ٹکس سے اور پیڑ دیا جاوی اور قصاص مین حیات ہی اور حقیقت عفو ایک کمالات میں ہے گو قتل جزوی والے اس صفت سے آشنا نہون عفو سے مطلب یہ نہین کہ حاکم اوس جرم کی سزا نہ دی جس سے دوسری کے اوپر ظلم وستم کیا گیا ہی بلکہ درصورت دوسری کے بخشش کی سزا نہ دیجاوی یا اپنا گناہ بنظر عنایت بخشدیا جاوی جیسے مذکور ہونگی پس مسائل سیاست مدن اہل فقہ کو غور کیجے کہ کس خوبی کے ساتھ اوس سے ماخوذ جسمین عیت کو سراسر سکھ ہی سکے ہی مثلاً عشر و زکوٰۃ ہی اپنے معین کا راہل اسلام سے اور خراج ہی ذمی سے جو بیش زمین کا لیا جاتا ہی کہ خراج غیر قوم سے پانچوین حصہ سے زیادہ نہین ہوسکتا بخلاف دوسری بادشاہونکی اور اہل اسلام مین زکوٰۃ کا حال کیلئے جو فقیہ و محتاجون و امور پسندیدہ کے لئے مقرر کی گئی ہی کہ مالدار مسلمانون سے چالیسوان حصہ بڑھنے والے مال پر مقرر ہی بیس مال والون کو جیسی خوبی سے گذر ہو ویسی محتاج و فقیر کی یون پرورش ہوی بخلاف دوسری قومونکی بادشاہونکی کہ خود ٹکس لیوین اور غریبون و محتاجونکی کچھ فکر نہین لیتے مگر اپنی ضرورت کے لئے کہ تباہی خلق مین اونکا نقصان تصور ہی اور غور کرو خون کے مقدمات پر کہ جب والی قصاص معاف کردی تو خون کا بدلہ معاف ہوتا ہی اوسکی عوض مین عفو کنندہ خواہ دیت لے یا ترک کردی پس باوجود اسلام کے اس حکم کی کہ خون کا عوض خون ہی اگر ولی قتل بخشدی تو کیسے ہمیشہ کے لئے باہم دونون قومونمین ربط و اتحاد رہیگا اور ہمیشہ خون معاف شدہ قوم سرنگون ریسگی بخلاف اونکی جو صفت عفو سے ناآشنا ہین اونکا حاکم عوض ہی لیتے ہین جنکو نزاع عیت منظور رہتی ہے دیکھو کہ وہ بغیر از قتل دوسرا حکم ہی نہین جانتے یا مانتے ہین تو غرض اونکو باوجود عفو ولی القتل کے نزاع قایم رکھنی ہے اور اکثر اونکی مضمون الصلح خیر سے ناواقف ہین اور اس صورتمین ایک شخص تو ظلم سے مارا ہی گیا ہے دوسرا بھی مارا جاویگا یہ وحشیانہ بات ہی پھر دیکھیے مسلہ جہاد کو کہ جیسے سابقاً مرقوم ہوا کہ کفار اہل مکہ نے کسقدر اہل اسلام پر ظلم کیا اور اہل اسلام کو اونسے قتال کو حکم ہوا بالآخر جبکہ مسلمانون کو نکالدیا اور قتل و نہب وغیرہ سے کوئی دقیقہ کفار نے بچھوڑا پس اوسوقت قتال بحکم ہوا جیسے تفسیر سورہ بقرہ سے ظاہر ہوگا علی ہذا مودہ حوالی مدینہ نے کیسے کیسے ظلم و تعدیاں کی بالآخر اہل اسلام اونکی اصلاح سے جبکہ عاجز ہوی حکم اونسے جہاد کا ہوا پھر دیکھیے کہ اسلام مین قتال اوس شخص سے نہین جو ہم عہد ہون پر اوسکے ساتھ جسکی عیت ہون قتال نہین نہ یون پر غور تون پر نہ مقابل کو جلانا درست ہی جیسے وحشی کرتے ہین نہ مثلہ کرتے ہین اور غلامونکی ساتھ کس خوبی سے اونکا سلوک ہی کہ آپ جو کھائین وہ اونکو کھلائین جو پہنین وہ اونکو پہنائین بخلاف اسکے جو آزادی دنیاوی کیواسطے جنگ کرین کہ خود قتل ہون دوسری کو مقتول اور مقابلون کو دایم جس کرین جنکو سیر آوہ پیڑا دیا جاوی جو غلامی سے بدتر ہون اور اہل اسلام پر جو غلامی دائمی کے خلاص کے لئے بشروط مذکور فقیہ آزاد کرائین اوپر معترض ہون اور قرآن مجید سے تدبر منزل کے مسائل جو اہل اسلام کے ہان مین اونکی خوبی دیکھیے ایک اونمین سے مثلاً نکاح ہی کہ بعض ہنود مین نکاح ایک قسم کی خرید و فروخت و کرایہ کا سا معاملہ ہوتا تھا اور رسوم و ترک و بعض عیسائیون وغیرہ مین یہ بات جاری تھی چنانچہ بعض مقام پر ابتک بعض ہنودمین یہ رسم جاری ہی قرآن شریف نے یک لخت منع کردی بلکہ ایک عقد قرار دی جو طرفین کے اختیار اور رضامندی پر ٹھہرائی کہ نسب کی اوس سے حفاظت ہو اور اوسکی دو طرح ہوسکتی ہین یا ملک مین خاص ہو جیسے دوسری کا تصرف نہو یا نکاح بشہرت ہو کہ نسب کی حفاظت اور رفع نزاع کے لئے شہرت شرط مقرر کی بطور خفیہ یا زنا اور نہ مرد و نکی بوجگ کے طرح پر کہ باوجود شوہر کی موجودگی کے دوسری سے دس بچے لیوے کیواسطے بشروط مخصوصہ جائز سمجھین ہم اوسکو بھی ایک قسم کا یارانہ سمجھتے ہین جس سے نسب کی حفاظت متصور نہین کہ کمزور جریان منی والی کی اور مہاجن کی عورت جسکا مرد چار سال تک سفر سے نہ آوی اور طالب علم کی عورت پانچ سال بعد دوسری سے دس بچے لیسکتی ہے جیسے یہ مرد کہتے ہین کہ ناحق بچہ کا ہوا اور وہ وارث بنے اور متعہ کی ممانعت خود قرآن سے ظاہر ہے کہ ممانعت کی آیت آخر کار سورہ مدنیہ نسا مین یہ آئی ومن لم یستطع منکم طولا ان ینکح المحصنات المومنات فمما ملکت ایمانکم من فتیاتکم المومنات یعنی جو طاقت مہر محصنات مومنات آزاد کی نرکھین تو مومنات لونڈیون سے نکاح کرین پس اس حصر سے صاف ممانعت متعہ لازم آئی جو بعد آیت مذبہ فما استمتعتم کے ہی جسمین احتمال متعہ کے جواز کا تھا گو بعد کو حصر نکاح مومنات کا نکاح کتابیہ کے جواز سے جناب پر محصنات آزاد مومنہ و کتابیہ کے نکاح کے بعد حصر مما ملکت پر ستو باقی تو اوہ چار یا پانچ سال مفقود الخبر کے لئے اوسکی عورت کا نکاح کرادینا نسب مین نقصان نہین دینا اور دوسری نکاح والی کی اولاد جو ہوگی پہلے شوہر سے اونکا نسب ہوگا اس مقام سے اہل اسلام کا نسب محفوظ رہتا ہے اور زر مہر عورت کے لئے مقرر کیا گیا نہ اوسکے ماں باپ کو جیسے آیت آتوا النساء صدقاتھن نحلہ رکوع اول سورہ نسا سے ظاہر ہے کہ دوتم عورتونکو مہر بخوشی اور قرآن نے عورت مرد کی باہمی گذران کو کمال عدالت و محبت مین برابر کہا اور مرد پر مہر کا تقرر فرض اور معجل کا فی الفور اور موجل کا بعد وصل واجب الادا ہونا مقرر کیا پس جیسے عورت مرد کی تبعداری مرد کو عورت کی طرف احتیاج قایم رکھی تاکہ ہمیشہ ملے رہین اور اتحاد زوجین کی برکت

اور مودت وحسن معاشرت کے نتائج حاصل ہوتے ہیں اور ارشاد ہوا جیسے وخلق لکم من انفسکم ازواجا لتسکنوا الیہا وجعل بینکم مودۃ ورحمۃ رکوع سوم سورہ روم میں ہے یعنی پیدا کیں تمہارے نفع کے لئے تمہاری جانوں میں سے عورتیں تاکہ تم انکے پاس رہو اور تمہارے درمیان مودت و رحمت ڈالی پس طمانیت ومحبت ونرم دلی کو جو باہم ہونی چاہئے بنظر طبیعت ایک دائمی وغیر قابل انتزاع ارشاد کیا اور پارہ ۲ رکوع قابل انتزاع ارشاد ہوھن لباس لکم و انتم لباس لھن کہ عورتیں تمہاری پوشاک ہیں اور تم انکی اور چونکہ اصلی غرض نکاح میں تدبیر منزل ہی جسکے قیام ہی باہمی تعاون و تخصصی فرج وگاہبانی نسب تصور ہی جو دائمی وطبعی امر ہی اور صورت لباس عادتاً بغیر ملے حاصل نہیں ہوتی اسلئے بنظر فطرتی صورت و رحمت باہم اگر پیدا کی جنکو عمدہ طور سے دو لفظوں محصنین غیر مسافحین میں ادا کیا کہ تقیید کہنے والے عورتوں کو نہ سمجھ لیں کہ عورتوں کو مستی نکالنے والی کہ احسان سے بہلا لیں اور منع سے سخت برائیاں ظاہر پس پہلے کا حکم ہوا و دوسری کی ممانعت نہ آنکہ وید ہنود کی مطابق آریہ غریب سفر میں کمانیکو جاوی اور اوسکی عورت باجارت چند سال کے بعد دوسرے سے نیوگ کرکے اولاد لاوی اور ساری کمائی اوس غریب کی دو سرونکی اولاد کو ملے وجبکہ نکاح کی تمام بہلائیاں تعاون پر ہیں کہ مرد و عورت باہم اطمینان سے مددگار ہیں اور طلاق ہنود کے مان حسب ورس ۹ فصل ۹ امتی کے ہر کسی مرد عورت میں ادنیٰ بات کا علاج تھا تو اونکی بروک کے لئے حسب ورس ۴۱ فصل ۹ متی کے مسیح نے سوائے زنا کے گو کیسی ہی نزاع وخانہ برباوی دنا موافقت ہو طلاق جائز نہ کہا لیکن زمانہ شایستگی اسلام میں نہ وہ طلاق کی شور اشوری تو ایسی ہے نکی مدم جوازکی درست رکھی گئی جو ایسی ہر حمی سے عورت ناموافقت میں لونڈی غلام سے بدتر مثل گاؤ کے کہ لونڈی سے شوہر کے بندہی رہی اس بنا پر اہل اسلام میں ایک معقول تدبیر فرمائی گئی جسکا بیان آتا ہی اور اہل اسلام میں تو جائز ہی نہیں اور نہ بطبیعت گوارا کر تی قبل از نکاح خلوت صحیحہ ہو سکے جیسے ظاہری طور پر غیر قوی نہیں جاری ہے تاآنکہ دختر ہمنام پر حمل نہ ہو جاوے اور موجب استقاط حمل ہوتا ہی نہ ایسے یہ موقوف کہ ایک نظر دیکھنا ہی ہو کہ سیکڑوں ہزاروں کو لوں پر برہمن کے بیان پر ہی جو عورت کی طرف کا ہو نکاح کیا ہو نہ قبل از نکاح کی دو قسمیں ہیں ایک قبل از خلوت صحیحہ دوسری بعد از خلوت صحیحہ پس اگر شوہر کو قبل از خلوت صحیحہ صورت نزاع باہمی کی در یافت ہو تو ۱۰ سکا سند و ثابت بھی درکار نہیں ظاہر ہے شوہر کا کہ دخل عورت پر اب تک نہیں ہوا تو عدم حصول فوائد نکاح سے اوسکا ترک کرنا لاجرم ہی گنا گیا جیسے رکوع ۱۲ بقرہ میں ہی لیکن ہر ہی مرد کو حسب آیت ۱۲ سورہ ۲۴ حرائب کے عورت کی رعایت ہی جو کمزور ہے پس اگر بغیر تقرر مہر کے ہو اوسکو تحفہ وغیرہ دینا چاہئے اور صورت تقرر مہر میں نصف مہر دینا مقرر ہوا و طلاق جائز نہوتا تو اس حد بندیوں حدود اللہ کے خلاف حکمت نکاح و توسع میں آتا اور عورت بخواہش طبع بگڑتی تو اوس صورت میں ضرورت طلاق کی ہوتی کہ سوائے بیچارگی یہ طبعی امر ہے کہ ایسی صورت میں بات اس کہنے کے نہیں بلکہ ایسی عورت سے بعد خلوت کی خلع تک درست ہی کہ اوس سے مال لیکر خلاص کیا جاوی چنانچہ فرماتا ہی ولا تعضلوھن لتذھبوا ببعض ما اٰتیتموھن الا ان یاتین بفاحشۃ مبینۃ یعنی نہ بند کہو عورتوں کو تاکہ لو بعض اوسکا جو تمنے اونکو دیا ہی مگر یہ کہ لاویں ظاہر زنا دوسری یہ ہی کہ زنا تو نہو لیکن نشوز و ایذا و بدخلقی و عداوت و عدم اشتراک و فساد منزل باہم پیش آویں تو اوسکے لئے خدا تعالیٰ نے اولا علاج بتلائے جیسے رکوع ۹ سورہ نساء میں واللاتی تخافون نشوزھن فعظوھن واھجروھن فی المضاجع واضربوھن فان اطعنکم فلا تبغوا علیھن سبیلا کا ارشاد ہوا ترجمہ جن عورتوں سے بدخوئی کا تمکو خوف ہو تو اونکو نصیحت اور اگر نصیحت نامانیں اونسے جدائی خوابگاہی کو نہ ترک کرو اگر اسپر بھی نامانیں تو اونکو مارو نہ سخت مار پس اگر اطاعت کریں وہی تمہارے تو مت چاہو اوپر انکے الزام کی راہ اور اگر ہی علاج نہ ہو تو ارشاد ہوا وان خفتم شقاق بینھما فابعثوا حکما من اھلہ وحکما من اھلھا ان یریدا اصلاحا یوفق اللہ بینھما اور اگر ترس خوف کرو باہم کہ نباہ نہ ہوگا شقاق کا پس کھڑا کرو مرد کی طرف سے ایک پنچ دوسرا عورت کی طرف سے اگر وہ دونوں چاہیں اصلاح تو توفیق دیگا اللہ بیچ میل خدا اور خذاہل پنچ مشہور ہی اور نیز ارشاد ہوا ان امرأۃ خافت من بعلھا نشوزا او اعراضا فلا جناح علیھما ان یصلحا بینھما صلحا الآیت اور اگر عورت خوف کرے اپنے شوہر سے بدخوئی یا اعراض کا پس نہیں کچھ گناہ اون دونوں پر کہ صلح سے باہم اگر صلح کرلیں اور صلح خوب ہی اور جیسے نکی و بدی ہری ہی حرص یعنی طرف نکی کی اور اگر تم نیکی کرو اون عورتوں سے اور بچو حرص سے پس خدا تعالیٰ اوس عمل پر جو کرو خبردار ہی و اگر ان صورتوں میں نکاح کی مصلحت میں فرق آوے تو صورت طلاق ہی مناسب ہی کہ ہر ہی چیز بنا و بسبب اوسکے قرآن مجید و احادیث میں مقرر کئے گئے آدل تو ادا ئے مہر میں مرد پابند بخیر کیا گیا جسقدر کیوں نہو دوسرے یہ کہ جس میں طلاق نہو ورنہ حسب حدیث صحیح مراجعت لازم ہی تو طلاق ہی دینا ہو تو طہر گذرنے واسکے بیش گذرنیکے بعد دوسرے طہر میں دیوے اور طلاق دیجاوی تو اوسکی بھی پہلے یہ صورت زمانہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں تھی کہ اگر ایک مرتبہ میں تین بار کہا ہو کہ طلاق دی طلاق دی طلاق دی تو ایک ہی طلاق گنا جاتا پھر عورت کی عدت کے لئے تین حیض بوضع حمل مقرر فرمائے گئے تاکہ اس عرصہ میں دل کا نقار جاتا رہی اور عورت سے رجعت ہو جاوی اور عدت کا مقام شوہر کا گھر مقرر کیا گیا جیسے اسکنوھن من حیث سکنتم من وجدکم پر واں ہی پھر قرآن شریف میں بنظر رحمت ایک طلاق پر کفایت نہیں کی گئی بلکہ ارشاد ہوا کہ طلاق جیسی رجعت بنکاح یا بلا نکاح ہو سکے وہ دو ہیں پھر مرد کو سخت نصیحت کرنے ارشاد ہوا کہ پھر اوسکو اسکے سوا اختیار نہیں کہ یا امساک گری عورت کو بطور معروف یا طلاق ثالث دی اور تیسری طلاق بوجہ من

ایک بند وبست فرمایا کہ مرد سو پنے کو تیسری طلاق کے بعد پھر عورت اسکے پہلی جاتی رہتی ہے جب وہ دوسرے سے نکاح کرے اور دوسرا اوسکو طلاق دیدے تو عدت کے بعد جائز ہوگا اور جو کوئی بقصد حلال کرنیکے اوس سے نکاح کرے اوسکو حدیث مین ملعون فرمایا گیا اور سخت تکلیف باہمی سے خلع کی تجویز فرمائی صاف ترجمہ متی کی فصل ۱۹ کی ظاہر ہے کہ مسیح نے بجز زنا کے طلاق جائز نہین کہا وہ بسبب زیادتی ہود کے طلاق دینے کے سبب سے تھا پس اہل اسلام مین دائم الحبس کے طور پر عورت کو دینے سے طلاق جائز ہوا جو انپنی مہاجات کی ہے جیسے دیوالیت ہوا تا کہ حرج نہ پڑے اور عرب کے رواج مین نکاحونکی کچھ قید و حبس کی نہین تھی اوسکی ممانعت ہوئی کہ چار کی حد مقرر ہوئی اور وہ جو متبنو نکو گھر مین رکھتے تھے اور اونکا مال ضبط کرتے اور یتیمہ سے بجبر نکاح کرتے ان سب کا بند وبست کیا گیا اور طلاق حسب ضرورت مذکورہ جائز رکھا گیا بعد ایسے ویسے بند وبست کے جو مسلمہ رہوی یہ امور نزدیک منزل اسلام کے کس خوبی کے ہین رہا طلاق کے مقدمہ کی نسبت مسیح کا مقولہ حسب درس ۴ فصل ۱۹ متی کے کہ خالق نے شروع مین اونہین ایک مرد و ایک عورت جوڑ ہونیکے لئے بنایا پس اوسکے خلاف خلاف ہے منظر طبع اوسوقت صحیح ہے جبکہ دونون برابر ہون جیسے پانی بنظر طبع سرد ہے لیکن بنظر بدو مزاج غیر طبعی کے اوسکے خلاف بھی درست ہوتا ہے جیسے گرم پانی جلاتا ہے پھر اسوقت مین ایک ایک مرد کو دو دو چار چار نکاح کرنے حسب نیچر کے منع نہین نکلتے کہ بحساب خانہ شماری ایک ارب چالیس کرور اہل زمین مین گیارہوین حصہ عورتین زیادہ مین تو قریب بارہ کرور عورتونکی جو فاضل ہین اگر مرد کو دوسرا نکاح درست ہو تو وہ بیچاری کیا کرین ناواقف پادریون نے سخت ظلم برپا کیا ہے نیچر کے خلاف جو مرد کو دوسری نکاح کی اجازت نہین دی حالانکہ اکثر عورت کو نوماہ حمل و اکثر دو سال رودہ پلانا پڑتا ہے کہ مرد سے اوسکو ملنا موجب نقصان حمل و بچہ کو ہوتا ہے تو اس صنف مرد غریب کو بڑی آفت اور کثرت اولاد آدم کو رکنا شیطان بناتا ہے جو دشمن آدم و اولاد آدم ہے اور علاوہ نکے حال اہل اسلام کے مان کسی رعایت ہے جو حیثیت اونکے ساتھ رعایت رکھنی کی سخت تاکید ہے لیکن یہ بات غور کرنیکی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو درس ۴۲ فصل ۱۷ کورنتھین مین درخت حیات فرمایا گیا جنکی حفاظت کرو یہ متقیون اہل اسلام کی تلوار سے کیجاوے جیسے منصفل فائدہ ہیجدہم اسلام مقدمہ اول مین ہم کرینگے اور دہی فصل ۶ و امثال مین صاحب روزا کہا تھا کہ کہ کے فرمایا گیا ہے جیسے اطلاع بست و دوم مقدمہ مسلوم نے ظاہر ہوگا اور صاحب روزا کا قدیم کے نشانات سے جیسے فصل آتا ہے فصل ہم کا تشفات بین مین صاحب کہا تھا اور فصل ۶ و ۱۰ و ۱۲ امثال مین ہدوست خوگر گیا ہون خلیفہ ہدوست رحلی کی برباری لکھی ہے جنکی گاڑی کے پہیے آتش ہوزا کی شابہ تھی یعنی صاحب جہاد و شوکت کرینیا چلنا کام جیسے سے محاوہ ہے پس اگر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم صاحب شمشیر و سنان و شوکت نہوتے تو ہرگز یہ نشان ختم المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام سے نپایا جاتا بالخصوص جبکہ پرقل نے قصد اہل اسلام کا کیا اور یہود خود تو نکی قتل کا فرمان جاری کیا جیسے بخاری مین ہے پس بمزاوتی اوسکو لازم آئی کہ آزادی ظاہری دنیاوی کے لئے اہل یورپ کیا کچھ نہین کرتے پس جبکہ یقین اہل اسلام کو ہوا کہ یہود و نصاریٰ کی تربیت کا مدعا دوسری تو مین خلاصو سے آخین ہوگئی تو اونکی خلاص کے لئے جو تجویزین فرامین کو اسنی برائی و خلاف کتب سابقہ کے لازم آئی ناچار امر کو اگر خلاف عادت اختیار عہد کرنی کسی قوت کو اور دیوے چارہ کار نہ تھا پس یا مصنف سمجھے وہ اوسکی ناواقفی ہے یا بقرار سابق اوسکی ہمکت کا موانع ہے دوسرے اہل اسلام کو جو شایان شان اسلام کو ہو ثابت کرنا ہے جبکے پاس نہ سابق نہ حال نہ مآل ہو تو ہم شوکت و شوکت مین جہاد کی تجویز سوا اوسکے کہ اسکا سر کچلا دے کیا متصور ہوسکتا ہے اور کیا ناواقفی دوسری بات ہے جو حضرت مین مذکور ہوئی کہ [illegible] سے حیثیت مین وارد ہے کہ مومن مبعوث ہوا ہون مکارم اخلاق کے تمام کرنیکے لئے قرآن مجید سے صدہا کتاب مکارم اخلاق مین لکھی ہین اور علماء محققین کی کتب بالخصوص غزالی رحمہ اللہ کافی و وافی ہین جنکی مثل دوسری کسی کتاب مین اخلاق کا بیان نہین اور اہل یورپ کی بہت سی اخلاق صحیح [illegible] کہ اول خلق سے بڑھکر ہمان وہی اوپر مذکور ہوا جسے ہم مفصل لکھین گے اور خیالات تراشیدہ کا اعتبار نہین جو خلاف آیات قرآن مجید کے ہون اور قرآن مجید کے [illegible] ام الالواح تورات کو تسلیم کرتا ہے اور جو شخص علوم تاریخ سے ناواقف ہے اوسکو بہت سی مطالب قرآن مجید کے [illegible] اور تفسیر کیا معنی تورات کی [illegible] فلان آیت فلان واقعہ مین آئی اور فلان آیت فلان موقع پر اس وجہ سے کسی کو رای سے تفسیر درست نہین اور نہین قابل اعتماد رکھتا ہے اور جو شخص کہ کتب سابقہ سے آشنا نہین اوسپر بہت سی تحقیقات قرآنی پوشیدہ ہین اس جگہ سے اکثر تفسیر وہین بہت سی مقام کو خلاف تورات کے لکھا ہے جو ام التواریخ ہے جسپر واقف اوسکی [illegible] دیکھنے سے حالانکہ مطابق ہوسکتی ہین

فصل چہارم

قرآن مجید باوجود یکہ جب آیت ولقد یسرنا القرآن للذکر فہل من مدکر کے اکثر اب آسان ہے [illegible] اوسکو پڑھ اور سمجھ سکتا ہے لیکن اوسکے مطالب پاکیزہ کی تحقیق کی حد نہین کہ اوس مقام پر تمام ہوجاوے کہ واقفین علوم حکمیہ نظریہ و عملیہ اوسکے مطالب کی تحقیق کے مقابلہ مین فصل مکتب مین پڑھے مقام پر تشبیہ و کنایہ مین اوسکے مسائل کو جیسے کتب سابقہ مین بہت کچھ تشبیہ و کنایہ ہین اس مقام سے بہت سی علوم و فصاحت و بلاغت و بیان کی اوسکی تفسیر و تاویل مین ضرورت ہے اور علم اشارہ کو صوفیہ ہوسوا اشارہ متعارفہ کے سان اشارہ سے ہے اوسمین بہت کچھ درکار اور نیز محاورات اوسمین بکثرت مثلاً بعض یہود نے حسب فصل ۲۱ متی و یوحنا کتاب انجیل کے مسیح سے کہا کہ آپ قیامت کی معتقد ہوا اور تورات مین قیامت کا ذکر کہین نہین تو مسیح نے جواب دیا کہ تورات مین قیامت کا ذکر تو ہے تم نہین سمجھتے جبکہ موسیٰ کو جہاڑی مین

خدا نے فرمایا کہ میں تیرے باپ دادا ابراہیم و اسحاق و یعقوب کا خدا ہوں کیونکہ خدا مردوں کا ہے زندوں کا نہیں تو لیظا ہر یہ عبارت موسیٰ کی آ[illegible] نہیں کرتے پر مسیح نے فرمایا کہ خدا مردوں کا نہیں [illegible] سے قیامت کا بیان سمجھا گیا کہ ابراہیم و اسحاق و یعقوب نیست محض نہیں ہو گئے [illegible] نام بدلجاتے ہو یہ اکثر دیوان میں عبرات سے ہے کہ یا جسم کے معتقد ہیں یا قیامت کے اور جب جسم نہیں تو قیامت آلی ضرور ہے کہ وہ ارواح پر متعلق ہو جب قیامت [illegible] موسیٰ علیہ السلام نے جبکہ فرعون سے یہ مقولہ مذکور فرمایا تو وہ حسب توارت اس سے قیامت کا آنا سمجھا اور سکے قائل کرنیکے لئے عصا کا معجزہ دکھلایا گیا یہ نامعقول [illegible] میں بصورت قیامت تعجب تھا کہ ہر کیسے مثل اوسکی ظہور کرے پس عصا کی حالت تبدیلی اور اپنی اصل پر آجانے اور سکا جواب دیا اور تحقیق الطال [illegible] جو پڑھی سراسر اوسکے مطالب سفر خروج موسیٰ کی موافق پائی اور بیان قیامت میں الفاظ مذکورہ مطابق نہیں تو قرآن مجید کے بہت سی مقام پر حضرت [illegible] تفسیر ہے کہ قواعد مجتہدین سے یہ امر ظاہر نہیں ہو سکتے بدیں وجہ علم مثل حدیث تفسیر قرآن مجید میں بہت درکار اور علم تصوف اہل کمال مثل کتب تنجیح اکبر رضی اللہ عنہ کا [illegible] مگر بہت کچھ حاجت ہے اور چونکہ متقدمات میں اکثر فضل علم جغرافی ہی جو عرب میں اوسوقت میں جاری تھا جیسا پنجم حصہ [illegible] میں سنہ ہجرت وفتح بدر وغیرہ وخلافت [illegible] و دیگر واقعات جو زمان مسیح کے بارہ گرآنے تک اس سورۃ میں مذکور ہیں اون سب واقعات کی سنہ حسب ارشاد مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ بیان فرمائی ہے وعلم تعبیر کی مطابق ہنوز اشارات موجود ہیں پانچ انشاء اللہ تعالیٰ فصل مذکور ہونگے کیونکہ قرآن مجید مشتمل ستہ بطون پر ہے جبکہ تین بطون کو اولیا اور باقی انبیا کے سوا اور سراد اقف نہیں اور مثل [illegible] جو مراد علم حضرت آشنا نہیں اگر وہ انکار کریں اونکی ناواقفی اونکے انکار کی عذر خواہ ہے **فصل پنجم** قرآن مجید چونکہ پہلی کتاب ہے جو چھ ہزار آدم کے وجود سے بعد میں نازل ہوئی ہے اور اوسکے نزول کے وقت کو تعین کی وجہ سے بہت کی تعظیم مقرر ہوئی تھی جیسے مفصل ظاہر کتب مقدسہ سابقہ سے ہوگا اور اسی وجہ سے سورۂ حدید میں الذین [illegible] ۲ سورۂ ۲ کا اشارہ دیا جیسے ظاہر ہوگا اسی وقت کو تعین کی وجہ سے ارشاد لانا ایک سورۃ یعنی آیت کا قوم ہود متقدمین بہت ہی ہے ظاہر کیا جاویگا اور یہود کو درمیان اور مجمع [illegible] علم میں پاگل وذلیل ہوا کیونکہ تیہ یعنی غلبہ مدینہ داوسکی حوالی میں بسبب اطلاع فصل ۲ و ۳ و ۴ یشعیا علیہ السلام وفصل ۲ ۳ حزقی وم اسحٰق نبی وغیرہ کی بحجت گاہ تھا مرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مدینہ مقام ہے قوم ہود وہاں جمع ہوگئی تھی اور یکہ مقطعین میں آمد رخت اپنی کہنی جیسے مفصل تعبیہ سورۂ انعام وغیرہ سے ظاہر ہوگا اور اسی وجہ سے اونکے لئے بسبب مفصل [illegible] توریت کی تعظیم بطور اشارہ کے اشارہ قرآن میں کافی ہوا اور اسی اشارہ کو [illegible] کی تفصیل کے لئے وجہ اون کتب کی طرف ضرور پڑی بالخصوص تعبیر سورہ بقر میں کہ بہت ہی کچھ توراۃ کے [illegible] میں موقوف ہے بسبب حدیث توراۃ اوکی سورہ بقر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا گیا ہے پر جملا ہود اپنی کتاب کا دکھلانا اہل اسلام کو اور ترجمہ کرانے بری جاتی ہے اور اوسکا اہل مجمع [illegible] اہل سعد بسبب قطع ہونیکے اتصال نزول سے صحیح اونکی چندان نہ تھی اور بعد کو اکثر کا عمل فاروق رضی اللہ عنہ کی حدیث پر ہے اسمیں نقل کے لئے ممانعت کی گئی تھی حالانکہ یہ امر منسوخ بعد کو ہو اجنبیہ [illegible] کی حدیث کی نظیر ہے جیسے سابق میں مذکور ہوا اور بعض صحابہ یا تابعین نے جو اسطرف توجہ کی تو اس تاسی کے عدم علم سے عبداللہ بن عباس نے روکا جیسے بخاری میں ہے اور [illegible] سی مقام بہت سی بیان کے نہیں کیونکہ متلاد الذاریات ذروا فالحاملات وقرا فالجاریات یسرا فالمقسمات امرا انما توعدون لصادق و ان الدین لواقع آیت قرآن مجید ہے اسمیں ان قسموں جیسے مفسرین بیان کرتے ہیں اسلام کے موعود پر جیسے [illegible] سے قسم کھائی ہے بظاہر کہ یہ علاقہ معتدبہ نہیں مگر فصل ۲ و ۳ و ۴ و انیال کی پیشگوئی کے [illegible] جو اسلام کے بعد اسلام کا دعوہ ہے وہ اسلام کے وعدہ کو سچے ہونیکے راہ سے واقف ہوا اور قسم اوجہ سے قسم کھائی ہے اور اوس سے ان قسموں کا ربط ظاہر ہو علمائے تفسیر آیت الی ربکم اذ الذی خلق السموت والارض وما بینھما فی ستۃ ایام ثم استوی علی العرش میں استوا علی العرش کے معنی کی تحقیق سے اکثر اہل علم واقف [illegible] ہیں یہ بھی توراۃ کے مکون و فاسد عبرانیوں کو خبر نہیں تو کیونکر معلوم کرے کہ خدا تعالیٰ سے پیشتر علم کے چھ ہزار سال کے عرصہ سے پیشتر سنایا کہ جبکہ آدم کو برباد کیا اور پر سبت کو مبارک و مقدس کیا اور اپنی کام سے فارغ ہوا سمیں اوسنے سات ہزار کی تقدیس کی [illegible] عبارت ہزار ہفتم آدم و ہزار ہا ایام کا ہے کہ [illegible] سے [illegible] درس ۸ فصل ۲ سے ظاہر ہے نامعبرانیوں کو آدم کے [illegible] خبر نہیں تو ضرور آرام دہندہ سبت کی ہوئی پس ترجمہ آیت یہ ہوا کہ تحقیق رب تمہارا اللہ وہ ہے جسنے عرصہ چھ زمانہ دراز میں آسمان و زمین اور دریا اور کہ یا میں کو پیدا کیا پھر پورا ہوا کام پر کہ درش یعنی کائنات میں متعارف ہے اور عدد سبت دسویں کا ذکر زمان آدم سے پہلی فصل میں بیان کیا اور تحقیق ہزارہ [illegible] میں آتا ہے اور [illegible] داؤد میں اوسکی بابت حیلہ کیا گیا تو داؤد نے اونکے دریافت کرنیکے لئے خانہ شماری کرائی جیسے فصل ۲۱ کتاب سلاطین ۱م سے ظاہر ہوگا تو مقرر ہوا [illegible] سے تباہ ہوئی [illegible] روز در اصل وزمود مطابق حدیث کے تباہ جیسے مفصل آتا ہے تو جیسے اقوام ماقبل کو اوسکے انتظار میں روزہ رکھنا پڑا اہل اسلام کے لئے وہ عید مقرر ہوئی جیسے مفصل سورۂ بقر کی تفسیر میں ہم لکھینگے یعنی بزبان آیت ما ینظرون الا ان یاتیھم اللہ فی ظلل من الغمام سے تا آخر آیت کان الناس امۃ واحدۃ تا میں پس جو کی عظمت اس جگہ سے دریافت ہوئی اور عید ہا اس قسم کے معاملات قرآنی ہیں کہ بدون دریافت کتب سابقہ کے قرآن شریف کی آیات کے معانی کی تفسیر حرف بحرف میں ہرگز ممکنا لکھنا ایک دفتر چاہتا ہے کیا سورۂ رحمٰن کی تفسیر بغیر از واقفیت کتب سابقہ دریافت

کوئی کرسکتا ہی ہرگز نہیں دیکھو اس کتاب میں تفسیر سورۂ مذکورہ کو اور کیا ترتیب آیات سی جو اول بار یکبارہ آسمان پائین اعنی مضغۂ قلب حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا بغیر اول کتب سابقہ و اعتراضات یہود و جواب کی عامہ واقف ہو سکتا ہی کبھی نہیں۔ **فصل ششم** اس فقیر اضعف عباد و عبد الذہر **محمد حسن** امروہوی نے طفولیت سے ارباب تحقیق و اصحاب یقین کی خدمتین تربیت پائی جنکو طب کی بابس سے تیز تہی چنانچہ فلسفہ مشائیہ و اشراقیہ و علوم کلامی عقلیہ خدمت بیگانہ اخلاق مثل افضل المحققین مولانا محمد فضل حق صاحب مرحوم خیرآبادی سے و کتب نقلیہ مثل حدیث و تفسیر اوستاد زمانہ مولانا مفتی صدر الدین مرحوم دہلوی سے اور طب امام الاطبا حکیم امام الدین دہلوی مرحوم سے اور دوسری علوم مقامات متفرقہ سے حاصل کئی اور حسب اپنی کم مائگی کے ہمت ہر ایک علوم متداولہ کے مسائل کی تحقیق کی طرف متوجہ رہی اور اتفاق زمانہ سے اجمیر شریف مین پہونچا اور آستانہ بوسی خواجہ خواجگان سید السادات جامع البرکات حضرت خواجہ خواجگان خواجہ معین الملۃ والحق والدین رضی اللہ عنہ حاصل ہوئی اور ایک مدت دراز تک اور مقام اودیپور میواڑ مین جانا ہوا تو ہمارا ناسرویہ سنگھ کے خاص طبیبون مین منسلک ہوا اتفاق زمانہ سے رخصت لیکر مہارانا سبھو سنگھ سے پہر اجمیر آیا اور کتب خانۂ اجمیر کالج گورنمنٹ دیکھکر دل للچایا تو کثیر تنخواہ ترک کرکے مدرس اول کالج اجمیر مقرر ہوا جسمین ہزارہا کتب انگریزی و سنسکرت و عربی و فارسی زبان مین ہی مین تو وہان علوم جدیدہ و فنون مستحدثہ کی تحقیقات حاصل ہوئی اور تراجم کتب متقدمہ سابقہ اور اونکی تفاسیرین موجود ہین اونسے کتب سابقہ متقدمہ کے مطالب حل کئی اور جو غلط بیانی اونمین تحریف سے ہوگئی ہی اکثر اونسے ہی مطلع ہوا اور سوقت علما کا قول زیر حدیث وحدثوا عنی ولا حرج کے جو شیخ محی الدین نے ترجمۂ مشکوٰۃ مین نقل کیا ہی کہ کتب سابقہ مین عجائب و غرائب ہین بیان کنید دریافت ہوا اور اس قول کے کتب امام ہمام شیخ اکبر محی الدین رضی اللہ عنہ کی تالیفات و تصنیفات کے مطالعہ کا شوق تہا تا آنکہ ایک شرح فصوص ہی مین نظر کی جو کہ اثنا تحصیل علوم مین بمقام راجپور مصطفےٰ آباد و بیکنٹھ پور خدمت بابرکت آن مخدوم بیگانہ آن کرم زمانہ آن یگانہ مستطاب آن ملقب بہ رسول نما آن جامع الاخرین الشرفین آن سید السادات آن حافظ قرآن رحلی آن رحیب پیغمبر آن جناب ولایت مآب سیدنا مولانا سید السادات سید حضرت شاہ قبلہ وکعبہ ویسی قادری چشتی شطاری مصطفےٰ آبادی ثم امروہوی رضی اللہ عنہ مین بیعت ارادت خاندان عالیشان قادریہ کرکے شرف ملاقات سے مشرف ہوا کہ جناب مشار الیہ مرحوم باوزان دنی شان محبوبی آپ پر غالب تہی اور جسپر خود درویسی خوشخو مدرضا طبیعت تہے طفولیت کی زمانہ مین جناب سید موصوف علی مجذوب کا ہاتہ کامل مرحوم کے نظر عاطفت پر تہی انہی دنون وہ دعا کی کہ اس ملک کو یہ صوبہ یعنی صوبہ باصفا ہوگی جبکہ ہم ہونگے اور ایسے ہی وقوع مین آیا چنانچہ اس پیشینگوئی کی صداقت مین چشم دید یقین بیان کرتا ہی کہ رامپور مصطفےٰ آباد کے مدرسہ کی عمارت کے امتحان کی بابت ۱۲۹۲ ہجرہ کو قریب مین شہرت ہوئی کہ جناب مولانا فضل حق صاحب مرحوم فلان تاریخ امتحان لینگے اور حضور مشار الیہ مرحوم کے بڑے بھائی جناب حافظ مولوی غلام نبی صاحب مرحوم بہی مدرسہ مین تعلق رکہتے تہے اور اوس زمانہ مین انگریز کلکٹر علیگڑہ صاحب کی تعلیم و دنیے متعلق تہی اونکا اس امتحان کی بابت بہی اپنی نسبت فکر تہی ایک شب مین احقر فقیر کے مزار حقیقی والد اسرار جنتی دہلی شب بیدار ذاکر شاغل حکیم سید عبد الحمید صاحب بن سید کرامت علی مرحوم پر نکلا اتفاقاً ۲۵ جمادی الاولیٰ ۱۲۹۳ ہجری مین اودیپور میواڑ مین ہوا کہ حاضر ہوا تہا بیگانے کے تہے توجہ فرمائی اوسوقت عادت قدیمہ کے موافق اس درویش بیگانہ کا حال جناب موصوف کے دل مین مفصل تہا وہ حال مرحوم کی زبان پر جاری تہا چنانچہ شب مذکور مین حافظ غلام نبی صاحب مرحوم نواب مرحوم کے پاس سے جواب سے مردد بنظر امتحان آئے کہ کیا ہوگا جناب مرحوم نے فرمایا کہ بہائی غلام نبی تم کیون گھبراتے ہو کہ ہمارا خدا جو ہر ایک کو دیتا ہی وہ ہمکو بہی دیگا ہمارے لڑکون پر فخر کرو امتحان دینے والے لڑکون پر فخر کرو امتحان لینوالا کون ہی صاحب مرحوم کی زبانی یہ کلمہ سنکر بہائی صاحب کی بابت کیا کہنا ہی جو ہونا تہا ہوا اور جناب مرحوم نے طفلی مین قرآن شریف کی تعلیم حافظ صاحب مرحوم و جناب مولانا و مرشدنا مولوی محمد نذیر صاحب مرحوم سے پائی تہی مولانا غلب پاکر درویش کامل فرشتہ خو ملک سیرت تہے جنکی صفات کی جولانگہ عالم کا اتفاق تہا اور انکی تعلیم مین درد شریف اول سی جو کہ مین مولی تہا حضور مرشدہ مرحوم نے کثرت کی تہی اوسکی برکت سی جو دہ سال کی عمر مین مشاہدہ مین جو مثل معاینہ ہے دیدار فائز الانوار حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرف ہوا جسمین سے کمال جذب پیدا ہوا اور حسب ارشاد حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جناب قبلہ کی محبت روح پر فتوح حضور غوث الاعظم محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ سی متعلق ہوئی اور کمال انس و حب سی جناب مرشد مرحوم مثل سید حسن رسول نما کی رسول نمائی کی صفت سے مشرف ہی چنانچہ نواب کلب علی خان نے رویت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مشرف ہوکر بیعت ارادت خدمت بابرکت حضور مرشد مرحوم مین کی اور اسقدر حضور

۱؎ سلسلہ نسبی آپکا اس طرح ہی کہ جناب ابن سید امین الدین مشہور بہ حاجی بن مولوی سید معز الدین ابن مولوی سید احمد کبیر شاہ بن مولوی سید اسماعیل بن سید ابراہیم بن سید محمد ایوب بن سید عبد القادر بن سید فخر الدین حسین بن مولانا سید قطب الدین بکیب آبادی بن سید عبد الرحمٰن کوفانی بن سید محمد یوسف بن سید محمد سعید گجراتی بن سید محمد قاسم گجراتی بن سید میر محمد حسین مشہور بہ سید محمود مخدوم جہانیان شیخ جلال الملۃ والدین بن سید احمد کبیر بن سید السادات سید جلال الدین حسین اوچی بخاری تا آخر سلسلہ ۱۲ منہ

غوث الاعظم سے ربط تھا کہ مکرمی ابراہیم خان صاحب کو متواتر تین رات زیارت سے حضور غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کی مشرف حسب اونکی استدعا کے فرمایا حضور قبلہ مرحوم کو باطنی تشغل کی کثرت وجذب سے قرآن شریف کی حفظ و یاد میں فرق آیا اسکی شکایت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کی کہ برکت ارشاد حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے جلد حفظ ہوگیا بعض رمضان شریف کے دنوں میں ہر روز ختم قرآن شریف کامل کرتے پررات کو تراویح میں بقدر میسور مقتدیونکی رعایت فرماتے اور بعد ایک زمانہ جذب کے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد سے بیعت جناب مولانا مولوی محمد عزیز اللہ صاحب مرحوم سے خاندان عالیشان قادریہ میں کی اور اجازت بیعت خاندان قادریہ چشتیہ وسہروردیہ ونقشبندیہ وشطاریہ ودیگر خاندان کی جناب مولانا سے عطا ہوئی پر بیعت خاندان قادریہ میں فرماتے اور خاندان شطاریہ کے اذکار کرتے چنانچہ یہ فقیر ۱۲۶۸ ہجریہ میں خاندان قادریہ میں بیعت سے مشرف ہوا حضور قبلہ مرحوم پر باوجود غلبۂ تجلی روحی کے جو بدولت حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم تھے تجلی توحید وجودی بھی بدرجہ غلبہ کرتی تھی چنانچہ اپنی خوشوقتی میں مصرعہ[۱] وحید عطا بے سرنامہ کو تکرار کرتے ہوئے مینے سنا جسمیں عجب لطف تھا کہ اوس صورت محبوبی پر شان الٰہی جلوہ گر تھی اور بعض اوقات میں دہن مبارک سے خاکسار روزہ میں خوشبو آتی بالخصوص جبکہ رجب میں آخر رمضان شریف روزہ رکھتے اور بعض اوقات میں پسینہ سے یوں مشک آتی جیکہ فنافی الرسول کی کیفیت میں مستغرق ہوتے کہ تمیز دوئی اوٹھ جاتی وہ چند راگ سے بہت شوق تھا لیکن چونکہ صاحبزادہ محمد رضا خان مرحوم آپ کو ایک مرتبہ دہلی لیگئے اور مغرب کی نماز کے بعد مجلس سماع منعقد ہوئی اگرچہ جناب قبلہ مرحوم ضابطہ احوال کمال درجہ تھے پر اوس شب میں نصف قدم کھڑی ہوگئی اور پھر معاً بیٹھ گئے تو اوسوقت سے تا اشراق ساری مجلس اوس کیفیت میں رہی جو جناب مرحوم پر طاری تھی پھر اگلی شب میں بھی حال ہوا تا آنکہ نماز عشا و تہجد و فجر کسی سے ادا اوس غلبۂ محویت میں نہوئی تو اوسوقت سے مجلس سماع ترک کی یہ فقیر چند سال خدمت میں ملازم رہا بندہ نوازیان فرمائیں جو بیان میں نہ آسکیں چنانچہ ارشاد فرماتے کہ میں جو کچھ کرتا ہوں تیری واسطے کرتا ہوں کمالات حضور زیادہ اس سے ہیں کہ بتقریر تحریر آسکیں ۱۳۰۰ ہجری میں باوجود یکہ رسول نما نے مگر تشنہ دیدار ہو کر حضور غوث الاعظم رضی اللہ عنہ ؎ شربت الحب کاسا بعد کاس ۔ فما نفد الشراب وما رویت ۔ کی آستانہ بوسی و قدمبوسی حضور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر حاضر ہوئے اور ہنگام جانے سفر کے ارشاد فرمایا تھا کہ واپسی وطن مالوف ہمارا میسر نہیں ہوتی چنانچہ واپسی سفر میں مقام اندور پانچوین جمادی الاولی ۱۳۰۱ ہجری میں بمقام اجل کو لبیک کہی اور وصال جانکاہ جیقعدہ میں حاضر استشہاد ہوئی انا للہ وانا الیہ راجعون تاریخ وفات حبیب[۲] پنہ پاسقاط باری مکرر ہے رضی اللہ عنہ و ارضاہ اللہ علی من برکاتہ دائما متوالیا آمین ثم آمین ۔ الحاصل مقصود ممدوح مرحوم کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روح پر فتوح اور حضور غوث الاعظم حبیب ربانی محبوب سبحانی سید محی الدین شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ سے اویسیت تھی خدمت بابرکت کی تاثیر سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت اس فقیر پر غالب ہوئی **فصل ہفتم** رجحان واجب الوجود وہ مسمی بحب خدا یعنی خود بخود ہے جو حسب حدیث ان فی جسد آدم مضغۃ الحدیث کے ہر جسد آدم میں بانائیت ظاہر ہے کہ اعرف معارف ضمیر متکلم واحد انا ہے اور وہی ہویت باطن ہے فہمون سے برتر[۳] ای برتر از خیال و قیاس و گمان و وہم ۔ ذرہ پہ کنتہ ائد شنیدیم و خواند ایم ۔ پس اس مقام میں اوسمیں حیرت ہی کہ جو ظاہر تر ہے وہی باطن تر تو اوسکو اللہ مشتق والہ سے بلسان شرع و عرب کہتے ہین اور اللہ محتاج الیہ الکل ہے اور کل کا محتاج الیہ وہی ہستی بحت ہی پس اللہ وہ ہستی بحت ہی پر ہستی کا مظہر اول یا اسم ہادی وہ مسمی بعلم اعلی عقل اول روح اعظم ہی جسکا ذکر آیت یوم یقوم الروح و الملئکۃ صفا میں روح کرکے ہی اور بنظر کمال محویت جو اوسکو وجود بحت مین ہی وہی دوسری آیت وجاء ربک و الملک صفا صفا مین ہی جسکو یہود و نصاری خالق ارض و سما کہتے ہین اوسکی ستر ہزار دوجات یعنی بکثرت مین کہ ہر دوجہ کے ستہ ہزار لسان اور ہر لسان کے ستر ہزار لغات و کلمات تا آخر حدیث پس ہر کرۂ عظیم کے لئے ایک وجہ خاص مقرر ہے جو اوسمین اعلی ہے اور اس آفتاب کی سات زمینین معائنہ ہو رہی ہین جیسے زہرہ و عطارد و مریخ و مشتری و زحل و دارض و دامس گو تین سو ساٹھ زمینین تحقیقات جدید والے کہتے ہین پس حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وجہ خاص اوس روح کے مین جسکی آیت مین حسب حدیث ستر ہزار ملائکہ ایسے ہین کہ ہر ملک کے ساتھ ستہ ہزار مقدس ہونگے جنہ حضرت ابراہیم و موسی و عیسی ضبط کرینگے کہ کاش ہم انمین سے ایک ہوتے اس مقام سے سمع کلمات اللہ سے کلمہ ہین اور کلمہ کے بعد دوسری حقائق کا ظہور ہے تو اسی سے کہا جاتا ہی جیسے باب بسم مقدمۂ چہار مہ کے اندر یوں کا مقولہ ہے کہ عالم سمع سے بتا ہے اور حضور صلی اللہ

---

[۱] مراد بہ روح سے روح اعظم ہے جسکی صفت مین آیت ویوم یقوم الروح والملئکۃ صفا وآیت وجاء ربک والملک صفا صفا وارد ہی ۱۲ منہ

[۲] مصرعۂ بے سرنامہ وہ یہ ہی ؎ من خدایم من خدایم من خدایم ۔ ظاہر ہے قطعہ ذیل زلفی سے ظاہر ہے ؎ ہادی خلق و مرشد دہر ہ ۔ وائی فردوس کہ اونہون نے آج ۔ گلشن دہر سے لیا ہے سمر ۔ چمن فکر مین پی کر تاریخ ۔ مینوی جب یہ ایک سمت نظر ۔ دیکھتا کیا ہون بلبل شیدا ۔ آشیان سے نکال اپنا ۔ مجھے گویا ہوی کہ ای زلفی ۔ سال کہدی حبیب پنہ ۔ وار غایز الانوار مشرق ۔ جنب عیدگاہ اندور ہے ۱۲ منہ

[۳] اسکی تفصیل صفحات آیندہ مین آتی ہے ۱۲ منہ

علیہ وسلم وجو روح اعظم خاص ہیں کہ اس مقام سے مقام ولایت میں قُلْ یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ سے مخاطب و اوحینا الیک روحا من امرنا اوسکی دلیل و یسئلونک عن الروح میں ہی حضور رسولوں اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولایت کا (جو قرب خاص سے عبارت ہے جسمیں بندہ اپنی حقیقت شخصیہ سے فانی ہوتا ہے اور محل زمین سے وہ مشابہ ہے) وہ رتبہ کہ باوجود جلالت قدر خاتم ولایت اعنی مسیح کی جو محل زمین پر ختم لگی اور مشابہ بہ خشت زرین و آخرین ہوئی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوسی محل زرین کے اندر حسب حدیث پہنچنے والے اور اوس اقدس قدوسین کی نبوت کا جو پیشین گوئی کرنیسے باختصاص الٰہی عبارت ہے وہ اتمام کا درجہ کہ ایک رکوع فی الشمل سورۂ شوریٰ قرآن مجید میں بعالم غلب دو سال قبل از ہجرت نازل ہوئی ہے بیان ہجرت و واقعات و وفات حضور سید العالمین علیہ الصلوٰۃ والسلام و خلافت صدیق اکبرؓ سو کل وفاروقیؓ بمنصب ازکیا پر و فواحش و عثمانؓ صاحب خلافت شوریٰ و مرتضیٰؓ صاحب شجاعت جنیر بغاوت ہوئی اور طلحہ و زبیر کو عمر کرنا ظلمؓ کا و دیار موصنان صدیقہ کے حمال کے اصلاح مرتضیٰؓ اور شامیوں کی ظلم و انتصار مرتضیٰؓ و شامیوں کی ظلم و بغاوت و حقانیت مرتضیٰؓ و خلافت امام حسنؓ و صبر انتخاب از خلافت و بخشش بادشاہت معاویہؓ و سلطنت مخصوص یزید و جبریہ بنی امیہ و خلافت بادخن بنی ہاشم عباسیہ و سادات اسماعیلیہ و جنگ بنی اصفر و اترک بنی قنطورا حرم ابراہیم اور غزوات بنی اصفر و الی اسلام و خلافت حقہ امام مہدیؑ و بار دگر تشریف آوری مسیحؑ و قتل دجال و تباہی یاجوج والی روس و ماجوج یشل اسپیس یعنی خلافت مسیحؑ مذکور ہے جیسکے واقعات کے سنہ مقطع مستوق میں بطور حضر مسطور ہیں اور اول اقدس قدوسین کی رسالت کا وہ رتبہ کہ ختم ہو گئے اور اس طریق پسندیدہ سے حق کے احکام پہونچا کر زبان سے کہی کہ افصح عرب و عجم یعنی ناہنجا کو تباہی کی کہ بشجاعت سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امتیوں نے لکھا گم گشتوں ضلالت کو راہ ہدایت پر لگایا مطابق اوسکی جو کتب سابقہ مین تھا اور چونکہ نبوت و رسالت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ختم ہو گئی کہ خدا کا کلام دوسری پر منزل پر بطور تشریح نہیں ہو سکتا پس سوای دوسرے اعجاز کے جو نبوت و ارسال حق پر دال ہو ہر ایک قرآنی پر دعوی کیا گیا کہ یہ منزل من اللہ ختم المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ہے کہ اگر ایک آیت کی برابر دوسرا نبوت کا دعوی کرے اوسکی پیشین گوئی حسب فصل ۱۸ اسفر مثنی کے اولیٰ ہو جاوے جسکی تفصیل تنبیہ پنجم فصل پنجم اطلاع چہارم مقدمہ سوم میں ہے پس یہ ختم نبوت پر دلیل ہوئی اور نیز حسب فصل ۱۸ اسفر مثنی مذکور کے رسول ہونیکا دعوی کرے جو ایک آیت برابر بھی تنزیل لاوے وہ مارا جاوے یہ دلیل اعجاز ختم رسالت پر ہوئی چنانچہ ایسے ہی واقع ہوا پس ہر ایک آیت کی برابر کوئی بدعوی تنزیل بعد کو نہ لا سکا اور جسنے دعوی کیا اپنی نادانی سے کیا گو شلیمہ اوسمیں ہر طرح سے فتنی تھا وہ جو کتب مقدسہ سابقہ مین لکھی ہیں اوسکی پیشین گوئی الٰہی ہوئی اور مارا گیا الحاصل اسکی شوکت دوسری اوصاف پسندیدہ و اخلاق حمیدہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مجملوا لغامات صحبت بابرکت حضور مرشد میں دریافت ہوئی پس حسب آیت وامابنعمت ربک فحدث کو اوسکی حدیث کرنی مجملوں مناسب ہوئی بالخصوص قرآن مجید کی آیات سے اسوجہ سے پہراسکی تاویل کے لکھنے پر کمر باندھی اللہ تعالیٰ سے اس عاجز کی دعا ہے کہ اسکے مضامین پاکیزہ سے اہل علم انصاف پسند کو نفع بخشے اور حاسدہ دنی الفطرت سے مصون و ما توفیقی الا باللہ العلی العظیم ولا حول ولا قوۃ الا باللہ الکبیر

مقدمۂ اول مشتمل ہے ۹ فوائد پر + فائدۂ اول

مسلمانوں کے دین کا نام اسلام و شریعت ہے اور قرآن اونکی کتاب جو کہ وہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء والمرسلین نبی سبقی پر نازل ہوئی ہے اور ختم کے بعد دوسرے کلام منزل کی گنجائش نہیں تو اس وجہ سے نشان ختم الانبیاء والمرسلین علیہ السلام سے یا رہ پارہ نزول الکلام الٰہی حسب فصل ۱۸ اسفر مثنی کے ہزار سنہ تمام مین مقرر ہوا ہے کہ جو بدعوی نبوت یا خاتم الانبیاء والمرسلین کیسوا دوسرا دعوی کرے وہ مارا جاوے اور اوسکی پیشین گوئی راست نہ آوے چنانچہ ایسے ہی ہوا اس وجہ سے نزول قرآن نشان ختم الانبیاء سے بیان کیا جاتا ہے اور اوسمیں حصہ پیشین گوئی ہیں جیسے مفصل ہونگی مگر آیت فتح مبین جو فصل ۱۴ شیعیا میں بعد ایک سال ہجرت کی موعود ہے کہ قبل از ہجرت حسب عدہ حق نہیں ہو سکتی ہے تو اوس آیت عظیم کے لئے بشارت اہل حق کو اور نذارت کفار کو کمیہ آیات میں فرمائی جاتی ہے اور کہیں قرآن مجید میں انکا معجزہ کے لانیسے نہیں مگر اون نشان سے انکار ضرور ہے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نہی جیسے قربانی آنشبی کا بعد جاتی رہی کی لو ثمار مائہ کیفیاذ والقرنین میں موعود تھا نہ زمانہ اسلام میں و علی ہذا القیاس اور قرآن مجید کتاب منزل من اللہ عجب کتاب ہے جسمین بغایت درجہ اعتدال کے احکام ہیں اوامر اوسکے قابل تعمیل نواہی اوسکی لائق تعریف نہ ایسی اوسکی اوامر بہاری جنکی برداشت نہو سکے نہ ایسی تکلیف دہندہ اوسکی نواہی جیسے اجتناب بدقت ہو اوسکے مسائل نہ ایسے دل تنگ کرنوالے کہ غلام باندیوں جیسے اکثر یہود کی وہبت کچھ نصاریٰ کی مثلاً اگر کوئی طمانچہ مارے کسی کے کلہ کے ایک طرف تو دوسرا کلہ اوسکے

---

۱ قل یعبادی کا معنی خوطلب ہے جیسے مثنوی معنوی میں ہے کہ ضمیر رای متکلم حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آیت میں مراد ہے جبکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حق تعین محمد کہا گیا پس غیر خدا کی بندگی درست نہوئی تا کہ مخالف آیت ما کان لرجل ان یوتیہ اللہ الحکم والنبوۃ ثم یقول کونوا عبادا لی من دون اللہ کے مقصور ہو ۱۲ منہ

۲ قدس قدوسین کرکے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جیسے ہم نبوت و ختم ہو فصل نہم دانیال مین لکھا ہے جسکا بیان آتا ہے ۱۲ منہ ۳ جیسے آیت فما اوتیتم من شیئ فمتاع الحیوۃ الدنیا و ما عند اللہ خیر و ابقی کی تفسیر ہم لکھیں گے اوس سے ظاہر ہو گا ۱۲ منہ ۴ جیسے فصل ۱۴ یشعیا مین نبی قیداری کی شجاعت لکھی ہے ۱۲ منہ

۵ دین ایک بڑی قوم کے عقائد کا نام ہے جسمین چند مذہب اکثر ہوتے ہیں اور مذہب دین کی کسی شاخ کا نام ہے ۱۲ منہ

آگے کہ وہ کلیسا نصاریٰ سے بالخصوص اس زمانہ میں ہو سکتا ہے والدما شاء اللہ میں یہ کلام نہیں نہ ایسے علی الاطلاق و مطلق انصاف کرنا ہمارا مذہب ہے بلکہ ہمارا مذہب یہ ہے کہ اکثر اہل نصاریٰ کی بلکہ بہ وصف دشمنیٔ کار اونمیں جیسے آپنے کی رعایت بدرجۂ نہایت ویسے دنیا کے وہ مسلم و مسلم وہ دیندار انہوں وہ صفت کہ اگر کوئی کسی ایک کلمہ پر طعنا مارے تو ہم اکثر دنیا کے ساتھ آواز دیں ہمیں مناسب و شریع مناسبت کی ساتھ علی ہوئی مسلمان دیتے ہوئے ہیں دنیا داران

تاج بخشی کی کہ تُرک سالی کے سبب نالائق نکلا تو تین ماہ کے بعد صدقیا کو تاج بخشی کی اور صدقیا یرمیاہ نبی کی نصیحت پر عامل نہوا اور بُخت نصر کے مخالف ہو گیا تو ۵۸۸ قبل مسیحی میں یہود و شہر مقدس کو بخت نصر نے برباد کیا اور ستر ہزار یہود کو گرفتار کر لایا جنمیں کم سن دانیال علیہ السلام بھی مع دوسرے نوجوان انبیاء کے تھے اور ۵۸۰ قبل مسیح کو یہ بُخت نصر دیوانہ ہو گیا اور بیل کی طرح سے سات سال تک گھاس چرتا پھرا اور پھر اچھا ہو کر سلطنت کرنے لگا اور ۵۶۳ قبل مسیح میں مرا اور اوسکی جگہ پر اویل مردوک اوسکا بڑا بیٹا جسے دس ۲۷ فصل ۲۵ سلاطین روم سے ظاہر ہے شاہ ہوا اوسکی جگہ پر بلشصر اور اوسکی جگہ پر دارا اسوا سوا ہوا اوسکے بعد بُخت نصر کا دوسرا بیٹا شاہ ہوا فصل ۵ کتاب دانیال میں بیلشصر بن بخت کر کے لکھا ہے اور ممکن ہے کہ نسل بخت نصر سے ہو خواہ اوسکی دختری نژاد ہو یا پسر نژاد اسوجہ سے بن بخت نصر دانیال نے اوسکو لکھا ہے اور بلشصر کو نبرک بسار ہی کہتے ہیں اور دارا سوا سور کو بلوشور شاد اور بیلشصر کو بالوشار ریوس کر کے بھی لکھتے ہیں اور دس ۱۲ فصل ۵ یرمیاہ میں لکھا تھا کہ ستر سال برباد ی ہیکل مقدس ۶۰۶ قبل مسیح کے بعد بابل پر کیا یہ فتحیاب ہونگی تو ۵۳۶ قبل مسیح میں کورش[1] ابن اول اخشویروش مسیحی کیقباد ی وفارس کا دارا ذوالقرنین بابل پر فتحیاب بعد اسکے کہ جس سال میڈ کی بادشاہت کی تہی باسٹھ سال کی عمر میں مرا یہ کورش اول ہی جو سائرس کبیر کے نام سے ملقب ہے کہ اوس سے بیلشصر کی شکست ہوئی اور کیقباد کی سلطنت تا دارا مقابل سکندر فصل ۹ دانیال میں ذوالقرنینی کہلاتی ہے اسنے اکیس ۲۱ سوبس سوبے مقرر کئے جنمیں تین افسر تھے اور اون تینوں میں عمدہ دانیال تھے جو وہ تینوں گوبارمونہ کی تین پسلیوں کی تین یعنی اوسکے منہ سے مقرر کئی ہوئی تھے جو فصل ۷ دانیال مذکور میں ہیں لیکن دانیال پر وسروں نے حسد کیا اور ذوالقرنین کی تصویر ہنوائی کہ جو اوسکو سجدہ نکرے ہولی شیر ذکر آگے ڈالا جاوے اور ذوالقرنین اس تصویر سے راضی نہوا اور دانیال نے سب فصل کو کتاب دانیال کے سجدہ اوسکو نکیا اور شیر ذکر روبرو ڈالی گئے کہ شیروں نے گزند نیا بلکہ پیر اوسکی چاٹنے لگے پس دانیال کی تعلیم رونت ہوئی اور شاہ ذی قید بابل سے یہود کو خلاص کیا اور تعمیر مکان مقدس کے لئے حکم صادر کیا تو جیسے بخت نصری سلطنت قوم یہود کے لئے حسب آیت والذاریات ذروا کے پراگندہ کرنیوالی تھی ویسے سلطنت حسب آیت فالحملات وقرا کے ابر بارندہ کی مثال کہا کر نیوالی ہوئی اسکے پہلے سال میں فصل نہم دانیال کا خواب ہے کہ دس ۱۰ فصل ۲۵ یرمیاہ کے ستر سال کو دانیال نے کامل پایا اور کیقباد ذوالقرنین مغرب زمین مقدس میں عین شمس معمر گیا اور ناسک سے جنگ کی اور فتحیاب ہو کر مملکت جنوبی مصر یعنی سودان پر جو حویلا بن کوش کی اولاد سے ہو گیا اور یہ وہاں سے مشرق زمین میں تا شہر تبک گیا جو سیبریا کے روس میں ہے اور وہاں سے واپس شمال میں تا شہر نویس آیا جو وہ بھی سیبریا تو روس میں ہے اور مملکت یاجوج والی روس کی جگہ اپنی مملکت کی طرف لوٹا تو مملکت تا تار تارہ مین شرقی اورین برگ کے متصل کوہ یرال کے شرق والوں کو یاجوج والی روس و ماجوج جو مملکت گیلان متصل بحر کیسپین کے یاجوج کے ساتھ ہی بستے تہی تو شرق کو ہ یرالی میں اورین برگ کے پاس تمیر تاؤ کی سد بنائی چنانچہ وہ آخر زمانہ صعود صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ٹوٹ گئی جسکی خبر پہلے تو آن وحدیث میں ٹوٹنے کی دیجاتی تہی اور اب تک تین تین میل پر جنوب و شمال کو ہ یرال میں اورین برگ کے شرق میں متعلقہ تمیس میل میں موجود ہیں دیکھو جغرافیہ انگریزی کی بڑی بڑی کتابوں کو اور کیقباد ۵۳۶ قبل مسیحی میں مرا تو اس وجہ سے جبکہ دوسری سال جلوس میں قوم یہود نے فتح بابل سے بیت مقدس کی تعمیر کا قصد کیا تو حوالی والی نے یہود کے ساتھ شریک ہونا چاہا پر یہود نے یہ امر پسند نکیا تو اوسکی شکایت میں سے فصل ۴ عزرہ کے اون اہالی سمرالی نے جو عہد شاہ کی خدمت میں بھیجی کہ شاہ سیر و سفر میں تہا تو اس کشمکش سے شہر مقدس کی تعمیر معطل ہی اور کیقباد کے بعد کیمیس لیکیا دس بن کیبنہ بن کیقباد شاہ ۵۳۱ قبل مسیحی میں ہوا یہ شخص بمزاج تہا اوسکے بعد ۵۱۵ قبل مسیحی میں اوسکا پوتا دارا بن ہستاسپس یعنی کیخسرو بن سیاوش شاہ ہوا اوسکی جنگ ماجوج اہل ستیا سے ہوئی جو ڈینوب و ٹانیس کے حوالی میں بستے تہے اور سخت اوسکو شکست ہوئی اسوجہ سے دارا کے وقت تک بھی شہریت مقدس کی تعمیر معطل رہی دیکھو فصل ۴ کتاب عزرہ کو اور ۵۱۸ قبل مسیحی میں دوم اخشویروش لہراسپ بادشاہ ہوا اور چونکہ یہود سات کے عدد کو بنظر اسکے کہ حضرت خاتم المرسلین علیہ السلام کی نبوت سات ہزار آدم میں مقرر تہی اسکی سب سے بہت کی زیادہ عزت کرتے تہے اور سات سے انچاس میں سات کو زیادہ دخل تو ۵۱۸ قبل مسیحی سے ایک جوبلی انچاس سال تک شہر مقدس کی تعمیر کی نسبت یہود نے انتظار کیا اور ۴۶۸ قبل مسیحی میں دوم اخشویروش[2] لہراسپ شاہ میں یہود نے جوبلی مذکور کے بعد بیت مقدس کے شہر کی تعمیر میں قصد کیا لیکن اہالی موالی پر بالغ

---

[1] سورخین انگریزی کورش بن اول اخشویروش کے مقدم میں حیران ہیں کوئی دارا بن ہستاسپس بن کیکاؤس سمجھتا ہے جسکو کیخسرو کہتے ہیں اور کوئی شخص فارسی نژاد و حق دہ ہے جو کتاب مقدس میں ہے کہ وہ دارا اصل مادی ہے اور دارا جو کیخسرو کرکے ہے وہ ماتحتداران میں پیدا ہوا ہے جو فتحیاب ماتحتداران پر ہوا ہی بخلاف کورش بن اول اخشویروش کے کہ وہ مادی ہے کہ فارس پر فتحیاب ہوا ہی جو نسل مادی بن یافث سے ہی اور سیتیا والے نسل یاجوج بن یافث سے ہیں کہ کورش کیتب دنسل یاجوج سے نہیں ۱۲ منہ

[2] اس اخشویروش کے وزیر کا نام ہی ہامان ہے اور بہت مقام پر ایک نام کے وزیر ہوتے ہیں اس جگہ سے وزعون مسی سانسرس کا وزیر ہی ہامان نام نہا تو کیا حرج ہے پس نصاری کا اعتراض قرآن پر لغو ہے کہ ہامان تو نام اخشویروش کے وزیر کا تہا اور قرآن میں فرعون کا وزیر کہا ہے ۱۲ منہ

آئے تا آنکہ ۴۸۳ قبل مسیح مین شاہ کو اہالی موالی نے عرضی شکایت یہود مین بھیجی کہ شہر مقدس نہ بنی کہ یہود گردن کش ہین پھر دیکھو اس مقام پر فصل ۴ عزیر کو درس ۳ کہ اسرائیلیون نے کہا کہ ہم آپ ہی ایک ساتھ ہو کے خداوند اسرائیل کے خدا کے لئے ایک مسکن بناوینگے جیسا کہ شاہ فارس خورش نے ہمین حکم دیا ہے ۴ تب ملک کے لوگون نے یہود اکے لوگون کے ہاتون کو ڈھیلا کر دیا اور تعمیر کرنے مین انہین گھبرا دیا ۵ اونکی مخالفت مین وکیلون کو نوکر رکھا کہ اونکا منصوبہ باطل کرین شاہ فارس خورش کے جیتے جی کے سب دن شاہ فارس دارا (بن گشتاسپ بن بکاؤس) کی سلطنت تک یہ حال ہوا ۶ پھر جب احشویروش (بہ اسپ) بادشاہ ہوا (جو ۴۸۵ قبل مسیحی مین شاہ ہوا) تو اوسکی سلطنت کے شروع مین انہون نے یہودا و یروشلم کے باشندونکی بابت شکایت لکھ بھیجی اور دانیال کی فصل نہم مین سات دو ہفتے و ساٹھ ہفتے رد تعمیر کے فرمان سے یعنی ۴۵۷ بعد ولادت مسیح لکھی ہے تو ۴۵۷ قبل مسیحی مین معلوم ہوا کہ احشویروش دوم نے فرمان ممانعت تعمیر صادر کیا یہ فرمان احشویروش بابت تعمیر شہر مقدس کی ممانعت کے لئے ہوا پس باوجود قصد تعمیر کے تعمیر نکر سکے تو اس سال سے حسب فصل نہم دانیال کے سات ہفتے دو ہفتے و ساٹھ ہفتے یعنی چار سو تراسی سال بعد ولادت مسیح ہوئی اور ہنوز اسیر یہود یہ شاہ کے محل مین داخل نہوئی تھی کیونکہ شہ جلاس احشویروش مین اعنی ۴۸۳ قبل مسیحی مین داخل ہوئی ہے ورنہ ممانعت ہوتی جسکے سبب سے یہود کی بڑی عزت ہوئی اور اوسکے بعد ۴۷۴ قبل مسیحی مین ہرای چندہ ارتاخشتا شاہ بابل ہوا پر اوسی سال مین اوسپر ارتخشتا اول نے جو انگریزی مین آرتازرکسیس کرکے ہی زور کیا اور شاہ ہوا یہ گستاسف دریافت ہوتا ہی اور یہود نے فرمان ۴۸۴ شاہ احشویروش سے سات ہفتے ایک جوبلی پر انتظار دیکھا کہ پھر شہر مقدس کی تعمیر کا ارادہ کیا اور اہالی موالی کی شکایت سے ۴۳۵ قبل مسیحی مین اس شاہ نے بھی ممانعت کا فرمان صادر کیا جسپر عرضی شکایت کی نقل و حکم کی نقل فصل ۴ عزیر مین ہے تو اوسوقت سے ولادت مسیح دو سو ساٹھ ہفتے بعد ہوئی ہی اور ۴۲۴ قبل مسیحی مین احشویروش سوم شاہ ہوا پر اوس سے سوغدیانوس نے مملکت چھین لی پر ۴۲۳ قبل مسیحی مین اوسپر احشویروش کے بیٹے دارا نے جو غالباً یہ ہمن و دارائے دست ہی سوغدیانوس سے ملک لیا اور دوسری اوسکے سال تک تعمیر شہر مقدس حسب درس ۴ فصل ۴ عزیر کے معطل ہی تو پہلے شاہ ارتخشتا کے فرمان سے دو ہفتے کے انقطاع کے بعد پھر یہود نے تعمیر کا قصد کیا اور ہمن نے مطابق فرمان دارا بن اول احشویروش مادی کوش اول کے فرمان[۵۲] اجازت صادر کیا اسوجہ سے یہ دارا بن احشویروش ہمن ملقب بکورش فارسی کرکے ہی جیسے کیقباد دارا کورش بن احشویروش اول مادی کرکے ہی اس فرمان ۵۲۲ قبل مسیحی سے مطابق فصل نہم دانیال کے ساٹھ ہفتے بعد مسیح پیدا ہوا دانیال تین وقتونکی ذانونکی وجہ سے سات و دو سو ساٹھ ہفتے کرکے دانیال نے فرمایا اور اٹھتر ہفتے کرکے انطیوخس فرمایا پس بادشاہ کے جلوس ستہ مین حسب درس ۱۵ فصل ۶ عزیر کے مکان مقدس کی تعمیر تمام ہوئی یہ امر تفسیر فصل نہم دانیال مین یاد رکھنے کے لئے ہے اور یہ شاہ مرا اور ۵۱۹ قبل مسیحی مین ارتخشتا دوم شاہ ہوا جسنے اپنی سنہ سات جلوس مین عزیر کو بہیت مقدس بھیجا اور بیس جلوس مین نحمیا کو روانہ کیا وہ مرا اور ۴۶۹ قبل مسیحی مین اوخس ملقب بہ اردشیر دوم شاہ ہوا اور ۳۳۸ قبل مسیحی مین آرسیس دارا ب شاہ ہوا وہ مرا اور ۳۳۶ قبل مسیحی مین دارا شاہ ہوا اور ۳۳۳ قبل مسیحی مین اوسنے شکست فاش کھائی اور سکندر شاہ ہوا جو فصل ۸ دانیال مین ایک سینگ کا بکرا یونان کا شاہ کرکے خواب دانیال مین آیا جسکی ۳۳۳ قبل مسیحی مین وفات ہوئی یہ سلطنت بقول دانیال کے ایسی تھی کہ زمین کو نہ چھوتی تھی اس مقام سے فالکر ایت بلبرا کے قرآن مین اسکی نسبت ہوا اور اسکی جگہ پر چار سینگ یعنی شاخ ہوگئین ایک مشرقی آرمینیہ وغیرہ کی ولیساماکس سے قائم ہوئی دوسری مغربی یونان کی انتی پیٹر سے تیسری جنوبی مصری نیردست بطلیموس سے چوتھی شمالی سلیوکس سے اور سلیوکس کے بعد ۳۱۲ قبل مسیحی مین یہ ظاہر ہوا اور ۳۰۸ قبل مسیحی مین انفیوس سوطر شاہ ہوا اور ۲۶۱ قبل مسیحی مین انطیوخس دوم تیوس شاہ ہوا اور ۲۴۷ قبل مذکور مین سلیوکس دوم کلی نکس شاہ ہوا اور ۲۲۳ قبل مسیحی مین سلیوکس ثالث فراد یس شاہ ہوا اور ۲۲۳ قبل مذکور مین مکنوس اور ۱۸۰ قبل مذکور مین فلوپطر سلیوکس رابع اور ۱۷۵ قبل مذکور مین ابی فانس اطیفس ہوا یہ سلطنت شمالیہ اخیمہ کرکے شہرت رکھتی ہی اور سلیوکس اول سے ابی فانس تک آٹھ بادشاہ شاخ شمالی سکندر مین ہوے اس پہلے خبیث نے بہت مقدس پر بدعت کی کرخنہ ریگا گوشت اوسپر یہود کے مقابلہ مین رکھدیا اور اسنے بھی ساڑھے تین سال یہود پر سختی کی پر قربانی دائمی اسکے وقت سے بالکلیہ جاتی نہ رہی تھی بلکہ وہ مسیح کے بعد بادشاہ باشیاسین سے فصل نہم دانیال مین لکھی ہی پس منکرین کتاب دانیال کا یہ خیال کہ اسکے وقت مین ہی ساڑھے تین سال تک قربانی موقوف رہی تھی اس سے یہ کتاب مذکور اس شاہ کے وقت مین ہی محض غلط ہے سوا اسکے حسب فصل ۷ و ۸ و ۱۱ کتاب دانیال کے ایک غیر قوم اسوقت سے رومیون کی سلطنت ذی شمالیون سے آشتی شروع کی جو دراصل رومی سلطنت رومیولوس سے شروع ہوئی تھی جسکے بعد نیومایولیس ہوا اوسکے بعد ٹیبا ٹلیس اوسکے بعد انیکیس مارسیلوس اوسکے بعد

---

[۵۱] درس ۳۰ فصل ۴ عزیر پس جونہین ارتخشتا بادشاہ کے فرمان کی نقل رحوم وشمی کاتب اوراو کو ہفتونکی گنگے پڑھی گئی تھی وہین وی جلد یروشلم کو پھر دیونکا پاس کی گئی اور جو زور سے اوتکو روک دیا ۲۴ تب یروشلم مین خدا کی گھر کا کام موقوف ہوا اور یہ نہین شاہ فارس دارا (بن سوم احشویروش) کی سلطنت کے دوسری برس تک موقوف رہا ۱۲ منہ

[۵۲] دیکھو فصل پنجم عزیر کہ اس فرمان کی بابت جو قصہ گذرا ہی طول کے سبب نقل سے اوسکی احراض کیا جاتا ہے ۱۲ منہ

انا کریٹینس اوسکے بعد سردیس ٹیکیس اوسکے بعد ٹارکونیس ہوا پھر سلطنت دوسری جمہوری ہوئی اوسکے بعد دس موای تیسرا اونکی بعد بیونگ جنگ ہوئی کہ رومی پار نکلے اور سمندر پر طافتور ہوکر کارتیج کو فتح کیا پھر آشی سے شمالی شاخ سکندری میں دھسے گویا اونہیں سے کونپل نہی اور چوتھی سلطنت رومیہ میں کریکیسلاسی ہوی اور پانچوین قیصر و نکی بڑی زبردست والی شمالی شاخ سکندری پر سلط ہوی کہ ساری شمالی سکندری شاخون پر غالب آئی پھر مملکت جنوبی مصری پر قبضہ کیا اور پھر اپنی مملکت کو قیصر لوٹا اور جنوبی مصریون نے فوج جمع کی پر شکست کہای اور قیصر کے بعد افسطس قیصر دوم ہوا جسکے زمانہ میں سات وہ دو ساٹھ ہفتے زمان دنیر بیت مقدس معمورہ ۳۹۵۵ شاہ احشویروش قبل مسیح سے مسیح پیدا ہوی اور دو ساٹھ ہفتے بعد ۳۹۵۵ شاہ ارتخشتا اول کے فرمان سے اور ساٹھ ہفتے ۴۱۱۵ فرمان داریاوش احشویروش سوم سے اسوجہ سے جیسے سابقاً مرقوم ہوا سات وہ دو ساٹھ ہفتے کی عبارت فصل نہم دانیال میں اختیا کی گئی تھی اور جسکا ذکر تنبیہ ششم اطلاع بست و دوم مقدمہ سوم میں مفصل آتا ہے اور اغسطس کے بعد قیصر سوم طیباریوس ہوا اوسکے جلوس ۲۳ میں مسیح نے ۳۳ سال کی عمر کے بعد وفات پای اور قبر سے تیسری شب اوٹھوار میں نکلے اور حواریون پر ظاہر ہوے و حسب فصل اول کتاب اعمال کی خدا کی بادشاہت اسلامیہ کی اور نزول فاقلیطس کی خبر حواریون پر دی جیسے باب پنجم مقدمہ چہارم سے ظاہر ہوا اور چالیس روز قبر سے نکلنے کے بعد آسمان دعالم مثال میں چلے گئے جو عالم شہادت کے درجہ کے بعد دوسرا آسمان ہی جسکے حال کی تفصیل پہلے سے مجموعہ تورات و مجموعہ انجیل میں اور بعد کو اوسکی مطابق قرآن مجید میں ہی جیسے مفصل ظاہر ہوگا اور طیباریوس کے بعد کیلی کلا قیصر ہوا جو چوتھا قیصر ہے اور پانچوان کلاڈیس قیصر ہوا اور چھٹا فیصر نیرو ہوا جسکے زمانہ میں حسب فصل ۱۷ مکاشفات یوحن کے کتاب مکاشفات منزل ہوئی اور ساتوان گالبا ہوا اور اوتھو ہوگا اقتدا نہیں جو چند روز رہا اور آٹھوان قیصر اجلاف قوم سے باپاشین ہوا جسکے عدد ۶۶۶ درس آخر فصل ۱۳ مکاشفات یوحن میں لکھے ہین ہر چند اسکو خطاب شاہی دیتا رومیہ کہتے تھے پر سپہ سالار ہوکر مملکت معمور کیا اور اوتھو بادشاہ ہونیکی خبر سنکر روم کو لوٹا اور عجب فطرت سے جیسے فصل ۱۱ دانیال میں ہی خود بادشاہ ہوگیا یہ ہندی کتابون میں آتھ یونا سرکہلاتے ہین یعنی یونانی ناپاک اور کیلی کلا کو کلگی کرکے اہل شہر سند لکھتے ہین کیونکہ رومیہ رومیولوس اور رومس رومی کی مانو نانیہ تھی جسنے سلطنت روم چلای پہلے سنے آباد تھا پر کہو تاریخ تیلر زیر المقتدمین و المتاخرین کو یعنی روم بن لقمان بن ناحور بن تارح سے الحاصل ۶۹ مسیحی ہین جسکے پہلے مسیح ناپدید ہوگئے تھے باپاشین شاہ روم ہوا اور ایک ہفتہ یعنی سات سال تک دوسری قومون پر عقاب ہوتا رہا اور گو یہ مخرب سنہ مذکور ہین شاہ ہوا لیکن ایک ہفتہ تک بیت مقدس پر اس سے کچھ ہونہ سکا کہ وہان تھیں ٹیٹس بزرگ دست دروحودی سپہ سالار بیت مقدس تھا پر ہفتہ کے بعد اپنے بیٹے طرطوس کو شریک سلطنت کیا اور نیم ہفتہ ہین جسکے بارہ مہینے ہوتے ہین اوسنے بیت مقدس کا خاتمہ کیا ۷۰ مسیحی ہین آخر نیم ہفتہ ہین بیت مقدس کو فتح کیا چنانچہ شارحین کے سر کو نشان فتح کے ساتھ اپنے باپ باپاشین پاس ہوا یا اور قربانی دائمی اوس روز سے منطفی اوٹھ گئی اور ہر روز بدستور فتح کے باپاشین چڑھا چنانچہ عمارات المعروف مین مطابق فصل نہم و گیارہ دانیال علیہ السلام کے بیت مقدس کی بربادی و موت باپاشین ۷۰ مسیحی ہین لکھی ہی تواریخ اقوام سوچنیلیس مؤرخ محاصرہ سے موت باپاشین ثابت ہی اور موقت سے یعنی موت باپاشین ستر ہفتے یعنی چار سو نوی سال بعد ولادت باسعادت حضرت ختم المرسلین ہوئی اور طرطوس تین سال بعد باپاشین سے مرا ہی تو اوسکی سلطنت کے لئے تیئیس سو روز بنظر سلطنت ورس ۱۴ فصل ۸ دانیال مین گنے گئے ہین پس اس مدت سے دو ہوا انگریزی تاریخین بیت مقدس کی خرابی ۷۰ مسیحی ہین لکھی ہی وہ بنظر مخرب کی سلطنت کی شروع کی ہی ورنہ محض غلط جیسے بعض دوسری واقعات مین خلاف تاریخ کے نصاری کے مفسرین بالخصوص تطبیق ستر مفتوین کردیتی ہین پھر اس غلط بیانی سے اہل اسلام کا کچھ نقصان نہین کیونکہ موت باپاشین سے فصل نہم دانیال مین حساب ستر ہفتے کا شروع ہوتا ہی جو ۷۰ مسیحی ہین ہوئی اس ۷۰ عیسوی موت باپاشین سے ولادت حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ستر ہفتے یعنی چار سو نوی سال بعد ہے البتہ انگریزی تاریخین جو بربادی بیت مقدس ۶۹ مسیحی مین لکھتے ہین بنظر بنای سلطنت باپاشین کے اس طریق مجاز سے درست ہی کہ بیت مقدس صدقیا کے وقت مین ۵۸۸ قبل مسیحی مین برباد ہوئی ہی مگر ۵۸۸ قبل مسیحی مین شہور اسوجہ سے کہ پہلی مرتبہ بخت نصر نے ۶۰۰ قبل مسیحی مین اوسکو فتح کیا تھا الحاصل رومیہ مین طرطوس کے بعد رومیشین شاہ ہوا اوسکے بعد پانچ نیک طینت رومی شاہ ہوی جو تاروس وطریانوس وارنطونیوس ومرکوس وغیرہ ہین اونکی بعد فرطینوس اوسکی بعد سیوارس اوسکے بعد انطونیوس اوسکی بعد بکمینوس اوسکی بعد غریانوس اوسکے بعد دقیانوس سخت بت پرست ہوا اور اوسکے وقت مین ۲۵۰ عیسوی مین جسکے عرصہ مین موحدین انگریزی ہی اصحاب کہف کا قصہ لکھتے ہین کہ غار مین گئے اوسکے بعد غالیوس اوسکے بعد غلیوس اوسکی بعد ولریانوس اوسکی بعد آذر فاس اوسکے بعد ولیانوس اوسکے بعد فرونس اوسکی بعد فلیطیانوس بت پرست ہوا اور ۳۳۰ مسیحی مین قسطنطین شاہ مراجعے قسطنطنیہ بنای اور وہ نصاری ہوا اوسکی بعد ہوا اوسکے زمانہ مین وحشی اقوام گال دگاتہ جو در اصل گیلان کے ماجوجن مین سے تھے مثل موروخ مشرقی یورپ سے اوٹھے اور قسطس قسطنطین سے بندوبست اونکی روک کا نہو سکا اور قسطنطین بن قسطانوس اوسکی بعد لنطیانوس اوسکی بعد انوانیانوس اوسکی بعد خرطیانوس اوسکی بعد ساد دوسیوس اوسکی بعد قادیوس اوسکی بعد فوریوس شاہ ہوا اوسکے زمانے

قریب ہین یعنی ۳۹۵ مسیحی ہین مملکت روم دو حصہ ہوگئی ایک مغربیہ دوسری مشرقیہ کہ مغربیہ پر ۴۷۶ مسیحی ہین الارک مسلط ہوا جو گاتھی تہا اور اوسکے زمانہ سی مغربیہ رومیہ کی سلطنت ہین بس شاخین فصل ۲ و ۷ دانیال کی شروع ہوئین جنہون نے روم کو برباد کیا جو بابل کے فصل ۱ و ۸ کتاب مکاشفات ہین روم کو لکہا ہی اوسکے بعد جنسرل ڈنڈالی ساخ دوم اوسکے بعد شاخ سوم کو لسی اوسکے بعد ہنزونسی چوتہی اور ویلمز سے پانچوین اور ڈنڈالی سے چہٹی اور برگنڈی سی ساتوین اور گال سی آٹہوین اور گوتس سے نوین اور لمبارڈی سے دسوین شروع ہوئی کہ ہر ایک نی روم کو تباہ کیا اور آخر اونکا ۷۹۳ مسیحی ہین تباہ ہوا ان دس بادشاہونکی زمانہ ہین صاحب وزہای قدیم حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حسب فصل ۲ و ۷ و ۹ دانیال کے ۵۹۳۰ ہین وجود آدم سے اور پانسو کہبرعیسی ہین یعنی ستر ہفتے موت باشاہ شین سنہ مسیحی سے بعد رونق افروز جہانبان ہوے اور ۶۱۲ مسیحی ہی مشرقیہ سلطنت روم ہین پہلی اور اوسکی تین حصہ ہوگئی ایک آرمینیہ کی دوسری سریا کی اور نوروس کے بعد ساوہ وسوس نیک بخت شاہ روم ہوا اوسکے وقت مین اصحاب کہف تین سو نچاس قمری کے بعد بیدار ہوی اوسکے بعد مرقیانوس ہوا اوسکے بعد انطس اوسکی بعد لاون اوسکی بعد زیتون شطنیانوس اوسکے بعد یسطینوس اوسکی بعد یسطینوس دوم اوسکی بعد یسطینوس سوم اوسکی طبریوس اول پہر دوم اوسکے بعد ماریقیوس اوسکی بعد فوقاس ہوا اور ۶۱۰ مسیحی ہین شاخ یازدہم ہرقلی قایم ہوئی اور وہ قابض تین شاخون مشرقیہ پر بہی ہوا اور اوسکے زمانہ مین اعنی ۶۲۲ عیسوی ہین حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو نبوت جلی ہوی اور سنہ ۱ ہجرت کی مبعوث ہوئے الحاصل اس سلطنت رومیہ کی نسبت جو جو تہی سلطنت فصل روم و ہفتہ دانیال کی پیشین گوی مین ہی قرآن مجید مین فاالمقسمات امرا کرکے اشارہ ہی جنہون نے کلاریوہ کو پہاڑ الا دلکاہ کو ٹکڑے کردیا یا الآخر ہرقل کا فتوی مخنوق یہود کو قتل کا سارہ برس تین سال رہا اور اس شاخ یازدہم کی تباہی فصول مذکورہ مین صاحب وزہای قدیم سے وعدہ کی گئی تہی جو سوای اہل اسلام کے دوسرا کوئی نہوا اس مقام سے قرآن مجید مین الم غلبت الروم فی ادنی الارض وہم من بعد غلبہم سیغلبون فی بضع سنین الم کے جمل صغیر سے آٹہ ہوتے ہین جبکہ وہ تمام ہوئی اوسکی فتح خسرو پرویز پر عظیم ہوئی اس پیشین گوئی کی نسبت گبسنہ دشمن نصاریٰ کا قول ہی کہ یہ ایسے وقت مین ہوئی تہی کہ گمان فتح کا ہرقل کی نسبت نہا اور اوسنی نقشہ کلیا ہی جس سی ہر اہل عقل جزوی کو ہرقل کی فتح خیال مین نہین آتی پر حسب پیشین گوئی ضرور ہوئی اور ۶۲۲ مسیحی مین ہجرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم واقع ہوئی اور سارہ برس تین سال فتون یہود کے قتل کے بعد اہل اسلام کی سرداون سے ہرقل کی چہیڑ چہاڑ شروع ہوئی کہ غزوۂ بدر تک مین خود حضور ہزارون ہزار مقدمہ سونکی ساتہ چڑہای اور سرون سی اوسکی مغلوبی ظاہر ہوئی جیسے فصول مذکورہ مین ہی وعدہ تی اور صدیق کی زیادہ فتح ہوئی اور عمر فاروق نے ممالک مقدس سے اوسکو نکالدیا اور عمر فاروق کے بعد خلافت عثمانی اوسکے بعد علی کی اوسکے بعد امام حسن کی ہوئی اور انہون نے امامت اختیار کی اور سلطنت معاویہ کو سپرد کی اور ملک مفوض ہوا کہ اوس سلطنت مین امام حسن و امام حسین علیہما السلام یزید کی شرارت سی شہید ہوے اور ہر ملک جبریہ مروانیہ ہوا پہر خلافت بادخن عباسیہ و اسماعیلیہ کی ہوئی یہ جنگ نصاریٰ جیسا کہ دیبت کہتے ہین دریں اسلام کی ہوئی اور چنگیز یہ سلطنت فی اہل اسلام پر قبچاق ہوئی جو بنی قنطورا حرم حضرت ابراہیم سے تہی اور اب بنی قنطورا ترک عثمانیہ کی سلطنت ہی کہ اہل اسلام ہین اور شریعت اولاد اسماعیل پر قایم ہین پس عاقل کو کسی کے وجود مین شک نہین اور زمانہ صدیق کی خلافت سی لیکر سور محشوری ہین ان سب کی پیشینگوئی ہی اور سورۂ مذکورہ مین حمد عشق ہین سب کی ہے بطور حضرہ مذکور ہین اور خلافت حضرت ۱۴ ہجرت مین تمام ہوئی اب خلافت حقہ امام ہمام مہدی و مسیح کی اہل اسلام انظار مین ہین جنکے لشان تسلط ہی الصفر و شوکت یاجوج و ماجوج سی ظاہر ہے کہ کتاب دانیال مین جو چار سلطنتین لکہی ہین ایک بخت نصری دوسری کیانیہ تیسری سکندری صاحب چار وزیر جو تہی روسیہ جو آشتی سے شمالی شاخ سکندری مین در آئی اور گیارہوین شاخ ہرقلی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صاحب وزہای قدیم سے برباد ہوی اور درس ۱۳ و ۱۴ فصل ۷ دانیال مین مہدی و مسیح علیہما السلام کی پیشین گوئی ہی جو نشان قیامت ہی اس جگہ سے ان الدین لواقع کا ارشاد ہی اور چونکہ فصل ۲ دانیال مین آسمانی سلطنت اسلامیہ کا خوبی کے ساتہ ارشاد ہے والسماء ذات الحبک فرمایا ہی کہ قسم ہے آسمان صاحب جودت کی کہ اشارہ آسمانی دولت کی طرف ہی جسمین کھاکہ کی قول مختلف ہوے پس منکرین نبوت کا یہ خیال کہ ابی فارس شمالی شاخ سکندری کے زمانہ مین کتاب دانیال لکہی گئی ہی محض لغو اور دروغ ہی چنانچہ یہ وشلم کی بربادی کرنیوالی باشاہ شین و طوطوس کے ایام سلطنت تک فصل نہم دانیال لکہی مین اس مقام سے ہماری تحریر کی مطابق بسطور پر ظاہر ہوا کہ جیسے کتاب دانیال مین پیشینگوئی لکہی ہی وہ سراسر تاریخ کی مطابق ہی پس غیر نبوت موجب یقین ہونی ظاہر ہی چنانچہ اطلاع بسبب دوم مقدمۂ سوم مین ہر ایک فصل دانیال کی مطابق تاریخ کی واقعات کے ہم لکہینگے اور ہر ایک کتاب مقدس پیشین گوئی سی خالی نہین جیسے اوسکی تفصیل آتی ہی اور سراسر تاریخ کی موافق گو تعصب دوسری بات ہی کہ اوسکے مضامین کو پراگندہ کری مثلا جیسے نصاریٰ کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ضد ہی بالخصوص اون نصاریٰ کو جو غیر قوم کے کتب مقدسہ مین اہل یورپ ہین جو اہل اسلام کی بدولت ممالک یہود سی خارج کیے گئے ہین اور اہل اسلام یہود کے لئے عہدہ ہوی کہ یہود کے دشمن ممالک مقدس سی نکالگئے تو ستر ہفتے بربادی بیت مقدس سنہ مسیحی سے جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک فصل نہم دانیال مین ہین انکو اخفا کے لئے بیت مقدس کی بربادی ۷۰ مسیحی ہین قایم کرین اسمین ہمارا ہرج نہین کیونکہ موت باشاہ سین سے

جو ۱۳۸۶ء میں ہوئی حساب فصل نہم مذکور میں ستر ہفتوں کا ہی پس مسیح علیہ السلام سے جو ستر ہفتوں کو بزور چپکاوین یہ اذکا تعصب ہی اور درس ۵ فصل ۴ عزیر میں ہی کہ شاہ فارس کورش کے جیتے جی سب دن شاہ فارس دارا کی سلطنت تک یہ حال ہورہا تھا ۶ پھر مخالفوں نے اوائل سلطنت احشویروش میں یہود اور یروشلم کے باشندوں کی شکایت لکھی جو ۱۴۸۵ء قبل مسیح ہوا اور حسب درس ۷ کے پھر ارتحشتشتا شاہ فارس کے دنوں میں اہالی موالی کی شکایت پر فرمان تعمیر مکان مقدس کی ممانعت کی نسبت صادر ہوا کہ حسب درس ۲۳ و ۲۴ فصل مذکور کے یہ فرمان ممانعت صادر ہوا ہے اور حسب فصل ۵ و ۶ عزیر کے دارا بن سوم احشویروش کے فرمان سے تعمیر کی اجازت ہوئی اور حسب فصل ۷ عزیر کے ارتحشتشتا دوم نے عزیر کو بابت تعمیر بیت مقدس بھیجا کہ بیچ مراد دارا فارس سے درس ۵ فصل ۴ میں دارا بن ہستاسپس ہے اور احشویروش سے وہ جو دارا مذکور کے بعد ۴۸۵ء قبل مسیح میں شاہ ہوا ہی اور ارتحشتشتا نے جو فرمان ممانعت صادر کیا وہ وہی ارتحشتشتا اول ہی جو ۴۶۴ء قبل مسیح میں شاہ ہوا تھا اور دارا اجازت دہندہ وہی دارا بن احشویروش سوم ہے جسکے جلوس سے دوسری تک تعمیر مکان مقدس حسب درس ۲۴ فصل ۴ عزیر کے معطل رہی اور اوسکے ۷ جلوس میں اوسکے تیسری سال کے فرمان سے تعمیر حسب درس ۵ فصل عزیر ہوئی اور ارتحشتشتا دوم سے وہ شاہ مراد ہے جسنے عزیر کو بیت مقدس بھیجا پر نصاری کا یہ خیال ہے کہ اس صورت میں عزیر کی عمر دو سال سے زیادہ کی ہوئی جاتی ہے اور یہ اونکے نزدیک گویا محال ہے تو اس طریق سے تاویل کلام کرتے ہین کہ یولین زمین اور مراد اوس سے آسمان لیجاوے کہ درس ۵ فصل ۴ عزیر میں دارا سے مراد احشویروش دوم کہتے ہین اور درس ۷ میں احشویروش سے مراد کیکاؤس کہتے ہین لیکن کیکاؤس پہلے احشویروش سے ہی اور یہ کیسی بے ترتیبی ہے تو کہتے ہین کہ یہ جملہ معترضہ ہی اور درس ۷ مین ارتحشتشتا سے مراد دارا بن ہستاسپس لیتے ہین کہ اوسنے ممانعت کا فرمان لکھا اور دارا سے مراد جسنے فرمان اجازت دیا وہ ہی جسنے عزیر کو بیت مقدس بھیجا کہ وہ احشویروش ہی جو ۴۸۵ء قبل مسیح میں شاہ ہوا اور اوسکے جلوس ۷ میں استیر یہودیہ محل شاہی میں گئی تو اوسکے وقت تک بیت مقدس کی تعمیر کا کام معطل رہا تو اوسکے ۷ جلوس ہین یعنی ۴۷۸ء قبل مسیح میں فرمان تعمیر صادر ہوا اوس سنہ سے وفات مسیح تک ستر ہفتہ کا شمار ہی اور اوہنتر ہفتہ کا شمار وپتہ ندارد ہی ایسی تاویلات سے عاقل کی طبیعت نفرت کرتی ہے کہ اوہنتر ہفتہ کا مطلب ندارد اور وجہ سات و رد و ساٹھ ہفتہ کے کہنے کی کچھ بنی نہین اور صاف فارسی دارا کی چھٹے سال جلوس میں تعمیر شہد مقدس حسب درس ۱۵ فصل ۶ عزیر کے تمام ہونی لکھی ہے پھر فرمان ساتوین سال کی بابت تعمیر کے کیا معنی ہین دیسی یہودی جو شمن مسیح ہین ان ستر ہفتون اور سات و رد و ساٹھ ہفتوں کی تاویل مین بیحد گرفتار ہین کہ سات ہفتے کو جدا لگا کر ۴۹ تک زمانہ لیتے ہین اور دو کو جدا لگا کر ۴۸۳ تک اور پھر ایک ہفتے کو جدا لگا کر ۴۹۰ تک ساٹھ کو جدا لگا کر ۴۸۳ تک شمار ندارد ہی یہ اللہ کی توفیق پر جو اس فقیہ پر مبذول ہی حساب لکھا تھا وہ ظاہر کردیا گیا پھر مخفی نہ رہے کہ ہر چند خبر دینی کی اور بھی صورتین ہین کہ عالم بے مناسبت کے نہین کہ کبھی بنظر مناسبت حروف جفر سے و کبھی بمناسبت اشکال ۱۷ سے اور کبھی بمناسبت سیارہ نجوم سے اور کبھی حرکت نفوس سالمہ سے بعلم سرودہ اور کبھی باختلاج عضو و کبھی بطور سلسلۃ الجرس و کبھی بشگون پرندوغیرہ سے و کبھی بتوکل کہ تو فلانی بعلم ۱۸ تکیا و کبھی بر قیافہ و کبھی بجوز بطبیعہ و کبھی بمارست و عادات و قیاس آثار سے و کبھی بطور فال و کبھی بطریق مسمریزم و کہانت وغیرہ کہ بعض اوقات میں ملاپ مناسبت عالم سے اونکی خبر واقع کی مطابق بھی ہوجاتی ہے پر ہر ایک اونمین سے اوہوری مناسبت کی دریافت سے قبل از واقعہ موجب یقین نہین ہوتی اور موافق اونکی اتفاقیات کے شماہین ہین دار ابر یقینی کے نہیں ہوسکتی بخلاف اخبار حضرات انبیا کے کہ کبھی اونکی اخبار غلط نہیں ہوتی اور وہ دار مدار دین و دنیا کے امور کے یقیناً ہوتی ہین دیکھو دانیال کی کتاب کو اور اوس سے بڑھکر قرآن پیشینگوئیان صدہا ہین جو ہم بیان کرین گے کہ سارے اونکے اخبار راست و درست ہوتے ہین پس اونکی خبر کی وقتی ہو یا بعد کی صدہا سال کی ہو یا ہزار دن کی قدر و عزت کرنی چاہئے و فتی جسنے فتح بدر کی قرآن مجید مین عذاب قریب کو سات مہینے جسکی قدر اہل اسلام نے کی اور فتح پائی اور منکر برباد ہوا و صدہا سال کی جیسے کروسیے کی خبر قرآن و حدیث کی اور ہزاروں سال کی فصل ۳۹ و ۳۹ ذوقیل مین یاجوج و اجی رشیا دنیا جو ہے کہ ہزار سال بعد اہل اسلام کے فصل ۴ و ۴۰ تکا شفات مین لکھی تھی پس اونکی خبر کی قدر و عزت درکار دیکھئے اوس طبیب کو جو تفاوت مرد معرفت سے مریض کا حال کہتا ہو اور مطابقت کی وجہ سے کیسی اوسکی عزت کیجاتی ہے اور مریض اپنی حیات کو اوسکے ہاتھ مین سپرد دیتا ہو اور علاج ایسے طبیب کا مفید ہوتا ہی کہ جان کا

---

۱۷ دیکھو علم کیمیا کہ بہت مقام پر موافق آجاتا ہی جو کبھی اوہو الگیا ہی اگرچہ منزل نہین پر مناسبات عالم ضروری نفسہ ہین جیسے ایک چالیسہ مین نطفہ و علقہ و مضغہ و تسویہ بعضو وغیرہ نفخ کیجاتی ہی اور اوہین ہی شقی و سعید و اوسکی موت و حیات وغیرہ حسب ثبت لکھی جاتی ہی کہ اکثر اوقات لکیرین ہاتھ کی اور سیر و دلالت کرتی ہین اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب روایت عبداللہ بن عمرو کے ایک دن ہنسی ہنکو کہ وہ شرعیت لائے اور فرمایا کہ یہ دوست ہین مین جسمین نام اہل جنت و دوزخ و اونکے مکان باپیڑہ کے لکھی ہوئی ہین اور اوون دونون کتابون مین علاکا اختلاف ہی کہ کیا وہ درحقیقت ہین یا بطور تمثیل کے گمرہ حقیقت ہر ایک انسان کی طرف کی طرف اشارہ ہی کہ خدا نے اوسکو لکھا ہی اور پہلے سے کوئی بیت آدم مین آدمی اوسکی تقدیر مقرر ہوچکی تھی اور بیت آدم مین مومن کافر ہوچکے تھے اور قبول ولادت اونکی تحریر ماتھا کی گئی تھی لیکن حقتعالی اپنی عنایت سے جملہ بیت آدم صلی اللہ علیہ وسلم کا قول جو فطرتی درخت حیات ہی اوہ مومنین نے باطاعت و کا دوسرے باکراہ قبول کیا پس جو دنیا مین پیدا ہوتا ہی وہ اپنی اوس فطرت پر پیدا ہوتا ہی گو پیدائش کی بعد وہ اثر جاتا رہو خواہ ماں باپ کی تعلیم سے جو اکثر یہ بات ہی یا دوسری وجہ سے یہ دوسری بات ہی پس دعا الیاس سے ہو تا بالغ تباہ ہوا اور مقتول حضرت خضر کے فطرت اصلی جاتی رہی اور دوسری نابالغ و معتوہ کو بروز قیامت عقل دیجاوے گی اور اونکے لئے ایک نبی مبعوث ہونگے وہ خود بیٹے کہ تم دوزخ مین جاؤ پس جو حکم مانیگا وہ اہل جنت سے ہوگا اور جو نہ مانیگا وہ دوزخی ہوگا ۱۲ منہ

دار مدار ہے پر تعجب کی بات ہے کفار سے کہ انبیاء کے اخبار کا اعتبار نکریں جو شاہدہ کی مطابق ہیں اور نبی والیکو مفید ہیشہ کے لئے اور منکر کو ہمیشہ کے لئے مضر ہیں اونکی اخباری تسلیم ضروریات سے ہوتی ہے البتہ یہ دوسری بات ہے کہ بعض امور اونکی تشبیہات میں بنظر معائنۂ عالم مثال ہوتی ہیں اور بعض بغیر تعبیر کہی جاتی ہیں تاکہ اہل علم کا مرتبہ بڑھے جیسے احادیث احاد میں یاجوج وماجوج کے حالات دوسری کتب میں اور بہت امور اس قسم کے ہیں پس اونکو معنی تحقیق پر محمول کرنا بالخصوص اوسوقت میں کہ محکم کی مطابق اوسکی تاویل درست ہوسکتی ہو محض نادانی ہے جیسے اس زمانہ میں بعض اہل اسلام کے علما کا حال ہے اور رسول کی خبر کی تصدیق خبری سے بڑھکر ہے جو موید بمعجزہ ہوتی ہے مثلاً موسیٰ صاحب انفلاق بحر و عیسیٰ صاحب بینات کی اخبار اور سب سے بڑھکر اوس صاحب اعجاز کی خبر کا اعتبار ہے جسکا اعجاز اپنی آنکھوں نکر روبرو معائنہ ہو رہا ہے اور آدمؑ سے لیکر ہر نبی مثل صاحب انفلاق بحر موسیٰ و صاحب بینات مسیح اونکو بزرگ و معظم سمجھتے ہوں چنانچہ آدمؑ سے کہا گیا تھا جیسے درس ۲۴ فصل ۳ تکوین میں ہے کہ باغ عدن کی پورب طرف کروبیونکی چمکتی تلوار کے ساتھ جو چاروں طرف پھرتی مقرر کیا کہ درخت حیات کی نگہبانی کریں اور درس نہم فصل ۲ تکوین میں فرمایا اور باغ عدن کے بیچ بیچ حیات کے درخت اور نیک و بد کی پہچان کے درخت کو اگایا کہ درخت حیات حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور حیات وہ ہدایت قرآنی اور نیک و بد کی پہچان کا درخت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت اور کروبیہ وہ منتقبین اہل اسلام ہیں اور چیر شمشیر اونکی چلی وہ کافر و منافق ہیں جیسے اسکی تفسیر موسیٰ نے ان الفاظ سے فصل ۳۲ سفر تثنی میں بیان کی جسکی تفسیر بتمیمہ مقسم فصل مجسم اطلاع چہارم مقدمہ سوم میں ہے کہ خداوند سینا سے آیا (یعنی کوہ سے آیا اور سعیر میں طلوع ہوا اور فاران کے جنگل میں آ ٹھہرا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ میں پیدا ہوئے اور بصری یوباب بن ضارہ بن رعوایل بن سمیعہ بن اسحاق کی مملکت میں دو مرتبہ تشریف لے گئے اور فاران کے جنگل یا مدینہ میں آ ٹھہرے کہ فاران صحرای مدینہ کا نام ہے کہ ہجرت گاہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے اور مکہ کو سینا کہنا مقدمۂ چہارم میں بفصل نام گلتیو لنتو ظاہر ہوگا) دس ہزار قدوسونکو ساتھ آیا اور اوسکے داہنے ہاتھ ایک آتشین شریعت اونکی لوتھی الخ پس درخت حیات کی تفسیر خداوند یعنی رسول خداوند سے کی اور آتشین شریعت سو نیک و بد پہچان کی تفسیر کی اور کروبیہ کی تفسیر ہزاروں قدوسونکی چنانچہ رسولؐ خداوند کی تفسیر نبی کرکے اور حیات کے کلام منزل سے فصل ۱۹ سفر شنی میں فرمائی کہ ایک نبی مثل موسیٰ بارہ قوم بنی اسرائیل کے ہزاروں میں ظاہر ہوگا یعنی اسماعیلیون نہ اسرائیل کی اولاد میں اور برادر سبب اولاد اسماعیلؑ و اولاد اسحاقؑ اسی جگہ سے فصل ۵ تکوین میں بیان کی گئی ہے جنمیں نبی سبتی آخری روز والے کی پیدائش ۵۸۳ مسیحی میں حسب فصل نہم دانیال ہوا اور ساتوں ہزار وجود آدمؑ میں جبکہ نبی موعود چالیس سال کے ہوں نبوت حاصل ہوا اور چونکہ وہ نبی سبتی ہیں کہ پہرہ نبی کے بعد نبی نہوا اور نبوت نزول کلام الٰہی پر موقوف ہے تو فرمایا گیا کہ اوسکے منہ میں اپنا کلام ڈالینگے کہ پہر جو دوسرا دعوی کرے اپنی بقا بلکہ ختم المرسلیں کے کہ میرا وہ پیرہی واقعی کلام خدا نازل ہوا ہوگا وہ مارا جاویگا یہ اونکی رسالت کی نشانی ہے اور سرے کی نبوت و پیشین گوئی درست ہوگی یہ نبوت کی اونکی نشانی ہوئی چنانچہ ایسے ہی ہوا اور ارشاد ہوا کہ جو کوئی اوس نبیؐ کا مقابلہ کریگا وہ تباہ ہوگا یعنی وہ حکومت کنندہ ہوگا جو ترجمہ احمدؐ کا ہے اور اوسکو مسیحؑ نے درس ۱۴ یوحنا انجیل کی مطابق تسلیم کیا کہ میں حکومت کنندہ یعنی احمدؐ نہیں کہ احمدؐ پہلے روز یعنی ہزار ہفتم میں تشریف لانیوالے ہیں کہ حمد یعنی شکر و ثنا میں جیسے آتی ہے ویسے بمعنی جزا و قضا کے آتی ہے جیسے قاموس میں ہے پس اس سے ختم المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام ہے مدعی نبوت راستگو ہے اور قرآن مجید میں اس مقام سے لو تقول علینا بعض الاقاویل لاخذنا منہ بالیمین ثم لقطعنا منہ الوتین وارد ہے یعنی اگر بناوٹ لادیں محمد ہمارے اوپر بعض اقوال جو ہمنے نہیں فرمائے تو پکڑیں ہم اوسکو داہنے ہیں سے پھر کاٹیں اوسکی نالہ جیسے دوسری درونگوؤنکی اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نبی اسماعیلی پر جبکہ کلام خدا منزل ہوا تو دعوی کیا گیا کہ یہ کلام منزل ہے ختم المرسلیں پر اگر کسی کو شک ہو بالخصوص ہود کو جنکا بیان فصل ۸ اسفر شنی سلم ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنہ پیدائش و نبوت اونکو معلوم تھی تو فرمایا گیا اگر وہ موعود نبی نہیں اور کلام موعود منزل نہیں تو تم بتلاؤ اور ادنی امر یہ ہے کہ چونکہ نزول کلام موعود ہے اور اوسکا ادنی یہ ہے کہ ایک آیت ہی بدعوی نزول کیوں نہو تو لاؤ اوسکی ایک آیت کی برابر بدعوی تنزیل کیونکہ حاضرین زمانہ میں سبت مقدس میں اونکی نبوت کا وجود مقرر ہے کہ فصل نہم دانیال میں سنہ ولادت یا نسبو اکثر مسیحی ہیں لکھی ہوئی ہیں دگرنہ لاؤ اور ہم بدعوی بیان کرتے ہیں کہ نہ لا سکوگے تو تمہاری تباہی کی صورت دین و دنیا میں ہے اور بلاشبہ جسنے نزول کلام کا دعوی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقابلہ میں کیا وہ مارا گیا اور اوسکی پیشینگوئی راست نہ آئی جیسے ابن سلیم و سجاح وغیرہ تیس آدمیونکو قریب پس پرآیت اسوجہ سے معجز ہوئی علی ہذا مسیحؑ نے انجیل میں بکمال درجہ مدح کی اور زمانۂ اسلام کو خدا کی بادشاہت خدا کی بادشاہت بار بار کہتے ہیں جیسے مفصل آتی ہے اور علم ثابت خبر رسولؐ سے معجزہ کے ساتھ استدلالی ہے پر شاہد ہے علم بدیہی کے مثل محسوسات و متواترات کی جسمیں احتمال نقیض نہیں ہوتا کہ تشکیک مشکک سے زوال پذیر ہو اور طہارت و نزاہت انبیاء کی اسکی شاہد ہے اور بعض اتفاقات کا اونسے وقوع وہ بمقتضای بشریت ہے وہ بھی سواے خبر رسانی کے دوسری جگہ اوقع ہوا جو اوس وہم کہلانے تمرد یعنی اتفاقی اور وہ بھی موجب مصلحت ہے کہ نبی کو معصوم الباطن ہونا ضروریات سے ہے مثلاً موسیٰ نے قبطی کے مکہ کا مارا وہ باعث فرار موجب حصول خدمت شعیبؑ ہوا اور آدمؑ کا عصیان موجب آبادی زمین ہوا و علی ہذا اور نبوت کی چند صورتیں ہوتی ہیں کبھی صورت فنا میں اور کبھی صورت بقا میں اور اونکو حق سے کمال قرب شہود احاصل ہوتا ہے تو اوسوقت کے کلام کا

تمام حدیث قدسی ہوتا ہی اور کبھی بمقام بقا ہوتا ہی وہ وحی متلو مثل تورات وانجیل وقرآن ہوتا ہی اور کبھی بغلبہ تعرف وہ حدیث کہلاتا ہی اور کبھی خواب میں فرشتہ یا دوسرا نبی فرماتا ہی اور کبھی خود روح اعظم تجلی صوری ارشاد کرتا ہی جیسے طور پر موسیٰ کے لئے روح اعظم متمثل ہوا جو مسی بر وحی کرکے ہی جسے ہم مفصل بیان کرینگے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بنفسہٖ خواگرچہ مظہر روح موصوف ہیں مگر پھر بھی روح موصوف حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کبھی بصورت امر متمثل ہوا اور کبھی مراقبہ میں جیسے بعض معراجوں کو ہم لکھیں گے اور کبھی بالمشافہ ملک صورت پکڑتا ہے جیسے ابراہیم و لوط وغیرہم پاس ملائک کا آنا وکبھی بطور القائے قلبی اور کبھی بصورت سلسلۃ الجرس جسمیں شیطان کا دخل نہو اس صورت میں اوضح چمکنا چور ہونیکی مثال ہو جاتے ہیں جیسے دانیال کی کتاب سے ظاہر ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایسی صورت ہوتی کہ سواری تک بیٹھ جاتی لیکن ہدایت عقلی وہ صریح موجب علم ہے بشرطیکہ وہم وعادت کا اوسپر غلبہ نہو جیسے ہنود کے ہاں گائے کا گوشت کھانا ہدایت کی طریق سے برا جانیں جو اونکو اپنے باپ دادونکے کلام سے بسبب عادت کے ہی وہ در اصل بداہت نہیں پس بدیہیات عقل کو بغیر دریافت بشرط مذکور ہوتی ہیں اور بدیہیات ہی مجہولات کو بفکر صحیح حاصل کرسکتے ہیں اسمیں ہمیشہ اور عادت کا خلاف نہو ہے اور فکر کے فساد سے اختلاف واقع ہونا دوسری بات ہی جیسے ضروری میں عناد یا ممارست وغیرہ کے سبب سے اختلاف پیدا ہو جاتا ہی اور عقل وہ قوت ہی نفس میں کہ ادراکات کے لئے تیار ہے جزئیات کو وسائل حواس سے دریافت کرتی ہی اور غایات مطالب وکلیات کو بغیر اگر بدیہی ہو ورنہ بوسیلۂ فکر کے بدیہی وہ ہی جو بلا احتیاج فکر دریافت ہوا اور نظری وہ للی وہ جو بفکر حاصل ہوا اور الہام صحیح وہ بدیہی ہیں صاحب الہام کے لئے داخل ہی جیسکہ اسقدر دریافت ہوا اب تحقیق ہدایت والقا وشرک وایمان واسلام مجمل ایمان واسلام مفصل وقیامت کی مناسبات سے ہی **فائدۂ سوم** فائدۂ دوم میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت ظاہر ہوا کہ درس ۹ فصل ۱ نکوین ودرس ۲ فصل ۳ نکوین میں درخت حیات ودرس نہم مذکورمیں شریعت اسلامیہ کو نیک وبد کی پہچان کا درخت کہا گیا اور ہدایت قرآنی کو حیات اور متقدمین اہل اسلام کو کروبیہ اور چند اونکی تلوار چلانے وغیرہ کو کفار ومنافقین ہیں تو مناسب ہو کہ کچھ کی تفسیر آیت انا عرضنا الامانۃ سے ظاہر ہے تو اب بیان ہدایت والقا وشرک وایمان واسلام مجمل سے اطلاع کیجانی مناسب ہی واضح ہو کہ ہدایت القا وتشریع کا مقدمہ ہی جیسے ھدًی للمتقین سے ظاہر ہی کہ یہ کتاب قرآن ہدایت ہی اون موجود متقیوں کو جو تقوی شرک ہی ہدایت ظاہر یا سکو سنکر یا معلوم کرکے کرین پس تقوی ہدایت ہی جو کی منتظر کہ اسمیں داخل ہو اور حال واستقبال میں زیادہ مستعد اور شرک سے آلۂ امقدمہ ہی ایمان کا جیسے ھدی للمتقین الذین یومنون بالغیب سے مفہی نہیں پس واضح ہو کہ ہدایت یا ارادت الطریق ہی پس جمادات کے سا تہ مستعمل ہو وہ اپنے اصلی معنی میں مستعمل ہی اور مہتدی پر لام نافعہ کا لانیسے ارادت طریق وہ اتصال ہو جاتی ہی جیسے ھدی للمتقین ہیں ہی اور ھدی للناس ہیں ہی اس سے خاص تین جنکو ہدایت موصلہ ہوئی وگرچہ بعد کے طور سے لام کو طریق پر لاوین تو مرادارادت عام ہوتی ہی جیسے ان ھذا القرآن یھدی للتی ھی اقوم اسمیں حال کے قرینہ سے جیسے انک لتھدی الی صراط مستقیم وگر مستقبل بغلبہ بطرف مہتدی ہو مراد ارادت سے اتصال ہوتی ہے پس اس مقام سے نفی ہدایت الی ایمان آیت ان اللہ لا یھدی القوم الفاسقین وارد ہے اور اما ثمود فھدیناھم فاستحبوا العمی علی الھدی مخالف اس قاعدہ کی نہیں کیونکہ اکثر قوم مذکور ہدایت یافتہ اسلام لاکر مرتد ہوگئے تھے ہر حقیقی ہو کہ تصورت تعدیہ بنفسہ ہو لیں من بطرف مہتدی اگر اوسکے بعد مثل طریق کا لفظ نہو تو ارادت موصلہ ہوتی ہی وگر اوسکے بعد طریق یا صراط وغیرہ کا لفظ ہو تو معنی ارادت عام ہوتی ہی جیسے اھدنا الصراط المستقیم ہو ورنہ حاجت غیر المغضوب علیھم ولا الضالین کی سورت فاتحہ میں ہوتی کو بالآخر قید غیر سے ایصال الی المطلوب ہونا یہاں پر لازم آیا اور منطوق آیت انک لا تھدی من احببت ولکن اللہ یھدی من یشاء کا طریق ھادیت اذ ھیت ولکن اللہ رمی ہی جیسکہ ابوطالب نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال سمجھا اور مراد کو حضور سے جانا حکم ہوا کہ تو ہدایت نہیں کرتا ہون ہدایت کرتا ہوں جسکو چاہون تو ہدایت کرتا ہی کہ تیری ہدایت وہ میری ہی ہدایت ہی اور القا وتقی وتقوی پر سرشت کو کہتے ہیں مراد ایمانیات میں شرک ہی پرہیز ہے کہ دوسری کو خدا کی مثل نہ سمجھے یا زمین والی شئی یا آسمان والی یا اوسکی مورت یا صورت کو پرستش نکرے اور حلت وحرمت اشیا جو خدا کی ساتہ مخصوص ہے اوسکی نسبت دوسری کی طرف نکرے بلکہ اوسکو منسوب بخدا کرے جیسے فصل بستم خروج سے تفسیر سورۂ بقر میں ہم لکھیں گے کہ دوسرے کلمہ ہوئے سے یہ بات ثابت ہے کہ مسیح وحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وسیلے سے مثلاً جو حکم آوے اونکو منسوب بخدا کرے اور جو منزل حق کی جانب سے نہیں اونکو منسوب بخدا نکرے پس عبادات جو خصوص بخدا ہیں وہ کسی کو نکرے مثل سجدہ عبادت وطواف ہفت دور میں اس مقام سے لا الٰہ الا اللہ کہنے والے کو پہلے تقوی شرک سے لازم ہے یہاں سے ظاہر ہو کہ شرک کی تین قسمیں ہیں ایک فی الشان دو واجب الوجود کا قایل ہو جاتا ہی معاذ اللہ اسکا بالفعل کوئی قائل اہل علم سے نہیں ہوا ہے کہ وجوب وجود میں ارواح واجزاء لاتجزی کو ایک کرتے ہیں کہ وہ ہی خود بخود واجب الوجود اور ناداہم ہیں گو وہ کہیں کہ ہم خدا کا اونکو شریک نہیں کرتے پر شرک کے معنی سے آشنا نہیں کہ دو شئی کا علاقہ تیسری صفت یا حقیقت میں ہی تو گو وہ قسمی خود بخود ہیں علم وغیرہ دوسری اوصاف اگا دین بحقیقت واجب الوجودی جو عمدہ واصل شئی ہے اوسمیں دونوں کو مشترک مانتے ہیں اور خدا کے لفظ کا معنی خود است یعنی خود بخود دونوں میں ایک ہی دوسری وہ کہ خدا کو تو خدا سی کہیں ہو وہ لاشریک ہی پر دوسرونکو خود یا اونکی صورتون کو پیش نظر رکھکر مقرب سمجھکر عبادت کریں جیسے بتپرست وستارہ پرست وغیرہ کی جانب سے تاویل دروغ

کی تہی اور بعض ہنود آپکو شایستہ سمجھکر کرتے ہین یا اوسکو خدا کا بیٹی یا بیٹا معزز کہین جیسے نبی مدبح کتابی عرب ملائکہ کو دختران خدا اور یہود عزیر کو جسکی تحقیق سورۂ توبہ مین آئی ہے اور نصاری مسیح کو ولد اللہ کہین اور بعض انہین شفیع سمجھکر عبادت اونکی کرین اور اونکو انجاح مطالب مین پکارین رہا مطلق خطاب درود و سلام مین اللہ کی طرف سے اونپر جیسے مثلا السلام علیک ایھا النبی مین یہ امر آخر ہے یہ نہ عبادت ہی نہ اوسنے دعا ہی اسکی تحقیق سورۂ نحل مین مفصل ہوگی اور تیسری یہ کہ صورت صورت تو نہ بنادین لیکن حلیۃ حرمت عامہ کو کسی خاص طرف سوای خدا کے منسوب کرین جیسے اہل کتاب اور یہود و نصاری کرتے اور لا الہ الا اللہ کی تصدیق کا تمام ایمان مجمل ہے جو اتقاد و ہدایت کو ملزوم ہی اور تصدیق کے معنی آئندہ آتے ہین اسمین محمد رسول اللہ کی تصدیق لازم ہے جس سے حلت و حرمت احکام خدا کی نسبت غیر خدا کی طرف کرنیسے بچتا ہے اگر کوئی کلمہ کی تصدیق رکھی اور اوسکا تصدیق والا نسبت حلال و حرام کی دوسری کی طرف کرتا ہی پس اوسکو اتقا نہوا جو شرط تھا وہ نہوا جب تک اللہ پر ایمان اس طریق سے نہ لائے کہ جمیع احکام قبول نکرے وہ موسن نہین ہی تصدیق فعل عبد باختیار ہی پس اگر کسی کو اس مضمون کی صداقت پر جزم ہو اور اوسکو اپنے اختیار سے تسلیم نکرے جیسے اکثر یہود کو نبی صادق ہونے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا علم تھا پر اوسکو اپنے اختیار سے مسلم نرکھا تو وہ عدم تصدیق ہے کہ فعل اختیاری ہی ایمان نہوا اور زبان پر لانا کلمہ کا یہ شرط اجرائے احکام مین ہے نہ جزء ایمان اس مقام سے ایمان ابوطالب مین کلام ہی اکثر کا قول ہے کہ زبان سے انہون نے کلمہ نکہا اگرچہ آثار تصدیق اونکی نسبت ثابت ہین اور مخصوص شیخ امام محمد شیبانی وغیرہ اونکے ایمان کی طرف گئے ہین علاوہ اسکے ابوطالب کا شعر بھی مشہور ہی الم تعلموا انا وجدنا محمدا رسولا کموسی خط ذلک فی الکتب اولی و حیث اللہ و ضحالت ظاہر ہنگام مرگ کفار کی حاضری مین باوجود ارشاد حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نکہا تھا اور بعد کو عباس نے کلمہ کہتے ہوئے سکرات کے وقت سنا جسکی تفصیل رسالہ اسنی المطالب فی نجات ابیطالب مین مفصل ہے الحاصل یہ تصدیق فعل قلب ایمان مجمل ہے اور ایمان مجمل جریج دان الدین عند اللہ الاسلام کا ارشاد ہی اور قائل لا الہ الا اللہ کا دین یہی ہی پس اسلام مجمل وہی ایمان مجمل ہے اوسکی صفت کا بیان مجمل ہے اور ایمان مجمل و اسلام مجمل کی مقدار نہ گھٹتی نہ بڑھتی البتہ کیفیت مین قوت و ضعف کا فرق بیشک ہی کہ ایمان ابوبکرؓ اگر موزون ہوسکے تو سب امت کے ایمان پر حسب حدیث غالب آوے جو مقام مین ابوبکرؓ کی نسبت ارشاد ہی جیسے مقام مین علی ضمین من لکنہ یحبنی کلا فعلی و کلا کا ارشاد ہی پس مقام ایمان مجمل و اسلام مجمل کے وحدت و عدم کمی و زیادت اجزا مین حنفیہ کا قول مطابق حدیث کی بہت صحیح ہی کہ وہ قوت ایمان و ضعف کے قائل ہین نہ زیادت اجزا و کمی کے منکر ہین رہا تفصیلی ایمان کا نصف قرآن کے نزول کے وقت ہی حضرات صحابہؓ کو اور پیدا ہوا اور بعد کو جو نازل ہوا اور پیدا ہی ایمان ہوا جو پہلے مزید ہوا پس آیت لیزدادوا ایمانا مع ایمانھم سے ثبوت معنی حقیقی مین کچھ منافات مذہب حنفیہ کو نہین کہ کمی و زیادت ایمان کی مراتب تفصیل مین کیا شک ہی جو عدم زیادت و کمی ایمان مجمل کو منافی نہین اوس صورت مین زیادتی تصور جیسے شافعیہ کا قول ہی پس در اصل نزاع لفظی ہے اور ایمان مفصل وہ ہی جو حدیث جبرئیل مین مذکور ہی جبکہ وہ مابین صحابہؓ کے سفید پوش ہوکر آئے اور اسلام مفصل بھی وہ ہی جو حدیث مذکور مین منقول ہی اس معنی سے ایمان و اسلام مین مغایرت ہی نہ کہ اسلام مفصل عبارت قول لا الہ الا اللہ و ادای ارکان سے عبارت ہی پس اعتراض امام بخاری کے حنفیہ پر نا واقفیت تفصیل ایمان و اسلام مجمل و ایمان و اسلام مفصل سے ہین جو کتاب بخاری مین دارد کئی ہین اور ایمان مجمل تخم ہے جنت کے جانیکا جسکو یہ حاصل ہوا خواہ ضعیف ہو یا قوی وہ جنت مین ضرور جانیوالا و مبتدا ہی خواہ انسان یا اسلام مفصل کے ساتھ نہو اسمین شک نہین اور جاننا چاہئے کہ لفظ اسلام کبھی بمعنی تبعداری کے آتا ہی اس مقام سے اعراب غیر موسنین تبعداری کی نسبت ارشاد ہی کہ اعراب آنکر کہین کہ ہم ایمان لائے تو اونکی نسبت حکم ہوا کہ تم کہو اسلمنا اور نہ کہو امنا جبتک لی تصدیق نہو پس ہر مقام پر اس لفظ کے اطلاق کا موقع جدا گانہ ہی کہ حدیث و قرآن کے محاورات در یافت کرکے مطلب صاف ہو یہ ہنر کا مقام ہی ایک ایمان ہی کہ فعل قلب ہی دوسرے اعمال مین اعمال مین اختیار ہی کہ سوای اوسکے جو حکم خدا و رسولؐ سے فرض مقرر ہین اور بھی اپنی اپنی اوپر آدمی زیادہ فرض کرسکتا ہی اور نوافل مین سوای اوسکے جو مسنون ہین زیادہ و کمی کرسکتا ہی بخلاف ایمانیات کے کہ اوسکے سوا جو اللہ و رسولؐ سے ثابت ہین زیادت و کمی اوسمین نہین کرسکتا پس مسئلہ الایمان لا یزید و لا ینقص حنفیہ اس مقام سے بہت مستند ہی اور حضرات صحابہؓ کے اقوال ایمان کی زیادت و کمی مین اپنی جانون پر مطابق قرآن و حدیث کی تفصیلی ایمان کی نسبت ہی کہ کسی کو تفصیل کم و کسی کو تفصیل زیادہ اور ایمان مصطلح سب ایمان و الونکا حسب آیت امن الرسول بما انزل الیہ من ربہ و المومنون حقیقت واحدہ ہی لیکن باوجود حقیقت واحدہ ہونیکے یہ نہین ہوسکتے کہ ہمارا ایمان و حضرت صدیقؓ کا ایمان برابر ہے جیسے حقیقت انسانی ایک ہی پر یہ نہین کہسکتے کہ ہم و صاحب حجی برابر ہین اور آیات قرآنی سے اکثر مقام پر جیسے ان الذین آمنوا و عملوا الصلحت و امثال ایمان مین اقرار کے سوا دوسرے اعمال داخل نہین لیکن ایمان کے چند معانی ہین اونمین سے ایک معنی کے ستر و چند شعبہ ہین اعلی انکا کلمہ لا الہ الا اللہ کی تصدیق ہی و ادنی ازسکا راہ سے دکھ اوٹھادینا ہی اوسمین راہ سے دکھ اوٹھانا عمل ہی داخل ہی اور اون شعبون سے ایک شعبہ امانت کا ادا کرنا ہی اس مقام سے لا ایمان لمن لا امانۃ لہ ہی جسکو زیادہ تحقیق منظور ہو وہ ہمارے رسالہ مسائل ثلثۂ مرضیہ مطالعہ کرے **فائدۂ چہارم** ایمان تفصیلی آمنت باللہ کی تفسیر مین اسکی عمدہ تفسیر حضرت شیخ بزرگ کامل مکمل برہان الدین رازانہی

شطاری مرحوم کے رسالہ مین ہے پر جو یہان پر ضروری ہے اوس سے اطلاع کیجاتی ہے کہ نور عقل ثبوت واجب الوجود اوسکی توحید پر شاہد ہے بلکہ اول ادراک عقل کو ہستی مطلق کا ہی ہوا جب الوجود ہے جیسے روشنی کے وقت مین آدمی کی آنکھ کی نظر اول روشنی پر پڑتی ہے لیکن ممارست سے التفات اوسکی طرف نہین ہوتا ویسے ادراک عقل ہستی مطلق کو اولاً ہے نظامی فرماتے ہین ؎ چو شد جنت بر خدائی درست ۔ بخرد داد برتو گوائی نخست ۔ پر اکثر التفات عقل اوسکی طرف نہین ہوتا اور وہ اپنی وحدت کے ساتھ متصف بصفات کمالی ہے اس مقام مین وہ رحمٰن ماخوذ از رحمت[1] قابل و فاعل طبیعت کلیہ ہی اور وہی رحیم صاحب رحم ہی پس اوسکی رحمت کے انبساط سے حقائق ممکنہ جیسے درجۂ امکان مین متصور ہون علم حق سے ثابت بجعل بسیط ہوگئین مگر بالایجاب اور غیر مرتب الآثار کہ ہستی مطلق کی جوادی مطلق نے اونکی ہر ایک کو حسب امکان اندازہ بالایجاب دیا پس ۲ اعلی کی شئ خلقہ ثابت ہوا کہ وی حق نے ہر ایک شی کو اوسکی اندازہ ممکنہ اپنی جوادی سے اور علم و قسم ہے جیسے سابقاً گذرا ایک عبادت تمیز سے ہو کہ حضوری ہو دوسری انکشاف سی اور حق ہستی مطلق کو ایک علم حضوری ہی اس سے ہر شی کو بفضہ تمیز حاصل ہے پر جو اشیا قابل ترتب آثار ہین حسب اپنے امکان کے انہون نے خواہش و اقتضا اسکی کی کہ مرتب الآثار ہین کہ بغیر ہدایت حق کے راہ نہا سکتی ہین تو حق کے ارادہ نے اونکو ہدایت کی جیسے نقد ھدای کا ارشاد ہے پس ہستی مطلق اول بلا ابتدا جو ظاہر ہوا اوسکا نام عقل اول و حق و رب و روح ہوا اور ہستی مطلق کو بصورت روح اعظم علم حصولی ہے کہ وہ تجلی انکشافی اون حصولی صور سے عبارت ہی اور ایک علم تیسرا بھی ہے کہ علم صاحب فناو بقا اوسکی طرف منسوب ہی اس مقام سے لیعلم و لیحص وغیرہ الفاظ سے تعبیر کیا جاتا ہی اور اوسی اوس روح سے حسب آیت و ما خلقنا السمٰوٰت و الارض و ما بینھما الا بالحق کے اولاً عالم ارواح علیین بعلم و ارادہ حسب اقتضاءات بنایا کہ عقل اول ستر ہزار درجہ سے متمثل ہوا یعنی بکثرت اور ہر درجہ ستر ہزار لسان سے متمثل ہوا کہ اول مہیمہ ہوی دوسری کروبیہ اور ہر لسان ستر ہزار لغات سے متمثل ہوا کہ وہ کلمات ہوی یہ ملائک مقدسہ ہین اور انہین اسماء وجودیہ کمالیہ کا ظہور ہوا اونکی صفت سے لا یعصون اللہ و یفعلون ما یومرون ہی اور اسماء عدمیہ سی اونکے عکوس جنہین اونکی کمال کا عکس و خلاف ہو عالم سجین بنایا اور جیسے عالم علیین کا سردار مسمی روح و رب اسم ہادی ہی ویسے عالم سجین کا سردار عالم ارواح سجین ہین شیطان مظہر اسم مضل ہوا اور ہر عالم ارواح کو عالم مثال مین لایا جسکا سردار اسرافیل ہے کہ صور عالم مثال کو کہتے ہین پھر اوسکے بعد عالم شہادت مین حسب امکان عالم درجہ بدرجہ لایا اور آخر کار اوسمین انسان ہوا کہ کسی انسان مین اثر عالم علیین ہے او کسی مین عالم سجین کا پس جنہین اثر عالم علیین کا ہی وہ ہدایت والی ہوے اور عالم علیین بہت مراتب پر مشتمل ہے تو اونمین سے اپنے مراتب کے درجات پر کوئی امت ہوا اور کوئی رسول کہ اونکی ہدایت بلا واسطہ اپنے درجہ کے اصلی قرب سی روح حق سے ہی اور دوسرونکی اونکو وسیلہ ہے کہ عالم امکان کے سوا عالم امتناع پر قدرت کا تعلق نہین مثلاً سونا نے جب منظور ہوی تو دس اپنی مرتبہ پر اور انہی اپنے مرتبہ پر ہونے درکار ہین اس مقام سے حقائق انبیا پر نزول ملائک مقدس متصور ہوا اور کوئی اپنے امکان کی مطابق اونکا حکم بجا لایا جسمین عالم علیین کا اثر زیادہ تر تھا کہ تعلیم کا اثر اوپر ہوا اور جس انسان پر سجین کے عالم کا اثر اوسکو طبایع انبیا کے مخالف پس جنسے احکام انبیا قبول کئے وہ اہل فلاح ہوے اور جنسے قبول نکیا وہ اہل بلا ہوے اور ایمان وہ تخم ہے جنت کا اور بے ایمانی تخم ہے دوزخ کا پس جیسے پہلے عالم جوادی حق سے اپنے امکان کی مطابق تا بدرجۂ شہادت و انسان آیا ویسے عالم شہادت مین تخم کہ عبارت اعمال سے ہے عالم آخرت مین اوگنے والے اور پہلے آدم صفی اللہ سے حسب حدیث و توریت آدم بنانا ثابت ہی جو حدیث و توریت مین چھٹے دن ہوے و مطابق ضعیف حدیث کی اس آدم صفی اللہ سے پہلے ایک کم لاکھ آدم ہوا ہی تھے اور اونکی امکان کی مطابق فیاض مطلق نے اونکو عمرین مناسب دیکر سبت منایا یعنی کار تمام کیا یہ آدم صفی اللہ کو ساتوین روز بنانا چاہا تو سبت کو مقدس کیا یعنی ساتوین ہزار کو کہ وجود آدم صفی اللہ سے ساتوین ہزار مین حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو نبی کیا کہ زمان نبوت سے ہزار ہفتم زمان مبارکی شروع ہوا اور ساتوان دن آدم کو کہلایا پس اس مقام سے مفصل ایمان نہم اسکا ہوا کہ اللہ کے وجود واحد خالق باری پر دل سے تصدیق کرے کہ اسکے غیر وجود اگانہ کوئی نہین اور اوسکے ملائکہ علیین کو عالی و بزرگ و پاک معصومان سے سمجھے تاکہ وہ بوجود حقانی اسے لاتی ہین اور عصیان کو وخل نہ سمجھے جنسے کتب منزلہ یعنی ہین اور جنپر وہ خبرین آئین وہ بھی ہین دگر وہ بشیر و نذیر ہین تو وہ رسول ہین کہ وہ سب سچے و راست گو و معصوم نبوت و رسالت ہین اونکے اخبار افترا کے ہوی نہین دلیل اوسپر واقعات ہین کہ جیسے فرمایا تھا ویسے وقوع مین آیا اور ساری پہلے انبیا نے یوم آخر سے کی پیشگوئی کی ہے جسمین وجود نبوت ختم المرسلین صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہوا چنانچہ آخر کار حسب درس ۸۰ فصل ۱۲ یوحنا کی انجیل کے بزرگ حکومت کرنیوالے کی خبر روز آخر سے متعلق نے دی جسکے معنی احمد کے ہین اور حضور

وہی ہستی مطلق قابل پرستش مفید الکل ہے جسکو اپنی عدم مغائرت کے سبب عالم کی صفات تنگ نہیں کرتی نہ غیر اوسکے کوئی شے ہوتی اوسکی صفات پر پڑتی انسان انہیں غور کرسکے کہ دوسری شے کی صفات جو مثل ناخن زائدہ وغیرہ بڑھتی ہیں وہ کیسی اوسپر بار ہوتی ہے پس اگر ہوتے بہت سی معبود زمین و آسمان ہیں اللہ کے غیر اور اوسکی آسمان و زمین بھی مغائر ہوے تو تغیریت کے سبب سی ہر ایک پر بار ہوتی تو زمین و آسمان فاسد ہو جاتے رہا بالاختیار اوسکا بگاڑنا صاحب اونکی امکان کے تا قیامت کی بنیاد ڈالی یہ قدرت کی نشانی ہے جو برای مصلحت بحسب امکان ہونے بار کی نشانی الحاصل خدا کی توحید و اثبات کے ایمان لانیکے بعد امنت میں ہے کہ ایمان لایا اوسکے ملائکہ پر خواہ کلیہ حقائق عالم کی ارواح ہوں یا جزیئہ ہوں کہ بطبیعت کلیہ سے وہ خارج نزد صوفی نہیں عالم کچھ طبائع جزیئہ میں اہل نیچر کے تابع سے مخمر نہیں و بالخصوص مرسلہ وحی لانیوالوں پر کہ وہ معصوم ہیں خطا سے نہیں عصیان کرتے اوس سے جو حکم کئے گئے ہیں اور اوسکی کتابوں پر کہ وہ سب راست و درست ہیں اور اوسکے سب رسولوں پر کہ اپنی رسالت و نبوت میں وہ معصوم ہیں انفرانہیں کرتے اور روز آخر سبت مقدس ہزار ہفتم ختم المرسلین علیہ السلام پر جس سے تخصیص حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بعد تعمیم رسولونکی ہوجاوی اور ظاہر ہے کہ انبیاء خیر و شر کے بتلانیوالے ہیں تو ایمان خیر و شر کے اندازپر لانا ہوا چنانچہ اس مقام سے امنت باللہ ہیں ہی کہ ایمان لایا میں قدر خیر خدا پر بہ نسبت عبد اور شر اوسکے پر بہ نسبت عبد کہ اللہ تعالیٰ نے حسب اوسکے امکان کے اندازکی ہی اور جبکہ عبا دخیر و شر سے باوجود ارسال رسل کے کا سب متصف ہوی اور جہم و تناسخ باطل ہے جیسے جلد ظاہر آیت و اذ اخذ ربك من بنی آدم من ظهورهم ذرياتهم و آیت حرام علی قریۃ سی کیا جاویگا تو قیامت کا آنا ہی ظاہر ہوگیا جسمیں موتی کے لئے جزا و سزا ضرور ہوی ہوئی پس ایمان لانا ضرور قیامت اور قیامت پر ہوا جو بعد از بعث ظہور کریگے اور قبر کے عالم کی موافق ثواب و عقاب سی پر قیاس کیا جاوی پھر ایمان کی بنظر قوت و ضعف کے مراتب ہیں جسمیں تشکیک ہی اور اوسکی تحقیق مناسب ہی **فائدۂ پنجم** مخفی نہ ہو کہ اشراقیہ کے نزدیک تشکیک فی الماہیت درست ہی کیونکہ کلیات اور مطلق میں بہ نسبت جزئیات و مقیدات ما بہ الاشتراک و ما بہ الامتیاز شے واحد ہوتی ہی تو ایک ہی ماہیت بضمہا ایک جگہ بشدت ظہور کرسکتی ہے اور دوسری جگہ بضعف دیکھو کرسکتی ہے اور وہ سری جگہ بضعف و بسیط شائیہ کے نزدیک وہی بضعفہا مثل دوائر صغار و کبار کا ہی اور شائیہ تشکیک کے منکر ہیں مگر حرکت کیونکہ اوسکی مقولہ میں جائز کہتے ہیں اور حرکت میں شرط ہی کہ ہر آن میں حرکت میں جو زمان حرکت میں فرض کیجاوے مقولہ کی نوع کا ایک فرد جسمیں حرکت ہوتی ہی متخیل ہو پس حرکت فی السواد میں نوع سواد کا قیام درکار ہے اور بیشک پھرے پر مثلاً ابتدا میں سواد ضعیف ہوتی ہی و بعد کو قوی اگر ہر مرتبہ سواد کو نوع فرض کیجئے تو نوع میں حرکت نہیں بلکہ جنس میں ہوتی ہے اور یہ درست نہیں پس لابد تشکیک فی النوع ثابت ہوئی ہی۔ عاجا تو ایمان میں بنظر جو کیفیات سی ہے تشکیک بنظر قوت و ضعف کے متصور ہوسکے جیسے ایمان صدیق رضی اللہ عنہ کے حال سے دریافت ہوا اور شائیہ ما بہ الاجمال والتفصیل کی وحدت کے عدم اقتضاء سے بہت سی امور تحقیقہ سی غافل ہیں اور ابطال تشکیک کی شوق میں پوری نہیں اور یہ موقع صرف اطلاع کا بطور اجمال کے ہی ورنہ اسکی پوری مالہ و ماعلیہ کا ذکر کیا جاتا جس سے تحقیق تشکیک فی الماہیات بطور اشراقیہ خوب ہی ظاہر ہوتی و جبکہ استقرار دریافت ہوا ایمان کے مراتب چند ہونے دریافت ہوی اونمیں سی اول درجہ لا الٰہ الا اللہ کی تصدیق کا ہی کہ نبی سے لیا گیا ہو پس اسمیں تصدیق محمد رسول اللہ آگئی ورنہ ایسا بڑا عظیم الشان حق کو اگر تصدیق نکیا تو وہ خدا کی تصدیق ہی نہوئی اور یہ واسلام مجمل ایک شی ہے دوسرا درجہ اوسمیں اسلام تفصیلی کا ہی کہ عبارت لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی شہادت اور ادای ارکان سے ہے اوسکے بعد تیسرا ایمان تفصیلی کا مرتبہ ہی جو اوپر بیان ہوا اس مقام سے حدیث جبرئیل میں ایمان تفصیلی کو بعد اسلام تفصیلی کے بیان کیا ہی اوسکے بعد رتبہ احسان کا ہی اور اسمیں بھی چند مراتب ہیں اوسکی تفصیل مناسب ہی پس مخفی نہ رہے کہ ہر شی میں ہویت و انائیت ضروری و غیر منفک ہی مثلاً انسان کا نفس ہے کہ اوسمیں ہویت مجہولہ بحقیقت و انائیت ظاہرہ ہے خواہ متعلق یہ بدن ہو یا نہو وہ انا کہتا ہے اور اعضاء قوی اوسکے نفس اعنی زائد ہیں اور ایمان جب ترقی بصورت احسان پکڑتا ہی تو اوسکی دو صورتیں ہوتی ہیں ایک قرب نوافل کی صورت کہ جیسے حق وجود مطلق محیط کل ہے بطور احاطہ مطلق کے معتقد کو اور قریب ہی بطور مذکور جو دا پس کبھی شہوداً بھی قریب ہوتا ہی پس قرب اوسکا کبھی اس صورت سی شہوداً ہوتا ہے کہ اعضاء و قوای بندہ غیر وجود حق دریافت نہیں ہوتے جو زائدہ نفل نفس انسانی پر ہیں پس یہ قرب نفل کہلاتا ہے کہ ہنوز اوس سے مغائرت اپنی انا میں شہوداً باقی ہوتی ہے جیسے حدیث بخاری لا یزال العبد یتقرب الی بالنوافل اسپر دال ہی پس اسوقت میں اوسکو کہا جاتا ہی کہ گویا وہ خدا کو دیکھتا ہی اس مقام سی قول لقائے ہے کسی کو تو در تو نظارہ کند و رہا می بیوہ پارہ کند و گر اس مرتبہ احسان سے ترقی کرتا ہی پس وہ قرب فرائض کو پہونچتا ہے کہ اپنی انائیت کو مظہر انائیت حق جانتا ہی مولانا نظامی فرماتے ہیں ؎ نشاید ترا جز بتو یافتن ؛ عنان باید از ہر طرف تافتن ؛ نظر تا بما بخاست منزل شناس ؛ ازین بگذری در دل آید ہراس ؛ اور ان دونوں کی تفصیل حدیث شفق علیہ مروئہ فاروق میں در جواب جبرئیل ارشاد ہوی کہ احسان وہ ہی کہ تو عبادت کرے اوسکو گویا تو اوسکو دیکھتا ہے پس یہ قرب نوافل کی صورت ہی و ارشاد بہ نسبت قرب فرائض فرمایا فان لم تکن تراہ فانہ یراك پس تو اگر نہو تو دیکھے تو خدا کو یعنی اپنی صورت پر کہ وہ دیکھتا ہے نہ تو کہ حقیقت عبد حق ہی گو عام کو محسوس عبد ہی یہ صریح الایمان ہے شیخ محمد فاضل مصنف لغات عالمگیر یہ لغت مذکور میں فرماتے ہیں کہ بعض علماء میں ہمرے دو سرے تراہ پر حدیث مذکور میں اس معنی کا ارادہ ہے کہ جب تو فنا ہوا اپنے نفس سے

پس دیدہ نہ ہوا اور جب نہ دیکھا تو نے اپنی جان کو مشاہدہ کیا تو نے اپنے رب کو کیونکہ تیری ذات حجاب تنی تجمین اور تیرے رب کے شہود مین شیخ ابن حجر ہیثمی نے شرح اربعین مین کہا ہے کہ معنی اگرچہ صحیح ہوتے ہین مگر لفظ حدیث اوسپر منطبق نہین پس یہ تاویل اوسکے قائل کی جہالت ہے قواعد عربیہ واوسکے اسلوب سے اور شیخ ابن حجر عسقلانی نے کہا ہے کہ اقدام کیا ہے غلات صوفیہ نے اس تاویل پر بغیر از علم وعقل بسبب جہالت عربیہ کے کیونکہ اگر وہ معنی مراد ہوتے البتہ ترہ محذوف اللاتھ ہتھا اور اوسکا اثبات محل مجزوم مین خلاف قیاس ہے پس قابل رجوع نہین پھر اگر ایسا ہوتا فانہ یراك حدیث مین ضائع جاتا ہے کہ اوسکو پہلے سے ربط نہین اور اس تاویل کو فاسد کرتی ہے روایت کشمیہی کہ اوسمین فانك ان لا تنزاہ فانہ یراك اور ایسے ہی روایت سلیمان مین ہے پس مسلط ہوئی نفی رویت پر نہ اوس کون پر کہ اوہ پایا ہے اوسکو تاویل مذکور کے ارتکاب پر اور فاضل نے فرمایا کہ ممکن ہے جواب کہ کہا جاوے کہ مضارع مجزوم مین اثبات الف شاذ لغت ہی وارد ہوا ہے اونکے کلام مین اور اوسپر وارد ہے روایت قنبل ابن کثیر قول اللہ تعالیٰ دسلہ معنا غدا یرتع ویلعب ایک وجہ پر اور قول خدا تعالیٰ من یتق ویصبر اور شاعر نے کہا ہے الم یاتیك والانباء تنمی علاوہ اسکے جزم جزا مین ضرور نہین جبکہ شرط ماضی ہوا عم اس سے کہ لفظاً ہو یا معنی جیسے تخیر مین مذکور ہی اور ہو سکتا ہی کہ قول حدیث فانہ یراك ارتباط ہوا مکان رویت کے بیان کے لئے جیسے متکلمین دلیل لاتے ہین اللہ تعالیٰ کی رویت کی امکان پر اوسکی رویت پر ہکو بغیر جہت و مکان و خروج شعاع کے اور غیران دونو نہین اور جائز ہی کہ ہون دوسری روایات بالمعنی فہم راوی کی بنا پر حدیث کے معنی سے پھر کہا گیا ہی کہ حدیث مین دلالت ہی رویت خدا پر کہ عقلاً دنیا مین ممکن ہی کیونکہ لم نفی ممکن کے لئے آتا ہی جیسے بدلم یقم مین بخلاف الجحد لیطلے کے وگرچہ ہی رویت دنیا مین ممکن وگرچہ نہو واقع مین اور اسمین یہ ہی کہ معنی جیسے چاہتا ہی سباق فان استقر مکانہ فسوف تراٰنی فلمکن فی حکم الوعد تاکید دی الحقیقۃ انتہی پھر مخفی نرہے کہ حضرت ابوہریرہؓ دو علمونکی دعا ہوی ایک ظاہری متعلق بعالم کثرت جو شریعت عامہ مین مشہور ہی دوسری معرفت کہ شریعت کا جب منور یافت کرد وہی معرفت ہی پراوسکے بیان مین ظاہریونکی نظر کے نہ پہونچنے سے خوف بلغ بلوم سمجھے سرخدا کہ واقف سالک بکس نگفت بہ در چہ تمکہ یاد فروش باركاشید بہ شاید خاص کو اپنی پہونچایا ہو پس اوسکی مطابق مسلمؒ نے ابوہریرہؓ سے روایت کی جواب دسوسہ شکوۃ مین منقول ہی اور وہ در اصل مقام اثابت ہی ہے جو صاحب معرفت کو قرب حق اطور فوق الفرض شہود مین ہی پیدا ہوتا ہے جیسے عام کو وجود آہی کہ گواس مرکو بخانے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس کہ اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پس عرض کیا کہ ہم پاتے ہین اپنے نفسونمین وہ شی جو ایک ہمارا اوسکو بولنے کو بڑا جانی یعنی انا الحق کا مقام ارشاد فرمایا اور کیا پاتے ہو اوسکو عرض کیا ہان فرمایا کہ یہ صریح الایمان ہی مخفی نرہی کہ گواہل وسوسہ اسکو اب وسوسہ مین بلکہ مین گراس مقام پر کمال نفی وسوسہ ہی بلکہ اس سی گذرنا بقول نظامی مقام ہراس ہے اور چونکہ درگاہ خداپر جسب آیت والی ربك المنتہی انتہا ہی لیکن درگاہ خدا بے نہایت ہی پس اس صریح الایمان پر بہت سی مراتب تفرع ہین ہے ای برادر بی نہایت درگہ ایست ہر چہ بروی ہر سی بروی مایست کہ بعد اسکے مقام حیرت کہ بیحد مراتب ہین جیسے آیت وما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمی اسپر دال کہ نفی رمی بنظر حقیقت ہوا و ثبوت بنظر فاہر کر پھر اوسکا اثبات کیا حق کو لیکن ان مطالب کی فہم کو عقل کلی درکار ہی جو نور الٰہی سے مستفیض ہو **فائدہ ششم** جبکہ ایمان و اسلام و احسان و صریح الایمان کا حال معلوم ہوا مناسب ہی کہ معنی شرک و کفر سی مطلع کیا جاوے جو قابل عفو نہین مخفی نرہی کہ شرک کی چند قسمین ہین ایک یہ ہی کہ دو یا چند واجب الوجود سمجھے جاوین جیسے آریہ ایک بڑی خدا کی قائل ہین اور دوسری بیحد اور ذرہ ذرہ مانو اغنی اجزا لاتجزی کے معتقد ہین کہ وہ خود بخود بلا ایجاد خالق ہین وہ چھوٹے خدا ہوی گو اپنے منہ سے اونکو بلفظ خدا نہ اقبیہ نکرین اور شرط علم وغیرہ کی کرین جیسے بعض جہلاء فارسی کہ یزدان و اہرمن دونون کو خدای مستقل جانتے ہین حالانکہ کتاب دسایر اسکی تکذیب کرتی ہی کہ اہل دسایر کے نزدیک سوای ہستی بحت کی دوسرا کوئی واجب الوجود نہین ہو سکتا در حقیقت خدا ہی ہادی و خدای مضل ہی و بطور ظاہر البتہ صورت ہدایت جیسے یزدان یعنی ہر اول فعل لعل سے متعلق ہی ویسی صورت ضلالت اہرمن یعنی شیطان سے ہی گرچہ یہ نہین جانتی دوسری شرک فی العبادۃ ہی پس جاننا چاہئے کہ ایک تبایع دوسری اطاعت تیسرے عبادت انمین باہم فرق ہی کہ اتباع کہتے ہین دوسری کے پیچھے جانی کو اور مراد اوس سے وہ روش ہی کہ دوسری کے زمان یا سیرت کی مطابق ہو خواہ ہمراہ اطاعت ہو یا ہمراہ کراہت اور اطاعت ماخوذ ہی طوع سے جسکی مقابل کرہ ہی اور اطاعت کا ترجمہ حرف فرمانبرداری نہین جو اہل لغت کرتے ہین کیونکہ اونکی تعریف مین سادات شرط نہین ہوتی اسوجہ سی اطاعت بمقابل کراہت ہی اور تعنی کرم اللہ وجہہ حدیبیہ کے صلحنامہ کا لفظ رسول کے نہ کاٹنی سے باوجود مقابل امر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مطیع تھا اس مقام سی اتباع و اطاعت مین نسبت عموم و خصوص من وجہ ہی کہ صورت طوع کی اتباع مین دونون متحقق اور کبھی اتباع متحقق جیسے صورت کراہت مین جو بجز اتباع ہو جیسے آیت انا کنا لکم تبعا فہل انتم مغنون نصیبا کفار سے ظاہر ہی اور صورت طوع و لی مخالفت حکم مین جیسے قصہ مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سی ظاہر اتباع نہ تھا اور اطاعت تھی جسکا رتبہ بہت بڑا عالی ہی چنانچہ قرآن شریف مین ہی من یطع اللہ والرسول فاولئك مع الذین انعم اللہ علیہم من النبیین والصدیقین والشہداء والصالحین ۵ یعنی اگرچہ بعضے اولیاء و شہید و صدیق و نبی کوئی نہو پر جو اطاعت کرے اللہ و رسول کی وہ اونکے ساتھ ہی جو ہنو جو ہی جنہین اللہ نے احسان کیا ہی اور یہ بڑا رتبہ ہی اور عبادت کا ترجمہ ہی بندگی و پرستش فارسی مین و پوجا ہندی مین

اور یہ لفظ لیا گیا ہے عبد سے اور عبد کہتے ہیں بندہ و پرستار کو جو آزاد کے خلاف ہے جس میں کمال ذلت قوم انسانی کو ہے کہ وہ ذلت بیچ و بیعت و نوکر میں بہ نسبت والدین و آقا و حاکم کے نہیں یہاں تک کہ زمانۂ جاہلیت میں عبد کے مقابل میں رب کا لفظ مالک پر بولتے پس عبودیت و عبادت کا ترجمہ جو صراح میں لکھا ہے کہ اصلها الخضوع والذل مراد اوس سے ذل خاص ہے جو مستفاد الف ولام تعریف سے ہے یعنی کمال ذلت اور تلاش سے ظاہر ہے کہ لفظ عبد عربی و پرستار فارسی بندہ و غلام پر بولا جاتا ہے لیکن فارسی لفظ پرستش و ہنود لفظ پوجا و کفار عرب عبودیت کا استعمال مالک کی اطاعت و اتباع پر سوا ے خدا و ستارون و ملائک و اجنہ و بتو کی کرتے ہیں مگر غلام و نوکر کی پر نظر کمال عادی ذلت کے مجازاً بولتے کہ عبادت و پرستش و پوجا میں شرط جانتے ہیں کہ پرستش کرنیوالا اپنے خیال میں اپنے الٰہ و معبود کو سمجھا کریں وہ رتبہ اعلیٰ یا ذلیل تصرف کا سمجھتے جو حکام و والدین و مالک و قاتلین سنہوا وس سے حلال و حرام کے احکام کی مثل اطاعت اونہیں خیال کرتے اسیواسطے جبکہ قرآن مجید میں آیت اتخذوا احبارهم ورهبانهم اربابا من دون الله نازل ہوئی عدی بن حاتم جو پہلے اہل کتاب سے تھے کہنے لگے کہ ہم اپنے احبار و رہبان کو رب نہیں پکارتے تھے تو حضور علیہ الصلوٰۃ و السلام نے اصطلاح قرآن مجید کی بتلائی کہ آیا اونکو حلال کردہ کو حلال و حرام کردہ کو حرام نہیں جانتے تھے عرض کیا ہاں فرمایا مراد یہاں یہی ہے پس اصطلاح قرآن مجید میں یہ بھی عبادت میں شمار کیا گیا جو غیر معنوی اعلیٰ درجہ کی تصرف کی مثال تصرف خدا تعالیٰ و اوسکے ملائک و ستارونکا ہے جو خدا کی طرف کفار اپنے نزدیک تقرب کرین علی ہذا ارواح اوثار کا تصرف ہے اور ذلیل درجہ کے تصرف کی مثال ہوت پرت کا تصرف ہے اور پوجا کا سبب یا تقرب حق ہوتا ہے یا تقرب ملائکہ وغیرہ خواہ بنفسہ کوئی مستقل سمجھو یا نہ سمجھو کہ جو خدا کی طرف تقریب کردیں یا دفع ضرر جسکا معمولی برتاؤ کے طور پر خیال میں نہ آوے جیسے ہوت پرت کا اور پرستش و پوجا کا باعث کافر یہ سمجھتا ہے کہ متدسون کا تصرف اور جنیون کا کافر عادت کے طور پر معمولی طریق سے نہیں ہوتا پس حقیقت عبادت کی دریافت ہوئی کہ عبارت اوس ذلت خاص سے ہے جو بمقابل اوس عزیز یا ذلیل کے کیجاوے جیکا تصرف معمولی طور پر مثل دوسری اجسام عنصری کے نہیں ہوتا اور حلت و حرمت اشیا میں تصرف اون عزیز یا ذلیل کا سمجھا جاتا ہے پس بنسبت عبادت و اتباع و اطاعت میں بھی بنسبت عام و خاص ہیں وجہ یہ کہ نماز و روزہ مسلمان میں اتباع و اطاعت و عبادت تینوں متحقق ہیں اور لله يسجد من في السموٰت والارض طوعا وكرها کے موافق اتباع و عبادت صورت کرہ میں متحقق ہے اور اطاعت نہیں اور اتباع و اطاعت والدین میں بنظر والدین اتباع و اطاعت متحقق ہے عبادت اونکی نظر سے نہیں گو بنظر حکم خدا عبادت ہے کیونکہ حکمت عملی تین قسم پر ہے ایک تہذیب اخلاق ہے جو متعلق شخص شخصاً شخصاً کرکے ہے دوسری تدبیر منزل تیسری سیاست مدن لیکن کلام ہمارا تہذیب اخلاق میں ہے اور اطاعت والدین تدبیر منزل میں ہے پس عبادت و ذلت بدین معنی اہل اسلام و کفار میں متنازعہ فیہ ہے کفار اس ذلت کو سوا ے خدا تعالیٰ دوسروں[1] کی نسبت بجا لانا کمال سمجھتے ہیں خواہ بمقابل عزیز ترین یعنی خدا ے پاک کے ہو یا عزیز ملائک یا ارواح بزرگون یا ستارہ یا دیونکی ہو و علی ہذا اور اہل اسلام سوا ے خدا ے پاک کے کسی کو شریک خدا سے جانتے ہیں اور کہتے ہیں کہ عبادت کا مستحق وہ خالق وجود مطلق ہے کہ مقید اپنی قید سے دوسرا دین نہیں آسکتا کہ مقید ایک تنگا کہاں کا مثلاً ایک دوب کا نال نہیں بنا سکتا تاکہ آزادی و حریت غیر سے ہر شخص انسانی عاقل بالغ کو انصاف حاصل ہو اور اوسکی اقسام سے مثل نماز و روزہ و حج و زکوٰۃ و ذبح و نذر و طواف ہے کہ عبارت سات شروط[2] سے ہے و علی ہذا جو جو مثل حلت و حرمت اشیا و اقسام پوجا سے ہو اوسکو مخصوص کرتے ہیں اور مثل حرمت مدینۂ منورہ جو نبی صاحب علیہ الصلوٰۃ و السلام نے کی باجماع سے جو ہو اوسکی حرمت جانب خدا سے جانتے ہیں علی ہذا مجتہدین نے جو قیاس کتاب و سنت و اجماع سے نکالکر کیا ہو اوسکو خدا کی جانب سے کہتے ہیں وگرنہ شرط[3] کا تصرف جسمانی اشیا سے اور نسبت بطور معمولی کے رفع نہیں ہوتا کفار و مشرکین کے طور پر اونکے مقابل میں عبادت کی اقسام کی ذلت مسلمان اختیار نہیں کرتے گو مرجائیں تو مرجائیں و باوجود یکہ انبیا مقدسین و شہدا کی تصرف و اعجاز و کرامت کو بطریق غیر معنوی کے معتقد ہیں اور اونکی اطاعت و اتباع کمال سمجھتے ہیں لیکن عبادت اونکی جائز نہیں کہتے کہ اونکی نماز پڑھیں یا اونکے نام کا روزہ رکھیں یا اونکے نام نذر گذرانیں یا اونکا طواف کریں یا اونکے نام پر ذبح کریں یا حلال حرام کو اونکی جانب سے جانیں و فاتحہ و درود کو اطاعت والدین یا شفقت برادر و اولاد جانتے ہیں کہ اوسیں اون نہ گونکی مثل والدین کی اطاعت ہوتی ہے جیسے علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے ذبح کیا کرتے جیسے تغسیر آل عمران میں مذکور ہوگا علی ہذا اسفو صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم امت کی طرف سے

---

[1] مخفی نہ رہے کہ کفار اہل ملکوتی دونوں کو کبھی یوجتے کہ اونکا مثل ہنود کی روزہ رکھتے جو ہر ایک روز کو منحوس ستارہ سے منگل کا روزہ و سکر کا بنظر ریح و زہرہ دیوتا کے کرتے ہیں یا مثل ہنود و یہاں تک کہ کفار اہل ملکوتی کو بھی پوجتے کہ اونکا مثل ہنود کی روزہ رکھتے جو ہر ایک روز کو منحوس ستارہ سے منگل کا روزہ و سکر کا بنظر ریح و زہرہ دیوتا کے کرتے ہیں یا مثل ہنود و یہاں تک کہ کفار اہل ملکوتی دونوں کو کبھی ی

رجع کرتے اسمین خدا کی عبادت ہوئی اور جیسے تقبیل قدم والدین بنظر محبت ماں باپ کی تعظیم و عبادت خدا ہی ویسے تقبیل حجر اسود مین تعظیم و محبت حجر اسود ہی بنظر اسکے کہ جو فائدہ چہل و دوم مین بیان ہوگا ویسے ہی طواف کعبہ اور نماز مین اوسکی طرف توجہ کا بیان فائدۂ مذکور مین آتا ہے اور حسب آیت قرآن کے کسی نبی کو جائز نہین جو کتاب و حکمت دیا جاوے کہ کہے کہ مجکو سوای خدا کے عبادت کرو اور صورت عدم غیریت کے لحاظ سے دوسرا حکم ہے جسکا حکم زیر آیت ماکان لبشر الکایت کی ذیل مین اور زیر آیت قل یٰعبادی مین ذکر کرین گے اور حسب حدیث صحیح فضل العالم علی العابد کفضلی علی ادنی کہ مرشد بمقام حضور بوجہ نیابت حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہوتے ہین پس اونکا تصور مرید کو بوجہ نفی غیریت ہوتا ہی کہ اوسمین اونکی تعظیم و خدا کی عبادت متصور کہ عامہ اوسکو بطور تشابہ سمجھین اور گو بے شبہ کہنے مانا کہ غیر خدا پر ردۂ عدم مین ہے اور جو عبادت وہ دراصل خدا کو ہی ہے حسن سنجری فرماتے ہین ؎ کا ترا ن سجدہ کہ بر روی زمین میکردند ۔ ہمہ روسوی تو دارند چہ مسجد چہ کنشت لیکن بصیرت کا طریق وہ نہین اور بصیرت کا طریق منحصر اسمین ہی کہ ہویت غیبیہ کو چونکہ عام وہی نفع رسان ہے عبادت کے لئے مخصوص کیجاوے الحاصل عبادت بغیر اللہ کرکے ظلم و ستم ہے کہ جو متعلق وجود کا حکم مخصوص ہے اوسمین دوسرے کو شریک کرنا سخت نادانستگی کی بات ہے اور یہ ممانعت بھی بندونکے نفع کے لئے مقرر کی گئی ہے کہ عبادت اختیاری مین اکثر تصورات کو بڑا مخل ہی اور شے کا تصور دلکی زمین کے اندر تخم کی مثال ہے زمین مین کہ زمین کو اپنی طرف کھینچتا ہی چنانچہ اس تصور کی نسبت کسی نے فرمایا ہی رباعی ای برادر تو ہمین اندیشۂ ۔ ما بقی تو استخوان و ریشۂ ۔ گر گلست اندیشۂ تو گلشنی ۔ ور بود خاری تو ہمہ گلخنی ۔ پس کسیکی نسبت بطور مغائرت عبادت کے ذلت اختیار کیجاوے پس ضرور خدا سے فراموشی ہوگی تو ان اشیا کا اثر اسکے دل مین ضرور مثل تخم کی اُگیگا تو صورت بت پرستی مین سوای سنگینی کے اور کیا پیدا ہوگا **فائدۂ ہفتم** جاننا چاہئے کہ ہر چند شریعت اسلامیہ دنیاوی امور مین بہت کچھ مفید ہی لیکن زیادہ تر اوسکا فائدہ قیامت مین ہوگا نظر ران قیامت کی تحقیق درکار مختفی نرہی کہ جیسے عالم اعیان سے انسان تا بعالم خاک آیا ہی ویسے اس عالم سے اوسکو اور سفر درپیش ہے جسکے وجود مین شک نہین اوسکی تصدیق حضرات انبیا کے ارشادات سے مع شواہد اونکے زمانہ اور ہمارے زمانہ کی دریافت ہوئی کہ اہل ایمان کے لئے اوس عالم مین راحت دائمی اور مشرک کے لئے جہنم دائمی الا ما شاء ربک ہوگا اور اہل توحید ایک اہل تقوی ہونگے گناہ سے دوسرے گناہگار وہ حسب آیت لا یصلیھا الا الاشقی الذی کذب و تولی کے دوزخ نطفی مین داخل نہونگے گو ورود ہر ایک آدمی کا دوزخ پر ہوگا یہ دوسری بات ہی جسکی تحقیق سورۂ مریم مین مذکور ہوگی ساری اہل کتاب سابق و اہل اسلام کے ایمان و اسلام کا نفع و دارمدار قیامت کے ثبوت پر ہی جسکی تصریح زمانۂ آدم سے چلی آئی ہی چنانچہ آدم نے قابیل کی نسبت کہا جیسے تکوین مین ہے کہ جو اوسکو کوئی ماریگا وہ سات گنہ پاویگا کہ قیامت مین یہ امر خوب متصور ہے اور نوح نے حسب فصل نہم کتاب تکوین کے فرمایا ہی کہ بادلونکا طوفان پھر نہ آویگا جبتک کہ کمان آوے یعنی جبتک کمان خداوند چار خلفا حسب فصل ۹ مکاشفات یوحن کے آوے قیامت کی بادل برابر کمندۂ ما علی الارض اوسوقت تک نہ آئینگے جبتک خداوند چار خلفا نہ آوین اور خداوند چار خلفا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہی کہ مین وقیامت تو امان تہی پیر یعنی سبقت کی اور موسیٰ کو خدا تعالی نے فرمایا کہ مین تیری باپ دادو ابراہیم و اسحاق و یعقوب کا خدا ہون تو بقول مسیح جیسے فصل ۲۲ متی انجیل مین ہی اسمین قیامت کی خبر نکلی کہ خدا زندونکا ہی مردونکا نہین کہ نیست محض وہ ہوگئی ہون اور معتقدین جزا کے نزدیک دو صورتین متحقق مین ایک قیامت دوسرے جنم جسمین نام بدلین تو جبکہ اونکی ارواح بدستور قائم ہین نیست محض نہین ہوئین اور جنم لیا نہین کہ نام بدلجاوے تو ضرور قیامت مین وہ متجسد ہونگی اور نیک جزا و بدسزا پاوین گے اس مقام سے جبکہ فرعون نے موسیٰ سے اونکی باپ دادو نکا ذکر سنا کہ خدا نے یون فرمایا ہے تو اوسکو قیامت کی دلیل جانا پڑا اوسکو تعجب ہوا کہ کیسی صورت قیامت ہوسکے کہ اتنا عظیم تغیر واقع ہو تو موسیٰ علیہ السلام نے اوسکا تعجب رفع کیا کہ قیامت کا نشان اپنا عصا سے دکھلایا کہ دیکھو یہ عصا ہی اور وہی اثر گر ہوگیا اور ہر عصا کا عصا بنگیا ویسی ہی قیامت کا تغیر ہوگا اور سورۂ طٰہٰ کا پڑھنے والا جبکہ سورت کے مضمون کو تورات کی دوسری سورت سے جو کتاب خروج سے عبارت ہی مطابقت کریگا تو بیان قیامت کے مقام پر یہی الفاظ پاوے اور کتب موسیٰ کو ہر ایک پیغمبر بالعد تسلیم کرتے چلا آئے اور تناسخ یعنی جنم کے ابطال مین قرآن مجید مین دلیل عقلی ارشاد ہی وحرام علی قریۃ اھلکنٰھا انھم لا یرجعون حتی اذا فتحت یاجوج و ماجوج و ھم من کل حدب ینسلون ۂ یعنی حرام ہی اوون قریہ والون پر جنکو ہمنے ہلاک کیا ہی کہ وہ دنیا مین پھر رجوع کرین جبتک کہ کھولدیجاوین یاجوج و ماجوج اور وہ ہر بلند و پست کرۂ زمین سے نکل پڑین اور ہزار سال بعد چار خلفا کے خداوند کی جیسے فصل ۲۰ مکاشفات یوحن و فصل اول و ۳۸ و ۳۹ حزقیل نبی ہی فارہی یاجوج والی رشیا حدب شمالی سے اور اہل اسپین وغیرہ ستیاگیلانی یاجوج حدب غربی و جنوبی کرۂ زمین پر پھیلی ہوئی ہین چنانچہ اسوقت مین اونکی خروج کی تحقیق اس کتاب کے مقدمۂ ششم سے ظاہر ہوگی جبتک ظاہر ہونیکو سوای کتب مقدسہ کے انبیا کے کون جانتا تھا پس وہ جو ایسے امر بعید از عقل پر متعلق ہی وہ بھی ضرور ہونیوالا ہی پس جنم کا ابطال ظاہر ہوا اور قیامت کا آنا ضروریات سے ہوا اور ممالک مقدس پر ہر حدب سے نکلنا بعد بار بار تشریف آوری مسیح کی متوقع کہ یہ کی صلاح ممالک مقدس مین ہورہی ہی جسمین عمدہ درجہ سفید دجال و اوسکی پیروذکلہ ہوگا اور اوسکو قتل کو مسیح آوینگے اور دجال سے پہلے امام مہدی کا آنا ہی اور مہدی سے پہلے بنی اصفر روم اطلی کا تسلط ہوجانا ہی جو امام مہدی سے برباد ہونگے جنکے ساتھ خلفا ارابعہ

ہر وز ہی ہوں گے جیسے مہدیؑ ہر وز حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہیں دیسے خلفاء راشدین کے یہ طریق رجوع کا قرانی آیت اور فصل ہفتم کا شفات میں ظاہر ہے بطور تناسخ کے کہ جہان روح کو پہلے علاقہ تھا وہ چھوڑ کر دوسری جگہ اس دار دنیا میں علاقہ پکڑ شہید دوسری اس وقت میں یعنی آیت واذ اخذ ربک من بنی آدم من ظہورھم الآیۃ کا خوب ظاہر ہوا کہ پشت آدم میں ہم سب ذی روح تھے گو نفخ روح کہ عبارت اوسکے آثار کی تیاری سے ہے بعد تسویہ جسم کے ہوتا ہے کیونکہ اس وقت میں ایک ایک نبی تین ہزار دو ان حصہ زندہ انسان در یافت ہوا ہے تو جیسے کہی کی آٹھ ہزار آنکھیں در یافت ہوئی ہیں ہم اوس سے چھوٹی پشت آدم میں زندہ تھے پس جسم کے کیا معنی اور واقعات کے مقابلہ میں وہ خیالات جسم کی بابت جو آریوں نے لکھے ہیں اہل عقل کے نزدیک پایۂ اعتبار سے ساقط ہیں گو اہل راے جزوی فرمیں وخوش ہوں مگر کسی دلیل کا صحیح کی بری معتد نہیں جیسے ہم اوسکی تحقیق میں مفصل سے رسالہ لکھنے والے ہیں یہاں پر اہل ایمان راے جزوی والوں کو مناسب سمجھے کہ قیامت کی تحقیق دنیا کے لئے ایسے طور پر کیجاوے جسمیں انکو تسلی وتشفی پیدا ہو اور منکرین کے لئے تنبیہ ہو پس پہلے لفظ قیامت کا استعمال بتلانا ضرور ہے جسپر دار مدار ایمان و اسلام کا ہے پھر اوسکی تحقیق کریں پس واضح ہو کہ لفظ قیامت بڑے واقعہ کے قایم ہونے پر بولا جاتا ہے اس مقام سے اہل اسلام میں پانچ جیہ مقام پر قیامت کا ذکر آتا ہے ایک جو مراد اوسکے لئے قیامت قایم ہوئی جیسے حدیث میں من مات فقد قامت قیامتہ وارد ہے اور یہ ہر شخص کے لئے بڑا واقعہ ہے دوسری قیامت وہ واقعہ کلان وفات حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہے جیسے حدیث میں ہے کہ وہ لوگ جو اب زندہ ہیں وہ قیامت دیکھ لینگے وگرچہ اسکے معنی دوسرے بھی ہوسکتے ہیں پر بعید ہیں تیسری وہ جو سورۂ روم کی آیت الٓمٓ غلبت الروم وھم من بعد غلبھم سیغلبون میں مذکور ہے کہ بصیغۂ مرفوف غلبت و بصیغۂ مجہول سیغلبون حسب حدیث ہی یعنی وہ جہاد جسکو نصاری ناحق کر دیتے کہتے ہیں جسکے معنی جہاد مقدس کے ہیں جسپر دس سو سال میں بیالیس لاکھ نصاری مارے گئے اور لاکھوں مسلمان بھی نصاری کے ظلم سے شہید ہوئے تھے اور ہر جنگیزخانیوں سے کہ بیٹی ٹہاؤ اہل اسلام پر دونوں نے چڑھائی کی پس اربعین سنت من اسلام کو اپنے گذ بچانیکی ضرورت پڑی اوسکی نسبت حدیث میں وارد ہے کہ ابن حوالکو فرمایا کہ جسوقت خلافت متنزل ہو مومن کی دلوں اور اوسوقت قیامت قریب ہے جیسے میرا ہاتھ تیرے سر پر اور ایسا ہی ہوا جو مذکور ہوا کہ سخت واقعہ واقع ہوا جسمیں اہل یورپ یعنی اصفہ وچنگیزخانیوں کی رہل پیل ہوئی اور باب قرب الساعۃ مشکوٰۃ میں ابو داؤد کی حدیث سے وقوص سے مرفوعاً مروی ہے کہ میں امید کرتا ہوں کہ عاجزنہ آوے میری امت اپنے رب کے سپرد کر دے کرے اوسکو نصف روز کہ مراد اوس سے یا نسو سال ہیں کہ یا نسو سال اہل اسلام کے یہ سب کے لوگ خاص غالب ہی پھر اوپر آفات نصاری وترکوں سے آئے یہ بھی ترک ہی تھے جو بعد ابن سرین کی اولاد ضلال راہ ہم ہے اسلام لائے جو در رس ۵ فصل ۴ و ۵ پیشگوئی میں نسبت کہ ہے کہ ممکن کہ کبھی تیری دشمن کہلائے اوین پر وہ تیری طرف رجوع کرینگے چنانچہ ترکوں نے اسلام کی طرف رجوع کیا جگاڈ اتا ہے چوتھا باب ہفتم مکاشفات میں ہزار ہفتم بہت مقدس اسلامی کو قیامت مقدس اولی کہا گیا ہی وہ بدستور موعودہ آئی پانچویں قیامت ہزار سالی عہد والی تھی چنانچہ صحاح وحسان وضعاف احادیث میں وارد ہی کہ میری ہزار سال بعد قیامت آویگی اسکے معنی کثیر اہل اسلام کو در یافت نہ تھی لیکن فصل اول واثنا لیس وراثنا لیس فرقہ ذوقہی ویسیوں یوحن کی مکاشفات سے اسکے معنی ظاہر ہو گئے کہ یاجوج والی روس وماجوج بین بعد ہزار سال خداوند چار خلفاء کے زور ہو کہ ممالک متقدین خداوند چار خلفا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطراف کو جہینا شروع کرین کہ بالآخر جبکہ مسیح مادر گرآنکر دجال کو قتل کرین تو مسیح پر وہ چڑھ جاوین او تباہ ہوں او حسب آیت حتی اذا فتحت یاجوج وماجوج وھم من کل حدب ینسلون والی روس جانب صدب شمالی کرہ زمین سے و ماجوج اہل تبہیا صدب جنوبی سے پہیل پڑے جنکی تحقیق مقدمۂ ششم میں مفصل آتی ہے اور یہ امر بخشم خود ہر ایک کو مشاہدہ ہی اوپر یہ تفصیل سے یاجوج والی روس کی فتوحات اولاد کوش پر جو جیحون کے پاس حسب فصل دوم تکوین کے ہی اور اولاد اسکنز بن کومرین یافث پر جس سے مروپر قابض ہوا اور فارس و بخارہ اوسکی ساتھ ہیں سے ہیں اور اوسکا سخت فساد اور باقی ہے کہ اہل اسلام کے سخت دشمن ہیں واہل جزائر یا امین شیر بہر سودا گران ساند وو دن سند وتاریسیں یعنی چین کی فتح اعنی انگریز کی سند وستان نسل تاریسیں کے پاس ہر ہاتک پہونچی ہے اور یتان چین پر اور فتح ہونی ہے اور جو جو کھا ہی باقی کے آثار شاہد اور یہ سب واقعات ہیں خیالات نہیں جسکے مقابل اہل ہندو وغیرہ خیالات کریں پس قیامت کبری کا آنا ہی ضرور ہوا جسکی یہ دونوں قومیں پیش خبر ہیں پس چھٹی قیامت کبری کی ہی حدیث میں جسکی نسبت ارشاد ہی کہ اوی جبرئیل جیسے تجلوا وسکے خاص وقت کے آنیکا علم نہیں ویسے مجملاً ہی نہیں لیکن نشان سے اوسکے یہ ہی یعنی دجال اور یہ ہی کہ حضرت امہ ہاجر (بیٹے آب) رقون بادشاہ مصر نے بطور محاورہ ابراہیمؑ سے سپرد کرتے وقت کہا کہ یہ ابھی حاضر ہے پس لقب آپکا ابو ہو گیا پھر ربع عظیم یعنی ختم المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور عرب کے ننگے ہونگے بادشاہ ہو جاوین جسپر کسی کو سوای پیشگوئی انبیا کے خیال ہی نہ تھا پس ایک حال کے وجود سے جو کتب انبیا میں وعدہ تھا جیسے فصل ۴ و ۶ پیشگوئی ہی وہ دلیل گرد انا گیا اور دوسری آیندہ کی بات پر جو کسی کے خیال میں نہ تھی وہ بھی وقوع میں آئی اور اب یاجوج ماجوج کی شوکت سے کہلم کہلا دلیل ہو گئی اور زیادہ تر حالات قیامت و دوزخ وجنت کے عالم لوکی تفصیل سے در یافت کرنے چاہئیں جنکا بیان آتا ہے اور اول زمانہ اسلام میں دلیل اوپر قرآن مجید میں عذاب قریب یعنی فتح بدر گردانی گئی جیسے سورۂ نبا میں ارشاد ہی انا انذرناکم عذابا قریبا یوم ینظر المرء ما قدمت یداہ و یقول الکافر یالیتنی

گذشت سن ۲ کہ ہم نے ان کو عذاب قریب بدر سے جبکہ کافر مردا بوجہل وہ جو اوسکے ہاتھوں سے پیش کیا ہی اور کہے کافر ابوجہل عبداللہ بن مسعود سے جبکہ اوسکا سر کاٹنے کو تھا کاش ہوتا یہ اوسکی مجکو مزدور نماز سے پس سکو حق تعالی نے دلیل قیامت گردانا اور حسب فرمودہ بدستور رفتہ قریب بہ قیاس کے ہوئی کہ مسلمانوں ضعیفوں کو اہل مکہ پر کرب فتح کا خیال تھا اور دوسرے بہت سے امور اسپر دلائل گردانے اور استبعاد امکان بہت سی دلائل تمثیل سے رفع فرمایا اور جو شخص وجود عالم کو خدا تعالی سے جانتا ہے کہ بہتی کا مطلق نے اوسکو حق سے پیدا کیا ہی اور حق عبارت آیت ہین روح اعظم سے ہی کہ نہ وہ جسم ہے نہ جسمانی نہ مرکب ہی جیسا اوصورت سے نہ اجزا ترکیبی سے اور نہ پہلی پہل اوس سے عالم ارواح وملائکہ پیدا کئے پہر اوس سے وجود عالم مثال اور پہر اوس سے عالم شہادت تو اوسکے نزدیک جیسے تنزل ہوتا چلا آیا کہ بطون غیب سے ظہور مین آتا گیا پہر اگر ظہور صورت بطون پا گئے گیا بعید ہی جو قیامت سے عبارت ہی اور بطون کے بعد پہر عالم کا ظہور ہوگیا جاتا ہے تعجب ہی اور جو شخص قیامت کا معتقد شق ثمر کا اوسکے نزدیک کیا بعید ہے کہ سو میل تک جاوہ کی زمین پہلے دفون مشق ہوگئی تھی رہی یہ بات کہ جیسے یاجوج کے حالات بطور متشابہات احادیث مین ہین جیسے کتب سابقہ کی پیشینگوئیان کیسی کیسی تشبیہات مین کہی ہین اور کس طریق سے در یافت ہوئین ویسے حالات قیامت بھی ہین جو آئندہ کہینگی اب تحقیق اوسکی اس مقام پر کرنی مناسب پس ظاہر ہے کہ معنی آیت کل شیء ھالك الا وجھه امن وقت مین بنظر کثرت تاویر کہ ہر ذرہ کائنات مین بمقابل وجود مطلق واجب کے اب ہی ہے اسکے یہ معنی ہین اور زمین پر جو اشیا ہین جب آیت کل من علیھا فان ویبقی وجه ربك ذی الجلال والاکرام فنا پذیر ہون گے کہ ظہور سے بطون مین چلے جاوینگے وگرچہ یہ ہی جملہ اسمیہ ہے مگر جو خصوصیت کل من علیھا فان کے اور معطوف علیہ کے مضارع ویبقی ربك سے اسم فاعل فان معنی حال واستقبال کے ہے سنکر کے رفع استبعاد کے لئے کہا جاتا ہے کہ جو معنی آیت دوم کو فہمکرے وہ سمجھے کہ خود مین اس سے مستثنی ہے اور جزا عظم ذنب سے صحیح ہے قیامت مین نشور انسان کا ہو گا جو اصلی چیز ہے پس مین کا باقی رہنا جسمین وہ جزہے ظاہر ہے کہ بروز قیامت اوسکو بڑی تبدیل ہوگی کہ حسب آیت یوم تبدل الارض غیر الارض کے بدلا جانا اوسکا اپنی حالت ہی ظاہر ہی دیکھو اس مقام پر دس ۲۱ فصل ۲۸ سفر شمعی کی جسمین زمانہ برہادی یہود مین بحث نظر سے آسمان جیسل کا مرتبن دہی کی ہو جانی لکھی ہی جو عبارت سخت زمانہ ہولناک سے ہے ویسے ہی بہت سے ہولناک امور سے زمانہ قیامت مین اہل اسلام کے مان مذکور ہین بہت کچھ امور محاورات پر محمول ہین زمانہ کا حسب حدیث زمین کا گرنا اوسکو غور کرنا چاہئے کہ ایک ایک ثابتہ مثل سورج ہے اور سورج زمین سے گیارہ لاکھہ حصہ بڑا ہے اور ستارہ شعری کی عظمت اس وقت مین بقابل سورج کے قدر ثابت ہی پس زمین کا اونکا گرنا بعید نہ ہے مگر ممکن بطور تخلی و تخالف حقیقی کے ہے جو حکما کے مان جائز ہے تو جیسے عالم غیب وجود سے ظہور مین آیا ہے ویسے غیب مین چلا جانا محال نہین دوسرے اوسکی تاویل کتاب یولیل کی مطابق ممکن وقریب قیاس جو مین نشان حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ کا تارون کا گرنا لکھا ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کے زمانہ مین وہ شہب کی کثرت ہوئی جیسے کثرت عہد تنسٹہ کے قریب مین ایک شب ایسی ہوئی اس مقام سے نشان نبوت سے کثرت شہب نشان نبوت ہوگیا گیا ہے اس مقام پر فصل ۱۱ نامہ عبریان باب بستم مقدمہ پیام اور تنبیہ دوم باب بست و دوم مقدمہ سفر نور کو کہنا چاہئے کہ زمانہ بعثت حضور صلی اللہ علیہ وسلم مین آسمانون کا جلکر گرنا ہونا اور اجرام فلک کا جلکر نکل جانا لکھا ہی مراد اوس سے مسیح کی شریعت کا منسوخ ہونا بتایا گیا ہے اور فصل ۳۰ حق کی مطابق پیشین پیشان نشان ملاحظہ ہین کہ میرا بار دگرانا ہونا وہ آسمان کے تارے گرین گے کثرت شہب ہوگی اور فصل ہم تکوین ہین فرمایا ہے کہ پانی کی بابت علی العموم یہ ہوگی جب تک خداوند جاری کی گمان نہ آوے لیکن خداوند کا گمان پہنچ گئی پہلی ہر دو حضور صلی اللہ علیہ وسلم و مسیح کی کہانی اور کہنچنی ہی ہے وہ ہی عنقریب مطابق عدد عکس وسعہ شوری کے جیسے سنہ موعود جملہ ثابت ہوتے ہین ہونے والی پس قیامت کی آنیکی یہ صورت ممکن کہ نوح کے طوفان کے طور پر زمین پہر غرق ہو جاوے اور صور دوم سے پہر عالم پیدا ہوا اور حساب کتاب اپنے اپنے اعمال کا ہوا اور اوسکی مطابق جزا وسزا ہو پہر ہونا ایسے عظیم واقعہ کا ضرور ہے جسمین انسان کو اپنی ایمان کی جزا جنت وکافر کو دوزخ کی سزا در یافت ہوا اور وہ عالم حیوان سے عالم شہادت جسمانی والی نہین وہ عالم شہادت باقیہ حیوان ہوگا کہ وہ خاص عالم روحانی ہے نہ عالم مثال اول اور نہ وہ عالم شہادت فانیہ ہی بلکہ وہ عالم ہے جدا گانہ جسکو آیہ وان الدار الآخرة لھی الحیوان ہے کہ وارد یافتہ ہے اس مقام سے کہ فیصل ادخل الجنة سورہ یٰس مین شہید کیواسطے ارشاد ہی حالانکہ جسم اوسکا دفن ہوا عالم شہادت ضرور ہی ظہور مین یعنی عالم شہادت پس تخالف عالمون سے جو ناواقف ہی اوسکو تعجب و انکار امور عادہ قیامت پر ہوتا ہی اور جو مضمون آیت ہین ان یخلق مثلھم بلی کی مطابق مثل سے واقف ہی اوسکو کچھ تعجب نہین یہ امر یاد رکھنے کا ہے جس سے طور و کافر عدم آشنائی سے منکر ہوتے ہین حالات یاجوج وماجوج کو غور کرین کہ کس طریق سے اہل اسلام سمجھ رہے ہین اور واقع مین یہی روس واکثر اہل یورپ نکلے پہر یہ مطلب عظیم وہ سمجھے جو زمانہ کے حالات وواقعات سے اور تنبیہات انبیا سے واقف ہوا اور محاورہ کلام یہ و شاہد وعلم بیان کا واقف رکھتا ہو تو اون یہود مثال جنکی نسبت مثلھم کمثل الحمار یحمل اسفارا کتب معانی و بیان پڑھاتا اور پڑھاتے سے اوسکے

عاری ہو **فائدۂ ہشتم** مخفی نہ ہے کہ صور عبارت ہی عالم مثال سے جسکی تفصیل آتی ہی اور جو دنیا مین واقعہ ہوتا ہی اوس سے قبل عالم مثال مین ہو جاتا ہے جیسے ظاہر ہوگا پھر جو یہان سے فنا پذیر ہوتا ہے وہ دوسری عالم مثال مین صورت پکڑتا ہے پس اس مقام سے حیات شہدا جو باوجود پاش پاش ہو جانے اجسام کے اور اونکے پاش پاش اجزا کے دفن ہونے سے ممالک مختلفہ مین اونکے اصلی جزو کے علاقہ سے قبر مین ستر در ستر گز فراخی اور دو سری مورا سکی شل اوس عالم مین اسکو ظاہر ہوتے ہین اور فنا فی الارض نفخۂ صور اول سے ہوتی ہین لہ توجیکہ شہادت مین اشیا بعد تیاری عالم مثال کے آتی ہے ویسے عالم شہادت سے عدم اعنی بطون عالم مثال دوم مین جاتی ہے پس نفخ ثانیہ سے زمین کی عالم شہادت والی مثل و مشابہ اپنی داوس عالم مثال مین متمثل ہونگی جو عالم حیوان الحیوان یعنی زندہ ہے اور اوس عالم مثال مین بھی بہت سے ایسے مورد واقع ہوتے ہین جنکا ہونا عالم شہادت مین بعید ہوتا ہے مثلاً بعض نیک آدمی جب قصد زنا کرے وہ اپنی اوپر عالم مثال مین دس بیس گز کا ناہتی حملہ کرتے ہوے دیکھے یکی ہذا دوسری بداعمالی کا حال ہے پس جیسے عالم مثال مین بہت سے امور مین جنکا ظہور عالم شہادت مین اوسی طور پر نہین ہوتا بلکہ اکثر بطور مشابہ کے ہوتا ہی جیسے سات گاؤ دبلی سمات گاؤ موٹی وغیرہ خواب ریان و تصویر میت ناک جیسے آسمانی پیمانہ کا خواب بخت نصر وغیرہ سے ظاہر ہے و یوسف کو گرگ پھاڑنے سے تعبیر برادران یوسف کے مکر سے ہوئی تو اوس عالم آخرت مین جو عالم حیوان ہے مثل عذاب قبر وغیرہ کہ دس گز کے مقبرہ کے وسط مین اگر قبر مومن مین جسکے آس پاس دوسری قبرین ہون اور اوپر نیچے بھی قبرین اوسکے ہون ستر در ستر نوری ہوتا اسی عالم مین تصور نہین ہوتی بلکہ اوسکیلئے عالم مثال دوم ہے علیٰ ہذا جنت کی وسعت مین ہی اس صورت سے ہوگیا تعجب ہی اسیطرح دوسری امور مفصلۂ قیامت کا ظہور کرلیجئے نہین ہوا آنکہ شریعت کی صحت پر اوس مین صراط ہوگا کیونکہ شریعت کے مسائل بال سے باریک و تلوار کی باڑھ سے تیز ہین اور صراط اوسکی صورت و مثال ہے جو یہان شریعت پر جیسے چلاہے ویسے وہان اوسپر گذریگا علیٰ ہذا میزان کے اعمال کا حال ہے کہ اعمال حسب میزان اوسکے مناسب تمثل ہونگی اور عالم مثال کی یہ صورت ہی کہ ایک نجیب مثال مادہ مجرد مین جو عدالت کے وقت مین آدمی کی پشت سے اونکی اولاد نکالی گئی اوسمین ہزار ہا عالم تھے جو ملائکہ اوس سے آشنا نہ تھے گو ارباب ملائکہ سفلی ہی تھی پس اوس مین قبول کی زیر مقدس ہین سنا ہی اولاد آدم کا اول حشر سے کچھ بعید نہوا اور جیکہ عالم مثال کا وہ دوسری شہادت کا عالم ہو جانا دریافت ہوا پس ایک اہل جنت کو زمین و آسمان و ملک اسمین تبدیل مین دریافت ہونا دشوار نہوا کیونکہ بقول صحیح اہل جنت مثل ملائک ہونگے عین ملائک عالیہ جنکو لذت مجامعت و حواس حاصل نہین بلکہ ہر اہل جنت کو بقول صحیح جیسے فضل اہل انجیل مین ہی جیسے اونکی زمین مین ایک عورت کو چھوڑا ہوگا اوسکو سو حور مین ملینگی اور چونکہ اہل اسلام مین عورت کا چھوڑنا بدین گذرگا ارواح مطہرہ یعنی مثل ملائک جنت مین ضرور ہونگی پردہ لوگ جو خیثی مثال اس دنیا کے طالب مین اگر انکار ایسے امور کا کرین وہ معذور ہین جیسے نصاریٰ کو اسلام اخیر حرکہ مین اور انجیل مین جو ایک کو سو عورت کا ملنا لکھا ہی اوس سے غافل ہین پس جنت مین حور کی ہونے پر اگر انکار کرین وہ اپنی خیثی مثال ہونے کے سبب لائق مین باطن وہ جو جہاں دیدہ ہے اوسکو اوس درد والے کو سو عورت ملنا بمثال بطور محاورہ دریافت ہوتا ہی اور نخاصفرا مین آگ کے دریا دریافت ہوتی ہین کیونکہ حدیث سے وضع ہوگا قطع یا آگ سے مین یا دوزخ کہ ایک درجہ کا ہی اوسکی مثال اوس عالم مین جو مثال اس عالم شہادت کی ہو دریافت ہونے کچھ بعید نہین اور اوسمین عذاب ہی آگ سے یعنی آگ کا عذاب ایسا ہے کہ گویا ستر حصہ آگ کی ہے جاذب نہین کیونکہ اس آگ کا عذاب ایک دم کے دم مین ہی کیسکڑون عمر تک ستی ہو جاتی ہین اور وہ سوختگی ہوتی ہین اور وہ جھلسنا ہوتا ہے جو ہلاکت نہ ہو ہلاکت ہونا تو نہین کہ موت سے نجات متصور ہو اگر عذاب منقطع ہو دیسے ستی کو خیال گذرتا ہے اور جو کہ جنت سے اونکو عیش ہوا و ہماری تقریر شافی قصۂ اصحاب کہف کو نہین جس سے حشر اجساد ظاہر ہے ہماری تقریر سے بھی حشر اجساد ظاہر ہے عالم حیوان مین جیسے قرآن مجید مین ہی وان الدار الآخرۃ لھی الحیوان اور دار آخرت البتہ وہ دار صاحب حیات ہی کہ دوام ثابت نہین **فائدۂ نہم** بعض امور آسمانی اہل شرع کی تحقیق مین ظاہر ہے کہ جنت آدم وہی خلد وجحیم کے حوالی مین حسب حیثیت مسلم تکوین کے ہی اور باقی زمین کا میدان سواے مساجد و مقابر اہل اسلام کے حسب آیت اما اعتدنا جھنم للکفرین نزلا کے میدان دوزخ زمینی جیسے عقدہ ششم و تفسیر سورہ کہف سے نسبت یاجوج و ماجوج کے ظاہر ہوگا کہ اس وقت مین اونکی مہانی ہورہی ہے پس جہنم اخروی کو اوسپر قیاس کرنا چاہئے اور شدت سے سورج کی گرمی و ہریری سردی حسب متفق علیہ کے روایت کی ابوہریرہؓ سے جو باب تعجیل صلوٰۃ مشکوٰۃ مین مذکور ہی دوزخ کی ہی کیونکہ عالم طبیعت منفصر مین جو دراصل دوزخ ہی حرارت و برودت کیفیت فاعلیہ مین پس جبکہ زمین محاذی آفتاب بعید ہوئی حرارت آفتاب نے ایک حصۂ محاذی کو جلایا و زمہریر نے دوسرے کو سخت سردی سے جایا خداتعالیٰ نے زمین کی حرکت آفتاب کے گرد اس طریق سے کردی کہ گرم و سرد بغایت درجہ نرہی کہ عبارت دوسالنس دوزخ سے ہی جس سے ہمکو سردی و گرمی دریافت ہوتی ہی اور گمان ایسا گذرتا ہی کہ زمین روز بروز ایسی مدارنی پیدا کرتی ہے تا آنکہ ایک روز آفتاب کی پاس آجاوے اسیوجہ سے پہلے زمانہ سے شہاب کی کثرت ہوگئی پس بطور محاورہ کا رخت کے ارشاد ہوا کہ سورج سر زانو پر آجاویگا جیسے زمان بخت نصر مین ورس ۳ ۴ فصل ۸ ۲ سفر مشی کی پیشینگوئی مین زمین لوہے کی و آسمان پیتل کا ہو جانا لکھا ہی اور ممالک مقدس مین کتاب قوات موسیٰ مین دودہ شہد کی ندی مین

جاری ہونے لکھے ہین مطلب زیادتی سے ہی اور ایسے ہی درس ۱۹ فصل ۲۶ کتاب اجبار مین ہے ہر واضح ہو کہ معراج حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارہ مشہور ہین اونمین سے ایک بعد پیدایش ہوا جو باپ کو لیگیا اور دوسرا وہ جبکہ آپ اطفال مین حسب روایت مسلم جنگل مین کھیل رہے تھے اوسوقت شق صدر ہوا اور تیسرے قبل از فرضیت نماز کے جبکہ ملائک کو آپکی نبوت کی خبر نہ تھی یعنی زمانہ نزول وحی جلی سے پہلے ۴ سنہ پیدایش مین رویا مین نبوت ہی معراج خواب مین ہوا اور اس معراج مین خاص اوس عالم سے شب معراج کی سیر ہے کہ دم کے دم مین ساری عالم کے حالات کے نمونے اپنی مین حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مشاہدہ فرمائی اور وہ سیر قیامت کے حالات کی دلیل کہ باوجود یکہ بقول صدیقہ رضی اللہ عنہا اپنے بستر پر سے مفقود نہوی، وہ اپنی بطور شہادت کے مشاہدہ کر لیا جو شل ہماری رویت بصری کے متیقن ہے اور جو امور دنیا کی نسبت فرمائے تھے وہ ہمنے دیکھ لئے اور باقی تو معراج دوسری مین کوئی جسمانی اور اکثر روحانی ہین جیسے رسالہ معراج الرسول مین ہمنے لکھے ہین اور معراج سوم کو اسواسطے خواب مین کہا کہ نیل وفرات کی سبد و منتہا معلوم ہو اونکا نکلنا بیخ سدرہ سے جو آسمان ہفتمی پر ہے خواہ بطریق اہل یونان کہا جاوی خواہ بطریق تحقیق جدید متصور نہین ہو سکتا یہ نہین مگر عالم تشبیہ مین کہ ایمان جو مشبہ بشجرۂ طیبہ سدرہ ہی اوسکی دو ندیون مین ایک نیل مصفی تصدیق دوسری دوسرا اقرار مشبہ بفرات شیرین ہے اور معراج سوم اوسوقت ہوا ہے جبکہ ملائکہ کو رسالت و بعثت کی خبر نہ تھی اور حدیث مسلم سے صاف عالم خواب کا بیان ہے اور جو شخص معنی حدیث ان فی جسد آدم مضغۃ الحدیث سے واقف ہے کہ آنای حق تک بندہ مین متعین و سوا عالم ثابت پہر اوسمین کسی شے کی کمی پس عالم جبل عالم قابلیت اخفی اوسمین ثابت و عالم رحیم عالم اسما اوسمین باہر خفی ہے و عالم اعیان سراوسمین غیر لوشیدہ و عالم ارواح اوسکی روح مین صورت پکڑنیوالا و عالم مثال اسرافیل اوسکے فواد مین متمثل اور عالم شہادت جبرئیل ہفت طبق آسمان و زمین اوسکے مضغہ قلب مین مرئی اور جسم مین ساری اجسام کی صورت مثل براق یہ امور ہمنے تقریب فہم اہل زمانہ کے لئے لکھی اور اسقدر حالات یاجوج ماجوج سے دریافت ہوا کہ کس کس طریق سے حدیث نوکی تشبیہ کو نہ سمجھکر اونکے احوال کو ہم خیال کرتے تھے اور خارج مین یاجوج روس کا سردار اور ماجوج اہل سیتھیا کا گاگ وغیرہ نکلے ویسے ہی مشابہ وہم سے حالات قیامت دریافت ہونگے اور مملکت بلغار جسمین قسطنطنیہ ہی بہت آبادی ہی اور اوسمین جا بلقا وہی شہر جابلیاق ہی اور مملکت ایسین بلنیہ ہی بہت کچھ آبادی اونکو مملکت جابلقا و جابلسا کہتے ہین جو ممالک شرقیہ و غربیہ یورپ سے ہین اور اونمین اہل اسلام کی عملداری ہوئی پس اس معراج مین جو لوگ اہل اسلام دریافت ہوئے ویسے ہی مشاہدہ اونکی کثرت عالم مثال پر محمول اور نیز بوقت ارشاد حضور صلی اللہ علیہ وسلم یاجوج و ماجوج کی کثرت بمقابل اہل اسلام ایسی ہی تھی کہ مسلمان اوسوقت مین بہت ہی کم تھے لیکن حدیث قیامت مین جو آدم کو حکم ہوگا تو اوسوقت زیادہ کثرت یاجوج والی روس و ماجوج سے بطور محاورہ نسل آدم سے ہزار مین سے دو کم ہزار کر کے فرمائے گئے ہین علی ہذا خروج دجال ریل کا حال ہے جو حسب حدیث ایک دن مین ایک ماہ کی راہ جاتی ہے اور آگ و پانی اوسمین ہی اور دوزخ و جنت جیسے حدیث مین ہی اوسمین موجود کہ اول درجہ کی گاڑی خراتم جنت مثال اوسکی ساتھ ہونگے لئے ہے اور آخر درجہ کی دوزخ کی مثال قید کی اہل ایمان کے لئے اور دونون گوشون و طرفون مین ادنی امر مشترک کا فاصلہ ہوتا ہے کہ عرب مین ستر بہتر کثرت سے اشارہ ہی اور اسپشل ٹرین سفید کے دو کونون مین سترگز کے قریب فاصلہ ہوتا ہی اس مقام سے جنت آخرت کو قیاس کرنا چاہئے کہ حسب حدیث وہ پیڑ ہین اور بندونکی عبادات سے اوسمین درخت وغیرہ بنتے ہین جو اوس عالم حیوان یعنی زندہ مین وہ ظاہر ہون گے اور شرک و کفر بصورت آگ صورت پکڑینگی پس باعتبار اپنی نوع کے جنت و دوزخ اُخروی موجود ہین اپنے عالم مین جیسے اہل سنت اوسکے وجود کے قائل اور باعتبار اسکے کہ ہر شخص کے لئے اوسکے اعمال سے اوسکی پیدایش ہوسکے وہ قبل از اعمال معدوم ہو کیونکہ ابتک تمام امت محمدی کا خاتمہ نہین ہوا ہی یہی معتزلہ کا بھی قول ہے یہ امور ہمنے اسواسطے لکھے تاکہ دانا معلوم کرلے کہ عالم مثال مین تشبیہات اکثر دریافت ہوتی ہین اور فرمودہ انبیا کا راست و درست آتا ہی تا دریافت کر کر کہ قیامت فردا آنیوالی گو اوسکے بہت کچھ امور تشبیہ مین مذکور جیسے یاجوج و ماجوج کے حالات ہم مقدمۂ ششم مین بیان کرین گے دیکھو قرآن مجید مین بلا تشبیہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ کے کافر لوگ کان کہتے اور اللہ تعالی نے کان خیر فرمایا یہ ران محاورات کو سادہ نہین جانتا پس نیچری اپنی ناواقفیت سے اوسپر معترض ہوتا ہی تو ملا سے جواب بن نہین پڑتا سواسکے کہ بدیہیات جغرافیہ و اخبار متواترہ کا انکار کرے اور نہین جانتا کہ جیسے یاجوج و ماجوج کے امور بعید از قیاس بصورت معنی حقیقی تھے اور واقع ظہور ہوے ویسے ہی قیامت اور جنت و دوزخ کا حال ہی کہ اونکا دروازہ تک ہم پہونچ گئے پس انکا اہل نیچر سفاہت و کفر ہے **فائدۂ دہم** کتب منزل سابقہ کی نسبت بعض مقام پر تحریف و تبدیل کا اونمین مجکو اقرار ہے لیکن الفضل ماشہدت بہ الاعداء کی مطابق چونکہ اہل اسلام کے حالات اسوقت مین ہی اس کثرت سے اونمین موجود ہین جنکی تفصیل مجلدات مین نہ سماوے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایسے عمدہ معارج و نعوت پسندیدہ اونمین ہین جنکی حد نہین جنسے ہنوز اکثر اہل اسلام کم واقف ہین و قرآن مجید کی بہت سی آیات کے اجمال و اشارات کی تفصیلی تفسیر و تاویل اونمین بہت کچھ صاف صاف ہنوز موجود و جبکہ مقابل و مخالف کی کتاب مین جو در پے اندراس اپنے مخالف کے ہو جو خوبی کے بیان طلبی اونمین کہ اوس سے دوسری مخالف کو دعوی کی تصدیق مین کیا کلام ہو حالانکہ ان کو کیا عدالت مین نہین دیکھتے کہ جہان مدعی علیہ نے اقرار دعوی مدعی یا جزء دعوی کیا اوسکی یا جزء دعوی کے

گڑبڑی کرنے مین اونکو کچھ تردد واقع نہین ہوتا وہی یا البداہت یہان معاملہ ہی پس جبکہ مجموعہ توراۃ وانجیل کے فرمودہ کی مطابق اسلام کی خوبیان ظاہر کیجاوین جو مشہور اونمین موجود ہین تو کیسی خوبی کی بات ہی اور اگر اغلاط قوم یہود کا منشا بھی ظاہر ہوجاے جو توراۃ سے مطلب غلط سمجھ کے بیجا شبہات مسیح وحضور پر پیدا کرتے تھے مثلاً کتاب دانیال مین رویہ کے زمانہ مین جبکہ یہود برباد ہوے تو حمت کا فرشتہ میکائیل اونسے اوپہ جانا لکھا ہے اور زمانۂ ختم المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین جبکہ اونکی مقابل رومیہ برباد ہوے اونکے لئے رحمت کا فرشتہ میکائیل پھر آنا لکھا ہے کہ اوسنے سے میکائیل کے اونکی شکست ہوئی واسنے مین اونکی سرسبزی کی صورت بھی اور وحی کا جبرئیل سے متعلق ہی وحی لانے مین میکائیل کا تعلق نہین لیکن اس مطلب کو نہ سمجھکے وحی بوسیلۂ میکائیل طلب کرتے تھے یہ اونکی غلطی تھی دوسری بنی نضیر کی جلاوطنی وبنی قریظہ کی مقتولیت بھی فصل ۴۲ یشعیا مین لکھی ہے تو اونکے لئے ہلاکت کا فرشتہ بھی آنا ضرور تھا جیسے اکثر کے لئے سرسبزی بھی ہوئی اور یہ دفعہ ایک بڑا طومار جبرئیل مین اسکو وہ نسمجھے وعلیٰ ہذا پس اس مقام سے تفسیر وتاویل قرآن شریف مین مطالعہ کتب سابقہ ضرور اور نہایت نافع شے ہرا بالخصوص اسوقت مین تو اوصاف حمیدہ اسلام کا اون کتابون مین کمال تفصیل کے ساتھ موجود ہونا باوجود تحریف وتبدیل وتلویہ کے اسلام کو بیشک مفید ہی اور تحقیق تبدیل وتحریف وتلویہ مختلف نسخ ومدت دراز کو بہمدگر توراۃ وانجیل کے مقابلہ سے بقول علما کھل جاتے ہین پھر مخفی نرہے کہ ہنگام شروع ہجرت مین مجموعہ توراۃ عبریہ موجود تھا جسمین بعض کتب مثل دانیال وغیرہ کے کلدی زبان کے مترجم بھری تھے پس مجموعہ مذکور انجیلین جس قسم کی موجود تھین وہ مصدق قرآن مجید تھین اور بعد کو بعض مقام پر خود اصل نسخ مین واکثر ترجمون مین تحریف وتبدیل تعصبی بھی حسب آیت وما اختلف الذین اوتوا الکتاب الا من بعد ما جاءتہم البینۃ کے اپنی ہمچی کی موافق کردی کہ اونکو نصب بنی اسماعیل ہی تھا پس تحریف وغیرہ مطلب سے مسلم اور بے مطلب خیال مین نہین آتی پھر بھی چونکہ توریۃ عبریہ کا نسخہ دو تین مرتبہ مترجم پہلے مترجمون انگریزونسی ہوچکا ہی ایک یونانیہ جو بطلیموس کی بیٹی بطلیموس ثانی نے ستر اشخاص مین سے دو دو سی ترجمہ کرایا اور باہم خلاف معتدبہ نپاکر متفق علیہ تراجم کا نسخہ جاری کرایا اور احتیاط کے لئے دو دو کو علیحدہ کرکے ترجمہ کرایا تھا کہ ایک دوسرے کے ترجمہ کو نہ دیکھے تو اس صورت مین پہلے وہ ہی قابل اعتبار تھا تیسرا نسخہ سامریہ تھا پس جو مضمون متفق علیہ تینون مین موجود ہے وہ ابتک قابل اعتبار ہی کیونکہ باہمگر ادیان مختلفہ مین وہ مروج ہی اور ایک دوسرے کے خون کے پیاسے اپس مین وہ رہی ہین اور یہ عادت مین بعید ہی کہ جو ایک تحریف وتبدیل قلمی نسخ مین کرے تو اوسکا مقابل دوسرا بھی وہی کردے اور امام رازی کا ذو یہ خیال ہی کہ ایک دین والون سے بھی ایک ہی تحریف تمامی عبریہ اون نسخون مین ہوسکتی جو زمین پر قلمی نسخہ منتشرین پر اسمین مجھکو اسقدر کلام ہے کہ زمانہ برابر ادھر بار دگر بیت مقدس کے بعد ہی نسخہ کم رہ گئے تھے ممکن ہے کہ ایک قوم جنکے پاس نسخے کم رہی ہون ایک طرح سے کرسکین بلکہ اسلام کے شروع زمانہ مین عبریہ نسخ کے سنہ قوم یہود نے بدلے بیشک بدلے تاکہ ہزار ہشتم زمان اسلام ثابت نہو فی پائے کہ اوس سے پہلے مسیح کا اقرار ضرور ہے پس حسب آیت انما نحن مصلحون کی یہ اصلاح لگائی جو حال مین موجود ہی اور یونانیہ کے نصاریٰ نے پر دوسری مقام سے کہ نسخ قلیل تھے جیسے فصل ظاہر ہون کے لیکن لویان مختلفہ وتراجم مختلفہ اون لوگون مین جو ایک دوسرے کے خون کا پیاسا ہو یہ امر عادتاً متصور نہین ہوسکتا کہ جو ایک بدلے وہی دوسرا بدلے اور انجیل مروجہ یونانیہ کے بھی تراجم مختلف قبل اناسلام مذاہب مختلفہ مین موجود تھے گو اصل کتاب انجیل عبریہ کا پتہ نہین چنانچہ ایک یونانیہ جو سنہ ۱۳۱ عیسوی مین ترجمہ ہوا دوسرا رومیہ جو سنہ ۱۳۱ عیسوی مین مترجم ہوا اور یہ ہر چوتھی صدی عیسوی کے بعد یہ یونانیہ مروجہ ہوا گو بعض رسائل مثل خط یعقوب ۵ و ہودا و نامۂ دوم یوحن مین اختلاف واقع ہوا کہ ایک ہی ترجمہ مین ملین دوسری مین نہ ملین یہ امر آخر ہے جنکے اکثر کے وجود محل کی فہرستین سنہ ۳۱۵ و سنہ ۳۱۷ و سنہ ۳۱۹ و سنہ ۳۲۰ و سنہ ۳۲۵ و سنہ ۳۲۹ و سنہ ۳۳۹ عیسوی کے دوسری مصنفہ نسخے ملتی ہین پس جو مضمون باہمگر مذاہب متفاوتہ مین ملین تو وہ ہی قابل سند ہین رہا ترجمون کا حال جو بعد کو ہوے دوسمین فہم ترجم کا اکثر دخل ہے وبہت سے مقام پر تحریف وتبدیل قصدی بھی اوسمین ہی جسکو علماء اسلام نے بہت کچھ بیان کیا ہی اور حدیث لا تصدقوا اہل الکتاب ولا تکذبوہم کے معنی علماے سے شرح مشکوٰۃ مین ملا علی قاری نے نقل کئے ہین کہ یہ اوس مقام پر ہے جہان سند اہل اسلام کو اونکے قول کی نہو پس اگر سند وہ قابل سند وگر مخالف دریافت ہو وہان تکذیب لابد ہی جیسے بعض مقام ہم بیان کرین گے تو دار و مدار اونکے کلام کا بحث پر ہے پس اس مقام سے باوجود ثبوت تحریف کتب مقدسہ کی آخر کار حدیث ناسخ بخاری ہے جو کتاب علم مشکوٰۃ کے اوائل مین ارشاد بلغوا عنی ولو آیۃ وحدثوا عن بنی اسرائیل ولا حرج منقول ہی کہ پہونچاؤ مجھسے اگرچہ ایک آیت ہو اور حدیث کہو بنی اسرائیل سے اور نہین ہے روکے شیخ عبدالحق محدث دہلوی ترجمہ مشکوٰۃ مین ذیل حدیث ہذا مین علماے سے نقل کرتے ہین کہ اونکی کتابون مین عجائب وغرائب ہین جو نقل کرنے چاہئین اور فی الحقیقت اس فقیر کو عجائب وغرائب بفضلہ تعالیٰ اونمین بہت کچھ دریافت ہوے پس اوسمین ہی جسکو تحقیق کے درجے ہوا جو تفسیر وتاویل وتفصیل آیات قرآنی مین بہت مفید دریافت ہوے ایک اپنی ایمان کے ساتھ اطمینان بڑھا دوسرے مقابل کی تہکیت ظاہر ہوئی تیسرا قیل وقال مفسرین سے ایک طرف ہوا اور بعض مقام پر ایک قصہ قرآن مجید کا پانچ دوسرے کی لئے نہ تنہا وہ معلوم ہوگیا جیسے مثلاً آیت او کالذی مر علی قریۃ کا قصہ ہے کہ کوئی کافر کا لکھتا ہی اور کوئی نبی عزیر کا کہ اوسمین باوجود اسقدر فرق بین کے

کیسکا انمیں سے قصہ نہیں بلکہ ایک دوسری نبی کا قصہ ہی جو ایک کافر کے ساتھ واقع ہوا پس اون کتابوں سے ایک نسلی پیدا ہوئی اور قرآن مجید میں ہے فسئلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون ۱۲ یعنی سوال کرو اہل ذکر سے اگر تم نہ جانو یہ خطاب اگرچہ کافروں کو ہے لیکن جو مطلب کہ قرآن میں مجمل ہوا ور کتب سابقہ میں مفصل وہ حسب حدیث حدثوا عن بنی اسرائیل کے قابل التفات کہ اون کتب سے اپنی آیات کی تفصیل دریافت کیجاوے اسی سبب سے بعض حضرات صحابہؓ اہل کتاب سے سوال کرتے جیسے فائدۂ ذیل سے ظاہر ہے۔ **فائدۂ یازدہم** باب لا یسال اھل الشرک عن الشھادۃ کتاب شہادت بخاری میں ابن عباسؓ سے منقول ہے جسکا خلاصہ یہ ہے کہ اے معشر المسلمین کیسے اہل کتاب سے سوال کرتے ہو اور تمہاری کتاب منزل علی النبی نئی اخبار ہے اللہ کے ساتھ جسکو تم پڑھتے ہو محض خالص ہوئے اور حدیث کی تکملہ اللہ تعالیٰ نے کہ اہل کتاب نے بدلدیا اوسکو جو لکھا خدا نے اور بغیر کیا انہوں نے اپنے ہاتھوں سے اپنی کتاب کو اور کہا کہ یہ خدا سے ہے تاکہ لیں اوسکی عوض میں تھوڑا مال کیا باز نہ کہے تکو وہ علم کہ تکو آیا او نسے سوال کرنے سے اور قسم ہے خدا کی اونمیں سے کسی کو ہم نہیں دیکھتے ہیں کہ کبھی تمسے سوال کریں اوسکو جو نازل کیا گیا ہے تمہاری طرف انہی پس اس سے ظاہر ہوا کہ زمانہ صحابہ میں حدیث بخاری بلھو یعنی ولو آیۃ وحدثوا عن بنی اسرائیل ولا حرج پر بہت سے صحابہؓ کی کہ ادنیٰ حج کے تین میں تعمیل ہوئی تھی پس مانع ایک ابن عباسؓ اپنے اجتہاد سے ہوئی اور عامل حدیث مذکور بہت سے ہوئی اور ابن عباسؓ کی مراد ان الفاظ سے کہ کیا باز نہ کہے تکو وہ علم کہ تکو آیا او نسے سوال کرنیسے وہ ممانعت ہی جو حدیث منسوخہ فاروق عمر رضی اللہ عنہ میں ہے جو کہ فاروقؓ ایک مرتبہ کوئی کتبہ لائے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چہرۂ مبارک سرخ ہوگیا اور پھر دوسری مرتبہ عرضکیا اور تیسری مرتبہ کی عرض پر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اے عمرؓ تو نہیں دیکھتا ہے چہرۂ مبارک کو تب عمر رضی اللہ عنہ نے وہ کتبہ پھینکدیا پس اس صورت میں کتب سابقہ کی طرف توجہ سخت عیب کی بات ابن عباسؓ سمجھے لیکن زیادہ حضرات صحابہؓ کا عمل حدیث ناسخ حدثوا عن بنی اسرائیل پر رہا وہی معتبر بات ہی کیونکہ ابن عباسؓ کا یہ فرمانا کہ تم دریافت کرتے ہو اور وہ دریافت نہیں کرتے حدیث مرفوع کے خلاف کی سو اقیاس کے خلاف ہی کہ وہ ہماری کتاب کے منکر اور ہم اونکی کتاب کے معتقد ہیں اس سے ظاہر ہے کہ قبول پہونچی دوسری حدیث ناسخ کے یہ قول ابن عباسؓ ہے چنانچہ بعد پہونچنے حدیث حدثوا عن بنی اسرائیل ولا حرج ناسخ کے اونکا قول وہ ہی جو ابن خلدون نے اپنی تاریخ میں لکھا ہے چنانچہ اوسمیں ہے کہ کتب مذکورہ کے احکام منسوخ ہیں اور نسب میں ترجمہ دیگئی ہے تورات کی نقل کے اور ایسے ہی قصص انبیا میں جبکہ لئے جاویں مسلمانوں سے اور تورات کے صحیح نسخ سے جسکی صحت پر ظن غالب ہوا اور واقع ہوئی عنایت تورات میں نسب موسیٰ علیہ السلام و اسرائیل و شعوب اسباط و اونکے مابین و آدم صلوات اللہ میں اور نسب و قصص ایک امر ہی کہ نہیں دخل اوسمیں نسخ کو اور نہ باقی رہے مگر نسخ صحیح و نقل معتبر کے تحری لیکن وہ جو کہا جاتا ہے کہ اونکے علمانے بدلدی تورات کے موضع اپنی اغراض سے اپنی دیانت میں (جیسے معاملے کے دیکھنے والے چند مقام سے خلاصۂ مضمون تورات کو دیکھکر ایسا گمان کرتے ہیں کہ وہ مضمون بعینہٖ کسی خاص ایک۔ مقام میں نہو کہ اب یکجائی نہیں ملتی اور قرآن شریف کی آیت عن بعضھم اضعفہ سے یہ خیال کرتے ہیں) پس کہا ہی ابن عباسؓ نے جسے نقل کیا بخاری نے اپنی صحیح میں کہ یہ بعید ہی اور کہا معاذ اللہ کہ قصد کرکے کوئی امت امتوں میں سے اپنی نبی پر اُتری ہوئی کتاب میں کہ اوسکو تبدیل کرے اور وجود اوسکا معنی میں ہو اور نہیں تحریف کیا اور نہیں بدلا مگر تاویل کے ساتھ اور گواہی دیتا ہی اسکو اللہ تعالیٰ کا قول کہ اونکے پاس تورات ہی اوسمیں خدا کا حکم ہے دگر بدلتے تورات کے الفاظ نہوتی اونکے پاس وہ تورات جسمیں خدا کا حکم ہے (یا قرآن مجید میں ہی کہ فراوی لاؤ تورات اور اوسکو پڑھو اگر ہو تم سچے) اور وہ جو قرآن مجید میں ہی تحریف و تبدیل کی نسبت اونکی طرف مراد تاویل کے ساتھ ہی مگر یہ کہ آگئی ہو اوسکو تبدیل کلمات طریق غفلت و عدم ضبط سے اور تحریف اوس شخص سے جو تحریر اجی بچانتا تھا پس یہ ممکن ہے عادت میں خصوصاً کہ ملک اونکا جاتا رہا اور اونکی جماعت آفاق میں پریشان ہوگئی اور ضابط و غیر ضابط و عالم و جاہل برابر ہوگئے اور نہو ملک کے جاتے رہنے سے حفاظت کرنیوالا پس آگئی اوسکے سبب سے تورات کی غالب صحف میں تبدیل اور تحریف غیر معتدبہ اونکی علما و احبار سے اور ممکن ہے اوسکے ساتھ وقوف صحیح کا اوس سے جو قصد کرے قصد کرنیوالا اوسکے لئے بحث کے سلسلہ انتہی۔ فقیر کہتا ہی کہ گو مجکو بخاری میں ابن عباسؓ کا یہ قول پہلا نہیں ملا جو ابن عباسؓ سے نقل کیا اور بعض مقام پر اصل نسخۂ عبریہ کے سنون میں تحریف بعد کو قصداً ہی کی اس طور سے کہ بعض نسخ غیر معتبرہ میں کاتب کی غلطی سے ایک شے تھی اور دوسرے نسخہ معتبرہ میں صحیح طور پر ایک امر لکھا ہوا تھا جو مفید اہل اسلام و غیر مختلف تھا پس یہودنے غلط نسخ کو جاری کیا اور نیز زیر آیت انما نحن مصلحون سے ظاہر ہوگا کہ ہزار ہفتم اہل اسلام میں انہوں نے قصداً افساد دیا اگر آدمؑ سے لیکر بہت مقام پر صدہا میں اُڑا دیں وہ جو نسخ یونانیہ میں موجود ہیں جیسے سابقاً تمہید میں مفصل کیا گیا پس نسخۂ عبریہ میں وجود آدمؑ سے تا سنہ ولادت تارح پدر ابراہیمؑ صحیح طور پر مطابق نسخۂ یونانیہ کے بوقت ہجرت سنہ تھا اور بعد کو اوس نسخۂ عبریہ کے سنہ تا زمان ولادت باسعادت و نبوت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحیح ہیں جس سے ساتوین ہزار کے شروع میں نبوت ہوئی جس سبب سے سبت کو مقدس حسب اشارہ فصل ۲ تکوین کے یہود حسب فصل ۳۱ و ۳۵ نامہ عبرانیوں کے نصاریٰ سمجھتے جیسے فصل اول تمہید میں لکھا گیا لیکن حدیث ناسخ بعد ثبوت تحریف و تبدیل کے کتب مذکورہ میں ہی جیسے قرآن سے ظاہر ہی کیونکہ بحق

حال مخفی نہیں رہتا چنانچہ ساتویں ہزار کی بابت کسقدر انہوں نے تغیر کیا لیکن بحث سے حال صاف ظاہر ہوگیا کہ درو غگو را حافظہ نباشد مثل مشہور ہے کہ چند سو سنین تحریف کی مگر حد حدوث دسبت کے اندر تغیر نکر سکے جیسے فصل اول تمہید میں ہمنے مفصل لکھی اور جبکہ ہزار ہفتم آدم میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خداوند چار طلفا کی نبوت ہوئی اور عبداللہ بن سلام کی قوم نے اوسکے انتظار میں پر سبت کی تعظیم چاہی تو آیت یا ایھا الذین اٰمنوا ادخلوا فی السلم کافہ نازل ہوئی اور ارشاد ہوا کہ اب انتظار خدا تعالیٰ کے آنیکا قیامت میں باقی رہا نہ سبت کا اور یہود نے جو مسلمانوں پر اعتراض کیا اوسکا جواب دیکر ارشاد فرمایا کہ آدم امت اکیلا تہا یعنی سبت کا پیشینگو پس بھیجے اللہ نے اوسکے بعد انبیا سبت کی بشارت دینے والے اہل حق کو اور ڈرانیوالے کافروں کو اوسکی شوکت سے اور اونکی ساتہ کتاب تہی تاکہ وہ حکم کریں اونکے درمیان جسمیں وہ اختلاف کرین اور نہ اختلاف کیا مگر جبکہ آئی اونکے پاس بینات ہزار ہفتم پس ہدایت کی اللہ نے مثل عبداللہ بن سلام کی یہ بطور خلاصہ مذکور ہوا پس اس سے ظاہر کہ صحیح توریت عبریہ میں اوس زمانہ میں زمان آدم سے تا ولادت ابراہیم یہی سنہ صحیح صحیح تہے جو فصل اول تمہید میں لکھی گئی اور یہود نے بعد کو بگاڑی کہ زمانہ وہب بن منبہ میں غیر صحیحہ اونکو ملے کیونکہ توریہ کی مطابق جو انہوں نے نکہ مدلکہا ہی وہ موافق حال کے نسخہ عبریہ کے ہی اور تاریخ کا بینہ گواہ ہی کہ اوسمیں زمان سے اسوقت میں دلالت تاریخ پر ہر حضرت ابراہیم تک اکثر سنہ غلط ہین جیسے سنہ سامریہ کے اکثر غلط ہین کہ ایک ہی لازم آتا ہی کہ آدم ۲۲ سال قبل نوح کی وفات یافتہ ہون اور ایک سے لازم آتا ہی کہ نوح نے قریب زمانہ ابراہیم میں وفات پائی ہو اور نسخہ یونانیہ سے بعض اہل اسلام نے سنہ صحیح صحیح زمان آدم سے نبوت وجود باجوج تک چھ ہزار ہین لیکن اسلام کے زمانہ کے بعد نصاریٰ نے اوسمیں ہی تصرف کیا کہ ولادت ابراہیم سے بعد کے سنین اوسمیں صحیح نہین ہی اور مقدار زیادہ حساب سے ہوی جاتی ہین اور فرقہ پروٹسٹنٹ کے ملمانے باوجود دریافت تحریف کے سنین نسخہ عبریہ کو معتبر کہا تاکہ سبت مقدس بار در گرانے مسیح کو ٹہہراوین پر شوکت یاجوج وماجوج سے پہلے ہزار ہفتم کی حد ہنوز موجود ہی پس بحث سے غلطی وصحت ظاہر ہے کہ سنین نسخہ یونانیہ آدم سے تا حضرت ابراہیم صحیح ہین اور ولادت ابراہیم سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک سنین نسخہ عبریہ اکثر درست ہین والا ماشاء اللہ سنین کلام نہین غلطی ہذا انجیل کی تحقیق ہین قول ہے مثلاً فصل ۲، ۷، ۸، ۹ دانیال ہین خدا کی بادشاہت کا قیام زمانہ ہر قلی سلطنت ہین اسلام سے ہی کہ اسلام والون نے اوسکو برباد کیا اور اوسکی مطابق فصل ۵ متی ہین مثلھم فی الانجیل کی تفسیر بہت صحت کیساتہ ہی تو اوسکی مقابل بلکہ خود لوقا کے قول کی مقابل جو فصل اول کتاب اعمال ہین مسیح کے قول سے خدا کی بادشاہت کا استفسار کرتے ہین تو مثلھم فی الانجیل کی تقریر کتاب لوقا مین صحیح نہین لکھی اور توریۃ کے بہت سے مقام کے ترجمونکی غلطی انجیل سے ظاہر ہوتی ہے پس ملاک معتبر یہ ہی کہ اوس سے اہل کتاب کی غلطی کا پہل جاتی ہے کہ چند مقام پر تورات کے ترجمون مین ایک غلطی ہے جسکا منشا عدم فرق لفظ سائر قوم وغیر قوم ہین ہی کہ سائر قوم سے مراد اہل اسلام ہوتے ہین اور غیر قوم سے مراد رومیہ دیکھو ورس ۳ فصل ۱۲ و ورس ۱۸ فصل ۸ انکوین کو جو ورس ۲۵ فصل ۳ کتاب اعمال ہین یہی اولاد اسماعیل ہے کہ ساری گہرانے اونسے برکت پاوین گے یہ صحیح ترجمہ ہی پھر دیکھو ورس ۱۸ فصل ۲۲ انکوین کو یہی اسحاقی کہ اوسمین ترجمہ ساری خود سے غلط کیا جسکی غلطی ورس ۸ و ۱۰ فصل ۱۳ نامہ گلتیون کی ترجمہ سے کہل گئی کہ اوسمین غیر قوم مذکور کی نسبت جنسے اور رومیہ ہین حوالہ ورس ۱۸ فصل ۲۲ سے بتلایا ہی اور نیز عدم فرق بادشاہت خدا زمانۂ اسلامی وملکوت آسمانی زمانۂ اول مسیح و بادشاہت اسرائیل زمانہ بارد گر مسیح سے سخت غلطی ہی تو اس قسم کی غلطی کا منشا عدم فرق ہے اور جہان مواقع اشتباہ اونکو ہین کہ اونکو وہ مطالب نہین کہلے تو بعض مقام پر اپنی فہم کی غلطی کے سبب سی سخت غلطی کرتے ہین جنکو اکثر ہم مفصل کرینگے اور ہنوز کتب مذکورہ مین اہل اسلام واسلام کی مدائح ہی بہت کچہ ہین جنکو دیکہکر بہت دل خوش ہوتا ہی اور وہ دشمن اسلام کے پاس سے ملے ہین پس کب عقل تسلیم کرتی ہی کہ قوم شمن نے اپنے دشمن کے فائدہ کے لئے اونکو بنایا ہو بلکہ وہ بڑی قابل اعتبار ہین البتہ اون کتابونمین تشابہات بہت کچہ ہین جیسے دوسری کتب ہی خالی تشابہ سے نہین چنانچہ منشابہ فی التورلۃ کی تفصیل فصل ۳۳ سفر تثنی مین تفسیر محمد رسول اللہ مین لکھی ہی کہ خدا آیا سینا یعنی مکہ مین جیسے کہ کو سینا کر کے فصل ۱۲ نامہ گلتیون مین پولوس کہتے ہین اور لکہتے ہین کہ اوسمین عہد جدید کتب سابقہ کی مطابق ہونا ہی جو عرب مین ہے جہان اولاد ہاجر بستی ہے اور وہان مکان مقدس مثل ہمارے بیت مقدس کے ہی اور ہر فصل ۳۳ مذکور مین لکھا ہی کہ زہی خداوند سیعیر کی سیر کرنے گیا کہ بصری پولوس سیعیر یہ اسی آیت مین دو مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لیگئے پر فصل ۳۳ مذکور مین ہی کہ آ ہٹر اخداوند صحرای فاران مین یعنی طیبہ مدینہ طیبہ مین جو صحرای فاران مین ہی اسی جیسے یُجَادِلُوْنَ اللّٰہَ کے نیچے بیضاوی نے لکہا ہی کہ یہود خدا کو فریب نہ دیتے تہے بلکہ مراد رسول اللہ کو فریب دینے سے ہی بحذف مضاف یا بلحاظ مضاف کہ خلیفہ نبی ہی مستخلف ہوتا ہی پس ہی حال فصل ۳۳ مذکور وغیرہ کا ہی لیکن قبل اسکے کہ تصریح قرآن شریف مین محکم ومتشابہ کی ہو قوم کو مقام شبہ تہا چنانچہ قرآن مین اسی جگہ کہ کے والون کا اعتراض مذکور ہے کہ کیسا ہوا ہی اس رسول کو کہ کہانا وہ چلے بازار دنمین بنابر آن اوائل مین عمر فاروقؓ کی ممانعت مذکورہ بابت نقل کتب سابقہ ہوئی اور بعد کو جبکہ قرآن شریف مین محکم ومتشابہ کی تصریح ہوگئی اور قرآن مہیمن وشامل اونکے مضمونون کو ہوگیا پس ارشاد ہوا کہ نقل کرو بنی اسرائیل سے اور نہین ہی حرج اور نیز مقابل ارشاد حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کلام ابن عباسؓ کب مسموع ہوسکتا ہی جو حدیث منسوخ سے لیا ہی دوسرے خود بعد اطلاع حدیث مذکور کے ابن عباسؓ کا قول دوم بقول ابن خلدون

موجود اور کتب مقدسہ کے مطالعہ کی ضرورت ابن عباس کے زمانہ مین بیشک کم تھی کہ اونمین عبداللہ بن عباس سے عالم موجود تھے لیکن ہمکو اسوقت مین بہت ہی ضرورت اشد ہے کہ بہت سی آیات کی تفاسیر اونکی دریافت پر موقوف ہین **فائدۂ دوازدہم** نسوجمو عہ توریۃ عبرانیہ اکتیس پیغمبرونکی چالیس کتب کا ہی وگرچہ مجموعہ عہد عتیق مین ۳۹ کتابین مشہور ہین مگر فصل ۲۵ کتاب اشمال سے دوسری کتاب اشمال ہے ومجموعہ مذکورہ سے ۱۷ کتابین ہی ثابت ہوتی ہین جو زمانہ موسیٰ سے تاملاکی پیغمبر آخرین مگر بعض اونمین سے خود موسیٰ کے ہاتھ سے گم ہوگئین جیسے اسرار نامۂ موسیٰ ووصیت نامۂ موسیٰ اور کہتے ہین جیسے بعض علماے اہل اسلام مستند مثل شیخ عبدالکریم جیلی رحوم صاحب کتاب انسان کامل فرماتے ہین کہ اونکے مضمون انجیل مین مندرج ہوے اور بیشک انجیل مین بہت سے مضمون اسرار ووصیت کے موجود ہنوز ہین جو ہنسے ماخوذ ہوے اور یوس مجموعہ مین صدہا پیشینگوئیان خصوصًا اسلام کی نسبت موجود اب تک ہین جو صحیح ہین اور بعض بطور اشارہ بلکہ شروع عنوات ہین ہی آسمان وزمین کی پیدایش ہین ملکوت آسمانی زمانۂ اسلام وملکوت ارضی زمانۂ اسحاق کی طرف اشارہ ہی دوسری بہت سی پیشینگوئیان اوسمین مندرج ہین جو انجیل وقرآن مجید کی مطابق وقوع مین آئین اور اس مائدہ خاص مین مطابق ہو رہی ہین جیسے فصل ۳۸ و ۳۹ و ۴۰ حزقیل ہین مطابق فصل ۴ و ۲۰ مکاشفات کے اسلام کی خوبی کی پیشینگوئی اور ناصیحت یاجوج روس وماجوج کی کہلم کہلایا ہی اسی کتاب دانیال کی پیشینگوئی اہل اسلام کی نسبت کہلم کہلا ہے پس اس مقام سے جہالت اوس اہل یورپ نیچری کی ظاہر ہے جبکہ نصاریٰ سے مسیح کی پیشینگوئی بطور غلط کے جو کتاب دانیال سے مشہور ہو رہی ہی سنے تو کہے کہ کتاب دانیال بعد وقوع واقعات کے قرب زمانہ مسیح مین لکھی گئی ہے حالانکہ اوسمین اسلام کے حالات مفصل موجود ہین اور بعض حال ہنوز اوسکے واقع نہین ہوے اور اونکا انتظار ہے جیسے مسیح کی بارگر آمد اور کتب سابقہ مین بعض الفاقیات جنکو لم کہتے ہین نسبت بعض مقدسین کی منسوب اور لم قبل از بیان وسعت منفرج مستفتیٰ آیت ان الذین یختلبون کباثرا الاثم والفواحش الا اللمم ان ربك واسع المغفرۃ مین ہین پس وہ اگر تمنون نسخہ تین توریت کے ملین اونکی تکذیب نکیجاوے اور اہل اسلام کو اپنے گھر مین فکر مناسب بلکہ لازم ہی کہ عصی اٰدم ربہ فغوی وجعلا لہ شرکاء فیما اٰتٰھما نسبت آدمؑ کی حسب تصریح حدیث موجود ہے جسکی سند توراۃ سے ہم لکھین گے اور حالت اکراہ مین جریان کلمۂ کفر سے کافر نہین ہوتا اور قرآن مجید سے سرد داڑھی پکڑنا ہارون کی موسیٰ کی نسبت ثابت ہے علی ہذا عذر ہارون وکادوا یقتلوننی قرآن سے غیر فحص پس ہارون سے جو منقول توراۃ مین ہے جسپر موسیٰ نے اونکا سر پکڑا اور داڑھی کھینچی بصورت اکراہ اس صورت مین کیا جاے تعجب ہے اگر تمنون نسخہ تین ملے اور جسکے بیان شراب جائز ہو اور نشہ کی حالت مین دوسرا جو قصدًا فعل نامناسب کرادے گناہ درامل اوسکا ہی نہ نشہ والیکا پس اسپر لزمًا کا قصہ بشرط وجود تینون نسخون کے محمول کیا جاوے اور جسکے بیان خرچی دینی درست ہو یا درست نہو اور بیہودہی اور بیہتی سے اونکو وقت مین نکاح درست ہو تو اگر بیٹے کی ہو مطلقہ سے موافقت بطور خرچی مثل یہود ابن یعقوبؑ سے واقع ہوا ور نہ ائی شرعی کی نوبت نہ پہونچی ہو جسپر حد لگی پس اس صورت مین بغیر از علم جو خرچی دیکر مجامعت کرے حد شرعی اوس سے مرفوع ہے پس اسپر بشرط صحت تینون نسخون کے قصہ یہود اکو سمجھنا چاہیے جبکہ اوسکو نبی کہین البتہ نبی معصوم مجموعہ نبوت ورسالت مین ہوتی ہین اور نیز معصوم الباطن ہوتے ہین جیسے شیخ اکبر رضی اللہ عنہ کا قول ہے چنانچہ موسیٰؑ نے قبطی کو مارا تو وہ باعث فرار وحصول صحبت شعیب ہوا اور سکو موسیٰؑ اپنا ظلم سمجھتے ہوے پس توبہ کرنے اونکو قتل طفل سے جتلایا کہ یہ الہام ہی علی ہذا یوسفؑ کو چاہ مین ڈالنے کا حال ہے بشرطیکہ نبوت اسباط سے مراد دوسری بھای یوسفؑ کی ہی ورنہ بظاہر مطابقت توراۃ ہے اسباط سے مراد یوسفؑ بنظر فہم ہین

فائدۂ سیزدہم قبل از زمانۂ اسلام انجیل کے نسخہ مین سے جو اجزا جن نے ایک نسخہ صحیح کیا اس سے بے اعتباری اوس نسخہ کی ظاہر نہین ہوتی بلکہ وہ اعتبار کی قابل ہو جو صحیح کیا گیا بخلاف اسوقت کے اصلاح کی جو نصاریٰ نے کیا جواب اول انجیل یوحن مین سنی جاتی ہے پس انجیل کے مضمون کی صحت کتب سابقہ کی تطبیق سے ہو سکتی ہی جیسے بعض مقام پر جو سیاق وسباق کے خلاف مجموعہ عتیق مین ترجمہ غلط کیا ہے اوسکی انجیل کے ترجمہ سے صحت ہو سکتی ہی جیسے سابقًا گزرا کہ رس ۸ فصل ۲۲ تکوین مین غیر قوم نکی برکت پانیکی جگہ جو اولاد اسحاقؑ سے نفع پاوین ساری قومین کر کے کیا ہی اور رس ۸ و ۱۰ فصل ۳ نامۂ گلتیون مندرجۂ مجموعہ انجیل مین غیر قوم کر کے کیا ہی وہ بہت صحیح ہی کہ ساری قومون کے برکت پانے مین زمانہ اسلام کی طرف اشارہ ہی اور رویہ غیر قومونکی برکت پانے مین مسیح کے زمانہ کی طرف اشارہ جس سے جاہل نصاریٰ اسلام کی نسبت پیشینگوئی کو ہی زمانۂ مسیح سے متعلق کر دیتی ہین اور مجموعہ متوسط اعنی انجیل مین اول کتاب متی کے ہے وہ بنظر اکثر عجب کتاب ہی بالخصوص مقدمۂ اسلام کی پیشینگوئی مین پر واقف وآشنا آدمی درکار ہے خواہ متی اول کے وہ کتاب ہو یا متی قرعی کے جو بعد رفع مسیح کے قرعہ سے حواری ہوے جسمین بادشاہت خدا سلطنت اسلام کا بیان بکثرت ہی جس آسمانی سلطنت کا وجود ہر قلی سلطنت کے خاص زمانہ مین فصل ۶ و ۷ و ۸ وغیرہ دانیال مین مفصل ہوا ہی اور بعض مقام کے اختلاف سے اکثر کتاب مین خلل نہین پڑتا چنانچہ واضح ہوگا اور متی کی کتاب مین ہی لفظ احمد کا ترجمہ اشارہ سے ہے جیسے ظاہر ہوگا اور فصل ۵ مین اوسکی مشتمل فی الانجیل کی مفصل تفسیر اور اوسمین بکثرت خدا کی بادشاہت اسلامیہ کا بیان ہی اور سواے تحریف بعض امور کے جیسے بعض مقام پر ملکوت آسمانی زمان مسیح کے مقام پر بادشاہت آسمانی کر کے ترجمہ کیا ہی عجب پاکیزہ مضمون پر مشتمل اور مجموعۂ توراۃ وقرآن سے اکثر مطابق

پس اوسکی مقابل ومخالف ورس ۲۰ فصل ۶ لوقا کی کتاب مین جو لوقا کی تصریح کے بھی خلاف مشتہر فی الانجیل مین لکھا ہی وہ محض تراشیدہ فہم ناسنجے اور ہرقیس مسیح کے صحابی مین یا تابعی اونکی کتاب مین بھی ذکر حضرت احمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مع دوسری بیان اہل اسلام کے ہے جیسے مفصل آتا ہے اور بقول بعض پطرس بھی تالیف جو سورۂ یٰسین مین رسول کرکے مین اور لوقا تابعی مین وممکن ہے کہ صحابی ہون وگواہ اونکی کتاب الانجیل مین بھی اسم احمد کی طرف اشارہ کی مسیح کی پیشینگوئی بلکہ یحییٰ ذکریا ومریم کی ہے لیکن اوسمین چونکہ مسیح کی پدر فرضی یوسف کے نسبنامہ کو خود مظنون کرکے لکھتے مین اس سے ظاہر ہے کہ اپنی فہم سے لکھی ہے گو اوسمین بہت سے مضامین منزل بھی درج مین اس مقام سے اگر غلطی اوسمین لوقا سے ہوتو کیا جاے تعجب ہی جیسے ورس ۲۰ فصل ۹ مین مذکور ہے جیسے بیان کی گئی پس اونکی انجیل مین بعض امور جو انجیل متی کے خلاف ہین جیسے یوسف نجار کا نسبنامہ ہی تطبیق اوسمین غیر ممکن التاویل کرمتی نے تو یوسف کے باپ کا نسبنامہ لکھا اور لوقا نے اوسکا نسبنامہ جسکے ساتھ اونکی ماں نے دوسرا نکاح کیا تھا لیکن لوقا اوسکو خود ظنی کرکے کہتے ہین اور متی نے اپنی کتاب مین ظنی کرکے نہین لکھا گو ایک نام اوسمین ناسخین سے رہ گیا ہی جو تورات سے ظاہر ہے اور پھر اوسمین بہت کچھ خدا کی بادشاہت اسلامیات کا مذکور اور یوحنا خود حواری ہین جو رسول کرکے سورہ یٰسین مین ذکر کئے گئے ہین اونکی انجیل کی فصل ۱۴ و ۱۶ مین جیسے تفسیر آیت سورۂ صف اذ قال عیسی بن مریم یٰبنی اسرائیل انی رسول اللہ الیکم مصدقا لما بین یدی من التورٰۃ ومبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد کے مفصل ہے جو موقع سے مذکور ہوگی جس سے اس زمانہ کے اہل اسلام محض ناآشنا ہین وجیسے تفسیر آیت اذ قال عیسی بن مریم للحواریین الآیۃ کی مطابق انجیل کی ناآشنا جو نسبت نزول روح قدس کی حواریون پر فصل ۱ و ۲ اعمال یوحنا کی انجیل مین ہے جسکو نزول فارقلیت کہتے ہین اوسکو مقدمۂ چہارم کتاب ہذا مین ہم بیان کرینگے اور باوجودیکہ بہت سے مقام پر تبدیل وتحریف ان کتب کے ترجمون مین ہے مگر پھر اہل اسلام کی خوبی کے بڑے شاہد ہین اور بعد کو نامۂ اعمال حواریین لوقا کا عجب تحقیقات کے ساتھ بالخصوص اہل اسلام کی نسبت ہی اور سورۂ یٰسین کی تفصیل بدون اس کتاب کے دریافت کے خوب نہین ہوسکتی اور نکتب ماقدموا واٰثارھم اوسکی طرف اشارہ ہی اور بعد کو پولوس کے ۱۴ نامون اکثر تحقیق کے مین خصوصاً توریت کے مطالب کی تشریح مین اور اسلام کی پیشینگوئی مین کہ صدہا آیات قرآن کا مطلب اونکی تفسیر سے کھلتا ہی پر وہ قیاسی وفہم کتاب ہی مین جیسے ورس ۱۷ فصل ۱۱ نامۂ دوم قرنتھیون پر پھر گواہ ہے اس جگہ فتنہ کے عہد موعود کی نسبت تاویل اونکی نادرست ہے ورنہ فصل ۱۲ نامہ گلتیہ مین اسماعیل کا بلاوعدہ کے پیدا ہونا بیشک ہی لیکن اسماعیل اونکا اسماعیل کے بابرعدہ پیدا ہونا بہت معتبر ہے جیسے ظاہر ہوگا مان اسقدر ضرور کہ اسماعیل کی اولاد کے وعدہ زمان آدم سے بلاتردد چلے آئے ہین اور اسحاق کے وعدہ مین خود ابراہیم کو اطمینان نہ تھا تو قسم کہانیکی ضرورت ہوئی تو اسماعیل کی اولاد کی نسبت جانا طمینان ہی تھی پس قسم کی کیا حاجت انکی نامونکی تعریف جو ہم سے لکھی ہین تو پطرس ہی اپنے نامو مین اونکی فہم کی تعریف کرتے ہین اور اللہ بڑے صاحب فہم ہین یہ ع گرتے ہین شہسوار ہی میدان جنگ مین وہ طفل کیا گرین جو گھٹنون چلے اونسے غلطی ہو تو کیا جاے تعجب ہی پولوس کے نامونکی غلطی کا اظہار ہم کرینگے اور اونکی نامونکی بعد نامۂ یہود اجوحواری ہی زندہ یہود اجو شریعت بالکل یہودی اور دوسری یہود اہین یہ یعقوب حواری کا نامہ پھر پطرس ویوحنا کے نامون مین پھر مکاشفات یوحنا ہے یہ دوسرا سر زمانۂ اسلام کے واقعات کی پیشینگوئی مین ہے جو ابتک گذری اور گذرتی اور نامحدود مذکور ہین ہی اسلام کی خوبی کی تصریحات واشارات بکثرت موجود ہین اور اس مجموعہ مین بعض مقام پر ایسے مضمون انجیل کے ہین کہ جنکی سند اس مجموعہ توریت مین موجود ہے و اہل اسلام کے مان اوسمین تصریح نہین وہ قابل تصدیق ہین مثلاً بذریعہ روح القدس مسیح کا مریم پارسا کے پیٹ مین آنا اسکو مسلم ہی اور بعد اوسکے یوسف نجار سے مناکحت ہونے مین اہل اسلام کا کچھ حرج نہین کہ یا کرہ کو حمل بغیر یوسف بخلاف مناکحت کی مطابق اشارہ پیشینگوئی فصل ہشتیا والانجیل کی ہے پس بعض مقام کے ترجمہ مین تحریف اور باوجود مخالف اسلام کو ضرر رسان نہیں جسکو خود ہم ان کتابون کی تطبیق سے ذکر کرینگے کہ اکثر وہ ناسخین کے دخل سے ہے **فائدہ چہاردہم** بعض علماے اہل اسلام جو دونون مجمد ہونگے باوجود مخالف مقامات کو نہین سمجھے بلکہ اکثر اونکی مذمت کرتے ہین اور جو اہل علم کہ اونکے بہت سے مقامات پر سمجھکر دپے تردید ہوتے ہین اوسکی یہ وجہ ہی کہ نصاریٰ مقابل قرآن جب مجموعۂ عہد جدید کو باوجود اسقدر تورات وانجیل کی پیشینگوئی کے تسلیم نہین کرتے اسوجہ سے اونکی زبانین ہی مقابلہ مین ذرا نہوتی ہین کیونکہ جواب دینا بادی ہی خواہ تحقیقی ہی ہو اور شکار گریز عقیدہ نہین ہی کہ یہ کتابین اون اصلی کتابون کا ترجمہ نہین ہین بلکہ انہین کے ترجمہ ہین بعض مقام پر تحریف ترجمہ مین ثابت ہی تو اونکی سارا ترجمہ ہی تحقیق کے طور پر نہین تو اونکا عقیدہ بیس عوام کے لئے خیال ضرور ہے کہ ایسا نکرین جو کہین منزل کا اہل اسلام سے انکار ہو جادی مان جس مقام پر صریح تبدیل کی دلیل ہووہ قابل انکار نہ ہو سوچے سمجھے مثلاً فصل نہم انیاں مین جیسے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سنہ ولادت یعنہ مذکور ہین کہ بادشاہ شین کی حوت سنہ مسیحی سے ستر ہفتے مقرر ہین اور وہی منشا ہو دیسے مسیح کی سنہ اٹھتر ہفتے بھی صحیح طور پر ہین اور ابتک وہ متبدل نہین ہوی جیسے ہم لکھین گے اور اہل اسلام دونون کو غلط سمجھتے ہین چنانچہ اس تقریر نے بھی بعض تالیفات مین پہلے اٹھتر ہفتون کو غلط کرکے لکھا تھا اور اس کتاب مین صحیح طور پر لکھتا ہون پر بعض تحریف مسیح کی اٹھتر ہفتونکی تحقیق مین ترجمہ نہین ہی اور حق یہ ہے کہ بہت کچھ بعض کتابون کا مطلب سمجھا دشوار ہے یا ہم ہی تکوین موسیٰ سے اوائل کا علی ہذا تورات وانشعیا وحزقیل ودیر میاہ وغیرہ کا کہ بدون تفصیل انجیل وقرآن کے بہت سے مقامات ظاہر نہین ہوتے اور اس

مقام سے قوم یہود مسیح کی روح کو نہ سمجھی اور برگشتہ ہوگئی ایسے ہی انجیل کا مضمون بہت سے مقام پر نسبت اسلام کی نصاریٰ نہ سمجھے اور اسلام نہ لائے اور بہت سے مقام پر آیات قرآنی کا مطلب عمدہ طور سے کتب مقدسہ کی تفصیل کی مطابق ہوتا ہے اور اس زمانہ کے اہل اسلام نہیں سمجھتے چنانچہ وہ ظاہر ہوگا پس بدیں وجہ فقیر نے قصد کیا کہ توریت وانجیل و قرآن مجید کے مطالب کو حسب مقدور تطبیق سے حل کرے کہ جو اسکو بشرط انصاف دیکھے منزل کو منزل تسلیم کرجاوے اور نصاریٰ کا یہ اعتراض ہی رفع ہوجاوے کہ ہماری انجیل کے مطالب کی سند مجموعۂ توریت میں ہے اور قرآن مجید کے اسطرح سے نہیں جیسے حواشی ہندیہ پر فرنس نصاریٰ سے ظاہر ہے حالانکہ قرآن اوس سے زیادہ مطابق ہے لیکن دقیقہ شناس درکار ہے **فائدہ پانزدہم** ہرچند کتب منزلہ کی مشابہ دوسری کتاب غیر منزل نہیں ہوسکتی لیکن یہ بھی دوسری قوموں کی پیشینگوئی جو پایۂ ثبوت کو پہونچ جاوے تو دوسری قوم کے لئے قابل اعتبار ہے اور نفس الامر میں ہی سچی کہ یہ نام مطابقت جزئی کا ہے نفس الامر کو جو اوسکا نفس ہو" رہا وہ جو مقابل سے ماخوذ لگا خصوصاً جب مقابل اوسکو تسلیم کرتا ہو تو اوسکی تنبیہ کے لئے یا تسلیم نکرتا ہو مگر اوسکو اسقدر عقل ہو کہ وہ جانے کہ کیسے یہ امور پایۂ ثبوت کو پہونچے مقابل پر سند ہے اور بحث نہیں جو سوائے بڑبڑ کرنیکے کچھ نہ جانتا ہو لیکن اہل عقل کو خاص کر زمانۂ حال کے واقعات کی پیشینگوئی دیکھکر غور کا مقام ہے چنانچہ فارسیوں کے ہاں بافعل کتاب سایر ہے اگرچہ اوسمیں بعض مسائل خلاف تحقیق ہیں پر جس دستور میں حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم و عمر فاروق رضی اللہ عنہ و قرآن مجید کا ذکر خیر ہے اوس پیشینگوئی میں غلطی نہیں جیسے آیندہ آتا ہے اور ہمارا مذہب خذ ما صفی ودع ما کدر ہے تو اونکے خلافیات ہمپر لازم نہیں کہ ہم تسلیم کریں اور ہنود کی کتابوں میں گو کیسی ہی رطب یابس پر مشتمل ہیں اور دساتیر کی مطابق گیارہ حصہ چونکہ زردشت سے زندوستا کی انکہ نکلا وہ وید بیاس ہند میں لائے اور وید اول رگ وید ہیں اندوستا کی ہی مطابق بالخصوص اکثر مضامین ہیں اور زمانۂ جنگ فارسیوں و گوگ و ماگوگ میں اونکا فارس میں جانا ہوا ہی جسکے ہاں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر خیر موجود ہے چنانچہ رگ وید کے منڈل سکت چار میں کوک کے قصہ سے پناہ مانگی گئی ہے اور سنہ قبل مسیح میں گوگ مملکت گیلان میں بسے اور بعد کو مملکت آلان و افغان میں گئے تو آلانی تاریخ کشمیر کے منادر تباہ کئے کیونکہ وہ یہودی تھے تو اہل فارس و گوگ نسل یعقوب سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حالات اہل ہند کو دریافت ہوئے اس مقام سے کلپ پدرم لغت سنسکرت میں راجہ کا منڈیو بہادر اللہ سکت اتہروں بیچ لکھتے ہیں چنانچہ اوسمیں اللہ سکت ہی منقول موجود ہے گو جیسے گایتری کو برہمن کے روبرو اگر کوئی دوسرا پڑھے تو برہمن اکثر یہی کہیگا کہ یہ گایتری اوم ہیونہ ہوا تا آخر ہماری نہیں ویسے اللہ سکتہ کا انکار کرتے ہیں پر واقف اوسکا جیسے مولف باجہیتی کتاب نعت حال کا مصنف اقرار کرتا ہے کہ لفظ ال کے ذیل میں لکھا ہے کہ اللہ کا لفظ سکتہ اتہروں وید کے حصہ میں ہے گو اس عرصہ میں وہ کم پایا جاتا ہے پر معروف و مشہور ہے اور اللہ سکت میں صاف صاف حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدح نام مبارک سے ہے اور اکثر پرانوں میں جنکو بڑا فرقہ ویشنو ہنود کا مانتا ہے اور خصوصاً کلکی پران میں کلکی اوتار کرکے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و مہدی علیہ السلام کا ذکر خیر ہے جو بالتفصیل آتا ہے پس اونکے لئے اونکی کتابوں سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حال کی تحقیق کرنی مناسب سمجھی گئی علی ہذا کوک والی رشیا اور دکوک اجوج کا ذکر ہے جنکو گوگ و ماگوگ کرکے توریت یونانیہ میں لکھا ہے کہ خود گرگ وید و اتہرین میں کوک کے شر سے پناہ مانگی گئی ہے جسنے زردشت کے وقت میں کیخسرو نے شکست کہائی ہے اگر بقول[1] قوم ہنود پر انکو تسلیم نکریں جیسے اکثر یہ کتب مقدسہ کو اور داریہ قرآن کو تسلیم نہیں کرتے لیکن ویشنو مت والوں ہنود کو اطلاع پانا ضرور ہے کہ یہ تو ظاہر ہے کہ اہل اسلام نے وہ کتابیں نہیں بنائی ہیں اور اونکی پیشینگوئی اکثر ظاہر مطابق ہے اور جیسے کتاب دانیال کو ملحد لوگ مسیح کے قریب زمانہ کے بتلانے لگے جبکہ غلط طور سے اوسمیں مسیح کا ذکر سمجھے ویسے یہ الزام ان کی نسبت ناداقفوں کا خیال ہے تو گو اونکی عزت آریہ و داریہ کے نزدیک نہیں پر ویشنو مانی والی اونکے اس امر کو غور کریں اور روم اٹلی و اسپین و مصر و یونان و چین والوں ہی خوبی کے ساتھ پیشینگوئی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت ہی پس اونکو ہی جاے غور ہے اونسے ہی اطلاع کرنا مناسب سمجھا گیا اور چونکہ یہ زمانہ اہل فرنگ کا آزادی کا ہے جسمیں ہر ایک شخص اپنی دلی عقائد و خیالات کو اظہار حق کے لئے بلا تکلف ظاہر کرسکتا ہے بنا بر آن مینے بھی اس مقام سے اپنے خیالات کے ظاہر کرنیکی جرأت کی کہ فقیر کو مسائل حکمت جدید و قدیم فیثاغورثی و حکمت اہل فارس و مشائیہ و یونانیہ و اشراقیہ و شاکتک ہنود و ویشنو و آریہ و برہمو سماج و چین مت و اہل چین کی و مسائل جغرافیہ و ہیئت قدیم و جدید و مسائل طب میں کچھ دخل ہے جو تفسیر و تاویل قرآن میں ہر ایک سو و اتفیت فی المجلد رکا ہے تاکہ مخالف منزل کی تردید و اقعی طور پر متصور ہو اور اونکی جواب دہی کی قدرت ہو کہ ناواقف اونکے اعتراضوں سے کیا جواب لکھ سکتا ہے جیسے فصاحت و بلاغت و معانی و بیان وغیرہ سے ماؤل کو اطلاع ضروری ہے اور جسقدر سائنس جدید بطور تحقیق ظاہر ہوتی جاتی ہے اوسیقدر روز بروز قرآن مجید کی تحقیق کہلاتی جاتی ہے جیسے معنی و اذ اخذ ربك من بنی آدم الآیہ و السماء ذات الحبك و اشرقت الارض بنور ربها و لقد زینا السماء الدنیا بمصابیح و الشمس تجری لمستقر و تغرب فی عین حمئة و ما یلفظ من قول الا لدیه رقیب عتید[2] منحه شیا

[1] آریہ و داریہ و داریہ ان تین قوموں کی تفصیل آریہ دیانند کے پیرو ہیں جو سخت متعصب ہنود میں ایک شخص تھا اور داریہ علی العموم اہل نار و زخ اور داریہ مسیح کی دار کے مستقد ۱۲ منہ

گرد و باہین آگ ڈالین جن مارتے ہین و علیٰ ہذا بہت کچھ ہویدا ہوتی جاتی ہین اور کتب مقدسہ کے بعد یافت پر تو بہت ہی کچھ قرآن شریف کا سمجھنا موقوف ہے جسے ہم مفصل بیان کرین گے اور جو مسائل سابقین بے تحقیق کو کوئی تحقیق سمجھ لے اور قرآن شریف کے مسائل کو مخالف سمجھے وہ سراسر غلط جیسے بعض جہلا تطبیق کتب سابقہ و قرآن کو برا جانتے ہین لیکن میرا یہ خیال ہے کہ تطبیق عیسیٰ تکمین بخش شے ہے کہ تردد سے پاک کر دیتی ہے **فائدۂ شانزدہم** (سوال) سابقاً مذکور ہوا کہ جب تک علوم مذکورہ سے اطلاع نہو قرآن مجید اکثر مقام سے خوب سمجھ مین نہین آتا یہ صریح غلط ہے اسلئے کہ عمر فاروقؓ نے بطلیموس وزیر سکندر کے زمانہ کا قدیم کتب خانہ بقول نصاریٰ جلا دیا جو نو سو سال کا تھا۔ جواب۔ یہ امر غلط ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسکندریہ کا قدیم کتب خانہ جلا دیا جیسے کبن وسنت کرای ویلو تاک تصریح اسکی کرتے ہین بلکہ کتب خانہ مذکورہ سیزر قیصر کے وقت مین جلایا گیا ہے اور بعد تسلیم کے اونکا زمانہ نزول قرآن کے وقت کا تھا جسمین واقعات دریافت تھے اور خود اہل صفا تھے اور اسوقت مین خود اہل اسلام نے دوسری علوم کی طرف توجہ کی اور صفائی جاتی رہی اور قرآن کی طرف توجہ کم کر دی پس اسوقت مین اون علوم کے مطالعہ کی طرف ضرورت مقرر کو بڑے تاکہ اونکی تبکیت ظاہر ہو جاے کہ عقلاً کے مسائل قیاسی صریح ایک دوسری کے مخالف اکثر ہین بخلاف کتب منزلہ کے کہ اوسکے مسائل یکسان ہین بشرطیکہ تبدیل اونمین نہوئی ہو جو وہ ہی بحث سے ظاہر ہو جاتی ہے اور فہم فہیم و محاورہ کی عدم فہمی دوسری بات ہی اور نسخ سے اختلاف عقائد نہین ہوتا کہ وہ عبارت تکمیل حکم سابق سے ہی کہ بعض مقام پہ دور کرنیکے معنی مین ہی ہے پھر سخی زہے کہ دل ہر ایک آدمی مین مطابق آیہ ماجعل اللہ الرجل من قلبین فی جوفہ کے ایک ہی اور سکی توجہ عادتاً ایک علم ہی کی طرف ہو سکتی ہے اور جب تک اہل اسلام اپنے قرآن شریف کی طرف متوجہ رہے مقامات عالیہ اونکو حاصل ہوے اور جسقدر اونکی باطن اونکو حاصل رہی کہ ربط سے تعلق اور خدا تعالیٰ سے واصل رہے اور اونکی بدولت حضرات اہل اسلام کو دنیا کی بادشاہتین ہی ملتی رہین پس ایسی حالت مین بالفرض والتقدیر اگر کتب خانہ اسکندریہ کو عمر فاروقؓ نے آگ ہی لگا دی ہو تو کیا جاے تعجب ہے نصاریٰ غور کرین کہ فصل اول نامہ نفرتیون مین کیا نہین لکھا ہے کہ مسیح کے زمانہ مین حکمت حکیم فیلسوف کا فلسفہ بدعت کہا جاویگا جو زمانہ اسلام کا نمونہ مسیح کا زمانہ تھا اور فی الحقیقت حکیم کی حکمت نامکمل سائنس سے خدا تعالیٰ کی توحید کس مقام پہ پہنچا سکی ہوتی بلکہ اکثر الحاد کی طرف ایک جہان کو ہوس ہے [illegible] جو عکر تا چلا جاتا ہے بخلاف زمانہ اسلام آسمان و زمین شہادت دیتے ہین کہ قرآن محمد صلعم کا جو [illegible] ہوتی ہے کہ [illegible] پرستی و آفتاب پرستی و مہتاب پرستی و [illegible] پرستی و طلائکہ و جن پرستی و بہت پرستی مین گرفتار تھا اور کوکتا [illegible] توحید پر [illegible] [illegible] [illegible]

ہون جو در پے محو کرنے و نقصان دینے کے اہل اسلام پر مستعد ہوئے اور فارس و ہند و چین و مصر و روم اغلی و اسپین و یونان مین بھی پہلے سے پہنچ چکے پس کب اہل عقل اسکو جملۂ اتفاقیہ کہہ سکتا ہے **فائدۂ ہفتدہم** مخفی نہ ہے کہ جیسے پہلی کتابون مین تشبیہات و استعارات بکثرت ہین کہ بغیر دوسری کتاب کے تفسیر کرنیکے نہین سمجھتے مثلاً درخت حیات درس نہم فصل دوم تکوین اور درس ۲۲ فصل سوم تکوین ایک امر سخت مجمل ہے علی ہذا درخت نیک و بد کی پہچان کا جو درس نہم فصل دوم تکوین مین ہے تو درس ۱۸ فصل ۳ کتاب امثال سلیمان مین درخت حیات خود خداوند کو فرمایا اور نیک و بد کی پہچان شریعت سے ہوتی ہے تو وہ درخت شریعت ہی اور خداوند سے مراد درس ۱۸ فصل ۲ مذکورین وہی خداوند جارخلفا حسب فصل ۴ مکاشفات کے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین جو فصل ۲ و ۳ سفر مشنی مین فصل ۱۱ و دیکھو فصل ۱۹ تکوین مین شیلو یعنی مسیح کے اوصاف کہ وہ اپنی لباس کو آب انگورین دھوویگا کہ آب انگور سے مراد یہودیونکی خون ہے کہ آپکی بد دعا سے یہود کا خون ہوا اور اسکی سوا بہت کچھ امور اس قسم کے ہین جو موقوف علم تشبیہ و کنایہ و لسان اشارہ پر ہین ویسے احادیث مین بہت سے امور محاورات و تشبیہ پر محمول ہین اونہین سے وہ امور ہین جو بعض رسائل امام محمد غزالی پر بعض اہل نیچر علوم مذکورہ سے ناواقف ہوکر احادیث کو احادیث نہین کہتے جیسے دوسرے بہولے لوگ معنی حقیقی پر محمول کرکے مضحکۂ اہل الرای ہوتے ہین ویسے بعض مقام پر حسب موقع قرآن شریف مین و احادیث مین وہ امور واقع ہین جنکی تفسیر کتب مقدسہ سابقہ سے ظاہر ہوتی ہی جیسے احادیث مین فی المثل یاجوج و ماجوج کے حالات ہین جنکی تفسیر تورات کے مجموعہ عتیق و انجیل کے مجموعہ عہد متوسط مین والی روس و اہل سیتھیا گیلانی سے کی گئی جیسے مفصل ہوگا بالخصوص جبکہ قرآن مجید فصاحت و بلاغت کی کان ہے پس مناسب کہ اوسکو معنی حقیقی پر محمول نکیا جاوی بلکہ جس موقع کی بات ہو اوسی موقع پر رکھی جاوی اور قانون منطقی کے طور پر جو مجہولات کو معلومات سے دریافت کرتے ہین قرآن مجید مین ہی دو طرحکی آیات ہین ایک محکم معلوم المعنی دوسری متشابہ دوسری معنی کے ساتہ جنکو اللہ و راسخون بقول شافعیہ جانتے ہین اور نبوت ختم ہوگئی پس اہل علم کے لئے اوس سے رتبہ اجتہاد کا بڑہایا گیا کہ جو فتنہ کے لئے تاویل اپنے طور پر کرکے منصوب خدا نہین جو محکم کے مخالف ہو متشابہ کی مثال ایسی ہی جیسے کتاب انجیل مین مسیح کی نسبت ابن اللہ کا لفظ اور حضور مہدی علیہما الصلوٰۃ والسلام کی نسبت لفظ اللہ و روح کرکے کتب سابقہ مین بیان کیا گیا ہے اور مہدی علیہ السلام کی مسیح علیہ السلام چونکہ خلیفہ ہون گے تو مسیح کو ابن اللہ کہا گیا ہے جیسے نامۂ عبرانیونکی شرح سے دریافت ہوگا اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چونکہ خلیفۃ اللہ ہین تو قرآن مین یخادعون اللہ فرمایا اور مراد خلیفہ سے رکھی جیسے بیضاوی مین ہے علی ہذا مسیح کی نسبت بعض دوسرے اقوال کا حال ہے جیسے روح اللہ و کلمۃ اللہ کیونکہ روح اعظم کی وجہ کے لسان کے لغت کے ایک عظیم کلمہ آپ مین تو اس مقام مین وہ روح خدا و کلمہ خدا کہکر کے ہوئے پس نصاریٰ کجروی سے اوسکو اول اپنی قیاس ناقص کے لگنے لگے تو قرآن مجید مین ایسی تاویل کی ممانعت آئی اسپر بعض احادیث کو قیاس کرنا چاہئے نہ اونکا انکار عدم علمی سے مثل اہل نیچر کرنا چاہئے نہ اونکو محمول معنی حقیقی پر ہولونکی طرح سے کرنا چاہئے مثلاً فاصلہ کی نسبت دن رزینون کی حواس سورج کے چند سیارہ محسوسہ ہین حدیث مین بدلیان یا نسوسالہ راہ فرمایا گیا ہے و مالا یدرک محاورہ کی راہ سے فاصلہ بعیدہ مراد ہے اہل نیچر ناحق غلط کہتا ہے کہ واقعہ محاورہ بلغا سے نہین نہ کبھی شعرا و خطبا کے اشعار و خطب سے آشنا ہی وہ تو ایک لٹھہ مار آدمی مثل ترک وحشی ہے وہ محاورات کو کیا جانے پس یکبارگی ان احادیث پر قلم انکار پھیر تا ہے آدمی محاطہ فہم و محاورہ آشنا علوم مین درکار ہے جو ہر قوم کی بات پہچانے نہ آنکہ بلدی کی ہگرو یا گرموش کی بلخ سے دوکان دار بن بیٹہے پس قرآن مجید کے متشابہ آیات کی تاویل: ایسی کجروی سے کیجاوے کہ متشابہ پر مجروونکی مثال فتنہ و تاویل کی خواہش کیجاوے اور نہ محاورات مجازیہ کو حقیقت پر محمول کرکے محل مضحکہ نہین اور عالم مثال کے امور کو عالم شہادت پر محمول نکیجاوے اور تفسیر مین وہ امور درج نہ کئے جاوین جو سنای قصے مثل عوج بن عنق کی ہون جنکو راوی کجروی والی کے سوا ہر اہل عقل کلی ہی سمجھ سے دیکھے البتہ پہلے عہد مین زیادہ جیسے ہوتی تہین ویسے قد آور آدمی ہوتے ہی کہ نہایت کا رقد آدم تیس گز کا تہا و بعد کو کم ہوتے گئے پس عوج کا قد نو دس ہاتہ کا تورات مین لکہا ہے کہ بعض قبور پچھلے عہد مین دس گیارہ گز کے منشی عبدالرحمن میرے عزیز معتبر نے علاقہ کانہ متصل امروہہ مین کہلوا دیکہی جو بارش کے بہاؤ سے کہل گئی تہی اور اوسکے اندر ایک مردہ کمال بوسیدہ مثل خاک بوسیدہ تہا جسکے پاؤن کی ہڈلی کے نشان تین ہاتہ تین گز کے سمجہے جاتے تہے اور سر کا نشان اوسکا مٹکی کی مثال مناسب اوسکے پاؤن کی تہا مگر افسوس کہ سیلونکے چرانے والون نے خراب کردی اور بہت سی اسکی اسناد مین نہ آنکو وجود عوج کی نسبت بعض نے لکہدیا کہ سمندر سے نہملی پکڑ کے سورج سے سینکتا تہا حالانکہ اوپر سردی ہوتی ہے نہ گرمی پس ایسے مسائل کو فذلکرک لکہنا چاہئے تا کہ راوی جزوی والے ضحکۂ نکرین زعام لوگ اون تفسیر و کی بات قرآن کی بات سمجھتے ہین اور آدم علیہ السلام کے تیس گز کے قد پر جسکے ساتہ ہاتہ ہوئی حدیث دارد پس اوسپر بدعوی اسلام انکار کرنا اس صورت مین مغالطہ ہے کیونکہ دس گز کا قد مسامحۃ کہے طور سے واضح ہوگیا چنانچہ ایک امر مذکور ہوا دوسرے زمان تیمور مین تاریخ فرشتہ مین لکہا ہے کہ ایک سوتھون آدم اونٹ کی پیٹہ کی مواقف تکی تہی اور جو شخص اونچا سے اونچا اپنا ہاتہ پہنچا پانچ میل کی بلندی والا طوفان نوح مین غرق ہونا یقین کرتا ہے اور آیت جعلنا ذریتہ ھم الباقین پر حصر سمجھتا ہے وہ کیسے عوج کی نسبت جو زیادہ باتین ہین یقین کرتا ہے

فائدہ رسیدہ ہم قرآن کتب سابقہ کو مصدق ہے پس قرآن مجید کی تاویلات میں وہ کلام کرنا چاہئے جو حسب مقدور کتب سابقہ کو مصدق ہی پس قرآن مجید کی تاویلات میں وہ کلام کرنا چاہئے جو حسب مقدور کتب سابقہ کو موافق ہو اور اوپر حروف عائد مخالف جزافیہ و مشاہدہ ہی نہو نہ آنکہ تفسیر بداہت[1] کے خلاف ہو پس اس مقام سے کہا جاتا ہے کہ نبوت نفس الامر میں موقوف ہی نزول کلام خدا پر اور جیسا کلام خدا اور ویسے اور اسکا قول قابل تشریع ہوسکے اور سمیں سب مشترک اور خدا تعالیٰ کا کلام جیسے قرآن ویسے صحف انبیا بھی اور سیکا کلام ہے لیکن فرق یہ ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہلے نبوت ختم نہوئی تھی اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نبوت ختم ہوگئی پس آپکے دعوی نزول کلام الہی کے بعد جو ختم المرسلین پر اوترا اگر دوسرا کلام تشریعی اوترے تو ختم نبوت نرہے اور ختم نبوت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم سبت اور تورات تکوین سے ثابت ہی جو سارا نے کہا تھا کہ میری بیبی کے ساتھ اولاد نا جرو وارث نبوت نہو گی بلکہ بعد کو ہوگی جسکی تائید فصل نہم دانیال میں ہے کہ ختم المرسلین ستر ہفتے بعد موت باشیا شین سے یعنی سنہ مسیح سے پیدا ہوں گے اور آخر دن یعنی ہزار ہفتم مقدس میں نبوت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسیح و سارا نبیا کی کلام سے ظاہر پس فصل ۱۸ سفر پیدائش میں بارہ اسرائیلی قوموں کے بھائیوں میں یعنی اسماعیلیوں میں نا اسرائیل کی اولاد میں نبی عظیم الشان کی خبر ہے جسکو فصل ۳۳ کتاب استثنا میں مسیح کے جانے اور دوسری بار آنے میں حصر کر دیا ہے نظر بر آن فصل ۱۸ مذکور میں ہے کہ اوسکے منہ میں خدا کا کلام ہوگا یعنی بارہ پارہ اوسکو سینیور نہ اوسکی حکومت سے ہلاک کئے جاؤ گے اور ختم المرسلین کی نسبت یہ اعجاز ہوگا کہ جو دعوی کلام بارہ پارہ موعود کا سوای اوس سوائی موعود کے دوسرا کریگا وہ مارا جاویگا اور اوسکی نبوت کے مقابل پیشینگوئی دوسری کی راست نہ آویگی پس اس مقام سے مسیح نے فصل ۱۲ یوحن کی انجیل کی مطابق کہا کہ میں وہ حکومت کنندہ نبی نہیں یعنی **جو فصل ۱۸ سفر** مذکور میں ہے کہ حاکم جو احمد یعنی حکومت کنندہ ترکی ہے بلکہ وہ پیچھے آنیوالا تشریف لاویگا جو ویسے ہی ہوا اور فصل ۱۸ سفر مثنی سے سخت تکلیف پاتا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا لازم آیا پر ہارہ ہی نہ گئے اور خاتم النبیین حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہونا اونکی کتب سے لازم آیا جسکی تفصیل فصل نہم دانیال میں کردی اور بارہ قوموں اسرائیل کے مجمع میں مدینہ کی حوالی میں جو بارہ قلعوں میں مقیم ہوئے تھے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آئے پس ہماری ہر آیت قرآن کے نیچے یہ دعوی ہے کہ ختم المرسلین پر یہ منزل ہے اگر دوسرا کوئی اس دعوی تنزیل سے ایک آیت بھی لاوے وہ مارا جاوے اور تیس آدمیوں کے قریب ناداقفوں سے جنسے دعوی کیا مارا گیا اور اونکی پیشینگوئی راست نہ آئی اور فرمایا گیا کہ حاضرین زمانہ یعنی ہزار ہفتم والوں کو جو آدم سے بلاؤ پر کوئی واقفیں سے نہ اوٹھا کہ اونکو خوف جان نہا پس ہر آیت کا اعجاز ظاہر و اعجاز کا دعوی بابت تنزیل خود لفظ مما نزلنا سے ظاہر ہے جسکو اکثر مفسرین قائلین اعجاز نظم فصاحت و بلاغت کے ہی بیان کرتے ہیں وہ مما نزلنا کو خود نہیں فرماتے پس اس مقام سے سورہ بقرہ میں الٓمٓ فرمایا جسمیں اشارہ حسب حدیث اوائل اس سورت کا الواح موسیٰ سے ہوا کہ الف اوائل و لام الواح و میم موسیٰ کی لیکر براعت ہوئی اور سکے بعد فرمایا کہ وہ کلام موعود الواح موسیٰ ہی کتاب ہی جسمیں بحسب تطبیق منافقوں کا شک کارگر نہیں اور دلائل تطبیق فرمائی جیسے مفصل آتی ہیں اور بعد بیان تطبیقی کی ویل خلف سے ارشاد ہوا کہ اگر تمکو اے منافقین اہل کتاب اوسکی تطبیق میں شک ہی تو اپنی کتاب کی تصدیق کے لئے کہ پارہ پارہ نزول اوسوقت ہزار ہفتم میں ہونا ہے ادنی امر ہے کہ ایک آیت جو منزل کر کے ہولاؤ اگر نہ لاؤ اور ہم تصدیق پیشین گوئی فصل ۱۸ سفر مثنی دیوہ سے جو اوپر میں لکھا ہی کہ جو دوسرا کوئی لاوی سو مارا جاوے اور پیشینگوئی اوسکی راست نہ آوی فرماتے ہیں کہ ہرگز ہرگز نہ لاسکو گے پس آگ سے بچو جو عبارت دوزخ سے ہی یا کوہ یہ کی شعلہ کی آگ ہی جیسے سابقہ[2] قوم فصل ۳۲ و ۳۳ تکوین سے ہوئی پس اس مقام سے بعض علما کا قول ہے کہ قرآن کی آیات کی مثل منزل فصاحت و بلاغت میں ہی ممکن نہیں بلکہ ممتنع ہے کہ امکان عام ہے اس سے کہ سلب ضرورت ذاتیہ سے عبارت ہو یا ذاتیہ وغیر ذاتیہ سے الحاصل نظر قرآن مجید کی آیات کی بفصاحت کے ختم کے ممتنع ہی پس اول امتنی امکان سے نظیر ممتنع بالغیر ہے اور دوسرے کے ممتنع بنفسہ اور کہیں جبکہ دعوی اعجاز اہل بلاغت کے سامنے فرمایا گیا تو گو بنظر فصاحت و بلاغت پہلے نزول سے قرآن کی ایسی عبارات بہت کچھ ہیں کہ قرآن شریف میں بعینہ منقول ہیں جیسے عسی ربہ ان طلقکن ان یبدلہ ازواجا ممنکن تا آخر کلام فاروق ہے جیسے باب ماجاء فی القبلہ کتاب صلوۃ بخاری میں ہے اور فتبارک اللہ احسن الخالقین کلام عبداللہ بن سعد سرح کا ہی جو کاتب وحی تھے جنکو بعد اس قول کے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حکم ہوا کہ لکھ یہی مجھپر وحی آئی ہی پس عبداللہ نے کہا کہ جلد نازل کردوں مثل اوسکی جسکو نازل کیا ہی خدا نے لیکن منزل کا خدا کی طرف سے دعوی کیا پس تا ایک زمانہ عبداللہ مرتد رہے اور بعد کو توبہ کی پس بسبب عدم دعوی نزول کے خدا کی طرف سے اور تائب ہونیسے مارے نہ گئے اور باب الجہر بقرۃ کتاب الصلوۃ بخاری میں ہے کہ انا سمعنا قرآنا یعنی تا ۱۹۱ آیات جنوں کا قول تھا اور جزئیات نیست وہی وحی کیا گیا لیکن مقابلہ دعوی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں کوئی ایک آیت منزل نہ لاسکا جیسے ولید نے ایک روز حسب سورہ مدثر کے قرآن سنا یعنی ان اللہ یامر بالعدل

---

[1] بداہت سے مراد بداہت عقلی ہے نہ وہ جو ملوث بہ رسمی ہے کہ اکثر اہل مشاہدات عالم مثال و تعزت کے اپنی ناواقفیت سے منکرین اور اوسکو بداہت سمجھتے ہیں اس قسم کے بہت سے امور ایک قوم والے دوسری قوم کے مخالفات کو خلاف بداہت سمجھتے ہیں ۱۲ منہ

[2] یہ کلمہ آیت وان کنتم فی ریب مما نزلنا علی عبدنا فاتوا بسورۃ من مثلہ میں واقع ہے ۱۲ منہ

د الاحسان وایتاء ذی القربی وینہی عن الفحشاء والمنکر الآیت سنی قوا سکی خوبی کا قائل ہوا اور کہا ان لہ لحلاوۃ وان فیہ لطلاوۃ تا اس نے سمجھ مین کیا کہ آیا ہم گمان کرتے ہو حضرت محمد صلعم کو مجنوں پس آیا سنے دیکھا کبھی اونکو تنگدل مخنوق انہون نے کہا ای بار خدایا نہین بہر ولید سے کہا کہ کیا تمہارا گمان شان کاہن مین آیا اونکو کبھی کہا نت کرتے دیکھا انہون نے کہا نہین پہر اوسنے کہا کیا شاعر ہین کبھی شعر کہتے دیکھا انہون کہا نہین پہر اوسنے کہا کہ کبھی چہرہ متغیر ہوتے دیکھا جو ابدیا نہین اور حضور صلعم کو آپ کے صدق سے قبل از نبوت وہی ہی امین کہتے پس قریش نے کہا تو ہی فکر کر اپنی جان مین پس اوسنے نظر کرکے روترش کرکے کہا نہین ہین مگر ساحر اور کلام اونکا سحر ہے اثر کرنیوالا اور بعض مشرکین نے جو حضور صلعم کی آمد و رفت پاس جبر و جبیر و یسار و لعیش و عاش و عداس بلعام کے دیکھی جو نصاری ہفت چراغ ابتدا سے سات کلیسا کی حسب باب چہارم سکاشفات کے تہے یعنی پیشینگوئی اہل اسلام کرتے تہے اور وہ غلام اہل مکہ و واقف کتب سابقہ سے تہے تو وہ کہنے لگے کہ انکو ایسی عبارت کی تعلیم ان بشر سے ہی جیسے سورۂ نحل سے مفصل آتا ہی اور سکو الٰہی وہ تعلیم نہین ہر ایک ایک آیت کی برابر منزل کرکے مقابل مین کبھی کوئی نہ لاسکے تو سورۂ نحل مین جواب آیا کہ جس زبان کی طرف نسبت کرتے مین وہ اعجمی غیر فصیح ہے اور قرآن فصیح ہی تو اس جواب پر اونکا دوسرا اعتراض مطابق سورۂ فرقان کی یہ ہوا کہ وہ لوگ املا کردیتے ہین یعنی اپنی زبان مین اور مدعی نبوت املا مذکور کو اپنی زبان مین لکھوا لیتے ہین تو اس سے قرآن فصیح ہی اور کہا کہ اسم اللہ عجمی ہے اوسکو نازل کرنیسے کیا علاقہ تو اوسکا جواب مفصل و مدلل سورۂ رحمٰن مین دیا گیا جیسے مفصل آتا ہی اور دیکھو فائدۂ ذیل کو پر علمائے اونکو چند ان خیال نکیا اور دونون اعتراضون مین فرق بہی نہین کیا بعض علمائے اس نظر سے کہا کہ یہ کلام اونکے فصیح کلام کی جنس سے ہی اور اوسکی مثل ممتنع نہین لیکن خدا تعالیٰ نے اونسے قوت مقاومت سلب فرمائی پس ہر آیت کا اعجاز پانچ طرح پر ہوا ایک بنظر ختم المرسلین ہونے حضور صلعم کے کہ باوجود دعوی نزول بعد کے دوسرا کوئی ایک آیت کی برابر لاوے تو وہ ما اجادی دوسری بنظر خاتم النبیین ہونے حضور صلعم کے اگر دوسرا کوئی دعوی نزول کرکے ایک آیت کی برابر نبوت سے لاوی تو اوسکی پیشینگوئی راست نہ آوی اور بفضلہ تعالیٰ جتنے دعوی مثل بن مسلیمہ وغیرہ کے کیا وہ مارا گیا اور اونکی پیشینگوئی راست نہ آئی یہ تو ذات و قرآن سے صاف ظاہر ہے اور تیسری بنظر تطبیق پیشینگوئی کے کہ ساتوین ہزار مین نزول قرآن وجود آدم سے موعود ہی اور یہ امر دوسری کے لئے ممکن نہین جسکی عبوت کا حساب ساتوین ہزار وجود آدم سے ہے اور پیدائش یا نسوستر مسیحی ہے اور یہ دوسری کے لئے ممکن نہین چوتھے جسپر نازل ہوا ہی اور سیر گہا مین درخت جمتے ہین پانچوین بنظر فصاحت و بلاغت کے قرآن شریف کے مقابل مین کوئی ایک آیت کی برابر نہ لاسکا باوجود یکہ اونکی کلام کی ہم جنس ہے تہا جیسے علما کا قول ہے **فائدۂ نوزدہم** آیات قرآن شریف کی تفسیر مین شان نزول کی تحقیق لابد ہے اوسمین اپنا دخل نہو کہ تفسیر بالرای اور درست نہین کہ نقل مین خیال و قیاس کو دخل نہین پس شان نزول دریافت کرکے جسمین رای کو دخل نہین دلیل مطابق حدیث و مطابق کتب مقدسہ کی کرنی چاہئے کہ محاورہ کے ہی خلاف نہو اور مشاہدہ و معائنہ کے برعکس نہو اور سوال و جواب بذریعہ ہون اور ترتیب قرآن ہی ماتہ سی نجاوی اور جو امر خود ترتیب قرآن سے ظاہر ہو اور احادیث سے اوسکی شان نزول دوسری طرح سے ثابت ہو پس اس صورت مین ممکن کہ در اصل ایک واقعہ کیواسطے نازل ہوئی ہو اور بنظر ترتیب اپنے موقع پر رکہے جانیسے مطالب سوا آیت کا ہو کہ تعضاد نہو یا اگر شان نزول اوسکا ملے باوجود تلاش کے نہ ملے پس اگر تاویل بنظر ترتیب کیجاوے تو چونکہ وہ ترتیب قرآن کے موافق ہو وہ تفسیر بالرای نہین بلکہ وہ تاویل ہے نہ تفسیر کہ ترتیب آیات حسب آیت سورۂ فرقان وکذلک لنثبت بہ فؤادک ورتلناہ ترتیلا کے خدا کی طرف سے سورتون مین ہے کہ ترتیل لغت مین حسن تالیف کا نام ہی ترتیب آیت یہ ہی اور ایسے پارہ پارہ نہنے نازل کیا قرآن کو تاکہ ثابت کرین اور سکے سایۂ تیرے دل کو اور نیک تالیف سی نہنے اوسکو مولف بخوبی لیا علی ہذا لقد صدقنا کا ارشاد ہی کہ وصل آیات مین دوسری کو دخل نہین اور توفیق ایسی صورت مین یون ممکن ہے کہ ترتیب آیت اصل امر ہے اور اوس آیت کو اوس موقع پر حضرات صحابہؓ نے توقیفی طور سے رکہا و پڑہا گئے گو شان نزول دوسری ہی پس ان امور کا خیال تفسیر و تاویل مین ضروری ہی بالخصوص اس تفسیر مین کہ ترتیب دینی آیات قرآن مین زیادہ خیال کیا جاتا ہی کہ ترتیب سورتون مین گو اختلاف رای ہے کہ توقیفی حضور صلعم سے ہے یا رای صحابہ سے لیکن سورتون مین آیات کی ترتیب حضور صلعم بلکہ خدا سی ہر پس تاویل مین ترتیب عمدہ طریق سے ظاہر کرنی چاہئے فی المثل شان نزول تفسیر رحمٰن پر منقول ہے کہ یہ رد ہی اون اہل مکہ کا جو قرآن کو تعلیم بشر کہتے جیسے مفصل آتا ہی پس فرمایا گیا کہ رحمٰن نے تعلیم کیا ہی قرآن لیکن اسپر سخت اعتراض ہی کہ یہی دعوی تہا پس اوسکی وہی دلیل کب ہوسکتی ہی پہر اوسکے بعد قیامت دوسری بے ربط ہی جو ارشاد ہی کہ پیدا کیا انسان کو اور اوسکی تعلیم کی تقریر اور دوسری اسپر یہ اعتراض کہ فوائد کلام سے یہ خالی کہ نہ اونکو عطا دانائی ہے نہ اونکو اس سے تنبیہ پہر اوسکے بعد ارشاد ہی کہ آفتاب و ماہتاب حساب کے ساتہ ہین پس امسین ہی وہی دونون اعتراض اور حساب کے سوا عمدہ عمدہ اونمین منافع اوسکے بعد یہ ارشاد بے ربط ہی کہ گہاس بیلدار درخت خدا کو سجدہ کرتی ہین امسین ہی دونون اعتراض سابق پر کسی نے اونکو سجدہ کرتے نہین دیکہا مگر کہنے کو تعجدا ہین پس مثل شعر ذیل اوسپر صادق ہے **چشمان تو زیر ابرو انند و دندان تو جملہ دو ماننده** اور جو شخص کتب سابقہ سے

ہان پر کہانت کے وہ معنی نہین جو تورات و انجیل مین یعنی نبوت آتی ہے بلکہ مراد یہان پر کہانت شیاطینی ہے جیکے لوگ اکثر ناپاک رہتے ہین ۱۲ منہ

واقف ہو وہ حقیقت رابطہ جانتا ہو کہ انسان کامل کو زمانۂ آدم سے تعلیم یعنی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوا کہ ساتویں ہزار قمری میں زمان آدم سے نبی ہوں گے جیسے فصل آتا ہے پس اس بنا پر قوم یہود میں سبت یعنی ہفتہ کی تعظیم مقرر تھی اور وہ دراصل دن جمعہ کا حسب احادیث تھا اس مقام سے قرآن میں جمعہ کے روز کی تقدیس مقرر تھی اور فصل نہم دانیال میں ستر ہفتے موت یا شہادتیں مخرب بیت مقدس سنہ مسیحی سے ولادت باسعادت مقرر اور آدم کو علم مسیح یا شنہ گزیدۂ شیطان کا تھا اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا علم تھا جو شیطان کی سر کوب کرکے فصل دوم تکوین میں مذکور ہیں اس مقام سے فصل نہم دانیال کے زمانۂ مسیح سے تا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہی علم تھا اور قاعدہ ہے کہ اپنے متقدمین آبا کی ہر ایک بتداری اچھی سمجھتا ہے بالخصوص اس امر میں جو زمان آدم سے ایک امر مسمی ہوتا چلا آیا ہو پس اوس سے دلیل نقلی عجب دلیل ہوتی ہے اور منکر کو قائل کرنا بادلیل عقلی سلم سے ہونا ہے یا دلیل عقلی بدیہی سے بالخصوص وہ جو معائنہ سے ماخوذ ہو پس بنا پر جبکہ قریش نے جہالت سے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تعلیم کرتا ہے بشر مثل یسار وغیرہ کی کہ عبارت دوسری بشر کی تعلیم کی ہوتی ہے پس اوسکا جواب تو سورۂ نحل میں آیا کہ اون بشر کی زبان اعجمی ہے غیر فصیح اور یہ قرآن فصیح ظاہر ہے تو سورۂ فرقان کی مطابق نصرنے کہا کہ تعلیم کرتا ہے حضرت اوسکے معنی اور مدعی نبوت للکھو الیتی ہیں اپنی زبان میں اور یہ کہا کہ اسم اللہ غنی ہے اوسکو علاقہ تعلیم سے کیا ہے تو اوسکے جواب میں سورۂ رحمٰن میں بطور معارضہ دعوی وحی کیا گیا کہ رحمٰن نے ہی تعلیم کیا ہے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قرآن لیکن بجای اللہ کے رحمٰن کہا کہ جسکا نام اللہ ہے اوسکا نام رحمٰن ہے کہ رحمانیت اوسکی مستدعی تعلیم قرآن کی اور یہ دلیل کیا اس دلیل سے کہ انسان کامل کو زمانۂ آدم سے تعلیم کردیا ہے بیان محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ قمری ساتویں ہزار آدم میں مشرف بہ نبوت ہوں گے اور یا نصوص مسیحی میں ولادت ہوگی جیسے فصل نہم دانیال میں مفصل ہے اگر تکلوان دونوں حسابوں میں شک ہو سورج و چاند حساب کے ساتھ ہیں آؤ جنتری حساب کریں خواہ شمسی خواہ قمری کہ شمسی ایک سو کے اکیسویں قمری ہوتے ہیں اور مطابقت دریافت کرو اور دلیل عقلی فرماتے ہے کہ نبی وہ ذات مقدس ہے جسپر گہاس سیلاروخت جیتے ہیں اور یہ سیح اعجاز ہی کہ نبی کے سوا کبھی دوسری پر یہ بات دیکھی نہیں گئی چنانچہ مفصل آتا ہے علی ہذا تین زیتون و طور سینین و بلد امین کے باہم ربط دریافت نہیں اوسکو کتب سابقہ سے دریافت کرنا چاہئے کہ کوہ تین پر مسیح علیہ السلام نے مثلھم فی الانجیل کی تفسیر بکمال خوبی فرمائی ہے جیسے فصول مجمع متی میں مراد اوس پہاڑ سے جسپر مسیح نے خطبہ فصل مذکور چڑھے وہ پندرہ منزل بیت مقدس سے کوہ تین ہے اور کوہ زیتون پر حضرات حواریون نے حسب فصل سوم کتاب اعمال کے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روح فرمائی ہے اور کوہ سینین پر موسیٰ کو صاف صاف فصل ۱۸ اسفر مثنی و ۲۰ خروج میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر خیر مفصل ہوا ہے اور بلد امین میں وہ درخت حیات کی امانت ظاہر ہوئی جو آدم کی پشت میں تھے جو ساتویں ہزار میں مکہ میں رونق افروز ہوئی جسنے کافر و منافقوں کو عذاب دیا گیا اور مومنین و مومنات کا کفارہ ہوا کہ اونکی توبہ قبول ہوئی علی ہذا والذاریات ذروا الحاملات وقرا فالجاریات یسرا انما توعدون لصادق وان الدین لواقع میں بنظر قسم و متقسم علیہ ہیں ربط نہیں لیکن جو فصل دوم و ہفتم و ہشتم دانیال سے واقف ہو وہ ان میں ربط سمجھتا ہے جیسے سابقہ مرقوم ہوا و علی ہذا آیت لو جعلنا ہ ملکا لجعلناہ رجلا میں ملازمہ کی وجہ کتب سابقہ کے بغیر ہرگز ظاہر نہیں ہوتی کیونکہ ملکیت ہونی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جو لیت کیا ضرور ہی لیکن چونکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو روح کرکے فرمایا گیا ہے جو ملک اعظم کرکے ہے جسکے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وجہ خاص ہیں اور ساتھ اسکے یہ بھی فصل ۴۱ یشعیا میں اشارہ کیا ہو کہ بصورت ابن عبداللہ و پور مشوں شبیہ عبدالمطلب ہو کر وہ روح تشریف بطور بروز لاویگا پس وجہ ملازمہ ظاہر ہے علی ہذا قرآن شریف میں جابجا آیات مکیہ میں ہو کہ آیت نہیں لاسکتے ہم تو بشیر و نذیر ہیں کہ بظاہر معجزہ کے لائق میں عجز ہے اور ایسے مقامات میں مفسرین کا قول اکثر یہ ہوتا ہے کہ اعجاز خدا کے اختیار میں ہے پس مخالف کو زبان طعنہ دراز ہوتی ہے کہ ہمیں شک نہیں کہ ہر ایک کار میں خدا تعالیٰ کا اختیار ہے پر نبی اعظم کے دعوی کے ساتھ اسطرح سے بیانات بعید بین پر جو شخص فصل ۱۲ یشعیا سے واقف ہو کہ فتح بر بعد ایکسال ہجرت کے موعود ہے نہ قبل پس اس صورت میں اگر فتح بدر پہلے وقت سے آجاتی تو حسب آیت سورۂ روم و لو جئتھم بآیۃ لیقولن الذین کفروا ان انتم الا مبطلون کے اہل کتاب کہتے کہ نہیں ہو تم مگر ہماری کتابوں کے باطل کرنیوالے اور جبھی آیت فتح بدر آئی اوسیوقت فرمایا قد کان لکم ایۃ فی فئتین التقتا پس مکہ میں ہوتی ہوئی اس آیت خاص کی نسبت کلام ہے نہ علی العموم جسکے لئے بشارت اہل اسلام کو خوف دلانا کافروں کو لازم تھا اور اس تحقیق سے اکثر غافلین **فائدۂ ہشتم** تقریر آیات اس طریق سے کیجاوے کہ تاریخ معتبرہ و جغرافیہ صحیحہ و طب کے مسائل صحیحہ کو موافق ہو گو لباس مجاورہ میں ہو نہ آنکہ اونکے مخالف ہو اور نہ آنکہ اپنی مقررات عقیدہ کی طرف بزور کھینچی جاوی اور اونکی مقرر پر جو خلاف تاریخ صحیحہ و معائنۂ طبیہ و جغرافیہ کے ہو اگر کوئی مخالف مخالفت ثابت کرے تو اوسپر اوروی ناواقف کے طریق سے منعات نہ لگائی جاویں جس سے بعلمی ظاہر اہل علم کے نزدیک ہو وگرچہ جاہل خوش ہوں و گو اصل مطلب آیات ظاہر نہو علم نام مکابرہ کرنیکا نہیں بلکہ واقع کے مطابق جاننے کو علم کہتے ہیں اور اس عرصہ میں علم تاریخ و جغرافیہ کی بڑی ترقی ہوئی اور کتب تاریخ انبیا جب تک نہ دیکھی جاویں جو مجموعۂ تورات ہیں ہیں تفسیر قرآن مجید بہت سی آیات کے در پردہ رہتی ہے علی جغرافیہ وطب کا حال ہے پس واقف اس قسم کے لوگوں سے خوش ہوتی ہیں جو ان نزاعیں بگھاریں پر واقفین اور خاصکر مخالف بہت کچھ سمجھتے ہیں اونکو دیکھنے میں کتب تاریخ متداولہ مجموعۂ عہدین متفق

کی نادانستگی کے سبب سے بہت سے قرآنی قصص اور جو بطور پر بیہانی کی مثال لکھے جاتے ہین کہ آیت ۱ وکالذی مرعلی قریۃ وھی خاویۃ علی عروشھا کی نسبت کوئی عزیر کاتب توریت کا قصہ لکھتا ہی اور کوئی یرمیا کا اور کوئی کسی کافر کا کہ اہل کتاب اسکو دیکھکر بڑا ضعیف وخفیف سمجھتا ہی کہ ایسے انگہڑت قصے قرآن مین ہین اور جبکہ کتاب قصات سے دوسری کتاب تاریخ منذرہ مجموعۂ قوت سے اصل قصہ بیان کردیا جاوے پس سوای اہل کتاب کے اہل اسلام کو بھی کمال تمکین ہوتی پھر گو علم مختصر والی اپنی لکیر پیٹتے رہین کہ دراصل یہ قصہ ایک نبی کا ہے جنکا نام اون کتابون مین بھی نہین لکھا اونکو خبر دی گئی تھی کہ یارمعام خبیث بسبب نباط غلام سلیمان علیہ السلام واوسکی قوم کی ہڈیان جلائی جاوینگی کہ شہر لوز تین سو ساٹھ سال بعد زمان یوشیا مین گرنیوالا ہے پس اوس نبی کو اوسکے استخوان بلانے پر تعجب ہوا کہ اوپر صورت تکلیف کیا ہوگی آیا اونکو زندہ کیا جاویگا اس سبب سے اونہون نے کیفیت احیا دریافت کی پس اونکو حکم ہوا کہ شہر مین جاو اور بادشاہ کو خبر کردی تا آخر قصہ جیسے مفصل پارۂ تلک الرسل مین آتا ہی پس جس مقام پر حدیث نبی بغیر بیان کتابوت کے کیسی تفصیل قصد دریافت ہوسکتی ہے **فائدۂ بست ویکم** اس عرصہ مین جغرافیہ کی تحقیقات ایسے درجہ کو پہونچی ہے مثل ہی کہ مزید برآن تصور نباشد پس جو امور کہ جغرافیہ کے خلاف قرآن وحدیث کے تفسیر مین ظاہر ہون فرمائے کہ واقف کرنے اطمینان کی کیا صورت ہوا وقرآن مجید مین ہی قل سیروا فی الارض سے جغرافیہ کی تحقیقات کی طرف اشارہ ہی اور تحقیق جدید آجکل کی اسلامی تحقیق کے مخالف چند ان نہین مثلاً عرض تسعین ربع مسکون مین ساٹھ ہی جیسا سٹھ درجہ مین سات اقالیم کے اہل علم مسلمان واقف تھے اس عرصہ مین چوراسی درجہ مین دس اقلیم کے قریب آبادی ثابت ہوئی ہے اور تین بعون باقیہ مین پہلے اکثر اہل اسلام کو آبادی دریافت نہ تھی اونمین ہی بعض بعض مقامات پر چوراسی چوراسی درجات مین حال مین آبادی دریافت ہوئی ہے گو ربع مسکون سے کم ہے اور وجود سد ذوالقرنین تفسیر ہیضاوی ونیشاپوری وجلبی مین آرمینہ وآذربائجان کے امین لکھتے ہین غالباً وہ وجود راصل ہمدان سے تا بحر گیلان بقول عقول عشرہ ڈیڑھ سو فرسخ کی ایک سنگپارہ دیوار قباد کی کرکے ہی اور سد ذوالقرنین حسب حدیث جیسے تاریخ الجمان فی تاریخ اہل الزمان مین ہی وہ تارہ وتوبل وتمسک کو پاس ہے وہ دراصل کیقباد کو کوش ہمدانی القرنین نے بنای ہی کہ دراصل بقول وہب بن منبہ جیسے معالم مین ہی ذوالقرنین از اولاد روم مین عجز کا بیٹا تھا پس پہلے ممالک لیطین یافث کی سلطنت کا شاہ ہوا پھر فارس کا شاہ ہوکر ذوالقرنین کہلایا اور یہود کو قید سے خلاص کیا پھر ممالک بیت مقدس کے مغرب شمس مین عین شمس مصر مین گیا یہ حد غربی سیر ذوالقرنین ہوئی پھر جنوب کی سیر کی یعنی حبوبلا پر گیا جو حبوبلا ین کوش ہے اور زدلن موج کوش کا جانا مصر کے پاس لکھتا ہی اور جو بلا ین کوش سودان کے پاس ہے پھر شرقی طرف تمسک یعنی تستین مین پر گیا پھر شمالی طرف تا توبل پہونچا اور نہر بل سے نارہ مملکت تاتار آیا تو اورن برگ کے شرق مین کوہ یرال ہین سد بنای شمالی شرقی طرف ترک تک کئے گئے مین کہ مملکت تاتار وہی مشہور ترکستان ہی پس اس جغرافیہ کی مطابق وجود یاجوج ماجوج دریافت کرنا چاہئے اور جبکہ جغرافیہ دریافت ہوا اور معلوم مجہول کو دریافت کرتے ہین پس اون احادیث کی تشبیہات جو معلوم نہین اب دریافت کرنی چاہئین جو ہم مفصل لکھینگے پس اوس سے یاجوج وماجوج کا حال کھل جاویگا کہ وہ روس ویغرہ ہین جیسے مفصل آتا ہی نہ آنکہ ایسے وقت مین بھی خیالات بیہودہ پکاتے رہین اور مشکۂ عقلا ہین **فائدۂ بست ودوم** تجربہ یقینیات سے ہوتا ہی اور طب کے وہ تجربہ جو ظنیہ ہین وہ تجربہ ہی نہین اوسکے خلاف کرنیمین باک نہین لیکن جو یقینی بات ہی اہل اسلام کو اوسمین مخالفت کرنی بڑی سُبکی کی بات ہی مثلاً نطفہ قریب دس دن تک وعلقہ ومضغہ وتسویہ اعضا بھی دس دس دن کے قریب تک رہتا ہی اور پھر نفخ روح ہوتا ہی کہ آثار روحی ظاہر ہوتے ہین اور روح تو پشت آدم مین موجود تھی پس اوسکی مطابق مطلب حدیث عبداللہ بن مسعود کا ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالی جمع کرتا ہے ایک تمہاری کی پیدایش تمہاری مانون کے شکم مین یعنی رحمون مین چالیس دن مین یہ مجمل ہوا تفصیل اوسکی فرمائی کہ نطفہ یعنی اوسکے دس دن مین وعلقہ کی پیدایش اوسکی مثل یعنی دس دن مین ومضغہ کی پیدایش اوسکی مثل یعنی دس دن مین اور مثل اوسکی مین اعضا درست ہوکر روح ہونکلتا ہی پس اس حدیث کے بون یعنی کرنا کہ چالیس دن مین نطفہ واوسکی مثل چالیس دن مین علقہ وعلی ہذا اور آیت ثم جعلنا النطفۃ کو اوسکی مطابق تفسیر کرنا ایک سبکی کی بات ہے پھر طرہ اوسپر یہ ہی کہ جب کتب طب مین بعض صاحب کو سلایا جاوے فرماوین کہ ہمارا تجربہ اسکے خلاف ہی حالانکہ کسی مقام پر اونکو تجربہ نہین ہوا اور تجربہ ظنیہ کی مخالفت مین باک نہونا بدرجہ ہنسنے کہا ہی کہ جیسے بہت سی قیاسات وتجربہ اطبای ہنود غلط ہین جو بطور کلیہ اونکو ہم لیتے ہین ویسے یونانی وڈاکٹری کا حال ہی اور ایک مقام کے تجربہ دوسری مقام پر بہت اوقات کام نہین دیتے پس ادویات احادیث جو بخواص وخصوصیت ملک واقع ہوئی ہین اور مخالف قواعد طبیہ دوسری ملک کو ہون کوئی محرج کی بات نہین دوسری حدیث ۲ انتم اعلم بامور دنیاکم ہی وارد ہی اور قیاس یونانی اطبای کی غلطی مقدمہ عمر مین غور کرنی چاہئے کہ طبعی امر وہ ہوتا ہی جو کلی یا اکثری ہو اور ایک شخص سال کی عمر کو عمر طبعی لکھتے ہین یہ نہین ہی مگر قیاس کی غلطی پس اسکو خلاف جو کتب مقدسہ مین عمرین لکھی ہین جای اعتراض نہین کہ جیسے پہلے قد قوی ودراز تھا ویسی عمرین وزمان بلوغت بھی ویسے معلوم ہین پس قوم کے زمانہ مین ہزار سال کی عمر تھی اور پس مین سات سو کی ہوئی نوح مین یا نسو سال کی اسی سبب سے ساڑھے نو سو سال کی عمر نوح کی زیادہ گنی گئی اور جو عمرین ساڑھے تین سو سال کی اور ابراہیم مین دو سو سال کی اور زمان موسی مین ایک سو بیس سال کی اور زرد شت مین سو سال کی جیسے ہنود نے سو سال کی عمر طبعی لی

جیسے یونانیون نے قول موسیٰ سے اخذ کی جو مقدمۂ نوم مین لکھی ہی اوسکی نسبت ہم بیان کرین گے اور زمان مسیح مین سترا شتی کے قریب اور زمان شاہنشاہ انبیا علیہ الصلوٰۃ والسلام مین مابین تین وسبعین اور اب اوس سے بیش کم عاد تاً ہے دیکھو یوسف اٹھارہ سال کے غلام کہلاتے تھے کہ غلامی ایک مرتبہ ہے جو ہنوز مراتھت کو نہ پہونچا ہو اور جو اسکے خلاف سمجھے وہ دلیل لاوی **فائدۂ بست وسوم** مخفی نرہے کہ گو عدما شیکے حقائق کے ثبوت مین کلام کرین پر وہ قابل التفات اہل حق نہین پس شکا جو ہر ایک شے مین شک کرین یا عندیہ شے کو تابع اپنے خیال کا جانین بے اصل ہین کہ حقائق بالبداہت ثابت ہین اور ثبوت دو قسم کے ہین ایک شے بنفسہ موجود ہو دوسری بنفسہ اگرچہ موجود نہو لیکن اوسکا منشا موجود ہو اور دونون مدار احکام نفس الامر پر ہین بخلاف فرضی کے جو بمحض خیال ہو پس اس مقام سے صوفی ایک حق وجود مطلق کو موجود کہتے ہین اور باقی کو معدوم ثابت ہو یا نہ ثابت اور حق وجود کے مقابل مین دوسری کوئی شے موجود فی الخارج نہین کہتے جیسے انسان کلی طبعی کے مقابل مین زید وعمرو وغیرہ جداگانہ نہین بلکہ وہی انسان مجمل بصور مقیدات منفصلہ ہی کیونکہ معنی واحد کثیر من ہو کثیر سے نہین بچ جاتے اور معنی کثرت مقابل وحدت ہے پس جیسے مفہوم انسانیت واحد زید وعمرو بکر کثیر من حیث ھو کثیر سمجھا نہین جاتا ویسے بودن مصدری معنی واحد ہی تو اوسکا منشا انتزاع مطلق وجود حقیقی واحد ہے جیسے آیندہ ظاہر ہوگا کہ وہی موجود حقیقی ہے بنفسہ نہ اس طور پر کہ وجود مابہ الموجودیت منشا وجود بودن مصدری ذات حق کو لگا ہے کہ وہ پہلے ہو گو متقدم ذاتی ہی صحیح بلکہ وجود یعنی بودن مصدری بنفسہ اوسکی ذات سے منتزع ہی پس ان الغنی وجود حقیقی مین ذات حق ہی دبس اور ممکنات اوسکے اعتبارات ہین جو اوس مجمل کی تفصیلات سمجھی جاتی ہین امواج کی مثل دریا سے پس موجود وہی وجود واحد ہے مفصل جو اوسکے اعتبارات ہین یہ اشراقیہ وحضرات صوفیہ کا مذہب ہی کہ سب کا محتاج الیہ وہ بودن مصدری مطلق کا منشا ہی اور سب کا محتاج الیہ وہی خدا ہی پس وجود حقیقی وہی خدا ہے اور عدم وجود ہو سکتا نہین عدم محکوم علیہ لکن ہو سکے اور صورت اجمال وتفصیل کی ممکن بلکہ واقع پس بودن مصدری اوسے کبھی بنظر ظہور تفصیل وجود منتزع بالتبع اور کبھی بنظر اندماج غیر منتزع بلکہ یہی مذہب ارسطو ومشائیہ ہی جو وجود وہی عین ذات واجب کہتے ہین اور وجود مجمل واحد کو سارے موجودات منفصلہ کے سات بطور معیت مطلق باعتبار اعتباری مانتے ہین جیسے شرح مقاصد مین حکما کا مذہب ایک تنبیہ مین منقول ہے اور فارابی وابن سینا نے اسکی نفی اوظی نقل مذہب مین نہین کی اور واجب کو ممکن سے تمیز یون لکھی ہی کہ وجود واجب بعض غیر کو نہین ہوا اور ممکن مین غیر کو عارض ہوا ہی یعنی بودن مصدری نفس ذات حق مجمل سے منتزع نہو اور مفصل سے بنظر اسکے کہ وجود حقیقی مجمل کے تفصیل ہی منتزع ہوتا ہی نہ بنفسہ پس یہ معنی انضمام وجود سے باوجود ممکن اوسکی مراد ہی ورنہ انضمام وجود حقیقی کی ذات ممکن مین کیا معنی کہ انضمام تقدم وجود منضم الیہ کو مستلزم ہی پھر وجود کی کیا حاجت اور میر باقر داماد کا قول اور میرزا ہد کا بطور انتقاد والون کے یہ ہے کہ بودن مصدری کا منشا ذات حق ہی مفہوم اور ممکنات سے بنظر استناد بواجب یعنی بالتبع وبالعرض ہے کہ فارس مین اہل اتحاد بکثرت مین جو منشا ی وجود مصدری کو ذات واجب جانین اور ممکنات کو واجب سے جدا گانہ مثل مکوس مانین جیسے آفتاب کو آئینون مین مکوس ظہور ہے نہ بطور مطلق ومقید کے جیسے حضرات جنیدیہ کہتے ہین پس اس سے اغلب ظن یہ ہوتا ہی کہ ہر دو میر مرجوع مین الیہین ہین لیکن معلم ثانی فارابی کے کلام سے جو اوسکی فصوص مین مفصل ہی ظاہر ہے کہ وہ معتقد بطور مطلق ومقید کے ہی جیسے محقق طوسی اپنی تحقیقات سے ایک کتاب زبان فارسی مین اسی طریق معلق ومقید سے لکھے ہین کہ حق وجود مطلق موجود حقیقی ہے بنفسہ اور ممکنات مقیدات وہر چند مطلق محتاج مقید نہین ہوتا پر ظہور مین شوق اوسکا مقید کی طرف ہوتا ہے تو ظہور وجود مطلق کے لئے ہی کوئی صورت در کار جو اوسکا ظہور اول ہو وہ اہل کتاب وحکما کے نزدیک مسمی بروح اعظم عقل اول ہی پس اس وجہ سے صادر اول عقل اول وتجلی اول علم حق نزد محقق موصوف ہی جسکو شیخ کلیم اللہ جہان آبادی پسند فرماتے ہین جیسے سواد السبیل مین ہی اس مقام سے حکما کہتے ہین کہ عدم عقل اول مستلزم عدم وجود واجب ہی الحاصل جو مفہوم واجب کا سوا یعنی کثرت خیال کیجاوے وہ حق کی شان ہی اور شیون دو قسم کے ہین ایک ذاتیہ منسوب بذات کہ وہ صفات جمالی وجلالی وکمالی ذات کے ہین کہ ہمیشہ حق اونکے ساتھ متصف ہی جو منفک اوس سے نہین ہو سکتین دوسری غیر ذاتیہ جنمین ذات حق حسب آیت **کل یوم ھو فی شان** کے ہر آن مین نئی شان مین ہی پس اول والی شان سے اوسکی صفت رحمت ہی مراد جس سے قابلیت ہی بنظر اسکے کہ رحمت بمعنی نسبت آتی ہی جو اکثر قابلیات محمودہ سے مین مذکور ہی پس اول اسم حق اسم الاسما رحمن اس مقام سے ہی اور اسم اللہ درحقیقت اوسمین حیرت ہی وہ خبر گمنامی سے دیوانہ والا اور تخت وعرش اسم رحمن یہان سے رحمت ہی جسپر وہ مستوی ومتعرف ہی جیسے ہر اسم اپنی صفت پر مستوی ہی اور رحمت وہ طبیعت طبیعت کلیہ فاعلۂ منفعلہ وجود سے ہی خواہ عالم اسماء الٰہی مین ہو خواہ کیانی مین پس طبیعت رحمانیہ سے جیسے ثبوت صفات واسماء کلیہ حقہ کا ہوا ویسے حسب امکان علم حق سے اعیان ثابت کا ثبوت بالایجاب جعل بسیط سے ہوا جنپر سنوز اثر مرتب نہ تھا کہ علم حق مستلزم ثبوت معلوم کو ہو گیا اور اونکی دو حالتین ہین ایک صرف قابلیات کہ حق نے اونکی صورتون پر اثر مرتب نہین فرمایا دوسری اونکی صورتون پر حق نے ہدایت کی کہ اونکی صورتون پر جعل مرکب سے اثر ظہور کا فرمایا کہ ہر چند ظہور صفت وجود کی ہی پیدا عیان کی صورتون پر پس اس قسم کی عبارات مشائیہ سنو ناواقف انضمام وجود مع الماہیت ممکن مین سمجھے اور امام افلاطون ان اعیان کو مُثُل فرماتے ہین جو بنفسہا یعنی بتقرر ماہا بظہور الوجود بصور ما قایم ہین یعنی ذات حق سے بانبثاط طبیعت رحمانیہ متنزع ہین اور علم حق مستلزم ثبوت معلوم بحسب امکان تجلی حق ہے پس اس استلزام سے اونکو علم حق امام افلاطون نے

کہا اور حضرت شیخ اکبر نے اس نظر سے کہ ثبوت اعیان علم حق مین شرط ہے فرمایا کہ اعیان نے حق کو علم دیا یعنی بغیر اعیان کے ثبوت کے علم حق جس سے مخلوق کو جانتا ہے متصور نہین کہ ثبوت شے بشے مستلزم ثبوت شے ہے اور ہرچند وجود مطلق کا ظہور ہر عین ممکنۃ الظہور کے ساتھ جعل مرکب سے ہی لیکن ظہور اول کا نام اصطلاح حکما، مشائیہ مین عقل اول ہے جو صادر اول ہے پس اونکی اس تصریح سے مذہب وحدت وجود اونکا ظاہر ہوا اور خدا کے لئے مُثُل ہین اعلی وگرچہ مثل بکسر میم منتفی پس ایک مثل وجود مطلق سے انسان ہے اور مظہر اول روح کی مثل آدم ہے کہ گو ساری آدم و آدمیون کی صورت سی معنی انسان ظاہر ہے مگر اول انسان بصورت آدم ہے پس وجود کو عقل اول پر تقدم عقلی ہے جیسے انسان کو آدم پر تقدم عقلی حاصل ہے اوسکو یہود و نصاریٰ و اہل اسلام کی کتابون منزل مین روح حق کہتے ہین چنانچہ کتب متقدمہ سابقہ کی مطابق ہنوز یہود و نصاریٰ کا یہی قول ہے اور ان الھناء الھکم لواحد کی مطابق قرآن شریف کی سورۂ فجر مین جیسے وجاء ربك والملك صفاً صفاً آیا ہے ویسے اوسی کی نسبت سورۂ نبا مین یوم یقوم الروح والملائکۃ صفاً وارد اور اوس روح ممدوح مین جیسے کمالات وجودیہ ہین اوسکے عکس سے روح شیطان کا ظہور ہے کہ کمالات عدمیہ اوس سے ہویدا کہ روح شیطان مظہر اسم مضل ہی پس ہرچند وجود مطلق واحد کا کوئی مقابل نہین پر روح ممدوح پر دانکی مقابل اہرمن ہے پس اس مقام سے جہلا مجوس خلاف اپنی کتاب دساتیر کے دو خداؤن کے قائل ہوگئے اور اہل اسلام کو دوگونہ تعلیم ہوئی ایک وحدت وجود کی خاص فہم والون کو دوسرے عام فہم کے لئے کہ وجود کو بصورت روح جو نکہ اوسکے پرتو کوئی مظہر نہین رب کہا گیا اور روح شیطان اوسکے عکس سے پیدا ہی تو برا ہوا وسکی نہین پس اس تعلیم والے اہل سنت مین چونکہ وحدت وجود سے آشنا ہوئے دوگونہ ہوگئے ایک ماتریدیہ اسکے قائل کہ رب و دوسری خلائق مین وجود منقسم ہوگیا ہی اور دراصل ساری عالم کے صورت پر وجود حق ظاہر ہوا ہے دوسری اشعریہ کہ وجود کو جواہیات انتزاعیہ متعددہ کی صورت پر ہے وجودات موجودہ متعددہ سمجھے وگرچہ اونکی امام کی یعینہ عبارت صاف شہادت وحدت وجود پر دی رہی ہے اور وجود بون مصدری واحد کا منشاد حقیقت ایک وجود حقیقی ہی اور چونکہ وجود حقیقی کی شان سے جیسے خلا کہ عبارت مکان سی نزد معتقدان اشراقیہ ہی ویسی زمانہ ہی ہی اور خلا کو بُعد منفطر کہتے ہین پس جیسے خلا بُعد منفطر کو خدا کہنے لگے حالانکہ وہ متعین بنظر ملا کی ہی اور بعض جہلا نے حدیث لا تسبوا الدھر فان اللہ ھو الدھر کو سنا اور دہر کے معنی مرادی وجود مطلق محیط زمان و زمانیات کے ہین اور دہر کا ترجمہ زمانہ سے ہی آتا ہی پر ہوجو نہ زمانہ کو خدا محتاج الیہ الکل کہنے لگے اور بعض نے جو ہوا کی پردہ ہین حق کی قوت کا کمال مشاہدہ کیا جو خلا مین محسوس مبصر نہین پس ہوا کو ہی خدا جانا حالانکہ یہ کل متعین ہین کہ غیر متعین کے محتاج اور خدائی کی لائق محتاج نہین ہوسکتا و اہل دین بردہ اگرچہ قائل ایک مادہ کے ہین جو وہی فاعل ہی لیکن اوسکو عالم نہین کہتے پر یہ نہ سمجھے کہ علم صفت کمال ہین ہی ہے تو لمگر وجود مطلق ہی متصف بعلم نہو سکتا ہی پر مخفی نہ ہے کہ اہل اتحاد معتقد وحدت وجود کا یہ مذہب ہی کہ وجود حقیقی وہی روح موصوف اونکی نزدیک ہی جو بطور آفتاب کے موجود بنفسہ یا وجود ہی ہے اور عالم بطور آبگینون کے عکس اوسکا ہی کہ اوس موجود یا وجود حقیقی کا اوپر عکس پڑا ہی کہ دو موجود ایک وجود سی موجود ہوئی ہین کہ واجب مین عین ہی یا اوس سے واجب اول موجود ہوا ہی اور ممکن اوسی وجود سے واجب بالعرض منشا وجود مصدری ہوا ہی نہ بطور علت کے بلکہ بطور عکس کے حالانکہ جو متعین ہے وہ محتاج لاتعین ہے وہ محتاج لاتعین کی ہی اور اس قسم کے لوگ ایران مین بہت سے شیعۂ اہل اسلام قائل ہین اور اکثر اہراقیین مجددیہ ہی اسکے معتقد جیسے منویہ اور شیخ محقق مولانا شاہ ولی اللہ نے ایک عربی رسالہ مین جو لکھا ہی کہ شیخ اکبر ہی اس عقیدہ کے معتقد ہین اوسکے منکر نہین یہ تحریر مولانا کی بڑی تعجب خیز ہے کہ جب شیخ اکبر بقول مولانا کے معتقد مطلق وحدت مقید کے ہین پھر عقیدۂ اہل اتحاد و عکس کے کیسے معتقد ہوسکتے ہین تو اس صورت مین مطلب مولانا کا یہ ہی کہ منظر اول وجود سی روح کے تمام عالم تمثل و عکوس ہین تو شیخ اکبر ہی باوجود عقیدۂ وحدت جنیدیہ کے جو حق ہی قول بتمثل و عکوس لازم بنظر روح و عالم کے ہے یہ تاویل کلام مولانا ہی اور رسالہ مذکور مین مولانا حق امر بطرف شیخ اکبر وحدت وجود مین لکھتے ہین **فائدۂ بست وچہارم** اہل اسلام مین حسب آیت سنریھم آیاتنا فی الآفاق وفی انفسھم کے نسان اشارہ سی دو طرح کی سیر ہے اور موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر سیر آفاقی کا غلبہ تھا اور مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام پر سیر انفسی کا اور اہل اسلام مین دونونکی جمعیت ہی پس اہل اسلام کو تجلی وحی آفاقی جیسے حاصل ہی تجلی انفسی سے وہ بہرہ وراسی مقام سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صفت مین بعض اور اومین المتجلی بہ تجلیتین کرکے بزرگون کا قول ہی اور یہ حضرات صوفیہ وجودیہ یا وجود اعتقاد وحدت وجود کے جیسے باطن شریعت کو متقدمہ ویسی ظاہر ہے شریعت کو معتقد جو متعلق باحکام روح مین کہ وہ بجا لائے جلوین پس باطنیہ فرقہ سی متمیز مین جس سی شیطانی امور سے اونکو اجتناب اور حقیقت سی بہرہ یاب پس یہان سی قرآن شریف مین وارد ولا تقاربوھن الا بما اذن لھم یعنی کفار سی مت جنگ کرو مگر جو اہل ظاہر حق سے پیدا ہی حقیقت مین سب ایک ہویت ہی پس شریعت جیسی حق کا اسم ظاہر کی اثر ہے ہی ویسی حقیقت

طے جاننا چاہیے کہ علم کے دو معنی مین ایک یہ تر دوسرا انکشاف کہ اور علم حضوری عبارت تر سی ہی کہ اکثر عین ذات ہوتا ہی اور دوسرا انکشاف کہ اکثر علم حصولی ہوتا ہی پس اول معنی سی ہر شی کو علم ہے کہ اوسکو دوسری شی کو تیسرا حاصل ہوا اور وہ دوسرا معنی کو ہر ایک شی کو حاصل نہین اس سے ظاہر ہوا کہ حق کو اولاً علم حضوری ہر شے کا ہی کہ اوسکی ذات منشا ہر عین کا ہی و دوسرا علم بنظر اوسکی تجلی اول کے ہے کہ عقل اول اوسکے روبرو حاضر ہے بطور حضور تقرر کے روبرو مطلق کے ۱۲ منہ

سکے مظہر کو اوسکی ہویت ہی اوسکی تحقیق کے لئے وجود کے اسم ظاہر و باطن کی تحقیق درکار ہی اور جو فرقۂ باطنیہ آپکو جانتا ہی وہ اسم ظاہر حق سے بے بہرہ گو یا اسم ظاہر حق کو مسئل اِیتاب الدغال خیال کرتا ہے اور شریعت کو جو در اصل جامع ظاہر و باطن ہے مہمل جانتا ہی یہ اوسکی نا فہمی ہے اب واضح ہو کہ سوای مفہوم کثرت واو سکے مرادف وہم یہ مفہوم کے اور اوسمین بھی کلام ہے کوئی مفہوم واحد وجودی متکثر من حیث التکثر سے نہین سمجھا جاتا مثلاً معنی واحد خاص انسانیت وجودی اعنی ہویتی مطلق انسان اور زید و عمرو بکر وغیرہ سے سمجھا جاتا ہی اور زید و دیوار سے نہین سمجھا جاتا پس جب تک امر مجمل واحد معنی انسان زید و عمرو وغیرہ مین در کار اور بار کہنا ہے کہ تفصیل مظاہر سے ثبوت مجمل کی تاکید ہوتی ہے بخلاف تقسیم معدود کے کہ تقسیم سے معدود کا ثبوت جاتا رہتا ہی کہ مجمل و معدود و مفصل و قسم مین فرق ہی اور مجمل کی ذات مفصل مین بدستور قایم رہی ہے اور اگرچہ اجمال و تفصیل دو معنی ہین لیکن ما بہ الاجمال و التفصیل وہ ایک شی ہے کہ مفصل سوای معنی واحد مجمل کے نا پیدہ ہی مگر اعتبار عقل مین کہ انسان مجمل بنظر وحدت وہی مفصل بصور کثرت ہی اس مقام سے لابشرط من زید و عمرو و بکر وغیرہم مفصلا غیر الانسان المجمل کو غور کرنا چاہئے اور چونکہ مفصل مجمل مین مندمج ہوتا ہی نہ مندرج دوسرا پس مجمل کتنا ہی مفصل ہو معنی مجمل ہین ہو جب زیادتی کا نہین ہوتا اور تشخص سوای امر اعتباری اندراجی کے اور کوئی شے نہین نہ جب سے بعض ناواقفون کا خیال ہے جو تشخص کو مساوق وجود سمجھکر مطلق و مجمل کو بمقابل مقید و مفصل کے نا پیدا کہین اس تقریر سے کہ تشخص وجود آیا مجمل موجود مین ملا پس اس تشخیص کی حاجت نہین کیونکہ موجود مجمل و متشخص پہلے سے ہو گیا یا معدوم محض ہین اور انضمام وجود و تشخص با معدوم متصور نہین ہو سکتا اور نہ سمجھے کہ مستفاد وجود مجمل کب تشخص و وجود کی مساوقت کا قائل ہے اور جب اوسنے دریافت کیا جاوی کہ زید و عمرو سے انسانیت کا انتزاع ہوتا ہی اور زید و دیوار سے نہین اسکا کیا سبب ہی تو کہین کہ زید و عمر مین علاقہ مجہولۃ الکنہ ہے جو زید و دیوار مین نہین اور نہ جانے کہ علاقہ مجہولۃ الکنہ مبائن تو نہین بلکہ زید و عمرو مین ہی ہی پس وہی امر مجمل ہی جو شاہین ثابت ہوا اسکا جواب یہ ہی منکرین سے نہین ہنا حضرات اول مسئلۂ متفق کو نہین سمجھے کہ مفہوم کلی ہوتا ہی اگر نفس تصور اوسکا مانع وقوع شرکت افرادی کو نہو کہ ایک معنی بصورتی ناگون ظہور فرماوی کہ مابہ الاشتراک و مابہ الامتیاز ایک ہی ہو ورنہ جزئی ہے جسکا نفس تصور مانع شرکت مذکور کو ہو الحاصل جب سے معنی واحد انسانیت کا بیان ہوا ہو ہی حال معنی واحد حیوانیت کا ہی جو ثبوتی ہی کہ ساری حیوانون سے مقتضی وحدت معنی اجمالی حیوان کو ہی پس الحیوان من الانسان والفرس وغیرہما غیر الحیوان المجمل قابل غور ہی و علی ہذا معنی واحد نامیت کا اجسام نامیہ سے اسکا موجب کہ معنی واحد مجمل نامی ثابت ہی اور لانامی من الحیوان والشجر غیر النامی المجمل محل فکر و قابل غور علی ہذا جسمیت مطلقہ کے معنی واحد کو سمجھنے کا اجسام سے ہی کہ مستلزم ثبوت معنی واحد جسم کو ہے فلا اجسام من النبات والحیوان والمجمع غیر الجسم اس مقام سے ظاہر اور روح و جسم سے جوہریت کو معنی کی فہم سے جو حکما کی اصطلاح مین ہی معنی واحد جوہر کا ثابت فلا جسم والروح وغیرہما من الجواهر غیر الجوهر ظاہر اور جوہر و عرض حکما سے حادث کی معنی کے سمجھنے سے معنی واحد حادث کا ثبوت فلا جواهر و للاعراض غیر الحادث کے معنی پر نوشتہ اب غور کرنیکا مقام ہی کہ معنی بودن واحد وجودی مصدری وجود حقیقی سے حادث ممکن موجود واجب قدیم بالذات دونون سے سمجھا جاتا ہی اور حدوث و قدم و امکان و وجوب و استناد و غیر استناد کو کچھ دخل نہین پس اشتراک لفظی او میں صورت ہی تو متصور نہین ہو سکتا جیسے متکلمین کا خیال ہی کہ واجب کی وجود حقیقی سے ایک معنی بودن منتزع ہون اور ممکن موجود کے وجود حقیقی سے دوسری معنی بودن کے منتزع ہون تو لابد ہوا کہ بودن مصدری واحد کا منشا ایک ہو تو اوسکی بایں یہ صورت ہی کہ واجب اور ممکن موجود مغائرین وہ مشترک ہو تو جیسے ممکن کا وجود اپنے مطلق کا محتاج ہو واجب کا وجود بھی اپنے مطلق وجود کا محتاج ہو اور شان واجب ارفع ہی احتیاج سے یا کہا جاوی کہ واجب موجودات مین اعلیٰ درجہ کا وہ موجود ہی جسکو اہل وحدت جنید یہ روح و عقل کہتے ہین تو وجود بمعنی بودن مصدری واحد کا منشا وہ وجود واجب بنفسہ ہی اور وہ سورج مثل ہی اور دوسری موجودات عالم آئینہ مین مرئیات کی مثل ہین کہ وجود تو ایک در اصل واجب کا ہی یا خود واجب ہی ہی پر موجود اوس سے رو ہو گئی ہین ایک موجود بنفسہ واجب دوسری موجودات جداگانہ اوس سے بطور تمثل موجود ہوی ہین یا عکس کی صورت سے موجود فی الخارج ہوی ہین جیسے اکثر اہل اتحاد کا قول یا وہم ہین جیسے شیخ احمد سرہندی مرحوم کا قول ہو جیسے ایک روشنی سے سورج بنفسہ روشن ہی اور اوسی روشنی سے ذرات کی روشنی و عکوس کی صورت مرئی ہی اور موجود فی الوہم کا قول غالباً اہل عکس کی اوس صورت سے مطابق ہی جنکا قول ہی کہ ناواقف آئینہ مین سورج کو دیکھنے والا جانتا ہی کہ یہ صورت مرئی آئینہ مین موجود ہی اور عاقل جانتا ہی کہ بواسطۂ عکس بصر کے مرئی ہوا ہی بدان نظر وہم مین مخلوق کیا گیا ہی اور یہ تینون مذہب قریب قریب ہین کہ عالم کو موجود بطور شمس کے کہتے ہین یا بطور تمثل کے اور کوئی کہی کہ شمس کا عکس پر سکتا ہی دوسری اشیا موجودہ پر اور وجود کا عکس معدوم پر کیسے متصور ہو اوسکا جواب قائلین تمثل کے نزدیک ہو سکتا ہی کہ واجب بنفسہ اپنی ذات و وجود و علم کے قیام کے باوجود حقائق ممکنہ اعیان مین متمثل ہوا ہو جیسے جبرئیل باوجود اپنی صفت قدوسی کے قیام کی کامل بشر کی صورت پر صحابہؓ کے روبرو و مریمؑ کے روبرو متمثل ہوی کہ جبرئیل مین کچھ نقصان نہ آیا اس سے آریہ کے فرقہ کا جواب ظاہر ہوا جو متعدد بید خدا و نکی قائل ہون اور ہر جزو لا تجزیٰ اور ہر روح کو واجب الوجود بالایجاد خالق کے مانین گو ایک بڑی واجب الوجود مین

صفت علم و قدرت تامہ کہیں اور کہیں کہ وصورت عدم قدرت وجہاکی ایجاد خلق مین خالق سے معدوم محض پر حکم کن ہوتا ہی اور یہی جواب اشعریہ و ماتریدیہ کی طرف سی آریہ کا ہوسکتا ہی اور اہل اتحاد کا فرقہ فارس مین بکثرت ہی پس اس سی سیر ما قرار دادکا مذہب ممکن ہی کہ اونکی مطابق ہو اور یہ لوگ وجود کی ثبوت و ماہیات کی ثبوت مین فرق کرسکتے ہین کہ ماہیات کا جعل جعل بسیط سی بالایجاب ہوا ہی یعنی اعیان کا اور موجودیت اونکی بعد کو باستناد جعل مرکب ہی بالاختیار ہوئی ہی جسپر اشراق مترتب ہوا ہی گو اعیان کا قائل نہین اوسکی مشکل ہوگی یہ میرے خیال مین کمال تحقیق اونکو مذہب کی ہی لیکن عالم کو وہم مین کہنا یہ الحمدللہ ہی و رنہ ہمارا علم بھی وہم مین ہو پس ہمارا یہ علم کہ خدا ایک ہی اور وہ منزہ ہی سب وہم مین ہو اکہ منشا اوسکا ندارد پس بڑی مفاسد کا باعث اور علت شی کو مشابہ معلول نہین کہ اوسکی استثناد سی ہم اوسکو منشا کہین اور عکس بصورت اتحاد مین بودن کا معلوم اور نہ سمجھنا بداہت کے خلاف ہی پس لابد کہنا ہوا کہ منشا وجود مصدری بودن بالذات وہ ذات حق مجمل و احد ہی اور ممکنات حادثہ بالعرض و بالتبع مین کہ وہ حق کی شیونات اعتباریہ و اقعیہ ہین کہ جیسے معنی انسان کی مقابل مین زید و عمرو و غیرہ ناپیدا ہین ویسے ہستی مطلق کے مقابلہ مین کوئی حوادث ذاتی و زمانی کا پتہ نہین گو وہ ثابت ذات حق ہستی مطلق سی بالضرور جیسا آثار مرتب ہین ہر مرتبہ لہ وجود حکمی دارد اگر فرق مراتب نکنی زندیقی شیہر و وجود مین مراتب ہین جسمین کسی کا مرتبہ تقدم کا ہی اور کسیکا تبہ تاخر کا مثلاً انسان کے معنی واحد ہونیسے زید کی ماہ اوسکی زوجہ مین اختلاف احکام لابد ہی ویسے وجود مطلق ہستی مطلق کا حال ہی پس لا موجودات من الجواہر و الاعراض و الارواح و الاجسام مفصلا غیر الاجود الحقیقی المجمل الواحد کے معنی ولا الٰہ الا اللہ ولا الٰہ الا اللہ غیرک و ما من الٰہ غیرہ و لا الٰہ الا ھو بر ستور گذشتہ ہوید اللہ و قرآن و احادیث و محاورات جو علم بسیط سی ہر ایک جانتا ہی گو علم مرکب سی اوسکو معرفت نہین اور مین آدمی کو جہل مرکب ہو یہ دوسری بات ہی عقیدۂ مذکورہ کی شاہد عدل اور جسقدر ہر ایک نسبت حق تعالی نے آیات بتلائی ہین وہان اوسکی دلیل مثلاً سورۂ حشر مین و الٰھکم الٰہ واحد لا الٰہ الا ھو الرحمن الرحیم کا دعوی ہی اور دلیل اسکی ان فی خلق السموات و الارض و اختلاف اللیل و النہار و الفلک التی تجری الآیت ہی جسکی تقریر فصل دوم تمہید مین گذر گئی اور ہستی مطلق حسب آیت اللہ نور السموات و الارض کے وہی نور ہی آسمانون یعنی عوالم بالا کا اور وہی نور ہی زمین عالم شہادت کا جسکی تحقیق سورۂ نور مین آتی ہی اور نور نام ظہور کا ہی اور ظاہر تر آیات حق وجود مطلق سی ہر آنا ہین کوئی شی نہین کہ کمال ظہور سے وہ مخفی ہی کہ التفات اوسکی طرف نہین ہوتا جیسے رویت اشیا مین روشنی کی رویت کی طرف التفات نہین ہوتا مگر جبکہ غیر ہوا ہو اور بیشک اوسکی تمثل قلب مومن مین حسب آیت مثل نورہ فی قلب المومن کمشکوٰۃ کے جیسے قران ابن مسعود مین ہی وہ ہی جو سورۂ نور مین مفصل ہی **فائدۂ بست و پنجم** معلوم ہی مجمل کی طریقہ منطقیہ کی تفصیل کی مطابق جان سکتے ہین گو علم بوجہ ہی سہی اور معلوم سے ہی یہ امر کہ گو مجمل کے احکام مثل احاطہ انسان سادی انسانون کو و اوسکا محتاج الیہ ہونا اور واحد ہونا مفصل کے احکام کو مثل محاطیت انا سی و انوثی کثرت وغیرہ مین منافی ہین لیکن ذات مفصل غیر اعنی جدا گانہ مجمل سے نہین ہوتی اور نہ عین ہو ہوتی اولی سے ہوتی ہی اور گو منشا اجمال و تفصیل ہی یعنی انسان واحد ہی لیکن ہر فرد مراتب ثابت و رنہ مجمل مفصل کے احکام مختلف نہوتے اور حقائق اشیا ثابت ہین اور جو فرق مراتب نکرے وہ زندیق ہی خواہ وحدت وجود کا قائل ہو یا منکر ہو پس ہر مقام سے اوصاف وجود مین غور لابدی ہی کہ گو ساری عالم وحدت و کثرت مین وجود لابشرط ہی جو مرتبہ عامہ بعد ذات کی مرتبہ ہے اور اوسکے بعد یعنی مفصل مرتبہ بشرط لا و بشرط شے ہی لیکن جب ذات وجود موجود حقیقی کو لحاظ مین بصفت اطلاق یعنی ہین اور اوسکو بشرط لا یعنی بعدم اعتبار خصوصیت یعنی مین اوسکی صفت سوا لاطیم جیسے قرآن مجید مین ہی اور اوسکی مطابق لا یعزب و لا یضل و امور غیر ہی مین پس اوسکی صفت مین سمجھا نہیں جاتا ہی کہ مین اوسکو شریک سمجھا ہون کہ خدا اوسکی ہو سکے اور نہ تصور بذاتیات کیا جاوی کیونکہ وہ برتر ہی جنس سے پس حد اوسکی کیسے ممکن ہوا اور ذاتیات اوسکے لئے کہان سے آوین کہ پر ی اوسکے کوئی شی نہین اور تصور اوسکا اوسکی تجلی سی دوسری بات ہی اور نہ جنی جنایا جاوی نہ تغیر پاوی کیونکہ برتر ہی جہات سے جنمین یہ امور متصور ہو سکتے ہین اور جب اوسکو بشرط شے دیکھا جاتا ہی تو کہا جاتا ہی کیا ہی اوسکی بڑی شان ہی جسنے متقرر کیا کلیات و جزئیات کو جعل بسیط سی یعنی اعیان ثابتہ کا ثبوت اوسکے علم سے لازم بالایجاب ہوا اور بعد کو حسب عیان عالم ارواح و عالم مثال و شہادت کو ظہور مین بالاراہ جعل مرکب سے کیا اور مخفی نرہی کہ ہر چند صفات ذاتی کثرت سے وحدت بالعرض متصف ہی گو بنظر اشتباہ ایسے الفاظ سے پرہیز ضروری لیکن صورت نفی فی اللہ و بقا فی باللہ مین چونکہ لحاظ کثرت اکثر مرفوع ہی اوس مطلق کو اونکی صورتین مریض و ہوسکا و پیاسا و خندان و گریان جیسے فصل ۲۵ انجیل متی مین فرمایا ہی ویسے صحیح حدیث مین مثل یطعم و یمرض و یضحک و ساری خصوصیات ثابت فرمائی ہین اور قرآن و حدیث دونون ہمکو مسلم جنہین تباین بنظر مراتب نہین اور مجمل وجود مطلق واحد حقیقی کی نسبت وجود مفصل کثیر کے وہی ہم پاتے ہین جو مثل دوسری مجمل واحد کی مفصل کثیر کی طرف ہے کہ قدر مفصل سی اوس مجمل کی وحدت مین فرق نہین پڑتا اور عالم کثرت مین عام بات اللہ کی طرف منسوب جیسے کہتے ہی کہ شخص خاص سے متعلق نہین علی ہذا مسجد کو خانہ خدا کہتے ہین کیونکہ اونمین ایک طرح کا اطلاق ہی اور خاص خاص کو عباد کی طرف اکثر نسبت جیسے مکان فلان و زراعت فلان دیکھنے پانی برسانی کا کاسب و عامل بنظر عالم کثرت سے آفتاب کی گرمی و مادی اسی سمندر محیط کا پانی اکثر ہے جو زمین و آسمان کے بیچ مین ہی اور معلق ہی کہ بخار ہو کر ترتیب ارشاد قرآن سردی پہاڑ سے ٹکرکھا کے مناسب وضع پر آنکر

برستا ہی پس اس صورت ہی منسوب بکثرت ہی وجبکہ لحاظ خصوصیت ہو تو ہی درحقیقت منسوب بوحدت اعنی بطرف خدا ہی چنانچہ قرآن مجید مین ہی اَنَّا صَبَبْنَا الْمَآءَ صَبًّا کہ ہمنے خوب ڈالا پانی وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ہی دارد وظاہر ہے کہ باران کے بعد زید وعمرو جوتے ہین اور زمین کو ہل وغیرہ سے پھاڑتے ہین اور جو تنا و پھاڑنا منسوب بکثرت ہوتا ہے لیکن بنظر عدم خصوصیت خدا کی طرف جو وحدت ہے منسوب جیسے قرآن شریف مین ثُمَّ شَقَقْنَا الْاَرْضَ شَقًّا وارد ہے کہ پھر ہمنے جوت سے جوتا زمین کو علی ہذا بظاہر روئی وغیرہ شکم کو پُر کرتے ہین جو بنظر کثرت مخلوق ہین پر جبکہ بنظر وحدت دیکھتے ہین کہتے ہین کہ خدا نے پیٹ بھرا علی ہذا سیرابی کا حال ہی جو پانی وغیرہ سے ہوتی ہے اور ظاہر ہے کہ شفا مین مرض سے کوئی خاص سبب ہوتا ہی دوا ہو یا دعا کہ عبارت ہمت نفس سے ہے خواہ رفع طبیعت سے بلا لانے کے ہو پس ان وجوہات سے منسوب بہ مخلوق اور جبکہ بنظر وحدت دیکھتے ہین کہتے ہین کہ خدا نے شفا دی اور جب کوئی مرتا ہی کسی نہ کسی خاص سبب سے موت کی نسبت مخلوق کی طرف مثل بخار وغیرہ کے ہوتی ہی لیکن بنظر وحدت خدا کی طرف کہ وہ مارتا ہے علی ہذا جب آدمی مرتا ہی تو اوسکا تعلق اسم باطن سے ہوجاتا ہی اور جب سوتا ہی تو اوسوقت بھی عالم کثرت سے یکسوئی ہوتی ہی تو فرماتا ہی اَللّٰهُ يَتَوَفَّى الْاَنْفُسَ حِيْنَ مَوْتِهَا وَالَّتِىْ لَمْ تَمُتْ فِىْ مَنَامِهَا الآیۃ کا ارشاد ہی حیات کی صورت ہوتی ہی اوسکی کوئی نہ کوئی خاص صورت ہوتی ہی مثلاً نطفہ مادہ جس سے کیڑوں کی حیات ہوتی ہی یا رحم مین منی کا آنا علی ہذا قوت مصورہ اطبا کے نزدیک بنظر کثرت خود مادہ زمین بشر وموجود مقرر ہے اگرچہ بنظر حقیقت باوجہ وحدت دیکھتے ہین خدا کو بھی مصور کہتے ہین اور رزق ہے کہ کسی حیلۂ خاص سے ہاتھ لگتا ہی اس مقام سے بنظر کثرت منسوب ہی لیکن بنظر وحدت رزاق یعنی ان داتا خدا ہی وعلی ہذا ساری مجل کے خواص کا حال ہے جو بخلق خاص مخصوص نہین اس سے تو دہ نام کے احصا کی صورت بندہ مین متصور **فائدہ بست وششم** واضح ہو کہ جس شی کا بندہ وجود مقید کا سبب عام ہی یعنی اتصاف حاصل کرنیوالا ہے جیسے صلوٰۃ سے مصلے اور سرقہ سے سارق گنا جاتا ہی اوسکا فاعل حقیقی خدا وجود مطلق ہی جسکے تو دہ نام کلیہ مین جو عالم کی کلیات ہین وگو بعض اوصاف خاصہ سے بندہ کا سبب یعنی متصف ہوکر معیوب گنا جاتا ہے اور مطلق کو ایسین بنظر اطلاق اتصاف نہین ہوتا لیکن وہ اوصاف خارج تو دہ نام کمال سے نہین ہوتے کہ عین عذاب در اصل عین قہر ہے اور اسم باعث کے مظاہر سے وہ اوصاف خاصہ ہین پس اس مقام سے معنی فاعلیت حق وکسب بندہ دریافت کرنے چاہئین الحاصل یہ مذکورہ دو اوسکی مثل صریح اسپر دال ہی کہ ایسے امور غیر مخصوصہ کا منشا بذاتہ بالذات وحدت مجمل ہے اور بالتبع وبالعرض کثرت کی طرف منسوب جو اوسکے اطوار مفصل ہین اور ہر گز یہ بنسبت اوسکی جانن کی طرف جو خدا گانہ مانین نہین ہوسکتی دیکھو رنگ نیز کہ یہ وصف غرور ہی جو بطور آلہ ہی کہ اوسنے خوب سرخ وسبز وزرد کیا لیکن سرخ وسبز وزرد ندارد بذاتہ صفت رنگریزی کی نہین ہوسکتی پس صوفی کے اتصاف کمالی مین جب تک حقیقت الحقائق خدا اعنی وجود کا اتصاف نہو کیسے کہہ سکتے ہین کہ ان اوصاف کمالی سے درحقیقت حق موصوف ہی اور شبہات جو انا نفتو کو پڑتے ہین وہ عدم فرق مراتب وعدم فہم مطالب حضرات اہل وحدت سے پڑتے ہین کیا یہ نہین جانتے کہ مغائرت کی حالت مین وہ اشیا جنکو بُری ذاتی سمجھتے ہین اونکو مخلوق خدا کہتے ہین اور جیسے ہلاکی اشیا کی تقدیر خدا کی طرف منسوب بذاتہ ہی ویسے اونکی نزدیک تقدیر برائی ہی خدا کی طرف منسوب وگرچہ کا سب بندہ ہی پس مصلی وہ جسمین نماز قائم ہو وسارق وہ جسمین سرقہ حاصل لیکن اونکا قول کہ کام سب حکمت کے ہین پس جبکہ اوسکی تقدیر حکمت سے ہوئی تو خدا کی مخلوق کی کوئی شے جنمین بُری ہوئی جو اوسکی تقدیر وارادہ سے بلاجبر پیدا ہوئی ہی اور وہ بھی حکمت کے ساتھ پس صوفی پر کلام کیون کرتے ہین خاص جو مراتب شناس ہین جسکے نزدیک کوئی بظاہر مرجو صفت بندہ ہی کوئی بندہ کا سبب یعنی حاصل کرنیوالا ہلاکی کا کوئی بُرائی کا ہی پر بنظر وجود سب کمال ہے اپنی اپنی توقع پر اور سب مرضی وپسندیدہ بنظر ارادہ ہوے اور مرضی وپسندیدہ مین خدا تعالیٰ کی وجہ یعنی شان وطور کا ہونا خواہ وجوہ ناظر ہون یا عاما جو حسب آیت اَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ کے ثابت کیا حیح گو مرضی ہین بنظر شرعی حکم کے کہ اوسکے بعض مخالف ہین وبعض بدیہ موافق کہ اوسمین کمال نوع انسانی کا بیان بدرجۂ غایت ہی **فائدہ بست وہفتم** جو شخص معنی طول وظرفیت واتحاد کی واقف ہی اوسکے نزدیک اعتراض جہلا کا حضرت اہل وحدت جنیہ پر حلول وظرفیت واتحاد کا محض جہالت سے ہے کیونکہ ظاہر ہے کہ حلول ایک شی وجود مین دوسری مغائر شے موجود کے آنے کو کہتے ہین اور ہستی مطلق کی کوئی شے مغائر موجود ہی نہین گو ایک طرح سے حالانکہ دوسری طرح سے محل عالم کثرت ہی پر یہ مخصوص بکثرت واحتیاج علی ہذا ظروف ومظروف کا حال ہی کہ ظرف اور شے ہے اور مظروف دوسری شے کہ دونون جداگانہ مین اور وجود مطلق کے دوسری شے جداگانہ کہان موجود ہی اور اہل اتحاد وہ ہین جو ایک وجود سے دو موجود کے قائل نہین پس اہل اتحاد بالخصوص جو اہل وحدت کو اہل اتحاد کہین اونکی نادانی ہے پر اللہ تعالیٰ کے لئے شیون متکثرہ واطوار بیحد مین دیکھو اللہ تعالیٰ بظراوان اطوار کے فرماتا ہی کُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِىْ شَاْنٍ اور علم بسیط سے بندہ جانتا ہی بلکہ منکر تک کہتا ہی جبکہ عام پر نظر والتے ہے کہ خدا کی کیا یہ شانین ہین پر نہین سمجھتا علم مرکب سے کہ کیا مین کہتا ہون کیونکہ شان ذی شان سے جدا کب ہوتی ہے علی ہذا آدمی عجائبات صنع کو دیکھکر کہتا ہی کہ دیکھو کیا قدرت حق ہی حالانکہ قدرت حق ہی حق سے جدا نہین ہوتی اور خود طلاسمی قرآن مجید کی آیات کو پڑھتا ہی پر مطلب کی طرف رجوع نہین کرتا کہ جو وجود مطلق کی صفت ہی اوس سے قرآن واحادیث مین اللہ تعالیٰ کی صفت کی گئی ہی پر آدمی واقف طالب تحقیق ومرتبہ شناس کا ہی دیکھو وجود مطلق مجمل واحد کی صفت لیس کمثلہ شئ ہی وہی قرآن مجید مین اللہ کی صفت اور سورۂ اخلاص وجود مجمل واحد حقیقی کی صفت مین ہی کہ ای مخاطب غور کرکے کہ تو وہی جو

وجود حقیقی مجمل یگانہ ہی بمعدلیہ نیاز عالم کثرت سے جو محتاج ہے بلکہ کثرت مفصل بغیر وحدت مجمل کے متصور نہیں پس ہستی مطلق صمد ہی سب سے بے نیاز اور ہستی مطلق نہ جنی نہ جنیا جاوے کیونکہ یہ دونوں امور مستلزم ہم کفوی ہیں اور وجود مجمل واحد کا کوئی ہم کفو ہی نہیں کہ عدم و معدوم کفو ہو نہیں سکتے اور وجود محاط کہاں برابر اوسکی ہو سکے یہی وجہ اوکی صمدیت ہے اور علی ہذا دوسری صفات کا حال ہی **فائدہ بست و ہشتم** بعض آیات وحدیث کی تحقیق میں جو دال وحدت وجود پر ہیں مخفی نہ رہے کہ گو علماء عالم کثرت کی نسبت وہر مجہول الذات کی طرف کریں اور کہیں کہ مایہلکنا الا الدھر مگر وہی جو شئی مجہول الذات کہ قیاس وہم سے مبرا ہے ای برتر از خیال و قیاس و گمان و وہم ؎ وز ہر چہ گفتہ اند شنیدیم و خواندہ ایم ؎ حسب حدیث صحیح کے وہر ہے کہ لا تسبوا الدھر فان اللہ ھو الدھر وارد کہ دہر عبارت جیسے زمانہ ہی ہے ویسے بمعنی ہمیشہ کے آتا ہی اور ہمیشہ درحقیقت وجود مطلق ہی جو ہر آن میں نئی شانوں میں دور کر رہا ہے اور ثبوت آن توسطی سے ثبوت زمانہ ہی جو عبارت ماضی و مستقبل ہی ہے پس ہماری مراد دہر سے وہ وجود ہمیشہ ذاتی ہے جو این و مکان و متی و زمان کو محیط ہی پس خلا و مکان ہی اوسکے ظہورات سے ہیں اور وجود کے دوران سے ہر آن میں ثبوت قدم حرکت و زمان وغیرہ بالعرض و بالزمان ہی جسکی تحقیق تیسرے رسالہ مسائل تلثیس میں کی ہے اور گروہ بنظر مرتبہ ہویت بعید از فہم و قیاس ہی مگر پھر اوسی کی نسبت نحن اقرب الیہ من حبل الورید وارد کہ ہمارا میں وہی انا گو یا حسب حدیث صحیح ہے جیسے حدیث ان فی جسد آدم لمضغۃ سے ظاہر ہی اور جبکہ وہ قریب ہی شہ رگ سے بطور قرب مطلق کہ مقیدات کے لئے تو وہی ہر شئی میں مفہوم تا آنکہ مردی کے ساتھ جیسے اوسکی دلیل آیت ونحن اقرب الیہ منکم ولکن لا تبصرون وارد کیونکہ ہستی ہر شئی کی ساتھ حسب آیت وھو معھم اینما کانوا کے بطور عین مطلق کے مقیدات کی ساتھ ہی اور اوسی حسب آیت ھو الاول والآخر الظاھر الباطن کے ہر ایک اول و آخر و ظاہر و باطن کا حصر پس جیسے ہر ایک شئی میں ہویت سے مخفی کہ ادراک اوسکا غیر ممکن کہ وہ باطن ہی وہی اپنی انانیت سے ہر ایک انا میں ظاہر پس مومنین ان آیات کی نزدیک اگر وہی محسوس ہی کیا جائے تعجب اس مقام سے عرفت ربی بربی الحدیث میں ہی کیونکہ عرفان اوسکا اوسکے مغائر سے کب ممکن کیونکہ مغائر یعنی جدا گانہ اوس سے پردۂ عدم میں ہی اور اوسکی نسبت اعوذ بک منک وارد ہی کہ ایک اسم سے خواہش اوسکی پناہ کی اور دوسرے سے بچاؤ ہی ہر وہی مجمل وجود کی صفت جو قرآن مجید میں فاطر السموات والارض صفت خدا تعالیٰ میں کی گئی ہی اور یہ عالم وجود اس بند و بست شریف کی ساتھ کہ توقیت اسپر منصوص نہیں غور کرو رسیل بنانی اوس وجود مطلق کو جو منظور رہتی تو کوئل کی کانمین پہلے ہی بنا دین و علی ہذا پس اس سے ظاہر ہی کہ وہ عالم کل ہی اور علم عبارت تمیز ہی ہی اور ہر شئی کو دوسری شئی سے تمیز نفسہ حاصل ہوتی ہی اوس تمیز سے کوئی شئی باہر نہیں اوسکا علم حضوری کہتے ہیں پس ہستی مطلق بعینہ علم و تمیز ہی اور دوسرا علم ہی جو بھول صورت ہوتا ہی جیسے عقل اول کو پس اس صورت ہی علم اوسکا وہ تجلی اول ہی جس سے اوسکی صفت لا یعزب عنہ مثقال ذرۃ فی الارض ولا فی السماء وارد ہی کہ غائب ہو اوس سے ذرہ کی برابر زمین میں نہ آسمان میں پس اہل بدعہ و جہمیہ کا یہ خیال کہ مبدء اول وجود مطلق وہی فاعل اور وہی قابل ہی ہر عالم نہیں بعض اونکا خیال لا اصل ہی ہاں اگر کہیں ذات اوسکی علم حصولی نہیں یہ دوسری بات ہی کہ تجلی حق ہی اوس مقام سے اللہ کی صفت ھو السمیع العلیم وھو السمیع البصیر بصیغہ حصر ہی کہ سمع و بصر و علم حق میں منحصر ہے اور گو مجمل میں بعض صفات ممکنہ منحصر ہیں کہ مفصل میں نہیں ہو سکتیں لیکن جو غیر ممکنون مجمل میں ہیں تو مفصل میں ہی اوسکا ظہور ہے کہ ہر سمع و علم و بصر مفصل بالضرورہ درحقیقت سمع و علم و بصر مجمل ہی ہیں اور جو شخص اس عالم کے بند و بست کو بالخصوص اس زمانہ میں جو سورج کے تین سو ساٹھ سیارو نکی ترتیب دریافت کر دہ جانے کہ ما خلقنا السموات والارض وما بینہما الا بالحق بیشبہ صحیح کہ حق ہی مراد عقل اول عالم کل روح اعظم سے جو علم مجمل بخوب وجہ اوسمیں مفصل ہو رہا ہی اور حدیث لا تحرک ذرۃ الا باذن اللہ مسلم ہو رہی وجود مطلق حقیقی کی شان سے ظاہر ہی و اللہ خلقکم و ما تعملون جیسے قرآن میں فرمایا ہی وہی وجود حقیقی کی نسبت ثابت و گر وحدت وجود تسلیم نکیا جاوے اور کثرت ہی فقط مانی جاوے تو لازمہ اس صورت میں ہمارے افعال ہمارے ہی مخلوق ہیں اور صحیح حدیث میں وارد ہی من یشغلک عن ربک فھو صنمک اور ہر کثرت معنی وحدت سے روکنے والی صنم و الٰہ ہی اور مثل ہدایت النحو و تعلیقات و شرح طلا جامی میں ذیل استثنا میں کلمہ طیبہ میں الا بمعنی غیر لکھا ہی پس لا الٰہ الا اللہ وجود حقیقی کی نسبت مقول حضرت نبی صلعم بہت درست جسکے معنی لا الٰہ غیر اللہ کے ہیں جیسے قرآن مجید میں ما من الٰہ غیرہ وارد و ثنا میں لا الٰہ غیرک کا شبانہ روز ورد یقینی نہیں ہی کوئی موجود اللہ کے یعنی وجود حقیقی کے غیر اس مقام سے کفرہ اہل لسان کا کا یہ اعتراض وہ ہوا جو سورۂ ص میں اجعل الآلھۃ الٰھا واحدا ہی ترجمہ کیا کہ دیا محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کلمہ سے سارے معبودوں کو ایک معبود کہ جعل کا لفظ ابتدا دخبر پر لایا گیا ہی کہ الٰھۃ مفعول اول مبتدا ہی و اللہ واحد مفعول ثانی خبر ہے و لفظ من الٰہ بمعنی معبود آتا ہی استحقاق عبادت وغیرہ استحقاق اسمیں ماخوذ نہیں یہ صفت اللہ میں ماخوذ ہی و گر کہا جاوے کہ حدیث میں وارد من جعل الھموم ھما واحدا اسکی مطابق اسکو محمول کرنا چاہئے جسکا حاصل یہ ہی کہ سب ہموں کو نفی کر کے ایک ہم کو کر دے کافی ہو اللہ اوسکا سب ہموں سے جو جواب اوسکا یہ ہی کہ یہاں بربنی ہی مطلب ہے جو کلمہ طیبہ میں مقصود ہی ہر قائل کی یہ تاویل یہاں پر نادرست ہی اسلئے کہ یہ بات یہود و نصاریٰ میں اب تک جاری ہی کہ وہ ایک روح کی پرستش کرتے ہیں گو یہ دوسری بات ہی کہ نصاریٰ اوسکو متحد بالحال یا منزل مسیح میں کرتے ہیں اور کفار اہل لسان کلمہ طیبہ کے مضمون کو محال سمجھے اور کہا کہ ہمنے یہ بات دوسری دینوں میں ہی

نہیں سنی اور سلب الوہیت معبود کثیرہ سے بنظر لغت درست نہیں البتہ بمعنی مجازی شیوع کے درست ہو سکتی ہے جو لو کان ھؤلاء آلھۃ ما وردوا النار ارشاد ہے و آیت لکنا ھو اللہ ربی میں درصورت ثبوت انانیت عبد دراصل وہی انانیت حق ہے اور حدیث قرب نوافل و فرائض بخاری و مسلم اور دوسرے صحاح کے اس مقام سے بنظر شہود درست کہ جیسے حق ہستی مطلق کثرت میں وجود اگر کسی کے مغائر نہیں کامل کی شہود میں بھی مغائر نہیں ومن عرف نفسہ فقد عرف ربہ اور اسکی نسبت حدیث نبویہ قلبی سنہ آیت ولا تکونوا کالذین نسوا اللہ فانسٰھم انفسھم ہو کہ جب بندہ کی نسیان حق پر نسیان جان مقرر ہے پس یاد و عرفان جان پر عرفان حق متحقق اس مقام سے قول میں الدین ہراتی ہے ؎ گر بچشم عاشقان مینی جمال خویشتن ۔ ہمچو من آشفتہ گردی در خیال خویشتن ۔ و چونکہ در اصل سارا کارخانہ وجود کا بفضلہ سب عقیدات میں ہے فرماتے ہیں ؎ آئینہ موجود حسن خویشتن ہر گز نشد ۔ بلکہ می بیند جمالش در جمال خویشتن ۔ یہاں سے ؎ علم حق[1] در علم صوفی گم شود ۔ این سخن کی باور مردم شود ۔ کا ارشاد سولنا ہے یہ بیان نہ کو نہ ہے از خروار جو فتوحات و فصوص الحکم وغیرہ میں ہے اگر آدمی بلا تعصب ہو کر ادنی التفات کرے امر حق ظاہر ہو جاوے کہ غلامی قید سے آزاد بالطلاق ہو جاوے اور انبیا کی بعثت رفع تعصبات کے لئے ہے اور ہر انسان آیت بل الانسان علی نفسہ بصیرۃ کی مطابق علم بسیط سے بنا ہے اگرچہ حسب آیت و ما ادری ما یفعل بی و لا بکم[2] اوسکو علم مرکب سے نہیں سمجھتا کہ جانتا ہو کہ میں ان باتوں کو جانتا ہوں پس حضرات انبیا اوسی کی تعلیم فرماتے ہیں اور پردا اٹھاتے ہیں فائدہ لبست و نہم غور کا مقام ہے کہ خدا تعالی کے دو حکم ہیں ایک بنظر ارادت اور اوپر کوئی جبر کرنیوالا نہیں تاکہ کہا جاوے کہ بعض اوقات ارادی غیر رضی ہوتی ہے جیسے کسی سے کوئی کام بجبر کرایا جاوے پس اردو کی تو ہو الغیر رضا کے الحاصل نظر ارادہ سے سب اوسکی مراد و مرضی و مقصود و پسندیدہ اور اس حکم کی ساری[3] مخلوق فرانبردار دوسرا حکم امر اوسکا شرعی ہے جسمیں نفع انسان کے کمال کا تذکرہ ہے اوس سے کوئی پسندیدہ و مرضی دکوئی ناپسندیدہ و مرضی یہ محل نزاع اور اس حکم کے بہت سے مخالف اور دراصل وجود میں ہے بنظر ارادہ حق و خیر ہے کیونکہ حق تعالی حکیم ہے اور حکیم سے جو صادر ہو وہ یا حکمت و پسندیدہ اور اوسی سے تقریر شرع ہے کہ اوسمیں دو امور جو نقصان دہندہ بندہ ہیں مشہور بشر و الحاصل واضح ہو کہ اللہ کا لفظ موضوع ہے شرع میں وجود خاص مطلق کے لئے جو قابل پرستش ہے اور اپنی خلق سے مطلوب و مراد اول عبادت و تذلل مخلوق ہے کہ اوصاف اوسکی اوسمیں ظاہر ہوں و ما خلقت الجن و الانس الا لیعبدون اس مقام سے آیت قرآن ہے جسمیں لفظ من المومنین نہیں جیسے عبداللہ بن مسعود کے قرآن میں ہے پس عبادت ذاتی کہ عبادت تذلل سے ہے بنظر حکم ارادی تخلف نہیں تاکہ حکم خداوندارادی ظاہر ہو یہ بنظر وجود ہے لیکن بنظر شہود بندوں کو جو اہل لیاقت ہیں مناسب ضرور ہے کہ شہودی عبادت بھی کریں جیسے قرآن عبداللہ بن مسعود میں لفظ من المومنین ہے کہ العبد و مافی یدہ لمولاہ کا ظاہر پس بندوں کو لازم ہے کہ اپنی کمال منسوبات سے کنارہ کشی کریں و ہو اہم چیزو نیاز طلب معنیت جیسے وجود میں ہے شہود میں کریں اسی مقام سے ایاک نعبد و ایاک نستعین کا ارشاد کہ بندگی کہیں کہ خاص ہم تیری ہی عبادت و تذلل کرتے ہیں و استعانت میں صفات میں افعال میں اور تجھی سے عینیت[4] شہودی کے طالب کہ شیطنت اعنی بعبد شرک ہمارا شہود میں جاتا رہے جیسے وجود میں نہیں لیکن ؎ کلاہ خسروی و تاج شاہی ۔ بہر کل کی رسد حاشا و کلا ۔ و نہ کیا قدر ہے جو کثرت سے مولی شکیری ہو جاوے جو وجود صوفیہ باریک یعنی نزدیک طریق صوفیہ باریک یعنی چاہتا ہے تا آنکہ بعض باوجود باریک بینی کے جیسے بعض ہمکو وجود مطلق سمجھنے لگے اور بعض خلا کو اور بعض زمانہ کو پس سوچ سمجھ کر ایک دوسری راہ شرعی عامہ مقرر کی گئی کہ اس وجود مطلق کو بنظر عظیم الشان طور روح اعظم کی جانیں جیسے سورہ یونس میں ہے ان ربکم اللہ الذی خلق السموات و الارض و ما بینھما فی ستۃ ایام ثم استوی علی العرش کہ رب تمہارا اللہ ہے جسنے پیدا کئے آسمان و زمین اور جو کچھ ما بین ہے چھ دن یعنی چھ زمانہ مدید از لیہ میں پھر بپورا ہوا حکام پر کہ آدم اول بلکہ یک یک لکہ آدم کو بنا کر برباد کیا کہ سبت منایا پھر خدا تعالی نے حسب توریت سات دن یعنی ہزار ہزار برس کو مبارک کیا اوسکے بعد آدم صفی اللہ کو پیدا کیا اور وجود اس صفت روح سے آیت و جاء ربک و الملک صفا صفا میں مسی برب جسکی تفسیر میں آیت و ما خلقنا السموات و الارض و ما بینھما الا بالحق ہیں حق مخلوق بہ کہا اور اسی کو عقل اول و قلم اعلی کہتے ہیں جسکے سترہزار حجاب ہیں کہ ہر کرۂ عظیمہ میں وہ بڑا ہے اوسمیں سے حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہیں اس مقام سے مولانا جامی کا شعر ہے جسمیں دوسری تفسیر بھی راجع بقلم ہے ؎ محمد کش قلم چون نامور ساخت ۔ ز بیش طلعۃ طوقی دگر ساخت ۔ اور وہی نور محمدی حدیث اول ما خلق اللہ نوری میں ہیں کہ اوس سے بڑھکر درجہ کثرت وجود میں کوئی شی نہیں جسکا ذکر مفصل فائدہ سی و ہشتم میں آتا ہے فانتظرہ اور بنا شریعت ظاہر اسکی تسلیم پر موقوف ہے اور وہ لوگ جو آیات انفسی میں شناخت کے کار کو حصر کہتے ہیں جیسے مثلا صاحب اشارات حادیہ اونکی بڑی غفلت ہے جو آیات آفاقی کے منکر ہیں بشرطیکہ مغلوب الحال نہوں ورنہ وہ معذور ہیں

---

[1] یعنی جبکہ صوفی نے آپکو جانا کہ میں غیر وجود مطلق نہیں تو اپنا جاننا ہی حق کا جاننا ہوا حق جو دوسرا کر کے غفلت ہے جان رہا تھا اوسکا علم جاتا رہا ۱۲ منہ

[2] تا آنکہ فرعون و ابوجہل نے ہرگز کوئی بات مقابل موسیٰ و حضور سلیم کے خلاف حکم ارادی خدا کے نہیں کی بلکہ جو اونسے حق وجود مطلق نے ارادہ کیا تھا وہ بجا لائے ۱۲ منہ

[3] یہ بلسان اشارہ ہے کہ استثنات کا استعمال عین سے ماخوذ کر کے جو کہا گیا وہ کہا نہیں گیا ۱۲ منہ

کیا روح کے ارشادات جو بابت آفاق کی اب تک فرمائی ہوئی ہیں کامل نہیں ہوئی بلکہ اسوقت تک جو حوالہ ہیں وہ سب کامل ہوئی جیسے حال کے زمانہ کے واقعات یاجوج وماجوج کے کیسے مشاہدہ ہو رہی ہیں پس آیات انفسی کے اندر جھگڑنیوالوں کا قول نقل اشکال عذاب قبر قابل تسلیم نہیں بلکہ مثل حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے خوف کو جو قبر سے کرتے مانا ضرور ہے کیونکہ ظاہر ہے کہ خلفا سے بڑھکر واقف آیات انفسی سے کوئی نہ تھا پس واضح ہوا کہ وعدہ و وعید جو قیامت پر موقوف ہیں وہ سب راست و درستی میں البتہ تشبیہات میں کلام نہیں کہ آیا اسطرح سے جو ہم سمجھے ہوئی ہیں ویسے ہوں گے یا اس طریق سے کہ ہم پہلے یاجوج ماجوج کے حالات کس طریق سے سمجھی ہوئے تھے اور آنکھ کے مشاہدہ سے وہ روس وغیرہ نکلے صوفیہ ۔۔۔ مراد حضور غوث الاعظم و خواجہ بزرگ و شیخ محی الدین وغیرہ ہم گذرے ہیں اونکی پیروی ہمکو لازم ہے کہ آیات انفسی کے جیسے وہ واقف تھے ویسے آفاقی کے بھی واقف تھے اور مغلوب الحال دوسری بات ہے اور حضرات انبیا جیسے واقف آیات انفسی تھے متقدمہ سر آفاقی کے بھی تھے اس مقام سے موسیٰ کو تجلی طور پر ہوئی پروہ غافل سیر انفسی سے نہ تھے جس سے کہ اونکو صعق حاصل ہوا اور مسیح علیہ السلام پر غلبہ سیر انفسی کا تھا جس وجہ سے حسب حدیث مرضت فلم تعدنی کے فصل ۲۵ - انجیل متی کی مطابق فرمایا کہ میں بھوکا تھا تنے مجھے کھلنے کو دیا پیاسا تھا تنے مجھے پانی پلایا پردیسی تھا تنے مجھے اپنے گھر میں اُتارا ننگا تھا تنے مجھکو کپڑا پہنایا بیمار و قیدی تھا تنے میری خبر لی تا آخر یہ غافل سیر آفاقی سے نہ تھے جس وجہ سے منتظر خدا کی بارشاہت اسلامیہ کو رہے **فائدہ سی ویکم** اسلام کا زمانہ اکملیت کا ہی پس جیسے آیات آفاقی ہی اسلام والا کو مطلع رہنا ہی آیات انفسی سے مطلع رہنا بھی ضرور ہی اور آدمی کو سب سے مقدم اپنا کام کرنا ہے کیونکہ سب سے قریب اوسکو اوسکی جان ہی اور قریب تر سب سے خدا ہے پس سر ضرب اول شکل اول کو غور کرے اور حق اقرب بحالاوے کیونکہ حق اقرب سب سے مقدم ہے ؎ کار خود کن کار بیگانہ مکن ۔ ہر زمین و کہران خانہ مکن ۔ اور مقدم تر اپنے کا معرفت سے اپنی شناخت ہی تاکہ دونوں قربوں کو یعنی اپنے قرب جان اور قرب خدا کو پہچانے اس مقام سے حدیث **من عرف نفسه فقد عرف ربه** وارد ہی جو مستند آیت سے ہی اور آیت **نحن اقرب اليه من حبل الوريد** اور بداہت قرب نفس نفس دونوں اسپہ گواہ پس جسنے اپنکو نہ پہچانا اگرچہ کتنی ہی کثیر خیر کے دراصل کچھ نکیا دوسروں کی کشود سود بغیر عرفان اپنے نفس کے کیا کشود ہوتی ہی تاآنکہ توحید خدا تعالیٰ کی جاننے سے ہی درویش کا مطلب تفرد و آزادی ہی اور نبی کی پہچان سے اونکے اخلاق کا سب مقصود ہی اس مقام سے مولانا روم کا ارشاد ہی ؎ تو گر فتار ابو بکرؓ علیؓ ۔ تو چہ دانی اے مترسک ای جاہلی ۔ انسان غور کرکے اگر ابو بکرؓ بڑی ہے جنکا رتبہ بوقت خلافت سب سے عالی تھا یا علیؓ جو بعد کو اوس رتبہ پر اپنے وقت میں فائز ہوے تجکو اس سے کیا سود ہوا پس تو غور کر کہ تجھ میں اونکے اوصافوں سے کب حصہ ہی پس آدمی کو چاہئے کہ اپنا قصہ نپڑے نہ دوسروں کے قصہ میں پڑی پس اس مقام سے حدیث **ان فی جسد آدم لمضغة وفی المضغة فؤاد وفی الفؤاد روحاً وفی الروح سرًّا وفی السر خفیا وفی الخفی اخفی وفی اخفی انا** کو غور کرے کہ تا بمقام انا اپنے براق جسمی سے ترقی کرے جسمیں سارے عالم شہادت کا نمونہ ہے چنانچہ چہار عناصر سے چہار اخلاط اور اونکا سارے مرکبات کے نمونہ اوسمیں ہیں جیسے علم تحلیل و ترویب ہی ظاہر ہے جسپہ حکومت مضغہ قلب مظہر جبرئیل زور خدا کی ہے جو عالم اجسام کا حاکم ہے اس مقام سے قوت نمو یعنی متعلق بحیات اوسمیں میکائیل کا مظہر اور قوت تحلیل وغیرہ اوسمیں مظہر عزرائیل کہ ایل اللہ کو کہتے ہیں اور میکا پانی کو کہتے ہیں جیسے عزرا قوت کو اور فواد اوسمیں عالم اسرافیل کہ اسراف صور کو کہتے ہیں اور صور نام ہی عالم مثال کا اور روح اوسمیں عالم ارواح وملائک کا خلاصہ جو مظہر روح اعظم ہے اور سر اوسمیں عالم احیان اور خفی اوسمیں عالم اسما مظہر اسم جمیع اور اخفی اوسمیں عالم قابلیت اور حمیت کہ عرش رحمٰن ہی و انا اوسمیں مظہر انا الحق کہ عبارت ظہور وجود سے ہی جیسے ہویت عبارت بطون سے ہی پس تو اپنی میں غور کر کہ ہویت تیری مجہول ہی و انا اعرف معارف کہ ستہ اپنی ہویت سے مخفی پس یہ مقام **و لله وحیرت** کا ہی کہ جو معلوم تر ہے وہی غیر معلوم پس اس مقام سے اپنی میں اسم مغنی تعین اللہ کو غور کر کہ اللہ کا لفظ ماخوذ از لہ یعنی حیرت سے ہی اسی جگہ سے جبکہ بیت اللہ کے اندر کوئی جاوی اور سوا اپنے دوسرے کو نپاوی پس عاقل کو مقام غور ہوا اور اوسوقت شناخت اپنی حاصل ہو کہ جسکی تلاش کرتے کرتے یہانتک آئی وہ خود میں ہی اس مقام سے مکہ کی فرض نماز لاکھ مقام کے نماز پر قائم اور گھر میں نفل مدینہ کی مسجد کا ثواب کہو کہ پچاس ہزار کے مقام پر ہو جبکہ اپنے میں نور محمدی کا اثر دریافت کرے کیونکہ اپنی طرف توجہ کرنے میں عرفان نفس سے عرفان حق حاصل ہوتا ہے بہان سے اپنی قدیم پہچان حکیم سنائی فرماتی ہیں ؎ آنکہ خود را شناخت یزدان کرد ۔ آفرینندہ را بجان و دید ۔ تو کہ بفس خود نبودی باخبر ۔ عارف کردگار چون باشی ۔ پس جو شخص عرفان حق پیدا کرنا چاہتا ہی اپنی حق کو غور کرے پھر اسکے بعد اپنی تفصیلات کی طرف جو خود مجمل میں ہیں توجہ کرے اور وہ بھی مطابق قرآن و حدیث کی ہو کہ اوسکے ہر ایک مراتب کو مصلح و مبین میں پس جیسے حق وجود اطلاق ہوا انا سمی باللہ ہو کر متنزل ہر تین ہوا جو یعنی قابل ہی کہ وہ مقام انسان میں اخفی ہی اور حمٰن سے متنزل رحیم جامع جمیع اسما ہوا انسان میں مرتبہ خفی ہی کہ ہنوز کثرت کا ظہور نہیں پھر متنزل تفصیل عالم اعیان ہوا جو انسان میں مقام سر ہے پھر متنزل عالم ارواح ہوا جو بصورت روح ہی پھر متنزل بعالم مثال فواد ہوا پھر متنزل بعالم مضغہ ہوتا ہوا بمقام جسم متنزل ہو کر انسان بنا انسان کو لازم ہے کہ اپنی براق جسم سے سانون آسمان مذکورہ طے کر کے تا بمقام انا الحق پہونچے ۔ معراج ہی اور حضرات انبیا ان مراتب کی آشنا ہیں پس اوسوجہ سے اونکی اطاعت و پیروی ہمکو لازم ہے پس بعض اپنے جسم سے تا بمقام انا پہونچتے ہیں و بعض مقام انا سے تا بمقام جسم متنزل کرتے ہیں چنانچہ حضرات شطاریہ کی بیان جنکے تواردیا پیروی سے بعض حضرات نقشبندیہ نے فرمایا ؎ اول آخر بہر تنی ۔ آخر اجیب تمامتی ۔ اول تعالیم

انائیت ہی اور حقیر مقلد حضرات شطاریہ سی حضرت رسول نما اویسی قادری شطاری حافظ سید حضرت شاہ رضی اللہ عنہ کا ہی نظر بر آن آنجناب کے طریق سی ان تینوں مقامات کی تفصیل کرتا ہی **فائدۂ سی و دوم** انا و حق کی تحقیق مین جسکا ذکر فصل ۳ خروج مین ہوا ہی کچھ کہا ہی کہ موسیٰ نے کہا کہ اگر تیرا نام دریافت کرین تو کیا بتلاؤن تو اوس تجلی سے ارشاد ہوا کہ مین وہ ہون جو مین ہون جیسے درس ۱۴ فصل مذکور مین ہی اور درس ۵ فصل مذکور مین ہی کہ ساری تو مونمین میرا نذکرہ ہی ہی یعنی ال سلام مین جسکی تحقیق فصل ۱۲ تکوین سی ظاہر ہوگی اور سورۂ طٰہٰ مین انّنی انا اللہ لا الٰہ الّا انا کر کے قصۂ موسیٰ مین ارشاد ہوا اور موسیٰ کا یہ قول ہی اوسمین منقول ہی کہ موسیٰ نے کہا کہ علم قیامت میرے رب کے پاس ہی کتاب مین تا آخر لا یلی النبی اور اوسکے بعد منہا خلقنٰکم و فیہا نعید کو و منہا نخرجکم تارۃ اخری الآیت فہم من فہم کہ ہر چند انائی مطلق ہر ایک شی مین بطور وجود ہی پر اصحاب قلب مین شہود و اظہار بالخصوص ہوئی مثال مین کہ ادنے تعابد دوسری سادہ ناواقف مثل فرعون کا نادرست و ہر چند ہر شخص علم بسیط سی اپنی انا مین غافل نہین گو علم مرکب سی بسا اوقات غافل ہتا ہی لیکن نبی ہویت مین بر فقر فکر کرتا ہی آخر کار شیخ مسندی کا مقولہ ہی پیش آتا ہی جو فرماتے مین ؎ چہ شہا نشستہ درین برگہ کہ حیرت گرفت آستینم کہ قم ؕ اور فی الحقیقت سخت حیرت کا مقام ہی کہ جسکو مین اوسے معارف جانتا تہا اوسکی ہویت کے دریافت مین سخت جاہل نکلا جو دلالت لفظی مطابقی سے مترا ہی پس اس سی اچانک مجکو ہوش آیا کہ من عرف نفسہ فقد عرف ربہ مشہور ہی تو اپنی مطلق ذات حقہ مرتبہ احدیت کو جو بیانون سی پاک ہی مرتبہ تنزل مین انائیت سی معلوم و ہویت سی محمول پایا اس سی جانا کہ تسمیہ کا مبتدا کبھی ظاہر نہین ہوتا کیونکہ عبارت ہی وہ مترا ہی پس اس وسیلہ سی تعین یتعین اللہ ہی اوصفت حیات بقول انسان کامل وہی ذات وجود سی عبارت ہی کہ وجود حیات سی حی قائم اور نفی سی اوسکی شی کا عدم ہوتا ہی پس انا وہی حیات ہی اور پہر مینے جو اپنی انامین غور کیا اوسکو قابل تجمیع صفات و افعال ذخیرہ آلات اپنا پایا کہ انا محمل ہین اونکی قابلیت مستجمع ہی پس چونکہ مطلق وجود کو سوی متعین برحمن کہا کہ حمن ماخوذ حمت سی ہی جو بمعنی لیمنت ہی کہ قابلیت محتسہ سی ہین اکثر لیست درکار اور مخفی نرہے کہ میری قابلیت مجمل ہین کہ منوز بصورت کثرت نہین ساری میری متعینات مندمج ہین کہ انکو میری قابلیت سی ثبوت و تقرر ہوا اور کلام عبارت اظہار نافی الباطن ہی پس توحق کو اپنے جو میرا وجود مطلق ہی متکلم سمجھا اور جبکہ انکو تقرر و ثبوت اسم رحمن سی حاصل ہوا پس حق متجلی بصورت انکشاف ہوا اگر کوئی کہے کہ اس صورت مین علم حق صفت زائد بر وجود ہوئی کہا جاوے کہ وجود ہر کوئی شی زائد نہین ہی سیکہ سب شیونات ہین اور گو علم حضوری عین ذات ہر شخص ہی پر حصولی علم و ذات کا حمل اولی سی ایک مفہوم ہونا فہم مین نہین آتا پس افلاطون نے عدم حق کو اعیان کہا بنظر تقوی علم کے اعیان سے جو محمل افلاطونیہ کہ کے مشہور ہین وہ مجرد ہین ہو اوظہور سی جو عالم شہادت ہین ہی اور قائم ہین بنفسہا یعنی بلا ظہور آثار کے کیونکہ وہان ہر صرف تقرر بالایجاب بحمل بسیط ہی کہ علم حق سی اونکی حقائق ثابت بلا ترتب آثار کے ہوگئی ہین جو حمل مرکب سی بالارادہ ہوتا ہی کہ اعیان کو مرتب الآثار فرمایا جاتا ہی اس عالم اعیان کی حقیقت سی ناواقف جہل بسیط مین پڑی نزل رکہتے ہین پر مولانا بحر العلوم مرحوم پر سخت تعجب ہی کہ باوجود کمال موفت کے حقیقت جہل بسیط کے ہی قائل ہین حالانکہ بہت مقام پر مولانا کی تصریحات عالم اعیان و عالم ترتب آثار کے ہی اور شیخ اکبر شیخ محی الملۃ والدین عربی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اعیان نے حق کو علم دیا اور حق نے یہ کہ علم حق موجب ثبوت اعیان ہوا جسیے معمار کا علم قبل از بناء عمارت موجب ثبوت اجزاء عمارت سمجھا جاوی جو اوسکے بعد مرتب الآثار ہو فرق اسقدر ہی کہ یہان پر مواد اجزاء عمارت مرتب الآثار پہلے سے یا بعد کو ہوتے ہین اور اعیان سے قبل اجزاء عالم مرتب الآثار نہ ہی یہ علم حق نے اونکو ثبوت دیا پس ثبوت اعیان ہمراہ علم ہے اور علم عبارت تمیز یا انکشاف ہی جو بنفسہ بسیط ہی جیسے کلام عبارت اظہار سے ہے جو بسیط ہی اور ظاہر ہے کہ جب انسان پر اوسکے خیالات و علوم کا اثر پڑتا ہے اور ادراکیا حقائق ظہور کے خواستگار ہوتے ہین تو اونکی خواستگاری کا اثر سمع باطن ہوتا ہی پس اس مقام سی وجود مطلق کی صفت سمع اعیان کی خواستگاری کا اثر ہے کہ مطلق اوسکا عقل اول ہی گو درحقیقت جدا گانہ عقل اول سی نہین اور انسان اپنی علوم کی طرف جب التفات کرتا ہی تو وہ اوسکے روبرو حاضر ہوتے ہین تو اوس حضور کو صفت بصر حقیقی جانتا ہی تو حضور اعیان وہ رویت حق عقل ثالث ہی اسی طور پر دوسری صفات کو قیاس کرنا چاہئے جو درجۂ اجمال مین ہین اور حق کا علم تفصیلی مراتب کثرت مین ایک ایک عالم ہی دوسرے علم ذاتی اللہ کا ہی جو اپنی ہی اس مقام سی قرآن مجید مین لیعلم و لیحصر کر کے ارشاد ہی **فائدۂ سی و سوم** جاننا چاہئے کہ مرتبہ فاعلیت اعیان عباد اخفی شی ہی اور قابل ہو لائی کل عالم کثرت وہ اسم رحمن طبیعت کلیہ فاعلہ قابلہ ہی پس اثر رحمن بندہ مین وہ قابلیت عامہ فاعلہ منفعلہ عبد ہی کہ اثر بعد ظہور کے دریافت ہوتی ہی تو اسوجہ سی اوسکو اخفی کہا ورنہ قابلیت مطلقہ نہو تو کیسے فاعل یا متصف بصفات ہو سکتا ہی اس صورت مین ایجاد و فعل حق کے لئے مادۂ جداگانہ کی ضرورت نہین اور انسان جبکہ اپنے مین غور کرتا ہی تو اپنی انائیت کی بعد اپنے اوصاف کی نسبت قابلیت کا مستفد ہوتا ہی اور قابلیت عامہ کو بعد متصف بر حم دفاعلیت جانتا ہی اس سی مطلق وجود کو بعد اسم رحمن قابل کے رحیم کہتا ہی کیونکہ درجہ اطلاق مقدم ہی درجۂ تقیید پر کہ اگر مطلق کو ہی اتصاف بصفات کمالی نہو مفید کمال متصف ہو سکتا ہی بخلاف صفات نقصانی کہ بندہ کی خاص صفات ہی مین مثلاً محاطیت و مقیدیت و احتیاج صفات نقصانیہ مقید کی مین مطلق کی نہین کہ مطلق سی منتفی ہین اور علم و سمع و بصر و غیرہ صفات کمالی مین مطلق کو اونکی ساتہ اتصاف ضروری ہی اور فاعلیت بندہ اوسی سی اسوجہ سی اسکو مخفی کہا گیا ہی **فائدہ سی و چہارم** عالم سر و اعیان کی تحقیق مین پہلے دریافت ہوا کہ

اسم رحمٰن کی قابلیت سے بوجہ علم ہر ایک حقیقت کا ظہور ہوا تو ثبوت اعیان مطابق تجلی حق اعنی انکشاف وعلم کے ہے اور علم حق سے ثبوت اعیان جبکہ ہوا تو ثبوت اعیان کا ازلی وابدی ہوا اس مقام سے کسی مخلوم کو حمل اولی کی راہ سے سلب نہیں کر سکتی پس جکیمون کا یہ مقولہ کہ ہر ایک شی عقول عالیہ مین محفوظ ہے فی الجملہ اوسکی کچھ اصل ہے اور تقریر ہر ایک عین کا اوسکے امکان کی مطابق ہے پس در اصل کم نہو سکی نہ زیادہ کہ چار چوک سو ہی ہو سکتے ہین نہ زیادہ نہ کم پر ناواقف اس نظر سے کہ کبھی آدمی امیر ہوتا ہی اور وہی غریب ہو جاتا ہی اور کبھی غریب امیر ہو جاتا ہی یون خیال کرتا ہی کہ مین کم و زیادہ اپنی حقیقت سی ہو سکتا ہون پر نہین جانتا کہ اوسکے عین کا ہی مقتضا تہا پس اصلح اس مقام سے ہر ایک حقیقت کو وہی اوسکا مقتضی ہی اس نظر سے اگرچہ خدا پر فرض[1] نہین لیکن اوسکو لازم ہے کہ شے کی مطابق مشیت فرماوے اور خدا تعالی کی مشیت جزافی نہین لیکن بنظر اسکے کہ اوسکی نوع کی لائق جو عمدہ کام اصلح مقرر کیا جاوے وہ لازم حق تعالی کو نہین مثلاً انسانی نوع کو عمدہ امر یہ ہے کہ نبی ہو یا تابع نبی پیارے انسانون کا امکان ایسا نہین تو ضرور نہین کہ خدا تعالی کی مشیت سب کو نبی یا تابع نبی چاہئے کیونکہ لابد ہے کہ حسب امکان عین حق کی مشیت ہو اور قدرت مین بھی شرط امکان ہے کہ واجب و ممتنع تحت قدرت نہین ہوتے اور ارادہ مشیت کو محقق ہوتا ہی کہ ہر ایک مشا کو اوسکے وقت پر ظہور مین لاتا ہے پس مشیت چوتھی عقل ہے اور قدرت یا تیسرا عین عقل اور ارادہ چوتھی عقل اوسکے بعد تکوین ہے جس سے عالم درجۂ تفصیل مین واقف نہین کہہ سکتا کہ زید امیر کیون ہوا و عمرو غریب کیون ہوا کہ زید کا تعین امیری و عمرو کا غریبی کا خواستگار حسب امکان ہوا کہ ہر ایک خصوصیت کا جواب اوسکی حقیقت دی رہی ہی کہ اوسکے سوا اوسکا تعین ممکن نہ تہا اور وہ وجود غیر محض ہے اور جمعت رحمتی قابل پس اسم رحمٰن کا عرش وہ جمعت جو قابل عالم اسما و صفات و اعیان و ارواح و مثال و شہادت ہی جیسے ہر ایک اسم اپنی صفت پر مستوی ہوتا ہی اور حکما جسمیت کی قابل کو جسم یونانی کہتے ہین حضرات صوفیہ کے نزدیک ویسے اسم رحمٰن ساری عالم کا مولی اس مقام سے وہ ام الاسماء و روح قدس سے مسمی اور بندون پر نزول روح قدس کا ہونا مقام جمعیت پر پہونچنے و وحدت فی الکثرۃ کا مفہوم اوپر چہا جا دی **فائدۂ سی و پنجم** حضرات صوفیہ غیر محض ہونے وجود پر دعوی بداہت کرتے ہین ہر از الادہم کے لئے امور مبہمی عند شرعی ہین مثلین لا ذہن لا زمان مرد و عورت کی تو بصورتی و لذت بد نہین بدی اور سین عدم نکاح ہے در صورت نکاح مین ہی تو بصورتی و لذت برابر ہونا علی ہذا چوری مین سلب ملکیت زید علا رضا برائی ہے نہ ملکیت عمرو و قتل مین تلوار و ہاتھ کی حسنائی بری نہین پر تضیع صورت بلا وجہ برائی ہی پس شرور کا منشا امور شرعی ہین ہی عدم ہی ہی نہ وجود اور گو خیر و شر کا انداز تقدیر حق ہی ہی لیکن وجود ساری اشیا کا خدا کی طرف منسوب و شر بنظر عدم وہ بندہ کی طرف منسوب اور وہ ہی انداز حق سے خیریت کی صفت پیدا کرنیوالی کہ اگر عسرت نہو یسر کا مزہ نہو اور آیت ان مع العسر یسرا ۲ دنیا و آخرت مین کلیہ ہی پس کفار ہی اعتاب کے بعد جبکہ اسم منتقم کا اثر اوپر کامل ہو جاوے رحمانیت رحمٰن و رحیم رحمی سے برد و شراب حسب مفہوم آیہ کا تین فیہا احقابا لا یذوقون فیہا بردا و لا شرابا الا حمیما و غساقا جکھین گے اور حسب حدیث سبقت رحمتی علی غضبی کے حد وس حصہ یا ایک کم ہزار حصہ حسب اختلاف روایت کے بکثرت اولاد آدم سے اہل دوزخ ہونگے رحمت حق عام شامل ہو ورنہ سبقت غضبی علی رحمتی بنظر اونکی کثرت کے فرمایا تہا الحاصل بعد اسم رحمٰن کے مرتبہ اسم رحیم ہے کہ رحیم مین چونکہ صفت مشبہ ہی دوام رحم در کار اوسکے لئے نود و نہ نام لازم پس عالم کثرت کا یہ اسم باعث پس ہر شخص اپنی مین معنی ذات و قابلیت وجہیت کو جبکہ عرکر کے دیکھے شبہ معنی تسمیہ کو عمدہ جادہ وفاتحہ کا خلاصہ سمجھے کہ کوئی شے تسمیہ سی خالی نہین کہ تعین اوسکا ذات حق قابل جمیع صفات ہے اور جسنے اپنی کو پہچانا اوسی نے خدا کو پہچانا ورنہ رجما بالغیب ہر یک بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑہتا ہی الحاصل جیسے اسم رحمٰن ہی بصفت علم اعیان کا تقرر و قابلیت ہوئی ویسے اسم رحیم سو بعلم و ارادہ عالم کا ظہور ہوا کہ درجہ بدرجہ تا عالم شہادت ظہور مین آیا کیونکہ عمرو زید کا بیٹا بغیر از باپ زید کب متصور ہی نظر بران ترتیب مناسب سے عالم کو بنایا اور اول قریب حق سے عالم عقل و روح ہی اسی سے وہ مظہر اول ہوا بوجہ اسکے کہ واحد من حیث ہو واحد حقیقی اعنی ہستی سے کثیر کا صدور بدون تعدد وجوہات و علاقہ کے غیر متصور جیسے شرح ہدایت الحکمہ مین محمد و مناخیر آبادی مولانا عبد الحق صاحب مرحوم نے مفصل کیا ہی پس ناچار وہ احد حقیقی سے تین روح اعظم کا ہوا جسکا بیان ذیل مین آتا ہی **فائدۂ سی و ششم** عالم ارواح کے بیان مین واضح ہو کہ وجود کا حصر کچھ عالم اجسام ہی پر نہیں دیکھو خدا و ند عالم کو جسم نہین کہتے در نہ حق یا جزوی متحیز طبیعی ہو یا مرکب ہو اجزا دی متحیز طبیعی یا ہیولا و صورت وغیرہ سے پس احتیاج اوسکو لازم ہو اور انسان چونکہ جامع عالم ارواح و اجسام ہی پس وہ صرف اربع عناصر سے ہی نہین بنا کہ صرف اونکی ہی ساری خواص موجود ہون و بس اور عالم بسیط سے ہی متصف نہین بلکہ اوسمین اثر زائد ہی ہی جس سے اوسکو علم مرکب حاصل ہی اور گو ہر شے واقف علم بسیط اپنے سے ہی لیکن واقف علم مرکب سے زیادہ انسانی روح ہی مادی ہو یا مجرد اسمین بحث نہین اور بعض اجسام بسیط کہلاتے ہین جیسے اہل اسلام کے نزدیک ہیولا اور حکما کی نزدیک اجزاء ویعنی طبیعی اوسکو کہتے ہین جسمین قسمت فعلی نہین ہوتی گو وہمی و فرضی ہوتی ہے اور جیسے حکماء یونانی چار عنصر خاک و آب و ہوا و آتش بسیط کے قائل ویسے حکمت جدید والے ہیڈروجن آکسیجن و نیٹروجن کے مقلد جنسے ترکیب ستر بہتر عنصر کے قائل و بعض مرکب و ہر چند بسائط اصل ہین اور اونسے بہت سی کا نمایان ظاہر ہین پر مرکبات ہین کا نمایان بیحد کہ اونکے

---

[1] فرض دوسری کے امر کی تعلیم ضروری کا نام ہے اور لزوم دوسری شے ہے ۱۲ منہ

سفرجات مین وہ باتین ظاہر نہین جو مرکب سے صادر ہوتی ہین مثلاً بچھو کے ڈنک کا زہر و مار کے منہ کی تھلی مین اثر سم اور رتی بہر کافور کی سردی من بہر پانی کی سردی سے زیادہ اثر کرنیوالی اور تار برقی و آلہ محافظت آواز و سنگ مقناطیس کا جذب و کشش او سکی قطب کی طرف ہی کہ مفرد مین نہین و علی ہذا پس اہل عقل جو ہوی او کو منسوب بصورت نوعیہ کہتے ہین جنکو اس جہان کا کچھ علم ہے اور او نکی افعال کو خواص مادہ و حضرات انبیا او نکے لئے ارواح ثابت کرتے ہین جنکو ملائک کہتے ہین اور وہ مجرد ہین پر مجرد کو اکثر اہل نیچر منکر ہین کیونکہ عقل کی مدرکات سے واقف نہین اور ہر چند طبیعت کلیہ رحمنیہ کے کوئی امر خلاف نہین ہوتا لیکن طبیعت جزویہ جسمانیہ کی بعض اوقات خلاف بھی واقع ہوتا ہی کہ وہ طبیعت کلیہ کے مخالف نہین ہوتا اور جس مقام پر طبیعت جزویہ کے خلاف فعل صادر ہوتا ہی عقلا آجتک حیران ہین تو ان افعال کو او کے خواص سے منسوب کرتے ہین ہان مقام سے ظاہر ہے کہ آثار اجسام اور ہین اور ارواح کے اور ہین اور حضرات صوفیہ کے نزدیک عالم روح مجرد ہے اور ملک ماخوذ ہی لاک سے جو مقلوب البعض الوک بمعنی رسالت اور ہر شے خدا الٰہی ہستی مطلق سے بلحاظ قیود سمجھی ہوئی ہے پس ہر ہین وجہ لفظ ملک کبھی روح پر اشیا کے بولا جاتا ہی جیسے اللہ اکبر الحمد للہ حمد الشاہر الطیباً مبارکاً فیہ کے لئے بعداد بارہ حرف باسقاط مکررات و ہمزہ کے حسکی صورت لکھنے مین نہین آتی بارہ ملک کا ہونا و بنظر وجود مکررات و وجود ہمزہ کے تلفظ مین تیس سے زیادہ حروف کی تعداد سے تیس سے زیادہ ملک کا ہونا حدیث باب صفت الصلوٰۃ مشکوٰۃ وغیرہ سے ثابت اور کبھی خود ذی روح پر جیسے رعد و آفتاب و ماہتاب وغیرہ کا قرآن و حدیث سے ملک ہونا ثابت نیچری کیون اپنی رای جزوی سے ایسے امور کے انکار پر بلا دلیل کمر باندہتا ہی یہ اوسکی کم عقلی ہے اس قیاس سے ہر ستارہ ملک ہی خواہ ثابت ہو یا سیارہ پس زمین بہی ملک ہی جسکا سطح بالا لانون و سمک سے ماوراء عالم مثال مین اس درجہ کو اوسکی وسعت محسوس کہ شہادت کے درجہ مین بہت کم کہ زمین کا منطقہ کل جو بیس ہزار میل کا عالم شہادت مین ہے اور عالم مثال مین استدر وسیع دریافت ہی کہ یا منوسال کی یعنی بہت بڑی اوسکی راہ ہی اور جکیہ اس عالم شہادت کی جیسے اندازہ کرنیوالے ویسے حضرات انبیا اوس عالم کے ظاہر کرنیوالے پس باہمہ گر تخالف عالم سے دونون کے بیان مین تناقض نہین پر تطبیق دہندہ درکار ہے اور عالم مثال کی وسعت جسکے عالم انبیا ہین زیادہ تر اس عالم شہادت سے ہی اہل علم اونسے انبیا ہوی جنہون نے صدہا ہزار سال کی وہ باتین جنکا عقل جزوی کے نزدیک خیال ہی نہ تہا بیان کی تہین اور پایۂ ثبوت کو پہونچین گو اپنی عالم کے بیان سے اس عالم مین بہت کچھ بطور تشبیہ و مثال کی تہین پر مطابق ضرور ہوئین الحاصل اون مبادی خواص مین بعض عالی علیین و بعض سافل سجین ہین اور عالمین مین اعلی ملک مسمی بروح درب و عقل اول و قلم اعلی کرکے ہی مظہر اتم حق اور اوس سے فروتر رواۃ ہی مظہر قابلیت رحمنی طبیعت کلیہ جو ساری عالمونکی زمین ہی جسکی تحقیق سورہ ن مین نہ کورہوگی

فائدہ سی و ہفتم انسان نمونہ ہی ساری عالم کا پس او سمین ساری مبادی کا اثر کہ ساری ملائک علیین و سجین کا اثر او سمین ثابت اور جو اپنے مین او نکی صفات جانے او ن مبادی کو پہچانے پس خاص آتش و باد و آب و خاک کے ہی آثار انسان مین نہین بلکہ اسمین تمام موجودات مرکبہ کا بہی ظہور ہے کہ ہر ایک موجود کلی کا نمونہ او سمین ہی پس جیسے چار ملک عنصر کے اسمین ہین ویسے دوسرے ملائک موجود کیونکہ ہر قوت کے لئے روح درکار وہی ملک جیسے جذب و مضغ و بلع و کسر و دفع و ہضم وغیرہ قوتین ہین انکی مبادی ملک کلی دیسے اسمین ہو کر جزئی پس اکثر فعل انسانی اہل شریعت کے نزدیک اس مقام سے ملک کی طرف منسوب اور ملک کلی سے اوسمین پرتو ظاہر ہو نیوالا گو کلیات کی مبدا پائدار و جزئیات کے محل زوال مین ہین اور چونکہ اہل کمال اپنی خصوصیات کو محو اپنی کلیات مین جانتے ہین پس اپنے مین تصرف کرنیسے بنظر کلیات کے جہان مین اوسکا تصرف جاری ہوجاتا ہی کہ ناواقف اوس سے حیران ہوتا ہی اور جسقدر شے لطیف تر زور اوسکا زیادہ تر دیکھو تو دریا رود کی آگ سے سرنگ مین سو سو من کے پتھر اڑجاتے ہین پس پیر روح کی قوت کا قیاس کرنا چاہئے جو کمال لطیف ہی پس مجاز انبیا پر نادانی سے انکار نادان کرتا ہے کہ مقدسونکی روحین مظہر روح اعظم ہین اور خبیثونکی روحین مظہر شیطان پس یہان سے اہل کمال مقدس یا کمد کے الفاظ کی ارواح کی تاثیرات کو غور کرنا چاہئے جنکو اہل علم معمول کہتے ہین بشرطیکہ دجو کے سچی ملک ہون لیکن اول کا تعلق ملا علیین سے دوسرونکا ملا سجین ہوتا ہی او نکے حالات کچھ سننے مناسب

فائدہ سی و ہشتم عالم علیین کے بیان مین جاننا چاہئے کہ اون مقدسین کے کلام سے جنکی ساری دہ پیشینگوئیان جو اسوقت تک صدہا ہزارہا سال کے اخبار متواترہ سے اونیز اس زمانہ کے حالات کی پیشینگوئی کی تطبیق سو صحیح ہوئین دریافت ہوا کہ علیین ایسی کتاب ہی یعنی عالم ہے جسکے حروف اعیان و کلمات اعنی ارواح مقدسہ ہین اونمین اولین صف مقربین مین ملک سمی بروح ہی جسکے ستر ہزار مہینہ مین یعنی کثیرہ ہی گویا اوس کتاب کی پہلی سطر مین اول ہی اول روح اعظم ہی سب سے بڑا کہ جیسے عالم شہادت مین زمین کے لئے آفتاب جسکی مبالغۃً بیسی شعاعین ہین پس سارا عالم کثرت اوسکی شعاعین اوسکی نسبت قرآن شریف مین ارشاد سورۂ نبا مین یوم یقوم الروح و الملئکۃ صفا کا ہی جو بطور تمثل کے قیامت مین اوسکا قیام ہوگا اور اوسکا مجیئت سے وہ پاک ہی مگر تمثل بروز اوسکا ممکن ہی تو حسب سورۂ الم تر کیف فعل ربک وغیرہ کے اوسکی لقا و ظہور کی چند صورتین ہین ایک آدم کی مٹی خود اپنی ناپختہ سے درست کی کہ تمثل ہو کر جلوہ گر ہوا دوسری ہر شخص کو بعد اوسکی روح کے خروج کے روح کے عالم مثال مین لقا ہوتی ہے جیسے حدیث مین ظاہر ہے تیسری موسیٰ کو لئے

طور پر متمثل ہوا اور تھا ہوئی کو چہرہ اوسکا نہ دیکھ سکے پرشت سے اوسکو دیکھا اور بیہوش ہو گئے چوتھے تابوت سکینہ مین جلوہ گر ہونا پانچین حسب فصل ۴۱ مکاشفات و سورۂ سجدہ کے ہزار سال ہفتم مین اوسکا بروز بصورت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوا اور یوحن نے تخت پر بیٹھا دیکھا چھٹے قیامت مین عرش و تخت پر متمثل ہوگا لیکن ارسطو کے معتقدین اس تحقیق سے انکار کرتے ہین پر بروز قیامت اہل اسلام بالمواجہہ حسب احادیث دیکھینگے اور دوسری محروم رہین گے اور حسب روایت مرقومی کرم اللہ وجہہ دوا جیر کے اوسکے ستر ہزار یعنی بکثرت وجوہات یعنی مظاہر ذاتی اعنی بلاواسطہ ہین وہ ملائک مہیمنہ کلیہ ہین اور ہر وجہ کے ستر ہزار لسان یعنی ملائک روبیہ کہ شے وجہ سے ظہور پاتی ہے اور وجہ کا ظہور لسان سے اندہے تک کہ ہوتا ہے اور ہر زبان کے لئے ستر ہزار لغات ہین جنسے ارواح و کلمات تامہ انبیاء و اولیا ہوئین اور ہر لغت سے تا قیامت طرح طرح تسبیح کرنیوالا یعنی سیر و سیاحت کرنیوالا کہ کلمات تامہ سے مومنین صالحین اور اونسے گنہگار ہوئی اور ہر حرف و گفتگو مومن سے جو اچھی ہو ملک پیدا ہونیوالے اب یہان پر غور کا مقام ہے کہ ہر کرۂ عظیمہ مین حسب آیت وللہ یسجد من فی السموات و الارض و الشمس والقمر والنجوم بقرات کہ و شمس و قمر نجوم مین آبادی ہے اور انمین کوئی نہ کوئی سب سے بڑا معظم ہے جو محور ترین ہے تو باعتبار حقیقت وہ وجہ روح اعظم ستر ہزار مہیمنہ سے ہی کہ وہ اوس کرہ کا محور و نجم ہے اس جگہ سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نجم کہکر کے سورۂ نجم مین فرمایا جبکہ شب مین معراج سے اتری اس مقام سے کتب مقدسہ مین حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت وارد کہ خداوند تشریف لایا ہی و گو صورتون مین نجوم کی کثرت کی موافق بہت سے مجسم ہوئی اور اس مین کے لئے جیسے آدم خلیفہ ہوئی اونسے بڑھکر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مگر در اصل بنظر اپنی روح اعظم کے وہ ایک ہی ہوئی جیسے سید علی ہمدانی کی چالیس صورتین اور فصل دوم نامہ عبرانیون مین زبور دوم سے منقول کہ خداوند آنیوالے پر انسان یعنی داؤد وابن آدم یعنی مسیح کا کیا ملائک روبیہ کا ہی اختیار نہین مسیح کا رتبہ تو ملائک سے یعنی کروبیہ سے بھی کم ہے گو دوسری ملائک سے بڑھکر ہینگا تاہم جنکے بعد عالم ارواح وغیرہ حقیقت مسیح سے پیدا ہوا ہی پس اس جگہ سے مطلب حدیث واضح ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کے ستر ہزار ایسے اشخاص ہونگے جنکے ہر ایک کے ساتھ ستر ستر ہزار اور ہونگے جو بلاحساب و کتاب جنت مین جاوین گے جیسے مسیح و موسیٰ و ابراہیم کو غیظہ ہوگا کہ کاش ہم انمین سے ہوتے کہ کروبیہ ستر ہزار لسان و جہ روح اعظم کی وہ مظاہر ہون گے اور ہر ایک کے ساتھ ستر ستر ہزار وہ مظاہر لغات ہونگی جنکے کلمات کا رتبہ درجہ بدرجہ ہی جو حضرات دیگر انبیا کے طبائق ہین اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چونکہ وجہ روح اعظم ہین تو بنظر کمال اتحاد کے خداوند سے کتب مقدسہ مین جسکا آنا کہ مہاجرین و خلفاء اربعہ کا فصل ۵ متی مین ذکر کرکے درس نہم فصل ۵ متی مین امام حسن صلح کیش کو فرزند خدا کرکے کہا گیا ہی اور مہدی علیہ السلام بروز خاص حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین اس مقام سے آپکو بھی بلفظ خداوند بتعبیر کیا ہے اور اونکے پیارے خلیفہ مسیح ہین بہ وجہ مسیح کو ابن اللہ کرکے بطور تشابہ کے کتب مقدسہ مین آیا ہی جو اونکے ساتھ تخت حکومت پر بیٹھنے والے ہین جنکے سبب سے قرآن شریف مین مسئلہ محکم و متشابہ کا بیان ہی الحاصل عالم کثرت مین روح اعظم سے بڑھکر کوئی شے نہین جسکو یہود و نصاریٰ الا مستحق عبادت سمجھتے ہین اور قرآن شریف مین بنظر اوسکی محبوبیت کے وجود مطلق مین ان اطلناہ الملکم لو ا حد آیا ہی گو اہل اسلام بلفظ روح کے اطلاق سے اوپر تحاشی کرین پر نظام اوپر لفظ روح قرآن مین بولا ہی اوس سے بڑھکر قریب تر وجود مطلق کے کوئی شے نہین اور اوسکے اسماء سے جیسے انسان کامل مین ہی رب دا مرب و روح حق وحق وغیرہ ہین اور ہندی مین اوسی کو پورن برہم و فارسی مین یزدان و سروشبد کہتے ہین اور اسی کو حدیث اوّل ما خلق اللہ نوری کہا گیا ہی اور باب الخمر و الثانی مشکوٰۃ مین بیہقی سے روایت ہی و گرچہ بعضون نے اوسپر کلام بھی کیا ہی لیکن مضمون اوسکا بہت مطابق واقع اور مطابق آیت وما خلقنا السموات و الارض وما بینہما الا بالحق کی ہی کہ تعین و اندازہ کیا اللہ یعنی ہستی مطلق نے عقل کو یعنی عقل اول کو فرمایا اوسکے لئے پرہا ہو پس وہ پرہا ہوا الحدیث اور جو اوسکے آخر مین ہی بک اثاب علیک اعاقب طلب یہ ہی کہ تیری اقرار کے ساتھ ثواب دونگا اور تیری انکار پر عقاب کرونگا پس اوسکے احکام کے ماننے والے کو ثواب اور جو اوسکے احکام کو نمانے اوسپر عذاب ہی الحاصل اوس سے بڑھکر کوئی عالم کثرت مین نہین اور عالم شہادت کا رتبہ سب سے آخر مین ہی تو مقربین کی صفت آخر مین جبرئیل مع اپنی ملائک کے ہین کیونکہ جیسے اسرافیل عالم مثال کے حاکم ویسے جبرئیل حاکم عالم عناصر اور جبرئیل کا کام بے دور روحون عالیہ کے متعذر جو ایک حیات سے متعلق مسمی بہ میکائیل یعنی آب خدا جو ہندی مین مہیشور اندر ہی دوسری عزرائیل جو ہندی مین مہادیو کہکر کے متعلق بہ ممات کہ احیا و امات کلیہ کے نظر سے وہ بھی کلی کر ایک وقت مین جہان احیا وہان مین میکائیل اور جہان ممات وہان عزرائیل پس انکے نیچے بہت سے ملائک ہین جسقدر احیا کے لئے امور کلیہ و قوای کلیہ درکار علی ہذا امانت کے لئے وہ ملک پس ہر صورت سر بستری جیسے عالم شہادت مین مظہر میکائیل ویسے ہر ارض عالم مذکور مین جس سے موت ظاہر ہو وہ مظہر ملک عزرائیل الحاصل علمای یہود و نصاریٰ اوس موجود کو جس سے درجہ کثرت مین کوئی بڑا نہین روح و رب کہتے ہین اور اسلامی علمای رسوم گو لفظ روح سے تحاشی کرین لیکن اصل اوسی روح کو الاجانتی ہین اور مانا تو یہ وجود کے انصام کے اوسمین قائل اور شرک کے بچاؤ کے لئے اشتراک لفظی وجود و صفات حق و مخلوق کے معتقد اور اہل اتحاد اوسکو خدا و عالم کو اوسکا عکس کہتے ہین اور اہل تمثل عالم کو تمثل روح حق جانتے ہین اور صوفی اوسکو مظہر اول وجود کہتے ہین اور جیسے دوسری ملک کا تمثل ممکن مثل کریم کے لئے جبرئیل بشر پوری ہو کر متمثل ہوئی اور صحابہ کے

درمیان پوشاک سفید پہنے آئے ویسے روح اعظم کا تمثل ممکن بلکہ واقع ہوا جیسے کعبہ کی زمین میں آدمؑ کے لئے اسی سے وہ مقام بطور صدر کے مقرر ہوا اور موسیٰ کے لئے طور پر اور قیامت میں علی العموم سب کے روبرو جلوہ گر و متمثل ہوگا اور یعقوبؑ کے لئے بصورت مبارز متمثل ہوا **فائدۂ سی و نہم** تمثل کی یہ حقیقت ہے کہ خود بنفسہ قائم رہے اور بطور خیال کامل کے دوسری صورت ہی پکڑ لے عام اس سے کہ قائم رہے قیام متعدیہ کر کے یا قیام مزہ سے پس وہ سری کی مثال تجلی طور سے علی ہذا رویت حضور علیہ السلام بصورت امر روح اعظم کی نسبت اور دوسرے کو میں بود نام رکھتا ہوں جو بہت کار آمد کتب مقدسہ کے فہم میں ہے اور گو سخت مزاج والے تمثیل کے معتقد نہیں لیکن نواب صدیق حسن خان سے سخت مزاج اپنی تالیفات میں معتقد ہیں دیکھو کتاب حکایات الصالحین اور کی تالیف کو یہ فقیر روح کو موجود بتقلید حضرات صوفیہ جانتا ہے اور اوسکے بروز کا معتقد ہے اور اکثر غیر مقلد روح کو مجسم سمجھتے ہیں اس مقام سے روح کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے باوجودیکہ خود وحدہ روح اعظم کے میں بصورت ہر متمثل دیکھا اور جیسے متمثل ارواح درست ہے ویسے بروز روح بھی ممکن بلکہ واقع دیکھو درس آخر فصل ۳ نکیسن کو کہ درخت حیات کو کروبیہ کی شمشیر کی حفاظت کرنا مبین مقرر کیا تھا اوسکی تعبیر فصل ۳۲ سفر مثنی میں خداوند کرے گا اور کروبیہ کو متمکن کرے گا فرمائی ہے جنکا ظہور کہ مدینہ میں مقرر کیا ہے ویسے ہی اوس روح کا بروز صور یعنی عالم مثال میں ممکن جیسے فصل چہارم مکاشفات سے واضح ہے اور عالم مثال میں اوس روح کے لئے ایک عرش ہے جیسے چار ملک اسد بکر انسان عقاب حامل ہیں پس طور پر بطور تمثل جب جلوہ گری کرتی مطابق درس ۴ فصل ۲۵ - و درس ۳۰ فصل ۲۶ - و درس ۴۰ فصل ۲۷ خروج و درس ۴۰ فصل ۸ شمار میں موسیٰ کو فرمایا کہ تو نے جو دیکھا اوسکا نمونہ لکھ بمطابق اوسکا مطابق فصل ۹ نامۂ عبرانیوں کے یہ ہوا کہ یہ نمونہ ہے اوسکا جو سبت میں یعنی ہزار ہفتم میں ظہور فرمایا اور ہزار ہفتم میں اوس مستوی عرش کا بروز بصورت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم امت میں سے ہوا کہ وجود ذاتی ستر ہزار روح سے اوسکے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں و چار ملک عرش کا بصورت اسد اللہ علیؓ و عبد اللہؓ ابو بکرؓ و عثمانؓ ذو النورین و عمرؓ عقاب سے ہوا اور ستر ہزار امت اہل اسلام سے بمقابل ستر ہزار اوسکی وجہ ذاتی کے زبانوں کی بلا حساب سی طریق ست جنت میں جاوین گے ہر ایک کے ساتھ ستر ستر ہزار مسلمان ہوں گے کہ حضرت ابراہیم و موسیٰ و یعنی علیہم السلام کو اور پر ضبط نہ ہونگے یا یہ اخوان حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اس مقام سے و اشوقاہ الی لقاء اخوانی فرمایا یہاں سے فصل ۳ سفر مثنی موسیٰ میں محمد رسول اللہ کی تفسیر دیتے جو لکھا ہے کہ خداوند سینا سے جلوہ گر ہوا اور اوسکی تفصیل فائدہ گیارہ میں گذری غور طلب اور سورۂ زخرف میں آیت و لو نشاء لجعلنا منکم ملائکۃ فی الارض یخلفون اسکی دلیل جیسی ہم بیان کرینگے کہ ترتیب قرآنی سے وہ بھی غور طلب اور فصل ۳ کتاب جمعوق میں لکھا ہے کہ خداوند تیمان میں تشریف لایا اور فاران میں ٹھہرا لیکن اوسنے اپنا ابر پردہ ڈالا نظر بران جبکہ اہل مدینہ کے یہود سے حالی حضور در یافت کیا اور یہود کے ہاں فصل ۱۰ استثنا میں موجود ہے کہ تمہاری بارہ قوموں کی بہائیوں یعنی اسماعیلیوں میں نہ تمہارے درمیان ایک نبی موسیٰ کی مثل ہوگا اور موسیٰ نے اخبار ماتقدم و اخبار ماتاخر فرمائی ہیں پس لابد ہے کہ بنظر شمولیت بنی اسماعیلی بھی خبر ماتقدم و ماتاخر دیں گے اور خود وہ روح موعود میں پردہ پر ہے پس یہود نے کہا کہ تین سوال کرو ایک اخبار ماتقدم سے قصۂ اصحاب کہف در یافت کرو جسکا ذکر نقویت میں ہے نہ انجیل میں اور دوسری بات آیندہ کی یوجوج و ماجوج سے آفت آنیوالی ہے جنہیں ذو القرنین کیقباد نے سد بنائی ہے اور وہ خود جنس خداوند یعنی روح موعود میں لیکن در پردہ تو تیسری روح سے در یافت کرو پس اگر وہ کاذب اصحاب دین اور تیسری کا پردہ میں پس جانو وہی نبی موعود روح ہیں پس ویسے ہی ہوا کہ دو اول کا جواب صاف آیا اور جبکہ روح موعود سے در یافت کیا جواب در پردہ آیا بنا بران اہل کہف معترض ہوگئے کیا ہوا ہے اس سوال کو کہ کہا نا کہا تا ہے اور بازار و نہیں چلتا ہے ملک اعظم کیوں نہ ہوا جو موعود دان باتوں سے پاک ہے یعنی روح اعظم نظر بران اوسکا جواب آیا کہ اگر کریں ہم اوسکو ملک یعنی وجہ روح اعظم حسب وعدہ کریں ہم اوسکو مرد حسب وعدہ کیونکر وہ یعنی روح نہیں بلکہ وجہ و بروز ہیں جیسے خداوند کا آنا فصل ۲۴ یشعیا میں نسل قیدار بن اسماعیل والی مکہ و پوشیدہ یعنی عبد المطلب و پسر عبد اللہ و نا یعنی عبد اللہ و رسول ہو کر لکھا ہے اس مقام سے یشوایان ہنود نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کلکی اوتار کر کے پیشینگوئی میں کہا اور اس وجہ سے قرآن میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مری خایا و خداع یہود کو جو نسبت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کہا خداع بنسبت خدا فرمایا اور بروز میں دونوں باتیں پیدا ہیں کہ نظر اصلی سے وہ روح قائم و نظر ان نبی سے وہ مرد جنکی نسبت تین دن کے لئے انک میت و انھم میتون ہی دارد اور روح بنفسہ تغیر و موت سے پاک ایسے ہی رویت بصری بنظر اصلیت پاک ملوہر بنظر تمثل ہی مرئی اب جاننا چاہئے کہ جیسے اس زمین کے لئے حضور خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اطی و جد کے اہل عالم ویسے باقی سات زمینوں میں جنکی تفصیل آتی ہے روح اعظم کے بروز بلکہ علم مثلث وغیرہ سے ظاہر کہ سورج گیارہ لاکھ حصہ زمین سے زیادہ ہے و اکثر ثابت سورج مثال و بعض مثل شوری بہت کچھ سورج سے زیادہ تو آفتاب و اوسکی برابر و زیادہ جو ستارہ ثوابت ہیں کیا ایسے اہل علم سے خالی ہونگے جنمیں وجوہات روح اعظم نوعی اور زمین کو جو سارے کرات کی اصل کہتے ہیں ظاہر ہو گا کہ مراد اوس سے زمین عالم مثال ہے نہ زمین جسکا وجود حسب قرآن و توراۃ بعد ثوابت کے ظاہر ہے بہانے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غلطت در یافت کرنی چاہئے اور ظاہر ہے کہ لسانی وجہ روح اعظم کے بعد جو کروبیہ میں مقام نفاث ہیں اوسمیں کلمات تامہ کا تبہ ہے جنمیں سے مسیح کی حقیقت کہ تیسرا درجہ میں مقام روح اعظم سے ہے تو اسی بنا پر مسیح کو کلمۃ روح اللہ کہنا منع ہوا جنکی

عظمت بکمال درجہ ہے اسکو تفسیر نامۂ عبرانیون مین غور کرنا چاہیے کہ باوجود کردیدہ ونعات کی عظمت کے مسیح کو ایک طرحکی فضیلت بیان ہوگی پھر واضح رہے کہ جزء عالم انسان کامل جامع جمیع عوالم ہے لیکن عالم علیین کا رتبہ بنظر شمول بڑا کہ ہے اس مقام سے حدیث مین ہے من ذکرنی فی ملاء وکرتہ فی ملاء هو اعلی منہ اور یہان سے ابوداؤد نے ابی الدنیا سے مرفوعاً روایت کی کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مجکو ندے اعلی مین اور جسکو تعلق اس روح سے ہو اوسکا حال مولنا روم بحث ایجاد انسان مین فرماتے ہین ؎

پیشتر از خلقت انگور ہا	خوردہ بیہا وشدہ مست ولا	در تموز گرم می بینند وے			در شعاع شمس می بینند وے
در دل انگورے را دیدہ اند	در فنائے محض شے را دیدہ اند	روح از انگورے را دیدہ است			روح از معدوم شے را دیدہ است
آسمان در دور ایشان چرخ نوش	آفتاب از جود شان زیبت پوش	چون از ایشان مجتمع بینی دو یار			ہم یکے باشد وہم شش صد ہزار
مفترق شد آفتاب جانہا	در درون روزن ابدانہا	چون نظر بر قرص داری ہم یکیست			آنکہ شد محجوب ابدان در شکیست
تفرقہ در روح حیوانے بود	نفس واحد روح انسانی بود	چونکہ حق رشش علیہم نور ہا			مفترق ہرگز نگردد نور ہا
روح انسانی کنفس واحدست	روح حیوانی سفال جامدست	عقل جزو از راہ این آگاہ نیست			واقف این سر بجز اللہ نیست

خلاصہ یہ کہ روحہ وزبان ونعات روح اعظم مین دراصل جدائی نہین پس انسان کامل اپنی اصل کی نظر سے واحد ہین اور قدیم کو بصورت روح حیوانی متکثر وحادث دکھلاتی ہین اور بنظر اپنی اصل واحد روح اعظم کے عالم ہین گو اس عالم حیوانی مین اونکو علم بعض اوقات نہین ہوتا اور اس تحقیق سے حقیقت کلمۂ عیسوی ظاہر ہوئی کہ وہ لسان وجہ روح اعظم کے نعت کے کلمہ ہین جیسے روح آدم وہ ان مثل عیسی کمثل آدم پس مسیح مین روح کا حصر محض نصاری کا خیال ہے البتہ مسیح کو اور انبیای سابق ہی پر نوقیت ہی کہ وہ مہدی کے خلیفہ بگاہ ہون گے اور بنظر اسکے کہ مہدی بروز حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین خدا وند کرکے معبر ہین واللہ اعلم بالصواب **فائدہ چہلم** عالم سجین کے بیان مین جاننا چاہیے کہ عالم سجین عالم سجن وقید وحزونیت کا نام ہی جسکی کتاب کے نقوش اردیہ بعیدہ از اطلاق ہین اور مردار انکا مسیی شیطان کہ شیطنت بمعنی بعد ہی اور جیسے روح اعظم مظہر وجود بصفات کمالی قریب الطلاق ہی ویسے شیطان بعید قریب سجن وقید ہے کہ وہ عکس روح اعظم سے پیدا ہوا ہی پس جیسے روح کے وجہات ولسانات ونعات بکثرت ہین ویسے شیطان کے وجہات ولسانات بکثرت اور خود بنفسہ جان جسکی پیدایش نار سموم سے ہوا زقسم جن اور وہ اہل نیچ جزوی حوالیسی روح کے متعلقہ ہین جسکو وہ خالق ارض وسما کہتے ہین تعجب ہے کہ اوسکو انہون نے حواس خمسہ ظاہرہ وباطنہ سے ادراک نہین کیا اور اوسکے آثار کے مشاہدے معتقد ہین تو تعجب ہی کہ شیطان کے کیسے منکر ہین جسکے آثار مشاہد ہین اور وہ بھی ایک روح ہے نفوس انسانی کی طرح سے چنانچہ اہل حدیث مقلدین وغیر مقلدین کے نزدیک جنون کی اس مقام سے حسب روایت شرح سنہ کے ثعلبہ سے تین قسمین ہین ایک حیات وکلاب مراد حیات سے وہ خزندہ جانور وگزندہ مین جو زمین مین مخفی رہتے ہین اور جنکے معنی پوشیدہ کے ہین اونکے بعض کی غذا استخوان کا بقیہ جیسے اونین سے سرخ مورچہ کو ہم دیکھتے ہین اور نار سموم کا اونمین اثر یعنی زہر انمین مشابہ اور کلاب سے مراد درندہ جانور جنمین نار سموم زہر کا اثر اور وہ بھی اکثر انسان سے مخفی رہتی ہین دوسری قسم کے وہ جنکے بازو ہین جنسی ہوا مین اڑتے ہین یعنی جنمین نار سموم کا مثل لکھی وغیرہ کے اثر اس مقام سے حدیث مین وارد ہی کہ کہا ناجو گر جاوی اوسکو صاف کرکے کہا لو شیطان کے لئے نہ چھوڑو انمین سو حسب دوسری حدیث کے وہ جانور جو سموم وبا ہین یعنی سانس کی راہ سے دل مین آگ لگاتی ہین وہ بھی مخفی اور اس وقت مین تحقیقات فرانس سے ظاہر ہوا ہی کہ بہت چھوٹے کیڑے جو سیر بین سے بشکل دریافت ہوتے ہین وہ دلیل گہس کے وبا کے باعث ہوکر باعث ہلاکت انسان ہوتے ہین اونمین سے بعض مرگہی کے مرض کے باعث جو اکثر بنظر تحقیق یونانی وجدید کے بیچ کے مٹر جانسی ہوتا ہی اور مسیح نے اسی سبب سے مرگہی والون سے جن نکارکر سوروں پر چڑہا دی تیسری وہ صنف کہ مکانون مین آوین وکوچ کرین تو وہ نفوس ناطقہ جزئیہ ہین مجرد جیسے شرح مقاصد سے ظاہر ہے اس باعث سے اونکو مراکب ایسے لطیف کہ نظر وہ نہین نہ آوین جیسے تار برقی کا مادۂ آتشی دم کے دم مین ہزارون کوس تک چلا جاوے اور نظر نہ آوے پر اثر سے اوسکے وجود کی پہچان ہے اور اونکی خوراک جیسے قوی حاکمہ کیمین ہے بو ہوا اونکی بعض خیالون مین اپنی لطافت سے متصور کیا خیالات بدآدمی کو نہین آتے وہ اثر شیطان ہی اور قیام آواز موجود ہوائی کا اصوات مین آر حفاظت آواز سے ظاہر ہوا ہی جسکو غیر قاری سمجھتے تھے لیکن قرآن مجید کی آیت مایلفظ من قول الا لدیہ رقیب عتید سے شیخ اکبر محی الدین عربی مرحوم کا یہ ارشاد تھا کہ قول انسانی بدستور ہوا مین قایم رہتا ہی گو فرعاً اول موجب سماعت ہی لیکن کوئی اہل رسوم اسکو تسلیم نکرتا تھا ابوہ ظاہر ہوگیا ایسی مخلوقات کے وجود مین بلا دلیل انکار کرنا حضرات انبیا کی مقابل جنکے آثار مشاہد ایک سفاہت سی ہی یہ تحقیق معنی جنکی سے پیر واضح ہوگیا کہ اہل اسلام کے نزدیک شیطان کے ثبوت مین شک نہین لیکن تحقیق اسکی کہ وہ کیا شی ہے امر آخر ہے اور واضح ہو کہ اہل عقل مجہول کو معلوم سے دریافت کرسکتے ہین اور ظاہر ہو کہ شیطان بمعنی بعید از رحمت ہی پس جسمین

اوسکا اثر ہو اوس کو بھی شیطان بنظر توحد کہتے ہین جیسے شہر مولانا جو مذکور ہوگا اوسپر دال ہی بیان سے حدیث مین ایک شخص مسافر کو ایک شیطان یعنی بعید از رحمت فرمایا کہ وہ جو دکھہ پاتا ہے وہ راز رحمت ہے اور دکو دو شیطان اور کبوتر پکڑنے والے کو اور راوس کبوتر کو جو حسب حدیث ایک آدمی سے رہا گا شیطان فرمایا ہے۔ آدرہ دسرے معنی شیطان کے سانپ و مار کے ہین اس جگہ سے ناگ ہین کے پہل یا سر کو رؤس الشیاطین کرکے قرآن مین فرمایا گیا ہی ان معنی شیطان ہین کلام نہین جان ہین ہے جسکا مرکب نار سموم سے مخلوق ہے یعنی دخان سوختہ زہری سے جو خون کے مجری مین جاری ہو دحیات انسان کا دشمن ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شکافتہ کرکے قلب سے خون بستہ نکال ڈالا اور جبرئیل نے کہا کہ یہ حصہ آپ سے شیطان کا تہا اور بستگی خون سودا سے ہوتی ہی اور سمین شک نہین کہ رعد کا فرشتہ ہونا قرآن سے ثابت جسکی گرج خدا کی تسبیح ہی جسپر اہل نجر اپنی نادانی سے تصور کرتا ہی پس مادہ سوختہ دخانی سموم سے شیطان کا مرکب ہونا کچھ بعید نہین جو موجب نقصان ہو اس مقام سے بقولے ابن سینا ہی کہ اگر نہوتا دخان و غبار انسان ہزار سال جیتا مراد دخان سے وہ دخان ہی جو ناقص سموم ہو نہ وہ جو مشعل دار اگر کے مفید ہوا و ظاہر ہی کہ تارکا مادہ دخان ہے جیسے اس عرصہ مین سیرہ کا مادہ دخان ظاہر ہوا ہے جو شفاف ہوتا ہی اور تاری ہی اپنی جزئیات کی نظر سے ملا اعلی مین جیسے آفتاب اور شیطان دخانی مضر سوختہ مادہ تیرہ و تاریک ہی بنا بر واجب تارونسے ملنا چاہے تو اوپر کو چڑہتا ہی پس جزو ستارہ یا ہوا مین جو ملائک ہین وہ شعلہ ہوکر اوسکو زجر کرتے ہین جیسے درس ہم مربوط ہوا مین علی لک کو شعلہ ہوجانا لکہا ہی پس شیطان بعید از رحمت حیات ہی پس وہی شیطان ہی کیونکہ قرآن و حدیث کی مطابق جب شیطان اوپر کو چڑہتا ہوتا کہ تارد نسے ملے اوسمین شہاب لگتا ہی اور اسکی تحقیق اور زیادہ آویگی اور حکمت کی مطابق دخان سوختہ کا یہی حال ہی پس معلوم ہوا کہ مادہ سمی دخانی سوختہ سے جو عنان مین پہیلا ہوا ہی اور حیات انسان کی مقابل ہے جیسے قول شیخ رئیس سے ظاہر ہوا شیطان کا مرکب بنا ہی پس اس مقابلہ کی وجہ سے جیسے انسان اچہے کام دانتے ناتہہ سے کرتا ہی اور وہ ہدایت روح ہوتا ہی اوسکے کام بائین ناتہہ سے ہوتے حدیث مین وارد اور حیات انسانی کو مزبلہ و بیزہ منافی و بویت الخلا مزبلہ مین مواد سوختہ کثرت پس وہ مقام شیاطین ہے اسیوجہ سے شیاطین سے استعاذہ اس مقام مین ہوکد اس جگہ سے عامۂ وسواس حسب حدیث پاخانہ مین استہکا کرنیسے ہوتا ہی کہ ادہ خراب متعفن ہی اخبرہ خبیث اوگہتے ہین اور جسمین اس مادہ کا زیادہ غلبہ اوسکو شیطان کہتے ہین یہانتک عرب لغت مین سانپ کو شیطان کہتے ہین اور حدیث مین حیات و کلاب بالخصوص نشتر و کالے کتے کو یہی شیطان فرمایا ہی کیونکہ اونمین مادۂ سودا زیادہ واستیلاء مواد سودا دی سے مالیخولیا والون کو حافظہ کا خلل ظاہر پس یہان سے فانساہ الشیطان ذکر ربہ قرآن شریف مین واقع علی ہذا وما انسانیہ الا الشیطان ان اذکرہ آیا ہی اور ابن قریبث کو بھی شیطان فرمایا جبکہ اوسنے احد کے غزوہ مین پتہر مار کر آواز دی کہ محمد مارے گئے علیہ الصلوٰۃ والسلام اور شیخ نجدی نے اہل مکہ کو یہ صلاح دی کہ پانچ پانچ آدمی ہر قبیلہ کے حج ہو کر حضرت صلعم پر حملہ کرو تاکہ اپکی قوم عوض نہ لے سکے تو وہ شخص شیطان مشہور ہوا اور فی الحقیقت وہ اور اوسکے ساتہیون کسقدر مواد سودا دی سوختہ کا غلبہ تہا کہ رخت حیات حضور صلعم کے ساتہ اسطرح ناشایستگی سے پیش آئے اور مسیح نے ہوا مرد کو شیطان فرمایا جسنے مسیح کو پکڑوایا اور حدیث مین ہی کہ گرم روٹی مت کہاؤ کہ اسمین اثر شیطان ہے یعنی مادہ سوختہ اینہن کا کہ بہائی یا دہ جاتی ہے اور ہضم نہین ہوتی اور حدیث مین ہی کہ خون کے مجرے مین وہ جاری اور مادہ سودا کا یہی حال ہی اور شیطان بہکاتا ہی اور قوت مفکرہ و متخیلہ کا سودا سے یہی حال ہی یہانتک سودا زدہ کو مجنون کہتے ہین جسکا ترجمہ فارسی مین دیوانہ ہی یعنی دیو لگا ہوا پس مجنون یعنی جن لگا ہوا اس سے اہل مکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اہل رای یعنی دیو لگا ہوا مجنون اپنی غلطی سے کہتے اور حدیث مین ہی کہ شیطان ہر انسان کے ساتہ ہی پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تابع کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم معتدل المزاج پر سودا کا اثر منعدم گو ساتہ ہونا ضرور ہے اور حدیث مین وارد کہ شیطان سوتے من خیشوم مین بیوتنت کرتا ہی جب تم اوٹہکر وضو کرو خاک جہاڑو اور بیشک خواب سے سودا کی خشکی خیشوم پر اثر کرتی ہی اور ناک جہاڑنیسے مواد سوختہ مخاط نکلتا ہی اور حدیث مین ہی کہ ہنگام غازہ یا مت کہو کیونکہ شیطان کی اس سے ہنسی ہے اور انگڑائی و جہائی کی آواز سے وہ ہنستا ہی اور بیشک اکثر اوقات سودا کی ذخانیت پہیلنے سے یہ دو حالتین پیدا ہوتی ہین پس ایسے وقت مین آدمی کی آواز اور اسکی ہنسی سے وکسلمندی و کاہلی کا جیسے شیطان باعث وہی حال سودا کا ہی اور خواب پریشان اکثر سودا ہی ہوتا ہے وہی حدیث مین نسبت شیطان کی وارد اور دخان کا بالخصوص شب مین پہیلاؤ اکثر سمندر پر پس اوسکا رعش یعنی اوسکا کانسمندر پر ہونا بعید نہین اور مجنون کا تصرف شب مین پانی پر بعید نہتوا۔ اور اجتماع انجرہ آتشی دخانی کا رات دن اوسکی کلیہ مین جسم سے منفصل ہوکر ظاہر پس اوسکا ہمکاؤ طالب علم کو ماہین عورت و مرد کے دشمنی ڈالنا دہ سخت امر ہے پس اوسکے اجتماع سے اوسکی کلیہ کی روح کو زیادہ خوشی ہونا بعید نہین الغرض انسان مین اوسکے ہمکاؤ کی یہ صورت ہی کہ بصورت ایک روح متعلق بسودا قوت متخیلہ مفکرہ مین طرح طرحے خلل ڈالتا ہی بالخصوص اون لوگونکی صورت سے جو منکر نبوت و رسالت ہوکر سلسلۃ الجرس کے طور پر کچھ کچھ معلوم کرسکے ہین اور صدای ہند سے چرایا کہتے ہین جیسے باب کہانت مشکوٰۃ سے ظاہر ہے لیکن کجا صدای سلسلۃ الجرس صدای الہند کی دریافت کرنیوالے انبیا

ل داہنے ناتہہ سے اکثر کام کرنیمین بہت فوائد ہین کہ اگر وہ کام ماہین ناتہہ سے کیوجا دین جو دل کی طرف ہی قوت داہنی طرف کی کم ہوجاوے ۱۲ منہ

واولیا اور کجا چد سودادی اس مقام سے ہنود کے ان بہت سی پیشینگوئیاں بیچ و دروغ سے ملی ہوئی ہیں اور سودا کے فنون ہیں اور مثل ہے واللجنون فنون اور حسب فصل بستم مکاشفات یوحن کے ہزار سال تک زمان خداوند چار خلفا سے شیطان کی قید کی یہ صورت رہی کہ ممالک اہل اسلام کے اطراف پر غیر قومونکا تصرف ہونے نہ پایا جسکے خیالات عہد جدید دعوت خداوندی کے مخالف ہیں اور اوسکے سر کچلنے کی صورت ہزار سال میں زمان حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں یعنی فصل دوم تکوین میں موجود رہی یہ ہوئی جو مذکور ہوئی علے ہذا مسیح علیہ السلام جو شیطان کا سر کچلینگے تو یاجوج و ماجوج کو تباہ کرنیسے وہ عبارت ہوگی اور چونکہ وہ روح ہے فی الجملہ اوسمیں لطافت ہی اور روح کا قاعدہ ہی کہ جس جسم سے متعلق ہوتی ہے اوسکے ساتھ توحد پسد اکر دیتے ہیں یہانتک عامہ انسان آپکو جسم ہی جانتی ہیں تو مولانا فرماتے ہیں ؎ یک سگ مست و صد ہزار ان میرود ؎ ہر کہ دروی رفت او آن میشود ؎ ہر صورت کز دمیدان کو دروست ؎ دیو ہنان گشتہ اند زہر پوست ؎ چون نیاید صورت آبد در خیال ؎ تا کشاند آن خیالت تو بی آید بحال ؎ چون خیالات تو می آید بلا ؎ چون خیالت فاسد آمد جا بجا ؎ گہ خیال فرجۂ دکانہا ؎ گہ خیال علم و گاہی خانہا ؎ گہ خیال کسب و سوداگری ؎ گہ خیال تاجری و داوری پس کلام مولانا سے ظاہر ہوا کہ جسمیں مطلق شیطان کا اثر ہوتا ہی وہ دراصل ہی ہوجاتا ہی دیکھو ہنوش ہزار سالہ شیطان سے ہزار ہفتم تین بندش یاجوج و ماجوج مراد تہی جسکے بعد اوسکا ظہور ہوا اور خیالات فاسدہ سے قرون شمس تین یعنی خیالات متعلق بآفتاب تین جو آفتاب پرست کو وقت طلوع و غروب و استوا کے ہوتی ہیں کہ آفتاب کو مقرب یا جنسہ حق جانتی ہیں معاذ اللہ من ذالک اسی سے اوسوقت عبادت ممنوع اور پاک ہی کیونکہ وہ روح کلی ہی تحلیل و تذیب پر متعلق ہی الحاصل وجود شیطان میں شک نہیں ماوسکی حقیقت کی تحقیق میں طرح طرح کے اقوال ہیں جسمیں سے اوسکو وجود میں شک لازم نہیں آتا اس مقام کو بعض علما مثل بعض شراح مثنوی شریف کا قول ہی کہ شیطان عبارت مادہ سودا وی سے یعنی اپنی روح کے ساتھ ہی کہ ہر ایک انسان میں اوسکا ملہ و اثر کا اوسکی روح سے قوت متفکرہ کا سخت نقصان خاصکر سوداوی یعنی سوختہ سی جو سودائی ہوجسیں یاجوج والی یعنی روس ماجوج اکثر اہل یورپ کا جو بدقت جاتا ہی یہاں سے اب بستم مکاشفات تین ہزار سال بعد اہل اسلام کو شیطان کا قید سے خلاص ہونا موعود تہا وہ بچشم خود مشاہدہ کر یا جوج و ماجوج نے زور کیا چیز شیطان کا بہکاوسی اور خدا پاک نے اہل اسلام کے زمانہ میں ممالک حارۂ عرب میں ہزار سال تک حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی برکت سے بند کیا وہ ہنوز بہت کچہ وہان بندہا ہوا ہی اور گذر گیا کہ عالم آواز موجودات ہوائی کو پہلے غرقا کہتی تہے اور اوسکو قرار میں کسقدر بعد بلکہ استحاط سمجھتے تہے اور اسوقت ہیں دسکا قرار ظاہر ہوا جیسے قرآن شریف سے حضرت شیخ اکبر رضی اللہ عنہ کا قول تہا پس جنون کے وجود میں جنمیں مادہ آتشی ہوائی غالب ہی کیا جاے تردد ہے اور جیسے رب و ارواح ہی جسکو ہم نہیں دیکھتے اور وہ ہمیں دیکھتا ہی اور طور پر متمثل ہوا اور اوسکے موجود ہونیمیں شک نہیں اور اوسکے ثبوت پر دلائل قائم و جسی شیطان کی ہونی پر تامل قائم کہ وہ مثل نفس بلطفہ ہی جیسے شرح مقاصد میں تبعے نقل کیا اور تیسری صنف جنون کی ہے جو مکانونمیں آدیں و جاویں کہ حسب قرآن شریف کے وہ تکو دیکہیں اور تم اونکو نہ دیکہو غایت یہ ہی کہ چونکہ مرکب اوسکا نامعلوم ہی ہے تو شیطان کا استیلا سودا و وہم سوداوی پر زیادہ ہی اور وہ مثل صوت لطیف ہی اور صوت جس سے حروف کی پیدایش ہی لطیف ہی اور اوس کے لطف کی وجہ سے اونکی تاثیرات جنوبیہ اہل علم جانتے ہیں اور ان حروف سے وجود بہت سے ملائک کا ہوا پس ان دو عالمون کو یعنی علیین و سجین کی دو کتابین ظاہر الحاصل جسے پس اول فصل اول تکوین کے عالم آسمان و عالم ارض یعنی عالم ارواح آسمانی یعنی عالی و عالم مثال یعنی سافل پہلے پیدا ہوا اور چونکہ دولت اسلامی بادشاہت آسمانی ہی تو اس پیدایش عالم آسمان عالم روح و عالم زمین عالم مثال میں نشان نبوت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جسکے عنکبوت کی ہے **فائدۂ پہلے دیکھ** عالم مثال کی تحقیق میں جسکو برزخ کہتے ہیں اور اوسکا ذکر سورۂ مومنون میں ہی آدمی اپنی میں غور کرے کہ خیال اوسکا کس کس چیز کی صورت پکڑتا ہی پس اوس سے ملائک عالیہ کے علوم کی تمثل کا حال دریافت کرنا چاہئے کہ وہی عبارت عالم مثال سے ہی اور وہی صور اسرافیل اور اسرافیل اسوعالم کا رب بنظر کمال قرب کے اوسی عالم سے حضرات انبیا اپنے میں اوسی عالم کا اثر مشاہدہ کرتے ہیں گو دوسرونکو بھی کبھی کبھی خواب میں ظاہر ہوجاتا ہی و مطلوم کی مطالبت سے آتا ہی کیونکہ جو خواب گو راست ہی ہوتا ہی کہ دیکھنے والون نے اوسکو دیکہا پر مجرد کار ہی کہ خواب بہکاؤ شیطان کو استیلای سودا وی شیطان سے و خلطی کو خلط کے علیحدہ ہونے سے اور عادی کو ممارست ہی اور عالم مثال کے عکس کو عکسی سے تعبیر دی پس وہ جو اثر ملائکہ کلیہ سے ہو وہ رویا صادقہ کہلاتی ہی اور سکا ہی مجرد کار پس اس عالم میں کبھی اوسکی صورت ہو ہوتی ہے اور اکثر شبیہ و مثال میں قابل تعبیر لیکن مطابقت کے سبب سے استعمار ضرور کی وجود اسکا ہیشہ ہی انباب اللاغوال کے طور پر جزافی خیالی نہیں پس جیسے عالم اسما کی ظہور سے عالم اعیان ہوا و عالم اعیان کے ظہور سے عالم ارواح اور عالم ارواح کی ظہور سے عالم مثال و جسے عالم مثال کی صورت کی پکڑنے سے عالم شہادت ظاہر ہوا اور مخفی نرہے کہ زوال صورت عالم شہادت کی تمثل عالم مثال دوسری صورت پر ہوتا ہی کہ اعمال افعال عباد وغیرہ اس عالم میں متمثل ہوتے ہیں پس اس مقام سے عذاب و ثواب قبر و چنتہ و دخمہ وغیرہ میں بعد از مرگ ہوتا ہی اور استیفن جل مقدس کی شہادت کے بعد ارشاد قیل ادخل الجنۃ کا اس مقام سے ہے اور زندگانی شہدا بعد طیران جعفر کو اس جگہ سے خیال کرنا چاہئے پس وجود جنت و جہنم میں اہل حق کو تردد نہیں کہ وجود اونکا دس

عالم مین ہی اور بہت سی معراجی امور حالت نوم ویا یقظہ ونوم کے مابین کے یعنی مراقبہ کے دریافت ہوتے ہین اور سوای اوس معراج کی جو بہت مقدس تک جسمانی اور بہت سی دوسرے معراج جسمانی ہوسکتے ہین مگر کلام اونمین ہی جنمین بعض امور عالم شہادت کی مطابق نہین مگر بطریق تشبیہ کے مثلاً ایمان کی مثل جو کلمۂ طیبہ کا مضمون ہی شجرہ طیبہ سے مشبہ ہوا جسکی اصل زمین ولنیات ہی اور فرع اوسکی آسمان مین ہی پس وہی اوس معراج مین ہی جو قبل از نبوت حسب حدیث مسلم ہوا کہ ہنوز ملائکہ کو خبر نبوت نہ تھی اور نہ نماز جو فتنہ فرض ہوئی تھی بلکہ معراج مین فرض ہوئی اور آسمان ساتوین مین شب معراج مین طوبیٰ کا درخت ملاحظہ فرمایا جسکی بیخ سے نیل وفرات نکلے ہین اور ظاہر ہی کہ نیل وفرات کے مبدء ومنتہا دریافت نہین پس معلوم ہوا کہ یہ معراج عالم مثال سے ہی جو حدیث ان فی جسد آدم لمضغۃ مین سات آسمان ہین اور ساتوان آسمان وہ مقام اخفی کے بعد انا کا ہی اور اوس مقام مین کلمۂ طیبہ شجرۂ طوبیٰ ہے اور ایمان کے شعب وکمالات عظیم ہین پس وہ مثل بار طوبیٰ وبرگ کے اوسکی ظاہر ہوئی جو مثل ہالۂ ومثل ازان فیل دریافت ہوئی اور وسین دود یا ہین ایک نیل مصفی تصدیق خالص دوسرے دریای فرات کلمۂ شہرین اور اسی پر دوسرے امور کو قیاس کرنا چاہئے پر بیعت جزیہ کی گرفتار اگر اس عالم کو تسلیم نکرین وہ اپنی عقل جزوی کی لاچار ہین پر مخفی نرہے کہ قصۂ ادریس سے ظاہر ہی کہ جو جنت مین جاتا ہی پھر واپس نہین آتا پس حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا شب معراج مین جانا اس مقام وعالم سے ہی کہ وہ واپس تشریف لاے اور یہ مخفی نرہے کہ قیامت کا عالم حیوان ہی اور وہ سوای اس عالم کے ہی جو قبر مین ہوتا ہی یاد ہی ہوگا کہ اوسمین زیادہ ظہور صور اعمال وعقائد ہی کیا مستقدین جنم وتناسخ کے متمثل ہونیکے بصور تکلیفات ونیاوی کے منکر ہین کہ کس کس طرح سے اونکی صورت ہوتی ہی پس اہل عقل منکرین جنم کے نزدیک قیامت کی احوال کیا بعید اوس عالم کے جوان مین ہین جو مثل اس عالم کی ہی جیسے اللہ تعالیٰ فرماتا ہی ادلیس الذی خلق السموات والارض بقادر علی ان یخلق مثلھم بلی وھو الخلق العلیم اس مقام سے حضور شیخ اکبر رضی اللہ عنہ شریعت کی صورت پلصراط فرماتی ہین کیونکہ شریعت کے مسائل بال سے باریک وتلوار کی باڑھ کی تیزی کے ساتھ مشبہ ہین اور عالم مثال سابق مین وہ روشنی نہین جو عالم احسام مین ہی اس مقام سے زرین نے جو واقعہ آیت ایمانا تو لواقتم ووجہ اللہ ہی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا کہ قبل از خلق یعنی عالم شہادت جسکے ہر طرف وجہ خدا ہی رب ہمارا کہان تہا فرمایا عماین یعنی عالم مثال مین جسمین وہ روشنی نہین جو عالم شہادت مین ہی پس اس مقام سے وہ عالم عما ہوا یعنی تاریک اور وہ ایسا لطیف ہی جسکے نہ اوپر ہوا ہی نہ نیچے پس یہ عالم روح جو پہلے مذکور ہوا آسمان سے اور یہ عالم مثال عالم زمین سے درس اول فصل اول تکوین مین مراد ہی

فائدہ چہل ودوم عالم شہادت کے بیان مین یعنی نرہے کہ جیسے عالم اسماء سے عالم ارواح ملایک بنا کہ عالم ارواح کی ویسی عالم روح زمین ہی عالم مثال کی ویسے عالم مثال زمین ہی عالم شہادت کی اسیطرح سے عالم شہادت زمین ہی عالم قیامت کی اور ظاہر ہے کہ اول درجہ بسیط کا ہی ہر ترکب کا اور عالم مثال ہر ان تہا روشنی شہادت سے اور سنان تہا بنفسہ ظہور سے کہ عالم کا ایجاد بغیر از حق واجب وجود ممکن نہین پس ہر ان وسنان مین فرق ہی اور خدا موہوی پر اندہ پر انتہا اور خدا کی روح یعنی مظہر اول ہستی اعنی روح اعظم زمین مثال کی یا نیو نکو یعنی مادہ کو سے ہا تہا یعنی بند وبست ظہور مین لانیکا کرتا ہا تہا کہ جنبش ظہور کرے پس عالم مہبا کیا اور اوسمین عالم مثال سے پیدا کیا جو حکما مین اجزاء دیگر طیس وہنود مین پرانا کہلاتا ہی جنکا ہندو مین شکلپ اونکو اجزاء لاتجزی ایسے کہتے ہین جنمین قسمہ وہمی وفرضی ہی ہوسکے مگر درحقیقت یہ بات صحیح نہین البتہ تقسیم کسری وفکی اونمین نہین ہوسکتی اور آجتک ایسے اجزا کی بطلان پر حسین وہمی وفرضی تقسیم تو ہوسکے اور فکی کسری نہ کوئی دیل نہین آئی جسپر اعتماد ہوسکے اور علم تحلیل سے اجزاء مذکور کا وجود ظاہر ہوسکی موافق حدیث مین اول ماخلق اللہ الھبا کا ارشاد بنظر عالم شہادت ہوا اور قرآن شریف مین بالآخر ھباء منثورا ہونا اس عالم کا ارشاد ہی اور اتصال اونکی فرضیہ اجزا کا اور طرح پر ہی جو بلا فک ہی اور دو اجزا کا اتصال دوسرا ہو سکتا ہی جنمین فک درست ہو پس تشکل سے اونکا بطلان قیاس مع الفارق ہی الحاصل اس پیدائش کا نام روز اول ہوا اور چونکہ خدا کا کام یا نیون پر یعنی مادہ مثال پر ثابت ہوا اور عرش بمعنی کارغلت مین ہی پس منی آیت وکان عرشہ علی الماء کا ظاہر ہوا کہ تہا کام خدا کا پانیو پر پس اس مقام سے الرحمن علی العرش استوی وارد ہی کہ رحمن یعنی کار رحمت پر کامل ہی جیسے دوسرا اسمائے کار وصفت پر کامل ہین اور عرش رحمن جسکہ رحمت ہی تو اس مقام سے یہ کا چلنا عرش رحمت کو زیر سے بعید نہوا اور سورج کا غروب ہونا زیر عرش رحمت سے ہوا کہ اگر زمین کی مقابل رہتا سخت گرمی ہوتی دعالم کو نقصان ہوتا اور زمین سے مراد حدیث مین کہ روز اول پیدا ہوئی ہی یہ اجزاء مراد ہین کہ سب عالم احسام کی اصل ہین ورنہ زمین حسب سورۂ نازعات اور فصل اول تکوین کے بعد پیدائش آسمان کی ہی وہ جو سورۂ بقر مین اول مخلوق عالم جسمانی مین عاتی الارض ہی وہ یہی اجزاء ہین پس واقعت جو ما علی الارض سمجھے اوسکی غلطی ہی پہر ان اجزا کی پیدائش کے بعد جیسے سات درجات آسمان کی لکھے ہین وہی بروز دوم حسب درس ۱۰ وغیرہ فصل اول تکوین کے پانیو نکو پانیو نمین جدا کیا یعنی اجزا ویگر طیسی مہبا کو اکسوجن وہیڈروجن وغیرہ وجن وغیرہ بناکر دخان بنایا اور اوس سے سات آسمان کی ثوابت مثل شمس بے جو محکم درجات ہین اس مقام سے بعض حدیث مین اونکو رواسی فرمایا کہ عامہ اوس سے بہاڑ سمجھے حالانکہ پہاڑ بعد پیدائش زمین کے پیدا ہوئی ہین اور شدت متوقف کچھ مختص بہ زمین جو جسم مین ہوتی ہی اور والسماء ذات الحبک اسکی دلیل ہی کہ آسمان حال کی مثال ہی کہ کہین خالی اور کہین پانی سے بھرا ہوا ہی اور والسماء ذات الرجع کی تحقیق اوسکے موقع پر آتی ہوا اور زمین کو بھی اسی روز بعد سورج کی روشنی کے حسب سورۂ نازعات پہلایا ہی پس اس مقام سے سورۂ فصلت مین زمین کی پیدائش دو دنمین لکھی ہی وہی فصل اول تکوین مین ہی اور دوسرا دن کی اشیاء زمین کی پیدائش حسب درس ہم فصل اول تکوین مین تمام ہوئین اور ہر چند آفتاب وقوابت کی پیدائش بروز دوم تمام ہوئی لیکن زمین کے ساتھ اس ترتیب سے نہ تھی جو اس حالتمین محسوس ہی جس سے ہزہ پیدا ہو

پس سبز یعنی قوت کا تیسرے روز اندازکیا جو آخر انجام پانچویں روز پیدا ہوا ہی الحاصل چوتھے روز آفتاب کو اور ماہتاب کو مناسب طور پر اس زمین و دوسری اس آفتاب کی زمینوں سے کہ وہ عبارت سیارات ہی ہے کیا وہی سورۂ فصلت بن اوسین رواسے کی رکھنے سے مراد ہی کہ عبارت ثابتات و محکم اشیا سی ہے مثل آفتاب و ماہتاب کی کہ اوپر کہی گئے ہیں نہ پہاڑ خاص اور پہاڑ بھی اوسی روز زمین کی حرکت کی گرمی سے آبلی ہوں اور پانچویں روز متوجہ ہوا آسمان کی طرف کہ وہ دخان تھا پس حکم کیا سات درجہ بنانیکا تو اوسکو کہا کہ تو جب اپنی دکھلائی بطوع طوع کے یعنی طبیعت کے طور پر یا بکراہت تو دونوں نے بطوع طبع کہا تو اونکی طبع کے طور پر برج نجم آبی جاندار دہوائی طیور و چوپائی وحشرات اور چھٹے روز آدم اول بنایا گیا و اللہ اعلم بالصواب پھر مخفی نرہے کہ رجیند اس آفتاب کے بہت سی سیارات ہیں لیکن سیارات محسوس بطور عام ہیں عطارد و زہرہ و زمین و زمین کا چاند و مریخ و مشتری و زحل اور عنایت حق سبحانہ و تعالیٰ زمین کے لئے ایک چاند کی ضرورت تھی اوسکے گرد ایک کیا اور جسمیں چار و پانچ کی ضرورت تھی چار و پانچ و زیادہ اوسکے گرد کئی جسمیں جلد دوسری فوائد سے حساب شمسی و قمری حضور ختم المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حسب سورۂ رحمٰن ہی کہ ساقوین ہزار قمری وجود آدم میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نبوت ظاہر طور پر حاصل ہوئی اور فصل نہم دانیال میں باشیاشین کی موت سے ستر ہفتے یعنی سنہ ۴۹۰ تا ولادت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لکھی ہیں **فائدۂ چہل و سوم** مخفی نرہے کہ آفتاب و ماہتاب و ثوابت دخان سے بنائے گئے ہیں جیسے سیرہ دخان سے بنتا ہی اور اکثر ثابت سورج مثال ہیں جنسے سیدان آسمانی حسب آیت والسماء ذات الحبک کو شک نظر آتا ہی کہ اونکی زینت ہی آسمانوں کی اس طریق سے کہ بنظر غور سوا ثوابت کے فروج و کشادگی نظر نہیں آتی بالخصوص نظر دور بین ہوا کے نزدیک کہ کوئی قطعۂ کلان کشادہ نظر نہیں آتا جیسے حکمت جدید والے چھ درجات اوسکی بنظر قلت و کثرت روشنی کے کرتے ہیں اہل اسلام سات درجات کے قائل اونمیں سے نیچے والی سیدان کو دشتی اونکو آسمان یا مئں فرمایا جیکے اندر کارخانہ سورج و اوسکی سیارونکا ہی اور جیسے چاند و سورج ملک ہیں ویسی ستارہ ہی ملک ہیں جنسے شہاب شیاطین حاصل ہوتا ہی پس اس مقام سے مزید ۲۴ اہیں فرمایا کہ ملائک کو آگ کا شعلہ بنانا اور مخفی نرہے کہ امن زمین کے لئیون کو بمقابلہ سورج روشن کیا جیسا اثر فصول اربعہ نباتات سے زیادہ ہی اور رات کی روشنی کو چاند مقرر فرمایا جیسا اثر انسان پر زیادہ ہی اور اوسکے لئے گویا طبعی ہی کہ نوماہ قمری بن اوسکے حمل کی مقدار اور حیض و نفاس میں ماہ قمری کا حساب پس جنمیں لحاظ انسانیت زیادہ اونکے ہاں اینک حساب قمری کا شمار باقی ہی اور جنکے ہاں اثر نباتیت کا زیادہ وہ سورج کے حساب سے ماہ کے حساب کو سورج کے حساب میں بطور لوند و کیسلہ اپنی خوشی سے کر لینا جیسیں ماہ حرام کو حلال کر لینا زیادت سرکشی ہی کہ انحراف انسانیت سے بہ نباتیت ہی اور اپنی مطلب کے لئے جس ماہ کو چاہیں بدلیں نہ آنکہ قاعدہ کے طور پر ہر سال میں اہل فارس کے طور پر ہر ۱۲۰ سال میں جو فصل نہیں کا رہا ہو اور ملکانہ شکار ہندکو اس لوند سے بڑا نقصان ہوتا ہی کہ بونی اوسکے حساب سے تیسرے سال میں بڑی خرابی پڑتی ہی جو حساب سنکرات کو نہیں جانتے پھر مخفی نرہے کہ اکثر شکل طبعی باعتبار عنصر کے اور جو انکے قریب ہیں کردی ہی چین میں بھی کردی تھی اور اوسپر پانی کا کرہ تھا اور خط استوا پر متحرک ہونیکے سبب سے ایک طرف سخت گرمی تھی اور دوسری طرف سخت سردی اور ان دونوں طبیعت فاعلیہ سے سخت نقصان تھا یعنی ان دونوں کی زیادتی موجب تکلیف معیرہ و موجب ہی پیدا ہونے اپنی مالک سے تکلیات کی کہ بعض کو میری کہا یا اور حرکت شبانہ روز و سالانہ اوسکی موجب ہی کہ حرکت بمقتضا نہ کرے کیونکہ حرکت طبعی موجب حرارت ہوئی اور حرارت موجب حرکت بمقتضا نہ ہی پس اس جوش و حرکت سے جیسے ہانڈی اوبلتی ہو اور میوہ جوش کہا کر اوپر جاتا ہی خدا نے پہاڑ بالکل بنائی اور زمین اپنی کروی سے متخلخل ہو کر نکل گئی کہ ہمالیہ پانچ میل سمندر سے اونچا ہو گیا اور ہوا کے بوجھ سے پانی نے جو زمین کے وزن سے زیادہ تھا ایک طرف قبول کی کہ اوسنے ترہ میل گہرائی ایک طرف اختیار کی اور زوائد زمین نے دوسری جانب اور زمین کی حرکت سخوف کردی جس سے ہر ایک طرف سورج کی گرمی سے فائدہ حاصل کرے اور ایک طرف کی گرمی و سردی جاتی رہی یعنی شعر سعدی ؎ زمین بارتب و لرزہ آمد ستوہ ؎ فرو کوفت بر دامنش سیخ کوہ ۔ کے ہیں اور کبھی کبھی زلزلہ جو آتا ہی وہ بھی تخلخل و تکاثف اجزا زمین سے آتا ہی کہ کبریتی مادہ فی الثمن زمین کے اندر زور کرتا ہے جو اسفل سافلین میں مرکوز ہی جیسے تحقیقات جدیدہ سے ظاہر ہی اور حدیث میں ہے کہ ایک مرتبہ زلزلہ آیا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سفر میں تھے سبب کو دریافت سے ارشاد بنظر غایت ہوا کہ مدینہ میں ایک منافق مرا ہی اوسکی روح اسفل سافلین میں گئی ہی اس سے زلزلہ پیدا ہوا ہی کہ ملایکے استقبال سے اپنی جزئیہ کے یہ امر پیدا ہوا ہی ان دونوں[1] حالتوں کو زمین کے مادہ کی جو بگاڑ و معبر ہے دو سینگ فرا دئے گئے جیسے اوسکی بلندی و سمک کہ اوسکو بڑی چار مقام سے حسب حدیث کھولا ہی ایک سر عیشا دوسرے ایک کنعانا فرقیہ تیسرے حصہ دوسرا کنہ یا یورپ و امریکہ اوسکے دونوں پانوں ہیں اور اوسکے پر ونکا جو جزائر غربیہ متحدہ ہیں اس مقام سے جالینوس کا قول ہی جو بعد سو سال مسیح کے تھا کہ ہم ایک قوم یعنی نصاریٰ کو دیکھتے ہیں کہ حکمت کی باتیں تشبیہات دین کہتے ہیں وہی بیان پر حال ہی الحاصل خداتعالیٰ نے ساری جاندار پیدا کئے یہانتک کہ نفوس اجنہ کو تعلق اجزا مرخصہ مواد سے کیا کہ وہ ملائک آگ کا شعلہ کرکے فصل ۲۵ حتی و زبور و نامۂ عبرانیوں میں بیان کئے گئے ہیں جیسے مفصل مرقوم ہوا بالآخر آدم اول کو چھٹے روز پیدا کیا جو صاحب کمال تو بیشک تھا اوسکو بھی ساری علامات اصلی مچھلی و پرند و چرند و خزندہ پر حکومت حسب درس ۶ فصل اول تکوین تھی ۔ ساری نباتات و پہلوں پر تصرف تھا لیکن اول آدم حضور صلی اللہ علیہ وسلم خلیفہ خدا نہ تھے اور غالباً چونکہ زمین چوبیس ہزار سال میں ایسی آفتاب کو گرد آجاتی ہے جس سے شمس کی مقابلہ کی صورت ایسی پیدا ہوتی ہی کہ الشرما علی الارض ہلاک ہو جاتے ہیں

---

[1] یہ تاویل بعد دون صحت کے ہے اور باقی حدیث کی تاویل مناسب طور پر بعد ثبوت صحت کے لائق ہی اور ہنوز صحت میں ہی کلام ہی ۱۲ منہ ۔ [2] باب ہشتم مقدمۂ چہارم کو دیکھو ۱۲ منہ

پس خدا نے اوس آدم کو برباد کیا بلکہ ایک کم لاکھ آدمی بنائے اور برباد کئے اور سبت منایا جیسے درس اول فصل دوم مکوّن مذکور ہی کہ خدا نے ساتوین دن اپنے کام کو جو کرتا تھا پورا کیا اور ساتوین دن اپنی ساری کام سے جو کرتا تھا فراغت پائی یعنی عالم انسان سابق کی نسبت خدا نے سبت منایا کہ عالم زمین سے انہین برباد کیا جیسے یہ معنی درس ۴ و ۵ فصل ۲ کتاب احبار و درس ۲۱ فصل ۳۶ تاریخ ایام اول سے ظاہر ہی کہ خدا نے اپنی ساری کام سے جو کرتا تھا فراغت پائی (اسکی تفسیر درس ۴ و ۵ مین آتی ہی) ۳ خدا نے ساتوین دن کو مبارک کیا اور مقدس ٹہرایا (اسکی تفسیر قرآن درس ۶ سے فرماویگا چنانچہ فراغت پانیکی تفسیر فرماتا ہی یہ آسمان و زمین کی پیدایش بیان ہی جب وی پیدا ہوی جسدن کہ خداوند خدا نے زمین و آسمان بنایا۔ ۵۔ اور میدان کی سب نبات کو اوسکے بعد کہ وہ زمین پر تھی اور میدان کی سب گہاس جو ہنوز نہ اُگی تھی کہ خداوند خدا نے زمین پر پانی نہ برسایا تھا اور آدم (پہلا) نہ تھا کہ زمین کی کھیتی کرے (اسکی تفسیر قرآن شریف مین ثم استوی علی العرش سے فرمائی کہ ہر پورا ہوا کام پر کہ عرش یعنی کارآمایندہ تفسیر مبارکی کی بتاتا ہی) ۶۔ اور زمین سے بخار اوٹھتا تھا اور تمام زمین کو سیراب کرتا۔ ۷۔ اور خداوند خدا نے زمین کی خاک سے آدم (صفی اللہ) کو بنایا اور اوسکے نتھنون زندگی کا دم پھونکا سو آدم جیتی جان ہوا۔ ۸۔ اور خداوند خدا نے عدن مین پورب کی طرف ایک باغ لگایا (جسکا نشان ابتک طائف ہی) اور عدن کی حدین بیان ہونگی اوسکے دو حصہ مین ایک بحر احمر کے شرق مین حبشین کہ ہی دوسرا غربی جونیل کی حد والی مین ہی اور بعد طوفان کے ملک کی حوالی مین زمین خشک پہر دوئیرہ سے ہوگئی ہی) اور آدم کو جسے اوسنے بنایا تھا وہان رکھا۔ ۹۔ اور خداوند خدا نے ہر درخت کو جو دیکھنے مین خوشنما اور کھانیمین خوب تھا اور باغ کے بیچون بیچ (یعنی کعبہ مین جو ناف زمین یعنی باغ عدن ہی کہ اب اوسکی زمین سنگلاخ ہوگئی ہے اور اوسکو فصل ۳۸ ترتیل بن ناف کہا گیا ہے) حیات کا درخت (یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم جیسے درس ۲۴ فصل ۳ مکوّن سے ظاہر ہے جو کروبیونکی چمکتی تلوار یعنی صحابہ کی چمکتی تلوار سے حفاظت کیگئی اور فصل ۳۳ سفر شنی مین ان کروبیونکی تفسیر مقدسین سے کی ہی) اور نیک و بد کے درخت شریعت کو) زمین سے اُگایا یعنی اُگاویگا شریعت کے درخت کو زمین سے اُگایا یعنی اُگاویگا اور یہی ہے جو حسب[1] فصل ششم مکوّن کے نوح سے کیا اور سام کو حسب درس ۲۶ فصل نہم کے مکوّن کے خداوند سے مبارکی کی دعا ہوئی کہ برکت عبارت وحی سے ہی جو حسب فصل ۱۸ سفر شنی سے کلام پارہ ۳۰ سے مفصل ہوئی جو بنی اسمٰعیل پر اتری اور اس مبارکی کی تفسیر درس دوم و سوم فصل ۱۲ تکوین مین ابراہیم کو جیسے مفصل ظاہر ہوگی بنظر دولت اسمٰعیل مطابق فصل ۳ نامۂ اعمال بخیل کے ظاہر کیگئی اور مفصل تر فصل ۳ و ۴ نامۂ عبرانیون ہی چنانچہ درس ششم فصل ۴ مین اوسکی ہی کہ یسوع نے تو آرام دیا اس وجہ سے آرام مہذہ سبت کی ضرورت ہوئی پس اس مبارکی سبت مین اشارہ بنوت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف ہوا جو ساتوین ہزار آدم مین ہوی کہ خلیفۂ حضور اعظم روح اعظم ہین کہ سبت یعنی ہفتم ہی اور ایک روز بعض ایام سے ہزار سال[2] کا حسب قرآن و فصل ۴ نامۂ دوم پطرس مفروزہ کے ہوتا ہی اس مقام سے وجود بعض آدمون کا وجود کتاب تورات سے ثابت ہوا جیسے حدیث ضعیف مین وجود ایک لاکھ آدمو نکا بقول شیخ محی الدین شیخ اکبر ثابت ہی پس وجود بست ہزار سالہ کے استخوان سے کہ بست لکھ سال سے اہل اسلام و اہل کتاب پر اعتراض نہین ہوتا جو بعد تسلیم علم و بینا بوجی کے حکماء حال ظاہر کرتے ہین اور عالم ارواح و مثال و زمین باوجود حکومت باطنی روح اعظم کے بے ظہور نور محمدی جامع و جہ روح کی مثل شبہ پارہ روح کے تہا تو اوس نور کی تمہید کے لئے وجود آدم جسمین بسائط و مرکبات عناصر و ارواح ملائکہ و مثال کا عالم جمع ہوکر جو انہین مفصل ہوا وہ مین بطور اجمال کے ظاہر ہوا جیسے شب معراج سے ظاہر ہوا کہ اس طریق سے حضورؐ کی روح مین قوت تہی کہ دم بدم عالم کی سیر کی تو جیسے تار برقی کے ایک کنارہ سے حرکت مادہ برقی سے ساری تار کو ہزارون کوسون تک ہو جاتی ہے ویسو شق قمر حضور کے مقابل مین کیا بڑی بات ہی کہ وہ اپنی خلا صگی سے جو حضور مین مندرج ہی کلیہ کو حرکت دیکے اس مقام سے صاحب معجزہ کا حال دریافت کرنا چاہئے کہ وہ اپنے جسم سے عالم مثال مین براق جسمین ساری حیوانات و نباتات و جمادات کے نمونہ ہون کہ جب اپنی کو دیکھے تو سارے حیوانات و نباتات و جمادات کی سیر اپنے جسم مین دم کے دم مین کرسکے اور اپنی مضغۂ قلب سے جبرئیلی ملائکہ پر تصرف رکھتا ہو اور حیات سے ملائکہ میکائیلی کی سیر کرسکے اور اپنے نور سے ملائکہ عزرائیلی پر قابو رکھتا ہو اور اپنے فواد سے عالم مثال عالم اسرافیل پر تصرف ہو اور اپنی روح سے عالم روح اعظم کو دیکھتا ہو اور اپنے سر سے عالم اعیان کا واقف اور اپنے خفی سے عالم اسماے حق اسم جسم کی سیر کرنے والا اور اپنے اخفی سے عالم قابلیت اسم رحمٰن کی سیر کرنے والا اور اپنی انانیت و ہویت سے والہ و حیران ہو اور اسم اللہ کی سیر کرتا ہو بخلاف ملائکہ عالمین کے جو ایک حال پر منحصر ہین اس سبب سے اونسے عصیان غیر متصور بلکہ بوحرکات ملائکہ بسائط طبیعیہ کو کہ خاص جس امر پر مفطور ہین وہی اونسے صادر ہوتا ہے مثلاً

---

[1] یعنی نہ کہ کبھی لفظ روز جیسا پاس مقابل شب کے بولا جاتا ہی اور کبھی آٹھ پاس پر لفظ روز بولا جاتا ہی مثلاً کوئی کہ کہ در مین فلان امر ہوگا تو ہر ایک روز آٹھ پاس کا ہوگا اور کبھی روزدہ یا ماہ قمری پر اطلاق آتا ہی جیسے فصل ہم دانیال مین آنحضرت سنہ ۵۳۸ قبل مسیح کی نسبت مسیح کی و در ستر ہفتے سنہ مسیحی وفات یا شاگردین مخرب بیت مقدس سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت مذکور ہین اور کبھی ہزار سال پر بولا جا

اگ کا کام جلانا پانی کا سرد کرنا اور ہر ایک کا رجوع اپنی کلیہ کی طرف پس اس سے انکو بذاتہ انحراف نہیں ہوتا اور معاذ ق کرامت و اعجاز دوسری بات ہے علی ہذا امر کرامات عنصریہ جمادیہ کا بھی حال ہے ویسے ہی بنانیہ کا حال ہے مگر غور کیجئے حیوانات کا بھی سوائے انسان کے اکثر ایسا ہی حال ہے تو اس تقدیس سبحت کی تفصیل وہ ہے جو سورۂ بقر میں ہے جسکا خلاصہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے حسب سورۂ بقر وغیرہ کے سب ملائکہ سے جو ملاء سفلی میں ارشاد کیا اوس طریق سے جو عالم ارواح میں کلام کرنیکی صورت ہے کہ ہم زمین میں خلیفہ کرنا چاہتے ہیں تو وہ خلیفہ پہلے آدمیوں کا سمجھے تو کہا کہ خونریزی کرے گا اور تقدیس و برکت سبحت پر اعتراض کیا کہ ہم تسبیح کریں تیری حمد کے ساتھ اور تقدیس تیری کریں اور سوقت اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں جانوں وہ جو تم نجانو کہ ظہور عالم طبیعت کلیہ کا کمال کے طور پر بغیر بروز روح اعظم کے جو بصورت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہونہیں سکتا پس تمہید کے لئے خدا تعالیٰ نے آدم صفی اللہ کو پیدا کیا جیسے درس ۱۴ سے گذر گیا اب عدن کی حد حدود مطابق حدیث مسلم کے بتلاتا ہے جسکو جمہور اہل سنت کے سوا امام بلخی و امام قشیری و مہت فرقے اہل اسلام کے حدیث کی مطابق (اسی زمین پر عدن کو بتلاتے ہیں) درس ۱۵ افصل ہا نکوین اور عدن سے ایک ندی (یعنی سمندر سے اجزۂ اٹھکر طبقۂ زمہریر پر پہونچکر) باغ کی سیراب کرنیکو نکلی اور وہاں سے تقسیم کر کے چار سر نہروں کے بنے (اسی کا نام فیسون (یعنی نیل) جو حویلا (یعنی کوش ممالک سودان) کی ساری زمین کو گھیرتی ہے وہاں سونا ہوتا ہے ۱۲۔ اور اوس سرزمین کا سونا اچھا ہوتا ہے اور وہاں موتی و لولہ بھی ہیں ۱۳۔ اور دوسری کا نام جیحون ہے جو کوش کی (اولاد سبا و سبتگاہ بخارا وغیرہ) کی زمین کو گھیرتی ہے ۱۴۔ اور تیسری نہر کا نام حدقل (یعنی دجلہ) ہے جو اسور بن سام) پورب جاتی ہے اور چوتھی نہر کا نام فرات ہے ۱۵۔ اور خداوند خدا نے آدم کو لیکے باغ عدن میں رکھا کہ اوسکی باغبانی دنگہبانی کرے ۱۶۔ اور خداوند خدا نے آدم کو حکم دیکر کہا کہ تو باغ کے ہر درخت کا پھل کھایا کر ۱۷۔ لیکن نیک و بد کی دبخلت سے نہ کھانا کیونکہ جسدن کھائے گا (اور تجھے برداشت نہو سکیگی) تو تو مریگا ۱۸۔ اور خداوند خدا نے کہا کہ اچھا نہیں کہ آدم اکیلا رہے اوسکے لئے ایک ساتھی اوسکے لئے بناؤنگا ۱۹۔ اور خداوند خدا نے میدان کی ہر ایک جانور اور آسمانکی سب پرندونکو زمین سے بنا کر آدم پاس پہونچایا تاکہ دیکھے کہ اونکو کیا نام رکھتا ہے جو آدم نے ہر ایک جانور کو کہا وہی اُسکا نام ٹھہرا اُسوقت آدم کی پشت سے خدا تعالیٰ نے مومنین کی اجسام اصلی سفید و مورچہ مثال نکالی اور فرمایا کہ یہ اہل جنت میں جنت کے کام آئینگے اور دوسری کافرین کے اجسام اصلیہ سیاہ نکالی اور فرمایا کہ یہ اہل دوزخ ہیں کارِ دوزخ کو استعمال میں لاوینگے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نور سمسہ کی مانند جو جبرا سود پر رکھکر سب پر چمکایا یہ اصل نور کے چھڑکنے کی ہے جو سب پر چھڑکا گیا اس یاددہانی کے لئے بوسہ اسود پر دیا جاتا ہے اور اوس موقع کے گرد کعبہ کا طواف کیا جاتا ہے کہ ہم گرد اوسی عہد کے ہیں اور وہ سمسہ ایسا تھا جیسے میدانہیں حلقۂ انگشتری الحاصل اُسوقت سب سے اوس نور کے چھڑکنے سے الست بربکم فرمایا تو مومنین نے بطیب خاطر اور کافرین نے با کراہ بلا کہا اور انبیا کو گواہ کیا خاصکر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم درخت حیات کو پس اوس فطرت اسلامی پر جو الست کا جواب دیا تھا دنیا میں آدمیونکی پیدائش ہے گو بعد کو اونسے اپنی فطرت اصلی کی مطابق وہی کام بن آتے ہیں کہ اونکی ماں باپ کی جگہ ہوتی ہیں اونکو ویسی ہی تعلیم دیتی ہیں یہودی کو یہودیت کی نصاریٰ کو نصرانیت کی مجوسی کو مجوسیت کی اور حضرات انبیا کی جنبت بلا کے لئے ہوتی ہے جو منظور پشت آدم سے مومن ہوئی تھی وہ اقرار کرتے ہیں ورنہ دوسری فطرت اصلی الخ فطرت اسلام کا کچھ اثر نہیں ہوتا یہ معنی حدیث ابوہریرہؓ و ما من مولود کی اولا و مولود علی الفطرۃ کی مطابق عرفاً روایۃً کے ہوتے ہیں علی ہذا روایت عبد اللہ بن عمرو کی بھی اسکی مطابق ہے جو مٹھی باندھے ہوئے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے کہ دونوں ہاتھ میں کتابیں ہیں الحدیث دیکھو اس مقام پر تفسیر سورۂ روم کو زیر آیت فطرۃ اللہ التی فطر الناس علیہا و سوقت درخت حیات کو جمع کر دینے تقسیم کے جنت عدن میں مقرر کیا تھا ساری حیوانات ملاء سفلی کے روبرو پیش کیا کہ انکے نام بتلاؤ پس کسی سے نہ بتلائے گئے اور آدم فی الحال مامور ہوئے اور سب سے کہا گیا کہ اسکی برداشت کر سکتے ہو کسی نے اوسکی برداشت کی قوت نہ دیکھی پر آدم نے اوسکو اوٹھایا تو ملاء سفلی سے خدا نے فرمایا کہ کیا میں نہ کہا تھا کہ میں زمین و آسمانونکی غیب جانتا ہوں کہ آسمانونکی غیب میں دولت آسمانی اسلامی کی جڑ ہے اور زمینی میں دولت اسحاقی کی اوسوقت سارے جاندار اونکو حکم ہوا کہ آدم کے تعمیر ذوق تو ساری جانداروں کی تعداد بنو اوس سے سب دیکھو ہاتھی کو انکس سے اونٹ کو نکیل سے گھوڑے کو لگام سے بیل کو ناتھ سے آدم کی اولاد تعبدار کرتی ہے اس مقام پر غور کا مقام ہے کہ درخت حیات و درخت نیک و بد کی پہچان کا بھی ذکر ہے جو کہ میں مقرر کئے گئے تھے اور قرآن و احادیث میں اوسکی تفصیل ہے کہ بغیر اوسکی تعبیر کے کچھ حال نہیں کہلتا پھر مخفی نہ رہے کہ آدم کی ملاء سفلی اعنی جاندار زمینی تعداد بنو اوس سے آدم کی اولاد کی ابتک ملاء سفلی تابع میں اس سبب سے اولاد آدم کو بھی وجعلکم خلفاء کا خطاب ہوا گرچہ بظاہر دوسری مامسبق کے خلیفہ میں پر شیطان نے جو ملاء سفلی رب اشراس ہے تکبر کیا اور سجدہ نکیا یعنی تعداد نہ بنا و شیطان جنت عرب میں سانپ کو کہتے ہیں جو نار سموم سے بنا ہے کہ ذات اوسکی انسان کے لئے سم ہے پس جسمیں روح شیطانی کا اثر ہو انسان کی مخالف ہے پس اوسکو حکم ہوا کہ کیوں تو تابع نہوا۔ اوسنے جواب نادانی سے دیا کہ آدم گلا سے بنا ہے جسمیں نرمی کا اثر ہے اور میں نار سموم سے بنا ہوں کہ اوسکی مخالف ہے اور چونکہ ساری اشیا سوختہ و اصل اس میں پر تسفل کو چاہتے ہیں حکم ہوا کہ تو نے تکبر کیا کہ اپنی حد حقیقی سے بڑھ گیا اور تو نہیں ہے ملاء علیا اخیار سے جنکا تصرف خود انسان پر ہے تو تو اپنے درجہ سے جو خیال کر رہا ہے گر جا اور آدم کو درخت حیات و جو روح اعظم کا ہے بسانات وجہ روح موصوف دادونکو تابع اور وجہ شیطان دادسکو لسانات وادونکو تابع کی ہیں (جو تا قیامت نسل آدم میں ہونیوالی اصلی چیز ہے میں) سپرد کئے گئے چنانچہ اس وقت میں ایک پنجہ مادہ میں وہ دہ اصلی جو ہزار جان حصہ جزو میں سے دیکھتا ہے جو زندہ ہوتا ہے گو نفخ روح کہ تیاری آثار روح سے عبارت ہے بعد تسویہ جسم کے ہوتی ہے اور معنی نہ کہ خدا تعالیٰ کو منظور تھا کہ یہ عالم انسانی محل

آزمایش ہو تو شیطان نے مہلت چاہی اور کہا کہ میں آدم کی اولاد کو بہکاؤں جسپر اوسکا سلطان ہو مگر اون کو جو یہ متقین و اونکی پیروون کو جنپر اللہ تعالیٰ کا تصرف ہی شیطان کا تصرف نہو تو اوسکو مہلت ملی اور آدم و حوا پر مطلق العنان نہ شریعت نہو جو نیک و بد کی پہچان کا درخت ہی کیونکہ شریعت کی برداشت مشکل کام ہی اور اوسکے دو پہل میں اگر عمل اوسپر کیا بہتر تو اوسکا پہل ثواب طلا و گراں سپر نہ چلا تو اوسکا دوسرا پہل گناہ ہی اور گناہ اجسب ورس ۶ و ۵ فصل ۵ نامۂ اول قرنتیوں کی موت ہی جیسے درس مذکور میں ہی کہ موت کا ڈنک گناہ ہی اور گناہ کا زور شریعت ہی جس سے نیک و بد کی پہچان ہوتی ہے اور درس ۱۵ فصل ۴ نامۂ رومیہ میں ہی کہ قہر کا باعث شریعت ہی یعنی نافرمانی کے لئے جہاں شریعت نہیں وہاں نافرمانی نہیں اور اسی فصل کے درس ۲۰ میں ہی کہ شریعت یعنی موسوی درمیان میں آئی کہ خطا زیادہ ہو کہ جیسے گناہ سے شریعت موسوی نے یا وشاہت کی دیسی مسیح کے وسیلہ سے ہمیشہ کی زندگی راستبازی سے بادشاہت کریگی اور درس ۱۲ فصل ۵ نامۂ مذکور میں ہی کہ جس طرح آدم کے وسیلہ گناہ دنیا میں آیا اور گناہ کے سبب موت آئی اسیطرح موت سب آدمیوں پر اسلئے پھیلی اسلئے گویا سب نے گناہ کیا ۱۳ کیونکہ شریعت کی ظاہر ہونے تک (یعنے جسکے آدم مقید ہوئی) گناہ دنیا میں نہ تھا پر جہاں شریعت نہیں گناہ گنا نہیں جاتا تو یہی موت نے آدم سے موسیٰ تک اور اوپر بھی زور کیا جنہوں نے آدم کا سا گناہ نہیں کیا (یعنی مثل مسیح کی) جو آنیوالے کا (یعنی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا) نشان تھا انتہی پوشیدہ نہ رہے کہ پولوس کا مطلب موسوی شریعت کی مذمت کرنے میں نہیں لیکن بمقابلہ انجیل کے احکام کے جو موسوی شریعت کو ناسخ ہی وجہ تنسیخ بیان کرتے ہیں کیونکہ ترجمہ درس ۱۴ فصل ۴ نامہ عبرانیہ کے مطابق فرماتے ہیں کہ آیا ہم کہہ سکتے ہیں کہ شریعت خطا ہی نہیں بلکہ یہ کہیں کہ گناہ کی پہچان نہیں ہوتی مگر شریعت سے اسلئے کہ میں نہ پہچانتا تھا شہوت کو جب تک شریعت نہ کہتی کہ شہوت نہ کر الخ اور قرآن مجید میں ہی کہ ہم نہ عذاب دیں جبتک کہ بھیجیں قوم میں رسول یعنی پہر نافرمانی کریں تو اوپر عذاب آدمی الحاصل آدم کو شریعت کی پابندی سے مطلق العنان اولاحق تعالیٰ نے اوس جنت عدن میں کیا تھا جسمیں ایک چشمہ ندی سے نیل و دجلہ و فرات دجیحون چار نہریں نکلی ہیں جیسے تورات و حدیث مسلم میں ہی اور وہ ندی عبارت بلجۃ زمہریر ہوا سے ہے کہ جب سمندر وغیرہ ہی اجزاء اوپر جاتے ہیں اوس مقام پر سرد ہوا سے وغیرہ سے مکڑا کر پانی بنکر برستا ہے اور بہتا ہی اس مقام سے غالباً وہ ندی حدیث میں مطلق زمین و آسمان کے مابین میں فرمائی ہی اور اگرچہ سمندر ہی زمین و آسمان کے بیچ میں ہی پر وہ باران کا سبب بعید ہی دوسری وادی سکا پانی بروز قیامت حسب آثار آگ یعنی سوزان ہو جاویگا اور آدم کو کوئی انیس نہ تھا کہ اوسکا ہم نوع ہوتا تو خدا تعالیٰ نے نیند اوپر غالب کر کے اوسکی بائیں پسلی سے ایک عورت کو نکالا اور آدم سے عہد لیا گیا تھا بابت درخت حیات اعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت کہ وہ ساتوین ہزار میں ظہور فرمائینگے تجھسے ملاقات ہوگی مگر آدم اس عہد کو بھول گئی اور شیطان نے رگانا چاہا تو حوا کو بہکایا کہ درخت نیک و بد یعنی شریعت کے پابند ہو کہ مخالفت کی وجہ یہ ہی کہ اوسکی پابندی سے تم درخت حیات تک پہونچو گے پس وہ معتقد شریعت ہوئی پہر شیطان نے دوسرے الاشریعت کہ درخت حیات کی مخالفت کا کہ وہ جنتی کہتا ہوا اپنی زوجہ سانپن کے سادہ آدم و حوا کے روبرو آیا تاکہ کہولیں وہ اپنی شرمگاہیں کہ مرد کی طرف سے شبہ بانگور ہی اور عورت کی طرف سے شبہ بگندم پس باوجودیکہ اولاد کیواسطے یہ ہوا تھا اور نکاح تہا پر شریعت موسوی کے طور پر بجود رہنا صلوح تہا لیکن برخلاف اسکے باہم عصو کہولے تو اس مقام سے آدم نے عصیان حسب آیت فعصی آدم ربہ کے قوبت درخت شریعت کے بعد ننگے ہونیکا کیا ہنوز میں آدم کو برہنا کہتے ہیں اور حوا کو سرسوتی جنکا وجود برہنا کے سینے سے ہونا لکھتے ہیں اور چونکہ آدم کے جسم سے پیدا ہوئی ہیں تو سرسوتی کو برہنا کی بیٹی بھی کہتے ہیں اور ہنوز کہتے ہیں کہ ملاحکم ہوا صلت اوسی صادر ہوئی اور بقول بعض ہنود کے اوسکو بطور تجرید کے جو مشبہ کو مناسبات کر بیان کرنیکو کہتے ہیں قرآن مجید کی صوت اعراف میں سوءات یعنی عصو نہانی کے کہلنے سے اشارہ کیا ہی اور تورات میں اس امر کے سبب حوا کو درد زہ میں مبتلا ہونا لکھا ہی کہ سر اصلت کو مناسب ہی الحاصل جبکہ اونسے یہ عصیان ہوا جسکو شریعت موسیٰ کہا نام ہی تو اپنے عصو نہانی کو درخت کے پتون سے ڈھکنے لگے پر کسی درخت نے اونکو پتے قابل خوط بنانیکے نہ دیئے مگر درخت انجیر نے جسکے پتے چوڑے و لمبے قابل خوط بنانیکے ہوسکتے ہیں اور صبح سویرے روح اعظم تجلی صوری باغ عدن میں متمثل ہوا اور آدم و حوا بہاگے تو فرمایا کہ کیا تم ننگے ہو عرض کیا ان فوما کسنے تمکو اسکی راہ بتلائی آدم نے کہا حوا نے اور حوا نے کہا شیطان نے پس حکم اہبطوا کا اول بار ہوا یعنی کم رتبہ ہو جاؤ اور شیطان کو فرمایا کہ ساری جاندار دنیے تو ملعون رہی اور پیٹ کے بل چلیگا اور خاک کہائیگا یعنی ذلیل رہیگا کہ شیطان عرب کے لغت میں سانپ کو کہتے ہیں اور جو کلمہ شیطان سانپ کی اولاد کی کثرت ہوتی ہی اور اس صورت میں آنکر حوا کو بہکایا تہا تو اس وجہ سے اوسکے لعنت کرنے عبارت اوسکے فرمائی گئی اور عورت کو فرمایا کہ میں تیری اور اولاد کی اور تیری اولاد کی اور اوسکی اولاد کے دشمنی ڈالون گا جیسے درس ۱۵ فصل ۳ تکوین میں ہی کہ سانپ تیری اولاد کی ایڑی کاٹیگا اسکی تفسیر سورۂ بنی اسرائیل میں بیان کیجائیگی کہ شیطان نے مہلت چاہی کہ مجکو اولاد آدم پر اختیار ملے حکم ہوا کہ تجکو مہلت ہی پر تیرا سلطان ہماری متقی بندون یعنی اہل اسلام کو دیہہ پر نہو گا تو اس وجہ سے حوا کو یہ ارشاد ہوا اسمیں اشارہ بلسان اشارہ مسیح کی تکلیف کی طرف ہی پہر درس مذکور میں ہی اور تیری اولاد اور سکا سر کچلیگی اسمیں اشارہ حسب درس ۲۰ فصل ۱۶ نامۂ رومیہ کے جو مجموعۂ انجیل میں مندرج ہی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شوکت کی طرف ہوا جسنے سلطنت خدائی قائم ہوئی چنانچہ ہزار سال تک زمانہ سبت مقدس خداوند چار خلفا میں مطابق فصل ۲۰ و ۳۰ مکاشفات یوحنا کے

ل اس مقام پر خواب نوشیروان کو فرکر نا چاہئے کہ اوسنے دیکھا کہ عرب کی اونٹ فارس کے گھوڑونکو کھینچے لئے جاتے ہیں اسکی تعبیر کوئی نہ دیسکا مگر ایک شخص موبد دربار میں ممالک مقدس کا تہا اسکی سطیح کا کاہن بیرا ممالک مقدس کو گیا اور سطیح نے تعبیر دی کہ جب سرکش زیادہ ہوتے ہیں تو سرکوب پیدا ہوتا ہی تو اس تعبیر کی مطابق زمانۂ جاہلیت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سرکوب شیطان پیدا ہوئے

شیطان مقید رہا اور ہزار سال بعد کہولا گیا جسمیں یاجوج والی روس و ماجوج نے زور پکڑا اور مسیح ہی اسی دولت بادشاہت اسلامیہ سے بار بار گرا نکر شیطان کا سر کچلیں گے جبکہ درس ۳۱ فصل ۷ کتاب دانیال کے صاحب روزہای قدیم مہدی علیہ السلام سے حشمت پاوین گے الحاصل بہ صفت مسیح علیہ السلام کو بدولت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا ہوگی اور چند کلمات فرمائے جو فصل ۳ تکوین مین ہین اور حسب درس ۲۰ فصل ۳ تکوین مذکور کے آدم نے حوا کا نام بسبب ساری زندہ انسانون کے مان ہونیکے حوا کیا اور آدم حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو شفیع لای پس حق تعالی نے اونکی توبہ منظور کی کہ چمڑے کے کپڑے پہنای کہ جینیکی رسم بروقت رخصت دنیا دہین کے مقرر ہوگئی اور آدم علیہ السلام درخت نیک و بد کی پہچان سے اسوقت مین چاہتے تہے کہ شریعت ہی درخت حیات کو پکڑین یعنی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو شفیع لاوین اور خدا تعالی کو ابتلا منظور تہی کہ مومن و کافر اونسے پیدا ہون پس جیسے آدم جنت زمین مین تہے ویسے دوسرے حصہ زمین مین رہین نظر برآن حسب سورۂ بقر کے دوسری مرتبہ اهبطوا فرمایا کہ وہ جنت عدن سے شرق زمین ڈالیگئے یعنی امکانمین اور درخت حیات نور محمدی کا ظہور جیسے درس ۲۴ فصل سوم تکوین مین ہے مقرر کیا وسط شرقی عدن بین یعنی حصہ شرقیہ عدن شہر کہ مین اور کروبیہ متقین اہل اسلام کو مقرر کیا چکتی تلوار کے ساتہ چاروں طرف جنمین بالخصوص وہ درس کروبیہ عشرہ مبشرہ ہین جنکا نقشہ دس پردونمین حسب درس ۸ فصل ۲۰ خروج کے زمان موسی مین بنایا گیا تاکہ درخت حیات کی نگہبانی کرین یعنی اون صحابہ سے جو صاحب جہاد و عشیرہ تہے حیات وہی ہی جو قرآن مین ہدایت کرکے ہی کہ اگر آوی میری طرف سے ہدایت پس نہین ہی خوف اوپر اوہ نہ رنجیدہ ہونگے ہر آدم و حوا الکانمین رہتے رہی اور درخت حیات کے مقام پیدایش سے دور رہی پس اونکے قبایل و قبین پیدا ہوئین اور اونکا قصہ واقع ہوا اور قابیل کو ہند مین جو شرق زمین عدن کی ہے آدم کے حضور سے نکالا اور آدم کے ایک بیٹا ہوا جسکا نام عبد اللہ رکہا اور وہ مرگیا پس شیطان آموجود ہوا کہ کیا اوسکا نام رکہا تہا انہون نے کہا عبد اللہ شیطان نے کہا کہ اللہ نے اپنی طرف کہینچ لیا ایکے جو بیٹا پیدا ہوا اوسکا نام عبد الحارث رکہنا کہ حارث نام شیطان کا ہی پس یہ اونسے شرک فی التسمیہ ہوا لیکن ۳۰۰ آدم مین شیث یعنی جو من ہدیہ ہی جو عوض ہابیل خلیفۂ خدا تہی اور خلیفہ ہونیسے حامل امانت درخت حیات اعنی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوا اس مقام سے درس دوم فصل ششم تکوین مین شیث کو بلفظ خداوند کہا ہی کہ خلیفہ بحق مستحق ہوتا ہی جیسے بیضاوی مین ذیل یخادعون اللہ مین کہا ہی پس اونکی عشیرہ مین انوش پیدا ہوا اسوقت مین حسب درس ۲۶ فصل ۴ تکوین کے سب لوگ خدای یگانہ کی عبادت کرنے لگے یعنی جبکہ دو جنت عدن کے کعبہ سے ہوا اور تین سو سال جدائی کو گذرے پس نوین تاریخ ذی الحجہ کو عرفات مین نام خدای یگانہ کا لیا اور اونکی دوسری مرتبہ توبہ منظور ہوئی اور اونکی اولاد کو لئی نوین تاریخ ذی الحجہ عرفات مین داخل ہونا رفع قصور کے لئے مقرر ہوا اس طریق سے تورات و قرآن شریف کے قصۂ آدم مین تطبیق ہی مخفی نرہے کہ شریعت پوری نہ اوترے مین اشارہ بلسان اشارہ شریعت زمانہ موسی مین ہوا اور حج و منظوری توبہ ثانی مین اشارہ عہد زمانہ اسلام کا ہوا **فائدۂ چہل و چہارم** چند امور کی تحقیق مین ایک اونمین یہ ہی کہ جبکہ مجمل طریق سے بحسب توراتہ قصہ حمل امانت دریافت[۱] ہوا جو درخت حیات کہ درس نہم فصل دوم تکوین مین ہی کہ آدم نے برواشت کی قرآن شریف سے اوسکی تفصیل دریافت کرنی چاہئے کہ جب حق تعالی نے آدم کو پیدا کیا پس حسب درس ۲۴ فصل سوم تکوین کے نور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مع کروبیہ چمکتی تلوار والے مجاہدین کے آسمان و زمین و پہاڑ وغیرہ پر پیش کیا جس تلوار سے کافرین و منافقین پر عذاب کیا جاوی اور موحدین کی توبہ قبول ہوا و قبل از حمل امانت آدم تہا ظالم یعنی ظلمت والا پردہ اور جاہل تہا درخت شریعت سے پر قابل تہا پس سب نے اوسنو کے برواشت سے بسبب عدم لیاقت کے جواب نہین نہی انکار کیا اور آدم نے اپنی لیاقت سے اقرار کیا اور اوٹہایا[۲] آسمان بار امانت نتوانست کشید ۱۲ قرعۂ فال بنام من دیوانہ زدند ۱۲ پس اوس نوکے اوٹہانیسے منور ہوگیا اور شریعت سے واقف کار اسمین یہ دریافت کرنا ہی کہ یہ عرض امانت عوالم پر کس طریق سے ہوئی آیا یہ بسبیل حال تہی یا بسبیل قال پس مخفی نرہی کہ حضرات صوفیہ کے نزدیک حسب آیت وان من شئی الا یسبح بحمدہ ولکن لا تفقھون تسبیحھم کے وہ تسبیح مراد ہی جسکو ہم نہین سمجہتے اور زبان حال کو ہم سمجہتے ہین پس جبکہ ساری اشیا مین علم ہے

---

[۱] چنانچہ درس ۴۹ کی عبارت یہ ہی باغ عدن کی پورب کی طرف کروبیون کو چمکتی تلوار کے ساتہ جو چار طرف پہرتے تہے مقرر کیا کہ درخت حیات کی راہ کی نگہبانی کرین اسکی تفسیر فصل ۳۳ سفر خروج مین فرمای ہی جسمین ہفتم فصل نہم اطلع جام مقدمہ سوم مین آتی ہی کہ یہ وہ برکت ہی جو موسی مرد خدا نے اپنے مرنیسے پہلے بنی اسرائیل کو بخشی ۱۲ اور اوسکو کہا کہ خدا سینا سے آیا (یعنی کوہ سعیر سے اوپر طلوع ہوا یعنی بحری بن قہارہ بن توائیل بن سعیر مین دو مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے) اور فاران ہی کے جنگل سے وہ جلوہ گر ہوا (یعنی مکہ مکرمہ سے) دس ہزار قدوسونکی ساتہ آیا (یعنی بکثرت جیسے فصل ۵ دانیال مین ہزار دن ہزارہ لاکہون لاکہ کرکے لکہے مین اوسکے داہنے ہاتہ مین آتشین شریعت اونکو ملی تہی ۱۲ ہان وہ اوس قوم سے بڑی محبت رکہتا ہے اوسکے سارے مقدس تیرے ہاتہ مین ہین تا آخر پس اس مقام سے متقین اہل اسلام کا ہونا جو مثل کروبیہ مین اہل کتاب ہون یا امی خواہ اونمین اہل مکہ ہون یا انصار مدینہ ثابت ہوا اور کافرین اہل مکہ و بنی اسرائیل کا اور منافقین کا بنی اسرائیل مین ہونا بھی سمجہا گیا جنپر شرشہ حضرات صحابہؓ جلی دیکہو اس مقام پر تفسیر دائل سورۂ بقر کو پس صاف ظاہر ہوا کہ درخت حیات عبارت حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہے اور درخت نیک و بد کی پہچان کا وہ شریعت ہے اسلامی ۱۲ منہ

[۲] امانت کی تفسیر مین بہت سے اقوال ہین بعض اونمین سے مراد ایمان سے لیتے ہین اور حملہا الانسان مین انسان سے مراد انسان کافر کہتے ہین کہ عہد میثاق کو تسلیم کرکے دنیا مین جہول و ظلوم ہوگیا اور وہ سب سے بہت سے اقوال مین حق وہ ہے جو ہمنے لکہا کہ وہ مطابق حدیث و تورات کے ہی اور مجاہدین ہمنے یون کہہ دیا ہے کو لکہا کہ امانت سے منافقین و مشرکین پر عذاب کی صورت اونسے ہوئی ۱۲ منہ

پس پیش کرنا خدا تعالیٰ کا ایسی زبان سے ہو سکتا ہے جسکو ہم نہیں سمجھتے اور شمس بازغہ میں بعض حکما کا قول لکھا ہے کہ طبیعت جزئیہ علم سے خالی نہیں گو ادسکو اپنی ناداتفی سے روکیا ہو مگر تحقیق کے خلاف رکیا ہے باوجودیکہ علم حضوری کا معتقد ہے اور علم عبارت تمیز سے ہے اور برہنی کو دوسری سے تمیز ذاتی حاصل ہے یہی تمیز عبارت علم حضوری سے ہے اور حدیث سے ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جبرئیل و میکائیل کو بھیجا کہ آدم کے پتلے کے لئے مٹی زمین سے لاوے پر ادسنے عذر کیا اور عزرائیل جو گئے وہ لے آئے اور عذر ادسکا سنا اسکی کیا حقیقت ہے سابقاً دریافت ہوا ہے کہ اہل حق کے نزدیک ساری مخلوقات علم سے خالی نہیں تا آنکہ رعد و آفتاب و ماہتاب اونکو جان ملائک ہیں جیسے حکمای اشراقیہ ہر ایک نوع کے لئے رب النوع ثابت کرتے ہیں اور میکائیل کا اگر اثر خاص قوام خاک آدم میں ہوتا تو آدم جسم سے بھی مدام زندہ رہتا اور جبرئیل سے اگر اد سکے پتلے کا قوام خاص ہوتا مدام ہدایت پر مشتمل ہوتا پس اونکی حقیقت زمین نے دریافت کر کے عذر معقول کیا لا بد آدم کے پتلے کے لئے وہ روح درکار جسمیں موت کا ڈنک لگا ہوا ہو پس عزرائیل ادسکا عذر کیسے سنتے پس گویا اپنی قوت وزد سے جو باعث افتراق ہی ہوا چلائی اوس سے بہا کر زمین کے سطح سے اوڑایا جو آدم کی اولاد کی وہ اصل تھی یہ پوشیدہ نہ رہے کہ اکثر اہل اسلام کے نزدیک جنت عدن آسمان پر ہے چنانچہ اہبطوا کا لفظ اسپر دال ہے اور سورۂ طٰہٰ میں ہو کہ آدم کو نہ وہاں بھوک نہ پیاس اور حدیث مسلم میں آیا ہو کہ طوبیٰ کی بیخ سے نیل فرات نکلے ہیں پس اسمیں کیسے موانعت ہو مخفی نرہے کہ حسب تورات و حدیث مسلم کے عدن وہ ہی جسمیں چار چشمے نیل و فرات و جلد و جیحون جاری ہیں اور اونکے مبدا و منتہا ہمکو معلوم ہیں پس عدن ہیں اہل کتاب یہود و نصاریٰ و اکثر فرق اہل اسلام و امام بلخی و امام قیشری اہل سنت کا اتفاق ہی کہ مراد اوس سے وہی مقام ہی جسکے طول و عرض کے وسط میں مکہ ہی اور لفظ اہبطوا کی دلالت اسپر نہیں کہ وہ آسمان سے گرائی گئی اہبطوا مصراً خود قرآن میں اسپر دال اور معراج کی حقیقت رسالہ معراج الرسولؐ میں مبرہن لکھی ہی کہ بارہ معراج حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مشہور ہیں اونمیں سے بعض جسمانی جیسے مقدس و بعض روحانی مابین نوم و یقظہ و بعض خوابی مختلف اوقات میں حسب احادیث ہوئی ہیں بعض قبل از نبوت سال ۳۹ ولادت میں جبکہ ملائک تک کو ارسال کی خبر نہ تھی اور اوسمیں نماز کی نسبت تعلیم ہے اور بعض بعد کو اور بعض میں علاقہ عالم مثال سے و بعض جسمانی ملوے متعلق اور قرآن شریف میں مثل کلمۃ طیبۃ کشجرۃ طیبۃ وارد ہی جسکی اصل ہیں قلب میں ثابت ہی اور فرع اوسکی آسمان و ہیں میں ظاہر ہے تو بعض معراج میں ایمان کی صورت شجرۂ طوبیٰ کی سی دریافت ہوئی جسکے رگ و بار عجیب رنگ ہیں اور اوسکی صاف تصدیق شبیہ بنیل مصفی ہی اور زبانی اقرار کلمۂ شیریں زبان پر لانا مشبہ بفرات ہی جیسے شریعت کی صورت قیامت میں ایسی مراد کی ہوگی جسکے مسائل باریک تر بال سے و تیز تر تلوار سے ہیں پس وہ صراط اور مقام ہے ہی اور حدیث چار نہروں کی مطابق تورات کی دوسری مقام کی ہے اور آدم کو بھوک و پیاس و ہوب کا نہ لگنا بنظر کثرت میووں و سایہ درختوں کے تھا جو سورۂ طٰہٰ میں مذکور ہی ورنہ جنت عالی سے جو اس جسم سے جاوے حسب قصہ ادریس کے کوئی نکلتا نہیں اور نہ وہاں پر خوف خراج ہی نہ اخراج جیسے آدم و حوا کو خوف تھا چنانچہ وہ نکالا بھی گئے پر واضح ہو کہ موسیٰ سے حدیث آدم نے کیسے کہا کہ توریۃ کسقدر پہلے میرے وجود سے لکھی گئی تھی موسیٰ نے کہا قبل چالیس سال حالانکہ موسیٰ نے توریت اپنے ہاتھ سے لکھی ہی پس یہ کیسے متصور ہو سکے جواب آدم علیہ السلام کا پتلا حسب حدیث عصر و زہتم میں چالیس سال میں کامل ہوا تھا پس اس مقام پر روز سے مراد زمانہ مدید ذکر پیدائش میں ہی اور حسوقت ادنکی خمیر کے لئے مٹی جمع کی گئی اوسوقت میں اوس تحریر توریۃ کا جمع آدم لکھا جاتا اوس طور سے ہے جیسے حدیث ابن مسعودؓ سے گزرا کہ ایک چالیسے میں نطفہ علقہ مضغہ اعضا کے بعد سعادت و شقاوت لکھی جاتی ہی چنانچہ ماہ نہم پر نشان اوسکے مضغوں میں جیسے علم رکھا والی کچھ بیان کرتے ہیں و بطور ظن و تخمین کے اکثر مطابق ہی ہو جاتی ہیں یہاں پر اخیر چالیسے میں روز و کی حساب سے تحریر ہوتی ہی و ہاں پر روز کی حساب سے چالیسے سوا اول آدم کی نسبت اوس تحریر کا ذکر ہے جو اونکے اندر تورات کے امور ہونوالے تھے پس قرآن و احادیث میں جو آدم و حوا کی نسبت قصص وارد ہیں اکثر اونکی اصل تورات میں ہنوز موجود ہی خواہ بصراحت یا باشارات اور بعض امور ایسے ہی ہیں کہ اوسمیں اونکا پتہ نہیں اور احادیث میں اونکی تصریح ہی کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تتمم مکارم اخلاق ہیں اور سب سے بڑی مکرمی منظم پس کسی امر کا پتہ تورات سے نہ بھی لگے تو کوئی حرج کی بات نہیں پس اس مقام سے مجاور موسیٰ و آدمؑ کی نسبت حدیث سے سمجھنا چاہئے **فائدہ چہل و پنجم** مکہ کو ناف زمین جو کہتے ہیں گو تقریر سابق سے ظاہر ہو کہ مراد اوس سے طول جنت عدن کا وسط میں ہی لیکن اسکی سند کسی دوسرے مقام توریت سے بھی ہی یا نہیں جواب یہ ہی کہ عدن کے دو حصہ ہیں ایک شرقی جو اخیر دوسرے غربی جو اخیر اور رکہ حصۂ شرقی میں ہی اور رس ۱۱ و ۱۲ فصل ۳ سفر تکوین میں یاجوج روس کی بابت لکھا ہی کہ اوسکا قصبہ وہبات یعنی عرب پر اور ناف زمین یعنی مکہ پر ہوگا گو اوسکا قصبہ پورا نہو پر کچھ حصہ اونکا ہو چکا ہی اس مقام سے حدیث میں ہی کہ بعد یاجوج و ماجوج کے اہل اسلام کو چاہئے کہ حج و عمرہ ادا کریں پھر واضح ہو کہ ملائکہ سے مراد سجدہ آدمؑ میں اگرچہ ملا اسفلی جانداروں کے گئے جیسے توریۃ سے ظاہر ہے اور آیت قرآنی استکبرت ام کنت من العالمین اسپر دال ہی جیسے موقع سے تفسیر میں آتا ہی برادنکا کوئی نشان ظاہری نہیں ہی اور شیطان پر یہ امر کیوں نہ کہلا سکا کیا پتہ جواب صاف ظاہر ہے کہ جتنی جاندار میں چیز حکومت آدم تھی وہ اولاد آدم کی ابتک تبعدار میں دیکھو گھوڑی کی لگام ڈالدیتا ہی اور بیل کی ناتھ اور اونٹ کی نکیل دیتا ہی کوانکس سے تبعدار کرتا ہی و علیٰ ہذا یہ صریح نشان ادسکی حکومت کا محسوس ہی اور جیسے آدم کو خلیفہ فرمایا ہی ادنکی اولاد کے لئے وجعلکم خلفا کا ارشاد ہی اور شیطان کی پیدائش قرآن مجید میں نار سموم سے ہی آدم کی طین کی مخالف ہے اور آدم کا خمیر گلا بہ ہی اور شیطان کا اسی آتش سے بنا ہی جو سوختہ تسفل کو چاہتا ہی اور سموم سوختہ کو بنظر اپنی اصل آتش کے علو کو چاہتا ہی پر اپنے مرج سے جو سوختہ ہوتا ہی اوسکو طبیعت سفلی درکار

پس جس جانور میں ہوا دو سوختہ کا زیادہ اثر ہو بنظر شیطان کے ہے جیسے مفصل یعنی کے بیانین ظاہر ہوا پس اپنی طبع مخالف کے سبب سے آدم کی خوبی اور پسر ظاہر نہیں ہو سکتی **فائدہ چہل و ششم** مخفی نہ رہے کہ آدم کو قابیل پیدا ہوا اور بقول بعضے حوا سکے ساتھ ایک ہمن پیدا ہوئی اور بعد کو ہابیل و اوسکی ساتھ ایک ہمن پیدا ہوئی اور فاصلہ ہمن و بھائی کے بہ کرنیکے سبب حسب شریعت آدم ع نے یہ کیا کہ ہابیل کی ساتھ ہمن پیدا جو ہوئی قابیل کو دی اور قابیل والی ہابیل کو پر قابیل اسپر راضی نہوا اور فیصلہ قربانی پر ٹھہرا کہ جسکی قربانی منظور ہو اوسکی بابت قابل اعتبار ہو پس ہابیل کی قربانی منظور ہوئی پس قابیل نے کہا کہ اگر تو ہی متقی ہوتا تو تیری قربانی ہی منظور ہوتی جیسے درس ۹ فصل ۴ تکوین سو ظاہر ہے اور اسمین بلسان اشارہ حسب فصل ۱۱ ائمہ عبرانیوں کے متقین اہل اسلام کی طرف اشارہ نکلا پس قابیل نے ہابیل کو قتل کیا اور اوسکی لاش کندہی پر لئی پھرتا تھا کہ دو ملا کہ بصورت زاغ آئے کہ ایک نے دوسرے کو مار کر زمین مین دفن کر دیا کیونکہ یہی اثبات زمین کی سپرد کرنی مناسب ہین اور حوا نے لطیفہ نتی کہ ایک شخص کے بیضہ سے ہوا مین قیر پیدا ہو جاتا ہے پس جلانیسے مرد کی ہوا مین تعفن پیدا ہوتا ہے جو موجب وبا ہوتا ہے اور شیطان آتش سے پیدا ہوا ہے وہ اپنی طرف انسان کی خاک بدن کو بعد مرنیکے بھی پہنچتا ہے اس مقام سے مردہ کا جلانا ٹھیک نہین ورنہ گندگی کو بھی جلایا کرتے بخلاف اسکے کہ مردہ کو جب دفن کر دیا اور چار ظرف سے اوسکی ہوا کی راہ بند کر دی پس عنقریب عرصہ مین زمین اپنی طرف بدل لیتی ہے پس قابیل نے ہابیل کو دفن کر دیا اور قابیل کو خدا تعالی نے شرقیہ حصہ عدن سے جو عین کی شرق مین یعنی ہندستان نکالہ یا جسکا بیان گذر گیا اور حکم ہوا کہ جو کوئی قابیل کو قتل کریگا یعنی بعد ہونیکے دوسرے آدمیونکو وہ سات گنہ بادی یعنی قیامت مین ورنہ دنیا مین ایک جان کا عوض ایک ہی متصور ہے اس مقام سے توریت مین حکم ہے کہ جو کوئی مسافر کو مارے وہ ایسا ہے جیسے ساری قوم یہود کو قتل کیا جسکا ذکر مفصل تفسیر مین آتا ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ مین مسافر تھے اور یہود نے قتل کا ارادہ کیا تھا وہ اسطرف اشارہ توریت کا ہے اسی جگہ سے آدم و ہابیل کی پیشین گوئی کی نسبت اسلام ظاہر ہوئی اور شیث یعنی عوض ہے جو ہابیل کی عوض آدم کو عطا ہوئی اور آدم و حوا قابیل و اسکی عورت و ہابیل و اونکی عورت کے بعد ساتوین شخص ہین کہ سراسر ابرہتم کے ایک نشان اور انوش کی پیدائش کو وقت آدم علیہ السلام خدای بگانہ کی عبادت حسب دستور فرض عین ہونے کے لگے کہ عرفات مین گیا و قصہ اونکا معاف ہوا پس شیث و انوش کی پیشینگوئی نسبت اسلام کی ظاہر ہوئی اور انوش کی ۹۰۵ عمر مین قینان ہوئے اونکی نشانیان مہللیل ہوا اونکی ۸۹۵ مین یارد ہوئے **فائدہ چہل و ہفتم** یارد کی ۹۶۲ مین اخنوخ اور یہی جو ساتوین شخص بنسبت آدم ہین ہین کہ ساتوین کی وجہ سے سراسر حضرت نبی سیدنا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خود وجود اونکا پیشینگو تھا اور ہر حسب بیہود اندر جہ انجیل کے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بڑی پیشینگوئی کی ہے کہ خدا اونکو مدسراز اٹھا لیگا اور سزا دہندہ یعنی احمد جیسے درس ۴ فصل ۱۲ یوحن انجیل مین ہے اور آپ وفات پاکر عدم ہو کر جنت مین گئے اور نامہ یہود اسی جگہ یعنی دعا عبادت نقل کریگا اونکی ۹۸۷ مین متوشلح پیدا ہوئے جسکی ہر دوار ہوئی ہوا اونکی ۱۶۸۷ مین لمک ہوئے جسکی قبر غزنی مین محمود غزنوی نے خواب بیکر نوای ہے **فائدہ چہل و ہشتم** ملک کی ۱۶۵۷ مین نوح ہوئے نوح کے عرصہ مین خدا یعنی ظلمۃ خدا شیث کی اولاد انسان یعنی قابیل کی عورتونسے جو ہندین تھی شادی کرنی لگی اور کفر و شرک پھیلا تو اوسوقت مین نوح کو حسب فصل ۶ تکوین کے حکم ہوا کہ مین تجھسے ناراض ہون پھر بھی ایکسو بیس سال اور زندہ رہونگا اس مقام سے طبعی ایکسو بیس سال کا لیا گیا ہے پر یہ بات اس فصل کی نسبت نہین کیونکہ زمانہ آدم سے اسوقت تک قدرتین جیسے فرق ہوتا آتا ہے ویسے ہی عمرین اور طبعی شوہ ہوتی ہے جو اکثر ہوا اور ایکسو بیس سال کی عمر اسوقت مین طبعی اکثری کہان ہوتی ہے بلکہ مطلق بس سے یہ ہے کہ اسوقت سے قوم نوح کو ایکسو بیس سال تا طوفان زندگی اور نوح کی نسل و سام حام و یافث ہوئے کہ سام منسکرت مین جانہ کو کہتے ہین و حام عربی مین یعنی گرم کندہ جلی اور یافث بمعنی سوریج فارسی مین جو جسکی اولاد سوج جنسی ہندستان مین کہلاتی ہے الحاصل اکثر اولاد شیث بھی گرفتار بت پرستی و ظلم مین مبتلا ہو گئی اور رتل کی پاس تمثیل حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زمان آدم سے چلی آتی تھی جیسے اہل اسلام کی کتب مین منقول ہے کہ جبرئیل کا غذ جنت پر اونکے اشتیاق کے سبب سے لائے تھے اور حسب درس ۱۸ فصل ۱۷ تکوین کے اللہ کا عہد ہوا تھا کہ مین تجھسے اپنا عہد قائم کرون گا جو بابت نگاہ خداوند جار خلفا کی ہوا اور علی ہذا درس ۴۸ فصل ۱۵ تکوین مین اونسے تعبیہ کیا ہے تو نوح نے کہا کہ ہم ان پانچون کو ہرگز نہ چھوڑین گے تو اسپر خدا تعالی چپکا یا یعنی ناراض ہوا اور کشتی نوح نے اسقدر عرض طویل یعنی بنائی جسمین ایک ایک جوڑی ساری حیوانات زمینی کی جو کتب حیوانات مین لکھی ہین سما سکین جو کہانیکی نہین اور طیبات سے سات سات جوڑی غذا کے لئے رکھے اور ناواقف جو چاہی سو کہے اور ہر ایک پیغمبر کے ناسے کیلین نخوت نہین لگائین اور چار رکیلو نکی جگہ خالی رہی تھی تو وہ چار خلفا کے نام سے لگائین جیسے اہل اسلام کا قول ہے باقی جہاز نوح کا حال مفصل توریت مین ہے اوسکی تحریر کی یہان حاجت نہین رہا ہاؤن مین کلام وہ قوت جسمانی کی مطابق ہے کہ حدیث سے ساٹھ ہاتھ کا قد آدم کا ثابت ہے اور اوہ اخبار ۱۷ جون سنہ ۱۸۹۰ء مین لکھا ہے کہ فخر الدین قدس سرہ نے ساتوین صدی ہجری مین لنکا مین آدمی کا سر ہاتی کے سر کی برابر دیکھا ہے اور سلطان فیروز شاہ بارک نے سنہ ۷۵۳ یا ۷۵۴ ہجریہ مین سرہند مین ہاتی و آدمی کی ہڈیان برآمد کین جسمین آدمی کے ہاتھی کی ہڈیان تین گز کی تھین اور سیر المتاخرین مین ایک ہاتی کی ہڈی بیس گز کی لکھی ہے اور کتاب تاریخ الاطلاع مین ہے کہ ایک آدمی کی ہڈی لندن کو بھیجی گئی ہے جسمین ایک داڑھ دس بیس سیر کی لکھی ہے اور اس عہد قیصرہ ہند مین نہر سرہند کے پاس ایک ندی سے آدمی کی کھوپری

نکلی ہے جو ہاتی کی کھوہری کی برابر ہے اور میرے عزیز منشی عبدالرحمن نے جو بڑے معتمد و ثقہ ہیں امروہہ کے پاس قصبہ کانٹہ کے متصل ایک قبر برسات میں کھلی دیکھی جسکی ساق بوسیدہ تین گز کی تھی پس عمر بن بقدر قد وقامت ہیں **فائدۂ چہل ونہم** اس ہماری بیان سے آدم و ہابیل وشیث و انوش و ادریس وغیرہ کی ہزار سال نوح علیہ السلام اسلام کی نسبت پیشینگوئی دریافت ہوئی اور سام کی پیشینگوئی اسلام کی ثابت ہوئی اور اہل علم کو سنین آدم سے لیکر تا زمان نبوت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو ہمنے لکھے یاد رکھنے چاہئیں تاکہ حقیقت سبت مقدس اسلامی خوب واضح ہوجاوے کہ آدمؑ کی پیدائش سے تا زمان ولادت ابراہیمؑ ۳۴۳۳ گذرے ثابت کتاب نسخہ یونانیہ سے ہیں اور ولادت ابراہیمؑ سے تا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نسخہ عبریہ کے صحیح ہیں کہ ولادت مسیح سے یا نسوستر کے بعد ہوئی اور حد حدود و سبت مقدس کی جو زمان آدم سے مقرر ہوتے آئے تھے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہزاروں جاہ و جلال سے رسول مقرر ہوئے جسکی حد بار بار گذر گئی پس توارت عبریہ کے نسخے کے سنون کے بگاڑ دینے سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سبت مقدس ہزار ہفتم میں کچھ خلل نہیں پڑتا جیسے دستاویز ایک مکان میں فی المثل تحریر کرنے میں سو گز کے اگر نقصان ہوجاوے پر حدین معلوم ہوں تو حدوں کے دریافت کرنیکے بعد تعداد اراضی کی کمی و بڑائی سے خلل نہیں پڑتا پس اس ہزار ہفتم کی تقدیس کی وجہ سے ہر نبی سبت کی تعظیم کرتے گئے اور کوئی نبی نگذرا کہ اوسنے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشینگوئی نہ کی ہو جیسے فصل ۳ نامۂ اعمال میں ہے **تذنیب** مخفی نہ رہے کہ اس مقدمہ کو میں نے اسوجہ سے طول دیا کہ اس عرصہ میں تھوڑے سے علم جدید سے آشنا ہوکر مضامین آیات و احادیث کو اوسکی مطابق جب نہیں پاتے تو نیچری ہوتے جاتے ہیں تا آنکہ کتب احادیث کو طاق میں رکھنے کی کتابیں سمجھتے ہیں اور بیشک تطبیق مسائل عقل ونقل عمدہ شے ہی جہانتک ہم پہنچے گو بعض بھولے بھالے اشخاص پر سہو کلام کریں فی المثل مسئلہ جنین ہوا و سمین اس فقیر نے قول اطبا کی موافق حدیث کو محمول کیا تھا اوسپر بعض لوگ معترض ہوئے یہ اونکا بھولا پن اونکی ناواقفی کا عذر خواہ ہے نظر برآن تفصیل سے اس مسئلہ کی بار دگر اطلاع ضروری ہوئی کہ اطبا کے نزدیک مرد و عورت کی منی کو جو بعد مجامعت دانزال کے ملکر رحم میں جاتی ہے کہ ہنوز وہ منعقد ہوتی ہے نطفہ کہتے ہیں اور جب وہ رحم میں جاتی ہے تو اوسمیں علیان پیدا ہوتا ہے اور چار نقطہ دل و دماغ و جگر کے اوسمیں پیدا ہوتے ہیں اور ایک محیط الکل ظاہر ہوتا ہے اور اس علیان سے ہر رگ رحم اور عضو رحم میں اوسکا پیلاؤ و طریان ہوتا ہے اور یہ ایک ہفتہ کے اندر اوسکی تجربہ میں آیا ہے اور کسی میں کچھ کم میں اور آخر کار ہفتہ مذکور میں اوسکا پیلاؤ جاتا رہتا ہے اور جمع ہوتی ہے اور سمٹتی ہے یہی حال حدیث ہی جسکو مالک بن حویرث نے رفع کیا جو ارشاد ہوا اذا اراد اللہ خلق عبد فجامع الرجل المرأۃ طارت مائۃ فی کل عرق وعضو منھا فاذا کان یوم السابع جمعھا اللہ تعالی ثم احضرہ کل عرق لہ دون آدم فی ای صورۃ ما شاء رکبک یہ روایت بقول ابن مندہ ترمذی وسنائی کی شرط پر ہے اس مقام سے علم ای لقب غور کرنا چاہئے اور اطبا کے نزدیک جمع کے بعد جو روز سابع میں ہوتی ہے اوسمیں برخ نقطہ ظاہر ہوتے ہیں اور عروق کے منفذ پیدا ہوتے ہیں اوجملہ کا خون ناف کی طرف سے جریان پاتا ہے اوسکا نام احالہ ثانیہ ہوتا ہے یہ نطفہ کی پیدائش کی کیفیت ہوئی اور جب اوپر پوست مثل غشا ظاہر ہوتا ہے اور رنگ اوسکا سرخ ہوجاتا ہے علقہ کہتے ہیں اوسکا تمام چہل دن میں ہوتا ہے اوسکا نام احالہ ثالثہ ہے اوسکے بعد جبکہ وہ گوشت کا لوتھڑا قابل مضغ ہوجاتا ہے تو اوسکا نام مضغہ ہوتا ہے کہ بعض اعضا کی ایک دوسری سے تمیز ہوتی ہے اور خون طمثی کچھ مترشح ہوتا ہے تو قابل صورت حیوانی ہوجاتا ہے اوسکے تمامی بارہ دن میں ہوجاتی ہے اوسکا نام احالہ رابعہ ہے اوسکے بعد نر و مادہ کا مزاج اوسپر غالب ہوتا ہے اور یہ تین دن میں تمام ہوتا ہے یہ پانچوان احالہ ہے اوسکے بعد تمام اعضا کی خلقت ہوتی ہے کہ عروق و مجاری و مفاصل ظہور پاتے ہیں اوسکا نام احالہ سادسہ ہے جو پانچ روز میں تمام ہوتا ہے پھر اوسمیں کسقدر حس وحرکت ہوتی ہے پس کسی میں تبعد اربعین فاکثر وکسی میں کم وزیادہ اس سے چالیس روز میں خلقت جنین کی مقرر ہے جسمیں حس وحرکت و نفخ روح ہوتی ہے پس حدیث مرویہ عبداللہ بن مسعود کے دو محل ہیں جسمیں وارد ہے ان خلق احدکم یجمع فی بطن امہ اربعین یوما نطفۃ ثم علقۃ مثل ذلک الحدیث ایک وہ ہے جسکو شیخ عبدالحق محدث وغیرہ سمجھے تا آنکہ مسند احمد میں تین چار جلسے لکھدئے ترجمہ حدیث عبداللہ جسکو جاوے ایک تمہاری کی پیدائش اوسکی مان کے شکم میں چالیس دن میں نطفہ پھر علقہ اوسکی مثل میں یعنی چالیس دن دوم میں پھر مضغہ اوسکی مثل میں یعنی چالیس دن سوم میں پھر بھیجے اللہ فرشتہ کو اوسکی طرف چار کلمات کے ساتھ پس لکھے اوسکا عمل اور اجل اور اوسکا رزق اور شقی و سعید پھر نفخ کرے اوسمیں روح اور یہ معنی مخالف ہی طب و دوسری حدیث کے جو حدیقہ سنت مسلم وغیرہ [illegible] کی جسکا ذکر آتا ہے اور نیز مخالف ہی روایت مالک بن حویرث کو بھی جو غور و تامل سے ظاہر ہے دوسرا مطلب عبداللہ کی حدیث کا طب و دوسری حدیث کی مطابق ہے کہ ایک چالیسے میں کل امور ہوجاتے ہیں نطفہ و علقہ مثل نطفہ و مضغہ اوسکی مثل اور نفخ روح اوسی چالیسے میں جسمیں ملک شقی و سعید لکھے جیسے مسلم وغیرہ نے حذیفہ بن اسید سے روایت کی انہ بلغ النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یدخل الملک علی النطفۃ بعد ما تستقر فی الرحم باربعین او خمسۃ واربعین لیلۃ فیقول یا رب اشقی او سعید پھر اسیکی مدد کرتی ہے حدیث مسلم اور جعفر غریانی کے جو یوسف مکی سے روایت کی انہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل النطفۃ

فی الرحم ثم ۲ ستقرت اربعین لیلة قال لیحیٰ الملك الرحم فیصور له عظمه وشعره وبصره وسمعه ثم یقول الحدیث یہ حدیث ہی طب کی موفق ہے پس فقیر کا یہ قول ہے کہ جب تک حدیث محمول عقلی بات پر ہو سکے مخالف اوسکے غیر مسموع ہی اور وہ جو سترض نے فتح الباری سے شمس الدین ابن قیم سے نقل کیا ان داخل الرحم خشن کالاسفنج وجعل فیه قبول المنی کطلب الارض العطشی للماء فجعله طالبا مشتاقا الیه بالطبع فذلك یمسکه ویشتمل علیه ولا یوافقه بل یصم علیه لئلا یفسده ۲ الهواء فیاذن الله لملك الرحم فی عقده وطبخه اربعین یوما وفی تلك الاربعین یجمع خلقه قالوا ان المنی اذا استقر علیه الرحم ولم یقذفه استدار علی نفسه واشتد الی ستة ایام فلینقطع فیه ثلثة بقطر فی مواضع القلب والدماغ والکبد ثم یظهر فیما بین تلك النقط خطوط خمسة الی تمام ثلثة ایام ثم یمتد المدورة فیه الی تمام خمسة عشر فیتمیز ۲ الاعضاء الثلثة ثم تمتد رطوبة الی تمام اثنی عشر یوما ثم ینفصل الراس عن المنکبین و ۲ الاطراف عن الصلوع والبطن من الجنبین فی تسعة ۲ یام ثم یتم هذا التمیز بحیث یظهر الخمس الاربعة ۲ یام بکمل اربعین یوما فهذا معنی قوله صلی الله علیه وآله وسلم یجمع خلقه فی اربعین یوما وفیه فتفصیل ما اجمل فیه بہانتک یہ قول ابن قیم طب وحدیث ابن مسعودؓ اور دوسری احادیث مذکورہ کے سوائے رویت احمد کے سب درست ہی لیکن آیندہ میں جو سترض نے نقل کیا و لا یدانی فی ذلك قوله ثم تکون علقة مثل ذلك فان العلقة انکانت قطعة دم لکفهنا فی هذه ۲ الاربعین الثانیة تنتقل من صورة المنی ویظهر التخطیط فیها ظهورا اخفی علی التدریج ثم تصلب فی اربعین یوما یتم ۲ ذ ذلك التخلیق شیأ فشیأ حتیٰ یصیر مضغة مخلقة ویظهر للحس لاخفاء فیه یعنی ہی اور اس مقام پر ابن قیم علقہ کے معنی میں شک میں ہیں اسیطرح سے وہ جو رواۃ ام میں اپنے دعوں سے جنرافیہ میں لکھا ہی واقعین جغرافیہ کے نزدیک درست ہی اونکے پیدا ہی قابل التفات نہیں علی ہذا وہ جو سدد القرمین کے مقدمہ میں لکھا ہی درست ہی اونکی پیدائے جسکی تفصیل مقدمۂ ششم میں آتی ہے اوس سے ظاہر ہوگا کہ صاحب ہم کو سدد کے وہ مقامات جو مفسرین نے لکھے ہیں دریافت نہیں جو اقلیم پنجم وششم وہفتم میں ترکوں کے پری لکھے ہیں کاش مینے جو لکھا ہی وہ سمجھ لیتے تو اونکو امراض کا موضع نہوتا۔ مقدمۂ دوم اکثر اہل یمن کی نسبت ہیں مشتمل ہے سات چوک ۲۸ جزوں پر کہ کتب سابقہ کی بہت سی باتوں میں نسب کی تحقیقات درکار ہی جیسے ظاہر ہوگا اور بیان نبشین گوئی میں نوحؑ سے تا یعقوبؑ یوسفؑ نسبت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی **خبر اول** جلد دوم مقدمہ نسب تاریخ ابن خلدون میں ہی کہ بہت ائمۂ محدثین وفقہا مثل ابن اسحاق وطبری وبخاری نسب کے رفع کو جائز کہتے ہیں ومکروہ نہیں رکھتے اور سلف کے عمل کو حجت پکڑتے ہیں چنانچہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ آپکو نضر قریش سے ملاتے اور ایسے ہی ابن عباسؓ وجبیر مطعم وعقیلؓ ابیطالب وبعد اونکی ابن شہاب زہری وابن سیرین وہبت سی تابعین نے کہا ہے اور بہت سے مسائل شرعیہ مثل تعصیب وولایت ونکاح ودعا قدیات میں حاجت ہی اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نسب کا علم قریشی وہاشمی وکعبی ومہاجر مدینہ فروض ایمان میں ہی اور جہل عذر نہیں اور ایسے ہی خلافت میں نسب کو بعض شرط جانتے ہیں اور ایسے ہی حریت واسترقاق عرب وعجم میں ضرورت ہی پس یہ امور نسب کی معرفت کو تاکید کرتے ہیں اور اس علم کے فضل وشرف کو مقتضی ہیں پس ممنوعیت اسکی سزاوار نہیں اور مرفوع ہونے روایت ابن عباسؓ کذب النسابون ما فوق عدنان کو انکار کیا ہے اور کہا ہی کہ اصح یہ ہے کہ ابن مسعود پر موقوف ہی اور بروایت ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا جو دارد ہی کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ معد بن عدنان بن ادد بن زید ابن الہری ہیں اعراق الثری ہیں اور ام المومنین نے تفسیر کی ہے کذبہ یعنی دبری بنت واعراق الثری اسماعیل ہیں اس تفسیر کو رد کیا ہے اور کہا صحیح یہ ہی کہ کل تمہاری بنی آدم ہیں اور آدم خاک سے ہیں نہ آنکہ یعنی وغیرہ ارادہ کیا ہی جو نسل اسماعیل سے ہیں اور تائید کی اسکے اخبار کی اتفاق سے کہ عدنان سے اسماعیل تک اسقدر واسطہ محال عادی ہیں پس باقی رہا تک کسی کو فریقین میں سے براہ حدیث اور اس روایت کو کہ علم نسب غیر نافع ہی اور اوسکی جہالت غیر ضرر دہندہ ہی ضعیف کیا ہی ائمۂ حدیث نے کہ مرفوع نہیں جیسے جرجانی وابی محمد بن حزم وابی عمر بن عبد اللہ نے الحاصل دونوں مذہبوں کی نسبت علی الاطلاق صحت ہیں کلام ہی اور نسب قریب ہیں شغل مردہ نہیں امور شرعیہ مذکورہ کے سبب بلکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہی کہ سیکھو اپنے انساب کو جس سے پہونچو اپنے ارحام کو لیکن انساب بعیدہ عسرۃ الادراک ہیں اور اطلاع نہیں ہوتی مگر شواہد ومقارنات سے زمان کے بعد اور طویل الاحقاب سے یا اطلاع نہیں ہو سکتی الا بنہر تو موہکی اندر اس سے تو اوسکا شغل مکروہ ہی جیسے مالک وغیرہ کا قول ہے اس مقام سے کذب النسابون ما فوق عدنان کا ارشاد ہی انتہی خلاصہ فقیر کہتا ہی کہ مجھو اس مقدمہ کی تحقیق ناگزیر ہے اون لوگونکے غرور کے توڑنیکے واسطے جو اہل اسلام سے بڑکر اپنا نسب بتلاتے ہیں حالانکہ اونکے پاس کچھ سند نہیں اور ظاہر ہے کہ حدیث کذب النسابون ما فوق عدنان مرفوع نہیں اور ساری جہان سے بہتر انسب نامہ قابل اعتبار ہی وہ سلسلہ جسمیں عدنان سے تا حضرت ابراہیمؑ چالیس اشخاص ہیں جو ہود کے نسابون کی مطابق ہی اور سلسلہ متی قریب القیاس ہے اور توفانے جو سیح کی نسبت لکھا ہی اوسکو خود مظنون کہا ہی کہ بڑا ہی غلط لکھا ہی کہ مقدار سے نام زیادہ کردیئے ہیں اور پیشینگوئی کے بھی خلاف ہی کہ حضرت مسیحؑ کے نسب میں سلیمانؑ کا آنا باشارۂ زبور ۴۵ مناسب تھا اسی سبب سے لوقا

اپنی تحریر کو مکمل سمجھتے ہیں اور ہماری اوس سلسلہ میں جو عدنان سے حضرت اسماعیلؑ تک چند نام لکھے ہیں وہ عدم حفظ بعض حفاظ سے لکھے گئے ہیں بلکہ سلسلہ صحیح ہمارا انہیں تک تعداد کی موافق وہ ہے جو عدنان سے تا حضرت ابراہیمؑ چالیس اشخاص کا ہی اور معد بن عدنان سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک انیس واسطہ ہیں پس معد یا اونکے بعد اونکی اولاد سے کوئی بھی حضرت زکریا ابو یحییٰ دریافت ہوتا ہو اور مکے والے یہود کے کاہنوں کو اپنا نسبنامہ لکھوا کے رکھتے تھے اور خود قوم یہود کو بھی اشتیاق حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھا پس عدنان کی عنصری پر پر میا یا ہر کیا ابو زکریا اول صاحب صحیح کے درست نہیں خلاف قیاس ہے البتہ ابو یحییٰ زکریا کے بھی معد یا اولاد معد سے بیٹا یا پوتا پر تا تصور ہے اور روپیہ کے برباد کرنیکے بعد چونکہ ممالک مقدس میں خرابی آئی پس مکہ والوں نے اپنا سلسلہ عدنان تک زبانی خوب یاد رکھا پس یہ سلسلہ جیسے بعض اولاد اسماعیل کو یاد رہا ویسے یہی یہ سلسلہ یہود کے پاس سے بھی اہل علم کو ملا ہے جسکو ہم خبر لست و ششم میں لکھیں گے وعدنان سے بعد کو مکہ والونکی یاد داشت ہی ثابت ہی مخفی نہ ہے کہ زمان آدمؑ سے اسوقت تک عمروں میں تفاوت ہوتا چلا آیا ہے جیسے اونکی قدو میں فرق بہت ہی آثار سے ظاہر ہے چنانچہ آدمؑ کی عمر ایک ہزار تیس سال کی ہوئی اور زمانہ ادریسؑ میں سات سو سال کے قریب تھی اور نوح علیہ السلام کے زمانہ میں پانسو سال کی رہ گئی تھی اور شاذ و نادر ہیں کلام نہیں اس سبب سے حضرت نوح علیہ السلام کی عمر کامل ساڑھے نو سو سال کی زیادہ شمار میں آئی جو مسلم ہر ایک نسخ توریت میں ہے اور وہی قرآن شریف میں ہے گو تعریف فاخذھم الطوفان ہے جو ذکر نوح پر ہے مفسرین تفریع طوفان پر سمجھکر ساڑھے نو سو سال قبل از طوفان سمجھ گئے اور بر خلاف تینوں نسخ تورات کے ساڑھے تیرہ سو سال کی عمر نوحؑ کی مقرر کی اور زمان نوحؑ میں اوس وعید سے جو سوای نوحؑ و اونکی اولاد کے سوا کوہوا تہا زمان طوفان تک ایکسو بیس سال ہی تہی اور زمان زردشت میں جیسے کتب ہنود میں اوس سے ماخوذ ہی سو سال کی رہی اور زمانہ مسیح میں نشر و اشی کی ہی میں اور زمانہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں مابین سنا تہ و نشر اور اس وقت ہزار ششم آدم میں پچاس ساٹھ کے مابین میں ہی اور اعتبار اکثر کا ہوتا ہی اور یونانیوں کا خیال سوا سو سال کی نسبت کتاب موسیٰ سے اونکی فہم کی مطابق ماخوذ تہا اب ناحق اوسی کو پیٹتے ہیں اور گرامر طبعی ہوتا کالعدم نہیں اکثر یہ تو ضرور ہوتا پس اہل نجر کا آدمؑ کی عمر و نوحؑ وغیرہ کو دوسری قوموں کی عمروں کی مطابق ساختہ و پرداختہ سمجھنا محض پوچ اور ہماری پاس سند ہزار ششم کی یا وعدہ کی موجود ہے جو قبل زمانہ آدم سے سبت مبارک ہوا اور حسب وعدہ مطابق آیا البتہ دوسری قومیں جو بلا سند بعض اشخاص کی نسبت کہتے ہیں اوسپر اہل نجر کا مقولہ بہت صحیح اور اہل نجر و اہل طبیعت کا یہ خیال کہ جو کچھ وہ ہمیں وہی صحیح ہے بمقابل ہزار ہفتم کی پیشینگوئی کے تطبیق کے کب صحیح ہو سکتا ہی جسکو ہم گویا معائنہ کر رہے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ہزار سال بعد جو وعدہ تہا خود دیکھ رہی ہیں البتہ وہ جو سمجھ رہی ہیں اور اوسپر دلیل بھی ہو وہ صحیح ہے ورنہ راہ جزوی والا ہمیشہ ایک دوسری کی تکذیب کرتا ہی یہانتک آدم سے نوحؑ تک **فائدہ** چہل و ششم کے لکھا گیا **خبر دوم** اس تحقیق کے بعد واضح رہے کہ ساری زمین والے اسوقت میں جو موجود ہیں نوحؑ کی اولاد ہے اور نوحؑ کے دو قبیلے تہے ایک شریر مادر غریق جسکو نوحؑ اور سکے رہیب ہونیسے اپنا بیٹا کہتے تہے اور اطلاق اہل کے لفظ کا اگرچہ دو لاد ازواج پر آیا ہے جیسے آیت فاسر باھلك بقطع من اللیل ۱۷۱ مگر تک سے ظاہر ہے اور ترتیب قرآنی کی وجہ سے لغت کی مطابق یا اہل البیت سے گہرا یا بالخصوص ازواج مخاطب ہیں لیکن رہیب جو دوسری خاندان کا ہو وہ شامل اہل بیت میں نہیں اور اوسوقت میں خاندان قابیل سے اولاد شیثؑ ازواج لینے لگے تہے اس سبب سے تورات میں اوس شریر عورت کی طرف اشارہ ہو گیا بعید ہی کہ یہ عورت بہی اوسی خاندان قابیل سے ہو تو اسکی مطابق حکم ہوا کہ تیری یہ خاندان سے نہیں اور پہر توریت میں زیادہ غرض اہل سلسلہ سے ہے پس اگر اوسمیں بالفرض بطور اشارہ یہ ذکر ہو اوس سے نفی قصہ لازم نہیں آتی دوسری نیک مادر سام وحام و یافث جو نوحؑ کے اہل و خاندان سے تہیں پس اوسی تو الد و تناسل چلا اور بعد طوفان کے اولاد احفاد نوحؑ کی پہر طوفان سے خوف کہانے لگی قولہ الخ نے مطابق درس ۹ فصل نہم تکوین سے نوحؑ و اونکی اولاد و تمامی جانداروں سے فرمایا ۹ کتاب میں اپنے عہد کو تمہاری اور تمہاری اولاد کے ساتھ بعد کو تم سے بر پا رکہوں گا ۱۰۔ اور ہر ذی حیات سے جو تمہارے ساتھ ہیں مرغ و بہایم و تمامی جانداروں زمینی سے جو تمہارے ساتھ ہیں تمامی باہر نکلنے والے کشتی سے تمامی زمین کے حیوانات تک اور عہد اپنا کو تمہارے ساتھ برپا رکہوں گا۔ ۱۱۔ کہ تمامی ذی جسد طوفان کے پانی سے پہر نابود نہوں اور بار دگر طوفان زمین کی خرابی کا باعث نہو ۱۲۔ اور خدا نے فرمایا کہ اوس عہد کا نشان جو میرا اور تمہارا اور تمامی ذی حیات کے جو تمہارے ساتھ ہیں درہر ہر ابد یہ برپا رکہونگا۔ ۱۳۔ کہ قوس اپنی کو بادل میں رکہتا ہوں میری و زمین میں نشان عہد کا ہوگا۔ ۱۴۔ اور ہو گا بادلوں میں میرے کرنے زمین پر کہ ابر میں قوس نمایاں ہو گی تا آخر درس ۱۶ مطلب اس قوس سے باب ۴ کتاب مکاشفات یوحنا میں خداوند چار یا جو جیس عمال کی کمان لکھی ہی جو مابین قیامت کے بادلوں میں رکہی ہی اور در حسب باب ۴ حزقیال کے ہزار ہفتم میں آچکی کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہزاروں مقدسوں کے ساتہ صاحب کمان و جہاد ہوے اور خاتم بالتعیین ہونا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حضرت نوح علیہ السلام کو اس جگہ سے مسلم تہا علیٰ ہذا بعد کو ہر پیغمبر اسکو تسلیم کرتے گئے چنانچہ حدیث میں آیا ہے کہ میں و قیامت تو امان تہے پر پیشے بہت کی اور اسماعیلیوں کا اہل کمان ہونا در س ۲۰

۱؎ خون بوجہ بار دگر گناہ کرنیسے طوفان کا تہا تو جواب میں حضور صلعم کے جہاد سے اس صورت میں جبر دی ۱۲ منہ

فصل ۲ تکوین مین موجود ہر نوح علیہ السلام ایک روز حالت نشہ مین برہنہ ہوگئے پس حام ہنسا او سکو نوح نے بد دعا دی کہ تیرا بیٹا کنعان غلام رہے اسمین اشارہ فتوحات اولاد اسحاق کی طرف ہوا اور سام و یافث نے نوح پر لوٹے بیرون جاکر پردہ والا پس یافث کو دعا دی کہ تیری اولاد سام کے گھر مین آوے یعنی ہدایت پاوے یعنی جبکہ اولاد حام بخت نصر سے اولاد اسحاق تباہ ہو چنانچہ ذوالقرنین مادی بن یافث نے بخت نصری اولاد حام کو تباہ کیا اور اولاد سام کی مملکت کے ممالک مقدس مین سلط ہوا پہر اہل یونان بن یافث بعد مادیون کی مملکت مقدس پر مسلط ہوے اونکے بعد رومیہ آئے جو وہ بھی دراصل اہل یونان سے تھے تو انہون نے اولاد سام قوم یہود کو برباد کیا تو نوح نے سام کو حسب درس ۲۶ فصل نہم تکوین کے فرمایا کہ خداوند سام کا خداوند مبارک یعنی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سام کو مبارکی ہو یعنی جبکہ اولاد یافث سے رومیہ غربی مین اولاد اسحاق سامی کو تباہ کرچکین تو وہ خداوند خدا ایشان سے تباہ ہون جیسے فصل ۳۳ سفر مثنی و فصل ۳۲ حقوق مین حضور صلعم کا ذکر اسی لفظ سے لکھا ہے اور زیادہ اسکی تفسیر فصل ۱۲ تکوین سے خبر ہشتم مین آتی ہے جو سام و حام و یافث کی اولاد کی سلطنت کے ذکر سے ظاہر ہوگا اب روے زمین پر پھیلی ہوئی انہین تین اشخاص کی اولاد ہے اس وجہ سے سورۂ بنی اسرائیل مین بیت مقدس کی نسبت ذریت نوح کرکے منادی ہوئی اور جس جس نام سے اونکی اضداد کی نسبت حضرات انبیا نے پیشینگوئی کی ہے اور اونکے نامون پر ملک بستے ہین وہی بدستور اونکی اضداد کے نامونکی مطابق واقع ہوتی ہے جیسے ظاہر ہوگی **خبر سوم** حام کے ایک کوش ہوا جو پدر رسیا و حویلا و سبتا و سبتکاہ و رعما و نمرود ہے جسکی اولاد چند مقام پر بسے اور زیادہ جیحون کے پاس بسے جیسے کوش کی اولاد کو درس ۱۳ فصل دوم تکوین مین جیحون کے پاس لکھا ہے اس سے اوپر فصل ۳۸ حرقیل مین یاجوج رشیا کے والی کے قبضہ کی خبر دی گئی تھی و بدستور فرمودہ اس عرصہ مین واقع ہوئی اور جیحون ہندوکش سے ارل سفید پیلی ہوئی ہے جسکے حوالی مین بخارا وخیوا وغیرہ ہین اور کچ سبا کی اولاد حبش مین بسی اس وجہ سے زبور ۶۸ مین اوسکی اولاد کے ایمان لانے مین سبقت لکھی ہے جس سے نجاشی بادشاہ حبش اول ایمان لائے اور حویلا جو دایل کرکے قول وہب بن منبہ سے معلوم ہین سورۂ کہف کی تفسیر مین لکھا ہے قریب سودان مین ہے جو جنوبی حد سیرز دالقرنین کی تھی اور سبتا سے غالباً سودان یا اور سبتکاہ سے غالباً ہفتخوان تا ممالک بخارا بسے اور رعما کے ساسندو دون ہند ہوے جنکی نسبت فصل ۳۸ حرقیل مین ہے کہ یاجوج روس کا قصد اوسپر ہوگا دگوکہی اوسکا قبضہ نہو لیکن قصد اوسکا بے شبہ ہے چنیر سوداگران شیر بر انگریز کا اسوقت قبضہ ہے اون شیر بردن کے مقابلہ کا اوسکو دہین پڑتا اور نمرود کی اولاد جبار ہوئی اور بابل پر مسلط ہوئی جنمین سے وہ نمرود تھا جسنے حضرت ابراہیمؑ کو آگ مین ڈالنے کا حکم دیا جیسے مفصل آتا ہے دوسرا حام کے مصر ہوا جس سے لودہی عمامی لہابی نفتوحی کفتوری فروسی کسلوحی نکلے اور کسلوحی سے فلسطی ہوے اور مملکت فلسطین مین نسل تارسیس بن یونان سے صور بڑا شہر تھا جسمین حرام بادشاہ زمانہ سلیمانؑ مین جن مثال تھا جسکے سبب سے کاریگر و سامان بیت مقدس کی تیاری کے لئے آتا تھا اور ہند کی اصلی سرحد وہ ہے مصر والے ہین کہ باہمگر بہت تشبیہ ہنوز موجود ہے پر وہ دوسری اونمین مل گئے علی ہذا ہند کے لودہی غالباً وہی لودہی بن مصر کی اولاد اور مصر کے ملک سے جیسے شواہد النبوت مین ہے جبکہ اہل اسلام کو وہ فتح ہوا ایک پتھر کندہ ملا جسمین لکھا تھا کہ مینکہ شداد بن عاد صاحب عماد ہون دریا مین خزانہ رکھتا ہون جسکو نہ نکالے مگر امت احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام مخفی نرہے کہ زمان تعمیر برج بابل سے زمانہ ہنگام تفریق اولاد نوحؑ مین اکثر اولاد مصر مملکت آفریقہ مین بسی اور مسینس نامی اول اونمین بادشاہ ہوا اوسکے مرنیکے چند زمانہ بعد برسیرس بادشاہ نے تہیس شہر بنایا اوسکے بعد ڈیس ہوا اوسکے زمانہ مین ایک مقبرہ بنایا تھا جسمین تین سو پینسٹھ روز مین سورج و چاند و ستارون کا نکلنا چھپنا دریافت ہوتا اور عجب عجب کارخانے جاری کئے اوسکا جانشین اکورئیس ہوا جسنے شہر ممفس بنایا اور نیل کے طوفانات کا پشتون سے بندوبست کیا اوسکے بعد میرس بادشاہ ہوا اوسکے بعد عرب و فینیشا کے لوگ مصر پر ٹوٹ پڑے اور قبون بابل کا رہنے والا زمانہ ابراہیم علیہ السلام مین بادشاہ ہوا جسکے بیٹے باغ مشہور مہابیقول یہود رہانیون کی تہین جنکا ذکر مفصل آتا ہے اور کہتے ہین کہ ایک زمانہ کے بعد رقبون کی ان نئی دار دین مین سے تہیس شاہ ہوا ہے اوسکی ہی نسل سے تا زمان سیسٹرس بادشاہ رہے لیکن یہ سوا ے اس سیسٹرس فرعون کی ہے جو نیل مین غرق ہوا کیونکہ زمان وعدہ چار سو سال کا عمر ۷ حضرت ابراہیمؑ سو تا آزادی بنی اسرائیل ابراہیمؑ کو ہونا فصل ۱۵ تکوین سے ظاہر ہے الحاصل اسکے دو سو ساٹھ سال بعد ایک شاہ نے مسافر بادشاہون پر فتح پائی اوسکے زمانہ کے بعد یوسف علیہ السلام مصر مین لائے گئے اور وہ بادشاہ ہمصر یوسفؑ مرگیا اور بعد زمانہ کے نیا بادشاہ ہوا جو یوسفؑ کے احسانات کو بھولا ہوا تھا اوسکا نام فینافس ہے اوسنے چھ سو ستر سال بادشاہت کی اسی کے زمانہ مین حضرت موسیٰ علیہ السلام کی پیدایش ہوئی جسنے طبع بطرح سے بنی اسرائیل کو ستایا اور لفظ نساً مین مباہلہ مین بیٹی داخل ہے پس اورت کا لفظ بھی شامل بیٹی کو ہے پس اس فرعون کی بیٹی نے موسیٰ کے صندوچچہ کو پانی مین پایا اور موسیٰ اسی فرعون کے وقت مین جبکہ اوسکے اولاد نہ تھی پرورش یافتہ ہوے اور اوسی کے وقت مین قبطی کو قتل کرکے مدین کو بھاگ گئے اور بعد اسکے کہ موسیٰ کی پرورش کرنی اس فرعون کے دو بیٹے ہوے ایک بوسیرس و دوسرا منفوس مشہور بہ سیسٹرس فرعون جو بادشاہ ہوا اس فرعون

عورت آسیہ بنت مزاحم اسرائیلی تھی اور بحر احمر مین ہی غرق ہوا جسکی نسبت ڈایوڈورس مورخ بھی معتقد ہے کہ یہ نقل شہرۂ آفاق ہے کہ کسی قدیمی بحر احمر سمٹ کر پھر ملگیا تھا دیکھو مصر کی تاریخ زوئن کو اور اسکے وزیر کا نام یہی ہامان تھا جیسے احشویروش دوم شاہ فارس کے وزیر کا نام ہامان تھا اور اسیر یہود یہ شدہ مذکور کی عورت تھی یہ اتفاق کی بات ہے پس ملنے دونون کے نام وحالت سے قرآن مجید پر ناواقفون کا اعتراض کرنا نادانی سے ہے کہ پہلی کتاب مین ہامان نام وزیر احشویروش دوم کا تو لکھا ہے فرعون کے وزیر کا نام نہین لکھا نادانی سے ہے الحاصل اس سیاسٹرس کو اوسکے باپ نے طرح بطرح کے کمالات سکھلائے اور ایسا شجاع تھا کہ سمندر شرق تک نہر گنگا سے اوتر کر اوسکی فتوحات ہوئی تھین جسکے چھ لاکھ پیادہ وچونتیس ہزار سوار اور ساٹھ ہزار جنگی رتھہ سواری ہیڑ مینگاہ کی تھی اور مملکت یورپ مین تاڈینوب گیا غرض روی زمین کا ایسا بادشاہ تھا کہ اپنی گاڑی مین بجاے گھوڑون کے دو سری چار چار بادشاہون کو جوتتا تھا اسکا بڑا بیٹا بردعا موسیٰ سے مرگیا تھا جیسے دوسرے سردار نیکو جسکے بیٹے مرے تھے اوسکے بعد موسیٰ مصر سے مع قوم کے نکلے کل اوسکی بادشاہت تینتیس سال رہی اور بت پرستی کے ساتھ انا الحق کا دعوی کرتا اور بالآخر غرق ہونیکے قریب ایمان لایا اوسکے ایمان کی عدم قبولیت مین کچھ خلاف ہی اوسکے بعد بنی اسرائیل کو مالک زمین یعنی زمین مقدس کا کیا بعض ناواقفین تاریخ مالک زمین مصر کا کرکے تفسیرون مین قرآن کی لکھدیتے ہین اس فرعون کا شہر عین شمس کرکے مشہور تھا اور جیسے اہل مکہ اپنے انتہا ی سفر کے سبب سے شہر جرو سلم کو اقصیٰ سمجھتے تھے اور بیت مقدس کو بیت اقصیٰ کہتے ممالک مقدس والے مصر کو مغرب شمس جانتے تھے جیسے سورۂ کہف کی تفسیر مین ہم لکھین گے اور فرعون کے روبرو گوا سکا بڑا بیٹا مرگیا تھا لیکن اوسکے بعد فیران اوسکی گدی پر بیٹھا جیسے زوئن نے تا آخر نیکو فرعون کا حال لکھا ہے وقبہ احام کے قبط ہوا اوسکے برسر وسودان وزنگبار ہوے جنکی اکثر اولاد ممالک افریقہ مین بسی اور کچھ اوسکی نسل سے اصلی کابل کے باشندے ہین جیسے فرشتے ہین زمان موسیٰ مین مصر سے قبطیون کا آنا کابل مین لکھتا ہی اس صورت مین کابل نسل قبط سے ہی گو بعد کو اوسمین لاوے بن یعقوب کی اولادت الائی واشربن یعقوب کی اولاد سے یزدانی اور گدون بنیامین سے گدعونی ودشمونی نسل شمعون وگاد بن یعقوب سے گدّی ومنسہ بن یوسف کی اولاد سے یوسفزئی کرکے ہین تو بنظر اصلی باشندون کابل کو فصل ۳۰ حزقیل مین قبطیون کی نسبت غالبًا ہی کہ یاجوج وائی رشیا کے ساتھی فوط کی اولاد ہوگی چوتھا کنعان بن حام ہوا جسکے صیداوحت وچینی داموری قوم نمله وحرجاسی وحوی ومفاقی وسینی وارواوی وحماری درحمائی ہوئی اونکی نسبت جو جو موسیٰ وغیرہ حضرات انبیا کی کتابون مین پیشینگوئیان ہین سراسر مطابق ہین اس مقام پر یاد رکھنے کی بات ہی کہ امور ی بیت مقدس کی زمین مین بسے اور بمور فارسی مین چیونٹی کو کہتے ہین اوسی کو عبرانی مین امور وموریا کہتے ہین اور عربی مین اوسکو نمل کہتے ہین تو وادی نمل وادی بیت مقدس ہے جسکی تخصیص سورۂ نمل مین آئی ہے جیسے درسل اول فصل ۳ تاریخ دوم ایام مندرجہ مجموعۂ تورات سے ظاہر ہے وہ لوگ قوی مثل نخلی کے تھے

خبر چہارم یافث بن نوح کے حالات مین جو جی اقرام کرکے اہل فارس کے نزدیک ہی ماخوذ یافث یعنی سورج سی اوسکی اولاد سورج منسی ہر جگہ مشہور ہی جیسے سام کی اولاد چندر بنسی اور حام کی اگنی کنڈی اور یافث کو مہ آباد یعنی نوح کا بیٹا بھی وہ کہتے ہین اوسکے سات بیٹے مطابق تورات کی ہوے ایک گومر یعنی کیمرث کیلوشاہ جسکی اسکندر جد اہل سکزستان ہوا جو فارس وبلوچستان کے وسط مین ہوا اوسکی نسبت فصل ۸ حزقیل مین پیشینگوئی ہی کہ گومر دوس کے والی یاجوج کے ساتھ ہوگا جس سے مراد اسکندر بن گومری جسکی مملکت سکزستان وسیستان ومنجوستان کرکے ہے اور گومر کے دوسرا بیٹا ریفث یعنی فارس ہوا وہ جنوب ایلام یعنی ایران مین بسا اوسکی نسبت فصل ۳۸ مذکور مین ہے کہ روس کے والی یاجوج کے ساتھ ہوگا وہ بھی غیر منفی اور گومر کے تیسرا بیٹا تجرمہ ہوا یعنی آرمینیہ جس سے جرمن نکلے اوسکی نسبت فصل ۳۸ مذکور مین یاجوج وائی روس کا ساتھی ہونا لکھا ہے وہ جنگ روس ودوم مین ظاہر ہوا اور اگرچہ کسی عرصہ مین وہ اوس سے منحرف بھی ہو جاوے مگر آخر انجام روس کا ساتھی رہیگا جیسے ماجوج بھی ہمراہ یاجوج ہوجاوینگے جبکہ مسیح پر چڑھے گا دوسرا یافث کے ماخوذ ہوا جو یونانی مترجم مالوگ کرکے ہے اور عربی مین ماجوج کہتے ہین ہندی مین وکوک اوسکی اصل مملکت سیتھیا یعنی گیلان ہے بحر اسود وبحر اخضر کے کنارہ پر اونکی بہت سی قومون سے دو قومین عظیم الشان ہوئین ایک گال جو مملکت گیلان کی اہل ستھیا سے تھی دوسری گاتھہ اسکی روشنیان مشہور ہین ایک دیسی دوسری ستروچنا نچہ رومیہ کی دس شاخین جنہون نے روم کو برباد سنہ ۴۱۰ مسیحی سے کرنا شروع کیا اور ہر قل قوم گاتھہ نسل ماجوج سے تھی اور طارق اموی کا مخالف اسپین مین یہی نسل ماجوج سے تھا دیکھو تاریخ ابن خلدون کو پس نسل ماجوج سے زمانہ آبادی یاجوج مین مملکت ستھیا سے ایک قوم یورپ مین تا بہ لندن وغیرہ گال سے گئے جیسے آرمینیہ سے تا جرمن اولار تجرمہ گئی اور بقیہ سے یاجوج وائی روس کے ساتھ گئے جنکے سردار یاجوج تمسک وتوبل کے مالک ہوے اور تاتار پر فساد ڈالتے تو د محصور سد کوہ یرال مین ہوے تھے جس سد سے ترک نکلے گئے تھے اور ہزار سال بعد اہل اسلام کے یاجوج وماجوج کی نسبت شوکت ظاہر ہونا فصل ۳۸ و ۳۹ مکاشفات مین جو لکھا ہی اونکی تفصیل قرآن مجید مین آیت حتیٰ اذا فتحت یاجوج وماجوج سے ظاہر ہوئی کہ حدب شمالی سے وائی روس اور حدب جنوبی کرۂ ارض سے ماجوج نکلے

ہزار سال بعد ماجوج اہل اسپین یعنی سخت ظلم اہل اسلام پر کئے جنکا بیان نہیں ہو سکتا اور اطراف اہل اسلام پر مسلط ہونے لگے گو وہ حصہ جو تا بلندن گیا شمار بنی اصفر میں ہی ہے جو کروسیٹ میں شریک تھے اور وہ پہلے ماہین مملکت ٹامینز و ڈیونب میں گیا تھا اور شمال جرمن میں بسا تھا اور نارمنڈی فرانس میں آنکر تا انگلستان و یورپ میں پہیلا یہان سے وجہ تسمیہ قوم گال بوجہ گیلانی ہونے کے دریافت ہوئی جیسے ابن خلدون نے گاتھ ہونے کی وجہ سے شاہ اسپین کو قبل از سلطنت اسلام نسل ماغوغ سے لکھا ہی جوندکور ہوا اس طرح سے ماجوج کی نسل سے بنی اصفر میں بھی شمار کی گئی کہ کروسیٹ میں بڑے زبردست تھے نہ صلاح الدین شاہ اقصیٰ ہونہ اوس ملحمہ کبری میں ہرڈ شیر پر کو شکست دی تو مطابق فصل ۱۳ مکاشفات کے یہ انگریز شیر ببر ذوالقرنین کر کے مشرق و مغرب کے بادشاہ میں اور انکے سبب سے غیر قوم رومیہ کا زخم جو گیا رہو میں شاخ اعنی ہرقلی کے زمانہ میں اہل اسلام سے لگا تھا جنگا ہوا ہی اور مطابق قانون باشیاشین کے میں جسکے نام کے عدد ۶۶۶ ہیں تیسرا یافث کے مادی ہوا جسکی اصلی مملکت ہمدان سے تا گیلان تھی اس سے کوہش ہمدانی یکقیا ذوالقرنین نکلا جو بسبب میڈو و فارس کے بادشاہ ہونیکے فصل ۸ دانیال میں دوسینگ کا بیٹا خواب دانیال میں دکھلائی یا جسنے باسٹہ سال کی عمر میں بیس سال کی بادشاہت کے بعد بابل ۵۳۸ء قبل مسیح میں فتح کیا اور یہود کو قید بابل سے خلاص کیا جنکا مفصل حال اطلاع بست و دوم مقدمہ سوم اور مقدمہ ششم میں آتا ہے اس شاہ یا فتی کے سبب ارشاد نوح کامل ہوا کہ یافث کی اولاد سام کے گھر آوی اور ابراہیم و اسحاق کی دعا کامل ہوئی کہ جو اولاد ابراہیم کو برکت سے یاد کرے وہ بابرکت ہو چنانچہ صدیوں انکی نسل میں بادشاہت رہی کہ بالآخر زد جرد پر تمام ہوئی گو زمان سکندر میں سخت تباہ ہوئی تھے پر نسل سے اونکی مثل نوشیروان ہوئے چونکہ یافث کے یونان ہوا وی میتل کا سامان زیادہ رکھتے اور خود میتل کا بناتے اس سبب سے اوسکی اولاد اولاً بنی اصفر اہل عرب کے نزدیک کہلاتے میں چونکہ میتل کے خود کا ذکر نکلو فرعون کے حال میں زولن مورخ نے لکھا ہی پھر بعد کو اہل یورپ کو بنی اصفر یا وہی کر کے اہل عرب کہنے لگے اوسکے چار بیٹے تھے ایک الیشا جو جدا اہل امریکہ ہے کہ پیرو کی سلطنت میں شہر الیکا اوسی سے آباد ہونا امریکہ میں دریافت ہوتا ہی اور اب وہ ویران پڑا ہے اور اہل امریکہ کا مقولہ ہے کہ ہم لوگ یورپ سے آئے ہیں اور یونان اونکی یورپ میں ہی اور دوسرا اوسکے تارسیس ہوا اوسکی اولاد اگرچہ صور میں بھی بسی جسکو ٹایر کہتے ہیں کہ صور کر کے فلسطین میں عظیم الشان شہر تھا اوسکو بخت نصر نے ویران کیا جہان کے شیر ببر وجواہرات و سوداگری و جہاز مشہور تھے اور نیز تارسیس کی اولاد مملکت ٹیٹان چین میں بھی ہے جیسے حسب فصل ۳۸ حزقیل کے سوداگران شیر ببر انگریز کی سلطنت ہوئی ہی تو جیسے وہ سوداگر بساسند و دون ہند میں ویسے تارسیس کے بھی کہلائیں گے دجاوہ و جاپان یونان سے غالباً بنا ہوا ہی اور وہ انگریز کے ساتھی ہیں اور فصل ۹ یشعیا میں تارسیس کے ماجوجوں کی کثرت لکھی ہے تو انگریز نو پور شاعر فصل ۹ یشعیا سے تارسیس سے مراد جاوہ لکھتا ہی اور تیسرا کیتم ہو جس سے جزیرہ قبرس بسا اور غالباً کار تھیج والا بھی اوسکی نسل سے تھا اور چونکہ اوڈونہ ہوا جو یونان میں ایتک شہر ہے اور اسی تارسیس کی نسل سے راجپوتانہ کو میں خیال کرتا ہوں جسکے دو دادی یون کر کے ہیں اور نوشیروان ایرانی سے بلبھی پور والے اوسکی اولاد تباہ ہوئی اور اودی پور والوں کا دعوی ہے کہ ایکو اوس نسل سے ہیں اور ہنود نوشیرواں کی طرح سے چار جگ کے قائل ہیں اور رومیولوس روم اٹلی کی مان یونانی تھی جو غیر قوم کر کے کہلاتے ہیں اور اہل اسلام اکثر اہل یورپ کو رومی یا بنی اصفر جانتے ہیں جیسے کتب مقدسہ میں غیر قوم کر کے ایک عام محاورہ اہل یورپ کے لئے ہے پانچوان یافث کے قبول جدا اہل تبت ہوا جسکے نام کا شہر منتہای شمال میں ایتک موجود جو مملکت سیبریای روس میں ہی جہان شمالی سیر ذوالقرنین تمام ہوئی ہی اوسکی اولاد سے اہل تبت ہیں پس اوسکی مملکت کی حد شرق میں مملکت خطا ہی اور غرب میں ترکستان و کوہ یرال اور شمال میں تا قطب شمال اور جنوب میں نہر تو بال و تاتار تا گوشہ غربی و شمالی ہمالہ اور چھٹا یافث کے تمسک ہوا جو جدا تبت اعنی چین ہوا اوسکے نام کا شہر سیبریای روس میں تو بل ہے یورب و جنوب ہوتا ہوا واقع ہی جو شرقی سیر ذوالقرنین تھا اور زمان حزقیل نبی میں یہ دونوں شہر تسلط یاجوج میں تھے جس سبب سے فصل ۳۸ و ۳۹ حزقیل میں یاجوج کو دوائی رشیا و توبل و تمسک کہا گیا ساتوان یافث کے تارہ جد تاتار ہوا اوسکے نام کا شہر ایتک نہر تو بل کے جنوب میں کوہ یرال کے شرق میں واقع ہی جہان کوہ مذکور تمام ہو نیکو ہے اسکی اولاد تاتار کہلاتی ہے اوسکے شرق میں مملکت اولاد تو بل سے متصل ہیں تا نہر تو بال اور غرب میں یرال و نہر یرال تا بحر خضر اور شمال میں نہر تو بل اور جنوب میں مملکت خراسان جو کوش بن حام بن نوح سے نہر جیحون کی دونوں طرف بسے تا حدود غربی و شمالی طرف ہمالہ اوسکی مملکت پراوان برگ کی گہاٹی یرال سے یاجوج والی روس واوسکے ساتھی ماجوج قبل سد کے نکلتی اور اولاد تارہ کو دکھہ دیتی پس ذوالقرنین کیقبادنے سد اونکے لئے بنائی جیسے مفصل ظاہر ہوگا اس مقام سے حدیث میں مقام سد تارہ تو بل تمسک کے پاس لکھا ہی جیسے تاریخ الجمان میں ہے اور تاریخ طبری میں آتا ہے اولاد تارہ و توبل و تمسک کو بھی بنظر عدم ایمان لانیکے یاجوج ماجوج میں شامل کیا ہی ہر ترک چنگیزیہ و سلجوقیہ و عثمانیہ یہ نسل حضرت ابراہیم سے عیفا بن مدین کی اولاد میں اگرچہ ترک ہیں پر روس کی رعایا نہیں جو اونہیں شمار ہوں

خبر پنجم سام بن نوح کے ایک ایلام ہوا یعنی ایران جو بہلوبن سام کر کے فارس میں مشہور ہی یہ شمال فارس میں بسا گو اس عرصہ میں ایران و فارس ایک ہی سمجھا جاتا ہی

اوسکی اولاد سے الان کیے کے مملکت کشبا واقع داغستان شمال کوہ قاف مین بستی تہی جہان کی پُرانی عمارات کے اندر سے سنسکرت کے حروف اخبار دنین بیان کئے گئے ہین پس اس مقام سے اصل آریہ میری خیال کی مطابق وہی الانی اولاد کشبا ثابت ہے جو بنجڑ اور برہمن مین جنکا ردد مملکت دردستان عابن کوش اغنی ہندیر ہوا اور فارسی و سنسکرت مین کمال اتحاد کی یہی وجہ ہے اور اونکی اصل مملکت الان پرسنہ چہ سو قبل مسیح کے قریب گوگ والی روس کا جسکو کوک کرکے سنسکرت مین کہتے ہین تو اس وجہ سے رگ وید واہرون مین کوک سے غالبًا پناہ مانگنے کی یہی وجہ ہے جسوقت کہ انہون نے اونکے سندر ویران جیسے قوم یہود کی عادت ہے اور سنسکرت مین الا کا لفظ دایل والام کا اللہ تالاہم و الوہیم سے قریب الاشتقاق اور نام نامی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا محمدؐ رسول اللہ کرکے اولاد یاجوج بن یعیا بن روبن بن یعقوب سے انہون نے لیا ہو جو اللہ سکتہ مین ہے جیسے مقدمۂ پنجم مین ہم بیان کرین گے اور گوگ و ماگوگ کو کوک رو کوک کرکے اونکے ہان لکھتے ہین جیسے مفصل آتا ہی اور دوسرا سام کے اشور ہوا جدا سریہ کردستان مثل نینویہ وغیرہ و بابل پر بڑی بادشاہت کلدیہ و اشوریہ نسل نمرود بن کوش بن حام کی ہوئی جنمین سخاریب تہا جسنے دس قوم اسرائیل پر فتح پائی اور خود برباد جرو سلم پر ہوا جو ایک لاکھ پچاسی ہزار اوسکی فوج ایک شب مین بدرعای یشعیا سے تباہ ہوئی اور واپس جو آئہ آدمیون سے مکان کو گیا اوسکو مارڈالا اور اوسی کی نسل سے بخت نصر بابل و اشوریہ کا بڑے زور کا بادشاہ تہا جسنے ۶۰۰ قبل مسیحی مین بیت مقدس پر قبضہ کیا اور پہر لکہا یہودی قتل کئے اور ستر ہزار کو ۵۸۳ قبل مسیح مین پکڑ لایا اوسنے خواب دیکہا تہا جسمین خدائی بادشاہت زمانہ اہل اسلام کا بیان دانیال نے کیا ہے جیسے اونکی کتاب کی فصل دوم سے ظاہر ہے اور فصل ہم دانیال سے پہر اوسکا اقرار اسلام کی بابت ظاہر ہوا اسکا حال اطلاع بست و دوم مقدمۂ سوم مین آتا ہے اور تیسرا سام کی لاذ ہوا وہ عرب مین ملک حجر مین بسا جو مدینۂ منورہ سے راہ بتوک مین ہی حجر س کی کلیات مین یعوی اور لبنات وغیرہ سے منقول ہے کہ اونکی دیواریں تین تین سو فٹ بلند پہاڑون کی پہاڑون مین کہدی ہوئی ہین انہین صالح علیہ السلام صاحب ناقہ تہے پس جاہل منکر کے قول کی طرف توجہ نچاہیے جو اپنی جہالت سے انکار کرے لیکن وہ لوگ بڑے قدآور تہے نہ ایسے جو مفسرین نقل کرتے ہین مگر اوسی مناسبت کے ساتہ جو آدم سے عمرون کی مطابق کم ہوتی چلی آئی ہین مثلاً آدم کا قد تیس گز کا تہا اور عمر ایک ہزار تیس سال کی اور زمان صالح مین اکثر عمرین ڈہائی سو سال کی تہین قد اونکے نو دس گز کے یہ امر قابل قیاس ہے اور اہل ایمان بقیہ قوم صالح مملکت جا بلسا یعنی اسپین مین جا بسے جہان حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسلام کی بادشاہت ہو جانیکا ارشاد فرمایا تہا چنانچہ ہزار سال کے قریب وہان پر زمان طارق سے بادشاہت اسلامیہ رہی اس جگہ سے ممالک اسپین مین ایک مکان تہا جسکا ذکر کتب انگریزی سے تیرہوین صدی اخبار مین نقل کیا ہے کہ ہر بادشاہ اوسکو ہنگام تخت نشینی ایک نیا قفل لگاتا جب طارق اموی کا زمانہ ہوا تو اوس مکان کو بخیال خزانہ شاہ اسپین نے کہولا جسکے اندر ایک تختی نکلی جسمین اہل اسلام کی خوبی کا ذکر تہا اور اوسمین تحریص تہی اسلام کی قبولیت کی مگر اوس ناواقف پر اثر نہوا و تباہ ہوا جو نسل یاجوج سے بقول ابن خلدون تہا کیونکہ قوم گاتہہ سے تہا جو سام کے ارم ہوا اوسکی عوض دحول ومسک ہوئی اور حوالی بابل مین بسے اور عوض کے عاد ہوا اوسکی نسل بڑی زبردست تہی اور باوجودیکہ ہود علیہ السلام کے منکر پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معتقد جیسے اوس پتھر کندہ سے جو شداد نے کیا تہا اور اہل حمر سے اہل اسلام کو ملاہے ظاہر ہے جیسے شواہد النبوت مین ہم اور اہل یورپ ایسی تحقیقات کو بہ نسبت سند زبانی کے زیادہ اعتبار کرتے ہین الحاصل یہ قوم بڑی زبردست تہی اونمین شداد و شدید دو بادشاہ بڑی زبردست تہی ہود علیہ السلام کے مقابلہ مین جبکہ ہود نے جنت کا ذکر کیا اونمین سے شداد نے باغ لگایا جسمین کمال تزینت تہی جیسے لکھنؤ کا فیض باغ ایک زمانہ مین تہا اوس زمانہ مین آدمیونکی نوبت وتعداد لاکہون پر پہونچی تہی کیونکہ نوحؑ کے قریب العہد تہے تو ایک باغ کا غایب ہو جانا ریگستان مین کیا بڑی بات ہی کچاون قصبہ ہی اجمیر شریف سے پچیس کوس کے فاصلہ پر دہائکے سیٹہ نے کنوان کہدوایا ہے جسمین ستر پچہتر ہاتہہ نیچی کو تلی اور اونٹ کی مینگنے نکلی مین پس ممکن ہے کہ حسب ارشاد حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک شخص کو کچہ نشان اوس باغ کے دریافت ہوئی ہون پہر دوسرے کو پتہ نہ لگے جیسے معاویہؓ کے زمانہ مین ایک شخص اوسمین سے کچہ لایا تہا کہ دوسری بار کی تلاش مین پتہ نہ ریگ ہی پر ہو گیا ہو الحاصل اونمین سے شداد نسل ارم ذات العماد نے شغاد کے ملک مین ایک برج بنانا چاہا جسکا ذکر سورۂ شعرا مین ہی اور فصل ۱۱ نکوین مین ہے کہ اوسمین بجای چونہ کے گارا اور بجای پتہر کے اینٹ ہو کہ آسمان تک جاوی یعنی بہت بلند کہ جس سے پریشان نہون اور مطابق سورۂ شعرا کی ہر بلند موقع پر اوسمین کہیل کود کا مقام ہو جس سے تفرج ہو اور موقع ہے قلعہ ہون کہ جب کسی کو شکست دین تو خوب گرفت ہو پس خدا یعنی روح حسب فصل ۱۱ نکوین کے متمثل ہوا یعنی ہود پر پس ہود علیہ السلام کی دعا سے زبانین بدل گئین جس سے وہ تعمیر پوری نکر سکے کہ بجای گارے کے اینٹ اور بجای اینٹ کے گارا لانے لگے اس سے اوسکا نام بابل ہوا جو معنی اختلاف ہی اور قوم سرکش تباہ ہوئی اور باقی متفرق کر دئے گئے اور خاص قوم اونکی مملکت بلقان مین بسی جسمین حدیث کی پیشینگوئی سے اسلامی سلطنت ہوئی جہان قسطنطنیہ ہی اور پانچوان سام کی سنہ طوفان مین

ارفخشد ہو۔ اونکی نسل میں قینان اونکی نسل میں تو صبر ہوی اور ہود کے عبر ہونیکی دلیل سورۂ اعراف میں ہی جو اپنی قوم کو فرماتی ہیں کہ گروہ! وحلیفہ بعد قوم نوح کے تو اونکے زمانہ میں تین میل کا اونچا دو تین میل کے دائرہ کا مماد عاد اولی قوم ارم نے بنانا چاہا جیسے قرآن مجید میں ارم ذات العماد ہی عمل آتا ہے اور جیسے حضرت ادریس علیہ السلام ساتوین پشت آدمؑ میں بنظر ساتوین ہونیکے مقدس ہوی ہود صبر پر دوسرا ہفتہ ہی تمام ہوا پس گویا وجود اونکا بسبب مقدس کے لئے پورا پیشین گو ہوا اور روز جمعہ کی تعظیم و ہفتہ کے سات دن جو اوسوقت میں مقرر تھے وہ ساری قوموں ہود کے عرصہ والی ہیں بنظر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہزار ہفتہ میں ہونیکے سبب تھے الحاصل ارم نے برج عظیم بنانا چاہا کہ خدا تعالیٰ نے زبانیں متفرق کردیں اور باد تند سے اللہ نے بد معاشوں کو ہلاک و باقی کو منتشر تمامی ربع مسکون وغیرہ پر کردیا تو جو اولاد نوحؑ باہم میل جول کہاتی تھی اونکی زبانیں قرب کے واقع ہونیسے قریب قریب ہوئیں مثلاً ایلام کی زبان سنسکرت و فارسی کے قریب قریب ہی کیونکہ ایلام بن سام و فارس بن گومر بن یافث قریب قریب بسے اور اکثر اولاد ماجوج کے قریب واقع ہوئی حتی کہ امریکا تک نسل الیگان یونان میں ہو پہنچے جیسے ہمنے بیان کیا اور اہل عقل اس مناسبت نام ممالک و نام احفاد نوحؑ مذکورہ کی دریافت کے بعد اپنا بعد اسطح سے بھی رفع کریں کہ مصر کا سرخ ریتا باد تیز سے ہندوستان میں آنکے برسا ہے جیسے موخرین انگریزی کا قول ہے پس اس انتشار میں کیا مقام بُعد ہے الحاصل منکرین کے ساتھ یہ کیا اور بقیہ ارم صاحب عماد کے ساتھ اونکی جو احفاد نوحؑ وہاں جمع تھے وہ کیا اور مومنین میں سے ایک قوم اہل جابلقا ممالک قسطنطنیہ میں جابسے جیسے جابلسا اہل ساسین میں ابتدائً قوم صالح ثمود سے اہل ایمان اونکے زمانہ میں جابسے جسمیں سلطنت ماجوج کی قبل از اسلام تھی اوسمیں مسلمانوں کی اکثر عملداری رہی کہ وہ دونوں بڑے ملک آباد ہیں پس اہل حق کو بعد نوح علیہ السلام کے دوبارہ تسلی ہود سے ہوئی وعود بھی اچھی ہے پس ہود غیبسے دراصل یہ بربادی کفار و شادی اسلام میں حضرت احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف اشارہ نکلا و چند اہل اسلام نے بہت سی سلوک اہل ہنہا اسپین والوں سے کئے مگر اون ناحق شناسوں نے بعد ہزار سال اہل اسلام کے اہل اسلام پر ایسا ظلم کیا کہ بقول موخرین انگریزی کے کسی نے نکیا ہوگا **خبر ششم** عبر کی اولاد کے حال میں مخفی نرہے کہ عبر کے ایک پلک دوسری قحطان ہوی قحطان کے تیرہ بیٹوں میں سے ایک الموداد ہوا جو عرب میں بسا اور جو سکتا ہی کہ اوسکی نسل سے الموٹا ہی ہوا اور دوسری سلف تیسری حضرموت ہوی جو عرب میں بسے اور حضرموت کی زمین میں ہودؑ نے چونکہ انتقال کیا اوسوجہ سے ہود کا قصہ اوسکی زمین میں مفسرین نے لکھدیا چوتھے قحطان کے اخ یا بخیین ہردرام چھٹے اوزال ساتوین وقلہ غالباً جسکی نسل سے ہندوچین میں جو دفلاکر کے ہی اوس سے ہوا آٹھوان یعبال ہوا جسکو یعلاب و یعراب کرکے عرب کرلیا ہے نوان ابی مایئل دسوان سبا گیارہوان اوفر جو متصل اسکندریہ بسا بارہوان جو ملا ہ عرب اور تیرہوان یوبال ہوا اور اکثر عرب میں بسے اوسکی یشجب اوسکے پہر سبا ہوا جس سے مملکت سبا عرب میں مشہور ہے اُمین بڑے بڑی عظیم الشان بادشاہ گذری ہیں ہند کو انگریزی خوان اوہوے ابوالفدا کا ترجمہ جنکی نظروں سے نہیں گذرا وہ نپٹ جہالت سے اونسے واقف نہیں کہتے ہیں کہ اہل اسلام سے پہلے عرب میں کب بادشاہ گذری ہیں الحاصل سبا میں یشجب کے دس بیٹے تھے کندہ اشعر ازد مذحج انمار حمیر حذام لخم غسان سائلہ کندہ سے کندی اور اشعر سے اشعری اور ازد سے اوس وخزرج انصار مشہور ہیں اور مذحج سے بنی مذحج اور انمار سے جسم و بجیلہ ہوی اور حذام و لخم مشہور ہیں اور غسان سے اہل نجد ہیں جو احزاب ہیں ابوسفیان کے ساتھ تھی اور سائلہ سے حمیر وغیرہ اور بعض کا مقولہ ہے کہ حمیر بن عبد شمس ہی جسنے شہر مارب بنایا اور وہ شاہ یمن ہوا جسکی شوکت سے ثمود یمن سے نکالے گئے اوسکے وائل اوسکے شاشک اوسکے یعفر اوسکے نعمان ہوا جس سے عاد بن باذان بن عوف بن حمیر نے بادشاہت لی لیکن یعفر نے اوسکو نکالدیا اوسکے بعد اسمح بن یعفر شاہ ہوا اوسکے بعد شداد بن عاد بن الماطاط اولاد سبا میں یشجب سے شاہ ہوا اوسکے بعد اوسکا بھائی لقمان شاہ ہوا اوسکے بعد لقمان کا بھائی ذوشدود اوسکے بعد الرائش بن ذوشدود اوسکے بعد اوسکا بیٹا صعب حمیری بادشاہ ہوا جو بعض روایات میں وہی ذوالقرنین سے مشہور ہے لیکن نہ وہ ذوالقرنین کہ سورۂ کہف میں مذکور ہی اوسکے بعد ذوالمنارہ ابرہہ پہر اوسکا بیٹا افریقش اوسکے بعد اوسکا بیٹا ذوالادعار اوسکے بعد شرحبیل بن عمرو بن غالب بن المنذات بن زید بن یعفر بن الشکک بن واثل بن حمیر مذکور اوسکے بعد بلقیس بنت الہدہاد بن شرحبیل ملکہ ہوئی سلیمان کی عہد جسکا نکاح سوای سلیمان کے دوسری شاہزادہ سے کیا گیا تھا پر ان بادشاہوں کے سلسلہ میں کچھ کمی ہے کہ سلیمان سے پلک تک تیس سی زیادہ اشخاص ہیں اور بلقیس سے قحطان تک تیرہ واسطے کے قریب ہوتے ہیں اور حمیر نے یا لقولی حمیر کے چچا عبد شمس بن سبا نی زمین مارب یمن میں دیوار بنا کر سترہ برس کھودی تھیں اس سے اوسنے جو شہر بسایا اوسکا نام شہر سار کہا الحاصل بلقیس کے بعد ناشر النعم بن شرحبیل اوسکے بعد شمر یرعش بن ناشر اوسکے بعد مالک بن شمر اوسکے بعد عمران بن عامر بن حارث بن امرالقیس بن ثعلبہ بن مازن بن ازد بن الغوث بن ہبت بن مالک بن اود بن زید بن کہلان نہیرہ سبا شاہ ہوا اوسکے بعد اوسکا بھائی عمرو بن عامر شاہ ہوا یہ مطابق قول سعید مغربی کے ہے اور بقول اصفہانی کے مالک بن شمر کے بعد اوسکا بیٹا اقرن شاہ ہوا اوسکے بعد ذوجبشان بن اقرن جسنے جدیش و لخم سے جنگ کی اوسکے بعد اوسکا بھائی تبع بن اقرن اوسکے بعد کلیکرب بن تبع

اوسکے بعد کرب تبع اوسطا اوسکے بعد اوسکا بیٹا حسان اوسکے بعد عمر بن تبع دائم المرض ہوا اوسکے زمانہ مین نہر کا پل ٹوٹا اور شہر کی تباہی آئی جسکا اپنی پیغمبر کو خبر دینا جنکا قصہ سورۂ سبا مین آتا ہے اور اوسکے بعد شہر حاصور تختگاہ یمن ہوا اور بڑی رونق ملک مین ہوئی جیسے سورۂ سبا سے ظاہر ہے اوسکے بعد کلال بن عمر اوسکے بعد تبع بن حسان بن کلیکرب مشہور تبع اصغر ہوئی یہ آخر تبع ہین جنکا نام بقول ابن عبد ش کے اسعد ہے جو کرب کی قوم سے تہا اونکا ذکر سورۂ دخان مین آتا ہے جنکا بیٹا مدینہ مین مارا گیا تہا یہ اول ہین اونکے جسنے کعبہ پر غلاف چڑہایا جو بڑے ہی مقدس تہے اونکے بعد اونکا خواہرزادہ حارث بن عمر حورین یہودیت پر غلو کیتا تہا شاہ ہوا اوسکے بعد حمیرون سے سلطنت گئی کہ بقولی حسب فصل ۵۰ یرمیا کے تباہ ہوئی اور بہت متفرق ہوگئے کہ عدن شام و نجد مین گئے اور قضاعہ تا بہ مکہ جسنے زید بن حارثہ ہین جنکا قصہ سورۂ احزاب مین ہے اور اسد بحرین مین وانمار عرب مین وخزام تہامہ مین اور ازد مدینہ مین جسنے اوس وخزرج ہین اور طائفہ ملوکی کے بعد عدن مین وکیعہ بن مرثد شاہ ہوا اوسکے بعد یزید بن الفتاح اوسکے بعد ذو شناتر اوسکے ذونواس صاحب اخدود النار ہوا کہ جو یہودی ہوتا اوسکو آگ مین ڈالتا اوسکے بعد ذو جدن پہر قوم حمیر سے شاہ ہوا اوسکے بعد اطاط حبشی یمن پر غالب ہوا اوسکے بعد ابرہہ الاشرم صاحب فیل ہوا اوسکے بعد یکسوم اوسکے بعد مسروق بن ابرہہ اوسکے بعد چار حبشی اور ہوے کہ اونکے بعد پہر حمیرون مین دولت لوٹی کہ سیف ذی یزن حمیری فارس کے شاہ کے سرداروں مین سے تہا پر کثرت شراب مین غافل ہوکر اہل حبش کو اختیار دیکر مارا گیا جسنے عبد المطلب کی بہت کچہ تعظیم کی تہی اس سے ظاہر ہے کہ قصہ اصحاب فیل چالیس سال قبل ولادت حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوا ہی اوسکے بعد بازان ہوے جو مسلمان ہوے لیکن اونکے وسط مین اور بہی بہت بادشاہ یا طائفہ ملوکی ہوئی ہے کیونکہ تبع اصغر اخیر قبل از بخت نصر ہین جسکی فتح بیت مقدس پر سنہ قبل مسیحی ۵۸۸ ہوئی ہے اور چونکہ قرآن مجید مین بہت کچہ اوس وخزرج کا ذکر ہے اور مارب شہر کا ذکر سورۂ سبا مین اور بلقیس کا ذکر سورۂ نمل مین اور اصحاب اخدود نار کا سورۂ بروج مین اور اصحاب فیل کا سورۂ فیل مین اور سیف ذی یزن کا ذکر عبد المطلب کے حال مین کرنا ہوگا اس وجہ سے انکو مجملاً ہمنے لکہا جسکو تفصیل مطلوب ہو الوفا کی تاریخ مین دیکہے یہ خطا بن ہود کی اولاد کا ذکر ہوا۔ آب پلک بن ہود عبر کا ذکر دریافت کرنا چاہئے کہ اونکی رعواد اونکی سروخ اونکے ناحور اد تاریخ اور اوسکے ناہون وابراہیم وناحور ہوے اور تورت کی راہ سے یارن کی لوط واسکا یعنی سارا و ملکہ ہوئی ہارون اور یعنی تخور کلدانیون چلکر مرا اور اوسکی عورت سے تارح نے نکاح کرلیا اور سارا ابراہیم کے نکاح مین آئین جو ربیب ہونیسے تارح کی ابراہیم کے رشتہ سے بہن بہی ہوئین اور بہتیجی بہی تہین اور ملکہ کا نکاح ناحور سے ہوا جو پہلی کتاب موسیٰ سے جائز ہو جیسے موسیٰ کا یوکبد سے ہوا بموجب توراۃ کی سطابق توراۃ کی ہین نقل ہے کہ تارح کے اولاد نہوتی تہی اور خواب سے نمرود بن کوش کی نسل سے کسی نمرود نے خبر لگی تہی کہ تیری سلطنت کا زوال ایک فضل عبری سے ہوگا لاہک اور خواب یہ تہا کہ ضوء آفتاب چاند کو لگی اوسکی تعبیر یہ کی گئی تہی کہ ایک فضل ہوگا جس سے نمرود کی سلطنت کا زوال ہوگا تو حکم ہوگیا کہ کوئی مرد عورت سے نہ ملنے پاوے حالانکہ معاملات تقدیری مین جبکہ معلوم ہوجاوے اوسکی مخالف تدبیر کو کیا دخل ہے یہ اوسکی کمال نادانی تہی لیکن تارح کی بی بی مادر ابرام علیہ السلام حاملہ ہوئین تو نمرود کے خوف سے اونکو غار مین جننا پڑا اور وہین پرورش چندی پائی اور لوط کی دو بیٹیان مواب وعمون تہین جنسے بنی مواب وبنی عمون ہوے اور درصورت وضع صحت قصہ کے جو سب سخون مختلفہ توراۃ مین پایا جاوے ہو سکتا ہے کہ شراب اونکے ہان جائز ہو اور حالت نشہ مین اجرا کلمۂ کفر سے کفر لازم نہین آتا جو سخت کبیرہ ہے پس جبکے ہان شراب جائز ہوا اور پر حالت نشہ مین جو یہ فعل صادر ہوا زنا قابل حد نہوا پس قصہ مواب وعمون کا کیا جاے تعجب ہے اوسمین نبی پر تصور عائد نہین ہوتا قصور کا دار مدار عقل پر ہے اور کتاب مین صریح ہے کہ لوط نے نہ پہچانا پس قصور اوسمین اونکی لڑکیون کا ہے نہ لوط کا حال اونکا وہی آدم وحوا کا ہوا کہ آدم کی پسلی سے حوا جو نکلی بقول ہنود کے وہ بیٹی برہما کی تہی و درحقیقت بیٹی سے بہی بڑہکر اور سعید بن مسیب کا قول بمقدمہ معالم مین لکہا ہے کہ حوا شراب پلاکر آدم علیہ السلام سے باعث عصیان ہوئی یعنی بعد قربت درخت شریعت کے انہون نے انگور یا گیہون کے درخت سے قربت کی جسکو سوءت وعضو نباتی کا کہلنا لازم ہے جسکی تفصیل سورۂ اعراف و بخاری مین ہی اور آدم کے وقت مین دوسرا کوئی نہ تہا ویسے لوط کے پاس جو صوغر مین رہتی تہی کوئی دوسرا نہ تہا جس سے نسل چلتی پس گو اونکی بیٹیان پہلے اور تہین لیکن بوجہ اونسے تصور مرد ہونا مخالف خلاف قرآن ہوا پہر یہ امر مثل آتش پر ستو اونکے ہان درست ہو سکتا ہے کہ پہلے زمانہ موسیٰ سے ممانعت نہو جیسے موسیٰ کے باپ کا نکاح پہوپہی سے ہونا کتاب خروج موسیٰ مین ملتا ہے علی ہذا ابراہیم وناحور کا نکاح فصل ۱۱ تکوین مین بہتیجے سے اور بیٹے کی بہوی تارح کی نسبت جیسے مذکور ہوا اور لوط علیہ السلام حسب فصل ۱۳ و ۱۹ تکوین کے حج کعبۃ اللہ مین ہمراہ ابراہیم تہے پس حضرت ابراہیم کی پیشینگوئی سے لوط علیہ السلام بہی حسب سورۂ انعام کے دولت اسلامی کی پیشین گوئی کو تسلیم کرنیوالے تہے اور ناحور کے ایک حوض پدر ایوب صابر ہونے چنانچہ کتاب کی پیشینگوئی نسبت اسلام کی آیندہ آتی ہے اور دوسری بوز تیسری قموائیل یعنی لقمان پدر روم ہوی جنہون نے پہلے رومس و رومولوس سے روم اٹلی بسایا دیکہو ذیل مقام پر تیلز مسٹری کو جو سپر المتقدمین والمتاخرین کے نام سے مترجم ہوئی ہے اور اونکا مذہب صابئی تہا اسی سے روم حکمت کا گہر تہا پس لقمان بے پتہ نہین جیسے بعض بیمار کیا

خیال ہے اور روم اُملی میں اس جگہ سے ایک مکان تھا جسمیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و عمر فاروقؓ کا نشان تھا جیسے تاریخ واقدی میں ہی اور یہ نقصان کی پیشینگوئی سے غالباً ہوچکے کسد یا یخونؓ خرد چہلے فلد اس ساتوین اولاف آٹھوین ثوئیل خسر اسحاق ہوی خبر ہفتم مخفی نرہے کہ ہارن جو حسب فصل ۱۱ تکوین کے اور یعنی تنور کلدانیون جل گیا تھا اوسکو کتب اسلامیہ مین قرآن مجید کی تفسیر مین ہنمرن کرکے لکھا ہی وہ بنڈا تھا نمرود کا اور حضرت ابراہیمؑ اُسکے متون کی پرستش سے نارامض تھے اور بت شکنی کا قصہ ہوا پس اس سبب سے حضرت ابراہیم کو اُور یعنی تنور کلدانیون مین حارن نے بحکم نمرود ڈالا اور ابراہیم خلاص وہان سے ہوے اور ابراہیم مع اپنے باپ تارح و لوط و سارا کے حسب فصل ۱۲ تکوین کے اُور یعنی تنور کلدانیون سے اُسی حارن کے ملک حبرن جلیسے اور مملکت حارن مین تارح نے حسب درس ۳ فصل ۱۱ تکوین کے مرت بعد وفات پائی کیونکہ تارح کی عمر دو سو پانچ کی تھی اور ۹۰ سنہ مین اونکے ابراہیم متواد ہوی تھے اور ۷۵ سال کی عمر ابراہیم مین تارح کی عمر جسکہ ایکسو چودہ کی تھی حسب آیت ۲۶ و ۳۲ بتلی ۲ ابراھیم کی مطابق درس اول فصل ۱۲ تکوین کے ابراہیم کی آزمایش ہوی کہ اپنے باپ کو توحید کی تعلیم کرین ۷۵ سال کی عمر مین اپنے باپ کو نصیحت کی اوسکا ذکر سورۂ شعرا مین مذکور ہے اور آزر نے نمانا اور آزر بت پرست و آفتاب و ماہتاب و ستارہ پرست تھا پس ہر ایک شے سے جیسے سورۂ انعام قرآن مین ہے اوسکو قائل کیا اوسوقت آزر نے کہا کہ اگر باز نرا ہی ابراہیم تو مین تجکو سنگسار کرونگا تو ابراہیم کی نسبت ہجرت کا حکم ہوا جیسے درس ۱۹ فصل ۱۲ اسپر دال ہی اور حسب درس دوم فصل ۱۲ مذکور کے جیسے اول ہمنے خطبہ کے بعد لکھا ہی ملکوت ارضی بندوبست ظاہری موسوی اور ملکوت سمائی روحی عیسوی اور بادشاہت ملکوت ارضی و سماوی محمدی دکھلائی چنانچہ یہ حکم ہوا کہ مین تجکو بڑی قوم بناؤن گا اور تجکو مبارک کرونگا یعنی اوس مبارکی سے جو سبت کی مبارکی درس دوم فصل دوم تکوین مین ہے جو بڑی قوم اسمٰعیل سے ہونی تھی تو اگرچہ اولاد اسحاق مین بڑی قوم کا وعدہ یعقوب سے ہوا ہی لیکن اولاد ابراہیم مین بڑی قوم کا وعدہ حسب درس ۶ فصل ۱۷ تکوین اور درس ۱ فصل ۱۱ تکوین کی مطابق ابراہیم کو بذریعہ اسمٰعیل ہوا ہی پس واضح ہوا کہ درس ۱۲ و درس ۱۸ فصل ۱۸ تکوین مین بھی بڑی قوم کا وعدہ بدولت اسمٰعیل ہی و پس اوظاہر ہے کہ اکثر فصل ۱۷ کے بعدی بدولت اسمٰعیل پوری ہونے تھی سوا اسکے جو سارا ہی بھی حسب درس ۱۵ فصل ۱۷ مذکور کے ایک بیٹا ہونا لکھا ہی کہ لفظ ہی مریع اسپر دال ہی کہ پہلے وعدہ اکثر بدولت اسمٰعیل ہین پس درس ۶ فصل ۱۷ مین بھی بڑی قوم سے مراد اولاد اسمٰعیل ہے جو زمانہ اسلام مین ہوئی اور یہ وہی بڑی قوم ہے جو حسب درس ۱۰ فصل ۳۲ خروج و درس ۱۲ فصل ۴ کتاب اعداد کے موسیٰ کو کہا گیا تھا کہ تیری امت کو تباہ کردون اور تجھے بڑی قوم بناؤن یعنی تجکو امت عظیم اسلام مین کرون جسکے موسیٰ مشتاق تھے جسکی پیشینگوئی سبت کی تعظیم و بنانے صندوق وغیرہ مین دریافت کی تھی تو موسیٰ کو یہ رتبہ اگرچہ دنیا مین نہ ملا پر حسب حدیث المرء مع من احب کے آخرت مین ملیگا اور مسیح دنیا مین ہی اس سے مشرف ہونیوالے ہین اس جگہ سے بزبانی داؤد زبور مین بہت سی مقام مین مسیح کی نسبت پیشینگوئی ہی کہ مین بڑی جماعت مین ترا شناوحمد خوان ہون گا جسکہ بار دگر مسیح تشریف لاوین گے جیسے درس ۲۱ مزمور ۲۲ و درس ۹ مزمور ۴۰ و درس امزمور ۱۱۱ مین ہی پس درس ۲ فصل ۱۲ تکوین جسکو مذکور ہے کہ مین تجھے ایک بڑی قوم بناؤن گا اور تجھکو مبارک سورۂ بقر قرآن مین اُسکی یہ تفسیر ہے کہ مین تجھکو امام کرونگا یعنی بذریعہ امت اسلامی اسمٰعیلی اور سورۂ مذکور مین ہی اور ابراہیم نے کہا اور میری اولاد سے بھی کریعنی وہ جو بذریعہ اسحاق کے ہو کحسب درس ۱۲ فصل ۱۱ تکوین کے مخصوص ہے پس اسکا جواب درس ۲ فصل ۱۲ تکوین مین ہی اور تیرا نام بڑا کرون گا یعنی بذریعہ موسیٰ اسحاق کی اولاد کے اور تو ایک برکت ہوگا یعنی بذریعہ اسحاق کے مسیح کے اور اُنکو جو تجھے برکت دینگے مین یعنی کیا نہ جیسکہ یہود بخت نصر سے ساتھ جاوین اور یافث کی اولاد ذوالقرنین سے برکت پاوین تو وہ صاحب برکت ہون اُنکو برکت دونگا اور اُسکو جو تجھکو لعنت کرے (یعنی رد میہ) اُسے ملعون کرونگا اور اسکی تفسیر فصل ۱۵ یشعیا سے غور کرنی چاہئے جو بدولت اسلام وعدہ بذریعہ اسمٰعیل ہوا ہی اور اسکی تفسیر سورۂ تغابن قرآن مین آئیگی کہ میرا عہد دائمی ظالم رومیہ کو نہ پہونچیگا کیونکہ حسب درس ۳ فصل ۱۲ تکوین کے ساری گھرانے تجھسے برکت پاوین گے یعنی بدولت اسلام یعنی بسبب برکت قرآن جیسے آیت ان ھذا لفی الصحف الاولیٰ صحف ابراھیم و موسیٰ سے ظاہر ہے اور یہ ارشاد اہل اسلام سے مخصوص ہے جسکی توضیح مسیح کے حواریون نے فرمائی ہی چنانچہ درس ۲۱ سے فصل ۳ کتاب اعمال باب پنجم مقدمۂ چہارم مین ظاہر ہوگی اور درس ۱۸ فصل ۲۲-۱۰ اور درس ۴ فصل ۲۶ تکوین کے ترجمہ مین غلطی ہی جو اسحاقؑ کی بابت لکھا ہی کہ ساری خاندان تجھسے برکت پاوینگی جیسے اُسکی غلطی درس ۳ و ۱۴ فصل ۳ نامہ گلتیون پولوس سے ظاہر ہی جسکا ذکر مقدمۂ چہارم مین آتا ہی جسمین لکھا ہی کہ غیر قومین تجھسے برکت پاوینگی اور ساری خاندان کرکے درس ۱۵ فصل ۱۲ خروج مین جو مذکور ہی مطلب اُس سے بھی اسلام والی ہین جیسے سورۂ طٰہٰ مین ہم نقل کرین گے اور چونکہ اس وعدہ کی ساری خاندان بدولت اسمٰعیلی اسلامی برکت پاوینگی ملائکہ واقف تھے پس بعد وعدہ اسحاق کے جو درس ۱۵ فصل ۱۸ تکوین مین کیا ابراہیم کو بزرگ سمجھکر اپنے راز سے واقف حسب درس ۷ و ۱۸ فصل مذکور کے کیا کہ ابراہیم ایک بڑی و بزرگ قوم ہوگا اور زمین کی ساری قومین اُس سے برکت پاوینگی ورنہ اسحاق کے وعدہ تک تو اُسکو پوشیدہ رکھا اس مقام سے معنی درود شریف اللھم صل علی محمد و علی آل محمد کما صلیت علی

ابراہیم وعلی آل ابراہیم کے غور کرنے چاہئیں اور وعدہ علی العموم نسبت اولاد اسماعیل کی ہی جنسے ساری اولاد ابراہیم برکت پاوی بخلاف وعدہ ورس ۱۸ فصل ۲۲ و ورس ۴ فصل ۲۶ تکوین کے جنکی نسبت ورس ۸ و ۱۴ فصل ۲۸ نامۂ گلیتون مین غیر قومین کرکے مترجم ہین جنکی برکت پانا بارا ول مسیح کے بعد مین چندے متعلق ہے اور یہ امر بہت ہی تاکید سے یاد رکھنے کا ہی کہ کتب سابقہ مین ساری قومون سے مراد اہل اسلام ہوتے ہین اور غیر قومون سے خاص اہل یورپ نصاری غیر قومین اگر اس فرق کو وہ نہ سمجھین تو دوسری بات ہی کہ مقدمات دینی مین وہ بہت ہی کچے ہین اور اہل اسلام کی بدولت وممالک مقدس سے آئی برباد ی لکھی ہوئی تھی تو کیسے سمجھتے مگر تعجب اُن اہل اسلام پر ہے جو آپ کو غیر قوم کرکے تسلیم کرتے ہین معاذ اللہ من ذلک غیر قوم وہ ہین جنہون نے حسب فصل ۳۱ سفر شنی کے یہود کی مملکت جسمین اور اونکو برباد کیا اور ساری قومون والے اہل اسلام وہ ہین جنہون نے غیر قومون اہل یورپ سے قوم یعقوب کے دشمنون کو نکال باہر کیا اور کفارہ ہوئی بلکہ اہل اسلام یعقوبیون کے بھائی کہلاتے ہین اس قوم سے بارہ قومون نسل اسرائیل سے اس عرصہ مین ساڑھے نو قومین اسلام مین داخل ہوگئین اور سوا اہل اسلام کے دوسری نہین ملتی کہ کل ڈھائی قومین دین یہود سے بقول مورخین انگریزی ملتی ہین و اللہ اعلم ماشاء اللہ مین کلام نہین جو ایک لاکھ چالیس ہزار بنی اسرائیل مسیح پر ایمان لائین گے کہ بارہ بارہ ہزار ایک قوم سے ہون گے جیسے باب ہفتم مکاشفات سے ظاہر ہے اب جبکہ فصل ۱۲ و ۱۳ تکوین مین دو وعدہ ہوا ایک بدولت اسحاق جو مملکت کنعان مین داخل ہو نہ ہمیشہ کو یعنی بوسیلہ موسیٰ و عیسیٰ دوسری مملکت مشرق ومغرب وشمال وجنوب مین ہمیشہ کے لئے عہد اسماعیل تو ابراہیم نے ہجرت کرکے دونون مقامون مین سفر کرنا چاہیے ہم نوبل مین نقل کرتے ہین خبر ہشتم پوشیدہ نرہے کہ دونون وعدون حضرت اسحاق وحضرت اسماعیل کے مقامات کی سلطنت وخلافت مین حضرت ابراہیم چلے پس حسب ورس ۴ فصل ۱۲ تکوین کے حضرت ابراہیم شکم مملکت کنعان مین تاکوہ مورہ ٹھہرے اور کوہ مورہ وہی کوہ نبو ہے جسکا حال خبر سوم مین گذرا الحاصل وہان پر اگرچہ بوجہ سکونت دائمی ابدی اولاد اسماعیل ومہرین کے وطن ہوا مگر حضرت ابراہیم اعنی بنظر اولاد اسحاق کے مملکت کنعان کا وعدہ لیا ہوا حسین پردیسی ہی رہے کہ کبھی آباد و کبھی برباد یعقوبی وہان بطور پردیس ہی اس مقام سے تازمان بطرس پردیسی ہی کہتے رہے مگر بفضلہ تعالیٰ زمان شوکت اولاد اسماعیلؑ سے آنکا پردیس گیا کہ ہنوز قائم ہین اور عیفاہن مدین کی اولاد بھی نام لیوا اسی خاندان اسماعیلی کی ہے یعنی ترک عثمانیہ کہ جو غیر قوم سراو تہا ہی اُنسے انکا سر کچلا جاتا ہے اور کچلا جاویگا کیونکہ وہ بھی عیفاہن مدین کی نسل سے ابراہیمی ہین پس اس بنا پر وعدہ ورس ۷ فصل ۱۲ تکوین کے مملکت کنعان کا ہوا جو بظاہر حضرت اسحاقؑ سے متعلق ہی اور کوہ مورہ مین جو مذبح بنایا وہ بیت اللہ شرقی سے متعلق ہی جہان عمر بن عبدالعزیز کی قبر بیان کرتے ہین اور تازمان سلیمانی کعبہ اعنی بیت المقدس غربیہ کے وہ خوب آباد تہا پس اس مقام سے معنی آیت لیس البر ان تولوا وجوھکم قبل المشرق والمغرب ولکن البر الآیت کے سمجھنے چاہئین جیسے سورۂ بقر مین بیان ہونگی پھر حضرت ابراہیم دوسرے وعدہ کے مقام کی تلاش مین بیت اللہ اسلامی آئے اور یہ کعبہ اسلامی وہ بیت ایل ہی جسمین حسب فصل ۱۲ و ۱۳ تکوین کی ابراہیم حج کرنے آئے وہ یہی اعنی سمندری ہی دیکھو نسخہ عبریہ تورات کہ جسکے غرب مین یم کا لفظ ہی اور مقام بیتل جو مملکت کنعان مین ہی وہ اُن لوگون نے بعد یوشع کی بنایا ہی جنکو یوشع نے ایک فاحشہ کے سبب چھوڑ دیا تہا وہ نہ سمندری ہی نہ مصر سے جنوب کو اور کعبۂ اسلامی حسب حسب اوائل فصل ۱۳ تکوین کے جنوبی ہی بخلاف بیتل کے اور اُن دونون کعبونکے کہ وہ شرقیہ مصر سے ہین گویا ہمگر ایک شرقی دوسرا غربی ہی اور اتفاق سے کعبۂ شرقی کی شرق مین جیسے قصبہ عی تہا ویسے مناکی غرب مین دو منزل یم یعنی سمندر اور شرق مین طائف عی سے آباد تہا کہ عرب مین عی کے نام سے اشتہار گذری ہین بعض زبان قبل سے سی بعض بعد کو جیسے عی بن عدنان اور یہ مناوہی مذبح ہی جو نوحؑ نے بہی حسب ورس ۲۰ فصل ۸ تکوین کے مذبح بنایا تہا پس نصاری کی تحریف اس مقام سے قصدی ظاہر ہی جو بیت ایل کو بیتل کرکے بعض ترجمہ کرتے ہین حالانکہ فصل ۴ نامۂ گلاتیون مین مکان مقدس اولاد ہاجر ہین ملک عرب مین مقابل مکان مقدس بیت مقدس کو لکھا ہوا ہے پس مخالف ناحق رسوا ہوتے ہین اس مقام سے ظاہر ہے کہ قربانی مناکی رسم قبل از ذبیح اسحاقؑ ہی جو بطور شکریہ حضوری مقام مقدس کعبہ کو گذرانی جاتی ہی اور سنت نوحؑ و ابراہیمؑ سے ہی اور وہان پر حسب ورس ۸ فصل مذکور کے ابراہیم نے دعا کی چنانچہ عبارت فصل ۱۲ تکوین یہ ہی اور خداوند نے ابرام کو کہا تہا کہ تو اپنے ملک اور اپنے قرابتیون کے درمیان سے اور اپنے باپ کے گہر سے اس ملک مین جو مین تجھے دکہاؤن گا نکل چل ۲- اور مین تجھسے ایک بڑی قوم بناؤنگا اور تیرا نام بڑا کرونگا اور تو برکت ہوگا ۳- اور اُنکو جو تجھے برکت دیتے ہین برکت دونگا اور اُنکو جو تجھپر لعنت کرتے ہین لعنتی کرونگا اور دنیا کے سارے گہرانے تجھسے برکت پاوینگے ۴- سو ابرام خداوند کے کہنے کی موافق روانہ ہوا اور لوط بہی

لہ یہانتک اسماعیل کا وعدہ ہوا جو قرآن مین انی جاعلک للناس اماما کرکے دیا ہی اور حسب ورس ۱۲ فصل ۱۲ تکوین کے اسحاقؑ سے قومیت ابراہیمؑ گنی جاتی تہی تو ابراہیمؑ حسب آیت قال ومن ذریتی کے جواب آیا اور تو ایک برکت ہوگا یعنی بذریعہ اسحاقؑ اس طریق سے کہ جو تجھکو برکت چاہینگے یعنی بعد برباد ی کے جو خاتمہ نصر سے ہوگی اور ذوالقرنین بادکا و فارس کے شاہ کیقباد سے انہین برکت دونگا اور جو تجھکو لعنت کرین گے یعنی رومیہ اہل یورپ انہین ملعون کردینگا یعنی زمانہ اہل اسلام مین اور ساری گہرانے تجھسے برکت پاوینگے یعنی بعد نسبت اہل اسلام جیسے فصل ۱۳ کتاب اعمال سے ظاہر ہے ۱۲ منہ

اُسکے ساتھ چلا اور ابرام جب حاران سے روانہ ہوا پچہتر برس کا تہا ۵ - اور ابرام اپنی جورو سری اور اپنے بہتیجے لوط اور سب مال کو جو انہون نے حاصل کیا تہا اور اُن آدمیون کو جو انہون نے حاران مین پایا تہا لیکی (دونون وعدون کی تمہید کی بابت) کنعان کے ملک مین جانیکے لئے نکلا سو وے ملک کنعان مین آئے ۶ - اور ابرام اُس ملک مین شکم کی بستی اور مورہ کی بلوط تک گذرا اُسوقت ملک مین کنعانی تہے ۷ - تب خداوند نے ابرام کو دکہلائی دیکے کہا کہ یہی ملک مین تیری نسل کو دونگا اور اُسنے وہان خداوند کے لئے جو اُسپر ظاہر ہوا ایک قربانگاہ بنائی (تاکہ اسحاقیون کے لئے کعبہ ہو چنانچہ یہی مقام ذبح اسحاق تہا یاد رہے کہ یہ وعدہ خاص ملک کنعان کی نسبت ہے جسمین بہشتی کا لفظ نہین جو اولاد اسحاقؑ و یعقوبؑ سے متعلق ہے اب اسماعیلی وعدہ کی تمہید ہوتی ہے) اور وہان سے روانہ ہوکے اوسنے بیت ایل یعنی بیت اللہ کو پورب کی طرف ایک پہاڑ کے پاس اپنا ڈیرا کہڑا کیا یم یعنی سمندر اوسکی پورب تہا اور عی اوسکی پچہم اور وہان اوسنے خدا کے لئے ایک قربانگاہ بنائی اور وہان خداوند کا نام لیا جسکا ذکر ذیل مین آتا ہے ترجم نصاریٰ لفظ یم کا ترجمہ بیت ایل سے غلط کرتے ہین یم سمندر کو کہتے ہین **خبر نہم** واضح ہو کہ ابرام حسب درس دہم فصل ۱۲ تکوین کے قحط کے سبب مکہ سے مصر کو گئے جو اس کعبہ سے غرب و شمال مین ہے اور موقعت مصر خوب آباد تہا اس سے ظاہر ہے کہ سنین محرفۂ نسخ عبریہ و سامریہ حال تورات جو آدمؑ سے تا زمان تاریخ بیان کئی ہین غلط و ساختہ یہود و سامریون کے ہین جو باہم بہی مخالف ہین بلکہ سنین نسخہ یونانیہ قابل سند آدمؑ سے تا زمان تاریخ ہین ورنہ مصر کی یہ صورت ہنگام سفر ابرام نہوتی پس شاہ مصر اور سارا کا قصہ واقع ہوا جو مشہور ہے اور حضرت ابرام کے جانیکی وجہ مصر مین قحط کے سبب یون ہوئی تہی جو زبانی یہود بیان کرتے ہین دیکہو سفر الیسار تاریخ یہود کو کہ ایک شخص مسمی رقیون طبیب بابل کا رہنے والا مصر مین پہونچا اور وہ نہایت سحر باد شاہ ہونیکی نوبت کو پہونچا اُس سے اور حضرت ابرام سے پہلے شناسائی تہی تو اس شناسائی کے سبب حضرت ابرام کا گذر مصر مین ہوا اور جسکا سارا و شاہ مصر کا قصہ واقع ہوا اور رقیون کی بیٹی مسماۃ ہاغار کنواری بیٹی تہین تو رقیون نے تقدیس ابرام و سارا دریافت کرکے دل مین لیا کہ انسے مقدس کون دوسرا ملیگا جیسے فصل ۱۶ تکوین کی شرح مین ربی سکدوا اسحاق لکہتے ہین کہ رقیون نے کہا کہ سارا و ابراہیمؑ کی خادمہ ہنگار میری بیٹی کا رہنا اس سے بہتر ہے کہ کسی دوسرے شاہ کو دون پس اُسنے ہاجر اونکو دیدی پر دیتی وقت حسب دستور گرگنیکی کہا کہ یہ لونڈی آپکی روبرو حاضر ہی پس اس وجہ سے ہاغار جو ہاجر کے ساتھ مشہور ہین امر کرکے مشہور ہو لیکن در حسب فصل ۲۵ تکوین و فصل اول تاریخ ایام اول کی وہ آزاد ہین اور اسی سبب سے اونکا نکاح حسب فصل ۲۱ تکوین کے ہوا اور حسب فصل ۵۴ یشعیا کے وہ مطلقہ گنی گئین جنکی اولاد کی نسبت فصل ۴۴ نامہ مکلتہ ہین عہد جدید کی خبر کتاب یشعیا کی فصل ۵۴ سے لکہی ہوا و پولوس چونکہ صاحب فہم صحیح ہی لفظ امہ سے فہم کرتے ہین جو ہاجر کی نسبت مشہور ہوا کہ اونکی اولاد قبل عہد جدید اسلام غلام رسکی یعنی بعلی و رق اولاد ہاجر کبہی دوسرے رقی نہین رہی جیسے بنی اسرائیل چار سو سال تک فرعون کی غلام رہی اور یوسف علیہ السلام جو عدہ ترین نسل یعقوبؑ ہی ہین غلام ہوئی لفظون مین بحث نہین معنی کو غور کرنا چاہئے اور صاف درس ۲۵ فصل ۶ تکوین ہین ہی کہ ابراہیم نے حرم کے بیٹون کو کچہ انعام دیکے پورب کو اسحاقؑ کے پاس سے اپنے جیتے جی روانہ کیا اور درس ہم ہین فصل ۱۶ کے ہی اُسکی بی بی اسحاق در اسمعیل نے اوسکو دفن کیا اس سے صاف ظاہر ہے کہ اسماعیل نکاحی بیوی کا زاد شاہزادی سے ہین علی ہذا فصل اول تاریخ ایام اول مین ہی کہ ابراہیم کے دو بیٹے تہے اسماعیل و اسحاق اور ایک حرم تہی قنطوراہ اوس سے مریان وغیرہ پیدا ہوئے وہی جو حسب درس ۲۵ فصل ۶ تکوین کے پورب کو روانہ کئے گئے اور احادیث اہل اسلام مین جو بہ نسبت ہاجر امہ کے مذکور ہی وہ اسی وجہ مذکور ہے ہی الحاصل حسب فصل ۱۳ تکوین کے ابرام مصر سے اپنی جورو اور اپنا سب مال اور لوط کو بہی اپنے ساتھ لیکر دکن کی طرف چلا ۲۰ - اور ابرام چارپائی اور سونے اور روپیہ سے مالدار تہا ۳ - اور منزل بمنزل ہوا وہان کی طرف سے بیت ایل مین اوس مقام پر پہونچا جہان آگے اوسکا ڈیرا تہا یعنی اور عی کے بیچ مین یعنی اوس جگہ جہان اُسنے شروع مین (حسب درس ۸ فصل ۱۲ تکوین کے) قربان گاہ بنائی تہی اور وہان ابرام نے خداوند کا نام لیا پس وہ تمہید جو بابت اولاد کی اولاد کے خدا نے مقرر فرمائی تہی پوری ہوئی اور اس نام لینے مین وہی اشارہ ہی جو درس دوم و سوم فصل ۱۲ تکوین مین خدا نے فرمایا تہا کہ ساری گہرانے تجہسے برکت پاوینگے یعنی بہ دولت اولاد اسماعیل جبکہ نبی کافتہ للناس پیدا ہوں تو رات مین نبی کا کافتہ للناس ہونا اس طریق سے ظاہر ہے اور قرآن مجید مین ابراہیم کی اوس دعا کو جو بعد پیدائش اسماعیل کے ملنے کو آئی ہین مفصل کیا ہی **خبر دہم** پوشیدہ نرہی کہ چونکہ حوالی مکہ غیر آباد زمین ہی تو دیکہو مزمور ۸۴ کو اور اوسکی طرف داؤد کی آرزومندی کو جسکو ہم نقل کرینگے تو وہان پر حضرت ابراہیمؑ و لوطؑ کا رہنا گلوں کی کثرت سے اور چرواہونکی باہمی نزاع سے مشکل ہوا تو لوطؑ کو مقام سدوم و عمورہ روانہ کیا جو حسب درس دہم فصل ۱۳ تکوین کے مثل ملک مصر کی خوب آباد تہی اور ابرام مملکت کنعان مین ٹہرے اور حسب درس ۱۴ فصل ۱۳ تکوین کے خدا نے ابرام سے کہا کہ اپنی آنکہ اوٹہا اور اُس جگہ سے جہان تو ہے اُتر تو دکہن اور پورب و پچہم دیکہ (یعنی بطور معراج) جاکہ یہ تمام جو تو اب دیکہتا ہی مین تجکو اور تیری نسل کو ہمیشہ کے لئے دونگا یہ منحصر فی ہو دولت اسحاقؑ ہی بلکہ عام اولاد سی ہی کہ پہلے اسحاقؑ کی اولاد کے سبب اور پہر بہ دولت اسماعیلؑ اور پہر بہ دولت عیفا بن مدین بن ابراہیمؑ کے جو حرم ابراہیمؑ مسماۃ قنطوراہ سے اس وقت مین ترکون سی آباد ہی اور

لہ دیکہو درس ۶ مزمور ۸۴ مین کہ یعنی مکہ کے وادی کا ذکر فرماتے ہین ۱۲ منہ

تیری نسل کو میں زمین کے ریگ کی مانند بناؤنگا کہ اگر کوئی آدمی زمین کے ریگ کو گن سکے تو تیری نسل بھی گنی جاویگی اُٹھ اور اس ملک کے طول اور عرض کی پھر کہ میں اوسے تجکو دونگا و چونکہ ہمیشہ سکونت اولاد ابرام کی بذریعہ اولاد اسحاقؑ مقرر ہوئی تھی تو حضرت ابراہیمؑ نے حسب درس ۴ فصل ۲۳- اور یعقوبؑ نے حسب درس نہم فصل ۴۷ تکوین اور داؤدؑ نے باوجود کثرت فتوحات کے حسب درس ۱۲ مزبور ۳۹- اور پطرس نے حسب درس ۱۷ فصل اول نامۂ اول اپکو مسافر ہی گنا کیونکہ اونکی اولاد قبل از اہل اسلام جو اسحاقیون سے شمار میں آئی اگرچہ بطور وراثت وعدہ کے مالک ممالک مقدس ہوے جسکا ذکر فصل ۱۵ تکوین میں حسب تفسیر کرنے داؤدؑ کے جو آتی ہے اکثر بار دیکھی آباد بطور مسافرانہ ہی رہی بالآخر رومیہ سے سخت تباہ ہوی کہ اہل اسلام اولاد اسماعیلؑ نے رومیہ کو تباہ کیا اور ممالک مقدس کو وطن بنایا دیکھو اس مقام پر فصل ۱۱ نامہ عبرانیون کو اور اوسکی شرح کو جو آتی ہی **خبر یازدہم** مخفی نرہیگا کہ سدوم و عمورہ کا بادشاہ تیم ہوگیا تھا تو حسب فصل ۱۴ تکوین کے ایلام یعنی ایران وغیرہ کے بادشاہ اوپر چڑھ آئے اور اسکو مع لوط علیہ السلام کے پکڑ لیگئے پس حضرت ابراہیمؑ نے تین سو اٹھارہ آدمیون سے اُنپر جہاد کیا اور جہاد ابراہیمؑ کی سنت سے ٹھہرا و غنیمت کی مال سے ملیک سالم ملک صدق یعنی صالح علیہ السلام کو جو دوسری مرتبہ کی پیدائش سے وہی خضر سلامتی والے ہین دیدیا دی اور منظر تیمی شاہ سدوم و عمورہ کے اوس سے کچھ نہ لیا تو ملیک سالم نے مطابق درس ۱۹ فصل ۱۴ تکوین کے برکت سی یعنی بذریعہ اسحاقؑ ہمارے ہی دیکر اسلامی آسمانی دولت کی نسبت دعا دی کہ ابرام آسمان و زمین کے مالک خدا کی طرف سے برکت والا ہو یعنی بذریعہ نبی اکرم مظہر روح اعظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جنکی بادشاہت حسب فصل ۲ و ۷ دانیال کے خدا کی بادشاہت ہی پھر کہا کہ خدا تعالیٰ سے برکت والا ہو کہ تیرے دشمنون کو تیری ہاتھ مین سپرد کیا اسمین اشارہ دولت اسلامی کی طرف ہی جو اسلام لائی اور غیر قومون پر غلبہ مین ہے کہ حسب درس سوم فصل ۱۲ تکوین کے وعدہ کے ابراہیمؑ کو چونکہ اپنی اولاد اسحاقؑ و یعقوبؑ کی نسبت قبل اولاد کی پیدائش سے تباہی رومیہ سی دریافت ہوئی جس سے اُنکو خوف ہوا تو اپنی فتوحات ایرانی کے بعد خیال اُنکی شکست کا کرنے لگے تو فصل ۱۵ تکوین مین اُنکو حکم ہوا کہ اے ابرامؑ مت ڈر مین تیری سپر ہون اور مین تیرا بڑا اجر ہون (یعنی بصورت ختم المرسلین علیہ السلام ولدار شد سے مدد دونگا جیسے سپر ہونیکا ذکر مزبور ۳ و ۴ مین بھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مذکور ہی) ۲- ابرام نے کہا ایخداوند خدا تو مجکو کیا دیگا مین بے اولاد جاتا ہون اور میری گھر کا مختار العبز دمشقی ہی- ۳- پھر ابرام نے کہا دیکھ تو نے مجھے فرزند نہ دیا اور دیکھ میرا خانہ زاد میرا وارث ہوگا- ۴- تب خداوند کا کلام اُسپر اُترا اور اُسنے کہا کہ یہ وارث نہوگا لیکہ جو تیرے متعلق یا اسحاقؑ ہی جیسے درس ۵ فصل ۲۵ تکوین سے ظاہر ہے کہ ابراہیمؑ نے سب کچھ اسحاقؑ کو دیا پر اجر عظیم و سپر ہونیکی خبر متعلق بہ اولاد اسماعیل ہی) اور وہ اُسکو باہر لیگیا اور کہا کہ اب آسمان کی طرف نگاہ کر اور ستارون کو گن اگر تو گن سکے اور اُس سے کہا کہ تیری نسل ایسی ہوگی یعنی ستارون مثال اونمین انبیا ہون گے کہ حسب درس ۱۷ فصل ۲۲ تکوین کے اولاد اسحاقؑ کو تارون مثال کہا ہی اور ریگ مثال ہی فرمایا ہی یہ بطور محاورہ کثرت سے عبارت ہی مگر ابراہیمؑ کو تردد ہوا تو خدا نے فرمایا کیا تو ایمان نہ لایا تو ابراہیمؑ نے حسب درس ۶ فصل ۱۵ تکوین کے کہا کہ مین خدا پر ایمان لایا اور یہ اوسکے لئے صداقت محسوب ہوئی چنانچہ پولوس اس مقام کو مخصوص اسی قرون سے نامۂ رومیہ مین فرماتے ہین کہ دیکھو ابراہیمؑ جبکہ نامختون تہا ایماندار تہا پھر حسب درس ۷ فصل ۱۵ تکوین کے اسحاقؑ کی بابت وعدہ ہوا کہ مین خدا ہون تجکو تمنور کلدانیون سے لایا ہون کہ زمین تجکو وراثت مین دون یہ ورثہ بطور شریعت حسب درس ۸ فصل ۳ نامہ گلتیہ نکو نہتا بلکہ بطور وعدہ ہوا ہی اسی پر معنی آیت **ووارث سلیمان داؤد** کو قیاس کرنا چاہئے کہ بنت شیع زوجہ اوریاسے اونکی اولاد کی نسبت داؤد نے وعدہ کیا تہا علی ہذا اجعام بن سلیمان کا وارث ہونا اسی طریق سے ہی کہ تیری اولاد کے وقت مین بارہ حصہ سلطنت سی دس حصہ چھین لونگا تو حسب وعدہ رجعام بن سلیمان شاہ ہوا تہا- ۸- اور اوسنے جواب مین کہا کہ ایخدا کس راہ سی مین جانون کہ مین اُسکا وارث ہونگا- ۹- اور خداوند نے اُسکو کہا کہ میری لئے چار جانور لے گاو سہ سالہ و بز سہ سالہ و قوچ سہ سالہ و کبوتر (یہ سب طائر یعنی ہلکے تہے) ۱۰- اور اُسنے اپنے لئے سب کو پکڑا اور اُنکو درمیان مین سے دو پارہ کیا اور ہر ایک پارہ کو دوسرے کے مقابل مین کیا لیکن مرغ کو پارہ نکیا- ۱۱- اور طائر اُن لاشون پر آئے اور ابرام اونکو دور کرتا رہا پس مطابق درس ۷ فصل ہذا کے تنور دہوئین والا مشعل آگ اُنمین آئی جس سے مطابق قرآن مجید کی وہ زندہ ہوے اور دلیل دولت اسحاقؑ ہوئی اور اس مقام سے کہ یہ جانور خفیف تہے تو اُنکو طائر قرآن مین فرمایا اور سعی جو چوپای سے متعلق ہی وہ ثابت فرمائی اور خدا تعالیٰ کو جو ابرام نے چار جانار دون سے آزمایا تو وعدہ کے وقت سی چار سو سال تک اُنکی اولاد کو مصر مین غلام رہنا پڑا اس مقام سے قصہ سورۂ بقر و معنی آیت سورۂ نجم **انہ اماث واحیی** کے دریافت کرنے چہئین پس اس مقام سے سورۂ والذریات مین اسحاقؑ غلام علیم کہلائے کہ اونکی اولاد مین انبیا اہل علم کثرت ہوی اور چونکہ چار سو سال تک اونکی اولاد کو مقید رہنا ہوا اور حلم اوسکو لازم ہی تو سورۂ صفت مین حلیم کہا گیا بخلاف حضرت اسماعیلؑ کے کہ وہ ہمیشہ زور آور دامی کرکے مشہور ہوی **خبر سیزدہم** مخفی نرہیگا کہ اوس وعدہ فصل ۱۲- اسماعیلی کو جو فرمایا تہا کہ

ساری خاندان تجھسے برکت پاوینگے خداتعالیٰ نے پوری کرنیکی تمہید حسب فصل ۶ انکوین کے ڈالی چنانچہ درس ۲ فصل ۱۶ انکوین سے فرماتا ہی ساری نے ابرام سے کہا کہ دیکھہ خداوند نے مجھے جننے سے باز رکھا اب میری امہ کے پاس جائے شاید اُس سے میرا گھر آباد ہووے اور ابرام نے سری کی بات سنی ۳- سو ابرام کی جورو سری نے بعد اسکے کہ ابرام کنعان زمین مین دس برس رہا تہا اپنی مصری امہ کو لیکے اپنے شوہر ابرام کو دیا کہ اُسکی جورو ہووے (یعنی نکاح کیا) ۴- اور وہ ہاجر کے پاس گیا اور وہ حاملہ ہوئی اور جب اُسنے معلوم کیا کہ مین حاملہ ہوئی تو اپنی بی بی کو حقیر جانا- ۵- تب سری نے ابرام سے کہا کہ ناانصافی جو مجھپر ہوئی ہی تیرے ذمہ ہی مینے اپنی امہ تجھے دی اور اب جو اُسنے آپ کو حاملہ دیکہا تو مین اسکی نظرون مین حقیر ہوگئی میرا و تیرا انصاف خداوند کرے- ۶- ابرام نے سری سے کہا کہ تیری امہ تیری ہاتھہ مین ہی جو تیری نگاہ مین اچہا ہو سو اُسکے ساتہ کر تب سری نے اُسپر سختی کی اور اُسکے سامنے سے بہاگ گئی (کیونکہ دراصل وہ یہی شاہزادی تہی) ۷- اور خداوند کے فرشتے نے اُسے میدان مین پانی کے ایک چشمہ کے پاس پایا یعنی اُس چشمہ کے پاس جو صور کی راہ پر ہے- ۸- اور اُسنے اُس سے کہا کہ اے سری کی امہ ہاجر تو کہان سے آئی ہی اور کدہر جاتی ہے وہ بولی کہ مین اپنی بی بی سری کے سامنے سے بہاگی ہون- ۹- اور خداوند کے فرشتہ نے اُس سے کہا کہ تو اپنی بی بی کے پاس پہر جا اور اُسکی تابع ہو (اس مقام سے ساری کی اولاد بعد بہت سی تکلیفون کے بخت نصر کے ہاتہہ سے ممالک مقدس سے نکالے گئی اور پہر بنظر اسکے کہ ہاجر واپس آگئین تہین پہر یہ ولت ذوالقرنین تقریباً ۱۰۰ برس واپس ہوی اور قدر و منزلت ہاجر دیکہنی چاہی کہ خود اُنکے پاس ملائک کا ورد ہوا) ۱۰- پہر خداوند کے فرشتہ نے اُس سے کہا کہ مین تیری اولاد کو بہت بڑہاؤنگا کہ وہ کثرت سے گنی نجائیگی- ۱۱- اور خداوند کے فرشتہ نے اُس سے کہا کہ تو حاملہ ہے اور ایک بیٹا جنے گی اُسکا نام اسماعیل رکہنا کہ اللہ نے تیرا دکہہ سنا- ۱۲- وہ جہیہ پرا دم اور وہ ہوگا بڑی آدم (یعنی امی) یا دو دل و دیدل ہوا سکا ہاتہہ سب خاندانون کے ساتہہ ہوگا کیونکہ حسب درس ۳ فصل ۱۲ انکوین کے سب خاندان اُس سے برکت پاوینگے کہ ید اللہ فوق (ید للہ بطہور سے اسکی صورت کو دکہلائی) اور سب کے ہاتہہ اُسکے ساتہہ لگے ہون گے یعنی جہت مین) وعل بن کل اخاہ یسکون اور اپنی ہر ایک بہائی کے ساتہہ سکونت کریگا (یعنی ممالک مقدس مین جو اسرائیلی بہائی مسافر تہے اسماعیل کے سبب سب کو سکونت حاصل ہوگی اور سفر جاتا ہی گا جو زمانہ اسلام مین وقوع مین آیا اس مقام پر دیکہو داؤد کو کہ باوجود یکہ مسیح اُنکی پشت سے نہین پر متبنی ہین یوسف داؤدی کے اور جو باتین متعلق بہ مسیح ہین وہ داؤد کی طرف منسوب کیجاتی ہین پس اس مقام سے حضور امی لقب کی خبر واضح اس فصل سے ہی **خبر چہاردہم** ظاہر ہوکہ فصل ۱۷ انکوین اہل اسلام کے مقدمہ مین بہت ہی مفید ہے چنانچہ درس ۲۰ مین اُسکی کہ اُس سے مادہا کو یعنی بڑی سے بڑی کو یعنی حضرت محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کو پیدا کرونگا یہ بہت صاف صاف پیشینگوئی ہے نہ ایسی و پردہ جیسے فصل ۷ کتاب یشعیا مین مسیح کی نسبت عمنوایئل کرکے نام لکہا ہی حالانکہ مسیح کا نام کبہی عمنوایئل نہوا اور نہ کامقام ہی لیکن حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو صاف درس ۲۰ مین فصل ۱۷ انکوین کے مادہا کرکے فرمایا جو نسل اسماعیل سے بزرگ ہوی اور گو مدح اسحاق کے بہی آخر اس فصل مین ہی چنانچہ فرماتا ہی کہ جب ابرام ننانوین سال کا ہوا تب خداوند ابرام کو نظر آیا اور اُس سے کہا کہ مین خدای قادر ہون تو میرے حضور چل اور کامل ہو (یعنی اسلام لا) ۲- اور مین اپنی اور تیری درمیان عہد کرتا ہون کہ مین تجھے نہایت بڑہاؤن گا (اور نہایت بڑہانا خاص بوجہ اسماعیل مقرر ہے جیسے درس ۳ فصل ۱۲ و درس ۱۲ فصل ۱۳ انکوین سے گذر گیا) ۳- تب ابرام منہ کے بل گرا (کہ اُسنے کہا مین اسلام لایا رب العالمین کو اور ابراہیم نے نام رکہا تہا راسلمین جبکہ وعدہ بڑی قوم کا اونکی اولاد مین ہوا) ۴- اور خدا اُس سے ہمکلام ہوکے بولا کہ دیکہہ مین جو ہون میرا عہد تیری ساتہہ ہے اور تو بہت قومون کا باپ ہوگا ہی وعدہ درس ۳ فصل ۱۲ انکوین کا ہے کہ ساری خاندان تجھے برکت پاوینگے- ۵- اور تیرا نام پہر ابرام نہ کہلایا جاویگا بلکہ تیرا نام ابراہام ہوگا کیونکہ مینے تجھے بہت قومون کا باپ ٹہہرایا- ۶- اور مین تجھے بہت برومند کرتا ہون اور قومین تجھسے پیدا ہونگی اور بادشاہ تجھسے نکلینگے (رجعت پہلی خبر کا درس ۱۱ فصل ۳۵ انکوین سے یعقوب کو بہی وعدہ ہی کہ مین تجھے برومند کرتا ہون اور قومین تجھسے پیدا ہونگی اور بادشاہ تجھسے نکلینگے لیکن وہ وعدہ اولاد اسحاق کی نسبت ہی اور یہ وعدہ اولاد ابراہیم کی نسبت ہی کیونکہ اسحاق کا ذکر درس ۵ اسے فصل ہذا مین بلفظہا ہی آتا ہے جو دلالت کرتا ہی کہ درس ۴ تک اسحاق سے متعلق نہین بلکہ بجز اولاد اسماعیل ہے) ۷- اور مین اپنا اور تیرے درمیان اور تیری بعد تیری نسل کے درمیان انکی پشت در پشت کے لئے ہمیشہ کا عہد کرتا ہون اور ہمیشگی کا عہد جنسے خاص ہو (دست اسماعیل ہے ولس) کہ مین ترا اور تیری بعد تیری نسل کا خدا ہونگا (یعنی توحید کا عہد) اور مین تجکو اور تیری بعد تیری نسل کو کنعان کا تمام ملک جسمین تو (یعنی قبل زمانہ اسلام تک) پردیسی ہی دیتا ہون کہ ہمیشہ کے لئے ملک ہو) یہ بدولت اسماعیل ہوا) اور مین اُنکا خدا ہونگا- ۹- پہر خدا نے ابرام سے کہا کہ تو اور تیرے بعد تیری نسل (زریعہ اسماعیل) پشت در پشت میرے عہد کو نگاہ رکہین- ۱۰- اور میرا عہد جو میرے اور تمہارے درمیان اور تیری بعد تیری نسل کے درمیان ہے جسے تم یاد رکہو سو یہ ہی کہ تم مین سے ہر ایک فرزند نرینہ کی ختنہ کیجاوی- ۱۱- اور تم اپنی بدن کی کہلری کی ختنہ کروا و یہ اُس عہد کا نشان ہوگا جو میرے اور تمہارے درمیان ہی (یعنی اسلام کا بوجہ اسکے کہ تم المسلمین

صاحب عہد دائمی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مختون پیدا ہونوالے تھے تا آنکہ مسیح کی بھی ختنہ ہوئی مختون پیدا ہونیوالے تھے) ۱۲- تمہاری پشت در پشت پر لڑکے کی جب وہ آٹھ روز کا ہو ختنہ کیجاوے (کہ سات روز بنظر رعایت سبت مقدس ختم المرسلین انتظار کرو یہ ختنہ کرو) کیا گھر کا پیدا کیا پردیسی سے خریدا ہو جو تیری نسل کا نہیں- ۱۳- لازم ہے کہ تیرے خانہ زاد اور تیرے زر خرید کی ختنہ کیجاوے اور میرا عہد تمہاری جسم میں عہد ابدی ہوگا (پس غیر قومیں قبل از اسلام زمان مسیح کے بعد میں پولوس کے اجتہادی غلط قول کی مستثنیٰ نہیں رہ سکیں اسی سبب وہ اکثر محروم خوبیٔ اسلام سے ہیں جیسے فرماتا ہی) ۱۴- اور وہ فرزند نرینہ جسکی ختنہ نہو وہ شخص اپنی قوم کو نہیں سے کٹ جاوی کہ اوسنے میرا عہد توڑا (پس اس مقام سے غیر قوم مشرف باسلام نہوی (اور یہی وصیت ابراہیم کی تفسیر قرآن مجید میں ہی کہ نہ مریو مگر مسلمان) ۱۵- اور خدا نے ابراہیم سے کہا کہ تیری جورو سری جو ہے سو اسکو سری مت کہو بلکہ اُسکا نام سرہ ہے- ۱۶- اور میں اُسے برکت دونگا اور اُس سے بھی تجھے ایک بیٹا بخشونگا یقیناً میں اُسے برکت دونگا کہ وہ قوموں کی ماں ہوگی اور ملکوں کے بادشاہ اُس سے پیدا ہونگے ۱۷- تب ابراہام منہ کے بل گرا اور ہنسکر بولا کہ کیا سو برس کے مرد کے بیٹا پیدا ہوگا اور کیا سرہ جو نوے برس کی ہے جنے گی- ۱۸- (اور پہلے وعدہ کی ابراہیم کو تصدیق ہوئی جو حق اسماعیل ہی اس سے) ابراہام نے خدا سے کہا کہ کاش اسماعیل تیرے حضور جیتا رہے ۱۹- تب خداوند نے کہا بیشک تیری جورو سرہ تیرے لئے ایک بیٹا جنے گی تو اسکا نام اسحاق رکھنا اور میں اُس سے اور بعد اُسکے اُسکی اولاد سے اپنا عہد جو ہمیشہ کا عہد ہی قائم کرونگا (یعنی توحید کا) ۲۰- اور اسماعیل کے حق میں میں نے تیری سنی دیکھ میں اُسکے برکت دونگا اور اسے برومند کرونگا اور اُس سے مادر مار کو یعنی بڑی بڑی کو بہم رسید کرونگا اور اسے بڑی قوم بناؤنگا (جیسے فصل ۱۲ تکوین کی تفسیر میں ہمنے بیان کیا اور نہ فقط دنیاوی برومندی کا وعدہ ہی بلکہ برکت کا بھی وعدہ ہی) ۲۱- اور میں اسحاق سے جسکو سری دوسری سال اسی وقت معین میں جنیگی اپنا عہد قائم کرونگا (یعنی اول ورنہ پہلے سے اس فصل میں برکت کا وعدہ اسماعیل کو ہوا ہی- ۲۲- اور جب ابراہام سے باتیں کرچکا خدا اسکے پاس سے اوپر گیا- ۲۳- تب ابراہام نے اپنے بیٹے اسماعیل اور سب خانہ زادوں اور اپنے سب خریدی ہوؤں کو جتنے مرد تھے سب کو لیا اور اُسی روز اُنکی ختنہ کی جسطرح خدا نے اُسکو فرمایا تھا- ۲۴- جسوقت ابراہیم کی ختنہ ہوئی ننانوے سال کا تھا اور جب اُسکے بیٹے اسماعیل کی ختنہ ہوئی وہ تیرہ سال کا تھا الخ اس مقام سے وصیت ابراہیم اسلام کی بابت اور اسماعیل کی برکت و شوکت کو وعدہ دیکھنے چاہئیں اب دیکھیے اسماعیل کی برکت عظمت فصل ۱۸ سفر تکوین سے کہ جب لوط کی امت کے لئے ملائک ہلاک کرنیکو آئے تو پہلے ابراہام پاس آئے اور ابراہیم نے مباحثہ کیا جیسے سورۂ نجم میں ۲ لا تزر وازرۃ وزر اخری وان لیس للانسان الا ما سعی الآیۃ سے ظاہر ہوگا تو ابراہیم کو بشارت اسحاق دی پر سارا ایاس کی نوبت کو پہونچی تھیں ہنسی اسوجہ سے فرشتوں نے کہا کہ اُسکا نام اضحک ہوگا اس مقام سے تفصیل آیت ۲ اضحک و ابکی سورۂ نجم میں ہم بیان کرینگے اور فرشتوں نے رخصت ہوتے وقت حسب درس ۱۸ فصل مذکور کے فرمایا کہ یہ جو میں کرتا ہوں ابراہیم سے کیا چھپاؤں- ۱۹- ابراہیم تو یقیناً ایک بڑی و بزرگ قوم ہوگا اور زمین کی سب قومیں اُس سے برکت پاوینگی (جسمیں پہلا وعدہ بدولت اسحاق ہی اور دوسرا وعدہ کہ زمین کی سب قومیں اُس سے برکت پاوینگی یہ امر خاص بدولت اسماعیل مخصوص ہی) کیونکہ میں اسکو جانتا ہوں کہ وہ اپنی بیٹوں (یعنی بدولت اسحاق و یعقوب) اور اپنے بعد اپنے گھرانے یعنی اسماعیلیوں) کو حکم کریگا اور وے خداوند کی راہ کی نگہبانی کرکے عدل و انصاف کرینگے تاکہ خداوند ابراہیم کے واسطے جو کچھ اُسنے اُسکے حق میں کہا ہی اور اکرے دیکھو اسلام کی شریعت راہ خدا کی کیسی توصیف ہی جسمیں سراسر عدل و انصاف ہی کہ شرک ظلم عظیم کی اوسکو کیسی بیخ برکندہ کرنیوالی ہے اگرچہ بعض بادشاہوں سے ظلم بھی کچھ ہوا پر ظلم عظیم کہ عبادت شرک کی ہے اہل اسلام کے بادشاہوں سے نہوا اور پھر دوسری بادشاہوں نے اُنسے زیادہ ظلم ہوے الحاصل حسب فصل ۱۹ تکوین کے قوم لوط تباہ ہوئی اور حسب فصل ۲۰ تکوین کے ساری سے ابے ملک کا قصد معرکے بادشاہ کے طور پر پہر واقع ہوا **خبر پانزدہم** مطابق فصل ۲۱ تکوین کی اسحاق پیدا ہوا اور سات دن رعایت سبت کرکے آٹھویں روز ختنہ سنت اسلامی ہوئی اور پھر اسحاق کا دودھ چھڑایا گیا اور سارا نے دیکھا کہ اسماعیل اسحاق سے ہنس رہی ہیں تو سارا کو ناگوار گذرا اور پہلے سے فصل ۱۲ تکوین کی جانتی تھیں کہ اولاد اسحاق رومیہ سے برباد ہوگی اور بدولت اسماعیل کی اولاد کے ساری خاندانوں کی برکت کے وعدہ سے جانتی تھیں کہ عہد اسماعیلی کے مقابلہ میں عہد اسحاق کو رونق نہوگی- ابراہیم سے کہا کہ میری بیٹے کے ساتھ ہاجر کا بیٹا وارث نہوگا (اس سے ظاہر ہے کہ بعد کو وراثت نبوت انہیں ہوگی) ۱۱- اور یہ بات ابراہیم کی نظر میں بہت ناگوار آئی اپنے بیٹے کے سبب- ۱۲- اور خدا نے ابراہیم سے کہا کہ اس جوان اور اپنی امہ عورت کے سبب یہ بات تیری نظر میں ناخوش نہ آوی جو کچھ سارا نے تجھے کہا ہی اُسکی بات مان کہ تیری اولاد (یعنی بالفعل) اسحاق سے کہی جاویگی (کہ مسیح بھی اُنمیں پیدا ہوی اور قوم اسماعیل چونکہ عظیم ہے وہ خاندان جدا اُنکے بھائیوں کا گنا جاویگا نہ غیر قوموں کا جنکے ابراہیم دراصل باپ نہیں) ۱۳- اور اس امہ سے (یعنی عورت ہاجر سے جو بلفظ امہ مشہور ہے نہ دراصل امہ ہے) ایک امت (یعنی امت عظیم) نکالوں گا (جسکا ذکر فصل ۱۲ و ۱۷ و ۱۸ و اس فصل تکوین میں ہی) پس ابراہیم نے سارا کے قول کو پورا کیا- ۱۴- اور ابراہیم نے صبح

سویرے اُٹھکر روٹی و مشک پانی ہر کر لی اور ہاجر کے کندھے پر رکھی اور اُسکے بیٹے کی سپرد کیا وجبکہ اسماعیل سترہ سال کے تھے) اور روانہ کیا کہ بیر شبع کے میدان مین سرگردان ہوے (یعنی لمحے کے لیے مین ابراہیم نے آب و نان لیکر اُن سب کو اپنی ہمراہ براق پر سوار کر کے مکہ مین چھوڑا یہان سے معراج ختم المرسلین علیہ السلام کا قیاس کیا جاوے اور چاہ زمزم کا نام قدیم سے بیر شبع عبارت عہد کے کنوین سے ہی جو زمانۂ آدم سے سبت کا عہد مقرر ہوا ہی مگر پر ہو گیا تہا اور دوسرا بیر شبع بعد کو ہوے ہین جہان پانی کی قلت کا خوف نہین کہ پانی نہ ملے اور خوف تلف جان ہو بخلاف اس مقام مکہ کے کہ منزلون پانی نہ تہا اور دلیل اسپر ہے جو فرماتا ہی)

۱۵- اور وہ پانی جو مشکیچہ کا تہا پورا ہو چکا تہا اور بیٹے کو نیچے ایک بوٹی کے بوتون مین سے چھوڑا- ۱۶- اور دوڑ کر (یعنی صفا و مروہ پر) اوسکے سامنے ایک تیر کے پرتاب پر بیٹہی (پس اہل اسلام کا دوڑنا صفا و مروہ پر جہالت سے نہین بلکہ اُنکی یاد داشت نعمت پر مسنون یا واجب ابتک ہی) اور کہا کہ بیٹے کے مرگ کو نہ دیکہون اور اُسکی برابر بیٹہکر اپنی آواز بلند کر کے روئی- ۱۷- اور خدا نے بیٹے کی دعا سنی اور فرشتۂ خدا نے آسمان سے اُسکو آواز دیکر کہا کہ اے ہاجر تجکو کیا ہوا ہی مت ڈر اسلئے کہ خدا نے بیٹے کی دعا اُسکے سونے کی جگہ پر سنی ہے- ۱۸- اُٹھ دبیٹے کو اُٹہا اور اپنے ہاتہ مین اسکو رکہ اسکو امت عظیم کرونگا (جیسے درس ۲ و ۳ فصل ۱۲ و درس ۶ فصل ۱۷ و درس ۱۰ فصل ۱۸ سے تکوین کے وعدے ابراہیم کو ہوے تہے) ۱۹- اور خدا نے اسکی آنکہین کہولین اور کنوین کا پانی دیکہا اور روانہ ہو کر مشک کو پانی سے بہر لیا اور بیٹے کو پلایا یعنی چاہ زمزم جو پر ہو گیا تہا اُسمین سے سوتا ہوا اور پانی بہر لیا پس اسکے پانی پینے کی سنت ابتک جاری ہی کاش اُسکو نوکتین تو نوری ہو جاتی) ۲۰- اور خدا بیٹے کے ساتہ تہا کہ نشو و نما کرے اس مقام سے نبوت و نظمت اسماعیل ظاہر ہے) اور بیابان عرب مین ساکن ہو کر تیر انداز ہوا- ۲۱- (و بیابان پاران مین رہا (جو صحراے مدینہ کا نام تا حدود مکہ ہے جیسے فصل ۳۳ سفر مشنی سے ظاہر ہوگا کہ خداوند یعنی رسول خدا آیا سیناسے یعنی کہ مین جیسے فصل ۴ نامہ گلتیون سے ظاہر ہے اور سعیر کو گیا سعیر کی یعنی بصرہ برخی سعیر بن اسحاق تین دفعہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گئے اور آہڑا صحراے فاران یعنی صحراے تیما تا بن اسماعیل کے مقام مین جیسے فصل ۲۱ یشعیا سے ظاہر ہوگا اس سے اُنکی بڑی بیٹی نبت اور تیملہ یعنی طیبہ صحراے فاران مین ہی بسے ہین اس قصہ تیر اندازی مین حضرت ابراہیم حسب روایت صحیح بخاری کے اسماعیل پاس دو مرتبہ آئے اور دونو مین ملاقات اسماعیل سے نبوئی کہ وہ شکار کو گئے تہے جیسے درس ۲۰ سے اُنکے شکاری ہونیکی ت گذر گئی لیکن پہلے جو آئے حضرت اسماعیل کی بی بی سے خوتو قوم جرہم کی شریر تہی خاطر داری نکری اور سارے سے عہد کر کے آئی تہی کہ مکہ مین نہ رہینگی نہ چہوڑی ہے اُتر ینگی پس فرما گئی کہ جب اسماعیل آوین کہدینا کہ تمہارے گہر کی چوکہٹ خراب ہی بدل دینا پس حضرت اسماعیلؑ نے واپس آنکر سنا تو اُس عورت کو چہوڑ دیا) ۲۱- اور اُسکی مان نے اسکے لئے دیار مصر سے عورت کی (یعنی دوسری کیونکہ مصر کی شاہزادی تہین اور حضرت ابراہیم علیہ السلام حسب اجازت ساری کے پہر مکہ مین آئے اور اسماعیل شکار کو گئے تہے آنکی دوسری عورت نے بہت سی خاطر داری کی چنانچہ سواری ہی پر اُنکا سر دہو یا اور جاتے وقت فرما گئے کہ اسماعیلؑ سے ہمارا سلام کہدینا اور کہدینا کہ تمہارے دروازہ کی چوکہٹ اچہی ہے پس اسماعیل علیہ السلام آئے اور حال دریافت کیا اور اپنی بی بی کی رعایت و حفاظت کی کیونکہ نور مبارک حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا تہین پہر ابی ملک ابراہیم کا قصہ واقع ہوا اور ایک کو اچہیر حملہ کر اتہا وہ ابراہیم کے قبضہ مین ہا اور سات مادہ بہیڑ کے بچے ابراہیم نے ابی ملک کو دیئے اسمین اشارہ سا تومین ہزار کی رعایت کا ہوا اور آمد و رفت اسماعیل و ابراہیم کی آپسمین رہی تا آنکہ وقت وفات حضرت ابراہیم و اسماعیلؑ اونکے پاس تہے اور اسحاقؑ و اسماعیلؑ نے حسب فصل ۲۵ تکوین کے ابراہیم کو دفن کیا اور جبکہ سارا کا انتقال ہوا تو حضرت ابراہیم حسب حدیث بہر تیسری مرتبہ مکہ مین آئے اور کعبہ شریف کے ستون بلند کئے پہر باہم ملاقات ابراہیم و اسماعیلؑ ہوتی رہی کہ ہنگام وفات مین حضرت

۱- اسماعیلؑ کی عظمت مین اس مقام پر اسبت کی مبارکی فصل ۱۷ تکوین مین اولاد اسماعیل سے متعلق ہی- ۲- درخت حیات اعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشینگوئی اولاد اسماعیل سے متعلق ہی ۳- اویش کی پیشین گوئی حضور صلی اللہ علیہ وسلم سزاوندہ یعنی اللہ کی اولاد اسماعیلؑ سے متعلق ہی- ۴- نوح کی پیشین گوئی کہ مین یعنی کنعان خداوند چار خلقان کی اولاد اسماعیل سے متعلق ہے ۵- سام کی نسبت نوحؑ کی دعا مبارکی خداوند خدا سے متعلق باولاد اسماعیل ہے- ۶- فصل ۱۷ تکوین کی پیشین گوئی بڑی قوم و مبارکی ابراہیم و سارہ کی خانہ الون کا برکت پانا خاص اولاد اسماعیل سے متعلق ہے- ۷- کعبہ مین دعا کرنا متعلق باولاد اسماعیل حسب فصل ۱۲ تکوین متعلق ہے- ۸- حسب فصل ۱۳ تکوین کے پہر کعبہ مین ابراہیم کی دعا متعلق باسماعیل ہے- ۹- مشرق و مغرب و جنوب و شمال مین ہیشہ کی سلطنت متعلق یا اولاد اسماعیل ہے جو ہمیشہ کے لئے ہو خواہ اونکی اولاد سے یا نبی قنطوراہ ترک اونکی اولاد کے دین کے مانے والون سے- ۱۰- فصل ۱۶ تکوین کے حضر کی پیشینگوئی مبارکی خداوند خدا سے متعلق باولاد اسماعیل ہے- ۱۱- فصل ۱۶ تکوین کی پیشین گوئی خاص متعلق باسماعیل و اولاد اسماعیل ہے- ۱۲- فصل ۱۷ تکوین کی پیشین گوئی عنتہ و غیرہ کے متعلق باسماعیلؑ ہے ۱۳- فصل ۱۷ تکوین کی پیشین گوئی حضرت ہاجر و اسماعیل بزرگ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے متعلق باولاد اسماعیلؑ ہے- ۱۴- فصل ۱۷ کی پیشین گوئی فرشتون کی مبارکی خداوند زمین و آسمان کے متعلق باولاد اسماعیل ہے- ۱۵- فصل ۲۱ کی اسماعیل کی عظمت کہ خدا اوسکے ساتہ ہا کسقدر بڑی بات ہے- ۱۶- یہ زمانۂ اسماعیل کے متعلق وہ ہین جو تکوین مین ہین اور وہ جو دوسری کتب مندرجہ ہین ہین اونکی کیا حد ہے ۱۲ منہ

ابراہیم نے وصیت دین اسلام کی تو حسب فصل ۲۹ تکوین کے کی جسکو ہم بتفسیر سورۂ قمر میں بیان کرینگے **خبر شانزدہم** اسلام کی نسبت سارا کی پیشین گوئی فصل ۱۷ تکوین سے ظاہر ہوئی کہ ہوتے ہوئے دولت اسحاقی کے دولت اسماعیلی نہو کہ دولت اسماعیلی آسمانی دولت ہو اوسکے آگے دولت اسحاقی جو اوسکا سایہ ہے جاتی رہیگی پس اس مقام سے ختم رسالت کی خبر اولاد اسماعیل میں مقرر ہوئی کہ پہلے رازوالی اوزوال دولت اسحاقی کا ذکر ورس ۳ فصل ۱۲ تکوین سے ظاہر رومیہ سے ہے اور دولت اسماعیلی سے رومیہ غیر قوم کی تباہی نکلی ہے اور فصل ۲۱ میں تکوین کے اسحاق علیہ السلام کے ذبح ہونیکا ذکر ہے پھر ورس ۱۷ میں برکتوں پر برکت کا ہونا جس سے نبی پر نبی اونکی اولاد میں ہوے اور کثرت اولاد کا بھی ذکر ہے جو نسل اسحاق میں بھی بہت کچھ ہوئی غایت کار یہ ہے کہ اولاد اسماعیل میں بہت کچھ زیادہ ہوئی اور وہ وعدہ متعلق بابراہیم ہے اور دوسرا نسل اسحاق میں ہے اس مقام پر سارے اہل اسلام کو بالخصوص حنفیہ کو ذبیح کے حال سے اطلاع کیسی ضروریات سے ہے کہ امام ابوحنیفہؒ معتقد ذبیح اسحاق ہیں اور جب اسحاق نوبت سعی کو پہونچے انکے ذبح کا قصد ہوا کتاب الجمان فی تاریخ اہل الزمان سے ظاہر ہے کہ قول اہل کتاب ہیں سے اسحاق ذبیح ہیں اور مطابق اسکی جوہری نے روایت کی اپنے تبصرہ میں اپنی اسناد سے عباسؓ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا کہ ذبیح اسحاق ہیں اور توراۃ کی مطابق قرآن شریف میں ہے کہ ابراہیم نے جو اولاد کی دعا کی تھی وہ اُس وقت میں حسب فصل ۱۵ تکوین کے کی تھی کہ سارا ہی اونکے نکاح میں نہیں اور اوس اولاد کو چارسو سال غلام رہنا پڑا تھا جو بدولت موسیٰؑ داغ غلامی سے خلاص ہوے اور جبکہ غلام رہنا چارسو سال اولاد اسحاق کو مقرر ہوا تو حلیم ہونا اسحاق کا متصور ہوا جیسے اونکی اولاد میں ستارون مثال انبیا ہونیسے علیم ہونا مناسب ہوا اور جبکہ اسحاق نے اپنی جان ذبح کو تسلیم کی تو بارگرو وعدہ نبوت بابت اسحاق کی حسب فصل ۲۲ تکوین کے ہونا ثابت ہے وہی قرآن مجید میں بعد قصہ ذبیح کے وبشرناہ باسحاق نبیا کا ارشاد ہے اور جیسے اسحاق کی اولاد کی خبر پہلے سے ہے ویسی اسماعیل کی اولاد کی خبر پہلے سے ہے اب موازنہ آثار واحادیث میں کرنا مناسب ہے کہ بروایت غریب ثعلبی نے احنف بن قیس سے اپنی روایت سے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی کہ فرمایا ابراہیمؑ نے جسکے ذبح کا ارادہ کیا تھا وہ اسحاق ہے اور نیز ثعلبی نے اپنی اسناد سے انس سے روایت کی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ میرے بعد شفاعت کرایمن اسحاق پس کہیں اسے رب بچا کیا اپنی کو پایا تو نے میرے نفس کے ذبح کو پس نہ داخل کر آگ میں جسنے شریک نہ کیا ہو تیرے سایہ کسی شے کو پس اللہ فرماوی کہ نہ داخل کروں اوسکو جسنے شرک نکیا ہو میرے سایہ کسی شے کی عمر فاروقؓ و علی مرتضیٰؓ و ابن مسعودؓ و انسؓ و ابوہریرہؓ و کعب احبارؒ و حسن بصریؒ و مسروقؒ و قتادہؒ و سعید بن جبیر و عکرمہؒ و قاسمؒ و امام جعفر صادقؒ و ابن ابی ہریرہؓ و عطاؒ و مقاتلؒ و عبدالرحمٰنؒ بن سابط و زہریؒ و سدیؒ و عبیدؒ بن عمیرؒ و وہب بن منبہؒ و ابی میسرہؒ و زید بن اسلمؒ و شعبیؒ و مجاہدؒ و مکحولؒ و اعتبار بن جزیرہؒ و امام ابوحنیفہؒ و امام احمدؒ اور بہت سی خلق ذبیح ہونے اسحاقؑ کی قائل ہیں اور ایک روایت میں ابن عباسؓ سے اور روایت ضعیفہ میں جسمیں صحابی ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت ہے کہ میں دو ذبیحوں کا بیٹا ہوں اور ثعلبہؒ نے معاویہؓ سے روایت کی کہ میں نہایا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس کہ کہا کسی نے کہ کون دو ذبیح ہیں ارشاد فرمایا میرے باپ عبداللہ و اسماعیلؑ اور اسی ضعیف روایت کی موافق قول عبداللہ بن عمرؓ ایک روایت میں ابوہریرہؓ و ابن عباسؓ و ابوالطفیلؓ و عامر بن وائلؒ و سعید بن مسیبؒ و یوسفؒ بن مہران و محمد بن کعبؒ و ابوجعفر بن محمد بن علیؒ و ابی صالحؒ و ربیع بن انسؒ و کلبی و ابی عمرؒ و ابی العلاؒ و عمر بن عبدالعزیز و محمدؒ اسحاقؒ و مالکؒ و شافعیؒ و حسن بصریؒ ہیں جو معتقد ذبیح اسماعیلؑ ہیں وحق یہ ہے جو صحیح اہل اسلام کی روایت ہیں مطابق توراۃ کی سارے نسخون میں ہے کہ ذبیح اسحاقؑ ہیں اور وہی مذہب اکثر صحابہؓ و امام ابوحنیفہؒ و شیخ محی الدین عربی ہے اور ممکن ہے کہ دو ذبیحون میں حدیث ضعیف سے مراد اسماعیلؑ سے نزار جون جد امجد جنیہ ہزار شتر کی قربانی ہوئی ہے اور حدیث میں یوسف صدیق اللہ بن یعقوبؑ اسرائیل اللہ ابن اسحاقؑ ذبیح اللہ ابن ابراہیم خلیل اللہ وارد ہے گو اسکی سند بھی ضعیف صحیح اور یعقوبؑ کی اولاد نے اسماعیلؑ کو جو چچا یعقوبؑ کے تھے پدران یعقوبؑ سے حسب قرآن مجید گنا ہے پس حدیث انا ابن الذبیحین کی یہ صورت بھی ہے کہ اسحاقؑ کو بجاے جد امجد کے ارشاد ہوا و بیضاوی نے اسمیں بہت تشدد کیا ہے کہ ذبیح اسماعیلؑ ہیں اور مفسرین کو دو ہو کا دو وعدون میں ہوا ایک ولادت اسحاقؑ کی خبر میں دوسری اونکی بارگرنبوت کی خبر میں کہ دوامر ہیں وہ ایک ہے سورۂ صافات میں درصورت ذبح اسحاقؑ ہوی جاتے ہیں حالانکہ وہ بارگر خبر نبوت ہے اور معالم التنزیل میں بھی کثرت راے صحابۂ کرام ذبح اسحاقؑ کی نسبت ہے اور ایک شخص ہودی کا یہ کہنا کہ توراۃ میں در اصل اسماعیلؑ ہی ذبیح ہیں نہ اسحاقؑ محض توریت کے سارے نسخون اقوام متضادہ متخالفہ کو خلاف ہے اور کعبہ پر بلا سند کبش کے سینکو کا لٹکا ہونا سند نہیں اور کعبۂ شرقی ہیت اول یعقوبؑ میں یہ قصہ واقع ہوا تھا کیا بعید ہے کہ جب وہ کعبۂ شرقی برباد ہوا تھا اور پھر سے کوئی شخص لوٹ کر لایا ہو اور کسی طرح سے کعبۂ اسلامی پر لٹکائے گئے ہوں اور جناب شیخ اکبر رضی اللہ عنہ کا ذبیح اسحٰق مذہب ہے جنکا اکثر امور میں مجھکو زیادہ ہر دو سہ ہے اور مقلدین امام ابوحنیفہؒ کو لازم ہے کہ ذبیح اسحاقؑ کو جانیں کہ امام کا

یہی مذہب ہے اب بتحقیق اس فصل کی درس ۱۵ سے درکار ہے کہ دو دعدی فرمائے جاتے ہیں ایک دعدہ حسب درس ۱۷ کے برکتوں پر برکت کے بخشنے کا یعنی پے در پے انبیا کے ہونیکا نسل ابراہیم میں بذریعہ اسحاقؑ دوسرا دعدہ نسل ابراہیم کے بڑھنے کا بہت درجہ جسمی عیز قومیں برکت پاوینگی وہ خاص بدولت اولاد اسحاق متعلق ہے جیسے درس ۱۴ سے تا ۱۸ فصل ۲۲ نامہ ابراہیم میں بذریعہ اسحاقؑ دوسرا دعدہ نسل ابراہیم کے بڑھنے کا بہت درجہ جسمی عیز قومیں برکت پاوینگی وہ خاص بدولت اولاد اسحاق متعلق ہے جیسے درس ۱۴ سے تا ۱۸ فصل ۲۲ نامہ ابراہیم میں لکھا ہے تو فرماتا ہے ۱۵ تب خداوند کے فرشتے نے دوبارہ آسمان سے ابراہام کو پکارا اور کہا کہ ۱۶ خداوند فرماتا ہے اسلئے کہ تو نے ایسا کام کیا اور اپنا بیٹا یعنی اکلوتا (یعنی بغیر اولاد سارا کے) دریغ نرکھا ہے اپنی قسم کھائی کہ ۱۷ میں برکت دیتی ہے تجھ پر برکت دونگا (یہ دعدہ بہ نسبت کثرت انبیا بذریعہ نسل اسحاق ہوا) اور بڑھاتی ہے تیری نسل کو آسمان کے ستاروں اور دریا کے کنارہ کی ریت کی مانند بڑھاؤں گا اور تیری نسل اپنے دشمنوں کے دروازہ پر قابض ہوگی اور تیری نسل سے زمین کی غیر قومیں برکت پاوینگی (جیسے درس ۸ و ۱۴ فصل ۳ کلیتوں سے ظاہر ہے پس درس ۱۸ فصل ۲۲ تکوین میں غیر قومونکے مقام پر ساری قومیں کرکے لکھنا محض غلط ہے جو خلاف درس ۸ و ۱۴ فصل ۱۲ نامہ گلتیونکی ہے **خبر ہفتدہم** درس ۴ فصل ۲۳ تکوین کی مطابق ابراہیم نے باوجود اپنی قیام وطن کے فرمایا کہ میں مسافر ہوں اسکی تفسیر درس ۱۳ سے فصل ۱۱ نامہ عبرانیون میں ہے کہ پردیسی ہونا حضرت ابراہیمؑ کا اس مقام پر بنظر اپنے وطن اصلی ہاران و بابل کے نہیں بلکہ بنظر اسکے ہے کہ آنکی اولاد اسحاقی رومیہ سے نکالی جانی معلوم تھی پر اولاد ابراہیم کے لئے وطن آسوقت مقرر ہوا جب سے رومیہ کے تباہ کرنیوالے اہل اسلام آئے کہ جنسے ساری خاندان برکت پاوین اسحاقی و اسماعیلی و عیصائی مدیانی ترک آنمیں سے ہیں جسکی تفصیل فصل ۱۲ تکوین کی شرح میں گذر گئی۔ اور ابراہیم کا پردیسی ہونا درس ۸ فصل ۱۷ تکوین کی مطابق آسوقت گیا جبکہ آنکی نسبت اسماعیل کی اولاد سے وعدہ پورا ہوا جسمیں وطن اسلامی کی طرف اشارہ ہوا اور فصل ۲۵ تکوین کی مطابق اسماعیل جو وقت وفات ابراہیم میں آئی وہ بوجہ وصیت اسلام کے آئی تھے جبکہ ساری اولاد آنکی پاس حاضر تھی اور ختنہ کے عہد کی وصیت اسلامی وصیت ہی ہوا ابراہیم نے سب اپنی اولاد کو کی جسکو فصل ۱۷ تکوین میں حکم ہوا اور فصل سورہ بقر میں ہم لکھیں گے اور یعقوبؑ کی وصیت بھی اسلام کی بات لکھیں گے جسکو پیچھے ہم لکھی رہے کہ ہر پیغمبر حسب آیت وَاَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ كَمَآ اَوْحَيْنَآ اِلٰى نُوْحٍ وَّالنَّبِيّٖنَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وفصل ۳۰ تک اپنی اعمال کی دولت اسلام کی خبر دیگئی اور انکی پیشینگوئی کی مطابق دولت اسلامی آئی اور لوط علیہ السلام ہمراہ ابراہیم علیہ السلام سفر حج و معمرین تھی پس جو وقت آسوقت تک ابراہیم نے پیشینگوئی کی اسلامی دولت کی حضرت تسلیم کرنیوالی تھے اور قوم اسمائیل بن ناحور برادر زادہ حضرت ابراہیمؑ کے نشان ہیں اور اونکے بیٹے روم نے پہلے روم کو بابل کی مانند [illegible] اور اونکی آبادی کو [illegible] تیلر کی تاریخ کو پس اس مقام سے روم الٰہی میں زمانہ فاروق تک جیسے واقدی میں ہے ایک مکان مقفل تھا کہ ہر ایک بادشاہ اسمیں قفل لگاتا جاتا تھا اور اُس مکان پر ایک تصویر تھی آسمیں یہ اشارہ کیا تھا کہ جب اُسکا رخ عرب کی طرف ہوجاوے جانو کہ خلیفۂ دوم حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا زمانہ مقدس ہے اور مکان کی [illegible] ایک صندوق تھا اُسکے اندر تختی رکھی تھی اسمیں لکھا تھا اُس بادشاہ کا نام جسکے کہو لاکہ اسکا وہ کہو لیگا چاہیے کہ وہ تبعداری اسلام کی کرے چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ بادشاہ موصوف آخر مسلمان ہوگئے اور یہ امر دراصل پہلے سے نشان چلا آتا تھا چنانچہ صالح علیہ السلام کی اولاد جو اسمیں مین حسب حدیث بسی ہے وہان بھی جیسے تاریخ انگریزی میں ہے ایک تختی زمان طارق کی نسبت لکھی ہوئی تھی اور عومن بن ناحور بھی بھتیجے حضرت ابراہیمؑ کے ہیں آنکے بیٹے ایوبؑ نبی کی کتاب کی پیشینگوئی اطلاع ۱۶ مقدمۂ سوم میں ہم لکھیں گے

خبر نوزدہم حضرت اسحاقؑ کی پیشینگوئی میں مخفی نرہے کہ حضرت اسحاقؑ نے حسب درس ۲۸ فصل ۲۷ تکوین کے وفات کے وقت یعقوبؑ کو دعا دی کہ آسمان کی اوس تجھ پر پڑے یعنی تیری اولاد پر دولت آسمانی کا کچھ اثر پڑے پس اس مقام سے بعد ملعونون رومیہ کے برباد کرنیکے بھی قوم یہود سے امت مقتصدہ موجودہ زمانہ اسلام میں اسلام لائی چنانچہ اسحاقؑ نے حسب درس ۲۹ فصل ۲۷ تکوین کے وصیت میں یعقوبؑ کو کہا آنکو جو لعنت کرے یعنی بخت نصر و رومیہ وہ ملعون ہو اور جو تجکو برکت چاہے یعنی ذوالقرنین و اہل اسلام وہ مبارک چنانچہ اہل اسلام نے یہود کی امن کے لئے ممالک مقدس غیر قوم رومیہ سے جو یہود کے دشمن تھی فتح کئے اور اکثر اولاد یعقوبؑ اسلام لائی جیسے اکثر اقوام افغان نسل اسرائیل سے ہیں کل دعائی قومیں بقول موخین انگریز کے دین یہودیت پر ہیں اور یاد رکھنے کی بات ہے کہ فصل ۱۲ تکوین میں ابراہیمؑ کی نسبت جو خدا نے فرمایا ہے وہ پہلے فرمایا ہے کہ جو تجکو برکت چاہے وہ برکت والا ہو یعنی ذوالقرنین اور جو تجھے ملعون کرے وہ ملعون ہو اور ساری خاندان تجھ سے برکت پاوین تو اسوجہ سے

---

۱ حضرت اسحاقؑ کی نسبت جو پیشینگوئی کتاب مین ہے وہ بہ نسبت حضرت اسماعیلؑ کے بہت کم ہے ۱ فصل ۱۲ تکوین میں دو ایک برکت ہوگا جو ذوالقرنین سے اسکی اولاد خوش ہوگی اور رومیہ سے تباہ ہوگی ۲ ملکت کنعان میں اسحاقؑ کی اولاد بس گئی رہیگی کو بلکہ بطور مسافر ۳ فصل ۱۵ تکوین کی پیشینگوئی جسمیں چار سو سال تک ہاجر کی بادشاہت کی نسل میں اولاد اسحاقؑ غلام رہی ہے پھر غلامی سے خلاص ہوگئی ہم فصل ۱۶ تکوین کی پیشینگوئی کہ ایک سارا سی ہی بیٹا ہوگا ۵ فصل ۱۷ میں اسحاقؑ کے دودھ چھڑانے کی دعوت کا ذکر اسمیں کوئی عظمت کی بات نہیں پر فصل ۲۲ تکوین میں ذبح اسحاقؑ کے بعد غیر قوموں کا اولاد سے برکت پانا ہے جو اسے چندے رومیہ سے ہوا ۶ ساری کے ساتھ وعدہ ہونے سے وراثت ابراہیمؑ کا مالک ہونا حسب فصل ۲۵ - اسکو مقابلہ کرو جو اسماعیلؑ کی نسبت ہمنے لکھی ۱۲ منہ

دمان پر پہلے برکت دینے والوں سے مراد ہمنے اولاد یافث سے ذوالقرنین وغیرہ لئے جو نوحؑ کی دعا مین تھے اور ملعون کرنیوالون سے مدیہ جو اہل اسلام سے برباد ہوے اور یہان پر اولاد ملعونون سے مراد بخت نصری ورومیہ ہین۔ اور برکت دینے والون سے ذوالقرنین واہل اسلام ہین۔ **خبر بستم** مخفی نرہے کہ اسحاقؑ کے ایک عیسو جنکو آدوم وسیعیر بھی کہتے ہین جنکو عرب والے عیص کہتے ہین دوسری پشرون یعقوبؑ ہوی جو عقب عیسو سے ملی ہوئی تھی اور عیسو کے الیفز ورعوایل دیوص وعیلام وفوح حسب تفصیل فصل اول تاریخ ایام اول کے تھے اور الیفز کے تیمان واومر وصفو وجعتام وقنز وتمنع وعالیق ہوے اور تیمان سوای تیمان اسماعیل صاحب مدینہ ہے اور عمالیق سے عوج بن لبسن تھا جو نو ہاتھ کا لمبا تھا نہ جیسے عوام مین عوج بن عناق کرکے مشہور ہے حالانکہ عناق کے تین بیٹون کے اور نام ہین اور عوج بن عناق کی نسبت ایک ہنسی کی بات تفسیرون مین لکھدی گئی ہے کہ سمندر سے مچھلی پکڑکے سورج سے سینکتا تھا حالانکہ اوپر سردی ہوتی ہے آیا وہ سینکتا تھا یا سرد کرتا تھا خدا اپنا دے ایسے ایسے واہی خیالون سے اور ہدون بدو جسکو عرب والے ہد ہد حسب سورۂ نمل کے کہتے ہین اور ہدوادوم کی مملکت کا شاہ تھا جو شام تیمانی کے بعد پیدا ہوا اور اُسکا ذکر سلاطین اول کی فصل ۱۱ مین ہے جو داؤد کے زمانہ مین سپہ سالار یواب نامی سے مصر کو بھاگا تھا اور پھر شاہ ادوم ہوا اور حسام بصری کے بعد شاہ ادوم تھا کہ رعوایل بن عیسو کے تخت وضاء وغیرہ ہوے اور ضاء کے یوباب مشہور بہ بصری شاہ ہوا جسکے شہر مین حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دو مرتبہ تشریف لے گئے اسوجہ سے فصل ۳۳ سفر خروج مین عیسو کو مبارکی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تشریف آوری سے ہوے اس وجہ سے بحیرا راہب نے جبکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چچا ابوطالب کے ساتھ تھے اور بسطور راہ راہب نے جبکہ مال مضاربت خدیجہ لیکر تشریف لیگئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو پہچانا اور کہا کہ یہ وہی سردار پیغمبر ہین اور عیسو کی اولاد کی اسلام کی بابت درس ۹ و ۳۰ فصل ۲۷ تکوین مین مطابق فصل ۱۱ نامہ عبرانیون کے اسحاقؑ کی دعای آسمانی اوس سے ہے کہ آسمانی دولت اسلامیہ ہوگی اسکا اثر اُنپر پڑکر وہ ایذا دار ہوے **خبر بست ویکم مشتمل ہے چند فوائد پر۔ فائدۂ اول** یعقوبؑ کی پیشینگوئی مین اسلام کی بابت واضح ہو کہ حضرت یعقوبؑ کے بارہ بیٹے تھے روبن شمعون لیوی یہودا یسا کار زبولون دان یوسفؑ بنیامین نفتالی گاد اشیر اور یوسفؑ کے منسا وافریم ہوے اور وفات کرتے وقت یعقوبؑ نے یوسفؑ وعیسو اسباط کو اپنے پاس بلایا اور اُنکو مہربانی وصداقت کی وصیت کی اور صداقت سے مراد وہی صداقت ابراہیمؑ ہے جو درس اول فصل ۱۷ تکوین مین ہے حکم حضرت ابراہیمؑ کو ہوا کہ تو اسلام لا تو حضرت ابراہیمؑ ایمان لائے ہین جیسے سورۂ بقر مین بیان ہوگی پھر حضرت یعقوبؑ نے کہا کہ مجھکو میرے باپ دادون کے مقام مین دفن کیجیو پس باپ اُنکے اسحاقؑ ہین اور باپ دادون مین اسماعیلؑ کہ بڑے عم ہین و ابراہیمؑ آگئے جیسے قرآن سے ظاہر ہے اور ابراہیمؑ کے نسل جانچ سے اُنکی پیشینگوئیان جو مقدمۂ تکوین کے منظور کی تو اس منظوری کے سبب یعقوبؑ نے سجدہ ادا کیا جیسے درس ۱۴ فصل ۱۱ نامہ عبرانیون کی تفسیر سے ظاہر ہوگا چنانچہ درس ۱۹ مین ہے کہ وفات کے وقت اپنے سر بانے بستر پر خدا پرستی مین یعقوبؑ جسکے اسکی تفسیر درس ۱۴ فصل ۱۱ نامہ عبرانیون مین ہے کہ امید آیندہ یعنی اسلامی کی وجہ سے سجدہ کیا الغرض اس طریق سے یہ قصہ قرآن کی مطابق بابت وصیت یعقوبؑ کی ہے جو اسباط کو کی جنسے مراد یوسفؑ بنظر منزلت کے بصیغہ جمع ہین اور نیز درس ۵ فصل ۴۸ تکوین مین ہے کہ یعقوبؑ نے یوسفؑ کے لئے برکت چاہی کہ تیری اولاد کے نام ابراہیمؑ و اسحاقؑ پر رکھے جاوین پس ابراہیمؑ واسحاقؑ کے بزرگ جانچ ہین ابراہیمؑ واسحاقؑ کی وصیت بھی اسلام کی بابت یعقوبؑ نے مانی پر حسب درس ۲۵ فصل ۴۹ تکوین کے ابن یوسفؑ منسہ کے بڑی ہونیکے باوجود افریم کو دعا دی اسکی وجہ یہ ہے کہ افریم بڑے سردار کی نسل سے عبداللہ بن سلام جو بڑے سردار یہودی کہلاتے ہین مؤمنین سے ہوے اور منسہ کو بھی دعا دی جسسے بعض افغان اولاد یوسف کہی جاتے ہین جو ممالک کیلان مین بسا ئے گئے۔ اور روبن کے پانچ بیٹے تھے حنوک وپلو وحصرون وکرمی ویوآئیل اور یوایئل کے حسب درس ۵ تاریخ ایام اول کے سمعیا اُسکے جوج اُسکے میکا اسکے رایا یاہ اُسکے بعل اُسکے بیئرہ ہوا جو مملکت گیلان ماجوج مین بسایا گیا تو اُسکو قوت وشہروری کی دعا دی چنانچہ روس کی قوت کو اُنکون سے ملاحظہ کیا جاتا ہے جو دنیا مین قدیم بڑا وعزت مین افضل ہے مگر ساتھ اسکے پانیون کا جوش کہا کے بڑا نہ ٹھہرا جسکے اولاد وائی روس کافر مقابل خدا کی ہے اور شمعون ولیوی کو دوہائی کہا کہ لیوی سے موسیٰ وہارون نکلے اور اُن دونون بہائیون مین سے چونکہ بنی نضیر وبنی قریظہ مکار منافق وکافر ہونیوالے تھے تو اُنکو مکار ہی فرمایا اور فرمایا کہ انکے مجمع مین اے میری جان دخل نکر اسمین اشارہ بنی نضیر لیوی وبنی قریظہ بنی شمعولی کے منافقین وکافرین کی طرف کیا کہ منافق مکار ہوی اور سنکر اُنکے وہ جنمین اہل حق کو شریک ہونا تھا جس سے اُنکی بعض اولاد اسلام لاکر اُنکی صحبت مین منافق ہوے اور بنی نضیر سے حضرت صفیہ ام المؤمنین ہین جنکی قوم نے ایمان قبول نکیا اور وہ قوم جلاوطن ہوئی اور حسب فصل ۲۰ حزقیل کے بڑی خراب ہوئی اور بنی قریظہ کے جوان مقتول ہوی اور انکی اولاد مشرف باسلام ہوئی اور لیوی کی نسل سے گرشون وقہات لیوی اور قہات کے عمران واظہار وحبرون وعزی ایل ہوی اظہار کے قورح مشہور بہ قارون ہوا جسکے ساتھ اون بن فلت نسل روبن وداتن وابی رام اباب کے بیٹے

ڈھائی سو کے قریب حسب فصل ۱۰ کتاب اعداد کی دعا موسیٰ سے زمین میں کھپ گئے اور اوسکا خزانہ ایک جماعت جو اس سے کم ہو اوٹھاتی تھی نہ جیسے اکثر مفسرین کا قول بلا تحقیق و بغیر مطالعہ انجیل کے ہے اور عمران کے ہارون و موسیٰ و مریام نہیں پیدا ہوئے اور ہارون کی اولاد میں نبوت چلی و محروم الارث رہی تو اس وجہ سے حضرت بتول رضی اللہ عنہا محروم الارث ہوئی دوسری کی وراثت بطور شریعت دوسرے اشخاص سے نہیں ہوتی بلکہ بطور خلافت و وعدہ ہوتی ہے اسی سبب سے ابراہیمؑ نے اسماعیلؑ کو کچھ نہ دیا کہ خلیفہ اونکے بالفعل اسحاقؑ مقرر ہوئے تھے پس اس وجہ سے مرد مقدس کو ہارون و عورت مقدسہ کو اخت ہارون کرکے شہرت ہوئی اس مقام سے مریمؑ مادر مسیحؑ اخت ہارونؑ کرکے ہوئیں پھر مخفی نہ رہے کہ حسب ورس ۱۸ فصل ۲۰ گلتیوں کے انبیا کی وراثت جیسے اسحاقؑ کی بطور معمول شریعت کے نہ تھی بلکہ بطور وعدہ تھی جیسے موسیٰؑ کی اولاد و برادر اودون کے حال سے ظاہر ہے کہ وہ گروہ معاشر الانبیا کرکے ہیں وہ گروہ محروم الارث ہے وہ بطور نذرانہ قربانی وغیرہ کے جو ہوتا وہ لیتے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو فصل ۱۸ سفر عشنی میں مثل موسیٰؑ فرمایا گیا ہے نظر بران نحن معاشر الانبیا کا ارشاد ہوا پس آیت وورث سلیمان داؤد اور نیز جعام بن سلیمانؑ کا وارث ہونا سلیمانؑ کی سلطنت کا بطور وعدہ منافی نہوا اس جگہ سے موسیٰؑ کے خلیفہ نسل لاوی سے کوئی نہیں بلکہ یوشع بن نون نسل یوسفؑ سے ہوئے نہون نے کالیب کو خلیفہ کیا کالیب کے بعد اوسکے بیٹے بطور مشورہ کے خلیفہ ہوئے اور بعد کو خلافت میں ضعف آگیا ویسے ہی ابوبکرؓ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ حسب وعدہ آیت لیستخلفنکم فی الارض کما استخلف الذین من قبلکم کے ہوئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے باتفاق سنی و شیعہ کے ابوبکرؓ کی نسبت فرمایا کہ میرے بعد ابوبکرؓ خلیفہ ہوگا اور اوسکے بعد تیرا باپ اسے حضعہ جیسے زیر آیت اذا سر النبی الی بعض ازواجہ حدیثا کی تفاسیر اہل سنت و شیعہ میں صافی میں لکھتے ہیں پس بعد حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے حسب خطاب آیت وبیان تفسیر حدیث کے ابوبکرؓ خلافت حقہ پر مبنی جو نسل عبد المطلب سے نتھا اور انہون نے عمرؓ کو خلیفہ کیا جیسے یوشع نے کالیب کو اور بعد کو مشورت سے جیسے مشورہ شوریٰ میں ہم بیان کرینگے عثمانؓ خلیفہ ہوئے جیسے ابن کالیب اور بعد اونکے علیؓ خلیفہ ہوئے اور جیسے ہارون کی اولاد معاشر الانبیا ہوئی اور علیؓ بمنزلہ ہارون کے ہیں تو اونکی اولاد میں حسب آیت وجعلنا للمتقین اماما کے جیسے سورۂ فرقان میں امام حسینؓ کی نسبت جو مبشر بگوی ہے اوسمیں لکھیں گے امام ہوئے پس اس مقام سے علی بمنزلہ ہارون ہوئے گو ہارون موسیٰ کے روبرو انتقال کر گئے تھے اور وصی تھے اور علیؓ بعد میں موجود رہے اور وصی تھے جیسے آیت واذ دعشیوتک الاقربین کی تفسیر ہم لکھیں گے اور مطابق وصیت کی کارینہ ہوئی الحاصل موسیٰ کے زمانہ سے اسلام کی پیشینگوئیوں کی دھوم مچی یہانتک کہ دس کلمات میں سے دوسرے کلمہ میں حضور رحمۃ للعالمین کی نسبت اشارہ ہوا اور چوتھا کلمہ سبت کی تعظیم میں اسی سبب سے مقرر ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ساتویں ہزار میں وجود آدم سے بھی زمانہ میارک نبوت کا مقرر ہونا تھا اور فصل ۱۸ اسفر عشنی و ۳۳ سفر عشنی کے سوا صندوق عہد میں تسکیں بوجہ نقشہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دولت کے سبب تھی جسمیں عشرۂ جشرہ و حضرات حسنین و سات چراغ پیشینگوئی حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تھے جو ظہار کی ہوکر ایمان لاتے تھے جنکے نام بسار و عدا اس بد بلعام و عبر و جیر و عاش و لعیش ہیں اور دوسرے بہت سے مقام پر کتاب موسیٰ میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت پیشینگوئی ہے جیسے کچھ ہم لکھیں گے۔ اور یہود کو بہت کچھ یعقوبؑ نے دعا دی چنانچہ درس نہم و دہم فصل ۴۹ تکوین میں فرمایا کہ حکومت کا عصا اور حق کا ثابت کرنیوالا یہود اسے تمام ہوگا جب تک کہ شیلو نہ آوے یعنی حکام عادل قوم یہود میں رہینگے گو کسی زمانہ میں مثل زمانہ بخت نصر کی تنبیہ ہی اوسکو ہو پر شیلو یعنی مسیح کے بعد منقطع ہو جاویگی جسپر قومیں جسنے مراد غیر قومیں ہیں جیسے فصل ۴۲ یشعیا کی تفسیر سے ظاہر ہوگا جمع ہوں گے جبکہ قوم یہود اور تکو تسلیم نہ کریگی تو غیر قوموں کو تعلیم ہوگی وہ اپنا گدھا انگور کے درخت سے بان اپنے گدھے کا بچہ فاصۂ انگور کے درخت سے باندھے گا یعنی مسیح قوم یہود کو جو انگور مثال میں تباہ کردیں گے جبکہ مسیح اونکو لعنت کرینگے کہ گدھا بانہ نہایت بیحیائی و بربادی سے ہے دیکھو فصل ۵ یشعیا کو مسیحؑ کی تعریف میں اور تیلو اپنا لباس می مین اور اپنی پوشاک اب انگور مین دھوئیگا تفسیر اسکی فصل ۶۳ یشعیا میں صاف صاف ہے جو مسیح اور موسیہ ہوتے ہوئے ممالک یہودیہ میں سرخ لباس سے مسیح آئے یعنی یہود کے خون میں جو آب انگور می کی مثال پسندیدہ تھا مسیحؑ نے اپنی لباس کو تر کیا کہ اونکی لعنت سے وہ تباہ ہوگی کہ مسیح حسب ورس ۴۴ فصل ۲۴ متی کی صلح کے لئے نہ آئے تھے بلکہ قوم کی بربادی کے لئے آئے تھے اور تیلو کی آنکھیں شراب سے سرخ ہونگی یعنی یہود کے خون سے کہ انہون نے سخت بدمعاشی اپنی کی اور تیلوں کے دانت سفید ہون گے یہ ظاہر ہے اس سے ظاہر ہوا کہ درس ۴۴ فصل ۹ نامہ عبریان کا مطلب بہت صحیح ہے کہ مسیح قوم یہود اسی نکلے جنکی قوم کی نبوت کی بابت موسیٰ نے کچھ نہیں کہا گو تیلو کا ہونا قوم یہود اسے وہ اس فصل میں قول یعقوبؑ سے ظاہر ہے نہ نبوت کا ہونا کہ وہ قوم یہود اسے شمار میں آئی یہ دوسری بات ہے اور پیشینگوئی مسیح کی نسبت اشارات فصل ۴۲ سفر عشنی میں غیر قوموں سے بربادی میں نسل یعقوبؑ کی نسبت میں ہیں پس نسل یہود کا رکے نہیں کہ برادران اسرائیل کی اولاد ہی ہوں جو فصل ۱۸ سفر عشنی میں کیا جاوے کہ مسیح کی نسبت یہ پیشینگوئی ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آنکھوں میں سرخ ڈورونکی خبر غزل الغزلات سے ظاہر ہوئی ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہود کے برباد کرنیوالے تھے البتہ مسیح اونکی بربادکرنیوالے پہلے ہی تھے اور اب بھی رجال کو اور اوسکے ساتھیوں کو جو بہت مقدس پر حسب فصل اول دوم یشعیا کے شرارت کرینگے برباد کرنیوالے ہونگے اور یہود اکی گمان

عورت سے عیر و اونان و سیلا ہوی عیر کی عورت مسماۃ تمر تھی عیر مر گیا تو حسب دستور شریعت یعقوب کی وہ اونان کو بیوہ پہنچی اور اونان مر گیا تو سیلا کو بیوہ پہنچی پر تمر سیلا کو خیال میں نہ لائی اور اپنے باپ کے گھر چلی گئی اتفاق سے یہودا کو سفر درپیش ہوا کہ شہر پدر تمر میں گیا تو تمر نے یہودا کو پہچان لیا پر انصاف یہ ہے کہ یہودا نے تمر کو نہ پہچانا اور خرچے سے حذر نا نہیں آئی شاید اُس شریعت میں بجائے مہر ہوتی ہو تو تمر نے یہودا سے حمل لیا اور اُس سے دو بیٹے ایک پہارس بمعنی پہاڑ قوی اور دوسرا صارح پیدا ہوے پس پہارس کے حضروم اُسکے ارام اُسکے عمیناداب اُسکے نحشون اُسکے برعزم اُسکے روت موابیہ سے عوبید اُسکے یشے اُسکے داؤد ہوی اور اُنکے قریب ۱۹ پیڑھیوں کی ہوے پر سلیمان جو اوریا کی عورت بنت سبع سے پیدا ہوی تھے سب ہی خرد تھے تو ساری بادشاہت داؤد و سلیمان کو حسب وعدہ پہونچی نہ بطور شریعت اور سلیمان کے رحعام ہو جو بسبب وعدہ کے وہی خلیفہ ہوے جو اُنکے عصا تھا تو ایک سال تک قوی رہی اُسکے ابیاہ اُسکے آسا اُسکے یہوسفط اُسکے یورام اُسکے عزیا اُسکے یوتام اُسکے آخزیہ پرست اُسکی حزقیا خدا پرست اُسکے منسی اُسکے امون اُسکے عادل یوشیا اُسکے یکونیا اُسکے سلتیئیل اُسکی زروبابل اُسکے ابیود اُسکے الیاقیم اُسکے عازور اُسکے صدوق اُسکے اخیم اسکے الیود اسکی العزر اُسکے متھان اُسکے یعقوب اُسکے یوسف شوہر مریم ہوی جیسے متی کا قول مدلل ہوا اور ہر چند یہ ممکن تھا کہ یوسف کی ماں کا نکاح دوسرے شخص پہلے سے سوای یعقوب کے ہوا ہو تا لیکن لوقا خود اوس سلسلہ کو ظنی کہتا ہی اور پہر لوقا کا خیالی سلسلہ اُس صورت ہی بھی خلاف قیاس ہی کہ اُسوقت میں ہزار سال میں ۴۲ واسطے ہو جاویں اور متی نے تین مقام پر مراتب بتلای اور مزبور ۳۵ کو متی کا کہنا موافق ہی حسین مسیح کا ذکر ہی اور سلیمان کا جنکے ماں صورہ سبا و دفیر کی مملکت کی بیٹیاں آئیں پس اس سے ظاہر کہ متی کی تحریر غالباً اکثر صحیح ہے الحاصل یوسف نجار کا نکاح مریم پارسا سے ہوا بعد اسکے کہ بقدرت خدا حاملہ ہو چکیں تہیں اور یعقوب نے زبولون کو وعدای کہ سمندر کے کنارہ اوجہاز و نکا بند ہوگا اور وہ نفتالی جلیل کے پاس اورن کے حوالی میں زمانہ مسیح میں تہا جہاں حسب فصل ۴ متی دفصل ۱۲ یشعیا کی مسیح کا قیام گاہ نبوت کی زمانہ میں زیادہ رہا اور بنیامین کو بھاڑ نیوالا بھیڑیا کہکے دعاوی انسے غالباً یامین داسد واسید صحابی مدنی میں جو زبورمیں اُنکی نسبت پیشینگوئی ہی الحاصل اس عرصہ میں چونکہ اکثر اسلام لائی اُنکی قومیں تمیز مشکل ہے ہی پر بارد گر آنے مسیح میں بارہ قومیں سے حسب فصل ۷ مکاشفات کے انکی ایک لاکھ چوالیس ہزار کی تلاش ہوگی جیسے مزبور ۸۷ بھی ظاہر ہی غالباً جو اس زمانہ میں سوای دُہائی قوم کے جو منقود ہیں تالاش مسیح سے ملجاویگی **فائدہ** مخفی نہ رہی کہ اسوقت میں قوم یہود میں سے جو مسلمان وعیسائی نہیں ڈہائی تین فرقے باقی ہیں بنی یہودا اور بنیامین و بنی یوسف کی ایک قوم باقی و خود ہی قومیں اسلام میں آئیں کہ انمیں سے بہت اسلام لائے اور چونکہ فصل ۲۳ سفر مثنی و ۱۲ یشعیا میں تیرہ یعنی طیبہ مدینہ طیبہ کو ہجرت گاہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لکہا ہی اور ملک عرب بامن تہا بالخصوص ملک حجاز تو ہنگام ہربادی اپنی میں رومیہ میں اور پہلی کی ہر ایک فرقہ قوم اسرائیل نے مدینہ و حوالی مدینہ کو احاطہ کیا تہا تا کہ حسب فصل ۸ سفر مثنی و ۲۰ حزقیل کے خدا کا کلام اسوقت میں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معرفت باشاعت سب کو سنایا جاوے تو بنی افریم تبنقاع میں اور بنی یہودا قموص میں اور بنی لیوی سے بنی نضیر و بنی قریظہ بہی شمعون ہیں کیونکہ دونوں بہائیوں کی قدیم سے اولاد ملی جہلی آئی ہی اور یوسف سے منسی و افریم ہی ہیں اور اون بارہ کے قبیلہ یہ تہے کہ ینہ ۲ ناعم ۳ نفطالی ۴ مسطیح ۵ سلام ۶ دمشق ۷ فدک ۸ وادی القری ۹ قموص ۱۰ بنی نضیر ۱۱ بنی قریظہ ۱۲ قینقاع یہ سب مدینہ و اسکی حوالی میں بسنے لگے تہے تا کہ سب قومو نکو مثل تعلیم موسیٰ تعلیم اسلام و عبادت **خبر بست و دوم** یوسف کی پیشینگوئی میں اسلام کی بابت مخفی نہ رہی کہ درس ۴۹ فصل ۵۰ تکوین میں سبت کی رعایت سے سات دن میں وصیت اپنے باپ کی پوری کی اور درس ۵۰ فصل مذکور میں فرمایا کہ یقیناً خدا تمکو یاد کریگا یعنی روبہ سے بربادی کے بعد اسلام کے زمانہ میں **خبر بست و چہارم** حضرت ابراہیم کی ایک حرم تہیں مظراوہ نام اُنکی ذمران و یقشان و مدان و مدیان و یسباق و شوح ہوی اور مدیان کی عیفا و عیفر و حنوک و ابداع والداعام ہوی پس مدین میں رہا و اسے ایک مدین میں رہا و اسے ہر قوم مشہور شعیب ہوی اُنکی پیشینگوئی اسلام کی نسبت رعایت سات مراتب سے ظاہر ہی جو قوم موسیٰ کے لئے سات درجات مقرر کئی اور چار بیٹے مدین کے زمانہ وفات ابراہیم میں یورب کو بھیجے گئے کہ مملکت تارہ بن یافث تک پہونچی وہ چار قومیں مغلو نکی ہوئیں ارلات برلات فاوجین جلابر اور مدین ہی ہیں اور عیفا کی نسل سے ترک چنگیز خان و عثمانی قونیہ و سلجوقیہ دریافت ہوتی ہیں جنکی حسب فصل ۶۰ یشعیا کے اونٹنیاں کھیہ یورشلم عرب پر بھر کر آتی ہیں اور حسب حدیث صحیح کی بنی قنطورہ سے سلطنت عرب یعنی عباسیہ سادات کی متصل ہوئی اور نقیبوں سے سادہ دوانیم ہوے اور دون بن اسدرین جزیرہ قیدار وہ ہیں جو درس ۲۳ فصل ۲۵ یرمیا و درس ۱۳ فصل ۴۹ یشعیا میں مذکور ہیں کہ مقام ابوامد مدینہ کے متصل بستے ہیں **خبر بست و چہارم حضرت اسماعیل کی پیشینگوئی میں اسلام کی نسبت** جو آدم سے چوتہی پشت کے شروع عرب میں ہیں اسی سبب سے ساری نسل اسماعیل کی جو کی تعظیم زمان قبل ولادت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کرتی چلی آئی ہی جو ساتوان روز گنا جاتا ہی علی ہذا ساتویں ماہ رجب کی عظمت بوجہ مذکور انمیں ہی پس اس سے ظاہر کہ اسماعیل اُنکی جد سے یہ امر متفق علیہ اُنکو پہونچتا اور اسماعیل کے بارہ بیٹے مطابق درس ۲۵ فصل ۱۷ تکوین کے یہ ہوئی ۱۔ بنایوث جو صحرای فاران مدینہ کی جانب شمال تا ینبوع بسا دوسری قیدار صاحب حشمت ہوی وہ حسب فصل ۶۰ یشعیا کے اہل مکہ سے تہی جنکی نسبت فصل مذکور میں ہے کہ نبوت عرب میں بنی قیدار ہیں اور ہجرت یعنی طیبہ میں جو مدینہ ماپہ ہی اور بعد ایک سال ہجرت کی قیداری سردار یعنی بدر ہیں اور جاویگے اور حسب فرمودہ مشاہد ہوا پس زیادہ تحقیق کی حاجت نہ رہی اور فصل ۱۷ نامہ گلتیون میں عہد جدید کا مقام سینا کر لکہا ہی جہاں عرب میں کان مقدس و اجری اولاد ہاجر کی ہی یعنی کہ تیسرے ادبیل ہوی وہ قریب ان دونوں کے بسے

چوتھے حشام ہوئی انکی ایام کا یتہ نہیں یا پانچویں سماع ہوئی وہ بحدمین بسے چھٹے دومہ ہوئی دومۃ الجندل جسے بسا جنکی نسبت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وخالد ولید کی وجہ سے فصل ۱۰ یشعیا میں پیشگوئی ہے جسکا ذکر فصل ۲۱ یشعیا میں آتا ہے سالقہ مشکا ہوئی دیسن میں گئی آٹھویں حدد والی حدد یدہ ہوئی ۹۔ تیماجو طیبہ کرکے اسلام میں ہے یعنی مدینہ جنکی بستی بچرگاہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فصل ۲۱ یشعیا میں لکھی ہے جسمین سلع پہاڑی ہے جسکا ذکر فصل ۴۲ یشعیا کی پیشینگوئی میں ہم لکھیں گے جسمین خندق کی فتح کا ذکر ہے۔ ۱۰۔ یطور ہوئی وہ جدور کرکے مشہور ہے گیارہویں تا قیس ہوئی وہ صوای عرب میں بسے بارہویں قیدماہ ہوئی جنمین بقول مسعودی اصحاب الرس تھے یہ موافق اپنی قصبوں وقلعوں کے بارہ سردار تھے اور حضرت اسماعیل ایکسو سینتیس سال کی عمر ہوکر وفات یافتہ ہوئی کہ حسب درس ۱۸ فصل ۲۵ پیدائش کے حویلای عرب سے جو ابن قحطان سے جنوب عرب میں تھا اشور رہی جو صحرا کو جاتے ہوئے اور اُنکا مسکن اُنکی ہمائیوں اسماعیو نکی حضور رہین پڑا پس اولاد اسماعیل و اولاد اسحاق بہائی بہائی جیسے تھے ویسے تورات میں کہلائے اس سے فصل ۱۰ استثنا میں بارہ قومون اسماعیلون اولاد یعقوب کے برادر دینین ختم المرسلین کی خبر دی گئی نہ اولاد بارہ اسرائیل میں دجونکہ اُنکی بارہ قومونکی مجمع میں ہونا اسماعیلی نبی کا فصل ۱۸ مذکور میں لکھا ہے وہی مدینہ والے کے حوالی میں بارہ قومون کا اجتماع ہوا تھا جیسے ہمنے بیان کیا اور فصل ۲۵ پیدائش کے مطابق محملت وباسمات دو بیٹیون اسماعیل کی شادی عیسو ابن اسحاق سے ہوئی اور سیر المتقدمین والمتاخرین میں ٹیلر نے مورخ نے دوسری کتابونمین انگریزی کی لکھا ہے کہ عرب مین پیغمبر اسماعیلی کی خبر مشہور تھی گو اپنی ناواقفی سے ٹیلر نے نبوت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا سنکر ہے اور خصوصیت اعجاز قرآن کی نسبت مورخ کو معلوم نہین کہ ہمنے چند بار لکھا اور دوسری اعجاز و پیشینگوئی کا انکار کیا حالانکہ صدہا پیشینگوئی کا اظہار قرآن شریف مین ہے جیسے ہم بیان کرینگے

خبر بست و پنجم قیدار بن اسماعیل کے شرف مین مخفی نرہے کہ فصل ۲۱ یشعیا مین النبوہ فی العرب وفی بنی قیدار کرکے ہی نسخہ عربیہ ۱۸۱۱ عیسوی مین پس کیسا شرف قیدار کو اس خبر سے حاصل اور فصل ۴۲ یشعیا مین حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو رسول خداوند وصاحب شجاعت قیداری کرکے لکھا ہے جیسے منصل ہوگا اور فصل ۶۰ یشعیا مین کہ صدر تعریف قیدار کو اُنکی اولاد کے شرف سے حاصل ہے اور اُنکی اولاد کی نسبت پیشین گوئی کو خیال کرنا چاہئے اور قیدار کے سوداگر فصل ۲۷ حزقیل مین مشہور ہین جنکی نسل سے قریش کی سوداگری مشہور عالم ہے اور اُنکی خوبی کا ذکر تفسیر مزدوجہ مین غور کرو **خبر بست و ششم** حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نسبنامہ مین حضرت قیدار حضرت اسماعیل سے مخفی نرہے کہ قیدار بن اسماعیل حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جد ہین جیسے کتب سالقہ سے ظاہر ہے اور ہر چند اونسے تا معد بن عدنان بعض نامونمین اختلاف ہے نہ ایسا اختلاف جو نسبنامہ مسیح مین کتاب متی و لوقا مین ہے کہ سری سے سلسلہ کی دو سرا مبتدل ہوا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سلسلہ مین عدنان تک اتفاق ہوا اور عدنان سے اوپر دو سلسلہ مین ایک پورا دوسرا ادھورا ہی جو پورا سلسلہ سے لیا جاتا ہی اور پورا سلسلہ قرطبی نے جیسے تاریخ ابن خلدون مین ہی بعض نسابین سے نقل کیا جنکو معد سے تا اسماعیل نسب یاد تھا اور اُسکا مقابلہ اہل کتاب سے کیا تو دونون نسخے مطابق ہوئے جسمین یہ چالیس نام ہین کہ اسماعیل کے قیدار اور قیدار کے حمل ۳ ہوئے اُنکی نبت ۴ انہین نبت کا ذکر فصل ۶۰ یشعیا مین بات چیت کی ہے کہ اُنکی سیرمین مدیح پر آوینگی اس مقام سے بعض ناواقفین مخالفین فصل ۲۱ یشعیا کو شبہ گذرا کہ مکہ والی نسل نبت بن اسماعیل سے ہین اُنکے مرد ۵ اُنکے سماع ۶ اُنکے زراح ۷ اُنکے ناجت ۸ اُنکے معد ۹ اُنکے اہتام ۱۰ اُنکے افتاح ۱۱ اُنکے عیسی ۱۲ اُنکے حسان ۱۳ حسان سے ابراہیم تک چودہ واسطے ہین یہ گویا معجد راود ۱۴ ہین جیسے حضرت ابراہیم تک چودہ واسطے ہین اور حسان کے عنقا ۱۵ اُنکے رعوا ۱۶ اُنکے یحبی ۱۷ اُنکے یرحوی ۱۸ اُنکے لبن ۱۹ صاحب جمال احد اس مقام سے لبن کے پہاڑ احد کی نسبت جو قولی دار ہی درس ۹ از نبو ۲۰ ۶۸ کی پیشینگوئی ہی جو تمنین سے آتی ہے ۱۹ اُنکے ہوذا ۲۰ اُنکے عبدیا ۲۱ اُنکے عنقنا ۲۲ اُنکے مسمع ۲۳ اُنکے ماحور ۲۴ اُنکے ماحی ۲۵ اُنکے کاکم ۲۶ اُنکے فاح ۲۷ اُنکے بدلان ۲۸ یہ معجد گویا حضرت یرمیا کے ہین جو معجد یکونیا کی ہین جو احد اور یوسف شور یرمیا سے ہے کہ بابل مین پکڑ آیا ۲۹ اُنکے بلدرام ۳۰ اُنکے قعوا ۳۱ اُنکے ناحیل ۳۲ اُنکے ابوالعوا ۳۳ اُنکے مشاہیل ۳۴ اُنکے لوذ ۳۵ اُنکے عوض ۳۶ اُنکے سلامان ۳۷ اُنکے ہبیص ۳۸ اُنکے اذ ۳۹ ہوذا ۴۰ اُنکے عدنان ۴۱ اُنکے معد ۴۲ اور معد کا زمانہ یرمیا سے یا زکریا ہین یہ جیسے نہین مل سکتا بلکہ زکریا یا یحیی کے معصر معد مین اور نیز معجد یعقوب پدر یوسف شوہر مریم ہین پس یوحنین کا معد کو یرمیا کے زمانہ مین لکھنا ہوسکتا البتہ وہ خبر یوحنین کی صحیح ہوسکتی ہی جو معد کی اولاد کی نسبت لکھتے ہین کہ بڑی زبردست تھی اور ایک اُنکے بیٹے نے جو سوای مصر ہین بنی اسرائیل کو ستایا تو بنی نے معد کی اولاد کی نسبت بددعا دینی چاہی تو حکم مخالفت بددعا کا ہوا کہ معد کی نسل سے ختم المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام ہونگے پس قریب ہی کہ وہ زمانہ زکریا یا یحیی کا ہو اور زکریا و یحیی کی پیشینگوئی نبی ختم المرسلین کی نسبت ہم اجمل سے بیان کرینگے تو زمانہ ان زکریا مین پیغمبرون تک اسماعیل علیہ السلام کی اولاد کا سلسلہ عدنان و معد تک لکھا ہونا قوم یہود کے پاس قریب قیاس ہی اور وہ سلسلہ یون مذکور ہی جو اہل کتاب سے ملا ہی کہ عدنان بن ادد بن ہمیذع بن ہمیسع بن سلامان بن عوض بن سواری بن شرخی بن نعمانی بن کہ دانی بن خدانی بن قلدسانی بن بدلانی بن طہبی بن جرم بن یخشی بن معما کی بن عافاد بن افدای بن ہمرانی بن بسانی بن تیرانی بن عمرانی بن ملحانی بن رعوانی بن عافانی بنی ویشانی بن عاصاد بن مسبادی بن تلمانی بن قصاری بن فاحث بن زراح بن شمانہ بن ہری بن صفابان جمع بن قیدار بن اسماعیل بن ابراہیم اس سلسلہ مین ہمیذع و ہمیسع دو کرکے ہین اور اصل ایک ہین اور ایک نام کی پہلے رواج سے وایک کے بعد کو باقی دراصل وہی اشخاص ہین جو پہلے بڑی سلسلہ مین ہین فرق نام وخطاب کا ہی اور بعد کو قوم یہود کی سخت بربادی رومیہ سے ہوئی تو معد عدنان سے اہل مکہ کو اپنی سلسلہ کے یاد رکھنے کی ضرورت پڑی اور حدیث کذب النسابون افوق عدنان اذ لا ضعیف ہے دوسری انکی نسبت ہی جنہون نے نام مکہ کے لکھے اور یہ سلسلہ مسیح سے بکر اعتبار کا ہما سلسلہ ابراہیم کو بھولوقا کا سلسلہ لکھا ہو مخفی خیالی ہے جیسے خوشنویسی کرکے لکھتے ہین بلکہ

متی اول یا دوسری کا سلسلہ قابل اعتبار ہی اسکی موافق ہمارا سلسلہ ہی اور بعد کو چھ سو سال کے قریب بین اثنارہ میں واسطون کا ہونا قریب قیاس تا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے اور معد کے ہزار ہو جو بمعنی قلیل سے کیونکہ اُنکی پیدایش کے بعد معدنی ہزار اونٹ نوبت بنوبت قربان کئے تھے اور پر کہا تھا کہ تھوڑی ہیں اور یہ گویا اول ذبیحین ابا واجداد حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایک ہین انکے حضرت اُنکے بعد یاس کے الیاس بفتح ہمزہ ہوی وہ تلمیذ کی آواز حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نو مبارک سی اپنی پشت سی سنتے تھے جنکی اولاد کا یہ تزبہ ہو جو مفصل ہوگا کیا جاوی بتعجب ہی کہ اپنی پشت سی ایسے ارشادات دریافت کرین اُنکے لحی وقمد ومدر کہ ہوی اور لحی کے عرو ہوا جسے بت پرستی کی بنیاد دلمین ڈالی اور مدرکہ کے ایک خزیمہ ہوی دوسری دودان ان دون کا حال فصل ۱۲ یشعیا مین ہی جو ابوا مین بسے اور جزیمہ کی کنانہ اور کنانہ کے ایک مرہ ابو یرج دوسری عبد مناف تیسری عارث جسے بنی کنانہ مشہور ہین اور چوتھی نضر ملقب بقریش ہوی جنکی وجہ تسمیہ سورۂ قریش مین بیان ہوگی کہ اللہ تعالی نے اُنکو دلمین جاڑے وگرمی کے سفر کی الفت ڈالی تو الفت پاتا قریش کی نسل کا جاڑے وگرمی کے کوچ کا باعث ہوا جیسے سورۂ مذکور مین ہم بیان کرینگے پس اس معرسے قریش کی عزت زیادہ ہوئی وہ موحد کامل تھے اُنکی ایک حارث ہوی اور عبیدہ بن عبد اللہ جراح بن وہب بن محمد نسل حارث سے تھی دوسری محارب جس سے کرز ابن جابر بن جبل بن حبیر بن عمر بن سیناء ہی تیسری مھر ہوی اُنکے مالک اُنکی لوئی اُنکے غالب اُنکے کعب ہوی جنکا بطون شنگوئی شعر ذیل مشہور و معروف ہی

شعر علی غفلۃ یاتی النبی محمد ۔ فیخبرھا اخبارہ صدق بجیرھا ۔ یعنی ناگہان تشریف لاوین حضرت محمد نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پس خبروی خبرون کا خبردار یعنی اللہ تعالے صدق کی خبرین الحاصل کعب کے مرۃ وعدی وتیم ہوی تیم کے سعد اُسکے کعب اسکے عمر اُسکے عامر اُسکے عثمان ابو قحافہ اُنکے عبید اللہ وحضرت عبد اللہ ابو بکر ہوی اور عبید اللہ کے حضرت طلحہ ہوے اور ابو بکر کے ایک قبیلہ سے عبد اللہ لاولد اسماذات النطاقین ہوی اور دوسرے سی عبد الرحمن وحضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ ان دو کی ماں کی کنیت ام رومان ہوی بیٹے حرث کے جونی فراس سے تھی اور تیسرے قبیلہ مساۃ اسماء بنت عمیس سے صدیق کے محمد ہوی جو بسبب حضرت علی مرتضی کے تھی اور عدی بن کعب کے زراح اُسکے عبد اللہ اسکے رباح اسکے عبد العزی اُسکے نفیل اسکے خطاب وزید ہوے اور زید کے سعید ہوا اور خطاب کے حضرت عمر اُنکے عبد اللہ وعبید اللہ وام المومنین حفصہ وزید وعاصم وغیرہ وعبد الرحمن ہوی یہ عبد الرحمن محمد دو ہوی اور زید ام کلثوم بنت حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے تھی سلطان التارکین کے اولاد ان زید سے اُنکو کہتی ہی آدمرہ کے ایک عمر ہوی جسنے خالد بن ولید بن مغیرہ بن عبد اللہ بن عمر تھے جو سیف اللہ اُسکے فصل ۴۲ سفر مشی مین مذکور مین دوسری یقظہ ابو مخزوم ہوی اور تیسری زید ہوا اور چوتھے کلاب یعنی مخاصم دشمنان ہوی اُنکی ایک زہرہ ہوی اور سعد بن وقاص بن مالک بن وہب بن عبد مناف بن زہرہ ہین اور عبد الرحمن بن عوف بن حارث بن زہرہ ہین اور حضرت آمنہ خاتون بنت وہب بن عبد بن عبد مناف بن زہرہ ہین دوسری زید ہوی جو مقام کعبہ سے مرتبہ کے لیحاظ سے انتہا کا بزرگ شمرہ بقصے ہوی قصی کے ایک عبد العزی ہوا جسکے ابو جہل ہشام بن حارث بن عبد العزی ہوا اور ابو جہل کی بہن ام فاروق رضی اللہ عنہ ہین اور زبیر بن العوام بن خویلد بن اسد بن عبد العزی ہین جنکی والدہ ہو بہی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین اور حضرت ام المومنین خدیجۃ الکبری رضی اللہ عنہا بنت خویلد بن اسد ورقہ بن نوفل بن اسد ہین دوسری قصے کی عبد الدار اور تیسری مغیرہ مشہور۔ عبد مناف ہوی اُنکے نوفل دوسری مطلب جدا مام شافعی تیسری عبد شمس جو تھی ہاشم مسمی بہ عبد العلی ہوی اور عبد شمس وعبد العلی دونون توامان پشت ہا ہوے پیدا ہوی اور تلوار سے علیحدہ کئے گئے مشغولین نے فال لی کہ انکی اولاد کے درمیان ہمیشہ تلوار رہیگی پس عبد شمس کے امیہ وعبد العزی ہوی اور امیہ کے ایک ابی العاص اُسکے عفان اُنکے حضرت عثمان ہوے جنکی مان حضرت عبد اللہ بن عبد المطلب کے ساتھ جوڑے پیدا ہوئین تھین یہ امر عثمان کے بڑی شرف سی ہے دوسری حرب پدر ابو سفیان اور ابو سفیان کے معاویہ اُنکے یزید ہوا اور عبد العزی کے حارث اُسکے نوفل اُسکے ورقہ ہوا اور عبد العلی بن مغیرہ سردار قریش تھے شوہے مین وٹیان توار کر شرید کر کے لوگو نکو کہلانیے مشہور۔ یہ ہاشم ہوے انکی پیشانی مین حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نور اس درجہ چمکتا تھا کہ ترسایو نکی بادشاہ نے اس حقیقت سی آشنائی پیدا کر کے اپنی بیٹی دینی کی پر ہاشم نے قبول نہ کی اُنکے چار بیٹے ہوے ایک اسد جنکی بیٹی فاطمہ مادر علی مرتضی وجعفر وعقیل ہین دوسری نضلہ تیسری صفی اُنکے اولاد نہوئی چوتھے شیبہ ہوی جنکا ذکر فصل ۴۲ یشعیا مین ہی جو مشمول کر کے فصل ۴۲ یشعیا مین ترجمہ شیبہ بمعنی شیخ لکھا ہی اس مقام سے تیخ کی قوم کی اصل دریافت ہوئی جسنے معزز ترین بنی شیبہ عبد المطلبی ہین اُنین مخصوص بسیادت اولاد زہرہ رضی اللہ عنہا ہے یہان سے خارجۃ بن عبد اللہ بن کعب بن مالک نے اپنے باپ سی روایت کی کہ ایک جماعت پیرونکی کہتی تھی کہ عمرہ کے قصد پر مکہ کو ہم گئے ایک یہودی تجارت کی طور پر ہمراہ تھا جو در اصل بنی قریظہ سے دریافت ہوتا ہے جب مکہ مین ہم پہونچے اُس یہودی نے عبد المطلب کو دیکھا اور کہا کہ مجھے اپنی کتابون مین دیکھا ہی کہ تغیر وتبدل کو اُسمین راہ نہین پاتے ہین کہ اسکی نسل سے ایک پیغمبر ہوگا کہ وہ ہمکو وہماری قوم کو یعنی بنی قریظہ کو جیسے ۴۲ یشعیا مین ہے ماریں گے جیسے قوم عاد کا مارنا اور مجھے فیدی قریظہ کی اسواسطے لگائی کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بدولت اکثر یہود نے راحت پائی جیسے کتب مقدسہ مین ہے اور ہاشم نے مدینہ مین وفات پائی تھی اُنکے بیٹے سفید بال پیدا ہوی جنکو عبری مین مثول کہتے ہین جیسے ورس ۱۹ فصل ۴۲ یشعیا کی کتاب عبری مین ہی اور ہاشم کے انتقال کے سبب مدینہ مین اپنی ننہیال بنی عدی پس یہ شناخت اُنکی تھی اور یہ امر مطلب ہاشم کے بھائی کو ناگوار گذرا کہ ہمارا برادر زادہ مامون کے ہان پرورش پاوی تو مدینہ مین جاکر اُنکو ہمراہ اپنی اُنکے مامون سے پوشیدہ کر کے لے آئے اور جسنے دریافت کیا بنظر محبت

اُنکو اپنا عبد کہا نظر بر اں مشہور بعبد المطلب ہوگیا اس وجہ سے عبد المطلب کی اولاد پر جیسے صدقہ لینا منع ہے مطلب کی اولاد بھی اس شرف میں داخل ہے اور اولاد مطلب و عبد المطلب میں باہم زیادہ رابطہ ہے الحاصل عبد المطلب کے زمانہ میں قصۂ اصحاب فیل مشہور ہے جبکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نور اُنکی پیشانی میں تھا یعنی چالیس سالی قبل زمانہ حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور نیز ہاتھی کا سجدہ کرنا اُنکو اور اُنکی پیشانی سے نور کا چمکنا اور اُنکا خواب مقام حجر میں مشہور و معروف ہے جیسے شواہد النبوت میں ہے علی نزاہ یہودی کا یمن میں عبد المطلب کو پہچاننا اور ملک و نبوت کے اُنکی اولاد میں خبر دینا اور سیف ذی یزن بادشاہ کی مطابق کتب سابقہ کی اُنکی اولاد میں نبوت کی پیشینگوئی کرنا مفصل ہے حمایت تحریر یہاں پر نہیں اور عبد المطلب کی دس بیٹے ہوئے بڑے بیٹے حارث ہوئے جنکے بیٹے عبیدہ بدر میں شہید ہوئے و ابو سفیان بن حارث بعد فتح مکہ ایمان لائے یہ سوائے ابو سفیان بن حرب کے ہیں جو پدر امیر معاویہ عبشمی ہیں اور عبد المطلب نے بنظر اسکے کہ چاہ زمزم کو ریتی سے پہلے قوم نے پر کر دیا تھا چاہا کہ اُسکو کھولیں پر دوسرے لوگ مانع آئے مگر بنظر شوکت حارث کے وہ کنواں صاف کیا گیا پس آپ نے نذر کی کہ اگر میرے دس بیٹے پیدا ہوں ایک کو قربان کروں تو عبد المطلب کے دس بیٹے ہوئے جنکے نام یہ ہیں ۱۔ عبد العزیٰ ۲۔ عبد اللہ ۳۔ حارث ۴۔ عباس ۵۔ حمزہ ۶۔ ابو طالب ۷۔ ابو لہب ۸۔ زبیر ۹۔ مقوم ۱۰۔ حضرت عبد اللہ اور جہ بیشان پیدا ہوئیں۔ صفیہ۔ ام حلیمہ۔ بیضا۔ عاتکہ۔ وشتہ۔ برہ۔ اور جیفا اور حضرت آمنہ

و حضرت عبد اللہ تو ماں تھی اور ابو طالب و حضرت عبد اللہ ایک ماں سے تھے اور انہیں سے حضرت عباس و امیر حمزہ ایمان لائے عباس کے فضل و عبد اللہ و فتح ہوئے اور ابو طالب کے ایمان میں اختلاف ہے تحقیق یہ ہے کہ وہ دین عبد المطلب پر اقرار رسالت پر بری اور نکا نام عمران ہے و بقول بعض عبد مناف اونکی ایک طالب اونکا بڑا بیٹا تھا جو ایمان نہ لایا بلکہ بدر میں مسلمانوں کے مقابل ہوا اور بہاگا اور دریا میں ڈوب کر مرا دوسری عقیل کہ غزوۂ بدر میں گرفتار ہو کر امیر عباس کے ساتھ اسلام لائے تیسرے جعفر چوتھے علی مرتضیٰ ہوئے و چونکہ عقیل و جعفر و علی مرتضیٰ ایمان لائے اور ابو طالب نے حضور صلعم کو بھی بچا بیٹا کر کے پرورش کیا تھا اس سبب سے کلی ایمان ہنود میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تین بھائی لکھے اور ابو لہب نے زمانہ رسالت پایا پر کفر پر رہا اسکے دو بیٹے عتبہ و عتیبہ ہوئے عتیبہ کو شیر نے پھاڑا اور عتبہ بعد از فتح ایمان لائے اور حضرت عبد اللہ صاحب جمال باکمال تھے تا آنکہ بیت خانہ کی طرف اگر آپکا گذر ہوتا تو بتوں سے آواز سنتے کہ ای عبد اللہ ہماری طرف آپ تشریف نہ لاؤ کہ آپکی پشت میں نور مبارک حضرت ختم المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام ہے اور آپکا نام مبارک فصل ۲ م شیعا میں جیسے ظاہر ہوگا عبد اودنا یعنی عبد اللہ ہنوز موجود ہے جیسے کتب ہنود میں شنولیس ترجمہ عبد اللہ ہے اور جبکہ دس بیٹے عبد المطلب کے وہ پیدا ہوئے عبد المطلب نے اپنی نذر پوری کرنی چاہی اور قرار داد قرعہ پر ٹھہری پس قرعہ بنام عبد اللہ ذبح کی بابت آیا کہ ذبح کا فخر جو خدا کے نام پر اسحاق کی نسبت ہوا تھا جس سے یہود فخر کرتے مخصوص نہو بلکہ فخر اہل اسلام کو زیادہ ہو کہ بعوض ذبح عظیم اسحاق پر ایک کیش ذبح ہوئی تھی اور یہاں پر سو اونٹ ذبح ہوں اور نہ ایک ہی ذبح سے فخر ہو بلکہ دو سے کہ ہزار جد امجد پر ہزار اونٹوں کی قربانی ہوئی تھی جس سے دو ذبیحوں کے بیٹے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہلائیں جو زمان سابق میں ایک عزت کی بات گنی جاتی تھی اور اسلام میں وہ موقوف کی گئی اگر چہ خدا کے نام پر ہی کیوں نہو اور جبکہ قرعہ بنام حضرت عبد اللہ آیا تو انکے مامون نے انکار کیا تو اس فیصلہ کے لئے ایک عورت کاہنہ نے یہ صلاح دی کہ عبد اللہ و اونٹوں پر قرعہ ڈالا جاوے پس جب اونٹوں پر آوے اُسقدر اونٹ ذبح کئے جاویں پس اول قرعہ عبد اللہ کے نام آیا تا آنکہ سو اونٹوں پر قرعہ آیا اور ضیافت عامہ کی گئی اور عبد اللہ کے جمال و کمال کی شہرت ہوئی کہ بہت سی امراؤں کو آپکی نسبت اپنی بیٹی دینے کی آرزو ہوئی تا کہ نور پاک اُنکی نصیب ہو اور اگر چہ فصل ۱۸ سفر شی سے قوم ہود ختم المرسلین کی ولادت قوم اسماعیلی برادران اسرائیلیوں امیوں میں جانتے تھے اور مسیح گذشتہ کے معتقد نہ تھے بلکہ اُنکی تشریف آوری کے آرزو مند تھے تو ایک قوم یمن سے شام کے ملک کی کہ مبادا دوسری قوم میں نبی پیدا ہو عبد اللہ کے قتل کو آئے اور صحرا میں آپ کو پایا جبکہ اُنکا قصد قتل کرنیکا ہوا ملائکہ نے خود اُنکی ہی قتل کیا اسکو وہب بن منبہ زہری دیکھ رہے تھے پس اس تقدیس کی وجہ سے عبد المطلب کے پاس اپنی صاحبزادی آمنہ خاتون کا پیغام نسبت عبد اللہ کی بھیجا وہ چونکہ قوم معزز نسل قریش سے تھے اور خوبی و پاکیزگی حضرت سے خاتون سے عبد المطلب واقف ہوئی تو حضرت عبد اللہ کا نکاح حضرت آمنہ خاتون سے کر دیا پس شب جمعہ جمادی الاخری میں حضرت آمنہ خاتون کو حمل رہا اور حضرت عبد اللہ نے بقولی قبل از ولادت باسعادت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وفات پائی۔ **خبر بست و ہفتم** مختصر حالات حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں۔ مخفی نہ رہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت جو جو امور متعلق بہ ابا و اجداد لکھے ہوئے کتب مقدسہ میں تھے سب پورے ہوئے تا آنکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یتیموں کے باپ کر کے درس ۵ مزبور ۶۸ میں مذکور ہیں کہ اشایتیم ہونیکی طرف ہی تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے والد ماجد کا بھی بقولی قبل از ولادت باسعادت انتقال ہوگیا اور سنہ پانسو ستر مسیحی گذری اور زمانہ فصل نہم دانیال کے ستر ہفتے کا آیا جسکا شمار سنہ مسیحی موت بادشاہ میں سے ہے اور زمانہ دس بادشاہوں رومیہ کا حسب فصل ۲ دانیال کے جبکہ سنہ پانچ ہزار حضرت آدم کے وجود کو ہوتے تا کہ سنہ چالیس کی عمر میں نبوت ہو چونکہ عقل کا زمانہ ہی تو ہزار دن جاہ و جلال کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت باسعادت اُس حد سے ہوئی جو فصل پنجم غزل الغزلات سلیمان میں ابتک موجود ہے کہ تا نہ مبارک پر مہر نبوت کا نشان تک ظاہر تھا اور جیسے مسیح کی

ولادت کے وقت تارہ طلوع ہوا تھا تو تارہ عظیم الشان ہنگام ولادت باسعادت ظاہر ہوا اور عبدالمطلب آمنہ خاتون نے آپکا نام مبارک غیب کی اطلاع سے محمد کہا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تاکہ درس ۱۶ فصل پنجم غزل الغزلات کا کامل موجبین ابتک عبرانی نسخون مین محمدیم کرکے موجود ہے اُس حلیہ کے ساتھ جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہے اور انہین نشانات کے ساتھ صبح صادق کے وقت جبکہ ہندمین دوگھڑی دن چڑھے اس زائچہ مین پیر کے روز سدی ماہ میاکیہ کی بارہوین چاند مین ہوئی جو کلکی پران ہنودمین لکھی ہین تو ایک ہور کا عالم چینے مکہ معظمہ کے سوادمین جو پہاڑ ان رہا تھا عبدالمطلب پاس دوڑا آیا اور ولادت باسعادت کی خبر دریافت کی اور کمال اشتیاق سے دیکھنا چاہا تو عبدالمطلب نے مولود مسعود کو دکھلادیا اور مہر نبوت کی تلاش کی اور حسب مدعا پائی اور نام دریافت کیا تو عبدالمطلب نے محمد نام بتلایا تو اُسنے شہادت دی کہ یہی موعود ہین جنکو تمین نشان سے پہچانتا ہون ایک ستارہ کے طلوع سے دوسری مہر نبوت سے تیسری نام مبارک سوا اور پچھلے دونون امور کا پتہ کتب سابقہ سے ظاہر ہے اور لفظ محمد کے عدد ۹۲ ہوتے ہین اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم حسب درس ۱۴ فصل ۱۲ یوحن وغیرہ کے احمد یعنی حکومت کنندہ سے بھی مسمی ہین انکے عدد ۵۳ ہوتے ہین کہ کشتہ عمر مین حکومت کنندہ ترکی صفت حاصل ہوئی کہ ہجرت ہوئی اور عدد ۳۹ بقیہ نام مبارک سی شوکت اسلام خلفا کے زمانہ مین خوب رہی پس دیکھو ان الفاظ مین کیا خوبی کے اشارات ہین ✍ چہ نام ایشت نام آوچہ باشد بکرم تربود از ہرچہ باشد اور اکثر کلان واقعات کے وقت ستارہ طلوع ہوا ہی اور مسیح کی ولادت کے وقت بھی حسب درس ۲ و ۹ و ۱۰ فصل دوم متی کے نکلا تھا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو مسیح نے حسب درس ۹ فصل اول نامہ دوم پطرس کے صبح کا ستارہ کہا ہی پر جیسے مسیح کا ستارہ کہ طلوع کا پتہ عہد عتیق سے اسوقت تک دریافت نہین ویسے عہد عتیق سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت کے وقت کی تارہ کے نکلنے کا پتہ مجمل دریافت نہین گو مجموعۂ انجیل سے بطور لسان اشارہ کے درس مذکور سے وہ ظاہر ہوا جو لکھا گیا اور مکہ معظمہ کی عزت ولادت باسعادت سے فصل ۱۲ و ۱۳ تکوین اور فصل ۵۴ و ۶۰ یشعیا نبی مجموعہ عہد عتیق اور فصل ۶۰ نامہ گلتیون مندرجہ مجموعہ انجیل سے ظاہر ہی جسکے سبب سی عالم یہودی نے اُسکے سوادمین جاپڑنی چاہی تھی جسکی عزت بیت محمودیت مقدس وکعبہ شرقی بیت اور سی ہزارہا درجہ بڑھکر ہے کہ وہ کعبہ آسمانی کہلاتا ہی پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ابرآسمانی کی صورت پر فرشتہ اُٹھالیگیا کہ مشاہدہ مقدس کی سیر کرادی تاکہ کامل ہو درس اول فصل سوم ملاکی کہ عہد بکار رسول ہیکل مین ناگہان آویگا یہ معراج اول ہے پھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وہ ابرلے آیا کہ حریر مین آپ لپٹے ہوئے تھے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فتحون پیغمبر تاکہ صحیح ہووہ جو فصل ۷ انکوین مین حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مخمون پیدا ہونیسے ختنہ عہد کا نشان مقرر کیا گیا تھا چنانچہ نناوین سال کی عمر مین ابراہیمؑ نے اپنی ختنہ کی تھی اور اسماعیل چودہ بیٹے اور نیز خانہ زادون کے کرائی اور اسکی وصیت اولاد اسحاقؑ مین بھی سنون کی گئی تھی اور فصل ۵۲ یشعیا مین ممتون کرکے اہل اسلام مخصوص ہوئی ہین اور چار سال کی عمر مین والدہ ماجدہ صاحبہ کا انتقال ہوا اور عبدالمطلب نے پرورش کی اور حضور علیہ السلام کی آٹھ سال کی عمر مین عبدالمطلب نے بھی وفات پائی اور ابوطالب نے آپ کی پرورش کی اور اپنی ساتھ سوداگری مین بصرہ لیگئے اور بحیرہ راہب نے مہر نبوت دیکھی اور نبوت کی خبر دی اور ابوطالب کے بیٹے ایک عقیلؓ دوسرے جعفرؓ تیسرے علیؓ دولت اسلامی سی مشرف ہوئے اور طالب غزوہ بدر سی بہاگ کر دریا مین ڈوبکر جہنم رسید ہوا اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ۲۴ سال کی عمر مین مال سوداگری بطور مضاربت خدیجہ سی لیکر بصری کو تشریف لیگئے تاکہ فصل ۳۲ سفر ثنی کامل ہو کہ سیعیر کی سیر کو خداوند گیا کہ بصرے پر دلالت کرتا ہی اور سنہ پچیس مین ام المومنین خدیجہؓ سی نکاح ہوا تاکہ درس ۵ مزمور ۶۸ کامل ہو کہ بیوون کے وارث ہونگے جو شاہزادی کی کہ کلی تہین جیسے کتب ہنود سی ہم نقل کرین گے اور ابوطالب اس طرف سے نکاح کے متکفل ہوئے تاکہ کامل موہندی کتب کلکی کا کہ کلکی کا نکاح شنبل دیپ کی شاہزادی سے ہوگا جسمین اُنکے آپ متکفل ہونگے اور جبکہ یکسال ہزار ہفتم وجود آدم کو باقی رہا اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قمری اٹھائیس سال کو پہنچے تو خواب مین وہ معراج عظیم الشان ہوا جو مسلم مین مروی ہے تاکہ استدلال کامل معراج بیداری کی بابت ہو جو وحی جلی ہی جسکی ہنوز ملائک کو بھی تبرہ نہ تھی اور یہ معراج ہوسوقت مین ہوا ہی جبکہ بحیرہ راہب نے خواب مین وحی آئی تھی اور غلط کہنا اٹھائیس سال و نو ماہ تھی کی بات ہی اور ہو سکتا ہے معراج ہی اسی تمثل ہی احادیث کی روایات مین غلط ملط ہوا ہو جبکہ چالیس سال کو پہنچے تو وہ معراج عظیم بیداری مین ہوا کہ جبرئیلؑ غار حرا مین تشریف لائے پس اسکا بی خدیجہؓ سی بیان کیا اور وہ ورقہ نوفل یا جو اُنکی چچا زاد تھے مقدس سے لیگئین ورقہ آپ پر ایمان لائی اور چونکہ فصل ۱۲ یشعیا مین حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہجرت بنی قیدار کی تلوار دنکی کھجنے سے طیبہ مین لکھی ہی عرضکیا کہ کاش میں زندہ ہوتا جبکہ آپکو اہل مکہ نکالین کہ ابوبکرؓ کو جو صیغہ حاصل ہوا ورقہ نے اُسکی طبع کی پر ورقہ چند ان زندہ نہ رہی اور ام المومنین خدیجہ رضی اللہ عنہا اُسوقت ایمان لائین اور علی مرتضیٰؓ کا نام اصل اسد ہی وہ خلفا کی اربعہ مین پہلے ایمان لائی اور زیادہ دو سال تک وحی مین پرورش رہی اور ابوبکر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دو سال عمر مین چھوٹے تھے جس جبکہ تبلیغ کو حکم ہوا تو دوسرا یا ندار خلفا کی اربعہ سے ابوبکرؓ ہوئی جنکا نام بکر ہے جو کرہ شتر کو کہتے ہین جسکو عبرانی مین بقر کہتے ہین اور تیسرے خلفا کی اربعہ مین سی عثمانؓ ایمان لائی جنکا لقب ذوالنورین ہوا اور ذی النور کو مرد نک والسان کہتے ہین اور نبوت کے سنہ مین عمر فاروقؓ ایمان لائی جسکی صفت سی عقابیت ہی جو ماخوذ عقاب بکسر عین ہی جسکے معنی باری باری سی اونٹ پر چڑھنے کی ہین یا معاقب طویل القامت کو کہتے ہین اور فاروقؓ طویل القامت تھے تاکہ فصل اول حزقیل وہم مکاشفات کامل ہو اور ان چار دن کو مدد گار خلفا وزیر و عبدالرحمن بن عوف وسعد وسعید و ابوعبیدہ جراح رہی اور گو اخیر مین طلحہ وزبیر کی کچھ مرتضیٰ سے جنگ بھی ہوئی مگر آخر انجام تصدیق خلافت مرتضیٰ پر ختم کی اور مکہ مین حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سات اشخاص علما و انصاری جو حضور عاشق تھے

✍ کہ جی بجای باپ ہوتا ہی اور باپ کا لفظ ہندی زائچہ مین ہے ورنہ اصلی زائچہ و باپ مین باپ کا رجا ہی ثابت ہی ۱۲ منہ

و بلعام و بلیعار و عداس سات کلیسا کے تسلیم کرنیوالے چراغ شمال پیشینگوئی ہیں جو ایمان لائے تھے تاکہ کامل ہو فصل ۴ مکاشفات و فصل اول حزقیل اور اور بہت سی پیشینگوئیاں جو اس مقدمہ میں ہیں اور ۱۳ نبوت کے بعد رکھے ۔ مدینہ منورہ میں ہجرت ہوئی تاکہ کامل ہو فصل ۲۱ یشعیا و فصل ۳۳ سفر مثنی اور وہاں پر مجمع یہود بارہ قوموں میں تعلیم فرمائی تاکہ فصل ۱ سفر مثنی کا فرمودہ کامل ہو جو بارہ قومونکے لئے بنی اسماعیلی سے وعدہ تھا پر اُمیین ایمان لانیوالوں اور منکرین و منافقین کا بھی پتہ لگایا ہوا ہے کہ پہلے سرسبز ہوں اور دوسری تباہ ہوں اور سنہ ایک ہجرت کے بعد بدر میں بنی قیدار کے سردار جنگ کرنے آئے اور اکثر سردار مارے گئے پس کامل ہوا وہ فرمودہ جو فصل ۲۱ یشعیا میں لکھا تھا کہ بعد ایکسال ہجرت کے بنی قیدار کے سردار مارے جاوینگے اور پھر غزوۂ احد میں ابوسفیان لشکر عظیم لیکے تو چڑھ کر فصل ۴۲ یشعیا میں ٹہنڈی سانس لینی بنی قیدار کی نسبت لکھی ہے تو لڑائی کی فتح ہوئی اور مسلمانوں کو ٹہنڈی سانس لینی پڑی اور پھر غزوۂ خندق میں بڑا لشکر لیکر ابوسفیان وغیرہ چڑھے جو سلع کی پہاڑی پر جمع ہوئے پر خدا نے اُنکو شکست دی تاکہ کامل ہو فصل ۴۲ یشعیا کا فرمودہ کہ بت پرست کوہ سلع پر پشیمان ہونگے اور قوم یہود کی نسبت جو کچھ لکھا تھا وہ سب کامل ہوا بالخصوص فصل ۴۲ یشعیا میں بالآخر کیا رہوین شاخ رومیہ سیج غزوات ہوئے پہلے رومیہ نے ساٹھ برس تک محترین یہود کو قتل کا فتویٰ دیا تھا جیسے بادشاہوں کو فرمان جاری ہوئے تھے پھر رومیہ متھور ہوئی اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات ۱۱ھ شمسی ۶۳۲ قمری میں ہوئی تاکہ خلافت چار خلفا حسب فصل ۶ مکاشفات کے کامل ہو اور خلافت کا زمانہ تمام ہوا تاکہ ہزار سال مقدس میں ۴۲ بادشاہتیں اسلام والوں میں ہوئیں تاکہ کامل ہو فصل ۲۰ مکاشفات و فصل اول حزقیل و ہزار سال کے بعد اسلام کی شروع سے یاجوج والی روس کا تسلط شمالی طرف سے ممالک اہل اسلام پر اور غربی و جنوبی جانب سے ممالک اہل اسلام کی اطراف پر یاجوج کی شوکت ظاہر ہوئی تاکہ کامل ہو فصل ۳۸ و ۳۹ و ۴۰ و ۲۰ مکاشفات اور نیز اس عرصہ میں بنی اصفر روم اُملی میں بھی پھر قوت شروع ہوئی ہے جو ممالک مقدس پر مسلط ہونیوالے ہیں تو انکی تباہی کے لئے امام مہدیؑ کی آمد ہوگی اور رجال کی سواری ریل جو خراقہ سے مشابہ ہوگی تیار ۔ دوسرے ممالک میں ہوگئی ہے پر اصفہان سے تا دمشق جاری نہیں ہوئی اسکی خبر ہو رہی ہے تو دجال کا آنا ہی ضرور ہوگا اسکے قتل کو مسیح کی بار دگر آمد ہوگی اسکے بعد یاجوج والی روس و ماجوج مسیح کی مقابل ہونگے اور دعای مہدیٔ مسیح سے تباہ ہونگے یہ امور یادداشت آیندہ کرنے لئے لکھ گئے تاکہ بعد بیت ہے **خبر بست و ہشتم** تحقیق مہدیٔ و بار دگر مسیح علیہما السلام کی تشریف آوری میں جو ضروریات وعدہ سے ہے اور بیان بنی اصفر و دجال یعنی میں متضمن ہے چند تنبیہ پر **تنبیہ اول** بنی اصفر اور اہل یورپ کو اہل اسلام کہتے ہیں خواہ وہ نسل یفث سے ہوں خواہ وہ نسل تجرمہ بن گومر بن یافث سے اہل جرمن ہوں یا نسل ماجوج بن یافث سے مسکو مثل وغیرہ وگیل وگال وگاتہ ہوں یا نسل یاجوج بن سمیا بن یوائیل بن روبن بن یعقوب سے والی روس ہو لیکن یاجوج و ماجوج دونو نکا تسلط ممالک مقدس پر بالخصوص روس کا بعد آمد مسیح کے ہوگا جسکا ذکر فصل ہفدہ ششم میں آتا ہے اور جسکے قریب زمانہ میں ممالک مقدس پر نقشہ ہونیوالا ہے وہ حسب فصل ۳۸ مکاشفات کی روم اُملی والے سے جنہیں اہل اسلام سے سخت زخم لگا ہے اور اب وہ طریق باتیاشین پر جسکے ۶۶۶ عدد فصل ۱۳ مکو مین لکھی ہیں تو مدد سے ایسی بادشاہت کی جو ذوالقرنین یعنی مشرق و مغرب کے بادشاہوں سلطان عبدالحمید کے بعد تو جسے بادشاہ ہوگا جیسے حضرت مسیح اکبر کی پیشینگوئی سے ظاہر ہے واقع ہونیوالا ہے اور سوفت میں دشخص مرعی مہدویت و مسیحیت بدرفع اسلام کا دعوی کرے کے ساڑھے تین سال تک شہر مقدس پر جیسے مکاشفات یوحنا میں ہے روم اُملی والونکو سخت پریشان کرینگے بالآخر اُن دونو نکی شکست ہوگی اور روم اُملی والونکی فتح ہوگی اور اہل اسلام کو جو ممالک مقدس سے بھاگ کر آدینگے اور روم اُملی والے داہق یا اعماق تک سلسلہ ہو جاوینگے جو پندرہ منزل مدینہ منورہ سے ہے تو اہل روم اُنکو طلب کرینگے پر اہل اسلام اُنکو نہ دینگے اوس وقت مہدی علیہ السلام مدینہ منورہ سے مکہ میں ہجرت کرینگے اوس وقت میں اُنپر بدلی سایہ کرتی ہوگی اور آپ ہکلے ہونگے تو اہل اسلام اُنکو کہینگے کہ آپ ہی موعود مہدیٔ ہو اور آپ انکار کرینگے تو آپکی بالقسط ظہیر حدیث میں فتح موعود ہے نہ ممالک مقدس سے جیسے عوام کا خیال ہے **تنبیہ دوم** مہدی موعود علیہ السلام میں ۔ محققی ہے کہ مہدی حسب احادیث چند ہیں اور ہر ایک اپنے اپنے وقت میں آچکے اور چونکہ اس نرسے اکثر اُمت نہیں ہوئی اور ایک مہدی کے ہم کہ مہدی کا انتظار اکثر اوقات رہا اور اکثر نے اونکو منظر اسکے کہ ساری احادیث ایک مہدی کے لئے مقرر کیں اور صحیح وہ اوصاف جو ساری احادیث میں مختلف مہدیونکی نسبت ہیں کسی میں نہ پائی تو ہر ایک مہدی کو اونکے وقت میں کمتر بچانا اور اسیطرح سے مہدی اعظم کی نسبت ہونا ہے جو مدینہ سے مکہ میں آئیں گے تو علما کہیں گے کہ سیاہ نیزوں سے خراسان سے آنا چاہئے حالانکہ وہ مہدی عباسی کی صفت ہی جنکو کمتر بچانا جیسے مسیح کی دو مرتبہ کی آمد حالات مختلفہ سے کتب مقدسہ میں موعود ہی کہ پہلی حالت میں کمال عجز و نیازمندی سے تشریف لائی اور دوسری مرتبہ کمال وجلال و جبروت سے تشریف لانا ہوگا تو اکثر قوم یہود اس نرسے آشنا نہ ہو کر مسیح سے منکر ہی رہی کہ اُنسے کیسے اسرائیلی سلطنت قائم ہوگی حالانکہ وہ متعلق بآیندہ ہے جیسے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فتوحات عامہ کا کتب مقدسہ میں ذکر ہے جبکا شروع حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہو کر تا بزمان خلفا واقع ہوئیں اور کتب مقدسہ کی پیشینگوئی کے بہت کچھ امور ہزار سال اہل اسلام میں امت واقع ہوئی کہ جو بیس بادشاہتیں ہزار سال مقدس میں بعد خلفا راشدین اور فتح بدر بعد ایکسال ہجرت کی فصل ۲۱ یشعیا میں لکھی ہے تو بارہ اقوام یہود سے بارہ قلعہ والی حوالی مدینہ میں ہتی تو کچھ یہود بر فتح سے اسلام لائی مگر چونکہ شکست احد کی نسبت فصل ۴۲ یشعیا میں ٹہنڈی سانس لینی بھی خداوند بشہادت بنی قیداری کی لکھی ہے تو قوم یہود حسب عہد فصل ۴۲ مذکور کے کافر کچھ رہی تو کچھ اسکو نہ سمجھ کے مرتد و منافق ہوگئی ان مہدی حسنی موعود کے اوس وقت میں اہل نجیر کثر منکر ہیں حالانکہ انجناب علیہ السلام کے حالات مجموعہ تورات عہد عتیق و مجموعہ عہد متوسط انجیل میں ابھی تک اس کثرت سے ہیں کہ شمار کرنا اونکا وقت سے خالی نہیں اور قرآن مجید کی سورۂ شوریٰ و فرقان میں اگرچہ اشارہ ہے لیکن احادیث صحیحہ و حسان و ضعاف میں قریب تواتر معنوی کی خبر ہے اور مثل ابن خلدون نے

انیز ہی کلام کیا ہی تو اسو اسطے مینے مناسب یکھا کہ احادیث سے مہدیونکے حالات پہلے اس سے کہ کتب سابقہ مین اونکی حالات کی تصریح ہوا حادیث صحیحہ وحسان وضعاف سے مین لکھونگا اور ہر چند بعض روایت مین ضعف ہو مگر جب قبل وقت مہدی کے وجود سے اسکا مروی ہونا اگرچہ بطور ضعف کے ہی جس ضعیف روایت کی مطابق واقعہ پیدا ہوا ہو اسکی صحت معنوی مین کیا کلام ہی اور تحقیق اس امر کی کہ تعدیل مقدم ہی یا جرح علی العموم جیسے ابن خلدون نے جرح کو مقدم سمجھا تاکہ اپنی خیال کی مدد کرین ایک زیادتی کی بات ہی بلکہ اسمین مقام تفصیل ہی معدل اور جرح کرنیوالو کو دیکھنا چاہیے کہ وہ فی نفسہ کیسے مین اگر معدل کا مقام بڑا ہوا ہو تو تعدیل کا اعتبار کرنا چاہیے اور اگر جارح کا تبہ اعلی ہی تو اسکے قول کا اعتبار کرنا چاہیے اور بخاری ومسلم کی حدیث پر اگرچہ متبا بعات کیون نہون اگر کا اونکی صحت پر اتفاق ہی یہان پر دیکھو مقدمہ ابن حجر کو شرح بخاری مین کہ علی العموم جرح کو تعدیل پر مقدم کہنا جیسے فصل ۵۲ مقدمہ ابن خلدون مین ہی ضروری نہین اسکے بعد ہمکو مناسب ہی کہ فصل ہذا کو ابن خلدون وغیرہ سے ان احادیث کو جو مقدمہ چند مہدیون مین آئی ہین جدا جدا کرین تاکہ انکا مسئلہ حل ہو جاوے پس مخفی نرہے کہ رسالہ الکشف عن مجاوزۃ ہذہ الامۃ عن الالف سیوطی مین عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت لکھی ہی کہ مہدیؑ اولاد عباسؓ سے ہوگا اور مہدی شمعون اولاد عباسؓ مین ہوا جو سیاہ نیزون سے خراسان وماوراء النہر سے اوٹھاکہ ابو مسلم زادونکی بادشاہت کی بناڈالی اور عباسیہ کا آل سے صفوہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہونا ظاہر ہے اور آل کا ترجمہ فارسی خاندان ہی جیسے عترت مین وہ لوگ جو قریش واقربا ہوتے ہین داخل ہین حنین خسر مثل ابوبکرؓ وعمرؓ داماد وعم وپھوپی زادی مثل عثمانؓ وعلیؓ وعباسؓ وابن عباسؓ سب اہل بیت ہونیکی وسیع آل مین داوی کی اولاد داخل ہوا اور جناب مرتضیٰ فخطیم ابو مسلم کو یاد فرماتے تھے اور روایت کی ابوداؤدؒ نے کہ ہارونؒ نے کہ حدیث کی مجکو عمروؒ بن قریش نے مظفرؒ بن طریفؒ سوابی الحسن سے ہذیل بن عمرؓ سے کہ سنا سنی علیؓ سے کہ فرماتے تھے کہ کہا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ نکلے گا ایک مرد ماوراء النہر سے اوسکو حارث کہا جائیگا یعنی بنی ہاشم کی بادشاہت کا بانی اسکے مقدمہ پر ایک مرد ہوگا کہا جائیگا اوسکو منصور جو دیہ مہدی عباسی سے جاوی دیگا خاندان محمدؐ کو جیسے جگدی قریش نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے واجب ہی ہر مومن پر اوسکی نصرت یا فرمایا اوسکی اجابت اور سکوت کیا ابوداؤدؒ نے اسپر جو صحت کی تسلیم کی نشانی ہی اور اس روایت مین جو ہارون راوی ہی تو دو سرے موضع مین ابوداؤدؒ نے کہا کہ وہ شیعہ کی اولاد سے ہی پر اسمین دو وجہ سے نقصان نہین آتا ایک تو یہ کہ خود ہارون کو شیعہ نہین کہا دوسری شیعہ ہیکو فرض کے باوجود چونکہ عباسیہ کے شیوہ مخالف ہین تو قابل اعتماد ہی کہ حدیث متعلق بحق عباسی پر مہدی ہی کہ ماوراء النہر سے سیاہ نیزونسے اوسکی باپ وچچا اوٹھاوہ وہ جو ابوداؤدؒ نے عمر بن ابی قیس کے حق مین کہا ہی اس سے ضعف حدیث ثابت نہین ہوا لیکن ابوداؤدؒ نے یہ کہا ہی کہ اسکی حدیث مین خطا ہی اور ذہبی نے کہا ہی کہ وہ سچا ہی اور سکوا دنام مین اوس سے خطا کرنا ہی ہارونؒ ذہبی کا یہ کہنا کہ روایت ابی داؤدؒ وہارونؒ بن مغیرہؒ سے ایسی ہی ہی اسکے کوئی معنی نہین اور اسکے بعد یہ کہنا کہ دوسری سند مین ابوالحسن وہلال ہین دونون مجہول ہین اور نہین پہچانا جاتا ابوالحسن مگر روایت مطرف سے اس سے ظاہر نہین ہوتا کہ ذہبی کے نزدیک جو مجہول نہ ذکرہ مین وہ ابوداؤدؒ کے نزدیک ہی مجہول ہی بلکہ ظاہر ہی کہ سکوت ابوداؤدؒ سے جو نشان صحت ہی وہ اونکے نزدیک معروف ہوا اور حدیث صحیح مین وارد ہی کہ ہوگی نبوت جسقدر خدا نی چاہی ہی پھر ہوگی خلافت یعنی خلافت خلفاء اربعہ مع امام حسنؓ پھر ہوگا کاٹکھنا ملک جسمین امام حسنؓ امام حسینؓ دوسری مقدسین شہید ہونگے پھر ہوگا ملک جبریہ یعنی بنی امیہ کا گو اونمین معاویہؓ بن یزید عمرؓ بن عبد العزیز تو ہوئے مگر چند روزہ دو سال پھر ہوگی خلافت علی الذخن وہ خلافت عباسیہ سادات ہوئی اور اسکو عمر بن عبد العزیز پر محمول کرنا درست نہین کیونکہ اونکی خلافت مین دخان نہ تھا یعنی نقصان بلکہ یہ عباسیہ وسادات کی خلافت ہی رہی یہ بات کہ جگدی کا آل محمدؐ کو جیسے جگدی قریش نے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تو قریش کی بعض نے جگدی نہ کی بلکہ بعض سخت مقابل ہوے ویسے مہدی عباسی نے اکثر آل کو جگدی گو بعض سے مقابلہ بھی ہوا ہو وخرج الحاکم عن علی رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال یکون فی آخر الزمان فتنۃ یحصل الناس فیہا کما یحصل الذہب فی المعدن فلا تسبوا اہل الشام ولکن سبوا اشرارہم فان فیہم الابدال یوشک ان یرسل علی اہل الشام صیب من السماء فیفرق جماعتہم حتی لو قاتلہم الثعلب غلبتہم فعند ذلک یخرج خارج من اہل بیتی فی ثلث رایات المکثر یقول بہم خمسۃ عشر الفا والمقلل یقول بہم اثنا عشر الفا وامارتہم امت ۲ مت یلقون سبع ۲ رایات تحت کل رایۃ منہا رجل یطلب الملک فیقتلہم اللہ جمیعا ویرد ۲ اللہ الی المسلمین الفتہم ونغمتہم وقاتیہم وس ۲ یہم رواہ فی المستدرک وقال صحیح الاسناد ولم یظہرا لہا شمی فیرد اللہ الناس الی الفتہم وہذا ۲ روی الطبر ۲ انی من طریق لہیعۃ وہو ضعیف ولکن اخرج الحاکم منہ وہذا مخصوص بالعباسی الہاشمی وعافیہ من آخر ۲ الزمان مثلہ وقع فی ابی داؤد والمراد منہ بعد زمان ہذا ۲ القول وخرج ۲ ابن ماجہ فی کتاب الفتن عن یزید بن ابی زیاد عن ابراہیم عن علقمہ عن عبد اللہ یعنی عبد اللہ بن مسعود قال بینما نحن عند رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اذ ۲ قبل فتیۃ من بنی ہاشم فلما رآہم رسول ۲ اللہ صلی ۲ اللہ علیہ وسلم ذرفت عیناہ وتغیر لونہ قال فقلت ما نزال نری فی وجہک شیئا نکرہہ فقال انا اہل البیت اختار اللہ لنا الآخرۃ علی الدنیا وان اہل بیتی سیلقون بعدی بلاء وتشریدا وتطریدا حتی یاتی قوم من قبل المشرق معہم رایات سود فیسالون الخیر فلا یعطونہ فیقاتلون ویظہرون فیعطون ما سالوا فلا یقبلونہ حتی یدفعوہا الی رجل من اہل بیتی فیملاہا قسطا کما ملاوہا جورا فمن ادرک ذلک منکم فلیاتہم ولو حبوا علی الثلج وفیہ یزید بن زیاد وقال محمد بن الفضل فی حقہ کان

من کبار ائمۃ الشیعۃ و اقول الشیعۃ یتفردون من العباسیۃ وھذا الحدیث فی حقھم ظاھر کما قال ابن خلدون او قال فیہ شیعۃ کان رفاعًا یعنی یرفع الاحادیث التی لا تعرف مرفوعۃ اقول لما کان من ائمۃ الشیعۃ التی ھی عدو للعباسیۃ فلا یرفع الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمثل ھذا و قال احمد بن حنبل فی حفص لم یکن بالحافظ وقال مرۃ حدیثہ لیس بذلک وقال یحیی بن معین ضعیف وقال العجلی جائز الحدیث وکان یأخذہ یلقن وقال ابو زرعۃ لأن یکتب حدیثہ ولا یحتج بہ وقال ابو حاتم لیس بالقوی وقال ابن حبان سمعتم یضعفون حدیثہ وقال ابو داؤد ولا اعلم احدا ترک حدیثہ وغیرہ احب الی منہ وقال ابن عدی ھو شیعۃ اھل الکوفۃ ومع ضعفہ یکتب حدیثہ وروی لہ مسلم لکن مقرونا بغیرہ وبالجملۃ فالاکثرون علی ضعفہ وقد صرح الائمۃ بتضعیف ھذا الحدیث الذی رواہ عن ابراھیم عن علقمۃ عن عبد اللہ وھو حدیث الرایات وقال وکیع بن الجراح فیہ لیس بشیء وکذلک قال احمد بن حنبل وقال ابو زرعۃ سمعت ابا اسامۃ یقول فی حدیث یزید عن ابراھیم فی الرایات لو حلف عندی خمسین یمینا قاسامۃ صادقتہ اھذا مذھب ابراھیم اھذا مذھب علقمۃ اھذا مذھب عبد اللہ وأورد الحفیلی ھذا الحدیث فی الضعفاء او قال الذھبی لیس بصحیح اقول لا حرج بعد ان ثبت انہ شیعۃ فلا یتشیع بحق العدو ویخیر بل الفضل ما شھدت بہ اعداء وخرج الحاکم فی مستدرکہ فی روایۃ مجاھد عن ابن عباس موقوفا علیہ قال مجاھد قال لی ابن عباس لیلم اسمع انک مثل اھل البیت ما حدثتک بحدیث قال مجاھد فانہ فی ستۃ لا اذکرہ لمن یکرہ قال فقال ابن عباس منا اھل البیت اربعۃ منا السفاح ومنا المنذر ومنا المنصور ومنا المھدی قال فقال مجاھد بین ھؤلاء الاربعۃ فقال ابن عباس اما السفاح فربما قتل الضارہ وعفا عن عدوہ واما المنذر اراہ قال فانہ یعطی المال الکثیر ولا یتعاظم فی نفسہ ویمسک القلیل عن حقہ واما المنصور فانہ یعطی المضر علی عدوہ الشطر مما کان یعطی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرھب منہ عدوہ عن مسیرۃ شھرین والمنصور یرھب منہ عدوہ علی مسیرۃ شھر واما المھدی الذی یملاء الارض عدلا کما ملئت جورا وتامن البھائم السباع وتلقی الارض افلاذ کبدھا قال تنبت وفا افلاذ کبدھا قال امثال الاسطوانۃ من الذھب والفضۃ وقال الحاکم ھذا حدیث صحیح الاسناد ولم یخرجاہ وھو من روایۃ اسماعیل بن ابراھیم بن مھاجر عن ابیہ واسماعیل ضعیف وابراھیم ابوہ وان خرج لہ مسلم فالاکثرون علی تضعیفہ اقول واجمع الائمۃ المسلمین علی ان شیوخ المسلم معتبر فلا یحط عن سندہ ثم قال فی تقدمۃ ابن خلدون وخرج ابن ماجۃ عن ثوبان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقتتل عند کنزکم ثلثۃ کلھم ابن خلیفۃ ثم لا یصیر الی واحد منھم ثم تطلع الرایات السود من قبل المشرق فیقتلونھم قتلا لم یقتلہ قوم ثم ذکر شیئًا لا احفظہ قال فاذا رایتموہ فبایعوہ ولو حبوا علی الثلج فانہ خلیفۃ اللہ المھدی اقول وجالہ رجال الصحیحین الا ان فیہ ابا قلابۃ الجرمی وذکرہ الذھبی وغیرہ انہ مدلس وفیہ سفیان الثوری وھو مشھور بالتدلیس وکل واحد منھما معنعن ولم یصرح بالسماع فلا یقبل وفیہ عبد الرزاق بن ھمام وکان مشھورا بالتشیع وعمی فی اخر وقتہ فخلط قال ابن عدی احادیث باحادیث فی الفضائل لم یوافقہ علیھا احد ونسب الی التشیع اقول الفضل ما شھدت بہ اعداء فان ھذا الحدیث ظاھر بحق العباسیۃ والتشیع عدو لھم غایۃ العداوۃ فقولھم فی ھذا معتبر وخرج الطبرانی فی معجمہ للاوسط عن ابن عمر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی نفر من المھاجرین والانصار وعلی بن ابی طالب عن یسارہ والعباس عن یمینہ اذ تلاعی العباس ورجل من الانصار فاغلظ الانصاری للعباس فاخذ النبی صلی اللہ علیہ وسلم بید العباس وبید علی وقال سیخرج من صلب ھذا حتی یملاء الارض قسطا وعدلا کما ذاریتم ذلک فعلیکم بالفتی التیمی فانہ یقبل من قبل المشرق وھو صاحب رایۃ المھدی انتھی وفیہ عبد اللہ بن عمر العمی وعبد اللہ طعنوا فیھما ضعفاء یہ وہ ہے جو مقدمہ مہدی عباسی کی روایات پائی جاتی ہیں اور نسبت مہدی حسینی محمد بن حسن عسکری مشہور ابو القاسم اسماعیلی کی بعض روحدیث ہی جو رسالہ ہدیہ مہدویہ میں امام حسین علیہ السلام کی اولاد سے مہدی کا ہونا رسالۃ الکشف عن مجاورہ ہذہ الامۃ عن الالف سے لکھی ہے اور روایت طبرانی جو آخر حسن حال عباسیہ میں گذری اور سین بعد جور و جفا عباسیہ کے جو اولاد علی میں جبر ہے وہ اشارہ اس سلطنت سادات کی طرف کرتا ہے وہ شیعی ہی پر نصاری و مخالفین دین پر اور نکا بڑا زور تھا اور بارہ ائمہ تک بہت کچھ انصاف اپنی رعیت پر رکھا اور بعض روایات ضعیفہ میں طلوع شمس مغرب ہی بعد تین سو سال کے وارد ہی حسین اشارہ ان سادات کے خروج کا سمجھے تین اور کا نصاری پر بڑی زور و شور ہی یہ نہیں کہا جاتا کہ محمول ہے ہر ہی نسبت ہر مہدی کی اشارہ یا صراحت ہی پر نبی عظیم الشان سے ایسی بڑی بادشاہت کی خبر اپنی امت میں نہ دینا بڑی تعجبات سے ہی گو سکو بطور ضعیف کہ کوئی بات پہونچی نگر واقعہ کی مطابق ہونا بڑی اعتبار کی بات ہی۔ اور تیسری مہدی کی نسبت وارد ہی کیسے ہلاک ہو وہ امت جس کی اول میں عون اور آخر میں مسیح ہو اور وسط میں مہدی ہو تو اگر چہ مہدی سید محمد بن سید عبد اللہ حسنی کا تشریف لانا قابل ازمیح موعود ہی مگر وہ امام ہوں گے مسیح کے پس اس سے ظاہر ہی کہ وہ ایسے

عظیم الشان سے متعلق ہے جو وسط امین حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و مسیح کے بارہ گزینین ہوئی ہیں کہ حضرت مسیح اکبر فتوحات مین اپنے زمانہ کے قریب مین امید کرتے تھے جنکا ظہور قریب آخر زمانہ تک نہین ہوا جو جہہ سو تراسی کرکے حرفون مین خ ف ج سے لکھے ہین اور جو تھے مہدی آخر الزمان سید محمد بن سید عبد اللہ حسینی موعود باقی ہین اونکی نسبت احادیث ذیل کو مطالعہ کرنا چاہئے

روی المسلم فی صحیحه عن جابر قال قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم یکون فی آخر امتی خلیفة یحثو المال حثوا لا یعده عدا وعن حدیث ابی سعید قال من خلفائکم خلیفة یحثو المال حثوا ومن طریق اخری عنهما قال یکون فی آخر الزمان خلیفة یقسم المال ولا یعده وهذا الاحادیث وان لم یقع فیه لفظ المهدی لکن یظهر من روایة الحاکم ان المراد من هذه الخلیفة هو المهدی کما روی الحاکم من طریق عوف الاعرابی عن ابی الصدیق الناجی عن ابی سعید الخدری قال قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم لا تقوم الساعة حتی تملاء الارض جورا وظلما وعدوانا ثم یخرج من اهل بیتی رجل یملاها قسطا وعدلا کما ملئت ظلما وعدوانا وقال فیه الحاکم هذا صحیح علی شرط الشیخین ولم یخرجاه ورواه الحاکم ایضا من طریق سلیمان بن عبید عن ابی الصدیق الناجی عن ابی سعید الخدری عن رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم قال یخرج فی آخر امتی المهدی یسقیه الله الغیث وتخرج الارض نباتها ویعطی المال صحاحا وتکثر الماشیة وتعظم الامة یعیش سبعا او ثمانیا یعنی حججا وقال فیه صحیحا لاسناد ولم یخرجاه ولا طعن فیه ان سلیمان بن عبید لم یخرج له احد من الستة فان ابن حبان ذکره فی الثقات ولم یروان احدا تکلم فیه وما قال الذهبی فی المیزان ان ابا الصدیق الناجی مجهول لا اعتبار به لما ذکره ابن حبان فی الثقات ولو کان عند الذهبی مجهولا لا یقدح فیه واذا صح ذلک عن مسلم تعین فلا اعتداد لما فی روایات الاخری من الجرح بل وکذا الروایات الضعیفة فیه کما روی الحاکم من طریق اسد بن موسی عن حماد بن سلمة عن مطر الوراق وابی هارون العبدی عن ابی الصدیق الناجی عن ابی سعید عن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال تملاء الارض جورا وظلما فیخرج رجل من عترتی فیملاء سبعا او تسعا فیملاء الارض عدلا وقسطا کما ملئت جورا وظلما قال الحاکم فیه هذا حدیث صحیح علی شرط مسلم لانه اخرج عن حماد بن سلمة عن شیخه مطر الوراق واما شیخه الاخر وهو ابو هارون العبدی فلم یخرج له وهو ضعیف جدا اتهم بالکذب واما اسد بن موسی یلقب اسد السنة وان قال البخاری مشهور الحدیث واستشهد فی صحیحه واحتج به ابو داؤد والنسائی الا انه قال مرة اخری ثقة لو لم یصنف کان خیرا له وقال فیه محمد بن حزم منکر الحدیث ومن بعده ما یقوی ما ذکره السهیلی ان ابوبکرا الاسکاف ذکر فی فوائده الاخبار مسندة الی مالک بن انس عن محمد المنکدة عن جابر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من کذب بالمهدی فقد کفر ومن کذب بالدجال فقد کذب وقال فی طلوع الشمس من مغربها مثل ذلک فیما احسب ویقول هذا العبد ان من طالع کتب العهد العتیق والجدید ویعلم حال المهدی والدجال فلیس هذا عنده ببعید ولو کان ابوبکر الاسکاف متهم وضاع کما یظهر من مطالعة ورس ۱۳ من الفصل السابعة للدانیال ویظهر لک علی ما سیاتی واما الترمذی وابو داؤد فخرج بسندیهما الی ابن عباس من طریق عاصم بن ابی النجود احد القراء السبعة من زر بن حبیش عن عبد الله بن مسعود عن النبی صلی الله علیه وآله وسلم لو لم یبق من الدنیا الا یوم لطول الله ذلک الیوم حتی یبعث الله فیه رجلا من اهل بیتی یواطی اسمه اسمی واسم ابیه اسم ابی هذا لفظ ابو داؤد وسکت علیه وفی رسالته المشهورة ان ما سکت علیه فی کتابه فهو صالح ولفظ الترمذی لا تذهب الدنیا حتی یملک العرب رجل من اهل بیتی یواطی اسمه اسمی فی لفظ حتی یلی رجل من اهل بیتی وکلاهما حدیث حسن صحیح ورواه ایضا من طریق موقوفا علی ابی هریرة وقال الحاکم رواه الثوری وشعبة وزائدة وغیرهم من ائمة المسلمین عن عاصم قال وطرق عاصم عن زر عن عبد الله کلها صحیحة علی ما اصلته من الاحتجاج باخبار عاصم اذ هو احد ائمة المسلمین انتهی فهذا اکثر اهل الحدیث مثل الترمذی وابی داؤد والثوری وشعبه وزائدة وغیرهم من المسلمین لا شک فی صحة هذه الروایة وموافق مضمونه مما روی المسلم وما قال فی العاصم احمد بن حنبل انه کان رجلا صالحا قاریا للقرآن خیرا ثقة والاعمش احفظ منه وکان شعبة یختار الاعمش علیه فی تثبیت الحدیث لا یفتح فی صحته بل یقویها فما قال العجلی انه کان یختلف علیه فی زر وابی وائل لا یشیر الیه بضعف روایته ولا یعارض هذه الروایة وما قال محمد بن سعد کان ثقة الا انه کثیر الخطاء فی حدیثه وکذا ما قال یعقوب بن سفیان فی حدیثه اضطراب وکذا ما قال عبد الرحمن بن ابی حاتم قلت لابی عن ابازرعة یقول عاصم ثقة قال لیس محله هذا وکذا ما تکلم فیه ابن عیینة فقال کل من اسمه عاصم سیئ الحفظ وکذا قال ابو حاتم محله عندی محل الصدق صالح الحدیث ولم یکن بذلک الحافظ وکذلک اختلاف النسائی وکذا ما قال ابن حراش من حدیثه نکرة وکذا ما نقل عن ابی جعفر العقیلی لم یکن فیه لا سوء الحفظ وکذا ما روی عن الدارقطنی من حفظه شیء وکذا ما قال یحیی ابن القطان ما وجدت رجلا اسمه عاصم الا وجدته روی الحفظ وقال ایضا سمعت شعبة

حدثنا عاصم بن ابی النجود و فی الناس ما فیها و یرید نا ما قال الذهبی انه ثبت فی القراءة و هو فی الحدیث دون الثبت صدوق لهم و هو حسن الحدیث و اخرج الشیخان له و لوا خرجاله متهدنا بغیره و خرج ابو داؤد فی الباب عن علی عن النبی صلی الله علیه و اله وسلم قالو لو لم یبق من الدهر الا یوم لبعث الله رجلا من اهل بیتی یملاء ها عدلا کما ملئت جورا ابو داؤد بهذه الزیادة قطن بن خلیفة عن القاسم بن ابی حرة عن ابی الطفیل و وثقه احمد و یحیی بن القطان و ابن معین و النسائی و غیرهم و قال العجلی هو حسن الحدیث و فیه تشیع قلیل و لا یضر اما ثبت الاصل من حدیث مسلم بتغییره او لا قال ابن معین مرة ثقة شیعی و کذا ما قال احمد بن عبد الله بن یونس کنا غمز علی قطن و هو مطرح لا نکتب عنه و قال مرة کنت امر به و ادعه مثل الکلب و قال الدارقطنی لا یحتج به و قال ابوبکر بن عیاش ما ترکت الروایة عنه الا لسوء مذهبه و قال الجرجانی زائغ غیر ثقة انتهی و خرج ابو داؤد ایضا بسنده عن مروان بن المغیرة عن عمر بن ابی قیس عن شعیب بن ابی خالد عن ابی اسحاق الشقی قال قال علی و نظر الی ابنه الحسن ابنی هذا سید کما سماه رسول الله صلی الله علیه و اله وسلم و سیخرج من صلبه رجل یسمی باسم نبیکم یشبهه فی الخلق و لا یشبهه فی الخلق یملاء الارض عدلا و لو قال فی موضع آخر ان هرون من ولد الشیعة لکن ما قال انه شیعة و قال السلیمانی فیه نظر و قال ابو داؤد فی عمر بن ابی قیس لا باس به فی حدیثه خطا و اما ابو اسحاق و لو کان شیعة و اختلط فی آخر عمره لکن خرج عنه الشیخان فی الصحیحین و خرج ابو داؤد و ابن ماجة و الحاکم فی المستدرک من طریق علی بن نفیل عن سعید بن المسیب عن ام سلمة قالت سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول المهدی من ولد فاطمة و لفظ الحاکم سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یذکر المهدی فقال نعم هو حق و هو من بنی فاطمة و لم یتکلم علیه بما لصحیح و غیره لکن سکوت ابو داؤد غیر صحیحه و لو ضعفه ابو جعفر العقیلی و قال لا یتابع علی بن نفیل و لا یعرف الا به اقول لا خرج لنا بمثل هذا الجرح لما اسلفناه من حدیث مسلم مع تغییره فان هذه الروایة محمد لنا و لو قیل فیه شیء و خرج ابو داؤد ایضا عن ام سلمة من روایة قتادة عن صالح ابی الخلیل عن صاحب لها عن ام سلمة قال یکون اختلاف عند موت خلیفة فیخرج رجل من اهل المدینة هاربا الی مکة فیاتیه ناس من اهل مکة فیخرجونه و هو کاره فیبایعونه بین الرکن و المقام فیبعث الیه بعث من الشام فیخسف بالبیداء بین مکة و المدینة فاذا رای الناس ذلک اتاه ابدال اهل الشام و نجباء اهل العراق فیبایعونه ثم ینشاء رجل من قریش اخواله کلب فیبعث الیهم بعثا فیظهرون علیهم و ذلک بعث کلب و الخیبة لمن لم یشهد غنیمة کلب فیقسم المال و یعمل فی الناس بسنة نبیهم صلی الله علیه وسلم و یلقی الاسلام بجرانه علی الارض فیلبث سبع سنین و قال بعضهم تسع سنین ثم یتوفاه ابو داؤد و من روایة ابی الخلیل عن عبد الله بن الحارث عن ام سلمة فتبین بذلک المبهم فی الاسناد الاول و رجاله رجال الصحیحین لا مطعن فیهم و لا مغمز و مما یقال انه من روایة قتادة عن ابی الخلیل و قتادة مدلس و قد عنعنه و المدلس لا یقبل من حدیثه الا ما صرح فیه بالسماع مع ان الحدیث لیس فیه تصریح بذکر المهدی ففیه کلام فان المقنعن یعتبر لمسلم و ان هذه الواقعة ما ظهر الی الآن و هذا اقرب اوان المهدی کما سیظهر لک من ظهور ثانی خروج یاجوج و ماجوج و قد خرج ابو داؤد و تابعه الحاکم عن ابی سعید الخدری عن طریق عمران القطان عن قتادة عن ابی نضرة عن ابی سعید الخدری قال قال رسول الله صلی الله علیه و اله وسلم المهدی من اجلی الجبهة اقنی الانف یملاء الارض قسطا و عدلا کما ملئت ظلما و جورا یملک سبع سنین هذا لفظ ابی داؤد و سکت علیه و هذا حکم منه بصحته هذه الروایة و لفظ الحاکم المهدی منا اهل البیت اشم الانف اقنی اجلی یملاء الارض قسطا و عدلا کما ملئت جورا و ظلما یعیش هکذا او بسط یساره و اصبعین من یمینه السبابة و الابهام و عقد ثلثة قال الحاکم هذا حدیث صحیح علی شرط مسلم و لم یخرجا به و اخرج البخاری من عمران القطان و لو استشهادا و قال احمد بن حنبل ارجو ان یکون صالح الحدیث فما قیل ان یحیی ابن القطان لا یحدث عنه و ما قیل یحیی بن معین لیس بالقوی و ما قال النسائی ضعیف لا عند اولد و کان عمران القطان من الحروریة عدو الآل علی و المهدی من آل علی فیقبل منه و الفضل ما شهدت به اعداءه و لو کان یری السیف علی اهل القبلة و قال ابو عبید الآجری سالت اباداؤد عنه فقال ما من اصحاب الحسن و ما سمعت الا خیرا و با لسمع ابو عبید من ابی داؤد مرة اخری فقال ضعیف افتی فی ابراهیم بن عبد الله بن حسن بفتوی شدید ة فیها سفک الدماء فضعفه جدا لانها فی توبة لان کان حروریا لا یقول بال علی من فیه خیر و خرج الترمذی و ابن ماجة و الحاکم عن ابی سعید الخدری قال خشینا ان یکون بعض شیء حدث لنا نبی الله صلی الله علیه و اله وسلم فقال ان فی امتی المهدی یخرج و یعیش خمسا او سبعا او تسعا زید الشاک قال قلنا و ما ذاک قال فیجی الله الرجل فیقول یا مهدی اعطنی قال فیحثو له فی ثوبه ما استطاع ان یحمله هذا لفظ الترمذی و قال هذا حدیث حسن و قد روی من غیر وجه عن ابی سعید الخدری عن النبی

صلى الله عليه وآله وسلم ولفظ ابن ماجة والحاكم يكون في امتي المهدي قطر فسيح وألا فتسع فتنعم امتي فيه نعمة لم ينعموا مثلها قط فتؤتي الأرض أكلها ولا يدخر منهم شيء المال يومئذ كدوس فيقوم الرجل فيقول يا مهدي اعطني فيقول خذ انتهى وهذا القدر حديث مسلم الذي اسلف وقال الدارقطني واحمد بن حنبل ويحيى بن معين ان زيد الا يصالح وزاد احمد انه فوق يزيد الرقاشي وفضل بن عيسى فما قال فيه ابو حاتم ليس بذلك وقد حدث عنه شعبة وانه ضعيف يكتب حديثه ولا يحتج به وقال يحيى بن معين في رواية أخرى لا شيء وكذا قال مرة تكتب حديثه وهو ضعيف وقال ابو داود عنه ليس بقوي وأهى الحديث ضعيف وما قال بن عدي عامة ما يرويه ومعنا يرويه عنهم ضعفا لا يحتمله عن الحسن ولا سيما قد روى الترمذي بغيره وخرج ابن ماجة عن علي رضي الله عنه من رواية ياسين العجلي عن ابراهيم بن محمد بن الحنفية عن ابيه عن جده قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم للمهدي منا اهل البيت يصلحه الله به في ليلة واختلف في ياسين العجلي فقال يحيى بن معين ليس به باس وقال البخاري فيه نظر وهذا اللفظ من البخاري لا يدل على قوة الضعف ولو قيل ان هذه اللفظة من اسطلاحه قوية الضعف جدا فلا بد من نقل اصطلاحه ولو اورد بن عدي في الكامل والذهبي في الميزان هذا الحديث على وجه الاستنكار له وقال هو معروف به ولا يدل هذا الكلام على الوضع وينتهي الى الضعف ولا يضر نا فانه يعين على طرق أخرى صحيحة كما سلف وخرج الطبراني في معجمه الاوسط عن علي رضي الله عنه انه قال للنبي صلى الله عليه وسلم اما المهدي امن من غيرنا يا رسول الله فقال بل منا بنا يختم الله كما بنا فتح ربنا يستنقذون من الشرك وبنا يولف الله بين قلوبهم بعد عداوة بنيه كما بنا الف بين قلوبهم بعد عداوة الشرك قال علي اموسون ام كافرون قال مفتون وكافر وفيه عبد الله بن لهيعة وهو ضعيف معروف الحال وايضا فيه عمر بن جابر الحضرمي وهو اضعف منه وكان يقول ابن لهيعة ان عليا في السحاب ويجلس معنا فيصير صحابة فيقول هذا قد مر في السحاب وهو شيخ احمق ضعيف العقل وخرج الحاكم في المستدرك عن علي رضي الله عنه من رواية ابي الطفيل عن محمد بن الحنفية قال كنا عند علي رضي الله عنه فسأل رجل عن المهدي فقال له هيهات ثم عقد بيده سبعا فقال ذلك يخرج في آخر الزمان اذا قال الرجل اين الله فتقع بينهم الله لمقوم ما وقع كقزع السحاب يولف الله بين قلوبهم فلا يستوحشون الى احد ولا يفرحون باحد دخل فيهم عدتهم على عدة اهل بدر لم يسبقهم الاولون ولا يدركهم الاخرون وعلى عدد اصحاب طالوت الذين جاوزوا النهر قال ابو الطفيل قال ابن الحنفية اتريد ان قلت لكم فانه يخرج من بين هذين الاخشبين قلت لا جرم والله لا اوعها حتى اموت ومات بحا يعني مكة قال الحاكم هذا حديث صحيح على شرط الشيخين انتهى قال ابن خلدون وانما هو على شرط مسلم فقط فان فيه عمارا الذهبي ويونس بن اسحاق ولم يخرج لهم البخاري وفيه عمرو بن محمد العنقزي ولم يخرج له البخاري احتجاجا بل استشهادا قول اجمع المسلمون على صحة ما في البخاري ولو استشهادا فلا يضر ما يشينه عمار الذهبي وقد وثقه احمد وابن معين وابو حاتم النسائي وغيرهم فلا يعارضه ما قال علي بن المديني عن سفيان ان بشر بن مروان قطع عرقوبيه قلت في اي شيء قال في التشيع وخرج ابن ماجة عن سعد بن عبد الحميد بن جعفر عن علي بن زياد اليماني عن عكرمة بن عمار عن اسحاق بن عبد الله عن انس قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يقول نحن ولد عبد المطلب سادات اهل الجنة انا وحمزة وعلي وجعفر والحسن والحسين والمهدي وفيه عكرمة بن عمار اخرج له مسلم ولو اخرج له متابعة وثقة آخرون فلا يعارضه ما قال ابو حاتم الرازي هو مدلس قلا يقبل الى ان يفتح باستماع وقال الذهبي في الميزان لا ندري على بن زياد من هو ثم قال الصواب فيه عبد الله بن زياد وسعد هو عبد الحميد وثقه يعقوب بن ابي شيبة وقال يحيى بن معين ليس به باس فلا يعارضه ما تكلم فيه الثوري قالوا الا نه يغتي في مسائل يخطئ فيها وقال ابن حبان كان ممن يخترع الاحاديث فلا يحتج لكن قال احمد بن حنبل سعيد بن عبد الحميد يدعى انه سمع عرض كتب مالك والناس ينكرون عليه ذلك وهو هنا بعداد لم يحتج فكيف سمعها وجعله الذهبي ممن لم يفتح فيه كلام من تكلم فيه وخرج البزار في سنده والطبراني في معجمه الاوسط واللفظ للطبراني عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وآله وسلم قال يكون في امتي المهدي ان قصر فسبع والا فثمان والا فتسع تنعم فيها امتي نعمة لم ينعموا مثلها ترسل السماء عليهم مدرارا ولا تدخر الارض شيئا من النبات والمال كدوس يقوم الرجل يا مهدي اعطني فيقول خذ قال الطبراني والبزار تفرد به محمد بن مروان العجلي زاد البزار ولا نعلم له راويا تابعه عليه احمد ووثقه ابو داود وابن حبان ايضا ذكره في الثقات وقال فيه يحيى بن معين صالح وقال مرة ليس به باس فلا يعارضه ما قال ابو زرعة ليس عندي بذلك وما قال احمد بن حنبل ما أتيت محمد بن مروان العجلي حدث باحاديث مناكير وانا شاهد لم نكتبها على عمد وكتب بعض اصحابنا لا يشين بضعف حاله بل ترك احمد باعتماد كتابه بعض اصحابه مدخرج ابو الموصلي في مسنده عن ابي هريرة وقال احمد

خلیلی والقاسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال لا تقوم الساعۃ حتی یخرج علیہم رجل من اھل بیتی فیضحکھم حتی یرجعوا الی الحق قال قلت وکم یملک قال خمسا واثنین قلت وما خمس واثنین قال لا ادری وفی ھذا السند بشر بن غنیک قد احتج بہ الشیخان ووثقہ الناس فلا یلتفت الی قول ابی حاتم لا یحتج بہ وایضا فیہ رجاء بن ابی الرجاء البیشکری وھو مختلف فیہ لکن علق لہ البخاری فی صحیحہ حدیث واحد ان کان ثقہ والاحادیث الضعاف کثیرۃ فی مقدمۃ المھدی علیہ السلام لیست منھا بموضوع ترکنا ھا اور محمد مہدی حسنی علیہ السلام کے اخبار بہت کچھ کتب سابقہ میں ہیں خواہ عہد عتیق ہو جیسے دانیال ۱۲ فصل ۹ و دانیال میں یا عہد متوسط جیسے مکاشفات یوحنا میں وہی احادیث صحاح وحسان وضعاف میں بکثرت ہیں اور یہاں تک آپکا ذکر خیر احادیث میں زمانہ محمد بن حنفیہ سے ظاہر ہوا کہ آنحضرت کے فیض کی طلب میں محمد حنفیہ نے مکہ میں ہی قیام کیا اور تابعین کی کثرت سے ظاہر ہے کہ انمیں بڑی جرچہ امام موصوف کی تھی علی ہذا تبع تابعین کی کثرت سے اوذکر راویوں کی کثرت زیادہ ہوئی اور اصحاب کتب صحاح کے زمانہ میں اور بھی زیادہ ہوئی اور پھر جیسے جیسے انسان بڑھتے گئے آپکی چرچہ زیادہ ہوتی گئی اور اولیاء کرام میں جو صاحب مکاشفات ہیں اونکے مکاشفہ سے اور بھی زیادہ شہرت ہوئی رہا تعین سال یہ کہ بہت مشکل ہے اسمیں بڑے بڑے اولیا کو اشتباہ ہوا دیکھو مجموعہ تورات میں کہ واقعات بہت سے حضرات انبیا نے بیان فرمائے البتہ سنہ آیندہ کسر نے بیان کئے البتہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سنہ ولادت اور مسیح کی فصل نہم دانیال میں مذکور ہوا اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت سنہ کی تعظیم بہت مقدس سے ظاہر ہے اور اس سے بعد چہل سالہ عمر میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کا واقعہ ہوا اور ستر سال کی تصریح ذوالقرنین کیقباد کی فصل ۲۵ میں پرمیاہ نے بیان کی اور غالباً زبور میں ہی ستر سال کا ذکر ذوالقرنین کی بابت ہے اور اہل اسلام سے ہزار سال کے بعد خروج دوم یاجوج وماجوج فصل ۲۰ مکاشفات میں یوحنا سے ہے جسکو قیامت ہزار سال والی کرکے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی موافت سنہ فتح ہرمز کیخسرو پرویز آٹھ سال بعد حسب عدد الم ۸۰ بضع سنین کے دریافت ہوئی اور سنہ کو سیوطی کے ارشاد کی تھی اور فصل ۱۱ یشعیاہ میں فتح بدر ایک سال بہت کے بعد فرمائی ہے تو اس وجہ سے بعض اولیا کو بعض روایات میں سنہ کے بیان میں غلطی واقع ہوئی اور حضور شیخ اکبر رضی اللہ عنہ نے کہیں سنہ فتح فتوحات مکیہ میں لکھے ہوں مگر ان صلاح الدین کے قریب آتے ہیں لیکن بقول مولوی رحمت اللہ مہاجر مکی وملا نواب مرحومین کے شیخ اکبر مرحوم نے ایک سال میں عثمان بادشاہ ترک سے لیکر تا آخر زمانہ دولت عثمانیہ ترکیہ کے ہر شخص کے نام وسنہ سلطنت للکھدی جنکی نسبت مولوی رحمت اللہ مرحوم کہتے تھے کہ پہلے تو سب موافق دیکھ گئے اور اپنے روبرو سنہ شاہ عبدالعزیز ترک وایام شاہ مراد وسنہ جلوس شاہ عبدالحمید بمطابق پائے اور سلطنت عبدالحمید شاہ کی تا ۳۰ سال کرکے للکھدیں جنکے بعد آٹھ سال کے لئے دو شاہ اور لکھے ہیں کہ پہلے شاہ کے زمانہ میں سلطنت روسیہ بھی اصغر ممالک مقدسہ پر ہونا مقرر ہے جنکی تباہی مہدی علیہ السلام سے ہوگی اور سورہ شوریٰ کی تاویل میں اسکی مطابق ظاہر ہوگا اور حسب درس ۱۳ و ۱۴ اصحاب دانیال کے مسیح علیہ السلام کو صاحب روزگار یا قدیم جو پرانے صاحب روزگار یا قدیم ہونے سے ہوگی اور سورہ شوریٰ کی تاویل میں اسکی مطابق ظاہر ہوگا اور حسب درس ۱۳ و ۱۴ اصحاب دانیال کے مسیح علیہ السلام کو صاحب روزگار یا قدیم جو پرانے صاحب روزگار ہے قدیم ہونے سے ہوگی اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مین سلطنت اوجمعت عطا فرماوینگے اور طرق سے جو حدیث ترمذی میں یونس بن یمعان سے مروی ہے کہ مہدی علیہ السلام کی فتح شہر قسطنطنیہ پر جبکہ ہوگی تو خبر دروغ اڑیگی کہ دجال گھر میں آگیا اور وہ ہنوز نہ آیا ہوگا کہ مہدی واپس ملک کو آویگا تو اُس وقت وہ آگیا ہوگا اوسکے قتل کیلئے مسیح علیہ السلام آسمان سے منارہ شرقی دمشق پر فرشتوں کی کندھوں پر ہاتھ رکھے ہوئے آوینگے اور دجال کو قتل کرینگے اور اُسکے بعد یاجوج والی روس یاجوج اہل ستہا یاجوج سے مقابلہ کرینگے اور وہ جو ساری حالات مسیح کے احادیث میں ہیں جیسے مسلم میں بار گرآنے مسیح کی نسبت حدیث نوس بن سمعان میں عیسیٰ نام مسیح لقب کنیت ابن مریم صفت نبی کرکے للکھی ہیں اور وہ حالات جو اوقت یاجوج وماجوج کے ہیں وہ واقع ہونگی اوسوقت میں اسلام کی بڑی رونق ہوگی اور بڑی سرسبزی اور زمانہ بارا صحت ہوگا جو طور تشبیہ واستعارہ وغیرہ کی احادیث میں اور تورات اور انجیل میں مذکور ہیں اور مہدی علیہ السلام کی فتوحات تا قسطنطنیہ احادیث سے ظاہر ہے نہ علی العموم ممالک پر اور مہدی کے ساتھ کوچار خلفاء کے بروز ہونگے پر قائم مقام اونکے خلیفہ مسیح ہونگا نہ دوسرے اس مقام سے ابن ماجہ میں لا مھدی الا عیسیٰ ہی وارد ہے کہ نہ زیادہ کرو آمد مہدی کو مگر عیسیٰ کو جیسے سیاق حدیث سے ظاہر ہے اس مقام سے غور کرنا چاہئے کہ مہدی کے بعد چونکہ مہدی کے خلیفہ عیسیٰ ہوں گے اور مہدی علیہ السلام کی نسبت اشرہ الفاظ کتب مقدسہ میں ہوئے جاتے ہیں جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت ہوئے جاتے ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت بنظر خلافت وہ الفاظ کتب مقدسہ میں بولے جاتے ہیں جو روح رب کے لئے بولے جاتے ہیں تو اسواسطے مسیح علیہ السلام ابن اللہ یعنی خلیفہ مہدی اللہ کرکے مشہور ہوئے لیکن وہ اہل عقل جزوی آشنا چند ہیدیوں سے نہیں جو احادیث کی مطابق آئی تو وہ مثل ابن خلدون کے وجود مہدی حسنی سید محمد بن سید عبداللہ حسنی میں شک بلکہ انکار کرتے ہیں جیسے نیچری یاجوج وماجوج کی شوکت سے باوجودیکہ وہ مہدی ومسیح کی بار گرآمد کی دلیل ہیں اون حضرات کو اسمیں کوئی شک کرکے اور کوئی انکار اور عرب کے اجتماع وعصوبت جو مثل ابن خلدون کی بعید سمجھے وہ قدرت خدا کو بعید سمجھتا ہے حالانکہ ڈسرائیلی سابق وزیر لندن کا مقولہ ہے کہ میں عرب کی حالت ایسی دیکھ رہا ہوں کہ روز زمین کی بادشاہ ہوئے مان ابن خلدون کا یہ کہنا کہ اس وعدہ سے ہر وقت مہدی ہونیکے مدعی ہوتے ہیں یہ بات معقول ہے کہ ہنوز جب تک سلطنت عثمانی ترکیہ زوال پذیر نہو مہدی حسنی علیہ الصلاۃ والسلام کی آمد درست نہیں ناواقف مراقبین اس قسم کے ہی دیکھو سنے کہ خیالات کے اجتماع سے اونکی اس قسم کی حالت ہوتی ہے کہ بعض کو مہدی وبعض اونکو خلیفہ وبعض اونکو خاندان کے مریدوں سے کہیں جیسے اس عرصہ میں بعض مغل جو نسل ہی قطر اہ سے ہیں آپکو مسیح موعود کی جگہ شیل مسیح کہتے ہیں جیسے اسرائیلی بادشاہت اس دولت اسلامی میں ہونیوالی ہے اور آپکو ہی مہدی سمجھتے ہیں اور حدیث ابن ماجہ کے خلاف

سیاق و سباق کے معنی تک نہیں سمجھے یہ انکے خیالات کا اجتماع ہی اور خبط دماغ سے ہی اور انکی خلاصہ جواری انگریزوں کو ماجوج لکھتے ہیں اور جو واقف کتب حدیث ہی وہ خوب جانتا ہی کہ یاجوج والی روس و ماجوج کی دولت مسیح علیہ السلام سے برباد ہوگی تو مثیل مسیح فرماتے ہیں کہ ادنسے روس و انگریز کب تباہ ہوں گے حالانکہ وہ ایک خوشامدی سرکار انگریز ہیں اگر واقعی خون خون کا غلبہ ہے تو فصدیں انکی کھولی جاویں و رنہ مارا رالجن انکے لئے مناسب ہی کتب احادیث موجود ہی اگر کتب احادیث کو طاق میں رکھیں تو انسے بحث نہیں کہ کلام اہل اسلام سے ہی بالخصوص اہل سنت وجماعت سے اور انجیل میں ایک لاکھ چوالیس ہزار قوم یہود سے مسیح علیہ السلام پر ایمان لانے والے ہیں جیسے مکاشفات روحی سے ظاہر ہوگا دیکھو مقدمہ چہارم میں باب بست و ششم کو اور مسیح کو استفادہ حاصل ہونا مہدی سو دس ۱۳۰ و ۴ فصل ہفتم دانیال میں دیکھو جیسے تنبیہ چہارم اطلاع سے ظاہر ہے کہ جیسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ظاہر ہے کہ جیسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اوسمیں صاحب روزہا ہی قدیم کہا ہی ویسے مہدی علیہ السلام کو چودھویں صدی کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور ایسے ہی مکاشفہ سوم و چہارم باب بست و ششم مقدمہ چہارم کو مطالعہ کرو کہ جیسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو عرش نشین کہا ہی اسی طرح سے مہدی علیہ السلام کو اوسی طریق سے احادیث حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر نام و ماوباپ کے نام میں تو صد ہی **تنبیہ سوم** دجال یعنی کے بعض حالات میں مخفی نرہی کہ جیسے مہدی چند میں ویسے دجال ہی چند میں ایک اوسمیں سے ابن صیاد کی مثل جو گذر گئے اور بعض وہ میں جو در اصل مسیح موعود بار دگر آنیوالے تو وہ نہیں پر وہ ایکو مسیح موعود جانتی ہیں اب کلام اوس دجال میں ہم کرتے ہیں جو مسیح علیہ السلام سے دو ٹکڑہ ہو کر مقتول ہوگا جیسے شرح اوائل سورۂ کہف پڑھنیوالا امن سے سمجھ سکتا ہی کہ وہ عجاکے لفظ سے اوسمیں اوسکی کجی کی طرف اشارہ ہی وہ شخص جسے بشرح صحیح مسلم و ترمذی کے شخص احدی ہی کہ اوسکی ایک ٹانگ پیدائشی ہوگی اور دوسری آنکھ میں بھی نقصان ہوگا اور اوسکے ماتھے پر ک ف ر لکھی ہوئی ہوگی کہ ہر مسلمان اوسکو پڑھ لیگا اوسکا یہ حلیہ ہوگا اور اوسکی قوم یہودی ہوگی اور اوسکی پیدائش کا جغرافیہ حدیث مذکور میں ہے کہ اصفہان سے اوٹھیگا کوئی کہے وہ خراسان سے مسیح دوسری حدیث کے آدیگا اور مدینہ منورہ کے دروازہ کی باہر تک ہمگا اندر نجاسکے گا اور وہ زندہ کو مار سکیگا نہ کسی آلہ سے بلکہ اپنی قول سے اور مردہ کو زندہ کر سکیگا پر مدینہ منورہ سے ایک نیک بخت آدمی نکلیں گے اوروہ اوسکو دجال کہیں گے اوسکو مار ڈالیگا اور جبلد اوسکو لشکری دجالی اوسکی بہز زندہ کرنیکو کہیں گے تو اوسکو وہ زندہ کر دیگا اور وہ بزرگ فرماویگے کہ بیشک تو دجال ہے اور پہر اوسکو مار سکیگا اور مدینہ منورہ کے دروازہ ملائک سے محفوظ ہوگی کہ وہ اندر نجاسکے گا اور مسیح کی آمد بار دگر اوسکے قتل کے لئے ہوگی یہ امور مسیح کذاب میں کب مانی جاتی ہیں کہ اوسمیں دجال کے قتل کے لئے اونکا آنا ہوا ہو اور دجال کی سواری سفید ایسی ہوگی جسکی دو طرفونمیں ستر گز کا فاصلہ ہوگا کہ ایکمیں ایک ماہ کی راہ جاویگی اور اوسمیں آگ دبانی ہوگی اور کہتے ہیں کہ دس میل برابر سکا قدم پڑیگا یعنی خاص مکہ معظمہ جو دس میل پر مقرر وہ ہنوز اوس ممالک میں نہیں ہوئی جہاں اوسکی دوڑ ہوگی جو مابین عراق و شام ہیں مخصوص ہی اور جو صاحب ہادیون کو وہ دجال موجود سمجھیں اور کہیں کہ وہ عراق و شام میں آئی ہیں اونکو موعود مسیح سمجھیں اور نفی موعود مسیح سابق کی آنیوالی بار دگر کی نسبت فرماویں اونکی مثل اون مداری فقیر کی ہی جو زمانہ شاہجہان انار اسد برہانپور میں ہونکا پھانکی کرتے وجہ چھا کرتے ہوئی وارد ہوئی اور اونکی شہرت عوام کالانعام میں پہلی پھانک کے بادشاہ تک خبر پہونچی بادشاہ بھی زیارت کے مشتاق ہوئی نواب معد اللہ خان مرحوم نے عرض کیا کہ پہلے میں فقیر صاحب کے پاس جاکر حال دریافت کروں پہر بہ نگاہ والا قصد فرماویں لیکن شاہ نے مزید اعتقاد سمجھ فرمایا کہ کچھ حاجت تحقیق نہیں ہم خود ہی جاوینگے نواب مرحوم نے عرض کیا کہ جان نثار پہلے جاکر حال دریافت کرتا ہی بہتر ہیں جبکہ شاہ صاحب پاس پہونچا و شاہ صاحب نے فرمایا کہ ہم نے سنا ہوگا کہ شاہ حسین و امیر تیمور کی جنگ ہوئی ہی تو شاہ صاحب نے ارشاد کیا کہ جبکہ امام حسین علیہ السلام کی اور امیر تیمور بادشاہ سلامت کی دادی کی جنگ ہوئی تھی تو شاہ صاحب آپکو دادا کی طرف سمجھ اس سمجھ نے آپکو دادا کی ہوئی تھی تو نواب مرحوم نے عرض کیا کہ ماشاء اللہ اور کمالات کی ساتھ شاہ صاحب تاریخ میں بھی بہت دخل رکھتے ہیں بادشاہ کو ندامت ہوئی کہ کجا شاہ حسین بادشاہ اور کجا جناب امام حسین علیہ السلام وہی حال مسیح کذاب کا اور کمالات کے ساتھ مسیح ہونیکے دعوی کے باوجود تاریخ و جغرافیہ دانی کا ہی کہ کجا پادریان اہل یورپ اور کجا دجال جو مابین عراق و شام میں بتیجہ کا الحاصل وہ دجال شخص واحد ہی جسکے حالات احادیث سے سمجھنے لکھنے اور کجا پادریونکی اصناف بہر دجال کا زور چالیس دن رہیگا کہ ایسی ظلمت اور سوقت چاہئیگی کہ ایک سال کا ایکمیں ہوگا اور دوسرا روز ایک ماہ کا اور تیسرا روز ایک ہفتہ کا اور باقی ایام اور ایام کے طور پر ہوگا کہ سوج ہر روز دکھلائی دیگا اور وہ باب لد پر جو ایک مقام ہی شام میں مقتول مسیح علیہ السلام کے ہاتھ ہی ہوگا اس مقام پر ہی ہوئی صحت کا ذب کا حال مداری صاحب کی حال کے مشابہ ہی جو باب لد کو پنجاب میں بتلا دین اور مقتول ہونیسے مراد اونکو قاتل مقتول کہنیسے سمجھیں یہاں پر قادیانی صاحب چند سنارہ دشمن کے اعداد کی تطبیق بتجوہ دعوی کی سند اور نام کے عدد سے نکالتے ہیں وہ بقاعدہ عدد غلط ہی کہ تاریخ مرور کے عدد ۵ ہیں نہ چار سو جو مرزا صاحب کی نسبت یہاں ہی مداری کی نقل ہی اونکو جملہ علم اعداد کا خیال کہنے میں مناسب یہ ہی کہ عدد حدیث الدجال یاتی من قبل المشرق کو عدد مرزا غلام احمد کے تیرہ سو بیاسی سے تطبیق دیتی ہی جیسے ہماری شفیق مولوی سید اعظم شاہ شاہجہان پور نے لکھا ہی الحاصل دجال کی مقتول کے بعد یاجوج والی روس (جسکا تسلط خراسان اولاد کوش سے سبتا وسبتگا یعنی خراسان بخارا وخیوا پر اور نیز فارس پر فصل ۳۸ و ۳۹ کتاب حزقیل پیغمبر میں موجود ہی اور بخارا وخیوا پر اوسکا تسلط ہم اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں) مع ماجوج کی مسیح پیچھے پر چڑھیں گے اور مسیح کو حکم ہوگا کہ تو ہاتھ کہ میں دو قومیں یاجوج ماجوج ایسی پیدا کرین ہیں جنہیں وہ ہاتھ کہ کیسے نہیں تو مسیح مضارۂ طور میں جا چھپیں گے اونکے ساتھ چالیس ابدال ہونگے وہاں یہ کلمہ علیہ کے سوا خوراک اونکو نہ ہوگی اور جیسے شیعیانی کی دعا سے یہود کی مقابل ڈیڑھ لاکھ ایک شب میں مری سے مری تھے ویسے طاعون سے یاجوج روس کی فوج مع ماجوج کے تباہ ہوگی غالباً یہ طاعون جو ہند میں پھیل رہا ہی بیس سال تک اس سال ۱۳۱۹ھ سے اور رہیگا جب تک کہ یاجوج دائی روس وہ ماجوج کی ایک کرور کو لقمہ نکرے اور گمان ایسا ہی کہ دجال کو بھی مدد روس کی خراسان و ایران سے ہوگی بیشک دجال کے قتل کے بعد خود لشکر روس مسیح کی مقابل ہوگا اور مسیح زمزم سے دجال اونٹ دگھوڑوں کو توپ کی مالک کو اور آدمیو کو وری باپ داداؤں کو دکھلا سکیگا جسکی چرچہ اس عرصہ میں زیادہ ہی

اور اوسکا ذکر فصل ۱۲ سفر مثنی و باب بستم مکاشفات یوحنا میں نبی کاذب کرکے ہی کیونکہ کوئی پیغمبر جب حدیث مسیح نہیں گذرا جسنے اوس سے خوف نہ دلایا ہو **تنبیہ چہارم** اب مسیح علیہ السلام کے حالات کچھ دریافت کرنی مناسب ہیں۔ جاننا چاہئے کہ مسیح علیہ السلام کا حال بطور خضر علیہ السلام کے ہی جو زمانہ بعد ازابراہیم میں لکھا ہی کہ وہ بھی بغیر از باپ کے گذرکر زندہ ہوئی ہیں وہ در اصل حضرت علیہ السلام ہیں اور مسیح علیہ السلام کے حالات دو قسم کے ہیں ایک پہلی مرتبہ کے جو کمال فروتنی سے ہی اسقدر پہلی بار کہنا چاہئے کہ پہلے تنبیہ کی رسم تھی اسکو اسلام نے ناجائز کی کہ فی الواقع بیشک ہی تاہم جملہ بشت سے کسکی پیدا ہوئی لیکن پہلی رسم کی نظر سے یعقوب علیہ السلام نے حسب فصل ۴۹ کتاب تکوین کے نسل یہود امین مسیح کو شیلوہ کرکے فرمایا کہ حکومت کا عصا اور حق کا نشان کبھی نہ ہوگا جب تک کہ شیلوہ آوے وہ اپنا گدھا انگور کے درخت سے باندھیگا اپنے گدھی کا بچہ خاصہ انگور کے درخت سے باندھیگا کہ اشارہ یہود کی بربادی سے ہی کہ عدم تسلیم آپکی نسبت موجب یہودی بربادی کی ہوئی کہ انگور شال یہود تھی اوسکو مسیح کے گوہر نے چر لیا اور فصل ۱۱ اشعیا میں یسی پدر داؤد کی نسل سے فرمایا گئے ہیں اور خر سوار کرکے جیسے فصل ۱۲ اشعیا میں مسیح کی نسبت لکھا ہی ویسے ہی مسیح کی نسبت واقع ہوا اور مسیح کو کنواری سے پیدا ہونیکی نسبت فصل ۷ اشعیا میں اشارہ ہی اور فصل ۱۲ میکاہ میں بیت لحم کے صدر فرمان اشور دشت دوم سے جو حیات مقدس کی شہر کی چار دیواری کے بنا نیکی مخالفت کا ہوا تھا سات ہفتہ و دو ہفتہ و ساٹھ ہفتہ بعد یعنی چار سو ستر اسی سنہ قبل مسیح کی پیدائش لکھی ہی تو اس سنہ سے پہلا مطابق اناجیل کی کنواری مریم پارسا بذریعہ روح قدس حاملہ مومنین اور بعد کو مریم پارسا کا نکاح یوسف نسل یہود اسی ہوا پس باتفاق مجموعہ تورات و انجیل و قرآن مسیح کا علوق بلا نکاح کے کنواری کے شکم میں ہوا یہ متبنی یوسف بخار ہی سے کرنسل داؤد بن یسی سے گنی گئی اور نکی پاس لوگ کی قوم سے جرم ڈھا آئی اور کہا کہ اے مریم تو عجب شی لائی کیون نہو کہ تیری ماہی باغبہ نہیں یعنی اچھی ہوتی ہیں اور شہر ناصرہ میں رہنے سے مسیح ناصری کہلائی اور است آپکی نصاریٰ ہوئی پھر مصر کو یوسف اونکو مع مریم کے لیگئے اور جبکہ تیس سال کی عمر کو پہونچے اور یحییٰ علیہ السلام آپکی نسبت اردن کو قرب نواح میں پیشین گوئی کر گئے تھے مجھے بعد میں یعنی اس نماز سے بعد میں ایک آنے والا ہی کہ میں اوسکی جوتی کے تسمہ کے کھولنی کی لائق نہیں لیکن عیسیٰ علیہ السلام نے اوسی سے بپتسمہ لیا اور مسیح پر روح اُترتی ہوئی بشکل کبوتر کسی نے دیکھی بعد کو کمال فروتنی سے آپ نے نبوت و رسالت کو ادا کیا لیکن چونکہ مسیح کی آمد جو بار دگر ہوگی جبکا بیان آتا ہی بڑی مظیم شوکت سے ہوگی اکثر یہودی اس نکتہ سے آشنا نہو کر بارہا اون مسیح کو تسلیم نکیا کہ اوکے لئے کوئی بہتر ہوئی پس مسیح کو حسب پیشین گوئی زور و شیدا کی پکڑا اور کتب مذکورہ میں مصلوب یعنی انحوان شکستہ کی مسیح کی نفی لکھی ہی اور ہاتھ میں کیلیں ٹھونکی کی مصلوبیت لکھی ہی کہ سولی پر دو ہاتھ میں اور دو کیلیں ہاتھوں کی دو کیلیں پاؤں میں اور بیچ کی کیل پسلی میں گاڑی جاتی ہی جس سے تین تین آدمی مرتا نہیں اور اوس روز دو چور بھی سولی دئے گئے تھے تیسرے عیسیٰ علیہ السلام کو مع اون دو چوروں کے سولی پر چڑھایا اور مطابق پیشین گوئی کتب مذکورہ گنہگار دفن مسیح ہوئے کہ نزدیک گنے گئے یہ واقعہ بروز جمعرات ہوا جسکو بہت مقدس روز مقدس روز عظیم الوجہ ہزار ہفتم ولادت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی جانتے ہیں لیکن بربادی کے زمانہ میں جو پانچاشین طوطوس نے یہود کی روز سبت کو ہول کیا اور سنیچر کو سبت مقدس کہنے لگے اور سبت کا روز سولی پر لٹکا رہنا آدمی کا یہود برا جانتے تھے اور اوسکو مصلوب یعنی انحوان خارج کردہ شدہ کرکے مارتے تھے تو وہ اس وجہ سے سولی لگی ہوؤں پاس آئی اور دو چور کی ٹھونے مار کر پڑ میں نکالکر مار ڈالا اور مسیح علیہ السلام ذبیلی کہ یعنی ہی میری خدا اے میرے خدا کرکے اپنی جان تابض ارواح کو بعد اسکے کہ پانی طلب کیا اور حسب پیشین گوئی کتب سابقہ کے سرکہ بجای پانی کے دیا سونپتی تھی تو جسمیں مسیح کے پاس آئی تو اونکو مردہ پایا پر ایک بھالی کی پسلی میں ماری اوس سے خون نکلا تو مسیح نے اونکو اسوجہ سے متقول و مصلوب یعنی انحوان خارج شدہ کہا تو خدا تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا کہ نہ مسیح کو قتل کیا اور نہ سولی سے مارنیکو کہتے ہیں جیسے غرق شدہ کو غریق اور سم خوردہ کو مسموم کہو نکہ مسیح نے آپ اپنی جان دیدی تھی تو مصلوب یعنی انحوان خارج شدہ تو نہوی لیکن یہاں مارنیسی پسلی میں شابہ کردی گئے اونکے لئے انحوان خارج کردہ شدہ کے ساتھ اور نہ قتل کیا ہونے اونکو یقیناً اور نصاریٰ میں اختلاف ہوا کسینے کہا کہ مار گئے اور کسینے کہا اونکی عوض دوسرا مارا گیا ان دو قولوں کو آیہ وان الذین اختلفوا سے تردید فرمای مگر اہل اسلام کی تفسیروں نے دوسرا قول مردود کو پسند کرلیا اور مسیح نے فرمایا تھا ایک قوم کو کہ تو نکو سوای معجزہ یونس کے اور کچھ نہ دیگا یہاں جاویگا مطلب اس سے یہ تھا کہ جیسے یونس مچھلی کے شکم میں تین دن رہی اور زندہ نکلے میں زمین کی مچھلی یعنی زمین کے اندر قبر میں تین دن رہونگا اور زندہ ہوکر نکلوں گا تو ایک نیک بخت آدمی نے سولی پر سے مسیح کو اُتار کر قبر میں رکھا اور سبت یعنی جمعہ کے دن قبر میں رہا اور حسب پیشینگوئی کتب سابقہ مذکورہ کے حسم آپکا نہ سڑا اور سنیچر کے روز یہودیوں نے قبر پر پہرہ بٹھایا مبادا قبر میں سے اونکے حواری نہ نکالیں اور مسیح کا قول درست کرنیکی وجہ سے کہیں کہ دیکھو قبر سے نکل گئی پر اتوار کی شب میں صبح صادق کو وقت پہرہ والوں کو نیند آگئی اور مسیح علیہ السلام قبر میں زندہ نکل کر حواریوں چالیس روز تک ظاہر رہے پس معنی آیتہ وما جعلنا الرجل من قبل الخلد ہی صحیح ہوا اور آپکو وفات ہی آئی اور جو امور آپکی نسبت ہیں لکھے ہیں وہ سب صحیح ہوئی اس وجہ سے وفات کا لفظ قرآن مجید میں آپکی نسبت وارد ہوا اور ہنوز عیسیٰ علیہ السلام ۳۳ سال کو پہونچے تھے کہ یہ واقعہ آپکی نسبت گذرا ہی کہوں تو نہ پہونچے تھے اور کسی یوسف کی قبر پر جو کشمیر میں ہی اوسکو انگریزی میں جوزف کہتے ہیں عیسیٰ تو اوسکی نسبت قبر عیسیٰ اور زمانہ کہولت کو مسیح کی نسبت اس طریق سے ثابت کرنا وہابی ہی جو ہنے مدار کی نقل میں دجال کے میلان کا نزول میں لکھا ہی الحاصل عیسیٰ علیہ السلام ذیقعدہ کے خدا کی بادشاہت اسلامیہ کی فروی اور حواریوں پر قاعدہ ملیت روح قدس کی نزول کی بھی خبر دی جیسے باب اول کتاب اعمال میں ہی وہ اس سے بادشاہت اسرائیلی سمجھے جو بار دگر مسیح کے آنیمیں ہوگی پر باب اول کتاب اعمال کی مطابق مسیح نے اوسکی نسبت فرمایا کہ اوسکا زمانہ بہت دور ہی اور بہروا دینو کی حسب آیت بل رفعہ اللہ الیہ کی اوپر کو اُٹھائی گئی اور دو سفید پوش یعنی ملائک نے کہا کہ جیسے اوپر کو مسیح اوٹھائی گئی ہیں ویسے ہی بطور چمن ہم تشریف لاوینگے یہ واقعہ اول مسیح کی نسبت واقع ہوا دوسری مرتبہ ایسا ہونا مسیح کی نسبت وارد ہوا کہ پہلے مسیح صادق سے مسیح کاذب کو ٹھوکر میں بیٹھکر مسیحت بموجود کا دعوی کرینگے جنانچہ وہ کہیں کہ مسیح بار اول والے اب نہ ہوئیں گے اور سردار کاہنوں کا جنکی مشہود ہی اوسین مہدی کاذب ظاہر ہونگے تو خود پہلے ہی مسیح بار دگر ناگہان اوسوقت کو بعد حسب فصل ۲۴ متی تشریف لاوینگے جبکہ دجال ممالک

عراق وشام کے مابین میں بیٹھے اور اوسکے قتل کے لئے مسیح علیہ السلام کا منارۂ شرقی دمشق پر یا اوسکے پاس نزول آسمان سے ہوگا جیسے ہمنے انجیل سے نزول لکھا ہر نوشتہ نزول سے خاص اُترنا اور سوا ہی مراد ہے اور پنجاب میں منارہ سفید شرقی دمشق بتانا زیادہ تر قطعی ہدایت نامہ کو رسے عجب ہے اور اوسکی صورت اس زمانہ میں یہ ہونیوالی ہے کہ دجال کے لئے سواری سفید جسکی دو طرفوں سترگز کا فاصلہ ہم اور ایکدن میں ایک ماہ کی راہ جاوے مابین عراق وشام تیار ہو جاوے یعنی ریل خاص ٹرین سفید وہ عنقریب اس عرصہ میں وہاں ہو ڈالی ہے اور روم اٹلی میں زور پیدا ہو ہر گیا ہے وہ امداد اوسکی ایسی سلطنت ذوالقرنینی کی جو مشرق و مغرب کے خاوند ہونگے جیسے فصل ۳۱ امکاشفہ واحتی ظاہر ہے قسطنطنیہ داوسکی مملکت بتحقیق کو یلیوں اور مہدی علیہ السلام اوتکو دفع کرکے ظہور کرینگے کہ شہر قسطنطنیہ آپ پر فتح کرینگے اور دجال آجاوے اور اوسکا فتنہ چالیس روز تک ایسا ہو جو دجال کے حال میں مذکور ہوا اور اوس وقت میں مسیح علیہ السلام اوسکے قتل کے لئے ناگہان تشریف لاوینگے اور جبکہ دجال مقتول ہو اور آپکا سالنس دم تک پہونچ جہانتک نظر پڑی یعنی سالنس کی ہوا کی تاثیر ایسی ہو کہ کافروں کو ہلاک کرے لیکن اوس وقت میں یعنی جبکہ دجال یہودی جو خراسان سے اصفہان ہیں اور اصفہان سے امداد یاجوج سے مملکت مابین عراق وشام میں ہو یکلخت باب لد پر مقتول ہو تو یاجوج مع اپنے لشکر جو قریب جرمن وفارس خراسان وسکرستان کے ہیں مسیح علیہ السلام پر چڑھ آوینگے کیونکہ اس وقت میں اکثر اہل علم یورپ مسلمان ہوئے ہیں اور مسیح بقول خود مسیح اہل اسلام کی تقویت کو تشریف لاوینگے جیسے فصل ۲۴ متی سے ظاہر ہے تو اہل یورپ مسیح علیہ السلام کی قدر نکریں گے اور خیال کرینگے کہ ایسی شوکت والا شخص جسنے زور آور دجال کو قتل کیا ایسا نہو کہ روس کو بھی چاٹ کر جاوے وہ لشکر روس یاجوج وماجوج کا ایسا ہوگا کہ آپکا سالنس سوا وہ نہ بچلیگا اور حکم ہوگا کہ اے مسیح بھاگ کہ میں دو قومیں ایسی پیدا کی ہیں کہ انپر کسیکو دم نہ تھا نہیں پس مسیح مع چالیس ابدال کے مغارۂ طور میں جا چھپیں گے اور چالیس روز تک اوسمیں رہکر بددعا کرینگے کہ طاعون سے یکلخت وہ لشکر تباہ ہوگا اوسکے بعد سلطنت عادیہ مسیح کے جو اسرائیلی ہیں روئے زمین پر ہوگی جیسے فصل ۱۱ یشعیا واحادیث میں ہی دیکھو اس مقام پر کتب احادیث کو بالخصوص مسلم مین حدیث نواس بن سمعان کو کہ موعود عیسیٰ وہ مسیح بعیسیٰ ملقب بمسیح ومکنی بابن مریم وموصوف بلصفت نبی ناگہان تشریف لانیوالا ابن جنکے پہلے مدت تک کوہڑی مین بیٹھنے والے مسیح کاذب مہدی جھوٹے جنگل مین ظاہر ہونیوالے ہیں اور اونکو سات اونکی خرق عادت سے ہیت سے اہل اسلام کاذب کے ساتھی ہوجاوینگے جیسے جنیکو گئی مین ہی مفصل مذکور ہیں اور ان ناحق شناسوں کی پیروی اوسکی حمایت کی دلیل نہین بلکہ اوسکی ناحقیت کی دلیل ہی دیکھو اس مقام پر فصل ایشیا کو جو نسبت مسیح کی دار ہی جبکہ بار دگر آئینگے اور آیت حرام علی قریۃ اھلکنٰھا انھم لا یرجعون کو دلیل بغیر حتی اذا فتحت یاجوج وماجوج کی دیسی ہی جیسے لا تقربوا الصلوٰۃ پر بغیل بلا انتم سکاری کی کرنی ہی دوسری آیت مین کلام اوسمین ہی جو قریہ والے مقابل انبیاکے تباہ ہوئے ہوں اور یہاں کلام مسیح مین ہی جو فی الحال مسیح کی زندہ ہونیکی نسبت ہی کہ مسیح علیہ السلام ۳۳ سال کے ہو کر مرکز زندہ ہو کر اوٹھائے گئے ہین کہ ہنوز کہولت کو نہ پہونچے تھے اور اب تشریف لاکر نوبت کہولت کو پہونچین گے جیسے قرآن مجید سے ظاہر ہی اور چالیس سال دنیا پر اور رہین گے یا آنکہ سات سال نیا مین رکہکر کہولت کو پہونچین گے دیکھو اس مقام حدیث یونس بن سمعان کو مسلم شریف مین اور دوسری احادیث صحیحہ کو کتب معتبرہ احادیث مین اور جو میاں کتب احادیث صحیحہ کو تسلیم نکرے اوسکی میاں عہدۂ دلیل پر عمل کرنا چاہئے ۔ جواب جاہلان باشد خموشی ۔ پھر دیکھو فصل ایشیا کو تنبیہ چہارم اطلاع نوزدہم مقدمۂ سوم کو کہ کیا زمانہ فرحت افزا مسیح کو اہل اسلام کو ملے اور کیا زمانۂ قحط سالی مسیح کاذب کو وقت مین مگر تعصب و وجالیت اوسکا عذر خواہ ہی کہ تمیں دجال نہیں ہی ایک وہ ہی ہی دوسرے کتاب مسلم وکتاب بشعیا چونکہ کثرت موجود ہین تعلق عبارت اون کتب مقدسہ سے اسقام پر اعراض کیا جاتا ہی جو دوسری مقام پر اس کتاب مین موجود ہین اب مین اپنے ہموطن احباب کو نصیحت کرتا ہون جو اہل علم سے ہین کہ للہ آپ ان احادیث پر غور فرماوین اور دنیا دار خاتی ہو اور پولیٹکل چالون قادیانی سے مجتنب ہین اور بالآخر زمانہ ہی دنیا کی خاطر اتنے بڑے قریب سے جو مخالف احادیث و توارت و انجیل کے بلکہ مخالف قرآن مجید کے ہی بچین اور جبکہ توارت کی پیشینگوئی کی مطابق انجیل ہین رفع ہی اور قرآن شریف مین اونکی مطابق رفع مذکور ہی تو احادیث مین نزول سے مراد مقابل رفع کے بچھین وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغُ **مقدمۂ سوم** مجموعہ توارت کی پیشینگوئی ہین حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہدی و مسیح کے دو مرتبہ آنیکی نسبت کہ بصراحت وکنایہ واشارہ بہت کچھ ابتک مجموعہ توارت مین موجود ہی اور وہ احوال جو متعلق باسلام مین بہت کچھ ابتک انمین پایا جاتا ہی مین مشتمل ہے یہ مقدمہ سات پیجہ ۳۵ - اطلاعون پر مشتمل ہی **اطلاع اول** پہلے لکھا گیا اور پھر بار بار کہا جاتا ہی کہ مطالعین توارت کے مجموعہ پر سورۂ بنی اسرائیل کی مطابق یہود بیت مقدس کی دو مرتبہ کی بیرانی ایک بخت نصری دوسری رومیائی اور اوسکی دو مرتبہ کی آبادی ایک ذوالقرنینی کیقبادی و دوسری اسلامی سے اطلاع رکھنا ضروریات سے ہے کہ اس مجموعہ مین بہت سی پیشینگوئی اونکی ہی جنمین ناواقف کو بڑا دکہ پڑیگا اور نیز تحقیق ہدایت ساری قوم وساری خاندان زمانۂ اسلام اور ہدایت قومون وغیر قوم زمانہ مسیح کی بھی مطلع رہنا واجبات سے ہی جیسے مقدمۂ دوم مین پیشینگوئی حضرت ابراہیم مین ظاہر کی گئی نصاریٰ نے اسمین بھی بہت گڈبڈ کردی ہی **اطلاع دوم** کتاب عہد عتیق کی پیشینگوئیان بعض بہت صاف ہین پر تاریخ دانی پر موقوف و بالخصوص دوسری قوم کی تاریخ پر جسمین غیر قوم کو اہل اسلام کی ساتھ کی داخل نہو جیسے کتاب ایال کی پیشینگوئیون کا حال ہے اسواسطے تاریخ بطور اختصار کے ساتھ لکھی گئی ہی اور بہت کچھ ان باتون سے قرآن مطالب و احادیث کی جسمین اکثر اہل اسلام کو اطلاع نہین واقفیت پیدا ہوتی ہے جیسے سابقاً مرقوم ہوا اور آیندہ آتا ہی اور بہت کچھ ان کتابون مین محاورات تشبیہات ہین جنکی شرح وتفسیر بغیر قرآن سے ظاہر ہوتی ہی اور تحریف یہود و نصاریٰ و مترجمین اونکی تطبیق سے ظاہر ہو تو اونکے سمجھنے مین بلاتطبیق بہت مقامات پر دھوکہ پڑتا ہی کہ مسیح کی تعریف کو بعض مقام پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعریف اہل اسلام سمجھ لیتے ہین جیسے علی العموم حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدائح و اوصاف مسیح سے متعلق کرتے ہین پر اس کتاب مین وبالخصوص اس مقدمہ مین اسکی تنقیح بعد کا اہل ہی مقدرت کی مطابق کیجاتی ہی کہ بھلا محض لاعلمی کی بات کہنے مین شرم نہین آتی تو مخالف ہمارے اہل اسلام سے کیون نہوئے **اطلاع سوم** مخفی نہی کہ ہمارا مجملاً سب نزول براہیان ہی جس جس طریق سے حاصل ہو جو بذریعہ انبیا ہو بخیر ۔ بعد صحف آدم و ابراہیم کا خلاصہ تکوین مین ہی اور نامہ اوریس ہم نہین پہونچا تا اوسکا

خلاصہ البتہ اسلام کی پیشین گوئی اور اسی کی نامۂ یہود اسندرجہ مجموعۂ انجیل میں ہی اور اب متداول الکتب پیغمبروں کی چالیس صحف کا مجموعہ عہد عتیق کہلاتا ہی جیسے سورۂ بقر میں الٓمٓ سے ہم تاویل بیان کرین گے پس اول اُن اکتیس پیغمبروں میں موسیٰ ہین اونکی پانچ کتابین متداول ہین۔ ۱ سفر تکوین ۲ سفر خروج ۳ سفر احبار ۴ سفر اعداد ۵ سفر تثنی اور دوسری کتاب والے نبی یوشع ہین جنکی کتاب اس مجموعہ مین چھٹی ہی تیسری کتاب والے کوئی نبی ہین جنکی کتاب قضات ساتوین ہی جو تھی کوئی نبی صاحب صحیفہ روت مواب ہین جو آٹھوان صحیفہ ہی پانچوین شموئیل جنکا صحیفہ نوان ہے چھٹے شموئیل دوم غالبًا وہ ناتن نبی ہین جنکا صحیفہ دسوان ہی۔ ساتوین جادنی جنکی گیارہوین کتاب سلاطین اول و بارہوین سلاطین دوم ہی۔ آٹھوین کوئی نبی صاحب صحیفہ تاریخ ایام اول تیرہوین وتاریخ ایام دوم چودہوین ہی۔ نوین عزرؑا صاحب صحیفہ پندرہوین دسوین نحمیاؑ صاحب صحیفہ سولہوین گیارہوین کوئی نبی صاحب صحیفہ استیر سترہوین بارہوین ایوبؑ صاحب صحیفہ اٹھارہوین تیرہوین داؤدؑ صاحب زبور صحیفہ انیسوین چودہوین سلیمانؑ صاحب امثال تا فصل ۲۴ صحیفہ بیسوین پندرہوین کوئی نبی صاحب صحیفہ اشعیاہ ۲۵ سلیمان جو حزقیاہ کے وقت مین لکھی گئی وہ اکیسوان صحیفہ ہے اور باقی صحیفہ سلیمان بائیسوان اور سرود سلیمان تیئیسوان ۱۶ یشعیا صاحب کتاب مشاہات چوبیسوین ۱۷ یرمیا صاحب کتاب مشاہات پچیسوین ونوحہ چھبیسوین۔ ۱۸۔ حزقیل صاحب مشاہدات ستائیسوین۔ ۱۹۔ دانیال صاحب مشاہدات اٹھائیسوین۔ ۲۰۔ ہوشع صاحب صحیفہ انتیسوین۔ ۲۱۔ یوئیل صاحب صحیفہ تیسوین۔ ۲۲۔ عاموص صاحب صحیفہ چونتیسوین۔ ۲۶۔ اوبدیاہ صاحب صحیفہ پینتیسوین۔ ۲۷۔ جنقوق صاحب صحیفہ چھتیسوین۔ ۲۸۔ صفنیاہ صاحب صحیفہ سینتیسوین۔ ۲۹۔ حجی صاحب صحیفہ اڑتیسوین۔ ۳۰۔ زکریا صاحب صحیفہ انتالیسوین۔ ۳۱۔ ملاکی صاحب صحیفہ چالیسوین۔ واللہ اعلم بالصواب اور وہ جو بعض مفقود ہین اور اونکی سند اس کتاب عتیق مین ہی وہ یہ ہین ۱۔ عہد نامہ موسیٰ محولہ درس ۱، فصل ۲۴ خروج ۲۔ جلکنار موسیٰ محولہ درس ۴، فصل ۴ کتاب اعداد ۳۔ کتاب الیشر نبی محولہ درس ۱۳ فصل ۱۲ یوشع ۴ کتاب مجموعہ یاہونبی حنانی محولہ درس ۳۴ فصل ۲ تاریخ دوم ۵ تاریخ شاہان یہود محولہ درس ۳۴ فصل ۲۰ دوم ایام ۶۔ سمعیانبی کی کتاب محولہ درس ۱۵ فصل ۱۲ کتاب ایام دوم۔ ۷۔ کتاب عیدونبی محولہ درس ۱۵ اذکر ۸۔ کتاب رویا احیانبی محولہ درس ۲۹ فصل نہم تاریخ ایام دوم ۹ کتاب قواعد مملکت شموئیل محولہ درس ۲۵ فصل دہم کتاب اول شموئیل ۱۰۔ کتاب اعمال وحکمت سلیمان محولہ درس ۱۴ فصل ۱۱ کتاب اول ملوک ۱۱ تاریخ شاہان بنی اسرائیل محولہ درس ۳۴ فصل ۲۰ تاریخ ایام دوم اور کتاب تین ہزار مثل سلیمان محولہ درس ۳۲ فصل ۴ کتاب اول سلاطین وہ ہی کتاب سلیمان بطور اختصارہ گئی ہے یہ گیارہ کتابین عہد عتیق اور بیس وہ ہین جنکی سند اس مجموعہ مین نہین ۱۔ پیدایش صفر موسیٰ ۲ وصیت نامۂ موسیٰ ۳ قیاس موسیٰ یہ دو کتابین غالبًا وہ نہین جو دولوح کے ساتھ موسیٰ کی تھین اور اوراہ ہائی گئین ۴ کتاب خواص نباتات وحیوانات سلیمان ۵ کتاب ۴ دم وعظ سلیمان ۶ جامو سلیمان جو ترجمۂ یہ تورات مطبوعہ ۱۸۱۰ء کے ساتھ موجود ہی ۷ نمبر اول کتاب عزیر ۸ نمبر دوم کتاب عزیر کہ اول شامل ترجمۂ یونانی بطلیموسی ہین ہی اور دوسری یونانی مین مرجح تھی ۹ کتاب ٹوبٹ ۱۰ کتاب جودہ ۱۱ کتاب بارق ۱۲ کتاب اول مقابیس ۱۳ دوم مقابیس ۱۴ کتاب ملفوظات حضرت ۱۵ کتاب مبلبس بادشاہ یھود کی بابت ۱۶ مراج یشعیا ۱۷ کتاب سرود سہ بچہ ۱۸ کتاب تاریخ سیسنا ۱۹ کتاب بربادی بل دوریکن یہ تینون کتاب مرانیال کے ساتھ کتاب یونامی رومی مین ابتک شامل ہین ۲۰ کتاب مرثیہ یرمیا بریشعیا سوای نوحہ کے جو مجموعۂ عتیق مین ہی پس گیارہ وہ نہین کہ لکین مع مجموعہ چہل کتب عہد عتیق متعارف کے اکہتر کتابین ہوئین اور اس مجموعۂ عتیق متعارف کے ہر ایک کتاب مین ہنوز تفریح وباشارہ وکنایہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر خیر موجود ہی پس اس مقام سے معنی آیۂ انا اوحینا الیک کما اوحینا الی نوح والنبیین من بعدہ کے سمجھنے چاہئین کہ جسنے وحی کی تیری طرف اسی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہنے وحی کی تھی یعنی تیرے مقدمہ مین نوحؑ و انبیاء مابعد کو کہ وحی کی ہمنے ابراہیمؑ واسحاقؑ ویعقوبؑ واسباط مثل موسیٰؑ وعیسیٰؑ وایوبؑ ویونسؑ وہارونؑ کو اور دی ہمنے داؤدؑ کو زبور یعنی تیری پیشین گوئی مین اور بہت سے رسولون کا ہمنے تیرے اوپر قصہ پڑہا اور بہتون کا نہین پڑہا اور جنہین سے قصہ پڑہا اونہین سے بہت کچھ کلام یعنی تیرے مقدمہ مین کیا اور جنہین سے قصہ ہمنے نہین کیا ہمنے اونکو رسول بشارت دینے والا یعنی تیرے وجود سے مومنین کو اور ڈرانیوالا کفار کو یعنی تیری شوکت سے ہزار ہا مقتم آدم مین کہ تیرے جہاد پر آدمیون کو حجت نہ ہو بعد رسالت رسولونکے خدا پر کہ پہلے سے کیون ہمکو خبر دار نکیا چنانچہ ذیل مین بعض لکھی جاتی ہین **اطلاع چہارم** موسیٰ کی کتب کی پیشینگوئین متضمن ہی سات فصل پر پہلی فصل سے واضح ہو کہ موسیٰ علیہ السلام بن عمران بن قہاث بن لاوی بن یعقوب علیہ السلام مین اور مصر کے بادشاہ کو فرعون کہتے ہین پس ایک بادشاہ معمرہ تھا جو ابراہیم علیہ السلام داؤد کی خسر تھے دراصل بابل کے ہنو والے ہونگے نام فرعون تہا اور ایک بادشاہ معمر زمانۂ یوسفؑ مین تہا مسمی ریان اوسکے بعد اور فرعون ہوئے کہ زمانہ ولادت موسیٰ مین فرعون تہا مسمی ولید فاس جسکی بیٹی نے موسیٰ کی پرورش کی تہی اور موسیٰ مثل شاہزادونکے اوسکے مان پلا اور جب موسیٰ کا قصہ بابت قتل قبطی کے واقع ہوا اور موسیٰ نے مدین کو ہجرت کی اوس عرصہ مین ولید فاس مر گیا اور اوسکا جای نشین مسمی سانرس بیٹا یہ بڑی زور کا بادشاہ تہا کہ اوسنے جنگی جہازون کو بہلا سی پہلے بحر احمر کے کناروں پر تسلط کیا جہان اوسکے باپ کی شکست ہوئی تہی پہر یورپ مین جا کر اسکیتون یعنی ماجوجون پر تاتر اور پہر غالب آیا اس سبب سے بڑا غرور کرتا تہا اوس سے موسیٰ علیہ السلام سے سخت نزاع رہی کہ بحر احمر کے اندر بدولت موسیٰ غرق ہوا اور ساری شوکت اوسکی جاتی رہی پہر موسیٰ کو دس کلمات ۱۰ موزہ برعہد کی تختیون پر جو کوہ سالر پر سینی بنی اسرائیل سے عہد مین موسیٰ آیا، درد زہ گر گئی اور ٹکڑے ٹکڑے ہو گئین اور غیب سے لکھی ہوی اونکو ملی تہی اور پہر جسکو چلد کیا تو وہ پہر عنایت ہوئی کہ فصل ۵ سفر تثنی و ۲۰ خروج مین جنکی نقل ہے اوسکے بعد موسیٰ نے یہ پانچ کتابین لکھی ہین جو اسفار موسیٰ کہلاتی ہین کہ نبی کا فرمان خدا کا فرمان گنا جاتا ہی اور جبکہ بنی اسرائیل غلامی فرعون سے خلاص ہوئے تو چالیس سال تیہ مین رہے اور موسیٰ کا انتقال وہین ہوا۔

فصل اول سفر تکوین و سحق کی پیشین گوئی میں۔ یہ فصل متضمن ہونی تھی چند تنبیہوں پر لیکن مقدمات سابقہ میں اسکے مضمون بفصل مرقوم ہوئی مثلاً دس ۱۲ فصل اول تکوین میں سبزہ کی تقدیر ہی روز سوم ولادت بروز پنجم حضور علیہ السلام کی طرف اشارہ علیٰ ہذا اور س ۳ فصل ۳ تکوین میں سبب کے مقدس کہ نیکی پیشینگوئی علیٰ ہذا اور س ۱۵ فصل ۳ تکوین کی پیشینگوئی شیطان کے سرکوب ہونے سے علیٰ ہذا اور س ۲۴ فصل ۳ تکوین کی پیشینگوئی درخت حیات سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صاحب حیات ہدایت کی اور شعشہ سے سیف اللہ غالب ولیہ کی اور جمعیۃ مقدسین کی کروبیون سے علیٰ ہذا اور س ۲۶ فصل ۴ تکوین میں خدا کے نام لینے سے حج کعبہ کی طرف اشارہ علیٰ ہذا اور س ۲۴ فصل ۵ تکوین میں ادریس سے جو ساتویں پشت میں آدم سے ہے ساتوں نزر کی تقدیس کی طرف اشارہ اور رنج سے آنکی اشارہ حضور صلعم کی معراج کی طرف جنہوں نے نامہ یہود کی مطابق حضور علیہ السلام کی پیشینگوئی کی ہے دیکھو اس مقام پر فائدہ چہل و ہفتم مقدمۂ اول کو علیٰ ہذا اور س ۹ سے فصل نہم تکوین کی پیشینگوئی جو نوح علیہ السلام نے کی ہے کہ کمان کا عہد بہ نسبت صاحب کمان حضور علیہ السلام کو بازنا گیا ہے علیٰ ہذا اور س ۲۷ فصل نہم میں سام کو مبارکباد دینے میں حضور علیہ السلام کی پیشینگوئی خداوند خدا یگان سے ہوئی جیسے فصل ۳۲ سفر تثنی میں خداوند مدرکہ کے فرمایا ہے دیکھو ان دو پیشینگوئی کو فائدہ چہل و ہفتم مقدمۂ اول میں علیٰ ہذا فصل ۱۱ تکوین کی پیشینگوئی درس ۳ سے ابراہیم علیہ السلام نے کی کہ اسمٰعیل کی اولاد کی نسبت حسب فصل ۲۱ نامۂ اعمال کے خاص سوائے کافہ للناس کے ہے علیٰ ہذا فصل ۱۱ تکوین کی بہت اللہ میں دعای ابراہیم سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت پیشینگوئی ہوئی علیٰ ہذا اور س فصل ۱۳ امین ابراہیم علیہ السلام کی دعای بیت اللہ سمندری یعنی اسلامی میں دعا بابت اولاد اسماعیل ہے علیٰ ہذا اور س ۱۹ فصل ۱۴ تکوین میں ملک سالم خضر علیہ السلام کی دعا جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کو مبارکبادی خداوند خدایگان سے دی کہ خاصہ وہ نسبت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تھی علیٰ ہذا فصل ۱۶ تکوین کی پیشینگوئی بنسبت ولادت حضرت اسمٰعیل ہے اور وہ بذریعہ حضور صلعم کے کامل ہوئی علیٰ ہذا فصل ۱۷ تکوین کی پیشینگوئی اسمٰعیل علیہ السلام کی نسبت جسمیں فتنہ کا عہد حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تحتین پیدا ہونیسے ہوا علیٰ ہذا فصل ۱۹ تکوین کی پیشینگوئی اور صفاء مروہ و آب زمزم کے چشمۂ اصل میں اس دولت اسلامی کی طرف اشارہ ہے علیٰ ہذا قیدار ابن اسمٰعیل کا ذکر فصل ۲۵ تکوین میں ہے جسکی نسبت دوسری کتابوں میں فصل پیشینگوئی حضور کی نسبت اولاد قیدار میں ہے علیٰ ہذا فصل ۲۸ تکوین میں اسحاق کی پیشینگوئی ہے دولت اسلامی کی نسبت علیٰ ہذا اور س ۱۳ فصل ۲۷ ۲۸ میں یعقوب کی پیشینگوئی اسلام کی نسبت علیٰ ہذا فصل ۴۹ تکوین میں یعقوب کا انیم کو برکت زبان قوم عبد اللہ بن سلام کے تہا اور فصل ۵۰ تکوین میں یوسف کی پیشینگوئی دولت اسلامی کی نسبت علیٰ ہذا اور س ۱۳ فصل ۴۸ ۴۹ تکوین میں یعقوب کا افرایم کو برکت زبان قوم عبد اللہ بن سلام کے تہا اور فصل ۵۰

تنبیہوں پر فصل دوم کتاب خروج موسیٰ کی پیشین گوئی میں مشتمل ہے تین تنبیہ اول

متضمن ہے پیشینگوئی اسلام کی نسبت بطور اشارہ ہے جو سب فصل ہفتم سے مقدمۂ دوم میں ہوئیں

تنبیہ اول

اس مقام پر حدیث غنیمۃ الطالبین مطالعہ کیجاوے کہ جو بروز جمعہ اکثر تین سے پہلے مسجد میں جاوے اور سکوت تبہ حسب حدیث اُن سترا نبیا کا حاصل ہو **تنبیہ سوم** دیکھو باب ستم مقدمہ چہارم میں **فصل ششم** و نہم و دہم نامۂ عبرانیوں کو کہ اونمیں ہی کہ خیمہ عہد عتیق کا و صندوق عہد جدید کا نمونہ تھا اور عیسیٰ عہد قدیم و جدید کے درمیانی ہیں اور درس ۴۰ فصل ۲۵ خروج میں بھی اشارہ ہی کہ یہ نمونہ جو پہاڑ پر دکھلایا گیا تھا اور اسلئے موسیٰ نے بنایا پس ہونی کا صندوق تو اشارہ حقیقت مسیح خاتم الاولیا سے ہے اور عہد نامہ اوسکی اندر دولت اسلامیہ کی طرف اشارہ کہ سونیکا صندوق یعنی جیتک آئی مسکن سونیکے صندوق کو اندر والی یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا تشریف لانا نہیں ہو سکتا کہ جبتک وہ صندوق نکھلا کہ عیسیٰ نہ آئی حضور ختم المرسلین علیہ السلام تب تشریف لاسکے ہتی اسی ہی درس ۳ فرفصل ۳ کتاب اعمال میں ہی کہ پہلے عیسیٰ کو راہ کی درستی کے لئے بھیجا جسکی تحقیق باب ششم مقدمہ چہارم میں آتی ہی اور درس پارہ دس عشرہ مبشرہ کو دیہ کی طرف اور چار حلقہ چار خلفا کی طرف اور دو کروبیوں کا ساتھ ہونا بعد کفارہ گاہ پر کفارہ کے لئے ہون امام حسن و امام حسین کی طرف اشارہ اور نیز شمعدان اسلام کی طرف اشارہ جسمیں چار بیال چار خلفا کی نشان ہیں اور چھ شاخہ شمعدان سے چھ بقیہ عشرہ مبشرہ کی طرف اشارہ جسکے لئے تین تین بیالے ہیں اور سات چراغوں سے اشارہ سات کلیسا کے نصاری سات قرنوں کی طرف جو کہ میں بیسار و جبر و جبر و بیش و عاش و عداس و علیم ممالک مقدمہ کے سات کلیسائی عالم الایمان لاکر پیشین گوئی اسلام کرتے جیسے باب چہارم مکاشفات کی تفسیر سے ظاہر ہوگا و علیٰ ہذا دوسرا سو پنجاہ فصل کی طرف یہ سب اشارات زمانۂ اسلام سے ہیں حق امریہ ہی کہ نہ یوسکا نامہ عبرانی ہو نہ مطلب ایسے اشارات کا کچھ **فصل سوم** پیشینگوئی سفر احبار موسیٰ میں مشتمل ہی دو تنبیہوں پر **تنبیہ اول** پوشیدہ نہ رکھ کہ درس ۳ فصل ۱۹ اور درس ۳ فصل ۲۳ و درس ۴ فصل ۲ کتاب احبار میں سبت کی غلط تعظیم حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہو دیکھو بیان مطالعین غور کرین نقل عبارت موجب درازی کتاب ہی **تنبیہ دوم** فصل ۲ کتاب احبار میں یہود کو ظلمات شرک سے نور توحید کی طرف نکالنے و ایام اللہ سبتوں کے بیان میں ہی جسکا ذکر سورہ ابراہیم میں آتا ہے اور سبت کی رعایت ہو جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دس ہزار تمیں بیان ہی کہ یہود جبتک خدا کی حکموں پر چلیں گے اونکی فتوحات و عزت ہوگی اور جب وہ شریعت سے پھر جینگے تو اونکی بربادی کی پیشینگوئی ہی جو مختلف زمانوں میں تازمانہ بخت نصر ہوئی پھر آخر کار درس ۳۱ سے فرمایا ہی کہ اگر اسپر بھی نہ مانوگے یعنی بخت نصری بربادی پر تو اونکی بربادی غیر قوموں (یعنی رومیہ سے) کامل درجہ ہوگی پھر اونکی درس ۴۰ فصل ۲۶ سے آبادی کا ذکر ہے لیکن یاد رہو جوان سب کے کہ وہ اپنے دشمنوں کی زمین میں نہونگے تمیں ترک نکرونگا یعنی زمانۂ بخت نصر کے بعد اور نہ یہ اونسے نفرت کرونگا یعنی بربادی رومیہ کے بعد کہ انہیں بالکل فنا کردوں اور اپنے عہد شکنی کروں کہ میں خداوند اونکا خدا ہون اور دوسری مرتبہ کی بربادی کے بعد آبادی اہل اسلام سے اونکی مقرر ہوئی تھی جیسے غیر قوم و محلہ ملک مقدمہ سے نکالی گئیں کہ تا درس ۴۵ یہ بڑی پیشینگوئی ہی کہ ہر ایک نبی اسکی مقدمہ میں کہتے چلے آئے ہیں، نہایتی فرطیہ و نبی تفسیر و غزہ کی تباہی یہ اوس سبب سے ہی جو حسب پیشینگوئی فصل ۸ اشعر شیا کے فرمایا ہی کہ تو مقابل کرکا اُس سے تفتیش ہوگی جیسی تفسیر فصل ۴۲ پیشعیا میں کی تو وہ مستثنیٰ ہی دیکھو اس مقام پر اطلاع نوزدہم مقدمہ ہذا کو **فصل چہارم** پیشینگوئی سفر اعداد میں پوشیدہ ہی کہ فصل ۹ کتاب اعداد میں سات کلیسا ایشیائی کے نصاری کے سات تن اہل کتاب کی طرف سات چراغوں سے اشارہ ہی جو کہ میں مثل سب روحیہ کے، بیان حسب ایشا پیشع لائی جیسے تفسیر فصل چہارم مکاشفات و حق باب ہشتم مقدمہ چہارم میں واضح ہوگا کیونکہ حسب ۴ فصل ہذا کہ یہ سب کچھ نمونہ ہی ۴ موافق تھا جو خداوند نے موسیٰ کو دکھایا تھا یعنی عہد جدید کا جو زمانہ اسلام سے عبارت ہی اور فصل نہم میں عصر کی خصوصیت عہد فصح کے لئے خاص بوجہ رعایت نبی عصری حضور علیہ السلام کہ تھی جبکا ذکر فصل ہشتم میں ہی باب اول مقدمہ چہارم میں آتا ہی جو صاحب بادشاہت خدا میں اور یہی وجہ ہی جسکے سبب عصر کی قسم قرآن شریف میں ہی اور اسی سبب من بعد الصلوٰۃ سورہ مائدہ میں مراد صلوٰۃ سے نماز عصر ہی اور فصل ۱۴ کتاب اعداد میں بارہ جاسوسوں کی واپسی کا ذکر ہی جو چالیس دن میں پھر کر آئے اور درس جاسوسوں نے قوم کو در غلا کر جہاں ہم گئے تھے وہاں پر عناقی لوگ بڑی قوی الہیکل آدمی ہیں اور عوج سنی کا نو درس ہاتھ کا پلنگ ہی پس قوم نے سرکشی کی در چند و جاسوس کالب و یوشع نے سمجھایا پر اونکو سنگسار کرنیکو مستعد ہوئے اور خدا نے مطابق درس ۱۰ فصل ۳۲ خروج و درس ۱۲ فصل ۱۴ گنتی کے اونکو برباد کرنے کو موسیٰ سے کہا اور کہا کہ میں تجھکو بڑی قوم بناؤنگا یعنی تجھکو بڑی قوم اسلامیہ میں کرونگا پر موسیٰ نے شفارش کی تو فرمایا کہ اسوقت کو لوگ بتعداد سفر چالیس روز جاسوسوں کی چالیس سال تک بیابان میں سرگردان رہینگے اور جو اسوقت کا بالغ ہی وہ زمین مقدس میں نہ جاسکے گا اور میرے آرام میں داخل نہونگے یعنی زمانہ مسیح میں جبتک تین چار پشت تک تباہی پر تباہی آویگی دیکھو تاویل سورہ صف کو اس مقام پر اور فصل ۱۵ میں سبت کی کسقدر رعایت ہی وہ اور فصل ۲۸ و ۲۹ کتاب ہذا میں سبت کی تعظیم بوجہ غلطت نبی ستی ہی و بس

فصل پنجم سفر تثنی کی پیشینگوئی کے بیان میں مشتمل ہی سات تنبیہوں پر **تنبیہ اول** واضح ہو کہ فصل ۴ سفر تثنی میں بڑی پیشینگوئی ہی اہل اسلام کے زمانہ کی جیسے سورہ مائدہ سے فصل ہوگی کہ اس فصل میں پیشینگوئی ہی یہود کی بربادی کی و بالخصوص زمانہ غیر قوم رومیہ میں پھر درس ۲۹ سے اونکو زمانۂ اسلام سے بشارت دیجاتی ہی کہ جب تو پھر بھی اپنے خدا کا طالب ہوگا اور اپنی پوری دل و جان سے اوسکی سنوگا تو اوسے پاویگا اسکی تفسیر میں قرآن کی سورہ بقر و مائدہ میں یہ فرمایا ہی کہ اگر تو نماز پڑھے اور زکوٰۃ دی اور ایمان لاویگا تو ایفائے وعدہ ہم بھی کرینگے اور درس ۳۰ فصل ۴ کو یہ ہی کہ جس وقت تو مصیبت میں پڑے اور یہ سب حادثہ آخری دنوں میں تیری اوپر گذرین تب بھی تو اپنے خداوند خدا کی طرف پھریگا اور اوسکی آواز سنیگا ۱۳۱- کیونکہ خداوند تیرا خدا رحیم خدا ہی وہ تجھے بچھوڑیگا اور نہ ہلاک کریگا اور اوس عہد کو جو تیرے باپ دادوں سے کیا ہی نہ بھولیگا انتہی اور وہ عہد جو ابراہیم سے اس مقدمہ میں کیا ہی وہ درس ۱۲ فصل ۱۲ تکوین میں کیا ہی اور وہی درس ۲۹ فصل ۲۷ تکوین میں اسحاق سے کیا ہی کہ لعنت کرنیوالے تیرے کو یعنی رومیہ کو برباد کرونگا اور تیری برکت دینے والے اہل اسلام کو شاد کرونگا اور خدا کی آواز سننے میں مزید ۹۵ و فصل ۲۸ نامہ عبرانیوں سے ظاہر ہے کہ وہ خاص زمانۂ اہل اسلام میں ہی اور آخری دن سے مراد وہی سبت ہزار ہفتم اہل اسلام ہی اور فصل ۹ اسفر شیا میں منکرین کافر و منافق شک والوں کی طرف بھی اشارہ ہی پس

اس سوء الخ ہی کو وہ طالب ہی پا سکے گا ہو نا دعوت سے ہوگا ایک توجان بوجھ کر مثل ابوعامر فاسق راہب خزرجی شیطان وحبی بن اخطب بنی ملاوی بنی نضیر ایمان نہ لاوے گا دوسری صورت بکہ عمی کرکے ایمان نہ لاوین پس وہ دو شخص ہیو جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس آئے اور آیات بینات جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی ہین دریافت کین اور جو طالب یا کی اور تصدیق کی اور ایمان لائین خیالات بیہودہ پکای وہ انہین ہی داخل ہین اور جو طالب ہوگی اور انکی سننے کی دو صورتین ہین ایک تو دل سے ایمان لاوین اور نفاق اختیار کرین اس سب کی تفصیل اوائل سورۂ بقر مین آتی ہی **تنبیہ دوم** فصل ۵ سفر مثنی مین دس احکام موسیٰ کی تشریح ہی اسمین کی دوسری کلمہ مین مسیح وحضور علیہ السلام کا ذکر خیر ہی اور چوتھا کلمہ سبت کی تعظیم مین جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیو پس وعلی ہذا فصل اولی دو لوحون کی دس کلمات کی تفصیل مین کلمۂ دوم مین ذکر خیر حضور صلی اللہ علیہ وسلم تہا اور چوتھے کلمہ تعظیم سبت مین رعایت اسیوجہ ہزار ہفتم سے تہی جو دولت اسلامیہ اوسمین ہوئی **تنبیہ سوم** فصل ۱۳ سفر مثنی مین دجال یعنی جھوٹی نبی کی خبر ہی جو اپنے دکھلاویگا اور مسیح کے ہاتھ سے مارا جاویگا **تنبیہ چہارم** فصل ۱۸ مین سات سال کی رعایت کی وجہ وہی بنظر اسلام کے ہزار ہفتم کی ہی وبس **تنبیہ پنجم** فصل ۱۸ سفر مثنی کی پیشین گوئی ہین کہ عمدہ ترین پیشینگوئیون مین سے بہ نسبت حضور احمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باشارہ نام احمد حسب درس ۱۸ فصل ۱۲ یوحن کی انجیل کی مطابق فرمودہ مسیح کی ہی اور حواریون نے حسب درس ۱۲ و ۲۲ و ۲۳ فصل ۳ کتاب اعمال کے حصر کردیا ہے کہ یہ پیشینگوئی خاص اوس عظیم الشان نبی سے متعلق ہی جو عرصہ مابین تشریف بری دیدار گر تشریف آوری مسیح مین پیدا ہون اور انکی ہر ایک نبی نے خبر دی ہی اور اسمین سورۂ بقر کی مطابق اسرائیل کی تین گروہ ہو جاوینگی خبر ہی ایک وہ جو قرآن کو مانین اور فلاح یاب ہون دوسرا گروہ کافر و منکر ہون اور تباہ ہون تیسرا وہ جو شک کرین اور اوندکو دا مل بتلائی جاوین جیسے ظاہر ہوگا اور فصل ۲۴ علاکی فصل اول انجیل یوحن مین سوا ایک یحییٰ و مسیح کی اس بنی عظیم الشان کی تعریف ہی جسے اہل فرنس لکھتے ہین صرف خیال یہودی نہین جیسے ناواقف نصاری کا جو اہی ہین خیال ہی جبکہ متقدمین انجیل سے دریافت کیا کہ فصل اول انجیل یوحن مین الیاس سے مراد بقوت الیاس یحییٰ ہین اور مسیح سے عیسیٰ اور نبی عظم کو کون مراد ہی کہون یہ خیالی بات ہی اور اس فصل کی مطابق ۲۱ یوحن انجیل کی موافق حکومت کنندہ نبی کے ہونیسے خود کو مسیح انکار کرتے ہین بلکہ اس خبر کو پہلے روز و اولی نبی یعنی ہزار ہفتم ۱۰۰۰ کو بتلاتی ہین اور احمد کے معنی حکومت کنندہ ترکے مین جیسے ظاہر ہوگا کیونکہ مسیح اولاد بارہ اسباط سے ہی اور وہ نبی باوا سباط کے بھائیون مین ہونیوالی ہی نہ اولاد مین سوا وہ برادریت نبی اسحاق و نبی اسمٰعیل و نبی قیدار بن اسمٰعیل کی فصل ۲۵ تکوین سے ظاہر ہی اور مسیح بنی اسرائیل کی فرضی اولاد مین سے ہیو دا کی نسل سے حسب درس ۱۴ فصل ۱ نامہ عبرانیون کی ظاہر ہوئی جبکی اولاد مین نبوت کی خبر موسیٰ نے فصل ۱۸ استثنا[1] دی اور شیلوکے مسیح کی خبر یعقوب نے دی پر اولاد ہیو دا مین نبی کے نہین فرمایا گو انمین بالفرض ہوئے البتہ اس فصل ۱۸ مین مسیح کی طرف درس ۱۹ مین اسطرح خطر راشارہ کہ کوجو نبی اسماعیل کی باتون کو جسمین کہوگا نہ سنیگا تو وہ قوم سے نیست کیا جاویگا اور جڑی بات نبی اسماعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نبی قریظہ دبنی نضیر کو اقرار مسیح کی تعلیم ہوئی جیسے آیت یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ کی شان نزول ہیو دال ہی کہ قوم ہیو دا مع عبداللہ بن سلام وغیرہ کے بعد ایمان لانیکے آؤ آؤ کہکر ہم توریۃ اور موسیٰ اور حضور پر اور قرآن پر ایمان لائی مین نہ انجیل ویسے پر پس آیت نہ کو نزال ہوئی اسپر عبداللہ و اونکی ہمراہی و ہمسنے ایمان مسیح و انجیل پر لائی پر اکثر دوسری منکر ہوئی و تباہ ہوئی پر مسیح کی نبوت کی قبول پر اوس خبر نہین چنانچہ فصل ۱۲ انجیل یوحن مین خود مسیح اسکی تفسیر فرماتے ہین جبکہ اس فصل کی مطابق تصدیق قوریۃ کرتے ہین اور یہ بہی مسیح کا اشارہ ہی اشارہ ہی جو فرمایا کہ میری خبر موسیٰ نے دی تو ہی ہم کچھ نہین سمجھتے اس وجہسے ہی درست ہی نہ آنکہ فصل ۱۸ سفر مثنی کے نبی کی پیشینگوئی مسیح کی ہو کہ صاف صاف برادران بارہ اسباط مین ہوئی تہی پس بحسب تصدیق مسیح کے کہ یہ خبر قورات میری نہین بلکہ بحق حضرت احمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی جیسے درس ۴۸ فصل ۱۲ یوحن کی انجیل سے ظاہر ہوگا اور تفسیر حواریون سے جیسے بطرس نے فصل ۳ کتاب اعمال مین گواہی دی اور جسے اقرار بطرس حواری و تائید اہی حواریون کی جیسے لوقا نے کتاب اعمال کی پیشینگوئی لکہی کہ یہ خبر فصل ۱۸ سفر مثنی بحق اون نبی کے ہی جو بارگر آنی مسیح مین پوری ہوگی اور فیلپ حواری کو انتظار رہا اور پولوس نے درس ۳۱ فصل ۱۳ اعمال عبرانیون مین اقرار کیا کہ یہ پیشینگوئی نبوت کی برادران بارہ اسباط بنی اسرائیل مین ہونیوالی ہی نہ اولاد مین کیونکہ پولوس نے صاف کہدیا کہ عیسیٰ قوم ہیو دا سے نکلے اور اوس فرقہ کی نبوت کی بابت موسیٰ نے کچھ کہا پس وہ خاص حضور احمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نبی سبتی کی خبر ہی درس ۳۰ جاطا مسیح دوبارہ کر آنی مین پوری ہوئی دوسری مسیح منگ سمرنا دیہ برادر کرنیوالی ہیو دا کی تہی اور ۳۰ مقام براہ کوئی کو کوئی تشریف لیجانیوالا نہی اور مسیح کی بعد اونکی مقابل غیر قوتین جنت المقدس مین آباد ہونگین اور اہل اسلام کے زمانہ مین غیر قوتین رومیہ دولت اولاد ابراہیم و اسماعیلؑ و قیدار کے حالانکہ مقدس سے نکالی گئین پس فصل ۱۸ سفر مثنی مین پہلے لاویون[2] کے عدم اثر کا بنظر اسکے کہ اونکی نسل مین نبوت چلی ذکر کرکے مدت قائم گھر

---

[1] دیکہو درس ۱۴ فصل ۱ نامہ عبرانیون کو باب بستم مقدمہ چہارم مین جو فرماتے ہین کہ ظاہر ہی کہ عیسیٰ قوم ہیو دا سے نکلا اور اوسکی نبوت کی خبر موسیٰ نے نہین دی اور ہر دیکہنے والے پر مخفی نہین باب مذکور کو جسمین پولوس اس خبر کو فصل ۱۸ استثنا سے بیخبر کہتے ہین جو تاریخ دان موسوی دین عیسوی ہو ۱۲ منہ

[2] لاوی نسل ہارون معاشر الانبیا مین جو حسب درس اول اس فصل ۱۸ کی بلحاظ شیخ وراثت نہین پاتے ہان وراثت بلحاظ وعدہ دو سری بات ہی جیسے فصل ۱۰ نامہ گلتیون ہی پس لاوی کے سلیمان اور سلیمان کے رحبعام وارث ہوئے ولی نسلی سلطنت کے وارث حسب وعدہ ہوئے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اس فصل مین مثل موسیٰ فرمایا ہی تو اس وجہ سے حضور نے انکو معاشر الانبیا سے فرمایا کہ دنیا دار دنکی طرح سے وراثت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی توقع دار دنگے نہ ہونچے بالخصوص خلافت کہ موسیٰ کی خلافت ہی قورات دار کو نہوئی بلکہ یوشع کو پوتے کی نسل یوسف کو پوتے کی اور یوشع نے خلیفہ کا لیبکو کیا جو نسل یہوداسی تہی اور یوشع کی اولاد کو نہ پہونچی ہر شورت سے کالیب کے بیٹے کو موسیٰ پہر خلافت مین معصوم آگیا وہی حسب آیت لیستخلفنکم فی الارض کما استخلف الذین من قبلکم اہل اسلام مین واقع ہوا کہ نسل ثلثم سوا دانع خلیفہ کوئی نہین ہوا صدیق خلیفہ بطور یوشع ہوا اور یوشع کے پوتے ہی خلیفہ ہوئی وہی

و نجومیوں و مالوں و جادوگروں وغیرہ کے بیان کی امید اشارہ نکلا کہ اسلام کے زمانہ میں مقابل اسلام میں قوم پیدا ہوگی یہ شرارتیں پیدا ہونگی اور اہل اسلام کو بان اُن باتوں سے حضرت ہوگی اور سورۂ توبہ میں قرآن کو محفوظ کتاب مکنون میں جو فرمایا ہے مطلب اس سے ہی کتاب ہے جہاں نجوم وغیرہ کی مذمت فرمائی گئی ہے اور وہ لوح جو سورۂ بروج میں ہے جسمیں قرآن محفوظ ہے وہ بھی کتاب سترشی ہے جسمیں یہ فصل ہے پس بعد اس بیان مذمت نجوم و دجل کے دس ۱۵ فصل ۱۹ اسفر سترشی سے فرمایا ہے خداوند تیرا خدا تیرا (یعنی بارہ تبہ) اسباط کا کام) تیرے لئے (یعنی تیری فائدہ کیلئے نہ تا کہ سنگ سزا دیوے مثل مسیح اور کیلئے ہوا تیرے درمیان سے (یعنی مجی یہود اہل مدینہ سے) تیری برپا ئیگا مین (نہ اولاد مین سے) میرے مانند ایک نبی برپا کریگا تم اوسکی طرف کان دھریو ۱۶- اوس سب کی مانند جو تو نے خداوند اپنے خدا سے حوریب (یعنی طور) مین مجمع کے دن مانگا اور کہا کہ ایسا نہو کہ مین خداوند اپنے خدا کی آواز پھر سنون اور ایسی سخت کی آگ مین پھر دیکھون تا کہ مر جاؤن (جیسے فصل ۲ خروج سو گذرا) ۱۷- اور خداوند مجھے کہا کہ انہون نے جو کچھ کہا وہ اچھا کہا ۱۸- مین اونکے لئے اونکے بھائیون مین سے تجھسا نبی برپا کرونگا اور اپنا کلام اوسکے منہ مین ڈالونگا اور جو کچھ مین اوسے فرماؤنگا وہ سب اُنسے کہیگا ۱۹- اور ایسا ہوگا کہ جو کوئی میری باتون کو جنہین وہ میرا نام لیکے کہیگا نہ سنیگا تو مین اوسکا حساب اس سے لونگا اون باتون مین سے مسیح علیہ السلام کو نبی سچا سمجھنا ہی جس سے یہود حضور ختم المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم سے پھرے اور کافر بنے ہی قوم اسرائیل کا زمانہ اہل اسلام مین حسب سورۂ بقر بیان سے ظاہر ہوا و چونکہ مثل اس مسیلم وغیرہ دوسرے کاذب انبیا ہی وہ بھی تھے جو حلت و حرمت کو اپنی طرف سے کرتے چنانچہ ابن مسیلم مردود زنا جائز کرتا تھا۔ اور کہا تھا کہ یہ جواز خدا کی طرف سے ہی اور یہ بات خدا کے بھائے نام لینے سے ہی جو تیسرا کلمہ دس احکام سے ہی اور بہت سی نالائق باتین اوسنے وادسکی مثل نے جاری کی تھین نظیر دان اوسنے مطلع فرمایا ہی) لیکن وہ نبی جو ایسی گستاخی کریگا کہ کوئی بات میرے نام سے کہے جسکے کہنے کا مجھنے حکم نہین دیا۔ یا اور معبودونکے نام سے کہے تو وہ نبی قتل کیا جاویگا اور چونکہ قوم اسرائیل مین منافق شک کرنیوالی بہی زمانہ اسلام مین ہونی تھی تو اونکے جواب درکار تھین تو ارشاد فرماتا ہی ۲۱- اور اگر تو اپنے دل مین کہے کہ کیسین کیونکر جانون کہ یہ بات خداوند کی کہی ہوئی نہین ۲۲- تو جان رکھہ کہ جب نبی خداوند کے نام سے کچھ کہے اور وہ جو کچھ اوسنے کہا ہی (یعنی پیشینگوئی کی ہی) واقع یا پورا نہو تو وہ بات خداوند نے نہین کی بلکہ اس نبی نے گستاخی سے کہی ہی تو اوس سے مت ڈرنا تھی پس منہ مین کلام ہونیسے پارہ نزول لازم آیا اور تصدیق چند کی قوم یہود پر اور اوپر حواونسے سختی تھے جیسے اہل کہ تھے لازم آئی خاصکر جبکہ سنون کی تعداد بھی نسبت ولادت اوس پیغمبر عظیم الشان کی سترھتے موت باشپاشین ۸۰ مسیحی سے ظاہر ہو جاوی جیسے فصل نہم دانیال مین ہی علی ہذا خود تعظیم بیت سے سالون ہزار کے شروع مین اُن عظیم الشان نبی خاتم المرسلین خاتم النبیین پیدائش ہونا خود قریبہ سنون فتح ہوئی علی ہذا اولاد نگاہ کہ مدینہ ہوگا جو یہودیون مین فصل ۱۱ یشیا فصل ۳۲ سترشی سے بھی واضح اور علی ہذا اور بابد مین چار خلفا کا ہونا و ہزار سال بعد خداوند جہار یار کی صد فصل ۱۴ و ۱۵ و ۱۶ و ۱۷ مکاشفات کے یاجوج والی روس و ماجوج کی شوکت کچھ مخفی نہین اور اس عرصہ تک نہ ایمان لانا اکثر یاجوج والی روس و ماجوج اہل یورپ اور عدم ایمان اون قومون سے جو یاجوج ماجوج مین اور لادو قبل از قبل ہیت اور اولاد ترس تاتار و اولاد ترک تین تین یعنی تین شمار یا عقبا راغلب کے حدیث مین کی لگی ہی مین پیشینگوئی خوب ہویدا اور درس ۱۹ فصل ۱۹ ہذا مین جو وارد ہی کہ مین اوسکا اوس سے حساب لونگا فصل ۱۴ کتاب اعمال مین اسکی تفسیر لکھی ہی کہ مین اوسے ہلاک کرونگا اور جو کہ تحد کے معنی قاموس مین شکر اور شاد و جزا و قضاحق کے لکھی ہین اور جزا کا لفظ جیسے نیک عوض مین مستعمل ہے جسے حسب آیت جَزَاءً وِّفَاقًا کے بجزا بمعنی سزا مین آتا ہی پس مسیح ذا کی تفسیر درس ۴۰ فصل ۱۲ یوحن انجیل مین فرمائی کہ سب چیز دین سے اوس نبی کی ایک یہ بھی کہ فجلوہ سچا جانین گے اور جو میری حق کی بات کو نبی نہ سنیگا اوسکے لئے ایک احمد حکومت کرنیوالا ہی جو سنکر کو گنہگار ٹہراویگا یعنی سزاوار اور اوسکا اشارہ درس ۱۶ فصل ۱۶ مرقس مین اور درس ۱۴ متی فصل ۲۴ و درس ۶۱ فصل ۲۱ لوقا مین فرمایا ہے کہ خداوند اون باغبانون کو جو مسیح کو نہ مانین گے قتل کریگا اور باغ اوردن کو سونپ گا جسکی تفصیل فصل آتی ہی کہ مسیح کے بعد مالک کا آنا ہوگا جیسے مفصل فصل ۷۲ و ۸۰ دانیال مین ہی وہی فصل ۴ کتاب اعمال سے گذرا گیا اور مطابق اس فرمان کے نبی قریطہ وبنی نضیر وغیرہ پر ہی وہ سب قرآن گذرا جیسے فصل ۲۴ یشیا مین فرمایا تھا کہ نبی قیداری بن عبد اللہ شبائی یعنی عبد مطلبی سے یہ حال اونکا ہوگا پھر یہ شیعہ نہ کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے توحید جاری فرمائی و بالخصوص قوم یہود کے لئے جو حلال حرام مین شرک کرتے اور وہ نبی خود مقتول ہی ہنوی اور اس فصل سے یہ تین جھوٹی پیغمبرون مثل ابن مسیلم وغیرہ کے بھی نکلے جو ہارے گئے اور اونکی نبوت درست نہوئی پس اعجاز ہر آیت قرآن اس مقام سے ظاہر کہ جو بارعوی نزول ہزار ہفتم مین ایک آیت کی

حاشیہ متعلق صفحہ ۱۱۲ ۵ وہی ابوبکرؓ کے بیٹے خلیفہ ہوئی عمرؓ کو خلیفہ کیا اور عمرؓ نے خلافت کو مشورت پر ڈالا اور عثمانؓ خلیفہ ہوئی اور بعد کو مرتضیٰؓ خلیفہ ہوئی جنکی خلافت مین صفت آگیا کیونکہ نبی لادی مارونی مین جیسی نبوت چلی ویسی علی بھی لادی مارون کے تھے اور نبین امامت کا ہونا لازم نہا دیسے ہی ہوا یکن ہارون لادیونکے لئے اگرچہ درانت نہتی لیکن اونکے لئے گیارہ بیٹون یعقوب کا حکم تھا کہ کچھ اقطاع مین اپنی ممالک سے اونکو دیا دین و جس قرابت داروں کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے مقرر تھا کیونکہ موسیٰ علیہ السلام کی بان عمالک مفتوحہ جو کچھ آپکی زمانہ مین مفتوح ہوئی تھے اور جو کچھ بعد کو فتح ہوئی اونکی تقسیم پہلے سے فرادی گئی تھی کہ ہر ایک قوم سوای لادیونکے متصرف ہوئی اور لادیون کو کچھ نہ دیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین کسیکو مملکت کی تقسیم نہوئی تھی جیسین کوئی مالک ہوتا تو جیسے حیات دنیاوی حضور صلی اللہ علیہ وسلم مین حسن منیت سے ہوتا وہی زمانہ خلافت مین یہ دستور جاری رہا بلکہ فتنہ و فساد برپا ہوئی پس اس مقام سے ہی شمایت حسب فرمودہ کی مطابق واضح ہوئی یہ یاد رکھنی چاہئے پھر مخفی نہ رہے کہ باوجود یکہ یوشع کا لقب نبوت ظاہری و سلطنت بھی رکھتے تھے لیکن الغیر ان ہارون کی صلح کی حاجت رکھتے تھے بصفت نبوت اولاد ہارون کو الی التخصیص تھا و یسے صدیقؓ و فاروقؓ و عثمانؓ باوجود مخالفت ظاہری و باطنی کی صلح مرتضیٰ سے جو بمنزلہ ہارون تھے کام کرتے تھے کیونکہ کالوا امامت انکی اولاد کو لئے مخصوص تھا اسی سبب جناب مرتضیٰ شروع عہد خلافت و شہادت ذوالنورین کو خوا مخواہ خلافت نہو بلکہ کاہ نہو اور کار تو لا جیسے مرتضیٰ سے جلالدین سلطان محمد خوارزم شاہ مولنشاہ میاز احمد صاحب خوارزم کرنی مناسب ہے جو بعض ذکی تصنیف مین ظاہر کرتے ہین نہ اکہ حضرت صدیقؓ و فاروقؓ و عثمانؓ ولایت سے عاری تھے ہرگز نہ جبکہ کالا نبوت اولاد ہارون مین مقرر ہوا تھا اور بنی نضیر نسل ہارون سے تھے اور ہارون کی نسل کو نذر نذرات جو ہوتی تھی اور ہوتی ہے مقرر کرتے تھے وہ اولاد ہارون کو دیتے تھے اور توراۃ کی رات بنی تو زبانہ نبوت حضور صلی اللہ علیہ وسلم مین بنی شمعون بنی فریظہ اس کو کہ لادی و شمعونی مین بہت بلند قدم رہا تھا اور دوسری بیعہ قوم یہود سے شمعون نے مدینہ جوار مدینہ مین معاملات اعتبار کرکے ٹوٹے بسبب فصل ۱۰ یشیا ۳۴ سفر ترشی کی پیشین گوئی کی کہ مدینہ ہوگا حضور کی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اونکی خاصے سے نظیر اوصاف حضور صلی اللہ علیہ وسلم جو توراۃ مین مذکور ہین اور جو اسلام کا امور کتاب ہے موصوف ہین مین چھپا تو بنی ہوئی

ہے نسبت مثل شروع بعض کرکے قرآن شریف مین ارشاد ہوئے یہ امر تاویل آیات مذکورہ مین خیال رکھنا چاہئے گو دوسری سورہ بھی ایسے سنگ اوصاف ہوتے ۱۲ منہ

برابر ختم نبوت کے بعد مثل ابن مسلم وغیرہ کی لاوے ملا گیا اور اوسکی پیشینگوئی راست نہ آئی بخلاف حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جو کچھ اپنی چشمیں کوئی فرمائی وہ سب راست آئی دیکھو یاجوج وماجوج اوونکو ساتھیوں اہل تبت وتاتار وچین کی نسبت جو اونکو ایمان نہ لانے کی پیشینگوئی فرمائی تھی کیسی درست آئی جسکو آنکھوں سے دیکھ رہے ہین کہ وہان اسلام بہ باشاہت نہین ہوئی تو کیا اونکو مسلمان وہان برہمن اور ترکون نے فتوحات کے غلبے کیسے مطابق ہوئی جونسی براہیم سے ہین اور یہ بھی ہزا جیسے صدہا پیشینگوئیان قرآن شریف کی اس تفسیر سے واضح ہونگی سب درست ہوئین اور حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مارے ہی نگئی بلکہ معصوم ہونیکی روایت ہی خلاف قرآن مجید کی آیت وَاللّٰہُ یَعْصِمُکَ مِنَ النَّاسِ کے مسلم ہین محض خیال راوی کے لکھی ہے اور دلیل اسپر صریح یہ ہے کہ روایت مذکورہ مین لکھا ہے کہ قطع اہر سے جو اشتر زہر سے ہوگئی تھی وفات ہوئی یہ بات بہ نسبت صدیق اکبرؓ کے تھی وہ راوی نے حضور علیہ السلام سے نسبتاً مغیوب کی کیونکہ قطع اہر موجب درد خون ہے اور حضور علیہ السلام کی وفات بخار سے ہوئی جو تواتر سے ثابت ہے اور کبھی درد خون نہوا اور دوسری احادیث صحیحہ سے عدم اثر زہر حضور علیہ السلام پر ثابت اور راشد اوسکا صدیق پر ہوئی ہے ہر منصف نزدیک حضور صلے اللہ علیہ وسلم چونکہ خاتم النبیین والمرسلین کرکے ہین اور نبوت موقوف ہے نزول کلام الہی پر تو اگر کوئے خود کلام الہی ہی زیادہ مقرر ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دعوی کے بعد بموجب نزول تشریعی دوسرا کلام خدا نہین آسکتا اور چونکہ مقابلین کو مارا جانا وتباہ ہونا فرمایا ہے تو اگر قرآن شریف مین منکرونکی نسبت تباہی فرمائی گئی ہے جیسے مطابق اس تاویل مخفی نہ رہیگا۔ **تنبیہ ششم** واضح ہو کہ فصل ۲۸ سفر مثنی مین ہود کو تاکید ہے توریت کے احکام کی جو وہ یہ مین ہوا تھا کہ اگر انکو مانتی رہوگے تمہارے واسطے بہتری و برکت ہوگی اور فصل ۲۹ مین ہر عہد کو دوبارہ کی خبر ہے سوا اوس عہد کے جو ہورب مین ہوا تھا تو حکم ہے کہ اگر عہد خلاف چلوگے تو سرسبز ہوگے اور نافرمانی کے سبب سے تمہارے پر تباہی پر تباہی آویگی یہانتک کہ تم سخت برباد ہوگے چنانچہ انحراف احکام سے وہ زمانہ بخت نصر مین سخت برباد ہوا ہے یہ پہلی بڑی دوبربادیونکی ایک ہے جو سورہ بنی اسرائیل مین مذکور ہے پھر بسبب فصل ۳۰ سفر مثنی کے حکم ہے کہ اگر تم بت پرستی وغیرہ سے توبہ کروگے تو پھر تمہیں دولت لوٹی جائیگی یعنی زمانہ کیقباد و افراسیاب مین چنانچہ نوشتہ کرکے اس عہد کی باتون کو صندوق سکینہ مین حسب درس ۲۶ فصل ۳۱ مذکور کے رکھا گیا اور فصل ۳۱ مین دوسری کرت مین ہود کی بربادی کا بیان ہے جو غیر قومون رومیہ سے ہوئی یہ بڑی سخت بربادی تھی جیکے پیشرون یعنی یعقوب جس سے اونکی اولاد مراد ہے حسب درس ۵ فصل ۳۲ سفر مثنی کے موٹا ہوگیا یعنی مغرور ہوکر حربی مین چپ گیا اور بہت سی واہیات کی کہ مسیح کے سامنے سخت گستاخی سے پیش آیا تو درس ۱۲ سے فصل ۳۲ مذکور مین فرماتا ہے ہود لون نے اوسکے سبب سے جو خدا انہین مجبور غیرت دلائی (یعنی اپنی علما کے قول کو خدا تعالی کے حکون سے جو مسیح کی موافت آئی تھے برابر بلکہ اونکو افضل سمجھا جس سے اونکی تعمیل کی اور مسیح کے کہنے پر نہ چلے اور یہ ہی شرک حسب حدیث و قرآن ہے) اور اپنی واہیات باتون سے مجھے غصہ دلایا سو یہ ہی انہین اس گروہ سے غیرت مین ڈالا جو گروہ نہین اور ایک بیعقل قوم سے انہین خفا کرونگا انتہی یعنی رومیہ سے اور جیسے باب ۱۰ ہم و یازدہم نامہ رومیون سے واضح ہے نا واقف اہل اسلام اسکو غیر قوم سمجھ جاتی ہین یہ بڑی غلطی ہے کہ اہل اسلام یہود کے برادر ہین اور غیر قوم بے ایمان رومیہ مین بہ درس ۲۶ فصل ۳۲ سفر مثنی سے اونکی آمم کی نسبت جو رجوع ہوتا ہے وہ زمانہ اسلام مین موعود تھا اور اوسمین یہ ہی ذکر ہے کہ اونکو مین ترک نہ کرونگا یہ ہود کی قوم نا واقف ہے اور تفسیر ان عدتم عدنا سورہ بنی اسرائیل کی درس ۳۹ سے اس فصل ۳۲ کے ظاہر ہے جو فرماتا ہے کہ مین ہی مارتا ہون اور مین ہی جلاتا ہون اور رسول اللہ صلعم فصل ۳۲ مین ہے کہ جو مجھے کینہ رکھتے ہین اونکو سزا دونگا اور اس فصل ۳۲ مین خدا کی تلوار کے نکلنے کی خبر ہے یعنی سیف اللہ خالد ولید کی جیسے درس ۳۴ سے ظاہر ہے تفصیل اوسکی موجب تطویل ہے حسکی کچھ تفصیل تفسیر سورہ مومن مین مذکور ہوگی مطالعین غور کرلین اور یہ بڑی پیشینگوئی ہے جسکو ہر ایک پیغمبر بالبعد پیشینگوئی کرتے گئے ہین جیسے سورہ مومن سے اور مطالعہ انبیا کی کتب سے ظاہر ہے اس مقام سے بھی حضور علیہ السلام مسمی بہ احمد ہین کہ احمد کے معنی عود للثنا کے ہین جو بعد رکعہ کے ہوا اور سورہ ابراہیم کی مطابق پہلی تحریر سے بگیت فصل ۳۲ سفر مثنی کے مطابق یاد و حفظ حسب درس ۴۶ فصل مذکور کے کرائی گئی تھی چنانچہ تفسیر سورہ مذکور مین ہم لکھین گے **تنبیہ ہفتم** فصل ۳۳ سفر مثنی سے آیۃ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ الآیۃ کی تفسیر مین پوشیدہ نہ رہے کہ کوہ سعیر وہ پہاڑ جو بہ جسپر موسیٰؑ کو تجلی ہوئی اور کوہ سینا کہ کا پہاڑ ہی جہان اولاد اجر عرب مین مطابق فصل ہم نامہ گلیتون کی بستی ہے اور بیت المقدس کے مقابل مین مکان پاک یعنی کعبہ وطن اور سعیر بن اسحاقؑ کی اولاد کے مقام عین خاصکر بصرہ تک دو مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لیگئے اور ایک مرتبہ ابو طالب کے ساتھ جو بحیرہ راہب کی بنظر خبر فصل ہزا کے پہنچا تھا دوسری جبکہ مضاربت حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے مال سے آپکی تشریف لیگئے اور سفر وہ راہ سے پہنچا اور درخت خشک سرسبز ہوگئی جیسے فصل پنجم کتاب فصلت مین دوبرہ بنیہ کی پیشینگوئی مین بدلی کا سایہ کرنا موجود ہے جسکا ذکر آتا ہے وہ یہی اوسنے دیکھا اور بصری وہی یوباب بن عیزہ بن رواحل بن سعید حسب فصل اول تاریخ ایام کے ہے اور فاران کا صحرا جو صحرا یہ مدینہ منورہ کے معروف ہے جو مکہ ظاہر ہے جسکی حد پر کوہ سینا کہ کا پہاڑ ہے اور حضورؐ بروز خدا و اندروح اعظم مظہر اول ہیں کے مقرر ہین اور خلیفہ بجای مستخلف ہوتا ہے پس وہ امور جو اللہ کی طرف بالاصالہ مقدمہ تبلیغ مین منسوب ہوتی ہین جیسے بقول بیضاوی نیز آیت بجاد عون اللہ لکھا ہے اور نیز لفظ خلیفہ کشاف الاصطلاحات مین بطریق صوفیہ لکھا ہے کہ وہ امور ذکر وہ خلیفۃ اللہ حضور علیہ السلام کی نسبت منسوب ہوتی ہین مناسب اس مقام سے آدم کا مسجود ہونا سمجھنا چاہئے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو فصل قیم نہ بنایا مین صاحب کفایہ کرکے لکھا ہے جو یہود کے شہر مقدس سے اونکی دشمنون کو نکالا جیسے تنبیہ ششم اطلاع یافت و دوم مقدمہ ہذا مین ہے کہ یہود کے دشمن رومیہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے نکالے گئے اور لکھا یہودی ایمان لائے تا آنکہ خانہ شماری سے انگریزون کا قول ہے کہ ساڑھے بارہ قومون مین سے بنی اسرائیل کی ڈیڑھ قوم طی ہے باقی اسلام مین آگئی تو ارشاد ہے کہ یہ وہ برکت ہے جو موسیٰ مرد خدا نے اپنی مرنیسے پہلے اسرائیل کو بخشی اور بنظر خلیفہ خاص ہونے

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے محمد رسول اللہ کی تفسیر درس ۲ فصل ۳ سفر مثنی میں فرمائی کہ خداوند سینا یعنی یکسے آیا) اور سعیر یعنی ابھرے سے) آشکار طلوع ہوا) فاران کے پہاڑ سے یعنی مدینہ منورہ جو تین اسماعیلؑ سے) وہ جلوہ گر ہوا اور والذین معہ کی تفسیر کرتا ہے جسمیں ہمراہان صدیق کی طرف اشارہ بلسان اشارہ ہے) دس ہزار قدوسوں کے ساتھ آیا (اور فصل ۷ دانیال میں ہزار ہزار دلکھا لاکھ مقدسوں کا ساتھ تشریف لانا لکھا ہے چنانچہ ایک غزوہ بنوک میں اسّی ہزار کے قریب اہل غزا ہمراہ مقدس تھے شیخ بہاؤالدین العاملی شیعی نے اپنے کشکول میں لکھا ہے کہ جسپر مقدس زیادہ ایمان لانیوالے وہی پیغمبر بڑا ہوتا ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ سے تھے پس غلط حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب انبیا کے صحابہ سے زیادہ ہے اس مقام سے وہ قوم جو اول درس میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوپر ایمان لانیوالی منحصر کرین غور کرین) اور اشداء علی الکفار کی تفسیر کرتا ہے جسمیں ہمراہان فاروقؓ کی طرف اشارہ بلسان اشارہ مذکور ہے) اور اوسکو راہنما تھا ایک آتشی شریعت ڈوگی تھی (الحق ینطق علی لسان عمر بن الخطاب اس مقام سے جنکی بخوبی پر بکلام خدا کا منزل ہونا بعید نہوا اور عمر فاروقؓ و راہنما وزیر تھا اور صدیقؓ ہامیں کہ انکا رتبہ فاروقؓ سے اعلیٰ تھا کہ غوث کے وزیروں میں حسب فتوحات کمیہ ہامیں کا رتبہ اول ہوتا ہے اور رحماء بینھم کی تفسیر کرتا ہے جسمیں ہمراہان عثمانؓ کی طرف اشارہ بطور مذکور ہے) اور تو انہیں سرکھا سجدا کی تفسیر کرتا ہے جسمیں ہمراہان مرتضیٰ علیؓ کی طرف بطور مذکور اشارہ ہے) کہ اوسکی ساری مقدس تبری ہامیں ہیں اور یبتغون فضلا من اللہ و رضوانا کی تفسیر کرتا ہے جسمیں امام حسنؓ کے ہمراہوں کی نسبت بطور مذکور اشارہ ہے اور وہ تیرہ محمدیوں کے نزدیک بیشمار ہیں (یعنی سجدہ کرنے و نماز پڑھنے میں اس مقام سے مہاجرین کی صفت اور اہل سورۂ فتح میں نماز خوانی کی خوائی ہے اور سیماھم فی وجوھھم من اثر السجود کی تفسیر کرتا ہے جسمیں امام حسینؓ کہ ہمراہوں کی طرف اشارہ بوجہ مذکور ہے اور تبری باتوں کو مانینگے یہ مثل ہے توریت میں اس مقام پر درخت حیات فصل ۲ و تین کی تفسیر بیان فارہ چہل و سوم میں گذری پہلی چاہئے اور حقیقت حیات کہ وہ عبارت قرآن سے ہے اور حقیقت درخت نیک و بد کی پہچان کا ہونا کہ جس مقرر کیا گیا وہ درخت شریعت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت ہے اور کردیدہ تعیین اہل اسلام صاحب ششم میں حضرات صحابہ جنکی تلوار سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم خلافت کو گئی اس سے کفاروں کا اور منافقوں کا وجود ہی اسرائیل وغیرہ میں دریافت ہوا جسکی تفسیر اول سورۂ بقر میں آئی ہے اور انجیل کی فصل ۵ کتاب متی سے انکی مطابق بیان ہوگی اور فصل ۴۴ سفر مثنی غالباً غیر کی ایزاد ہے کتب واپس یا اہل آئی ہیں پہلی بربادی کے بعد تو فرماتا ہے ان کا مثل موسیٰ ابتک کوئی نہیں ہوا یعنی وہ بعد دوسری بربادی کے نبی عظیم الشان مثل موسیٰ ہونگے جنکا ذکر فصل ۱۸ اسفر مثنی میں ہوا ہے **فصل ششم** موسیٰ علیہ السلام کی کتاب عہدنامہ موسیٰ و شکنامہ موسیٰ و صیت نامہ و عہد منعقد قیاس موسیٰ یعنی اسرار نامہ میسر نہیں اور نہیں ہی امید ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر خیر ہوگا لیکن جاہئے کہ ہم نہیں ہو سکتیں **فصل ہفتم** حضرت موسیٰ علیہ السلام کی پیشینگوئی اور بہت کچھ احادیث انبیا سے یہود کو دریافت نہیں کہ وہ تفصیل ان اشارات مذکورہ وغیرہ کی ہے اور فصل ۱۴ کتاب سفر مثنی میں اشارہ ہے کہ وہ اوسکو حفظ کرائی گئی تھیں اور عامہ اوسکو خود توریت سمجھے بینہ سمجھے ہیں **اطلاع پنجم** یوشع علیہ السلام کی پیشینگوئی میں واضح ہو کہ یوشع بن نون بن افریم بن یوسفؑ ہیں پس درس ۲ فصل ۳۲ کتاب یوشع میں موسیٰ علیہ السلام کی کتاب کی موافق چلنے کی بڑی تاکید ہے پس موسیٰ کی جتنی پیشینگوئیاں ہیں وہ سب یوشع کی ہوئیں اور ہر یہود کی بربادیوں کا ذکر ہے جو زمانہ رومیہ تک آئیں اور فصل ۳۲ سفر مثنی میں روسیوں کے بعد فلاح اونکی بذریعہ سیف اللہ خالد کہ ذکر ہے وہی اسمیں اشارہ ہے اور یوشعؑ نے بنظر عایت سبت سورج کو دیرہ یاس تک ایک جگہ ٹھہرا رہنا کہلایا پس اسلام کا اسمیں یہ اشارہ ہے۔ **اطلاع ششم** قاضیونکی کتاب کی پیشینگوئی میں جو کسی نبی کی کتاب ہے جنکا نام دریافت نہیں اور قیاس کو تاریخ میں دخل نہیں جو شیعا کے ساتھ مخصوص کیجاوے اور درس ۴۴ فصل ۹ میں دوبرہ منیہ کا قول فصل ۳۲ سفر مثنی کی مطابق ہے کہ اے خداوند جبکہ تو نے سیعر سے خروج کیا اور ادوم کھیت سیعر کے آگے بڑھا تو زمین لرزی اور آسمان ٹپکے اور بدلیوں سے بوندیاں برسیں ۵ پہاڑ خداوند کے آگے پگلیا اور کوہ سینا ہی یعنی مکہ ہی) خداوند خدا کے آگے یعنی رسول خداوند کے آگے یعنی بوقت فتح مکہ اور برق کو صحت فصل ۱۱ نامہ عبرانیوں کی اس تحقیق کی تصدیق تھی اور گرجوں نبی سخنی جو طالوت کے آگے بوجہ تعظیم سبت مقدس کے جوخدا کی واسطے لازم ہے اپنی پاؤں کا سات سال کا بیل کاٹ ڈالا جو توں پر چڑھایا گیا تھا اور جسوقت درس دوازدہم فصل ۶ قضات کی ثمنوں کی سات کی شرط ہیں حسب فصل ۱۱ نامہ عبرانیوں کی پیشینگوئی ہے اور نیز افتتاح بھی جسفصل ۱۱ نامہ مذکور کے آجکل روز کے معتقد ہیں جو حسب مزبور نو دو پنجم کے ہزار ششم کی طرف بتوں پر بوس اشارہ ہے **اطلاع ہفتم** روت موابیہ کی کتاب کی پیشینگوئی میں مخفی نہ رہ کہ یہ کتاب بھی کسی پیغمبر کی ہے جنکا نام معلوم نہیں جنہوں نے روت موابیہ کا قصہ لکھا ہے تاکہ ترتیب تاریخی بنی رہے اور روت موابیہ کو چونکہ مطابق اس کتاب کی تسلی دوبارہ ہوئی اور راحمہ کے معنی عود تسلی کے ہی ہیں پس اسمیں اس نظر سے پیشینگوئی لازم ہوگئی **اطلاع ہشتم** پہلی کتاب شموئیل کی پیشینگوئی میں۔ پوشیدہ نہ رہ کہ یہ کتاب شموئیل نبی کی ہے جنکی ماں کی دعا درس ۱ فصل ۲ کی مطابق فصل ۵۴ بیشیا کی ہے جو صحت فصل چہارم نامہ گلتیوں کی خاص مع حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ہی ہے درس ۵ فصل ۲ دوم شموئیل میں بانجھ سے مراد کہ ہے اور بیشک اہل عرب مسکین دین و دنیا کی مالک ہوگا اور باقی جتنے امور فصل مذکور میں ہیں سب راست و درست ہیں کیونکہ فصل ۳ نامہ اعمال میں شموئیل کی نسبت لکھا ہے کہ انہوں نے بھی نسبت حضور علیہ السلام کی پیشینگوئی کی ہے وہ فصل ظاہر ہے اور درس ۲ فصل مذکور میں سوا اشارہ غیر مجمل اہل اسلام کی طرف ہے و قدموں پر خداوند کی نظر ہے نصف ساق ازار کی طرف اشارہ ہے جو اہل اسلام میں مروج ہے درس ۲ فصل ۲ شموئیل خداوند (یعنی رسول خدا) کی مانند کوئی قدوس نہیں تیرے سوا کوئی نہیں کوئی چٹان ہماری خدا (یعنی رسول خدا کی مانند نہیں ۳۲ غرور کی بہت باتیں نہ کرو اور پرانوں تمہارے منہ سے نہ نکلے کیونکہ خداوند دانش کا خدا ہے اور اعمال اوسکو آگے تولے جاتے ہیں ۴۷ زور آوروں کی کمانیں ٹوٹیں اور درد کے جو لڑکھڑاتے تھے اونکی کمریں مضبوط ہوئیں ۵ وہ جو پیٹ بھرے تھے روٹی کے لئے مزدور ہوگئے اور وہ جو بھوکے تھے سیر ہوگئے ملک بانجھ سات جنے اور لولا دے

ناطاقت ہوگئی ۷ خداوند مارتا ہے اور جلاتا ہے اور پاتال میں اتارتا ہے اور وہی اوپر لاتا ہے ۸ خداوند مسکین کرتا ہے اور دولتمند کرتا ہے پست کرتا ہے اور بلند کرتا ہے ۹ ناچیز کو خاک پر سے وہی کھڑا کرتا ہے اور کنگال کو کوڑے سے اوٹھاتا ہے تا انہیں امیروں کے درمیان بٹھائے اور شوکت کے تخت کا مالک کرے کہ زمین کے ستونیاں خداوند کی ہیں اور اوسنے دنیا کی بنا اوپر انکی رکھی ہے ۹ وہ اپنے مقدسوں کے قدم پر نگاہ رکھتا ہے پر شریر اندھیری میں چپ چاپ پڑے رہیں گے کیونکہ قوت سے کوئی فتح نہیں پاتا ۱۰ خداوند کے مخالف ٹکڑے ٹکڑے کئے جائیں گے اوسکے حکم سے آسمان پر سے اونپر بادل گرجیں گے خداوند زمین کی انتہاؤں کی عدالت کریگا

اس مقام پر حدیث ایمان و اسلام و احسان کو غور کرنا چاہئے جسمیں نشان قیامت سے اولاد حضرت امہ ناجرنام کی اولاد کی بادشاہت ہے اور کنگالونکی قوت پانی میں اشارہ قوم ہود کے بقیہ کی سرزنش زمانہ اسلام میں ہے جو گورستانہا میں ہے تو انکو اطمینان زمانہ اسلام میں ہوا کہ ہزارہا اسلام لائے اور بقیہ ممالک مقدس میں اس سے بسے چنانچہ ابتک بستی ہیں پھر ورس نہم سے مسیح کی حشمت کا بیان ہے جو خداوند کی امام مہدی علیہ السلام سے مطابق ورس ۱۳ فصل ۹ دانیال کے حشمت و بادشاہی پانیوالی ہیں اور عیسیٰ نبی کی ہی ہے پیشینگوئی مسلم ہے جسمیں نو چالیس سال بادشاہت کی **اطلاع نہم** پیشینگوئی کتاب دوم شموئیل میں جو ورس ۱۹ فصل ۲۹ تاریخ امام اول کی روسے نبی ناتن کی دریافت ہوتی ہے جسمیں شموئیل کی وفات کے بعد قصہ داؤد علیہ السلام کی تاریخ کی باتیں ہیں اور اس کتاب کی فصل ۶ میں صندوق عہد کا ذکر ہے جو دو کروبیوں پر جو سونے کے بنے تھے رکھا جاتا اور کفارہ گاہ پر رکھی جانیسے وہ دونوں کروبی سونے کے نمونہ تھا امام حسنؑ و امام حسینؑ کے جو کفارہ ہوئے جیسے تنبیہ سوم فصل دوم اطلاع چہارم مقدمۂ ہذا میں مذکور ہوئی اور دوسری مقام پر بھی بہت کچھ کتاب ہذا میں صندوق کا ذکر ہے وہ اسی طرف اشارہ کرتا ہے جیسے نامہ عبرانیان اسپر گواہ ہے اور فصل ۲۲ میں داؤد کی مناجات ہے اسمیں بھی عہد خداوندی سلطنت خدا کی طرف اشارہ ہے جیسے زبور سے ظاہر ہوگا **اطلاع دہم** پیشینگوئی کتاب اول دوم سلاطین ہیں۔ مخفی نہ رہے کہ کتاب سلاطین اول و دوم حسب ورس ۱۹ فصل ۲۹ تواریخ اول ایام کی جاری نبی جیسے ہیں کی دریافت ہوتی ہیں متضمن ہے یہ اطلاع در دو فصل پر **فصل اول** واضح ہو کہ کتاب سلاطین اول میں ذکر ہے داؤد کا اور اوسکی فصل ۶ میں بیت المقدس کے بنانیکا حال ہے اور صندوق عہد کی تیاری کا ذکر ہے جو نمونہ حضور علیہ السلام کے عہد کا تھا اور دو کروبیوں صورت ملی ہوئی سے اشارت امام حسنؑ و امام حسینؑ کی طرف ہے پھر ہود کی آبادی کا ذکر ہے جو بعد بربادی طرطوس کے زمانہ اہل اسلام میں ہوئی جس وجہ سے ہی حضور علیہ السلام سمی یا حمد ہوئے **فصل دوم** پیشینگوئی کتاب دوم سلاطین ہیں۔ واضح ہو کہ اس کتاب کی فصل ۱۱ میں جو سبت کا ذکر ہے وہ خاص بنظر تعظیم حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ و سلم نبی سبتی ہیں و بس **اطلاع یازدہم** پیشینگوئی تاریخ اول ایام میں۔ پوشیدہ نہ رہے کہ یہ کتاب کسی پیغمبر کی ہے جسکا نام دریافت نہیں اور فصل ۱۳ و ۱۵ و ۱۷ کتاب ہذا میں صندوق کے ذکر میں اشارہ حضور صلعم کی طرف ہے جو نمونہ اس عہد کا تھا اور فصل ۲۸ کتاب ہذا میں صندوق کے دو کروبیوں میں اشارہ امام حسنؑ و امام حسینؑ کی طرف ہے جو کفارہ ہوئے **اطلاع دوازدہم** پیشینگوئی تاریخ دوم میں جو کسی پیغمبر کی ہے جنکی کتاب اول تاریخ ایام ہے اور اوسکی فصل سوم میں کروبی و آکثرین مکان کے پردہ کا ذکر ہے کہ وہ نمونہ عہد اسلام کا تھا اور سوا اسکے دوسری فصلوں میں بہت کچھ ذکر ہے **اطلاع سیزدہم** کتاب عزیر کی پیشینگوئی میں۔ پوشیدہ نہ رہے کہ عزیر کی کتاب میں قوم ہود کے وہ حالات جو کوشش مادی ذوالقرنین سے لیکر تا زمان ارتحشستا دوم گذرے ہیں خوب لکھی ہیں جیسے سابقاً لکھے جنکو نصاریٰ تحریف کرنیکو مطالعہ کئے جاویں وہ تفصیر فصل نہم کتاب دانیال میں بہت مفید ہیں اور آنجناب علیہ السلام نے توریۃ کو پھر کر لکھا ہے پس ساری توریت کی پیشینگوئیاں عزیرؑ کی ہوئیں اور ورس ۱۵ فصل ۴ میں سبتی یہودیوں کے ذکر میں سبت اسلامی کی طرف اشارہ **اطلاع چہاردہم** نحمیا کی کتاب کی پیشینگوئی ہے اس کتاب کی ورس ۱۵ فصل ۱۳ میں سبت کی بڑی تاکید ہے اور وہ بنظر تعظیم نبی سبتی علیہ السلام کی ہے **اطلاع پانزدہم** کتاب استیر کی پیشینگوئی ہے۔ یہ کتاب کسی نبی نے لکھی ہے اسکی فصل ۹ میں یہودیوں کی نجات کی طرف وعدہ ہے کہ وہ نیست و نابود نہونگے جب تک کہ انپر وعدی پوری نکریں اور انکو بڑا وعدہ ختم المرسلین علیہ السلام سے بار گرفتنی یا نیکا تھا جو یعنی اتم ہے **اطلاع شانزدہم** ایوب صابر کی کتاب کی پیشینگوئی ہے۔ اس کتاب میں عجب صبر کی تحقیق ہے پر جب تک فص ایوبی فصوص الحکم سے مطلع نہو اور حقیقت صبر و حقیقت انانیت و وحدت سے آشنا نہو اہل علم جزوی ایک معمولیات سے سمجھا کر اوسپر کی حقیقت میں نہیں کرتا اور وہ یہی اس طریق سے کہ مقتضی کی شکایت اپنے مالک سے کرکے پر قضا جو مالک کی جانب سے ہو اوسکو پر انجانی اور تمام کتاب ایوب میں قضا کی شکایت نہیں پر مقتضی کی ہے جو میں عبدیت کا نشان ہے اور ایسے محو انانیت سے ہویت ہے کہ ہر چند دوسروں نے خواہش اسکی کی کہ وسیلہ کسی کو گردانیں پر سوا نیست ہویت کے اونکی نظر میں دوسرا نہ آیا نہ ظاہر میں کو اونکی کتاب میں خیال ہے اور اس کتاب میں پیشینگوئی اسلام بہت کچھ اشارات میں ہے چنانچہ مزبور ۱۳ کی مطابق ورس نہم فصل نہم جہنم فرماتا ہے خدا امتی بیقیاس کرتا ہے اور غرابت بیشمار وہ زمین پر مینہ برساتا ہے اور دور کے میدانوں کے سطح پر پانی ہو پہنچاتا ہے تاکہ اون لوگوں کو جو پست میں بلند کرے اور اونکو جو ماتم زدہ ہیں سرفراز کرکے جیں بخشی ہے کہ میدان سے مراد صحرائے عرب ہے پس ورس ۱۷ بغور طلب **اطلاع ہفتدہم** زبور کی پیشینگوئی ہیں۔ جاننا چاہئے کہ یہ کتاب اول سے آخر تک مشتمل یکصد و پنجاہ فصل پر ہے جنکو مزبور کہتے ہیں اور مزبور ۱۱۹ مشتمل ہے اٹھائیس ضمن پر بعدد حروف تہجی گویا ایکسو اٹھتر مزبور ہوئیں جنمیں اکثر حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم و مہدیؑ و مسیحؑ کی بارہ اول و دوم کی خبریں ہیں جنکو ہود نہ سمجھ سکے اور بعض میں یہود کی بربادی کا ذکر ہے جو دو وقت میں ہوئی ایک زمانہ بخت نصر میں و دوسری زمانہ طرطوس میں اور اونکی آبادی کا بھی بیان ہے کہ پہلی مرتبہ زوالقرنین کیقباد سے اونکی آبادی شروع ہوئی جو حسب قرآن و کتاب یشعیا کے بڑی موحد و مجاہد تھی اور دوسری مرتبہ زمان اہل اسلام میں جنکا زمانہ خدا کی بادشاہت کا ہے اونکی مسجد پھر بنی جب سے پھر ویران نہوئی اور یہود کے دشمن رومیہ غربتوسیں نکالی گئیں چونکہ دوسری مرتبہ تسلی نے عود کیا اور عود تسلی کو احمد کہتے ہیں تو اس وجہ سے ہی حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سمی یا حمد ہوئے اور بار بار کہنے کی

بات ہی کہ اوائل میں اس کتاب کے مسیح کے بارہا اول و بارہا گرآنیکا زیادہ ذکر ہے اور آخر میں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بہت ہی کچھ ذکر ہے اور چونکہ مسیح علیہ السلام متبنی یوسف نسل داؤد کے تھے تو اس وجہ سے وہ امور جو متعلق مسیح ہیں اونکو اکثر داؤد کی طرف منسوب کرتے ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چونکہ بروز روح اعظم ہیں اور مہدی علیہ السلام بروز حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو اکثر مقام پر دونوں حضرات کو بلفظ خداوند یاد کرتے ہیں جیسے فصل ۱۰ دانیال میں صاحب روزہا و قدیم و فصل ۳۴ سفر نحی میں خداوند کہ کے فرماتا گیا ہیں اور بہت مقدمہ چونکہ عمر فاروقؓ کی بدولت اور میہ شریعہ خلاص ہوی جو بڑی ہی صاحب جلال عمر فاروقؓ تھے تو اونکو بادشاہ ذی الجلال کر کے فرماتا ہیں علی ہذا دوسری الفاظ پسندیدہ سے یاد کرتے ہیں اور ہم اس کتاب کے بعض امور کی طرف انجیل کے مجموعہ کی کتب و رسائل کے اشارات کو تسلیم کر کے تاویل کتاب کرتے ہیں بالخصوص اشارات پولوس کے کلام کی جو بڑی ہی عالم یہودی اشارات فہم کتب مقدسہ سابقہ کو تھا اور بعد ورود مسیح کے ایمان لاکر نصاری ہوی تھے کیونکہ اونکو اپنے استادنہ سے علم کتاب ہو پہنچا تھا اور کتاب منزل کی فہم میں نقل کو بہت کچھ دخل ہی بالخصوص اشارہ فہمی بغیر از نقل کمتر آفتی ہی اور چونکہ حضرت مہدی کے و مسیح علیہما السلام کی بارد گرآمد عنقریب زمانہ میں ہونیوالی ہی تو اگر مہدی و مسیح کے حالات بھی ہم مفصل کرین تو مناسب ہیں جو اس کتاب میں بہت کچھ میں مشتمل ہی یہ اطلاع سات تنبیہ الکیس تنبیہوں پر **تنبیہ اول** مخفی نرہے کہ سورۂ شوری میں فاروقؓ کی صفت میں ہی کہ وہ جو خدا کی پاس ہی بہتر و پائدار ہی اونلوگوں کے لئے جو مجتنب ہیں کبائر و فواحش سے اور سفر ۳۴ فصل ۵ تھی میں اونکی صفت راستبازی کی بھوکے و پیاسے کر کے لکھی ہی جو آسودہ ہوں اور در ۳۴ فصل ۳۴ سفر شنی میں آتشی شریعت والا کر کے لکھا ہی تو نمزور اول میں انہیں شریعت میں لگن ہونیوالا کا ذکر ہی جو شریر رومیہ کی جماعت میں نہ بیٹھا اور رومیہ تہٹھا کر نیوالا یہود سی دور رہی بلکہ اونکو تباہ کیا بلکہ صدیقؓ کے ذریعہ جو صادق کر کے اس نمزور میں مذکور ہیں نقل عبارت کتاب موجب درازی کتاب ہو اور مسیح کی آمد بارد گر حسب فصل ۳ کتاب اعمال کے موقوف تھی زمانہ اسلام کے آنے پر اور اونکا ذکر نمزور اول میں ہو گیا تو نمزور دوم میں مسیح کا ذکر ہی جو بارد گر سے متعلق ہی جیسے ورس ۳ فصل اول نامہ رومیہ و ورس ۳۴ فصل ۳ اعمال اسپر گواہ ہی کہ بعد موت کے یہ امور مسیح سے متعلق ہونیوالے تھے و بالخصوص جبکہ حق تعالی مہدی علیہ السلام کی صورت سے مسیح کو سلطنت عطا فرماوے دیکھو ورس ۱۳ فصل ۷ دانیال کو کہ صاحب روزہا و قدیم لقب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مہدی کو ہی تصویر کیا ہی جو مسیح کو سلطنت و دانمی عطا فرماوین یعنی اونکو اور اونکی بعد بارہ حواریون کو جو اونکی پیرو ہونگے تو چونکہ مسیح علیہ السلام مہدی کے خلیفہ یگانہ ہونگے خلیفہ بجای پسر ہوتا ہی تو اس وجہ سے مسیح کو لقب پسر یگانہ کا ملتے والا ہی جیسے در سنہم فصل ۵ تھی میں امام حسن صلح کیش کو فرزند خدا کہا ہی یعنی فرزند رسولخدا اور اگرچہ اس مزبور کا مطلب پہلی مرتبہ مسیح کو آنیسے متعلق نہیں لیکن بطور فہم شیخ اکبر رضی اللہ عنہ کے بعض نصاری زمانہ بطرس و یوحنا میں دعا مانگنے لگے تو اس مزبور کے مطلب کا اشارہ حسب فصل ۴ فصل ۴ کتاب اعمال کے ہر دو رئیس پنطوس یہودی اور بلاطوس رومی کی شرارت سمجھی اس فہم میں حرج نہیں جو اہل کمال ایک مطلب مسیح سے بیان اشارہ دوسرا مطلب سمجھتے ہیں بالخصوص کتب مقدسہ میں کہ ہر یک یہ مزبور متعلق باموز آیندہ ہی جو فرماتا ہی کہ قومین کیلئے جوش میں ہیں (یعنی غیر قومین اہل یورپ مراد ہیں کے ساتھ ہوکر) اور لوگ باطل خیال کرتے ہیں ۲ زمین کے بادشاہ سامنا کرتے ہیں اور سردار آپسمیں خداوند (یعنی مہدی خداوند) اور اسکے مسیح کے مخالف مشورہ باندھتے ہیں (یعنی سردار شیاطین و قبل تمک سیح ان بادشاہوں کی جو اسکے ساتھ شامل خیبوا و بخارا و کابل و جرمن وغیرہ بکے ہونگے جیسے در سنہ و نیزہ فصل ۳۴ حزقیل سے ظاہر ہی) ۳ کہ آؤ اور سکا بند کھولیں اور اوسکی رسی توڑیں (یعنی مسیح کی تبعداری نکریں جبکہ دجال کو وہ قتل کر یگا) ۴ وہ جو آسمان پر عرش نشین ہی یعنی بصورت مہدی) ہنسے گا اور انہیں ٹہٹھوں میں اڑا دیگا ۵ تب وہ غصہ میں اونسے باتیں کریگا اور نہایت بیزار ہو کر اونکو پریشانی میں ڈالیگا (دیکھو فصل ۱۱ حزقیل ۱۱ میں و ۴ مکاشفات عرش نشین حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان کو بھی بروز مہدی علیہ السلام میں دیکھو مکاشفہ دوم باب بست و ہشتم مقدمہ چہارم کو) ۶ میں نے تو اپنے بادشاہ کو یعنی مسیح کو) کوہ مقدس صیہون پر بٹھایا ہی ۷ میں حکم کو آشکارا کرونگا خداوند نے میرے حق میں فرمایا ہی تو میرا بیٹا ہی میں آجکے دن تیرا باپ ہوا (یعنی مہدی کے خلیفہ دیکھو تحقیق اول باب بستم مقدمہ چہارم کو کہ ہنوز یہ صفت مسیح کو حاصل نہیں ہوی) بارد گر آنہیں مسیح کو بدولت امام مہدی ہوگی کہ مہدی کے خلیفہ ہونگے یہ معنی ابن اللہ کے ہیں) ۸ مجھے مانگ کہ قومون کا تجھے میں وارث کرون اور زمین سرتاسر تیری قبضہ میں کرون ۹ تو ہوہے کے عصا سے انہیں توڑیگا کہا کے برتن کی مانند انہیں چکنا چور کریگا ۱۰ پس اب اے بادشاہو ہوشیار ہو اے زمین کے عدالت کرنیوالو (یعنی اہل اسلام ترجمہ ۱۱ ڈرتے ہوی خداوند کی بندگی کرو (یعنی رشیا والے کے ساتھ ہو) مہدی خدا کے ساتھ ہو) اور کانپتے ہوی خوشی کرو ۱۲ بیٹے (یعنی مسیح کو) چومتا نہو دی کہ وہ بیزار ہو اور تم راہ ہو کے ہلاک ہو جاؤ جب اوسکا قہر یکا ایک بھڑکیگا تو کل وہ سب جنکا توکل اوسپر ہے یعنی عرب و نیزہ جو غیر اسلام والون کا ساتھ ندین اور مزبور سوم میں یہ قرمونکا خاطہ کا بارد گرآمد مسیح میں ذکر ہے اور اونکی تباہی و بربادی کا ذکر ہی چنانچہ کلکی پران خود کی مطابق جبکہ برہما یعنی مسیح جو مثل دوم بلا پر پیدا ہوی ہیں کلکی اوتار مہدی علیہ السلام سے عرض کریگے کہ یہ لوگ شستر استرسے مارنہ کہانیگے بلکہ پہانچہ سے تیری تباہ ہونگے یعنی بدوعا سے وہ ہیں مزبور سوم میں پہانچہ سے مطلب ہی **تنبیہ دوم** مزبور ۴ و ۵ و ۶ میں مناجات ہیں اور مزبور ہفتم میں اہل اسلام کی عدالت کا بیان ہی جسمیں ورمیہ پر حسب ورس ۱۲ کے سیف اللہ خالد نکلے جیسے در سنہ ۳۴ فصل ۳۴ سفر شنی میں اشارہ ہی اور کمان چلہ ہوئی اور یہودی جو شخت تباہی میں ورمیہ سے ہوی تھے یا امن ہو گئے یا امن سے بسے یہ وہی زمانہ عدالت اسلامیہ کا ہی جسمیں حسب فصل دوم نامہ عبرانیون کے ہر عدول و نافرمان ذی اجری بدلہ پایا اور دلیل اسپر مزبور ہشتم ہے جسکی بابت فصل دوم نامہ عبرانیون میں وعدہ ہی کہ اوس مستقبل کی بابت جبکہ ہم ذکر کرتے ہیں خداوند فرشتوں کا تابعین انہیں رکھا داؤد مسیح کا کیا دخل ہو چنانچہ مزبور ہشتم میں ہی کہ اے خداوند ہمارے رب کیا ہی بزرگ تیرا نام ہی تمامی زمین پر یعنی زمانہ اسلام میں) تو نے اپنی شوکت آسمانون پر ظاہر کی ہے

(دشق قرد و شمس کثرت سقوط شہاب تو زمانہ اسلام میں ۴ تو نے اپنی مخالفوں کے سبب پیون و شرخوارو کے سبب درس ۲۵ فصل ۱۱ امتی کے زمانہ مسیح میں) قوت پیدا کی ہے کہ تو جہنم و انتقام لینے والی کو خاموش کرادے ۳ جب میں آسمانوں پر جو تیری دستکاریاں میں دیہان کرتا ہوں اور چاند و ستاروں پر جو تو نے بنائے تو انسان (یعنی داؤد) کیا ہے کہ تو اوسکی یاد کرے اور آدم زاد (یعنی مسیح) کہ تو اوسکی خبر لے ۵ تو نے اوسکو (یعنی مسیح کو) فرشتوں سے تھوڑا ہی کم کیا (یعنی کردیہ ستر ہزار سے جنکی مظہار ستر ہزار اہل اسلام مقرر ہیں) اور شان و شوکت کا تاج اوسکے سر پر رکھا ہے (جو کہ تو نکا تہا جیسے فصل دوم نامہ عبرانیان باب بستم مقدمہ چہارم سے ظاہر ہے) ۶ تو نے اوسکو اپنے ہاتھہ کے کاموں پر حکومت بخشی یعنی بصورت مہدی بخشیگا تو نے سب کچہ اوسکے قدموں کے نیچے کیا ہے یعنی کریگا ۷ ساری بھیڑ بکریاں اور گائے بیل و جنگلی چوپائے اور آسمان کے پرندے اور دریا کی مچھلیاں ۸ اور ہر ایک چیز جو دریاکی راہوں سے گذرتی ہے ۹ اے خداوند ہمارے کیا ہی بزرگ ہے تیرا نام تمام زمین پر (اسمین اسلام کی کیسی خوبی نکلی کہ مہدی و مسیح کی مثال اس امت میں داخل ہونگی **تنبیہ سوم** مزبور ہم میں اہل اسلام کی خوبی کا ذکر ہے جیسے یہ قوم رومیہ کی تباہی ہوگی جسطرح شہر کے شہر یہود کے بچوں کا ذکر کیا ہے اور اسلام کے سبب سے داؤد کی خرابیاں دور ہوئیں اور درس ۹ اجری میں ہی ہوا ۱۰ سنہ الہام بعض پادریوں نے اسکا ترجمہ کیا ہے کہ دے اے اللہ شریعت والا یعنی پیغمبر اکرمین علیہ الصلوٰۃ والسلام اور مزبور ہم میں ہی یہ قوم رومیہ کا بیان ہے کہ بڑی بدعتی ہے اور اہل اسلام کی خوبی کا ذکر ہے جنہوں نے رومیہ کو برباد کیا اور ممکن ہے کہ آیندہ وقت کا ذکر ہو جو مسیح کے مقابل مین سردار روس کا نوہ ہوگا چنانچہ مزبور ۱۱ المناسبت اسکو کہتا ہے کہ لشکر یا جوج و ماجوج مسیح کو جبکہ وہ طور پر جا چہپیں گے اوپکو ایک چڑیا سا سمجہے گا اور یاجوج ماجوج کو آگ گندک مسب و درس ۱۲ فصل ۳۸ حزقیل کے کہا جاویگی **تنبیہ چہارم** مزبور ۱۲ مین اوسوقت کی بابت دعا ہے جبکہ رومیہ کی بربادی اور اسلام والونکی آمد کا زمانہ ہوا تہا اور مزبور ۱۳ و ۱۴ بہی اسی کے قریب ہے اور مزبور ۱۵ مین غمرا رو ق مجتسب انکیا ئرہ فواحش فاتح بہت مقدس کا ذکر ہے جو نہ سود یتیو نہ رشوت کہاتے جیسے رومیہ تباہ ہوئی اور باوجود یکہ ضرر پر قسم کہاوین اور عہد کرین اوسی پر ایمان قائم رہے جیسے شہر مقدس مین قدرت خدا کا مشاہدہ کرتے ہوئے ایک مقام پر تشریف لیگئے اور قدم اوس حد پر پڑا جسمین جانے کے لئے ممانعت کا عہد کیا تہا بطریق نے کہا کہ یہ عہد کے خلاف ہے تو باوجود اس جلالت قدر کے آپ نے اپنا پاؤن نہ اٹہایا اور پہر اوسکو اپنے ہمراہ لیا اور مزبور ۱۶ مین مسیح کا ذکر ہے جبکہ بارہوں تشریف لائے جو حسب ظاہر آیت قرآن فلما توفیتنی و آنی متوفیک و ما جعلنا لاحد من قبلک الخلد کے حسب فصل اول کتاب اعمال کے وفات پاکر قریب تین دن رہکر حواریون پر ظاہر ہوکر فرا طلیت روح قدس وخدا کی بادشاہت اسلامیہ کی خبر دیکر آسمان پر گئی جیسے وہب بن منبہ و ابن عباس نے مسیح کا مرنا معلوم مین مروی ہے اور بخاری مین عبد اللہ بن سوبہ و ابن عباس کا قول لکہا ہے اور چند انبیا کا جسمہ مین کو کہا نا حرام ہے مگر شکم کا پہول جانا بعد از وفات اہل اسلام کے ہان انبیا کا ثابت ہے پس وہ جو درس ۲ و ۳ فصل ۳ کتاب اعمال مین نسبت رائو لکہا ہے کیا بعید ہے پس یہ مزبور حسب فصل ۲ و ۳ کتاب اعمال کے بحق مسیح ہی ہے ویس اور مصلوبیت مسیح جو قرآن شریف مین منتفی ہے وہ استخوان شکستہ کے معنی سے ہے جو مجموعہ تورات و انجیل سے ظاہر ہے اور مزبور ۱۷ مین قوم یہود کی خلاص کا ذکر ہے جو بدولت اسلام رومیہ کی شرارت سے آزاد ہوئی کہ اہل اسلام سے رومیہ تباہ ہوئی اور مزبور ۱۸ مین بعد چین و چنان کے قوم سے مراد رومیہ مین جیسے فصل ۲۰ نامہ رومیہ سے ظاہر ہے جنسے قوم یہود تباہ ہوئی اور حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی بدولت رومیہ تباہ ہوئی اور کافۃ للناس ہوکر سارے خاندانون مین ہدایت ہوئی اور بالآخر دوسری مرتبہ مسیح کے آنیکی خبر ہے جسمین بہت سے اسرائیل پر رحم ہوگا مزبور ۱۹ مین مناجات ہے اور اہل اسلام کے زمانہ کا ذکر ہے جسمین سادہ دل امی تعلیم یافتہ ہوئی جنکی عدالتین سچی اور خوف خدا رکہنیوالی ہین جنکے سبب سے ہزار ہا یہود کی خلاصی رومیہ سے ہوئی اور تہیت پانیوالی ہوئے یعنی ایمان لائی مزبور ۲۰ مین مسیح کے بارگر آنیکی دعا ہے اور مزبور ۲۱ مین مسیح کے اوال حالات کی طرف اشارہ ہے جو دوسری مرتبہ اسلامی بادشاہت مین شریک ہوکر بادشاہ قوم اسرائیل بلکہ علی العموم ہونگے اور اوکی سارے دشمن تباہ ہونگے یہ ہی اسلام کی خوبی ہے کہ اللہ پاک مہدی سے اوکو سلطنت عطا کرائیگا دیکہو درس ۳ و ۴ فصل ۳ دانیال کو جس سے خلافت پانا مسیح کا امام مہدی سے ظاہر ہے اور مسیح علیہ السلام خاتم الولایت حسنہ مین حضرت خاتم الانبیا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سے اور مسیح کی حقیقت کا بعد عالم شہادت ظہور مین آنا ہے پس حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا مرتبہ بمراتب مسیح سے اعلیٰ ہوا اور مزبور ۲۲ مین ہی مسیح کا ذکر ہے جو پہلی مرتبہ تشریف لائے اور کہا وہ ہمارا جو اوخر انا جیل برنبوت مذکور ہین جیسے درس ۱۴ و ۱۹ مین ہے کہ تے (یعنی یہودی منکر مسیح) مجکو گیر تے ہین اور شریروں کے گروہ یعنی رومیہ) مجکو (یعنی میرے مسیح کو) احاطہ کرتے ہین ۱۷ مین اپنی سب ہڈیون کو گن سکتا ہون (یعنی مین مصلوب یعنی استخوان شکستہ ہونگا) وہ مجھے تاکتی ہین اور گھورتے ہین ۱۸ وہ میرے کپڑے آپسمین بانٹتے ہین اور میری لباس پر قرعہ ڈالتے ہین جیسے مسیح کی نسبت فصل ۲۷ متی و ۲۳ لوقا اور ۱۹ یوحنا مین مفصل ہے ویسے ہی قرآن مجید مین وما صلبوہ و ما قتلوہ کی تفسیر فرماتا ہے) ۱۹ پر تو اے خداوند دور مت رہ اے میری توانائی کے جلد میری مدد کیلئے ہو ۲۰ میری جان کو تلوار سے بچا اور میرے کو بار گر مسیح کے آنیکا ذکر ہے کہ بار گر تشریف لاکر بڑی جماعت مین جو اہل اسلام کی مشہور ہے داخل ہوکر علی العموم زمین کی بادشاہت کرینگے اور کتی رومیہ اور ہر انگریز و گینڈ کی یا جوج و مسیح کو رہائی دیگا اور وقت مین پہنچ ہمای اسرائیلی و اسماعیلی کے جمع مین خدا کی ثنا خوانی کرینگے اور آیندہ مزبور ہذا مسیح کے بار گر تشریف لانیسے علاقہ رکہتی ہے جسمین بیان ہے کہ سب قومین اوسوقت مین مسیح کی تابعدار ہونگی اور سب قومون کو درمیان وہی حاکم ہوگا نہ آنکہ ایک گانو و شہر کی ہی حکومت رکہتا ہو کہ بیٹا تک اوسکی تکذیب کرتا ہو وہ بغیر مسیح ہوسکے بقیہ مزبور مسیح کے بار گر تشریف لانیکی بابت۔

تنبیہ پنجم مزبور ۲۳ مین قوم یہود کے آباد ہونیکا بلا خوف و خطر ہوکر زمانہ اہل اسلام مین ذکر ہے ویسے معائنہ ہو رہا ہے اور مزبور ۲۴ مین غمرا رو ق کی مع خاص ہی جنکے لئے میت مقدس کے دروازے کہولدئے گئے اور حسب درس ۲۸ فصل ۲ تکوین کے یعقوب کو اوسکا انتظار رہا کہ آسمان کی اوس اوپر نہ ٹپکیگا اوسحاق نے وعدہ کیا تہا جو آسمانی بادشاہت اسلامیہ کا اثر ہے جو

اور حسب درس ۲۹ فصل مذکر کے اولاد یعقوبؑ کو برکت اسماعیلیوں سے پہونچے کہ اونکی صنعت کرنیوالے رویہ ملعون کئے گئے اور غارتگروں کی صاف لی مشہور و معروف ہے جنکو کہ پرقسم کہانیکا پیشہ ہی نہ گذرا ہوگا اور اس مزبور مین خوبی سے اہل اسلام کا ذکر ہی کہ جب قوم یہود رویہ سے تباہ ہوکر عجز زاری کرین گے پس اسلام کا زمانہ آویگا چنانچہ جب ہرقل نے یہود کے قتل کا فتوی دیا تو خدا لاشریک توحد اتعالی نے اہل اسلام کو بھیجا اور جیسے فصل ۵ متی مین مسیح متوقعین اہل اسلام کی خبر فرماتے ہین وہی درس ۲۶ مزبور ۲۲ سے تا مزبور ۲۴ متوقعین اہل اسلام کی خبر ہے کہ مثل عربیت مقدس پر تواضع سے آوین گے چنانچہ تواضع کی بابت آپکے غلام و شکر کا قصہ مشہور و معروف ہی جیسے جو سلم کے یہودی شاہ رویہ اونکے مقابل برباد ہوئے اور اس وجہ سے مقاب آپکا نام فصل ۱۰ ل حزقیل ۳۹ مکاشفات انجیل مین ہے باقی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وصحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کی تعریف ہی چنانچہ مزبور ۲۴ مین بادشاہ عمر فاروقؓ کا ذکر خیر ہے جنکے کئی بیت مقدس کی دروازی کھولدئے گئے مزبور ۲۴ - ازین وجہ کہ اسمین ہی جہان واونکی باشندگاہ لکھے ہین ۳۰ - اسلئے کہ اوسنے اونکی بنا پانیون پر کہی اور اونکی سیلابون کو قایم کیا - ۳۱ خداوند کے پہاڑ پر کون چڑہیگا اور اوسکی مکان مقدس پر کون کھڑا رہ سکیگا ۴ وہی جسکے ہاتھ صاف ہین اور جسکا دل پاک ہے جو اپنا جان باطل پر نہین لگاتا اور جو مکر سے قسم نہین کہاتا ۵ کہ خداوند کی برکت اوسے پہونچیگی اور اوسکی نجات دیونوالے خدا کی صداقت اوسکے ساتھ ہوگی ۶ یہ وہ پشت ہی جسکے طالبہ ہین تیرے دیدار کا خواہان یعقوب ہی سلاہ (اسی سبب سے یعقوبؑ نے آپکو مسافر کہا اور اقرم کو برکت دی جنسے عبداللہ بن سلام پیدا ہوے اور اسلام لاے) ۷ اے پہاٹکو اپنے سر اونچے کرو اور اے ابدی دروازے اونچے ہوکہ جلال کا بادشاہ داخل ہووے ۸ یہ جلال کا بادشاہ کون ہی خداوند جو قوی اور قادر ہی خداوند جو جنگ مین زور آور ہی ۹ اے پہاٹکو اپنے سر اونچے کرو اے ابدی دروازے اونچے ہوکہ جلال کا بادشاہ داخل ہووے جلال کا بادشاہ کون ہی لشکرون کا صاحب وہی جلال کا بادشاہ ہی سلاہ **تنبیہ ششم** مزبور ۲۵ مین بعض بعض مضمون عبداللہ بن سلام کا ذکر ہی جسکے زمانہ مین وہ عہد حسب فصل ۱۲، ۱۷ تکوین کی جو اونکے باپ دادون سے بدولت اسلام ہوا تھا یاد کیا گیا کہ بدولت اہل اسلام وہ برکت دئگئے کہ اونکی مالک سوا اونکی لعنت جاتی رہے والا رویہ تباہ ہووے اور اسی کے قریب مزبور ۲۶ سے تا ۳۴ مین مطالب متفرقہ ہین اور مزبور ۳۴ مین مسیح کی نسبت پیشینگوئی ہی بالخصوص اوسکے دس ۲۰ مین کہ اوسکی استخوانین نگاہ رکھی گئین پس یعنی حاصلیوں کے اس مقام سے تلاش کرنے چاہئین کہ ہونے اوسکی ہڈی نہ توڑی جیسے موقع یہ ظاہر ہوگا اور مزبور مذکور مین بعد کو رویہ سے یہود کی برباد کی بیان ہے پہر اونکی آبادی کا اہل اسلام سے تذکرہ ہی چنانچہ درس نہم و یازدہم مزبور ۳۷ مین تفسیر آیت ان الارض یرثہا عبادی الصالحون ہی جسمین صدیقؓ رضی اللہ عنہ کی خلافت کا اشارہ ہی جیسے تفسیر قرآن مین مفصل کرینگے اور درس ۵ فصل ۵ متی مین مثلہم فی الانجیل کی تفسیر مین صدیقؓ کی نسبت حلیم اور وارث زمین کرکے لکھا ہی وہی ان درسون مین ذکر ہی اور آیندہ بھی دو تک یہی تذکرہ ہی اور مزبور ۳۸ مین داؤدؑ اپنی تکالیف یاوہ جو اونکی اولاد دقوم یہود پر رویہ سے سختی آئی بیان کرتے ہین چنانچہ مزبور ۴۹ مین صاف رویہ سے یہود کو جو تکلیف پہونچی اوسکا ذکر ہی جو اہل اسلام سے تباہ ہوے جنکا زمانہ مقدسین انبیاء وطن کہنے گئے جنکا شرف لانا بڑی قوم یعنی اہل اسلام مین درس نہم مین موجود ہی پہر ذکر یہودیون کی شرارت کا ہی جو مسیح کے ساتھ اونہون نے کی اور اوپر لعنت کا ذکر ہے اور مزبور ۶۹ خاص بحق مسیح حسب فصل ۱۵ یوحنا کی انجیل کے ہی اور یہودیون کے مسیح کی زندگی ابدی کی خبر ہے اور یہود کی نسبت گستاخیونکی سبب تباہی کی بددعا ہی اور مزبور ۷۲ سے تا ۷۹ یہود کی بربادی کا بیان ہی جو بقیہ نفر سے ہوئی اور اسکی بابت دعا کی کہ پیروہ آباد ہونگی اور مزبور ۷۸ مین داؤدؑ کے خاندان کا ذکر ہی جو صاحب فصاحت و بلاغت ہوگا جو اہل اسلام اپنی طرف اوسکو منسوب کرین کیونکہ داؤد علیہ السلام خوبصورت صاحب ہیبت تھے اور جو کچھ اونکی اولاد مین ہونے کو تھا اوسکا ذکر ہی اور بلسان اشارہ مسیحؑ کی وجہ تسمیہ ہی جو حسب درس ششم باب ۱ لوقا عزا نیونکی پیشینگوئی سے مذکور ہی اور یوسف داؤدی سے فضی اپکا سلسلہ بطور رواج کے ہے اور مسیح کے معنی تیل چپڑے ہوے کے ہین جو خدا سون پر عطر ملتے اور مسیح کو مسیح اسواسطے کہتے ہین کہ خداوند کی خوشی کو تیل سے چپڑے ہوے مین پس مراد مقام سے گویا عمونوئیل ہین یعنی اللہ جسکے ساتھ ہوا اور پیشین گوئی بلقیس الی سبا اور فیر عمر و عمور کی بیٹی کے آنیکی حضرت سلیمان کے پاس ہی اور داؤد بہت خوبصورت تھے یہانتک کہ انکو چالیس سال کی عمر ہی تھی جبکہ وہ اونکو بہت خوش آئی تھے اور مسیح عصار سلطنت مہدی ہونیوالی ہین جبکہ بڑی قوم اہل اسلام ہین اس مزبور کی مطابق ہونگی اور مزبور ۹۶ مین اسلام کی شوکت کا بیان ہی اور مزبور ۹۷ مین حضور صلے اللہ علیہ وسلم صاحب افواج کی ستایش کا بیان ہی جیسے سارے خاندان ابراہیم برکت پاوین جو خاص حضور صلی اللہ علیہ وسلم حصہ درس ۳

---

۱ یعنی نرمے کہ سورۂ شوری مین وما عند اللہ خیر و ابقی للذین آمنوا و علی ربہم یتوکلون صفت مدینہ مین ہوکہ توکل مشہور ہی اور فصل ۵ متی مین حلیم کے صفت صدیق ہی اور اس زمین مین توکل حلیم و صدیق کرکے ہی جسکی تلوار بکار دون مثل ان مسیلمہ و زوجہ پر چلی تو زبردست کی کار و بار کی سبب تو مت کرے مزبور کا کہ وہ جلدی گھاس کی مانند کاٹا جاویگا اور ہری سبزی کی طرح مرجھا ویگا ۳ خداوند پر توکل رکھ اور نیکی کر زمین مین رہ اور دیانت داری پر چر کر ۴ خداوند کی یاد مین مسرور رہ کہ وہ تیرا دل کے مطالب پورا کریگا ۵ اپنی راہ خداوند پر چھوڑ اوسپر توکل کر وہی تو پورا کریگا ۶ وہ تیری صداقت کو نور کی طرح ظاہر کریگا اور تیری عدالت کو دوپہر کی روشنی بخشیگا ۷ خداوند کی حضور چپکے رہ اور اوسکا انتظار مین ٹہرا رہ اوس شخص کی سبب سے جو اپنی راہ مین کامیاب ہوتا ہی اور بڑی منصوبہ باندہتا ہی مت کر ۸ غصہ کرنیسے باز آ اور غصہ کو ترک کر اپنے تئو مت اوسکا ہو کہ تو شرارت مین گرے کہ بدکار کاٹ ڈالے جاوینگے ۹ لیکن وہ جو خداوند کے منتظر ہین زمین کو میراث مین لینگے ۱۰ کہ ایک تہوڑی سی مدت ہے کہ شریر نہوگا تو غور کرکے اوسکے مکان کو ڈہونڈے گا اور وہ نہوگا ۱۱ لیکن وہ حلیم مین زمین کے وارث ہون گے اور بہت سے راحت پاکے خوشدل ہون گے ۱۲ شریر صدیق کے برخلاف بندشین باندہتا اور اوسپر دانت کچلتا ہے تا آخر مزبور قابل مطالعہ ہے ۱۲ منہ

فصل ۱۲ انکو بموجب فصل ۳ کتاب ۱۰ عمال کی مراد ہین وہی ۲ درس نہم مزبور ہم امین مراد ہی اور اس زیادہ تایئد سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نام مبارک محمدؐ کی طرف اشارہ ہی جو صیغہ مبالغہ کا ہے اور عیسیوں اگرچہ بیت مقدس کے پہاڑ کا نام ہی لیکن یہی نام کعبہ کی پہاڑی کا بھی ہی اور یہان مراد کعبہ کی پہاڑی کا ہی جسکے اترمین مدینہ سنورہ بادشاہ فاروق عمرؓ کا مقام ہی تو مزبور ۴۸ مین خاص اسلام کے زمانہ والونکی خوبی کا ذکر ہی اور مزبور ۴۹ مین حکمت کی باتون کا ذکر ہے جس سے علی العموم ضیعت ہی خاص کر یہود کو جنہون نے مسیح کو دکھ دیا اور ظاہر ہے کہ فصل ۴۲ شعیا مین مسیح کی نسبت چپ چاپ رہنا صفت لکھی ہی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت جوش و خروش کرنا تو مزبور ۵۰ خاص حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت ہی جو فرماتا ہی کہ ہمارا خدا وند آویگا اور چپ چاپ نہ رہیگا آگ اوسکے سامنے بھڑکائی جائیگی جیسے فصل ۶۶ دانیال مین حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت لکھی ہی لیکن اس درس ۸ مزبور کا مطلب یہود غلطا سمجھے ہوے تھے جو فرماتا ہی کہ مین تجکو تیرے گناہون بیجکی بابت ملامت نہین کرون گا جو تیری سوختنی قربانیان ہمیشہ میرے روبرو ہین یہ اوسکا حاصل ہے وہ یون سمجھے کہ سوختنی قربانی زمانہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم مین لوٹے گی جو شبہ مسیحی ہین دور ہوئی چنانچہ درس ۱۴ مین فرماتا ہی تو شکر گذاری کی قربانیان عطا کے آگے گذران یعنی وہ جو گناہ کی معافی عرفات مین حج کے دن ہوتی ہی تو اس شکر زمین زمان ابراہیم قبل ولادت اسحاق سے جاری ہی اور یہی مطلب درس ۲۳ فصل ۳ ملاکی کا ہی جسکا مطلب لکھا جاوے گا پھر یہود یہ سمجھے کہ قربانی آتشینی تولی گی تو کہنے لگے جیسے قرآن شریف مین اونکا مقولہ لکھا ہی کہ ہم ایمان نہ لاوین کسی رسول پر جبتک لاوے قربانی کہ کھاوے اوسکو آگ حالانکہ درس ۸ کا مطلب یہ ہی جو اونکی فہم کے برخلاف ہی اور اس مزبور مین نصیحت اون ہی یہود کو ہی جو مزمیت سے عداوت رکھتے اور کلام خدا کو بیہودہ پھینکتے اور چور و زانیونکی شریک ہوتے اور اسلام نہ لاتے اور وہ تباہ ہوتے جیسے فصل ۶۶ شعیا مین اونکا ذکر مفصل ہی **تنبیہ ہفتم** مزبور ۵۱ مین داؤد اپنے لئے مناجات کرتے ہین اور مسیح کی طرف مطابق نامہ عبرانیون کے اشارات کرتے ہین اور روح صاف کی طالب ہین خواہ اپنی ذاتی روح یا مسیح علیہ السلام کے اور اس مزبور مین جو قربانی آتشینی کی قبولیت ہی وہ زمانہ داؤد سے متعلق ہی نہ زمانہ اسلام سے اور مزبور ۵۲ مین انسان شریر سے مراد رومیہ مین اونکی نسبت بددعا ہی جو صادقون مثل صدیقؓ و فاروقؓ سے تباہ ہوی اور ممکن ہی کہ مراد شریر سے شاؤل ہو اور صادق سے خود داؤد اور مزبور ۵۳ مین یہود کی تباہی بخت نصری اور دولت کو واپس آنیکا اور اسکی بیان ظاہر ہوتا ہی اور مزبور ۵۴ و ۵۵ و ۵۶ مین اپنے دشمنون کی مناجات ہی اور مزبور ۵۷ مین مسیح کی نسبت اشارہ کرتے ہین جو بار دگر امتون مین تشریف لاکر مرجع سرائی کرینگے اور جلال خداوند مہدی علیہ السلام سے ظاہر ہوگا اور ۵۸ مین شریرونکی تباہی اور صادقین اہل اسلام کی فتح کی طرف اشارہ ہی اور مزبور ۵۷ سے تا ۵۹ داؤد کی نسبت خاص مناجات ہین اور دوسرا اشارات ہی ہین اور مزبور ۵۸ تا ۶۶ مختلف حالات مین ہین اور بہت کچھ اشارات اسلامیہ ہین اور مزبور ۶۷ مین اسلام کے حالات ہین جو ساری قومون مین ہونا جسکی نسبت بیان کرتے ہین اور خداوند کی بہت سی ستایش سے اشارہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کی طرف ہی کہ محمدؐ بصیغہ مبالغہ ہی تفصیل پر ایک موجب درازی کتاب ہی **تنبیہ ہشتم** مزبور ۶۸ مین خصوصیات اسلامیہ کا بالخصوص فتح پر ایسا بیان ہی جسمین دوسری کا خیال ہی نہین جو کہ ترتیا چنانچہ درس اول و دوم مین کفار مکہ کی نسبت پیشینگوئی ہی جو ایک مشت خاک سی متفرق ہوگئی تھی جبکہ قصد ہجرت کا ہوا اور درس ۲ مین ہی کہ حضرت صدیق رضہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ہجرت کرکے خوش ہوی و درس چہارم مین حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بنظر معراج کے راکب افلاک یعنی عالم ارواح مین اور درس ۵ مین حضور صلعم کو یتیمونکا باپ اور بیوون کا شوہر کرکے لکھا ہی کہ خدا یتیم تجہے پس پرورش کرنیوالے یتیمونکی مطابق اس مزبور کی زیادہ ہوی اور بیوہ عورتین بھی مطابق اس درس کے حضور صلعم کے نکاح مین اسی وجہ سے اکثر آئین تاکہ بیوونکی رعایت حسب مزبور مذکورہ زیادہ فرماوین پس اس مقام سے کثرت مناکحت کی صفت کتب اسلامیہ مین کتب مقدسہ سے منقول ہے اور درس ۶ مین مہاجرین مثل بلالؓ و صہیبؓ وغیرہ کا ذکر ہے جو زنجیرونمین اہل مکہ کی بندی ہوی تھے جنکو ہجرت کرائی اور گنہگار مشرک زمین خشک مکہ مین رہی اور درس ۷ مین ہجرت کا ذکر ہے جسمین مکہ متزلزل ہوا کہ سخت ہلنے لگا جسکا نام مطابق فصل ۲۱ نامہ گلتیون کے ہاجر ہی اور درس ۸ مین فتح بدر کا ذکر ہے جسمین اہل اسلام برباد ان بڑا اور ضعیف مسلمانون کو تقویت حاصل ہوئی اور درس ۱۰ و ۱۱ مین فتح بدر کی خوشخبری دینوالی ملائک کی جماعت اہل اسلام کو جو کثرت تھی اونکا ذکر ہے اور درس ۱۲ سے بادشاہونکی ہیبت کہانیکا ذکر ہے جو اہل اسلام سے کہاتے تھے کیونکہ ہر ایک قوم معتد بہین پہلے سے اسلام کی خبر تھی کہ صاحب فتوحات دین و دنیا کی تشریف لاوین گے اور درس ۱۴ مین کوہ حرا کا ذکر ہے جو نکیلا ہی اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت سے خوشی کے ماری ملتا تھا اور مزبور مذکور مین ہی کہ اُس پہاڑ مین بسنا یعنی بس رہے ہین جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اجداد سے ہین اس مقام کی بخاری مین حدیث ہی کہ احد ہمکو دوست رکھتا ہی اور ہم اُسکو دوست رکھتے ہین اور رگویس منزل گاہ عوج یعنی ہی جب فصل ۳ سفر مثنی کے ہر دو مکان سے ان امور سے کچھ علاقہ نہین پس خاص اس مزبور مین وہی جد امجد مراد ہین جو حضور کے ہین اور درس ۱۷ مین حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت کا بیان ہی فتح مکہ کے وقت اور ہزارون گاڑیونسی وبسی اشارہ کثرت کا ہی جیسے فصل ۶۰ و ۶۶ وغیرہ دانیال مین ہی کہ گیارہ مون شاخ رومیہ اعنی ہرقلی کو صاحب اوزار یا قدیم ہزارون ہزار یا کونکا ساتھ آنکر یاد کرین اور یہ جو فرمایا ہی کہ کوہ بسن کوہ سینا یعنی مکہ سے معزز ہوگا بہت صحیح ہوا چنانچہ مدینہ کا اشتیاق بہتون کو زیادہ ہوتا ہی اور درس ۱۸ مین اس پہاڑ مدینہ کی عظمت کا بیان ہی جسمین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رہے اور درس ۱۹ مین ابوجہل خبیث کی کھوپڑی کا ذکر ہے جو چور ہوئی اور درس ۳۲ مین فرماتا ہی کہ کفار کو ہمراہ بسن سے بہیر کرراہ دریا سے بھاگنا

چند پشتوں سے نشان راہ تمولی چھوڑ کر راہ دریا سے قافلہ لیجئے تاکہ مطابق درس ۲۴ کی خوب جنگ دوسری قافلہ سے ہو جو تاج و رنگ دغو دین مبتلا ہو پھر بنی اسرائیل کو نصیحت ہو اور درس ۲۹ سے بھی قیصر کا ذکر جو آپکو بہادر سمجھتے ہو اور جنگ سے خوش ہوتے ہو تو کو گوا اہل اسلام کی فتح ناواقف مکہ والوں پر ہوئی ہو جو جنگ سے واقف نہیں اگر مسیح جنگ ہوگی تو ہم مبتلا دیکھیں گے کہ بفضلہ تعالے جب جنگ ہوئی تو وہ تتر بتر ہو گئے مخفی نہ رہے کہ مدینہ و حوالی مدینہ میں بارہ تیرہ مقام پر قلعہ بنا کر یہود نے اس قسم کی پیشینگوئی سچ ہو گئی تاکہ اونمیں حضور بنی اسماعیلی سے حسب فصل ا سفر مثنی کے تعلیم یا دین پس کہیں سے بعض حرب س ۲۷ کے بنیامین کے سردار تھے و بعض سردار ان یہود اسی تھے اور بعض سردار ان زبولون و نفتالی سے ہی تھے دیکھو سورہ احزاب وغیرہ کو پیغمبر بادشاہ انبیاء کے لئے قوت کا حکم فرماتا ہے اور یروسلم سے بڑکر رسکل سے مراد مدینہ ہے اور درس ۳۰ میں مسلمانوں کو بادشاہ ہونگا جزیہ دینے کی خبر ہے اور درس ۳۱ میں اسکندریہ و مصر والی مقوقس کا ذکر ہے جسنے نذر بھیجی اور بخاشی بادشاہ حبش اولاد کوش کے اسلام لانیکا بیان ہے جو بادشاہوں میں اول ایمان لائے اگر ان تصریحات کو بھی کوئی نہ سمجھے بہادر تو لہو پڑ کر دوزخ میں جاوے مزمور ۶۸ - ۱ خدا اٹھے اور اوسکے دشمن پراگندہ ہوں و جو اوسکا کینہ رکھتے تھے اوسکے حضور سے بھاگیں ۲ جسطرح دھواں پراگندہ ہوتا ہے اوسیطرح تو انہیں پراگندہ کر جسطرح موم آگ میں پگھلتا ہے شریر خداوند کے حضور فنا ہوویں ۳ پر صدیق شادمان ہوں اور خدا کے سامنے مسرور ہوں ہاں خوشی کے مارے پھولے نہ سماویں ۴ خدا کے گیت گاؤ اوسکے نام کے ثنا خوان ہو اسکی راہ تیار کرو جو اپنے نام یاہ سے سوار ہو کے بیابان میں گذر جاتا اور اسکے حضور خوشی کریں ۵ یتیموں کا باپ و بیوہ نکا شوہر اپنے مکان مقدس میں خداوند ہے ۶ خدا تنہاؤں کو گھرانا دار کرتا ہے وہی اسیروں کو چھڑا کر کامیابی میں لاتا ہے پر سرکش لوگ خشک زمین میں رہتے ہیں ۷ ایخدا جسدم تو اپنی بندوں کے آگے باہر نکلا جسدن تو بیابانوں سے گذرا سلاہ زمین لرزی اور آسمان ٹپکے خدا کے حضور ہاں سینا کوہی خدا کے حضور جو اسرائیل کا خدا ہے جنبش ہوئی ۹ ایخدا تو نے زور کا مینہ برسایا جس سے تو اپنی صیغہ میراث کو قائم کیا تیری جماعت اسمیں بسی ۱۰ ایخدا تو نے اپنی لطف سے مسکینوں کیلئے تیاری کی ۱۱ خداوند نے حکم دیا اور خوشخبری دینوالوں کی بڑی جماعت تھی ۱۲ لشکروں کا بادشاہ (یعنی سردار بشں ابوسفیان کے مدینہ آنکر شریک ہوتے) بھاگ بھاگ گئے اور عورت نے جو گھر میں رہتی تھی لوٹ کا مال بانٹا (کہ شہداء کی عورتوں کو بدر کی غنیمت سے حصہ ملا) ۱۳ جب تم بیڑ سالوں کے درمیان قرار پکڑو گے تب تم ایسے ہو گے جیسے کبوتر جسکے بال روپہ سے مڑھے ہوں اور جسکے پر خالص سونے سے ۱۴ جسوقت قادر مطلق نے بادشاہوں کو اسمیں تتر بتر کیا تو وہ سلمون کی برف کی مانند سفید ہو گیا ۱۵ خدا کا پہاڑ بسن کے پہاڑ کی مانند ایک چوٹیدار پہاڑ ہے ۱۶ تم کیوں ڈاہ کر کے تاکتے ہو اے چوٹیدار پہاڑو یہ وہ پہاڑ ہے جسمیں خدا نے چاہا کہ بسے ہاں خداوند اسمیں تا ابد بسیگا ۱۷ خداوند کی گاڑیاں بیس ہزار ہیں بلکہ ہزارہا ہزار ہیں - خداوند انکے درمیان ہے جیسا مقدس سینا میں (یعنی بنگام فتح مکہ میں) ۱۸ تو اونچے پر چڑھا تو نے اسیروں کو لوٹ لیا بلکہ سرکشوں کو درمیان ہدیے لیئے تاکہ خداوند خدا اوسمیں بسے ۱۹ خداوند ہر روز مبارک ہے وہ ہمپر بوجھ رکھتا ہے وہی ہمارا نجات دینوالا خدا ہے سلاہ ۲۰ ہمارا سوجات دینوالا خدا ہے اور موت سے رہائی خداوند خداوند ہی کا کام ہے ۲۱ بلکہ اپنے دشمنوں کے سر اور اسشخص کے بال والی کھوپری کو جو گناہ کرتا جاتا ہے چور کر دیگا ۲۲ خداوند نے فرمایا میں بسن سے انہیں پھیر لاؤنگا ہاں میں دریا کے گہراؤ سے انہیں پھیر لاؤنگا ۲۳ تاکہ تیرا پاؤں تیرے دشمنوں کے سرخ ہو اور تیرے کتوں کی زبانیں بھی دیسی ہو جاویں ۲۴ انہوں نے اے خدا تیری چالیں دیکھیں ہاں میرے خدا میرے بادشاہ کی چالیں اوسکے مقدس میں دیکھیں ۲۵ گانیوالے آگے آگے چلیں بجانیوالے پیچھے پیچھے اور گانیاں انکے درمیان کنچریں بجاتی تھیں ۲۶ اے تم جو اسرائیل کے چشمہ سے ہو مجمعوں میں خدا کو ہاں خداوند کو مبارک کہو ۲۷ چھوٹا بنیامین انکا حاکم اور یہوداہ کے سردار اور انکی گروہ اور زبولون کے سردار اور نفتالی کے سردار وہاں ہیں ۲۸ تیرے خدا نے تیری مضبوطی کا حکم کیا ہے اسکام کو جو تو نے ہمارے لئے کیا مضبوط بخشی ۲۹ تیری ہیکل کے سبب جو یروسلم پر بالا ہے بادشاہ تجھ پاس ہدیے لاوینگے ۳۰ نیسان کے وحشی کو اور بیلوں کی جمنڈ کو قوموں کی بچھڑیوں سمیت ڈانٹ تاکہ ہر ایک چاندی کی اینٹیں لائے تعجب ہے انہیں اون قوموں کو جو جنگ سے خوش ہوتی ہیں تتر بتر کیا ہے ۳۱ - امراء سے آوینگے جو فلک الافلاک پر قدیم سے سوار ہے دیکھو وہ اپنی آواز سناتا ہے جو زور کی آواز ہے ۳۲ - ۳۳ - اے زمین کی مملکتو خدا کے لئے گیت گاؤ اور خداوند کے ثنا خوان ہو سلاہ ۳۳ اوسکے جو فلک الافلاک پر قدیم سے سوار ہے دیکھو وہ اپنی آواز سناتا ہے جو زور کی آواز ہے ۳۴ تم توانائی کی نسبت خدا ہی کی طرف کرو کہ اسکی جلالت اسرائیل پر ظاہر ہے **تنبیہ نہم** مزمور ۶۹ خاص مسیح کے حال میں ہے جسکا وہ سولی پر چڑھائے گئے جیسے فصل ۷ ہتی و ۱۵ امرق و ۱۹ ارجن میں ہے پر مصلوب یعنی استخوان شکستہ ہوئے جو داؤد مجید اور انجیل وغیرہ میں ہے علی ہذا مزمور ۲۲ بھی مسیح سے متعلق ہے علی ہذا مزمور ۱۱۸ کا حال ہے اور درس اول اس مزمور میں ہے کہ میں تجھے بہروسا کونگا سو یہ اشارہ درس ۱۳ فصل دوم نامہ عبرانیوں کی طرف ہے اور مزمور ۷۲ خاصکر اس زمانہ مسیح کے بارگر سے متعلق ہے جسمیں کمال سرسبزی حسب حدیث ہوگی دیکھو احادیث میں اس عرصہ کا حال اور اسمیں اسلام کی بڑی خوبی ہوگی کہ ایسی عزت والی مسیح اور وہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت میں سے ہونگے جبتک مہدی خداوند سے سلطنت و حشمت بلیگی درس ۱۳ و ۱۴ فصل ۷ دانیال غور طلب اس مقام پر ہے جسمیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صاحب زمانہ قدیم کا لقب مہدی کو ملا ہے اور جہدی سے مسیح کو خلافت کا ملنا لکھا ہے پس اس مزمور میں پادری جو مسیح کی نسبت بارؤں تشریف آوری کے متعلق کرتے ہیں اور مولوی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے متعلق کرتے ہیں دونوں نادرست امر ہیں بلکہ مزمور ان مہدی و بارگر تشریف آوری مسیح سے متعلق ہے اور بادشاہ سے مراد مہدی علیہ السلام ہیں دیکھو درس ۶ فصل ۱۹ مکاشفات کو جسمیں بادشاہوں کا بادشاہ کر کے مہدی علیہ السلام کو لکھا ہے اور مسیح اوسکی خلیفہ بجاے پیغمبر گا - ذکر کے ہونگے مزمور ۷۲ - ایخدا انصاف غور طلب

اپنی عدالتین بخش اور بادشاہ کے بیٹے کو اپنی صداقت دی ۳ وہ تیرے لوگوں میں (جو اسلامیہ دولت خدا کی بادشاہت کرے گی) صداقت سے حکم کریگا۔ اور تیرے مسکینوں میں (جبکہ حسب فصل ۷۲ متی کے اہل اسلام کمزور ہو جاویں گے مسیح کا آنا بار دگر ہوگا) عدالت سے ۴ پہاڑ لوگوں کے سلامتی ظاہر کریں گے اور ٹیلے ہی صداقت سے ۴ وہ قوم کے مسکینوں کا انصاف کریگا اور محتاجوں کے فرزندوں کو بچاویگا اور ظالم کو ٹکڑے ٹکڑے کریگا جب تک کہ سورج و چاند باقی رہینگے ۵ ساری پشتہ کے لوگ یعنی اہل اسلام کے ساری خاندان تجھ سے ڈریں گے ۶ وہ بارش کی مانند جو کاٹی ہوئی گھاس پر پڑی نازل ہوگا اور پہوے سے مینہ کی طرح زمین کو سیراب کرتا ہے ۷ اُسکے عہد میں جبتک کہ چاند باقی رہیگا صادق پھلیں گے اور سلامتی فراوان ہوگی ۸ سمندر سے سمندر تک اور دریا سے انتہا زمین تک اُسکا حکم جاری ہوگا ۹ وہ جو بیابان (یعنی عرب) کے باشندے ہیں اُسکے سامنے جھکیں گے اور اُسکے دشمن (مثل جال ورد وش وغیرہ) کاٹی چاٹیں گے ۱۰ ترسیس (مثل جاوہ وجاپان وینان چین) اور جزیروں کے سلاطین نذریں لاوینگے اور سبا (بن رعمان بن کوش یعنی اہل سبا) اور سیبا کے شاہ (جو بن کوش سے حوالی حبش و فراسان میں بتا ہے) ہدیے گذرانیں گے ۱۱ ہاں ساری بادشاہ اُسکے حضور سجدہ کرینگے (یعنی متعبد ہونگے) ساری خاندان (یعنی اہل اسلام) اُسکی تعبداری کرینگے ۱۲ کیونکہ وہ رائی محتاج کو اور مسکین کو اور اوسکو جسکا کوئی مددگار نہیں چھڑاویگا ۱۳ وہ مسکین و محتاج پر ترس کھاویگا اور محتاجوں کی جان بچاویگا ۱۴ وہ اونکی جانوں کو ظلم و غضب (یاجوج والی روس و ماجوج و دجال) بچالیگا اور انکا خون اسکی نظر میں بیش قیمت ہوگا ۱۵ وہ جیتا رہیگا اور سبا کا سونا اوسے دیا جاویگا (یعنی سبا بن قحطان ملک عرب کا) اور کے حق میں سدا دعا ہوگی ہر روز اسکو مبارکباد کہی جاویگی ۱۶ اناج کی کثرت سرزمین میں پہاڑوں کی چوٹیوں پر ہوگی اوسکا پھل لبنان کے درخت کی طرح جھڑ جھڑ ایگا اور شہر کے لوگ میدان کی گھاس کی مانند سرسبز ہونگے ۱۷ اوسکا نام ابد تک باقی رہیگا جب تک کہ آفتاب ہے ہیگا اوسکے نام کا رواج ہوگا لوگ اوسکو مبارک کہیں گے ساری خاندان (یعنی اہل اسلام) اوسے مبارکباد دین گے ۱۸ خداوند خدا اسرائیل کا خدا جو اکیلا ہی عجائب کام کرتا ہی مبارک ہی ۱۹ اوسکا جلیل نام ابد تک مبارک ہی سارا جہان اسکے جلال ہی معمور ہو آمین آمین ۲۰ داؤد بن یشی کی دعائیں تمام ہوئیں (یعنی وہ سلیمان کے لئے بنظر اولاد کی اولاد کے دی تھیں) **تنبیہ دہم** زبور ۷۳ میں شریر رومیہ کا بیان ہی جو گھمنڈی حسب فصل ۷ دانیال کے بالخصوص زمانۂ شاخ یازدہم ہر قلی میں تھی اور اونکی بربادی کی بابت بددعا ہی اور زبور ۱۴ میں بڑی ہی اُن رومیہ کی بدمعاشی کا بیان ہی جنہوں نے بیت مقدس کو جلا کر خاک سیاہ کردیا اور اس وقت میں بالخصوص کوئی راست گو نہ تھا اور داؤد کے وقت تک اسکی انتہای کار کا بیان کیسے نہیں کیا تھا اور دانیال میں جو ولادت باسعادت حضور ختم المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام سنہ مسیحی مومن بانشاجین مغرب بیت مقدس سے سترہ ہفتے کرکے فرمائی تھی جیسے رومیہ پر بربادی آئی دانیال کو کمال تفرع و زاری سے فصل نہم میں دریافت ہوئی تھی اور گیا ہوین شاخ رومیہ ہر قلی کے وقت میں حسب فصل ۲ و ۷ دانیال کے رومیہ کی بربادی صاحب روزا ہ قدیم حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ داؤد کے بعد دریافت ہوی ہی اور رومیہ پہلے بڑی ہی جاہل خدا پر کفر بکنے والی قوم تھی ہر تثلیث کے قائل تھے کہ مسیح و مریم و خدا تینوں کو پوجتی اور بعض تین اقنوم کے قائل ہونکہ وجود و حیات و علم در اصل ایک خدا میں ہیں صفت علم سے خاص کر مسیح میں متصور ہی اور بعض خدا کو منحصر مسیح و مریم میں کرنے لگے **پس** داؤد اونکی بدمعاشی کا بیان کرکے آئندے بددعا دیتے ہیں کہ خدا اونکو تباہ کردے جو اہل اسلام سے تباہ ہوی۔ اور مزبور ۱۵ میں اسلام کی خوبی کا بیان ہوکہ ہم تیری حمد کرتے ہیں اور تیرا نام ہمسے نزدیک ہی (یعنی تیرے رسول کا نام کہ محمد ہے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تیرے عجائب کاموں کی منادی ہوتی (کہ منادی کرنیوالے حسب قرآن حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں جیسے آیت ربنا انا سمعنا منادیا ینادی رکوع ۱۱ پارہ چارسے ظاہر ہی اہل فرانس فصاری کے اس مقام پر ہم تعریف کرتے ہیں جنہوں نے یہ مسیح کی منادی پر نہیں جھکایا کاش وہ قرآن شریف سے واقف ہوتے اور چونکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خلیفۂ اعظم ہیں روح اعظم کے تو ارشاد حق ہی) ۲ جبکہ میں موقع پاؤں تب میں راستی سے عدالت کروں گا (اسی کی دعا رکوع مذکورہ میں اہل اسلام کی سکھے بیان کی ہی کہ وہ جو رسولوں سے وعدہ کیا ہی وہ خدا نے قبول کی) ۳ سرزمین اور اُسکے باشندے گداز ہیں میں ہی اُسکے ستونوں کو سنبھالتا ہی سلاہ ۴ میں نے گھمنڈیوں سے کہا گھمنڈ نکرو اور شریروں سے سینگ نہ اوٹھاؤ ۵ اپنا سینگ نہ اوٹھاؤ اپنا سینگ اونچا نکرو گردن کشی سے مت بولو (دیکھو امون مبارک کی عبارت کو جسمیں ہی کہ اسلام اور سلامت رہوگی ورنہ تمہارا ملک کو لے جاوینگے) ۶ کہ سرافرازی نہ پورب سے آتی ہی اور نہ پچھم سے اور نہ دکھن سے ۷ بلکہ خداعدالت کرنیوالا ہی وہ ایک کو پست کرتا ہی اور دوسرے کو سرافراز کرتا ۸ کہ خداوند کے ہاتھ میں ایک پیالہ ہی جسمیں مے جھاگ دیتی ہی (یعنی جہاد جوش و خروش والا) وہ ایک ترکیب سے بھرا ہی اوسمیں سے وہ اُنڈیلتا ہی مگر اسکی تلچھٹ کو سرزمین کے سارے شریر چوسیں گے اور پئیں گے (یعنی رومیہ تباہ ہوں گے) ہر من جو ہمیشہ ابد تک بیان کرونگا اور یعقوب کے خدا کی حمد گاؤں گا ۱۰ اور میں شریروں کا سب سینگ کاٹ ڈالوں گا صادقوں کا سینگ بلند کیا جائیگا (جو اہل اسلام مثل صدیق و فاروق و ذی النورین و مرتضی وجہ میں بادشاہت والے ہیں **تنبیہ یازدہم** زبور ۹۶ میں مہدی و مسیح کی تعریف ہی جو جو سلم دشمنوں میں مقیم ہونگے اور مطابق درس نہم فصل ۲۹ خرقیل کے جیسے یاجوج والی روس وغیرہ کے بزرگمان یعنی بتیار وقت مسیح میں توڑی جاویگے وہی اسکو درس ۲۹ میں خبر ہے اور یہ نسل ہمدا سے شما کہی جاتی ہیں جنکو بصورت مہدی خدا تعالیٰ حشمت دیگا۔ جیسے ضبوط دل والے لوگ یاجوج والی روس نسل روسینی شہزور قوت والی حسب درس ۲ فصل ۹ ہ کہ ہیں بیان ہوی ہیں اسلئے جو جنکا زور فصل ۲۹ خرقیل میں بہت کچھ لکھا ہی اور مسیح نے آسمان پر سے یوحنا کو حسب فصل ۲۰ مکاشفات کے حکم کیا ہی کہ ہزار سال اہل اسلام کے بعد یاجوج و ماجوج کا زور ہوگا اور میں اونکو بتاہ کرونگا

تاکہ حلیم اہل اسلام کو بچاویں یہ مزبور ۸۶ میں بلکہ یہ مزبور ۸۶ میں مطابق فصل ۱۲ تباہ ہونگے **تنبیہ دوازدہم** مزبور ۸۶ میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ کا ذکر خیر مطابق فصل ۴ حقوق و فصل ۱۱ اسفرشتی کے ہے جسمیں مثل موسیٰ نبی کی خبر ہے جسنے نسل یوسف مثل عبداللہ بن سلام کی جو خاص نبی یعقوب ہے ہیں اسلام لاکر شاد ہوئی اور حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر تو مومن رومیہ وغیرہ پر کیسے ظاہر ہوا **تنبیہ سیزدہم** مزبور ۸۶ میں مطابق فصل ۱۲ اسی کے مسیح کا بیان ہے جو تثلیثوں میں خدا کی بادشاہت اسلامیہ کا بیان کرتا تھا اور راز مخفی کا اظہار کرتے کہ یہودی برباد اور رومیہ مسیح سے شاد ہونگے جبکہ قوم یہود سرکش ہونگے کہ مسیح کے ساتھ گستاخی سے پیش آئی تو وہ غیر قوموں رومیہ سے تباہ ہونیوالے تھے تو مزبور ۸۶ میں اونکی پہلے واقعات بیان کیونکہ اگر جو برباد ہونیوالے تھے نصرے تھی اونکا بیان بالآخر کیا اور جو نسل یاؤدی بہت مقدس ہیں اکثر زمانہ ذوالقرنین میں شاد ہوئی پس اسکا بیان کرکے مزبور ۸۶ میں غیر قوموں سے اونکی بربادی کا بیان کرکے غیر قوموں کی بربادی کی بابت دعا کیجاتی ہے کہ وہ نجات دہی والے زمانہ اسلام کی خواہش کرتے ہیں اور مزبور ۸۰ خاص متعلق بحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے اور اولاد یوسف و افریم میں یوسف سے مراد عبداللہ بن سلام ایمان لاکر بڑا سردار رہا تھا اور افریم نسل یعقوب میں اسی وجہ سے بڑی سردار مشہور ہیں اور یہاں میں قوم بن یامینی زبردست ہوئی جو اسلام لائی اور بنی لاوی بنی نفیہ کی نسبت فصل ۳ ملاکی و ۴۴ بشعیاہ میں برباد لکھی ہوئی ہے تو اس مقام پر ان تین قوموں کا ذکر فرماتا ہے جو ایمان لائی تو فرماتا ہے ای اسرائیل کے گڈریئے تو یوسف کو گلہ کی مانند لیچلتا اور کروبیم کے اوپر تخت نشین ہے (جیسے فصل ۴ کتاب مکاشفات میں ظاہر ہے) جلوہ گر ہو ۲ افریم (یعنی عبداللہ بن سلام کی قوم) اور بنیامین (یعنی اسد واسید دو امیں) اور منسی (یعنی اولاد یوسف زئی جدانغان کے) آگے اپنی قوت کو حرکت دے ۳ اور آکے ہمکو بچا اے خدا ہمکو پھیرا اور اپنے چہرہ کی روشنی دکھلا تو ہم بچ جائینگے تا آخر مزبور قوم بنی اسرائیل کے فلاح پانے کی نسبت بدولت اہل اسلام دعا ہے جنکو رومیہ سے سخت تکلیف پہونچی تھی اور درس عام میں ہے کہ ترا ناتہ انسان یعنی داؤد برادر ابن آدم یعنی مسیح پر ہو جو بار گرد مہدی سے سلطنت پاوینگے **تنبیہ چہاردہم** مزبور ۸۱ میں یاد داشت خدا بلوتمہید ہے اور ۸۲ مزبور میں اسلامی عدالت کے زمانہ کی دعا ہے اور مزبور ۸۳ میں فریاد ہے کہ بنی اسرائیل کو ادوم والی اور اسماعیلی موابی و ساری ہاجری اور جبال و عمون و عمالیق و فلسطی و صور والے جو ستاتے تھے اونکو تو ایسا ڈانٹ چکا کہ زمانہ اہل اسلام میں سب ڈانٹے گئے اور توحید خدا اسلام کے زمانہ میں پھیلائی گئی اور میدانی اور سیہری وغیرہ کی مثل جو قاضیوں کی کتاب میں مفصل قصص ہیں یہود کے مقابل میں برباد کردئی گئے اور مزبور ۸۴ میں بلکہ یعنی مکہ کی عظمت کا بیان ہے جو داؤدی میں ہے جہاں چاہ زمزم ہے اور بکہ کو بکہ یہی کہتے ہیں (جیسے قرآن میں **اول بیت وضع للذی ببکۃ** وارد ہے) اور عبرانی میں بکہ کے وادی کو وادی بکا کہتے ہیں اور بکا کے معنی ہیں از دحام کے اور بہ وک کے وہی معنی ہیں یا رونی رکوع کے معنی لکھتے ہیں اور وہاں کی ایک نماز کا ثواب لاکھ درجہ زمانہ اسلام میں ہوتا ہے جسمیں ایک دن کا قیام ہزاروں سے بہتر ہے جسمیں اس دہم میں مذکور ہے چنانچہ فرماتا ہے اے لشکروں کے خداوند تیرے مسکن کیا ہی دلکش ہیں ۲ میری روح خداوند کی بارگاہ کے لئے آرزومند بلکہ گداز ہوتی ہوئی ہے میرا من اور میرا تن زندہ خدا کے لئے للکارتا ہے ۳ گوشے نے بھی اپنا گھونسلا اور ابابیل نے اپنا آشیانہ پایا ہے جہاں وہ اپنے بچے رکھیں یعنی جس سے کعبہ کی مقابل مثل برہ تباہ ہوں یہ خصوصیت یہاں پر ابابیل کے بیان کی ہے ۴ تیری قربانگاہوں کو اے لشکروں کے خداوند میرے بادشاہ و خدا (وادی مین ابراہیم و نوح نے مکہ کے پاس یعنی قربانگاہ بنائی ہوئی ہے) ۴ مبارک وہ جو تیری گھر میں بستے ہیں اے خدا تیری ستایش کرینگے ۵ مبارک وہ انسان جنمیں قوت تجھے ہے اونکے دل میں تیری راہیں ہیں ۶ ایکے کے وادی میں (یعنی مکہ کے وادی غیر ذی زرع ہیں) گذر کرتے ہیں اور اوسے ایک کوآں بناتے (یہی کوآں چاہ زمزم ہے جو اسماعیل کے پانوں سے آدم کا اوان نکلا جو برسات کے بہاؤ سے پر ہو گیا تھا جیسے ارشاد ہوا) پہلی برسات اوسے برکتوں (یعنی زیادتی سے) ڈھانپ لیتی ۷ وہ قافلہ بہ قافلہ ترقی کرتے جاتے ہیں یہانتک کہ خدا کے آگے صیہون میں حاضر ہوتے ہیں (بکہ کے اندر جو صیہون میں پہاڑی ہے قافلہ جاتے تھے اب داؤد اوسکی طلعزی کی آرزومندی ظاہر کرتے ہیں) ایخداوند الاقوام میری دعا قبول کر اے یعقوب کے خدا کان دھر سلاہ ۹ اے خدا اے ہماری سپر نظر کر اور اپنے مسیح یعنی خود داؤد) کے منہ پر نگاہ کر ۱۰ کہ ایکدن جو تیری بارگاہوں میں کٹی ایک ہزار سے بہتر ہے میرے لئے خدا کے گھر کی رہا بانی شرارت کے خیموں میں رہنے سے بہتر ہے ۱۱ کیونکہ خداوند خدا (یعنی رسول خدا) ایک آفتاب ہے اور سپر ہے (جیسے ابراہیم کو ہی دہم اصل ۱۵ تکوین میں کہا ہے) خداوند فضل اور جلال بخشتا ہے اور اُن لوگوں سے جو سیدھی چال چلتے ہیں کوئی اچھی چیز دریغ نہ کریگا ۱۲ اے لشکروں کے خداوند مبارک وہ انسان جسے تیرا بھروسہ ہے (بالخصوص ابوبکر متوکل **تنبیہ پانزدہم** مزبور ۸۶ میں پہلے یہود کے ۱۰ ایسی کی یعنی بابل سے خبر دیجاتی ہے پھر حکم ہے کہ بداعتدالی مکرین یعنی یہود مسیح کے پیرو انکی بربادی کی خبر رومیہ سے ہے پیرو انکے دشمنوں رومیہ کی تباہی کی خبر اہل عدالت اسلام والوں سے اور مزبور ۸۷ میں ساری خاندانوں میں توحید پھیلنے کی خبر ہے جو خاص متعلق اہل اسلام سے ہے جو اولاد اسماعیل میں حسب تسلیم لیطرس لوقا کے فصل ۱۰ کتاب اعمال میں ہے اور مزبور ۸۶ میں خدا تعالیٰ کو دعا ہے کہ جب ساری قومونکی ہدایت کا وقت ہو جو حسب فصل ۱۲ تکوین وغیرہ فصل ۴ کتاب اعمال کے ایک بنی عظیم الشان سے مابین تشریف بری مسیح و بازگرانی مسیح میں مقرر ہے ۱ دہکو اس مقام پر اپنے باب ششم قدیم جہام کے حکم سوم کو اوسوقت داؤد کو یعنی قوم داؤد کو ہی بنجات دی چنانچہ ایسی ہی ہوا کہ زمانہ اہل اسلام میں اونکو دشمن مبیہ ممالک مقدس سے نکالا گیا اور یہ داؤد کی اولاد و دمان آباد و شاد ہوئی جو اہل اسلام ہوگئے اور مزبور ۸۷ میں بیت مقدس کی آبادی اور بنی اسرائیل کی شمار کا وقت بیان فرماتا ہے جو حضرت زمانہ میں حسب فصل ۷ مکاشفات کے ہونیوالا ہے کہ ایک لاکھ چوالیس ہزار یہودی اہل اسلام جو شمار میں آوینگے اور دوسرے اہل اسلام پر جنکا شمار نہیں دابۃ الارض نشان ایمان کر یگا دیکھو مکاشفہ سوم باب بیست و ہشتم مقدمہ چہارم کو اور مزبور ۸۸ میں اوسی سخت آفت کا بیان ہے جو ایک مرتبہ پھر بنی العصر دوم اٹلی سے ممالک مقدس پر آنیوالی ہے اوسکے بعد مہدی و مسیح علیہما السلام کی تخت ہوگی دیکھو شرح مکاشفات کو اس کتاب میں اس مقام پر اور مزبور ۸۹ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم

رب الافواج کا ذکر خیر ہے جو انہیں دنوں نظیر ہیں جو ورس ۹ میں عرفاتی ہیں جنکی روز مہدی کی بدولت مسیح کو سلطنت و شہرت عطا ہوگی پر منظر حقیقت دیکھو اس مقام پر مکاشفہ دوم باب بیست ہم مقدمۂ چہارم کو کہ مطابق فصل اول یوفاک کے مسیح کے بار دگر آنیکا ذکر ہے جنکی بادشاہت ابدی اس دولت اسلامی میں حسب دس ۱۳ و ۱۴ فصل دانیال کے مقرر ہوئی ہے جسنے شرارت کا فرزند دجال تباہ ہوگا اور اہل یورپ کسی طرح سے داخل ممالک مقدس پر نگریگا تو مسیح کے بار دگر آنیکا ذکر تا ورس ۳۸ ہے۔ مزبور ۸۹ میں ابتک خدا کی رحمتوں کا گیت گاؤنگا میں ساری پشتوں کو اپنی منہ سے تیری سچائی کی خبر دونگا (یعنی بذریعہ مسیح) ۲ کیونکہ میں نے کہا کہ رحمت کی عمارت (رحمۃ للعٰلمین کی) ابتک ہمیشہ بنتی جائیگی آسمانوں پر تو اپنی سچائی کو انہیں میں قایم کریگا (یعنی مسیح کو آسمان پر لے جائیگا) ۳ میں نے اپنے برگزیدہ سے ایک عہد کیا ہے میں نے اپنے بندہ داؤد سے قسم کھائی ہے ۴ میں تیری نسل کو ابد تک قائم رکھونگا اور تیرے تخت کو پشت در پشت قرار بخشوں گا سلاہ ۵ اور اے خداوند آسمان تیری عجائب کا ہونکی ستایش کرینگی مقدس لوگوں کی جماعت تیری وفاداری کے لئے (یعنی اہل اسلام کی جماعت) ۶ کہ آسمان پر خداوند کا نظیر کون ہے کی اللہ میں خداوند کی مانند کون ہے ۷ خداوند قدوس ہونکی مجلس میں (یعنی اہل اسلام کی مجلس میں) نہایت مہیب ہے اور جو اوں سب کی جو اوسکی گرد میں تعظیم کی لائق ہے ۸ اے خداوند رب الافواج تیسا توانا خداوند کون ہے اور تیرے آس پاس تیری سچائی ہے ۹ تو سمندر کے جوش و خروش پر فرمانروا ہے تو اوسکی موجوں کو جس وقت کہ وہ اٹھتی ہیں تھام دیتا ہے ۱۰ تو نے مقتولوں کی طرح چور کیا ہے تو نے اپنے زور بازو سے اپنے دشمنوں کو تتر بتر کیا ۱۱۔ آسمان تیری زمین تیری جہان اور اوسکی آبادی تو نے بنائی ۱۲۔ اتر و دکھن کو اے ایجاد کرنیوالا تو ہی ہے تو رحمون تیرے نام سے خوشی منائی ہیں ۱۳۔ تیرا بازو زور کا ہی تیرا ہاتھ قوی تیرا داہنا ہاتھ بلند ہے ۱۴ عدالت و صداقت تیرے تخت کی بنیاد ہے رحمت و سچائی تیرے آگے آگے چلتی ۱۵ مبارک وہ گروہ جو عبادت کی قرنائی کی آواز (یعنی اذان کی) شناسا ہے ایجاد اوند وہ تیری چہرہ کی نور میں خرامان ہونگے ۱۶ تیرے نام کے سبب دی سارے دن خوش وقت رہینگے تیری صداقت کے وسیلہ بلندی پاوینگے ۱۷۔ کیونکہ اونکی توانائی کی شوکت تو ہی ہے تیری مہربانی سے ہمارے سینگ (بذریعہ مسیح) اونچے کئے جاوینگے ۱۸۔ کہ ہماری سپر خداوند ہی اور اسرائیل کی قدوس کی طرف ہمارا بادشاہ ہے ۱۹ تب تو نے رویا میں اپنے مقدس کو فرمایا اور کہا میں نے ایک زبردست کو کمک کے لئے برپا کیا (یعنی مہدی کو) میں نے قوم میں سے ایک برگزیدہ بلند کیا ۲۰۔ میں نے اپنی بندہ داؤد کو پا لیا میں نے اوسے اپنی مقدس تیل سے مسح کیا (یعنی کرگنا) ۲۱۔ تیرا ہاتھ اوسکے ساتھ برقرار رہیگا میرا بازو اوسے زور بخشیگا (دیکھو دس ۱۳ و ۱۴ فصل دانیال کو تنبیہ چہارم اطلاع بست و دوم اس مقدمہ سوم میں) ۲۲۔ دشمن اوسے خراج نہ پہنچا سکیگا (یعنی اہل یورپ) اور نہ شرارت کا فرزند (یعنی دجال) اوسے کچھ دکھ دے سکیگا ۲۳۔ اور میں اوسکی بیریوں کو نیچا دکھاؤنگا اور اوسکو جو اوس سے کینہ رکھتے ہیں دے مارونگا ۲۴۔ مگر میری سچائی اور میری رحمت اوسکے ساتھ ہونگی اور اوسکا سینگ میرے نام سے اونچا ہوگا (یعنی مسیح) ۲۵ میں اوسکا ہاتھ سمندر پر اور اوسکا داہنا ہاتھ نہروں پر دراز کرونگا ۲۶۔ وہ مجھے پکاریگا کہ تو میرا باپ میرا صاحب اور میری نجات کی چٹان ہے ۲۷ میں اوسے اپنا پہلوتا ہی ٹھہراؤنگا (یعنی معزز) اور زمین کی بادشاہوں سے بالا ۲۸۔ ابد تک اپنی رحمت اوسپر قائم رکھونگا اور میرا عہد اوسکے ساتھ استوار ہوگا ۲۹۔ اوسکی نسل کو ابد تک پائداری بخشونگا کہ مسیح نکلے رہینگے اور اولاد ہوگی جیسے احادیث میں ہے) اور اوسکے تخت کو یہی آسمان کے دنوں کی برابر ۳۰۔ اگر اوسکے فرزند میری شریعت کو چھوڑ دینگے اور میرے حکموں پر نہ چلینگے ۳۱۔ اگر میرے فرمودوں کو عدول کرینگے اور میرے حکموں کو یاد نہ رکھینگے ۳۲۔ تو میں چھڑی سے اونکے گناہ کی اور کوڑوں سے اونکی بدی کی سزا دونگا ۳۳ پر جو اپنی رحمت کو بہ سرسے نہ کھینچونگا اور نہ اپنی سچائی کو جھٹلاؤنگا ۳۴۔ میں اپنے عہد کو نہ توڑونگا اور میں اوس سخن کو جو میرے منہ سے نکل گیا نہ بدلونگا ۳۵ میں ذاتی کبریا اپنی قدوسی کی قسم کھائی میں داؤد سے جھوٹھ نہ بولونگا ۳۶۔ اوسکی نسل ابد تک قائم رہیگی اور اوسکا تخت میرے آگے سورج کی مانند ۳۷ وہ چاند کی طرح اور آسمان کے ہوگواہ کی مانند ابد تک قایم رہیگا۔ اور پہرہ دس ۳۸ مزبور ۸۹ میں یہود کی بربادی کا ذکر ہے جو بدرجات مسیح سے ہوئی تھی جبکہ بار اول آئے تھے اور امید خلاص بدولت اہل اسلام ہے مزبور نود میں موسی کی دعا منقول ہے اس مزبور میں ہزار سال سبت مقدس اسلامی کی طرف اشارہ ہے اور آدمی کی عمر ستر سال کی عمدہ اور قوی کے لئے اسی تک معمولی شے بتلاتے ہیں زود سازی کا بیان ہے اور مزبور ۹۱ میں مسیح علیہ السلام کی باوگر تشریف لانی کی شوکت کا حال ہے جو مطابق حدیث کی نگاہ فرصد دس ۱۴ مزبور ہزا تباہ ہونگے یہ سب کچھ برکت مہدی علیہ السلام سے آبکو پیدا ہونگا اور مزبور ۹۲ میں بھی مسیح کے زمانہ کا حال ہے جو تشریف لاوینگے اور شریر یاجوج و ماجوج وغیرہ اونکے ساتھی فنا ہونگے اور داؤد کے سینگ جو مسیح میں بلند ہونگے یہ بھی اسلام کی کمال خوبی کا بیان ہے کہ مسیح کے معظم رتبہ دولت اسلامی میں داخل ہونگا اور مزبور ۹۳ میں مہدی اونکی عظمت کا بیان ہے جو برورتخت نشین حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اور مزبور ۹۴ میں رویہ کے زمانہ کی شرارت کا بیان ہے جو انہوں نے یہود سے کی اور پھر اونکی خلاصی کا ذکر ہے جو اہل اسلام کے سبب سے یہود کے دشمن جبکہ گھمنڈ زیادہ ہوگئی تھی اور ہرقل نے یہود کی قتل کا فتوی دیا تھا تباہی میں آئی یہ کوئی بات نحوی نہیں نقل عبارت موجب طوالت کتاب ہے تنبیہ شانزدہم مزبور ۹۵ بڑی صفائی کے ساتھ اہل اسلام کی خوبی میں ہے جسکو پولوس حسب دس ۱۵ فصل ۱۰ اندلس عبرانیوں کو زمان اہل اسلام سے خاص کرنے میں چنانچہ ورس ۹ سے فصل سوم نامۂ مذکور میں زمانے میں کہ موسیٰ نے خادمانہ امید آئندہ کی خبر دی پر مسیح نے بطور خانہ داری کے اوسکو اہم میں بشرطیکہ امید آئندہ پر مستقیم رہیں اسلئے کہ روح قدس کے ذریعہ سے (یعنی مزبور ۹۵ میں) کہا گیا ہے کہ اگر اوسکا کلام آج سنو دل سخت نہ کیجو چنانچہ پہلے (جو فصل ۱۴ کتاب اعداد کی مطابق بارہ رسولوں کی واپسی کے وقت جو جہاد کی منکر ہوئے تھے) خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ میں اپنے آرام میں داخل نہ کرونگا یعنی زمانہ مسیح میں قوم یہود ایمان نہ لاویگی) پھر آج کا دن مقرر کرتا ہے جو عبادت آرام بستی ہے اس مقام سے ورس ۸ مزبور ہزا خوب طلب ہے

یہاں سے سورۂ شعرا میں آیت ۲۱۴ انذر عشیرتک الاقربین کی تفسیر دریافت کرنی چاہئے مزمور ۹۵۔ آؤ ہم خدا کی مدح سرائی کریں ہم اپنی نجات کی چٹان کو خوش ہو کے للکاریں ۲ ہم شکر گزاری کرتے ہوئے اوسکے حضور میں جاویں اور زبور گاتے ہوئے اوسکی آگے خوشی کا نعرہ ماریں ۳ کیونکہ خداوند بڑا ہی خدا ہی اور بڑا ہی بادشاہ (اسمیں اشارت پیغمبر خدا اور مہدی خدا کی طرف ہی جو سب معبودوں پر مقدم ہی) ۴ زمین کی بڑی سی بڑی گہرائیاں اوسکے قبضہ میں ہیں پہاڑوں کی بلند چوٹیاں بھی اوسکی ہیں ۵ سمندر اوسکا ہی اور اوسنے اوسے پیدا کیا اور اسکے ہاتھوں نے خشکی بھی بنائی ۶۔ آؤ ہم سجدہ کریں اور جھکیں ہم اپنے خالق خداوند کے حضور گھٹنے ٹیکیں ۷ چالیس سال تک میں اوس پشت سے ناراض رہا اور میں کہا یہ لوگ ہیں جنکا دل ہر وقت گمراہ ہوتا ہی اور انہوں نے میری راہوں کو نہ پہچانا ۱۱ کہ جس سبب میں نے غصہ میں قسم کھائی کہ وہ میری آرام میں داخل نہ ہونگے (یعنی مسیح پر یقین نہ لاوینگے) **تنبیہ ہفتم** مزمور ۹۶ میں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام کا ترجمہ تک درس ۴ میں ہی۔ چنانچہ فرماتا ہی آؤ خداوند کے لئے نیا گیت گاؤ (کہ صاحب عہد جدید تشریف لانیوالا ہی) خداوند کے لئے اے ساری زمین (جس سے ساری خاندانیں حسب پیشینگوئی ابراہیم جیسے فصل ۱۲ و غیرہ ملکوں میں برکت پاوینگی جسکا ذکر فخر ہفتم مقدمہ دوم میں گذرا) ۲ خداوند کے لئے گاؤ اور اوسکے نام کو مبارک کہو روز بروز اسکی نجات کی بشارت دو ۳۔ امتوں کے درمیان اوسکے جلال کی اور ساری خاندانوں کے بیچ اوسکی عجائب قدرتوں کو بیان کرو کیونکہ خداوند بزرگ اور محمود ہی جسکا ترجمہ نہایت ستایش کیا گیا ہی اور نام مبارک بصیغہ مبالغہ ہی اور مزمور ۹۹ میں ذکر خیر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں قابل دید ہی جو زمانہ ولادت یا سعادت سے متعلق ہی فرماتا ہی خداوند سلطنت کرتا ہی (یعنی کریگا) زمین خوشی کرے بہتیری جزیرہ شادی ہوں ۲ میں بدلیاں اور کالی گھٹائیں اوسکے آس پاس ہیں (کنایہ ولادت میں بدلی آئی اور آپکو لیگئی) اور سوای زمانہ ولادت کے بھی بدلی سایہ کرتی تھی) صداقت و عدالت اوسکے تخت کی بنیاد ہی ایک آگ اوسکے آگے آگے جاتی ہی اور اوسکے دشمنوں کو ہر طرف جلاتی ہی یعنی کفار مکہ و رومیہ کو ۴ اوسکی بجلیوں نے عالم کو روشن کیا زمین دیکھتے ہی کانپ گئی اور پہاڑ موم کیطرح خداوند کے حضور سے یعنی کفار مکہ و رومیہ

یہود کی شکایت ہی جو وہی مسیح کے ناحق دکھ دینے کے درپی ہوئی اونکو لعنت دربعنت سے یاد کیا کہ وہ تباہ ہو گئی و بالآخر اونکی آبادی کی صورت اسلام کے زمانہ مین ہوئی۔ اور ۱۰ امر یہود کا حاصل یہ ہی کہ اللہ نے میرے خداوند یعنی آقا مسیح کو فرمایا کہ بعد وفات کے تو میری داہنے ہاتھ بیٹھکر مین تیرے دشمنون کو تیری بناؤن خدا تیرے زور کا عصا یعنی مہدی علیہ السلام کو صیہون مین بھیجگا تو اپنے دشمنون کے درمیان حکمرانی کر تیرے لوگ تیری قوت کے روز حسن تقدس کے سایہ مستعد ہونگے اور تیرا رتبہ پہلے مرتبہ کے آنیسے دوسری مرتبہ مین زیادہ ہوگا اور مسیح کو زندگی مثل خضر بخشی جاویگی کہ پیشینگوئی کرتے رہین گے اور جبکہ بار دگر تشریف لاوین گے تو بادشاہون مثل یاجوج و ماجوج و اونکی ہمراہون کو تباہ کرین گے وہ قومونمین عدالت کرین گے اور اونکی لاشون سے کہ مری پڑی ہوگی بہت سی ملکونکے لوگون کے سرون کو کچلین گے دیکھو فصل ۳۸ و ۳۹ حزقیل کو اور وہ گدعون کی طرح سے اپنے حدیس ۳۱۸ شخصون سے عزوہ سے پانی پیوین گے اونکی ساتہ آبکی فتح ہوگی جیسے حدیث سے نسبت مہدی علیہ السلام کی یہ امر مجکو یاد پڑتا ہی اور امید ہی کہ مزمور ۱۱۱ ہی بار دگر مسیح کے آنیسے متعلق ہی جسمین ہر ایک قوم یہود اپنے اپنے حصہ زمین پر یہوسی نے تقسیم کی ہی قابض ہوگی اور مزمور ۱۱۲ ابہی آیندہ تشریف آوری مسیح سے متعلق ہی جبکہ کافر شریر اکی نظر سے پگہل جاویگا اور مزمور ۱۱۳ ممکن ہی کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ سے متعلق ہی یا زمانہ مہدی علیہ السلام سے جنکا نام محمدؐ قابل ستایش علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی **تنبیہ نوزدہم** مخفی نرہے کہ مزمور ۱۱۴ سے تا مزمور ۱۱۸۔ اکثر مسیح کی نسبت نصایح قوم یہود کو مین چنانچہ مزمور ۱۱۸ مین بہت ہی کچہ بیان مسیح کا ہی کہ اونکی مخالفت سے یہود تباہ ہوئی اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قوم یہود کے لیئے سرفراز کرنے کو تشریف لائی تھی البتہ بنی اسرائیل سے وہ جو مقابل ہوئی مثل بنی نضیر لادی و شمعونی بنی قریظہ کے وہ سوذکی طرح سے تباہ کیے جیسے فصل ۳۹ ملاکی سے ظاہر ہوگا اور فصل ۴۰ شعیا مین بنی نضیر کا جلاوطن ہونا اور بنی قریظہ شمعونی کے بدمعاشون کا قتل ہونا لکہا تہا ویسے ہی وقوع مین آیا اور فصل ۴۱ متی و ۳ مرقس و ۳ لوقا و ۴ کتاب اعمال مین مسیح کی نسبت جیسے کہ وہ کاباعث ہونا یہود کی بربادی کے لئے اس مزمور مین لکہا ہی وہی تسلیم کیا ہی پس اس کو ذکے بہتر ہونے مین مسیح کے اہل اسلام کو نزاع ایسی ہی جیسے نصاریٰ صدہا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدائح مسیح سے متعلق ناحق کرتے ہین اور مزمور ۱۱۹ مشتمل ہے ۲۸ حروف تہجی پر ۲۸ ضمون پر جسمین اکثر داؤد و داؤد کی قوم سے متعلق ہے تا مزمور ۱۳۱۔ اور مزمور ۱۳۲ مین مسیح کی نسبت وعدہ ہی کہ وہ نسل داؤد سے گنیجاویگا **تنبیہ بستم** مزمور ۱۳۳ مین اہل اسلام کے زمانہ مسیح یہود کو مبارکبادی ہی جو فرماتی ہین کہ دیکھو کیا خوب سہانی بات ہی کہ بہائی ایک ساتہ بودو باش کرینگے اور مزمور ۱۳۴ مین ہی مبارکبادی زمانہ اہل اسلام کی ہی اور مزمور ۱۳۵ مین اہل اسلام کے زمانہ کی عدالت کی انتظار کرنیکی بابت تاکید ہی کہ جیسے موسیٰ کے وقت مین غلامی و تکالیف سے یہود نکلے زمانہ اہل اسلام مین ہی غیر قومونکی تکلیف سے بچوگے اور مزمور ۱۳۶ مین خداوند کے عجائبکار کے اور مزمور ۱۳۷ مین بابل کی بربادی کی خبر ہے جبکہ کورش کیقباد نے اسکو برباد کیا اور یہود کی مقابل تباہ کو گئے اہل اسلام کے زمانہ سے علاقہ نہین ہان مزمور ۱۳۸ زمانہ اہل اسلام سے متعلق ہے جبکہ کمال ضعف کی حالت یہود مین ہوئی اونکے دشمن برباد اور وہ خوشی سے آباد ملا خوف خطر ممالک مقدس مین ہوئی الحاصل تا مزمور ۱۴۷ دعا و مناجات و بعض اشارات زمان مسیح و اکثر زمان دولت اسلامیہ کی ہی **تنبیہ بست ویکم** مزمور ۱۴۸ مین بہت ہی صفای سے مدح اہل اسلام ہی کہ کمال ستایش و حمد سے نام مبارک محمدؐ بصیغۂ مبالغہ ہی جنکی بزرگی و تحمید مہدی سے اسرائیل کے سینگ یعنی مسیح بلند کیجائینگے اور ظاہر ہی کہ کتاب زبور مین جس جس مقام پر فرمایا گیا ہی کہ نیا گیت خداوند کے لئے گاؤ اس مقام پر بھی عابدوالون اہل اسلام کا ذکر ہی جو خاص فتوحی و صاحب تشہیر ہین پس مزمور ۱۴۹ و ۱۵۰ خاص مدح اہل اسلام مین ہی مزمور ۱۴۹۔ خداوند کی ستایش کرو خداوند کے لئے ایک نیا گیت گاؤ اور اوسکی مدح پاک لوگونکی جماعت مین ۲ اسرائیل اپنی بنانیوالے سے شادمان ہوی صیہون اپنی بادشاہ (یعنی فاروقؓ) کے سبب خوشی کرے دی اوسکے نام کی ستایش کرتے ہوی اوسکی ثناخوانی کرین ۴ کیونکہ خداوند اپنی لوگونسے خوش ہوتا ہی وہ حلیموںکو (یعنی ابوبکرؓ کو) نجات کی زینت بخشتا ہی ۵ پاک لوگ اپنی سرفرازی پر فخر کرین اور اپنے بسترون پر آواز سے گایا کرین ۶ خدا کی ستایش اونکی زبان پر اور ایک دوباری تلوار اونکی ہاتہون مین ہے ۷ تا کہ غیر امتون (یعنی رومیہ) سے انتقام لیون (اس سبب سے ابوبکرؓ نے سریہ اسامہ کا جو بعوض حضرت زید کے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مقرر کیا تہا باوجود اپنی ضعف حالی کے روم کو روانہ کیا کہ لوگون کو سزا دیوین) ۸ کہ اونکے بادشاہون کو زنجیرونسے اور اونکے امیرون کو لوہے کی بیڑیون سے جکڑین ۱۰ تا کہ اونپر وہ فتوی جو لکہا ہوا ہی جاری کرین کہ اسکے پاک لوگون کی یہی شوکت ہی خداوند کی ستایش کرو **اطلاع ہیجدہم** سلیمان علیہ السلام کی کتابونکی پیشینگوئی مین آنجناب کی بہت کتابین مین بعض مفقود و بعض مین موجود ہین۔ ایک کتاب امثال ہی جو راصل دو کتابین ہین ایک فصل ۲۴ تک دفصل ۲۵ سے دوسری کتاب ہی **تنبیہ اول** کتاب اول امثال سلیمان علیہ السلام کی پیشینگوئی ہین۔ واضح ہو کہ ورس ۲۴ فصل اول کتاب امثال مین مسیح کے زمانہ کی خبر ہے مثلاً ورس ۷، فصل ۲ کتاب اعمال کی ظاہر ہے جسمین یہود برباد ہوی یہ فصل دوم مین انکو نصیحت ہی تا کہ ایام تازگی اسلامیہ کی سمجھین۔ جیسے فصل سوم اعمال مین ہے اور فصل سوم اعمال مین شریعت موسوی کی تاکید ہی جسمین عمدہ دس احکام مین اور اوسکے دوسرے کلمہ مین مسیح و حضور علیہما الصلوٰۃ والسلام کا ذکر خیر ہی اور جو تا کلمہ اوکا تعظیم سبت مین ہی اور اوسکی تعظیم بنظر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی جو ہزار ہشتم مین بنی ہوگی اور ورس ۱۱ مین ہی کہ وہ اونکے حق مین خداوند کو پکڑ رہتے ہین زندگی کا درخت ہی اور درخت حیات حسب فصل ۷ دانیال کے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین اور فصل دوم مین بلسان اشارہ خاص اصدیقون اہل اسلام کی خبر ہے کہ خداوند صادقون کو ہلاک ہونے نیگا **تنبیہ دوم** فصل ۲۵ کتاب امثال مین کتابت ہی پس فصل ۲۹ مین جو اول کتاب ۲۸ ہی اسمین شریعت موسوی کی تاکید ہی جسمین دس احکام عمدہ مین جنکی دوسری دو توحید مین حضور صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم کا ذکر خیر ہے اور شریروں کی ہلاکت سے اشارہ رومیہ کی بربادی کا ہے اور صادق شہر ہر سے اشارہ مثل اسد اللہ مرتضی کرم اللہ وجہہ کی طرف ہے اور فصل ۳ تک اب مذکور ہیں لو اسیل کو ہی تاکید ہے کہ شریعت موسوی کو تسلیم کروا و شریعت موسوی میں دس احکام عمدہ ہیں جنمیں سے دوسرے وہ جو تحقیق ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر خیر ہے **تنبیہ سوم** پیشینگوئی داؤد سلیمان علیہ السلام میں۔ پوشیدہ نہ رہے کہ درس ۱۳ فصل ۱۲ میں تاکید ہے کہ خدا کے حکموں کو مانو اور عمدہ دس احکام ہیں چنکے دوسرے و چوتھے میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر ہے **تنبیہ چہارم** پیشینگوئی غزل الغزلات سلیمان علیہ السلام میں واضح ہو کہ فصل اول میں درس ۶ تک مسیح کا ذکر ہے جنکی عدم تسلیم سے یہود تباہ ہوئے اور حلیہ مبارک مسیح ہی لکھا ہے اور درس ہفتم سے تا فصل چہارم حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر خیر کرکے فصل پنجم میں درس ۷ تک مسیح کا پھر ذکر ہے جسمیں یہودیوں نے اونکو تکلیف دی اور ہند کہولے پھر درس ہشتم سے ذکر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مع نام مبارک محمد و حلیہ شریف کے ساتھ ہے کہ اے یروشلم کی بیٹیو میں تمہیں قسم دیتی ہوں کہ اگر میرا محبوب تمکو ملجاوے تم اوس سے کہیو کہ میں عشق کی بیمار ہوں **۹** تیرا محبوب کو اور سے محبوب کی نسبت کیا فوقیت ہے جو تو ہمیں ایسی قسم دیتی ہے **۱۰** میرا محبوب سرخ و سفید ہے دس ہزار آدمیوں میں وہ جھنڈے کی مانند کھڑا ہوتا ہے **۱۱** اوسکا سر ایسا ہے جیسے چوکھا سونا اوسکی زلفیں پیچ در پیچ ہیں اور کوے کی سی کالی ہیں **۱۲** اوسکی آنکھیں اوس کبوتر کی مانند ہیں جو لب دریا نہانے کے تمکنت سے بیٹھے (یعنی سرخ ڈوروں والی جیسے عبد اللہ کی آنکھ کی حالت ہوتی ہے) **۱۳** اوسکے رخسارے پھولوں کے چمن اور بلسان کی ابھری ہوئی کیاری کی مانند ہے جیسے بہتا ہوا عرق ٹپکتا ہے **۱۴** اوسکے ہاتھ ایسے ہیں جیسے سونے کی گرداں جنمیں زبرجد کے جواہر جڑے ہوں (یعنی صاحب خاتم نبوت) اسکا پیٹ ہاتی دانت ساکام ہے جو پر نیلم کے گل بنے ہوں (یعنی صاحب مسہ بر کہ صاف سینہ و شکم تھا) اور سپر ایک باریک خط کھنچا ہوا تھا **۱۵** اوسکے پاؤں ایسے جیسے سنگ مرمر کے ستون جو سونے کے پایوں پر کھڑے کئے جاویں اوسکا قامت لبنان کا سا دہ خوبی میں رشک سرو ہے **۱۶** اوسکا منہ شیریں ہے ہاں سراپا محمد معظم ہے اے یروشلم کی بیٹیو یہ میرا پیارا یہ میرا جانی درس ۱۶ یہ ہے کہو و کہو نو محمد یم وی دوری و زیری نبوت یروشلم مخفی نہ ہے کہ یم محمد یم میں گو کلمہ مفید جمعیت ہے لیکن جمعیت بنظر تعظیم ہے جیسے اولیم میں اور جیسے یہ ضرور نہیں کہ جہاں مسیح کا لفظ مجموعہ توریت میں آوے وہاں پر نام عیسیٰ مسیح مراد ہوں جیسے فصل ۴۵ یشعیا میں کورش کو مسیح کہا گیا ہے ویسے ہی ضرور نہیں کہ جس مقام پر لفظ محمد ہو وہاں پر نام مبارک حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف اشارہ ہو البتہ اس مقام پر کہ حلیہ تک مذکور ہے نام مبارک ہی مراد ہے اور ظاہر ہے کہ درس نہم فصل اول نامہ ہزاریون میں درس ۷ مزمور ۴۵ میں جو ممسوح کا لفظ داؤد کے واسطے مذکور ہے اور سکو بلسان اشارہ مسیح سے متعلق کیا ہے پس اس سے تو کمتر نہیں کہ اشارہ اس مقام پر نام مبارک حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف فصل ۵ غزل الغزلات میں ضرور ہے اور حرف دی بعد لفظ محمد کے واحد ہے پس لابد ہے کہ لفظ کو نو جو معنی کل کے اسکے پہلے ہے اسکو منافی نہیں جسکو سراپا سے ترجمہ خود نصاریٰ کرتے ہیں پس وہ جو پادری تامس ڈل بشپ نے لکھا ہے محض بیہودہ ہے کا ہے قابل التفات نہیں پھر ہ غور کریں کہ مسیح کا نام کہیں عموماً اسرائیل نہیں ہوا جو فصل ۴۵ یشعیا میں بیان کرتے ہیں اور پھر اہل اسلام پر اعتراض کرنیکو موجود ہیں جیسے تنبیہ سوم اطلاع نوزدہم سے ظاہر ہوگا **اطلاع نوزدہم اشعیا علیہ السلام کی پیشینگوئی میں** حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت اس کتاب میں اکثر یہود کی بربادی کا بیان ہے جو بحکمت لغزنے کی اور انکی آبادی کا بیان ہے جو بعد ظہور مسیح کورش ہوئی اور پھر انکی بربادی کا بیان ہے جو مسیح کے بعد رومیہ سے ہوئی اور پھر انکی خود تسلی کا بیان ہے جو زمان حضرت احمد مجتبیٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ہوئی والعود احمد نعت عرب میں مشہور ہے اور بعض میں مدح مسیح و دوسرا امور کا بیان ہے یہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حالات بکمال بسط و تفصیل اس کتاب میں ہیں بعض کو اونمیں سے سات ہی اکلیس تنبیہوں میں ہم لکھتے ہیں **تنبیہ اول** قرآن مجید کی سورۂ بنی اسرائیل میں بیت مقدس کی دو مرتبہ کی بربادی علی وجہ الکمال لکھی ہے ایک وہ جو بحکمت لغزنے کی جسکی بربادی کے بعد ذوالقرنین کورش نے اوسکو آباد کیا جسکی بادشاہت مغرب مشرق و جنوب و شمال میں ہوئی ہے اور کاذبوں نے بہت یہ ستون مغربی و شرقی دفعہ کو تباہ کیا ہے بڑی ہی اور کی اونکی بادشاہت اور پاکیزہ ہوئی ہے دیکھو فصل ۴۵ یشعیا کو اور قرآن مجید کی سورۂ کہف کو اور اونکے ساتھ بہت سے پیغمبر تھے اور خود ہی خدا پرست تھے اور یہود کو فرمایا گیا کہ اگر تم نیکی کرو گے تو اپنی جان کے لئے نیکی کرو گے اگر تم نیکی کرو گے تو اپنی جان کے لئے نیکی کرو گے تو اسکا وبال تمہارا اوپر ہے پر انہوں نے نیکی بالآخر نہ کی کہ یحییٰ مسیح کو قتل کیا اور پرستار ہوگئے اور مسیح خدا کی کینہ کہنے لگے تو دوسری مرتبہ اونکی بربادی غیر قوم رومیہ سے ہوئی کہ تحت ترین تباہیوں میں تھی تو اونکی آبادی دوسری مرتبہ بذریعہ اہل اسلام مقرر ہوئی تھی تکرار فرمایا گیا کہ اگر تم عود کرو گے یعنی شرارت میں تو تم بھی عود کرینگے پس اہل اسلام سے بیت مقدس پھر برباد ہوئی اور یہود اونکی مسجد مقدس پھر برباد ہوئی اور کتاب اشعیا میں الترائی واقعات کا زیادہ ذکر ہے پس فصل اول میں قوم یہود ابن یعقوب کے عزایا دیوتام و آخر دحر قیا چار بادشاہ اونکے زمانہ میں یشعیا جیسے درس اول فصل اول میں کتاب ہذا سے ظاہر ہے تو اوائل فصل اول میں اونکی بربادی غیر قوم رومیہ سے فرمائی تین جو بڑی تحت بربادی سوم و عمورہ کی مانند ہوئی پھر اونکو نصیحت فرمائی درس ۱۸ سے اونکی آبادی کی صورت فرمائی ہے جو دولت اہل اسلام ہوئی اور فرمایا ہے کہ اگر تم نیکی کرو گے تو اپنی جانوں کے لئے ورنہ تم تلوار کے لقمہ ہو جاؤ گے جیسے فصل ۱۸ اسفر شتی میں بھی اشارہ ہے اور فصل دوم کے اوائل میں اس جگہ مسیح کے بارہ گرانیکی خبر فرمائی ہے جسمیں شریعت اسلامی از سر نو بذریعہ کلمۃ اللہ مسیح صیہون سے جاری ہوگی جیسے امتونکی درمیان عدالت ہوگی اور بہت قوموں کو مثل روس یاجوج کے ڈانٹیں گے جیسے فصل ۴۵ درقبیل کے درس ۱۷ و ۱۸ میں بڑی جمعیت کے ساتھ روس جڑے والے بہت سے بادشاہونکے ممالک مقدس پر سے اور دجال یہودی کو اوسکے پاس باب لد پر فنا کر دیوے ہونگے پس مسیح کی عود بادگر من

ان واقعات کے بعد جبکہ حسب سورۂ کہف کے یاجوج و ماجوج بھی بہت سی اپنی تباہی کے بعد ایمان لاوینگے امن و امان کل روی زمین پر ہوگا کہ ضرورت کسی طرح سی ہتھیار کی نہ رہیگی کہ تا دور ۱۰ فصل دوم مین یہ بیان ہی اس مطلب کو اکثر مفسرین اس مقام سے کم سمجھے ہین جو مطابق قرآن مجید کی ہی اور جبکہ مسیح اس غلط کی ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت مین سی ہین جنکا بار دگر آنا صحیح اور خلاف ہی کتاب اعمال کی موقوف حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم المرسلین کی تشریف آوری پر ہوا اور دیکھو اس مقام پر باب ششم مقدمہ چہارم کہ پس حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا رتبہ مسیح کی بہت ہی بلند ہی غایت یہ ہی کہ حسب درس ۱۳ و ۱۴ فصل ۷ دانیال کی مہدی علیہ السلام جو بروز حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین مسیح کو سلطنت و حشمت بخشینگے جنکی خلافت کی سبب مسیح ابن اللہ یعنی خلیفہ مہدی خدا مقرر ہونگے پھر درس ۶ فصل دوم سے ہود کی پہلی بربادی کا بیان ہی جبکہ وہ مالا مال تھے اور شریعت کی حکمون سی پھرگئے تھے حکم تھا کہ بیگانہ تو شرط نکرو اور حکم تھا جیسے درس ۱۶ و ۱۷ فصل ۱۷ سفر تثنی مین ہی کہ گھوڑی زیادہ نہ خرید و کیونکہ اونکی کمک کو خدا ہی کافی تھا پر انہون نے گھوڑی بکثرت خریدی تا کہ لڑائی مین کام آوین اور خدا پر بھروسہ نکیا تو وہ مشرقی لوگون بخت نصری سی تباہ ہوی جو بھود سے مال و منال و ظروف بیت مقدس سب چھین کر لیگیا اور ستر سال تک ستر زار یہود کو جو پکڑ لیگیا تھا مقید رکھا پھر درس ۴ فصل ۲ سی ذوالقرنین کی خبر دیتا ہی جسکے روبرو تکبر کرنیوالے ذلیل ہوی جسکی نظر مین ساری خوشنما ظروف بیت مقدس سے گذری پس انہین بیت مقدس مین واپس کیا اور عدل و انصاف و توحید کا زمانہ ہوا اور یہود کو قید سی خلاص کیا کہ ممالک مقدس مین گئی اور حکم ہوا کہ تم انسان سی مدد مانگنے سے جسکا دم اوسکے نتھنون مین ہے باز رہو کو نکہ اوسکی کیا قدر ہے یعنی خدا کی طرف متوجہ رہو نہ دوسری انسانون کی طرف پھر فصل ۸ مین قوم یہود کی بربادی کا بیان ہی جو رومیہ سی ہوی اور فرماتا ہی جبکہ قوم پر بڑی سختی ہوگی تو حسب درس ۱۱ و ۱۲ کے مقدس پیش ہوگا کہ اہل اسلام سے عداوت ہوگی کہ رومیہ برباد ہون گے اور پھر اس عرصہ کے قریب کا حال فرماتا ہی جو یہود کی عورات مین حیاتم ہوگئی ہے جیسے درس ۶ سے ۱۱ تا ۱۲ بیان کیا گیا ہی اور فرمایا کہ اُنپر تباہی آویگی اور اُس وقت ایسی سخت بلا آویگی کہ خدا کی پناہ کہ دجال قتل کیا جاویگا پر مسیح سی عبارت ہی اور اونکی ساتھی اہل اسلام خوش ہونگے اور اونپر بادل کا سایہ اور رات کو ستون روشنی کا موسی کی کے زمانہ کی مثال بیت مقدس مین ہوگا دیکھو اوسوقت کی چھاتی پیٹنی غیر اسلام والونکی فصل ۲۴ متی مین اور اسی وقت مین سوای اہل اسلام کے اور ایک لاکھ چوالیس ہزار قوم یہود کے جو حسب فصل ۷ کتاب مکاشفات یوحنا کے ایمان لاوینگے بقیہ ساری یہود انکو مثال جوجنکی نفر کا پہل لاوین اور مسلمان ہون حسب فصل ۵ یشعیاہ کی کامل جاوینگی کہ تا آخر فصل اونکی خرابی دیمہ کی ساتھیون اہل اسلام کی خوبی ہین ہی اس مقام پر مضمون آیت سورۂ نساء وان من اھل الکتاب الا لیومنن بہ قبل موتہ کو بیان کر اونکا چاہتا ہون

ان پانچ فصلون کی مطلب فہمی مین اکثر تحریرات مین ہر سہ اُدہر کو بیتے دیکھا بجز ضبط مطلب اور تعصب کی صحیح مطلب نہ پایا اسواسطے طول دیا گیا اور نقل عبارت موجب درازی کتاب ہی۔

تنبیہ دوم فصل ۶ یشعیاہ مین خداوند چار خلفا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کرسی نشین کا بیان ہی جنکا فصل اول حزقیل فصل ۴ مکاشفات یوحنا مین مفصل ذکر ہی گو اس فصل مین سرافیم چار کروبیونکا نام نہین لیکے مگر اُن دونون کتابون مین مفصل ہین اور سرافیم لفظ عبرانی ہی اوس سے مطلب مقدسین ہیے ہے جو چار خلفا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اردگرد رہتے تھے جنکے ہر ایک کے چھ چھ پر رہتے یعنی چھ چھ سب سالار و ممکن ہے کہ مراد دستہ عشرہ دہ عشرہ ہون جو اونکا مددگار تھے گو ابو عبیدہ جراح سعید کا خلافت رقصی کے زمانہ سے پہلے انتقال ہوگیا تھا مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے زمانہ خلافت کی نہین بیان کی البتہ طلحہ و زبیر سے چونکہ آخر کار مرتضی کے ساتھ نزاع واقع ہوی تھی تو اس وجہ سی فصل اول حزقیل مین چار پر کر کے لکھے جیسے فرماتا ہی میرے خداوند کو ایک بڑی بلندی پر اونچی عرش کے اوپر بیٹھے دیکھا اور اوسکے لباس کے دامن سے ہیکل معمور ہوگئی ۲ اوسکے پاس سرافیم (یعنی چار مقدس خلفا) کھڑی تھے جنمین ہی ہر ایک کے چھ چھ پر رہتے اور ہر ایک دو پرون سے اپنا منہ ڈھانپتا تھا اور دو سے وہ اُڑتا تھا ۳ اور ایک نے دوسرے کو پکارا اور کہا قدوس قدوس قدوس رب الافواج ہی کے جلال سے ساری زمین معمور ہی ۴ اور پکارنیوالی کی آواز سے آستانون کی بنیادین ہل گئین اور مکان دھوئین سے بھر گیا ۵ مین بولا اوہ ہلاکت ہی مجھپر تو برباد ہوا (یعنی رومیہ مسیحی) کو مین ناپاک ہونٹوالا ہون اور بیچ لب لوگونکی درمیان (یعنی رومیہ تثلیث کے قائلین کے درمیان) بستا ہون کیونکہ میری آنکھون نے بادشاہ رب الافواج کو دیکھا ۶ - اوسدم ایک نے اون سرافیم مین سے ایک سلگتا ہوا کوئلہ دست پناہ سی مذبح پر سی اپنے پاس سے ہاتھ سے اوٹھالیا اور میری پیاس اوڑا دوہ میرے منہ کو لگا ۷ - اور کہا کہ دیکھ اسنے تیرے لبون کو چھوا سو تیرا گناہ دفع ہوا اور تیری خطا کا کفارہ ہوگیا (یہ کوئلے کا لگنا اشارہ ہوا قوم یہود کی تباہی کی طرف کہ اونکی منہ رومیہ سی جب جلا دینگے تب کفارہ اونکے لئے اہل اسلام سی ہوگا) اوسوقت مینے خداوند کی آواز سنی جو بولا کہ مین کسکو بھیجون اور ہماری طرف سی کون جائیگا تب مین بولا کہ مین حاضر ہون مجھے بھیج ۹ - اور اوسنے فرمایا خلاصہ اوسکا یہ ہی کہ دل اونکی چربیلا ہو جاوین کہ نہ سمجھین اور نہ سنین اور نہ دیکھین یعنی مسیح کی نصائح کو جھٹک کر بستیان اوجاڑ ہو جاوین اور کچھ خدام کو باقی رہجاوے تو اونکا کفارہ ہو جو وہ یہ مقدس سنین لیکن اس قسم کے مطالب کو نہ نصاری سمجھے ہوی مین نہ اکثر اہل اسلام اور نہ یہود اس جگہ سے کھانے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت کیا ہوا ہی اس سوال کو کہ کیا ناکہا تو زمین اور چلتے ہین بازار و نہین کیونکہ کتب مسلمہ یہود مین اکثر مقام پر حضور صلی اللہ علیہ داؤد وسلم کو بحذف مضاف یا بنظر خلافت ایسے لفظ سی تعبیر ہوا ہین خدا یان خدا معالی ہے **تنبیہ سوم** تفسیر فصل ۷ یشعیاہ مین پہلے جانا چاہئے کہ آخر ہین یوام شاہ یہود احسب فصل ۱۶ سلاطین دوم جبکہ شاہ ہوا تو وہ بت پرست ہوگیا اوسکا اور مشرقی اراضی ضمین مع شاہ اسرائیل سمی نتیج بن رملیا کی جو عمرون مین درس قرنون ہی اسرائیل کا شاہ تھا چڑھ آیا اور آخر کو گھیر لیا پر وہ غالب نہ آیا لیکن دوسرے ملکون پر اوسنی غلبہ کیا اور یہود اکو

ایک لاکھ سے زیادہ قیدی فقح نے قتل کئے جیسے فصل ۲۸ تاریخ دوم میں ہی اور پھر اہل دمشق رضین نے افریم کے بادشاہ فقح ابن رملیاسے مشورہ کرکے آخز پر چڑھائی کا ارادہ کیا اسپر آخز نے اشور کے بادشاہ تلگت پلاسر کو مدد کے لئے عدہ مال اپنی مملکت کا نذرانہ بھیجا تا آنکہ دمشق پر تلگت پلاسر غالب ہوگیا اور اوسکے بعد آخز نے اشور کے بتوں کی بھی پرستش شروع کی توجس وقت کہ آخز نے تلگت کو ہدیہ دینے کا ارادہ کیا یشیا علیہ السلام پر حکم خدا آیا کہ آخز سے کہہ وکہ تو دمشق و افریم کے اتحاد سے خوف نکر کہ یہ دونوں پینسٹھ سال میں کٹ جاوینگے اگر تو ایمان نہ لاویگا تو قائم نرہے گا مگر تو اسکا نشان چاہتا ہی تو تو خدا سے نشان طلب کر پر اوسنے خدا سے نشان طلب کیا اور کہا کہ میں خدا کو آزماتا نہیں تو اوسنے آپکو مسیح سمجھا جو حبد یوسف نجار سے ہی جیسے مسیح نے بھی شیطان سے حسب انجیل متی یہ جدکو ذکر فرمایا ہی کہ میں خدا کو آزماؤں تو گویا مسیح کی جد فرعنی ہونے سے اوسنے یہ بات کہی اور مسیح کے ساتھ خدا کی ہونے کو جانتا تہا جو باکرہ مریم سے پیدا ہونا پدر ہوی میں اور اپنی ہلاکت کو اس جگہ سے منکر تہا تو اسکے اسی قول کے رد میں کہ جد عمنوایل مسیح کے سبب سے ہلاک نہونگا تو یہں ۱۴ فصل ۷ میں یشعیا نے فرمایا کہ باکرہ دوسری کے لڑکا پیدا ہوگا اوسکا نام عمنوایل رکھیں گے جسکا ترجمہ ہے خدا ہمارے ساتہ اور وہ وہی اور شہد کہائیگا اور قبل اسکے کہ وہ لڑکا نیک و بد کی پہچان کرے دمشق و سمرون اونکے بادشاہوں سے چھڑائی جاوینگی اور تجربہ ہی ایک سخت آفت آویگی چنانچہ ایسے ہی ہوا اسمیں اشارہ اس طرف کیا کہ عمنوایل کے نام سے نجات مقرر ہیں کار عمنوایل کی باتوں سے ہی کہ وہ اعتقاد توحید و توکل کے کام پر چلنا ہے پر قریب زمانہ میں اوس موعود سابق کی فضیل ۹ میں یشعیا نے فرمایا کہ نبی یعنی یشیا ایک مہینہ مقدسہ پاس گئے اور وہ حاملہ ہوئیں کہ اوسکے بیٹا مسمی مہیر شالال ماش پر ہوا کہ جب وہ ماں باپ کہنے لگیگا تو مملکت جمرون و دمشق پر شاہ اسور کا قبضہ ہوگا اور تا آخر جو اون دونوں کے مزہر پر مائل ہوا تو اوسنے عمنوایل یعنی جد عمنوایل آخز تو سے ملک پر ہی آفت آویگی تو مثل بیان اشارہ و رس ۱۴ فصل ۷ یشعیا سے حسب و رس ۲۳ فصل اول اپنی کتاب کے یہ سمجھ کہ بیٹے پیدا ہونیسے جسکا نام عمنوایل ہو بلسان اشارہ مسیح کی طرف خاص ہے کیونکہ یہودی یسوع کے سبب سے نجات کے طالب نہیں پر وہ اونکے لئے سنگ سر زاویہ ہونگے جیسے لفظ عمنوایل سے آخر اپنی فلاح سمجھا ہوا تہا اور بلا اسیرائی تو رس ۹ فصل ۹ یشعیا سے مسیح کی نسبت پیشینگوئی ہی کہ اری قومون اسید مسیح میں تم دہوم مچاؤ اور منصوبے باندہو تو عمنوایل کہو یعنی خدا ہمارے ساتہ ہی تو جیسے اس لڑکے عمنوایل کے وقت میں تمنے میرا کہا نا نا اور تمنے اوس سازش دمشقی و افریمی کو خیال کیا اور خدا پر بہروسہ نکیا کہ اس سے ڈرو اور خدا سے ہی دہشت رکہو کہ تمہارے لئے مقدس ہو پر اسرائیل کے دونوں خاندانوں ایک بنی یہودا و بنیامین یعنی دو سری اُس قوم والونکے لئے ٹہوکر کہلانیوالی چٹان اور یروسلم کے باشندونکے لئے پہندا و دام ہوگا اور شریعت و شہادت نامہ پر مہر کرنیسے مطلب پہلی شریعت کی تنسیخ کی طرف اشارہ ہی الخ اور آخر فصل میں نتیجہ یہ نکالتی ہیں کہ وقت تشریف آوری مسیح میں جبکہ یہود یہود کی ہونگے کہ تسلط رومیہ اوپر شروع ہوگا تو وہ بادشاہ خدا پر لعنت کرینگے یعنی مسیح پر وخدا پر اور تنگی و تاریکی اوپر ہوگی کہ مسیح کو نہ پہچانیں گے اور فصل نہم میں فرماتے ہیں کہ زبولون اور نفتالی پر اور شہر جلیل پر جو غیر قوموں رومیہ کا اول تسلط ہوا تہا ذلت چہائی تہی اور مسیح علیہ السلام کے تشریف لانیسے کہ مسیح پر وہ ایمان لاوینگے عزت ہوگی اور مسیح بیشک نو میں پہنچا زیر توجہ خصوصیت زبولون و نفتالی سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر نہیں، گو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نور الانوار ہیں اور آئندہ مسیح کا حال ہی جو متعلق بار اول و نیز بار دوم سے متعلق ہی جنکی بادشاہت اس دولت اسلامیہ میں بڑی شان و شوکت کی ہوگی اور یہود پر جو احکام سخت تہے وہ دور کئے جاوینگے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت یضع عنهم اصرهم والاغلال التی کانت علیهم اسکی طرف اشارہ فصل ۱۴ یرمیاہ سیم لکہیں گے اور مدیانیوں کے روزہ ہوا تہا جو جدعون نبی کے روز ہوا اور کہو فصل ۹ قاضیوں کی کتاب کو اور ہتیاروں وخون کے کپڑون کو آگ میں جلانے سے مطلب تمام صبح ہی جو بالآخر مسیح کے بار دگر آنے میں ہوگی **تنبیہ چہارم** درس ۸ فصل نہم سے خدا کے غضب کا ذکر ہے جو بخت نصر سے افریم و سمرون اور اسای و دشقی اور فلسطین و بیت مقدس تباہ ہوا اور باہدگر افریم و منسی میں جنگ ہوئی اور تا درس ۱۲ تباہی کا فصل ہم تک ذکر ہی اور درس ۱۴ سے بخت نصری سلطنت کی تباہی کا ذکر ہے جو حسب ۲۵ برکت اسرائیل کی اولاد پر آئی یعنی ذوی القرنین کورش سے جسکا بیان دوسرے مقام پر فصل آتا ہی اور فصل ۱۱ سے مذکور ہے کہ بیت مقدس جبکہ دوسری مرتبہ آباد ہوگی تو اوس بقیہ کی نسل سے مسیح جونسل یشی پدر داؤد سے شمار میں ہیں تشریف لاوینگے جنکی بار اول و بار دگر تشریف آوری کے دونوں وقت کی حالات ہیں کہ دوسرے وقت میں بھیڑیا و بکری ایک گہاٹ پانی پیوینگے و علی ہذا تا آخر فصل ۱۲ قابل دید و روح بہری ہی **فصل ۱۱** یشعیا پر یسی کے تنے سے ایک کونپل نکلیگی اور اوسکی جڑ سے ہیں ایک پہلدار شاخ پیدا ہوگی ۲۔ اور خداوند کی روح اوسپر ٹہہریگی حکمت و خرد کی روح مصلحت و قدرت کی روح معرفت اور خداوند کی خوف کی روح ۳۔ اور وہ خداوند کے خوف کی بابت تیز فہم ہوگا وہ اپنی آنکہوں کے دیکہنے کی مطابق حکم نکریگا اور نہ اپنے کانوں کے سننے کی موافق فیصل کریگا (یعنی اپنی شریعت جاری نکریگی بلکہ شریعت اسلامی پر چلینگی) ۴ بلکہ وہ راستی سے مسکینوں کا انصاف کریگا اور انصاف سے زمین کے خاکساروں کا انفعال کریگا اور اپنے مونہہ کی لاٹھی سے زمین کو ماریگا (جیسے حدیث میں ہی کہ جہانتک مسیح کی نظر جائیگی مسیح کا سانس جائیگا جس سے کافر ہلاک ہوجینگے) اور اپنے ہونٹوں کے دم سے شریروں کو فنا کر ڈالیگا ۵ اوسکی کمر کا پٹکا راستبازی ہوگی اور اوسکے پہلو دفاداری کے پٹکے سے کسے ہوگی ۶۔ ہو سو وقت بھیڑیا بھیڑ کے ساتہ رہیگا اور چیتا حدان کے ساتہ بیٹھیگا اور بچہا و شیر بچہ اور پالا ہوا بیل ملے جلے رہینگے اور ننہا بچہ ہیشروی کریگا۔ گاؤ و ریچھنی مل کے چریں گی

۷ اونکے بچے بلے جیسے میٹھیں گے اور شیر ببر بیل کی طرح بوس کہا ئیگا ۸۔ اور دودھ پیتا بچہ سانپ کے بل پاس کھیلے گا وہ لڑکا جسکا دودھ چھڑا گیا ہوگا کالی کی بانبی میں ہاتھہ ڈالیگا ۹ وے میرے مقدس کوہ کی سب اطراف میں کسی کو نہ کہنہ دینگے اور توڑ بیٹھینگے کیونکہ جسطرح پانی سے سمندر بھرا ہوا ہی اوسیطرح زمین خداوند کے عرفان سے معمور ہوگی ۱۰۔ اور اوس روز ایسا ہوگا کہ یسی کی اوس جڑ کی جو قومون کے لئے جھنڈے کی طرح کھڑی ہوگی قومیں طالب ہونگی اور اوسکی آرام گاہ جلال بیگی ۱۱۔ اور اوسدن ایسا ہوگا کہ خداوند دوسری مرتبہ اپنا ہاتھہ بڑہائے بقیہ جو بچرا ہوا اسور و مصر اور فروس اور کوش اور ایلام اور شنعار اور حمات اور سمندری اطراف سے پھر لاویگا ۱۲۔ اور وہ قومونکے لئے جھنڈا کھڑا کریگا اور اسرائیلیون کو جو خارج کئے گئے ہیں جمع کریگا (یعنی ایک لاکھہ چوالیس ہزار جیسے فصل ہفتم میں ہی) اور ساری بنی یہود اکو جو پراگندہ ہو دین گے زمین کے چاروں کونون سے فراہم کریگا ۱۳۔ تب بنی افرام میں حسد نرہیگا اور بنی یہوداہ۔ کے کینہ ور کاٹ ڈالے جائینگے بنی افریم بنی یہود پر حسد نکرینگے اور بنی یہود بنی افریم سے کینہ نرکھینگے ۱۴۔ چوتھے حکم کی طرف فلسطیونکے کاندہون پر جھپٹینگے اور وہ مکل کے پوربکے بسنے والون کو لوٹینگے اور ادوم و موآب پر ہاتھہ ڈالینگے اور بنی عمون انکے تابعدار ہونگے تب خداوند بحر مصر کی زبان کو بالکل بیٹھ دیگا اور اپنے زور آور آندھی سے ندی پر اپنا ہاتھہ ہلا دیگا اور اوسکو سات نالی کردیگا اور ایسا کریگا کہ لوگ جوتے پہنے پار چلے جاوینگے ۱۶۔ اور اوسکی باقی لوگونکے لئے جو اسور میں بچ رہینگے ایسی ایک شاہراہ ہوگی جیسے بنی اسرائیل کے لئے تھی جسدن کہ وہ مصر کی زمین سے نکلے تھے آخر درس باب ۱۲ جیسین مج مہدی علیہ السلام سے **تنبیہ پنجم** فصل ۱۳ و ۱۴ مین بخت نصری سلطنت کے زوال کا ذکر ہے جو کوشش کیجاتی ہوئی کہ بیت مقدس کے شمال مملکت مادی سے اوٹھا ہتا اور اونکو جو یہود کے دشمن تھے سب کو اوسنے تباہ کیا ہتا تو فلسطین کو اوسنے خوب سمجھا اور شہر بیت مقدس آباد کیا اور اس وقت مین غیر یاوحرقیا کی فتوحات سے علاقہ نہین اور فصل ۱۵ و ۱۶ مین سواب کی تباہی کا ذکر ہے جو کوشش کیجاتے سے تباہ ہوا تو وہ اگرچہ عرب کے شہر مدینہ کے نالہ پر بہا گین پر وہ تین سال مین جب سے کہ مدینہ کی طرف بھاگین جو انصار اہل مزدوری کا شہر ہے تباہ ہونگے اونکو مناسب تھا کہ اونکی حکام نذرین ممالک مقدس گذرانتے جسمین تخت داؤد پر حاکم عادل کوشش کو بٹھا دیا دیکھو کوشش کی تعریف فصل ۴۳ و ۴۴ و ۴۵ کتاب ہذا اعنی یشعیا مین جسکے زمانہ مین غارتگری جاتی رہی اور مغرب بیت مقدس اعنی مصرین کفر موقوف ہوا جیسے فصل ۱۹ مین اسکا ذکر آتا ہے یون تخت داؤد رحمت سے قایم ہوا دیکھو درس ۴ فصل ۳ تکوین کو خدا کے حرم کی بابت اسوقت مین اور فصل ۱۷ مین مشرق و افریم و دس قوم اسرائیل کا ذکر ہے جو قوم یہود اکی دشمن تھی اونکی تباہی کا ذکر شاہ اشور یا بخت نصر ہے کہ اوسنے بابل کی بادی ہوا اس سے کردہ بت پرست ہوگئے تھے اور سمندر شور کی مانند بخت نصر والے تھے مگر ایک ہی شب مین ذوالقرنین کیقباد سے تباہ ہوی اور فصل ۱۸ مین ہی کہ گرد مصر والون کو کوش والی نذرانہ گذرانین جو بذریعہ دریا وجہاز بہوینچے پر ارشاد ہی کہ وہ خود سنکہ شاہ اشور سے تباہ ہونگی اور بعد کو مصری بیت مقدس کے نذرانہ گذرانین گے اور فصل ۱۹ مین اہل مصر کا ذکر ہی اور اوسمین سب درس ۱۸ فصل ۱۹ کے پانچ شہر مظہر توحید ہونگے ایک شہر شمس ہوگا جسمین ہیں التمس ہے جو بیت مقدس کے مقرب مین ہی و مانند قرآن مجید مین مصر و اشور و ممالک مین آفات ہوا اور ممالک مقدس مین حسب قرآن مجید کے مال و اولاد سے قوم اسرائیل بہت بڑی برکت پائی ویسے سارا حال اس فصل ۱۹ مین مذکور ہے اور فصل ۲۰ مین اوسوقت کا بیان ہی جبکہ شاہ اشور سنحاریب نے بیت مقدس پر حزقیا خدا پرست کی وقت بڑی بہاری لشکر سے تہرتان سپہ سالار کو بھیجا تھا اور ایک لاکھہ پچاسی ہزار کو خدا نے ایک شب مین تباہ کیا اوسنے سے پہلے سرجون کی طرف گیا تھا تو سب فصل ہذا کے مصر و کوش کی بربادی کا ذکر اس فصل مین ہی اور درس ۱۱ فصل ۲۱ مین سایہ کے پھیلانا کا معجزہ مذکور ہی **تنبیہ ششم** فصل ۲۱ یشعیا کی تفسیر مین جسمین بخت نصر غارت گر ذوالقرنین کورش مسیح و حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر ہے کہ غار تگر سے مراد بخت نصر ہے اور گھڑ چڑھ سے مراد ذوالقرنین کورش مید و فارس کے بادشاہ ہین جو بڑی ہی جلیل القدر ہین اور خر سوار سے مراد مسیح علیہ السلام و شتر سوار سے مراد شاہنشاہ عالمیان حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین پس درس ۱۱ مین جندبی گرد بادسے مطلب بخت نصری اور مہیب سرزمین سے رومیہ اور درس دوم مین غارت گر سے مراد بخت نصر ہے جسکا زور ایلام و مید کے شاہ ذوالقرنین کیقباد نے توڑا اوسنے بابل کو تباہ کیا یہ مقام تسلی کا تھا لیکن چونکہ مہیب قوم رومیہ سے مسیح کے عنقریب زمانہ بعد مین یہود کی تباہی مقرر ہوئی تھی تو اس وجہ سے اپنی پریشانی بیان کرتے ہین تو درس ۷ سے تین قسم کے اسواروں کا بیان کرتے ہین ایک گھڑ چڑھ ہی دوم یعنی فارسیہ و میڈ کے اور ایک خر سوار اعنی مسیح جنہون نے ہوو کی کہیت ہین کہہ دی بند ہوا و یعنی تباہ کردیا اور ایک شتر سوار جو ایک ملک کی کارخانہ کو اپنی شتاب روی سے دوسرے کو تباہ کری تو گھڑ چڑھون کی بابل کی بربادی کا بیان کیا اور دومۃ الجندل کے غزوہ مین خود بدولت حضور تشریف لیگئے پر اوسکے لوگ بھاگ گئے اور ایمان نہ لائے بالآخر خالد بن ولید اللہ کا سریہ ہوا اور اکیدر رومانی دومہ کو پکڑ لائے اور مسلمان ہوئے اس مقام سے فصل ۲۱ یشعیا مین ہی کہ دومہ کی خبر کہنے دریافت کیا کہ رات کی کیا خبر ہی یعنی زمانہ جاہلیت کی قوم سے کیا کہ صبح ہوتی ہی یعنی تشریف آوری حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور پھر رات ہوتی ہی کہ وہ بھاگ کر کفر پر رہینگے اور اگر تم پوچھو گے تو پوچھو تم پھر کر آؤ یعنی جبکہ غزوۂ تبوک سے آوگے وہ اسلام لاوینگے چنانچہ ایسا ہی ہوا پھر درس ۱۳ سے ارشاد ہی کہ نبوت عرب نہ ہوگی اور بنی قیدار مین جیسے ترجمہ بیبل ۱۸۱۱ء توراۃ مین درس ۱۳ ہذا کا یہی لکھا ہوا ہی اور دون بن یون بن حزیہ نسل قیدار بن اسماعیل ابو متصل مدینہ منورہ ہی اور تکوا قافلہ اعنی

پہلے ہوا اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شہید کردانے کا ہوا اور فصل ۱۸ اسفر شتی میں حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مارا جانا ممنوع ہوا ہو تو بنی قیدار نے تلوار میں لگ کے شب کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مکان کو گھیر لیا تو اس وجہ سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہجرت تیمہ یعنی طیبہ بن اسماعیل بن کی جو مدینہ کا نام ہو اور سال پیچھے ہجرت کی بنی قیدار کے بڑے بڑے سردار کچھ دوسری غزوات دسہ یون میں کام آئے اور دو سو تریسٹھ سال ۱۹ ماہ میں کفار ساڑھے نو سو آدمیوں سے مقاتلہ کو ارادہ سے بدر میں آئے اور ستر بڑے بڑے سردار مارے گئے اور ستر مقید ہوئے باقی بھاگ گئے اور باقی کم رہ گئے تو اس سب کی طرف درس ۱۳ نحو فصل ۱ میں ارشاد ہو نبوت عرب بین بنی قیدار میں عرب کے صحرا میں تم رات کاٹو گے اے وہ تنگی قافلو ۱۴- پانی لیکے پیاسے کا استقبال کرنے آؤ اے تیما کی سرزمین کے باشندو روٹی لیکر ہجرت کرنیوالے کے ملنے کو نکلو ۱۵- کیونکہ وہ تلوار سے اور کھینچی ہوئی کمان سے اور جنگ کی شدت سے ہجرت کئے ہوئے ہیں ۱۶- کیونکہ خداوند نے مجھکو یوں فرمایا ہنوز ایک سال مان مزدور کے ایک ٹھیک برس میں قیدار کی ساری حشمت جاتی رہیگی ۱۷- اور تیراندازوں کی جو باقی رہو قیدار کے بہادر لوگ گھٹ جائینگے کہ خداوند اسرائیل کے خدا نے یوں فرمایا اس مقام سے کہ ایک سال ہجرت کو بعد بنی قیدار پر فتح بدر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو موقف تھہرایں قبل از ہجرت جو بنی قیدار کو قرآن میں شکست کی خبر بار بار دیجاتی تھی اور وہ اوسکو طلب کرتے تھے تو اوسے اسکی بابت مسلمانوں کو بشیر و کفار کو نذیر ہی کرکے کہا جاتا تھا اور سورہ روم میں فرمایا گیا کہ اگر تو اوی آیت شکست کفار کو موعود عظیم تھی تو کہیں کافر اہل کتاب کہ نہیں ہو تم مگر باطل کہ نہ لے یعنی ہماری کتابوں سابقہ کے اور بنی چاہئے کہ پہلی کتابوں خدا کو تسلیم کرکے اکثر مفسرین کو دھوکا ہوا کہ وہ انکار معجزہ لانے سے بیان یہ سمجھے اور کہا کہ فی الحقیقت معجزہ خدا کے اختیار میں ہو غیر کہتا ہو کہ بیشک معجزہ بقدرت خدا ہی متعلق ہے مگر خدا کا معجزہ نہ لانا ایسے عظیم الشان رسول عظیم کی معرفت بہت ہی بعید ہے بلکہ یہاں اس قسم کا کلام نبی کے مکذبین ہوتے ہوئے یا اون نشانوں کی نسبت جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وہ نشان نہ تھے اور لوگ انکا طلب کرتے اور جب ہی یہ آیت فتح بدر ظاہر ہوئی اوسی وقت قرآن مجید میں قد کان لکم آیۃ فی فئتین التقتا کا ارشاد ہوا اس مقام سے بہت سے یہودی یہ فتح موعودہ سمجھکر اسلام کی طرف مائل ہوئے پر شکست احد کو وہ اپنی کتاب اعنی فصل ۴۲ یشعیاسے نہ سمجھ کہ بنی قیداری کو ہتھوڑے سانس لینے ہی لگی ہوئی ہو اس سے انکا دل پر گیا اور خراب و تباہ ہوئی لیکن رفتہ رفتہ اس مطلب کو خوب سمجھے ہوئے تھا جبکہ ابوسفیان نے فتح و شکست دونوں کی نسبت حضور صلے اللہ علیہ وسلم بیان کیا اوسنے تسلیم کیا بخلاف رجال گے کہ اوسکو درمیان میں شکست ہوگی بالآخر تباہ ہوگا واضح ہو کہ سمجھے جو مطلب فصل لکھا صاف ظاہر ہے پر افسوس ہو بادری نسل یاجوج و ماجوج و رومیون پر جو ناحق تنگین ملاتے ہیں اور ترتیب مطالب کے سمجھنے کی اونکو لیاقت نہیں کیونکہ یاجوجی و ماجوجی وغیرہ قومیت انکی عذر خواہ ہی **تنبیہ ہفتم** فصل ۲۲ مین درس ۳ تک بیت مقدس و یہود کی بربادی کا ذکر ہے جو بخت نصر نے کی کیونکہ سخاریب خود حسب فصل ۱۹ سلاطین دوم کے حزقیا کے زمانہ میں ہی تباہ ہوگیا تھا اور ایلام حسب فصل ۹ ہم یرمیاہ کے شاہ بابل کے بخت نصر کے ہاتھ سے تباہ ہوکر تابع ہوگیا تھا اور درس ۳ سے تا آخر فصل خانگی جنگ کا ذکر ہے جو شنبہ خزانچی و الیاقیم و مابعد مین ہوا اور فصل ۲۳ یشعیا میں صور کی بربادی کا ذکر ہے جو بخت نصر نے کی اور اشوریون نے اسے آباد کیا اور بعد فصل تا سیس بن یونان سے ہے جیسے اہل جادہ و جاپان و نینوا جنمیں یہی اوسی تا سیس کی نسل سے ہین اور کیتیم بن یونان سے جزیرہ قبرس آباد ہی اور صیدا شہر صیدا بن کنعان سے آباد تھا وہ اجڑکر صور بسایا گیا تھا کہ بیت مقدس کی بربادی کے انداز پر ویران پڑا رہا اور پھر وہ آباد ہوا اور کثرت مالداری سے اوسمین فحش بکثرت تھا اور زمانہ فاروق اعظم مجتنب کبائر و خواہش مین اسلام والون نے فتح کیا اور کافرون کا مال غنیمت مین آیا تو درس ۱۷ سے فرماتا ہے کیونکہ ستر سال کے بعد ایسا ہوگا کہ خداوند صور کی خبر لینے آویگا اور وہ پھر اجرت کے لئے جاویگی اور روی زمین پر کی ساری مملکتون سے زناکاری کریگی لیکن اوسکی تجارت اور خرچی خداوند کے لئے (یعنی مجاہدین خداوند کے لئے) مقدس ہوگی اوسکا مال ذخیرہ نکیا جاویگا اور نہ رکھ چھوڑا جاویگا بلکہ اوسکی تجارت کا حاصل انکے لئے ہوگا جو خداوند کے حضور رہتے ہین کہ کھائے سیر ہون اور نفیس پوشاک پہنین یعنی کافرون کا مال بے جنگ اپنی حلت اگرچہ انہون ذلت سی صورت سے حاصل کیا ہو جہاد سے ہی ہو نہ نصاری خرچی کے مال کو فیصلہ کرسکتے ہین نہ اونکا مان جہاد درست ہی نہ مسلمان جائز رکھ سکتے ہین مگر درصورت جہاد جو کافرون سے لوٹا جاوے وہ مسلمانو کو درست ہی اور نصاری مین جہاد نہین پر غور کرو کہ یہ واقوب ہونا لکھا ہی وہ فصل ۲۴ سے ظاہر ہے کہ بیت مقدس و یہود کو رومیہ تباہ ایسا کریں کہ اوسکا پتہ نہ لگے کہ کامل درجہ کو لعنت رومیہ سے قوم یہود پر پڑی اور فصل ۱۷ انکو بین ہین سو جو دیکھ کہ جو قوم یہود کو ملعون کرے وہ ملعون ہو اور جو اوسکو برکت دیوے وہ متبارک ہو اور ساری خاندان نسل ابراہیم سے برکت پاوین تو درس ۱۳ فصل ہذا مین قوم یہود کی نجات کا بیان ہی جو اہل اسلام سی وقوع مین آئی چنانچہ یہود کو فرماتا ہے تو بھی زمین کے اندر لوگون کے درمیان ایسا ہوگا جیسے زیتون کا درخت جب جھڑ جھڑایا گیا اور انگور نکی چھوڑی ہوئے خوشے جب درو ہو چکا ۱۴- اپنی آواز بلند کرینگے وہ گیت گاوین گے خداوند کے جلال کے سبب وہ دریا پر سے للکارین گے ۱۵- اسلئے تم شعلو کی سرزمین مین خداوند کے اور سمندر کے جزیرون مین خداوند کے نام کی جو اسرائیل کا خدا ہی ستایش کرو ۱۶- انتہا زمین تک نغمون کی آواز ہمین سنائی دیتی ہے جمال عظمت اور اسی استہزای کی ہو وین لیکن حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اول وقت ہجرت مین جنکے نام مبارک کا ترجمہ ستایش کردہ شدہ بھی ہی ہر قل نے خواب دیکھا کہ مختون غالب ہوگئے ہین تو یہود کی قوم کے قتل کا فتویٰ دیا تھا کہ بہت سی کچھ وہ تباہ ہو کر دیکھو بخاری کی اول ہی حدیث اور الارک گاہی سی ابوہین المبارکی اور ہرقل سبب یہ

اولاد ماجوج اہل ستھیا سے تھی اور ہزار سال تک یاجوج وماجوج اہل ستھیا کا مقید رہنا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ سے فصل ۳۹ و ۲۰ مکاشفات سے ظاہر ہے تو درس ۱۲ فصل ۲۴ یشعیا میں ارشاد ہے کہ عالیشان لشکر اور سرزمین کے شاہان کو جو بلندی پر ہیں خداوند سزا دیگا دیکھو درس ۲۶ فصل ۲۱ حرفاً ہیں روس کے سردار کو درس ۲۲ فصل ۲۴ یشعیا اور وہ اون قیدیوں کی مانند جو گڑھے میں ڈالے جاوینگے اور وہ قید خانہ میں قید کئے جاوینگے ۲۳ پر بہت دنوں کے بعد اونکی خبر لیجاوینگی یعنی ہزار سال اہل اسلام کے بعد وہ کھولی جاوینگی اور جو بہشت مقدس پر قابض ہوں اور تباہ کرین تو پھر مہدی سے وہ تباہ کئے جاوینگے اور چاند مضطرب ہوگا اور سورج شرمندہ یعنی حسب درس ۲۰ فصل ۲۴ متی کے وقت آمد مسیح میں روشنی نہ ہوگی) کہ جو وقت رب الافواج کوہ صہیون پر بصورت مہدی و مسیح اور یروشلم میں اپنے بزرگوں کے گروہ کے آگے حشمت کے ساتھ سلطنت کریگا تو درس ۵ اور درس ۶ میں ارشاد ہے رب الافواج اس پہاڑ یعنی صہیون پر) ساری خانہ دانوں کے لئے ذریہ چربیوں سے ایک ضیافت تیار کریگا بلکہ ایک ضیافت شراب کی تلچھٹ سے نتھری ہوئی مے سے (یعنی معارف وحقائق کی مے سے) ہاں ذریہ چربیوں سے جو پر مغز ہوں اور مے سے جو تلچھٹ سے خوب نتھری ہوئی ہو گے۔ اور اس پہاڑ میں اوس پردہ کو جو ساری قوموں پر پڑا ہے اور اس نقاب کو جو ساری گروہوں پر ہے دور کردیگا وہ یک لخت موت کو نگل جاویگا یعنی گناہ نہ رہیگا اور یہ وہ ہی پردہ ہے جو فصل ۳ حبقوق میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت لکھا ہے کہ خداوند یعنی موعود اپنے اوپر پردہ ڈالیگا جبکہ تیمہ یعنی مدینہ میں آویگا چنانچہ اس مقام سے قرآن میں روح موعود کے سوال کا جواب دیدہ ہی دیا گیا۔ اور مردوں کے جی اٹھنے سے مطلب درس ۱۹ میں کفار کے اسلام لانیسے ہے اوس روز حسب فصل ۲۷ کے وتیان یعنی تیز رو جانور یعنی دجال کو اور اوس لوتیان یا رنیعنی رودم اژدہا کو اور وہ دریائی اژدہے یعنی ابلیس کو قتل کریگا دیکھو درس ۱۰ مکاشفات کو اور تا فصل ۲۷ خدا تعالیٰ یہود پر احسان جتلاتا ہے اور بنی مواب کے حسب ۳۰ س ۴ وغیرہ فصل ۲۵ اور بنی افریم کے حسب فصل ۲۸ یشعیا کی تباہی کا ذکر ہے **تنبیہ ہشتم** غنی نہ ہے کہ درس ۵ فصل ۲۸ سے فرماتے ہیں کہ رب الافواج یعنی بصورت مہدی اپنی قوم کے باقی لوگوں کی شوکت کا افسر اور حسن کا تاج ہوگا (دیکھو فصل ۱۲ مکاشفات کو) (۶) اور عدالت کی روح ہوگا اسکے) لئے جو عدالت کی کرسی پر بیٹھے گا (یعنی مسیح کے لئے) اور ہمت والوں کے لئے جو دروازہ تک لڑائی کو پھیر آوینگے اور پھر زمانہ بارہا دں مسیح کا حال فرماتا ہے کہ پھر بھی ہست سو لوگ اسرائیل کی اولاد اور یہود اس عقدہ مسیح میں متردد ہونگے اور دام میں پھنسیں گے کہ پہلی باتیں انکار والوں کی گئی ہوئی باتیں کرینگی تو اونھوں سے کہ لائی جاوینگی تو اونکو سکھلائی جاوینگی جو سادہ دل بچہ مثال ہیں پر اون منکرین کے لئے قانون پر قانون وحکم پر حکم سنایا جاویگا (یعنی زمانہ اسلام میں سنایا گیا اور مدعی مسیح کے ان قانون پر قانون کہاں تھی جیسے خود مسیح نے فصل ۱۲ یوحنا میں کہا ہے کہ جو مجکو نا ذکرے گا اور سکے لئے (احمد مقرر ہوا ہیں) پر اوسکو یہی جو تسلیم نکریں گے تو تباہ ہوں گے جیسے زمانہ اسلام میں ہوا کہ جو صاف دل ہو وہ تو سمجھے اور ہست سے منکر ہی رہے اور اونکو جو جاہد سوت ہے تھا کہ ہم مرجاوینگے مگر مسیح کا اقرار نکرینگے اور عالم غیب سے محصور پاوینگے وہ اونکے لئے کہ وہ تباہ ہونگے تا آخر فصل یہود کی شکایت ہے اور ملکوت آسمانی یعنی اول زمانہ مسیح اور ہے اور خدا کی بادشاہت اسلامیہ اور ہے اور فصل ۲۹ میں بخت نصر کے چڑھنے کا اور بیت بارہ بنا نیکا بیت مقدس پر جو اسرائیل پر شہر کر کے مشہور تھے ذکر ہے دیکھو اواخر کتاب سلاطین دوم و نیز ۲۴ ایام دوم کو تو صاف ظاہر ہو جاوے کہ بخت نصر نے بیت مقدس ہی لی اور جو اسپر چڑھتے تھے اونکو بھی لیا اور بخت نصر کی سلطنت بھی بالآخر جاتی رہی اور درس نہم سے الیاقیم کے وقت کے بعد کا ذکر ہے جبکہ نبی یرمیا کے کہنے پر نہ چلے اور جھوٹے نبیا اونمیں کھڑی ہوگئے اور بادشاہ نے اونکی باتیں مانیں اور بخت نصر پھر اپر چڑھا اور غریب لوگوں کو تاکسان وغیرہ پر مقرر کر گیا وہ مسکین جو بخت تکلیف میں تھے اور دوسروں کو بخت تباہ کیا اوسوقت جھوٹے نبی کہانتوں اور یحییٰ روح یرمیا کے اننے والوں کو علم حاصل ہوا پس ناحق اس فصل کے فہم میں نصاریٰ و بعض اہل اسلام نزاع کرتے ہیں چنانچہ فصل ۳ میں اسکا مطلب ظاہر ہوتا ہے کہ دوسرے وقت برباد ی بخت نصر کے بعد یہودیوں نے مصر میں بھاگنے کا قصد کیا اور یرمیا علیہ السلام نے منع فرمایا پروہ نمانے اور وہاں جاکر تباہ ہوئے پھر ۱۸ درس ۱۵ سے یہود کی آبادی کا بیان ہے جسمیں حسب ارشاد سورۂ بنی اسرائیل کے ذوالقرنین کی بدولت وہ شاد و کثیر الاموال و اولاد ہوئے اور ذوالقرنین کا جہاد و اجرا توحید مشرق و مغرب میں اور بت پرستی کی بیخ و بنیاد کے اکھڑ نیکا ذکر مغرب شمس شہر شمس مصر و مشرق میں تا تمک ظاہر قرآن شریف سے ہے اور فصل ۴۳ میں یہود کو نصیحت ہے کہ مصر کو نہ بھاگو جبکہ بخت نصر بابل (جو اشور کا بھی شاہ ہو نیوالا تھا) تمہارے اوپر بار دگر چڑھے کہ وہاں بھی تباہ ہو جاؤ گے اور اون اشوریوں کو خداوند تباہ کریگا یعنی بدولت کیقباد ذوالقرنین علیہ السلام اور فصل ۴۷ میں کورش ذوالقرنین داد کی خاندان کی تعریف ہے بالخصوص دارا پوس بن خوشس کے جسنے مقام مقدس کے لئے زمان تعمیر جاری کیا اور درس نہم سے مطابق فصل ۴ عزیر کے ایک سال حکم ذوالقرنین کے بعد اوس نزاع کا بیان ہے جب کہ بیت مقدس کے بنانیکا بنیامین اور بنی یہوداہ نے قصد کیا جسکا حال مفصل کتاب عزیر سے فائدہ دوم مقدمہ اول میں گذر گیا پھر فصل ۳۲ میں بیان ہے کہ تم مخارب کے لشکر کو لوٹو گے اور بخت نصر سے تباہ ہو گے اور پھر ذوالقرنین سے تم تسلی پاؤ گے اور پھر درس ۷ سے بیت مقدس کی بربادی کا بیان ہے جو رومیہ سے ہوئی اور درس ۱۳ سے یہود کی آبادی کا بیان ہے جو اہل اسلام سے ہوئی جنکے ہاں عدالت کی خوبی کا اور سود و رشوت کی مماثلت اور دوسری خوبی کے اوصاف جو فصل ہذا میں بیان کئے گئے ہیں مفصل ہیں حاجت بیان نہیں تو درس ۳۳ فصل ۳۳ یشعیا میں بعد اس بات کے کہ یہود عہد شکنی کر کے مسیح سے برباد ہوئی بادشاہ یعنی عمر فاروق کی مدح فرماتا ہے کہ بڑی آسودہ حسب وعدہ ہوگئی تم جو دروغ سنو کہ میں نے کیا کیا اور

تم جو نزدیک ہو میری قدرت کا اقرار کرو ۱۴۔ دو گنہگار جو صیہون میں ہیں ڈر گئے کپکپی نے بیدینوں کو گرفتار کیا ہے کون ہم میں سے اوس ہلاک آگ میں سے رہ سکتا ہے اوکون ہم میں سے ابدی سوختنوں کے درمیان بس سکتا ہے ۱۵۔ وہ جو راستی سے چلتا ہے اور سیدھی باتیں کرتا ہے جو سود کو جو جور و جفا سے حاصل ہو حقیر جانتا ہے جو رشوت کے علاوہ سے اپنا ہاتھ کھینچتا ہے جو اپنے کان بند کرتا تا کہ خونریزی کے مضمون نہ سنے اور آنکھیں موند تا ہے تا کہ زیانکاری نہ دیکھے ۱۶۔ سو وہی ہے جو اونچے پر رہیگا اوسکی پناہ گاہ پہاڑ کا قلعہ ہوگا اوسکو روٹی دیجائیگی اوسکو پانی بھی ہر وقت ملیگا ۱۷۔ تیری آنکھیں بادشاہ کا جمال دیکھینگی وہ اون سرزمینوں پر جو بہت دور ہیں نظر کرینگی تیرا دل اوس ہول سے تامل سے سوچیگا کہاں ہے وہ کاتب کہاں ہے وہ محصل کہاں ہے وہ جو برجوں کو گنا کرتا تھا ۱۹۔ تو پھر اوس زبردست گروہ کو نہ دیکھے گا (یعنی رومیہ کو جیسے فرماتے ہے) اس قوم کو جسکی بولی تو سمجھ نہیں سکتا جو بیگانہ زبان کی ہے کہ بوجھی نہیں جاتی ۲۰۔ ہماری عیدگاہ صیہون پر نظر کر تیری آنکھیں یروسلم کو دیکھینگی کہ سلامتی کا مقام ہے بلکہ ایسا خیمہ جو ہلایا نجائیگا جسکی میخیں ابد میں سے ایک بھی اوکھاڑی نجائینگی اور اوسکی ڈوریوں میں سے ایک بھی توڑی نجائیگی ۲۱۔ بلکہ وہاں زوراکلال خداوند (یعنی عزفاروق) بڑی بڑی نہروں و نہر و نکی (یعنی قوم رومیہ بہانی والی قوم یہود کی) بولی ہماری گنجایش کے لئے آپ موجود ہوگا کہ وہاں ڈونڈکی کوئی کشتی نجائیگی اور نہ زبردست کے جہازوں کا گذر اوسمیں ہوگا ۲۲۔ کہ خداوند ہمارا حاکم ہے خداوند ہمارا شریعت دینیوالا ہے (اور کوئی نہیں) خداوند ہمارا بادشاہ ہے وہ ہمکو بچائیگا ۲۳۔ تیری رسیاں ڈھیلی ہوگئے کہ لنگر کو مضبوط نکر سکے وہ بادبان نہ اوڑا سکے سو لوٹ کا وافر مال تقسیم کیا گیا لنگڑے بھی لوٹ میں سے حصہ پر قابض ہوگئے ۲۴۔ وہاں کے باشندوں میں بھی کوئی نہ کہیگا کہ میں بیمار ہوں اُن لوگوں کا گناہ جو اوسمیں بستے ہیں بخشدیا گیا ۔ **تنبیہ نہم** جو نتیسویں فصل میں خاص اسلام کے زمانہ کا حال ہے اور آیت ۷ و عامن قریۃ الا اخنی ھلکوھا قبل یوم القیمۃ او معذبوھا عذابا شدیدا کی تفسیر اس فصل سے ظاہر ہے اور اس فصل میں بحری پرتوں ادوم کے ملک کی بربادی کا ذکر ہے اور اوسکے جنوب میں حجاز ہے اسکی بربادی حسب ارشاد زمانہ اہل اسلام میں ایسی ہوئی کہ کبھی نہوئی چنانچہ بصری جو بڑا شہر سود اگری کا تھا جب سے فاروق کے وقت سے برباد ہوا ہے اب تک آباد نہیں ہوا چالیس بچاس گھر شاداب موجود ہوں گے اور جبکہ ہو فاروق کی فوج وہاں گئی سردار و عام مسلمان ہوگئے اور منکر سردار جو اوسکا تھا حسب پیشینگوئی ذبح ہوا اور یہ لوگ یہود کے دشمن تھے اور فصل ۲۲ سفر مشنی میں قوم یہود کی بربادی غیر قوم رومیہ سے اور یہودیوں کی آبادی اور اونکے دشمنوں کی بربادی اہل اسلام سے لکھی ہوئی ہے اور لکھا ہے کہ خدا کی تلوار نکلیگی وہ سیف اللہ خالد کی طرف اشارہ ہے وہ سب کچھ اس فصل میں موجود ہے اور چونکہ ادوم کا ملک یہود اور عرب کے وسط میں تھا تو فصل ۳۴ کے درس اول میں عرب کا لفظ موجود ہے جسکو مبارکبادی خوبی سے دیکھاتی ہے یہ فصل قابل دید ہے اور پہاڑوں کا پگھلنا بادشاہوں کے زوال سے اشارہ ہے اور آسمانوں کے لشکر کا گلجانا شہاب کی کثرت سے اشارہ ہے جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں ہوا اور آسمان کا لپیٹا جانا اوسوقت بن سخت واقعہ سے محاورہ ہے جیسے فصل ۲۴ یوئیل میں زمانہ اسلام میں لکھا ہے علیٰ ہذا فصل ۶۴ متی میں مسیح کے زمانہ کے بارہ گرانمیں اشارہ ہے پس فرماتے ہیں اے قومو تم نزدیک آکر سنو اور اے لوگو تم کان رکھو کہ زمین اور اوسکی معموری دنیا اور سب چیزیں جو اوس سے نکلتی ہیں سنیں ۲۔ کیونکہ خداوند سارے قوموں پر اور اوسکا غضب اونکی ساری فوجوں پر ہے اوسنے اونہیں حرم کر دیا یا اونہیں سونپ دیا کہ ذبح کئے جاویں۔ ۳۔ اور اوسکے مقتول پھینکدئے جاوینگے بلکہ اونکی لاشوں سے سڑی ہو اوٹھیگی اور پہاڑ اونکے لہو سے پگھل جاوینگے ۴۔ اور افلاک کا سارا لشکر یہی گل جائیگا اور آسمان کاغذ کے طومار کی مانند لپیٹے جاوینگے بلکہ اونکا سارا لشکر یوں جھڑ جائیگا جیسے کہ تاک سے پتے اور انجیر کے درخت سے کملایا ہوا پات جھڑ جاتا ہے ۵۔ کہ میری تلوار آسمان میں (یعنی بادشاہت اسلامی آسمانی میں) مست کرائی جاویگی دیکھو وہ ادوم پر اور اون لوگوں پر جنہیں میں نے حرم کر دیا ہے عدالت کرنیکو اُتریگی۔ ۶ خداوند کی تلوار لہو سے بھری ہے وہ چربی اور برہ اور بکروں کے لہو سے اور مینڈھوں کے گردوں کی چربی سے چکنائی گئی ہے کیونکہ خداوند کو بصرہ میں ایک بیچ کرنا ہے اور ادوم کی ملک میں بڑی خونریزی اور اوسکے ساتھ گیدڑ ہی وسائط وصیل کرینگے الخ اور درس ۱۶ اس کتاب کا حوالہ جو دیا ہے جسمیں یہ تباہی لکھی ہے وہ فصل ۳۴ سفر مشنی ہے اور فصل ۳۵ میں ہے کہ صیاہ (یعنی خشک زمین کی) دھرتی (یعنی عرب) شادمان ہوں گے اور عربا خوشی کریگا اور نرگس کی مانند شگفتہ ہوگا ۲۔ وہ کثرت سے کھلیگا اور شادمانی اور للکار کریگا یعنی مقدسین اوسمیں ہونگے پاک پھول مثال) اور نمونہ مارکے فرشی کریگا لبنان کی شوکت (جو ملک شام میں اتر کی طرف پہاڑ ہے جسمیں ابدال اکثر رہتے ہیں) اور کرمل (جو دریائے جلیل کے پاس شام میں ہے) اور سرودن کی فراغت جو کرمل کے پاس ایک بستی ہے) اور سرون یعنی دریائے نیل کا حلال اور ہمارے خدا کی حشمت دیکھینگے ۴۔ کمزور ہاتھوں کو زور دیا اور ناتوانوں کے گھٹنوں کو پائداری بخشو اونکو جو کچھ بولی ہیں کہو ہمت ہارو مت ڈرو دیکھو ہمارا خدا سزا دیتا سا تھ لئے ہوئے آتا ہے اس مقام سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام مبارک اجر بمعنی سزا و جزا دہندہ ہے جسکی نسبت درس ۴۸ فصل ۱۲ یوحنا میں پیشینگوئی مسیح کی موجود ہے ۵۔ ہاں خدا ہی آئیگا اور تمہیں بچائیگا (اس مقام سے حاصل ایک حدیث یہ ہے کہ غدا سے اسوقت اسوقت راضی ہوا اگر قوم یہود اسے پہر آیندہ اس فصل میں جو اُن جنیو کا بیان بطور پیشینگوئی ہے جو بیگانہ کہا ہے) جو بیگانہ کہا ہے اس فصل میں بیان ہیں اور آیندہ ہفت اقلیم کی مسلمانوں کے غلبہ کی خبر ہے ۶۔ تب اندھوں کی آنکھیں کھلیں گی اور بہروں کے کان کھولے جاوینگے ۷۔ تب لنگڑا ہرن کی مانند اچھلیگا اور گونگے کی زبان للکار کریگی کیونکہ بیابان میں پانی اور ریگستان میں ندیاں بہ نکلیں گی ۸۔ اور تپتی ریت تالاب کی اور پیاسی زمین چشموں کی ہوجائیگی جن گیدڑوں کے بسیرے تھے وہاں سرکنڈے اور بید اور پٹ سن ہونگے ۹۔ اور وہاں ایک شاہراہ اور راستہ ہوگا اور اوسکا نام مقدس کا راستہ رکھا جائیگا ناپاک اوسمیں سے گذرنے نپائیگا بلکہ وہ خاص اونکے لئے ہوگا جو اوس راہ پر چلینگے اور بیوقوف اوسمیں بھٹکنے نپائینگے ۱۰۔ خداوند کے چھڑائے ہوئے پھرینگے اور گاتے ہوئے صیہون میں آئینگے اور ابدی شادمانی اونکے سر پر ہوگی وہ خوشی اور شادمانی حاصل کرینگے اور غم اور آہ و فغان بھاگ جائینگے ۔ **تنبیہ دہم** فصل ۳۶ و ۳۷ و ۳۸ میں سنحاریب کی شرارت اور اوسکی تباہی کا ذکر ہے یوشیا کی دعا سے بلا سبب ظاہری ایک رات میں ہی ایک لاکھ اسی ہزار آدمی اوسکی تباہ ہوگا اور وہ خود بھی اپنے وطن

جا کر مار آگیا اور فصل ۳۳ میں حزقیا مقدس کی نسبت یشیا علیہ السلام کی دعا سے پندرہ سال کی عمر عطا ہونیکا ذکر ہے اور سورج کا سایہ دس درجا دلٹا پھر گیا یہ اسکی پندرہ سال عمر پر گواہی ہوئی اللہ تعالیٰ نے ہی سورج کی گردش مقدر کی ہو وہی لوٹا بھی سکتا ہے کیا محال ہے اور اعجاز ممکنات میں بطور خرق عادت کے ہوتا ہے جیسے فرقیوں کے لئے آفتاب لوٹایا گیا تو اگرچہ بعید ہے مگر محال نہیں اور جب محال نہیں پھر کیا جاوے تردد ہے اور اعجاز اسی خرق عادت کو کہتے ہیں جو عادت کے خلاف دکھلایا ہو اور حرکت زمین سے سورج کی حرکت معلوم ہوتی ہے تو زمین کی لٹو کی سی سورج کو بامتیاز مجاورہ کے ارشاد ہے اور فصل ۳۷ میں بھی اسی متعلق حزقیا و بیت مقدس سے ہیں مطلب اسکا صاف ظاہر ہے اور جبر ہے کہ بیت مقدس اُجڑ گئی چنانچہ شاہ بابل نے اُجاڑ دی اور حزقیا نے جو دریافت کیا کہ میرے وقت میں تو نہ اُجاڑی جاوے گی فرمایا کہ نہیں تو اس سے حزقیا کو تسلی ہوئی تو فصل ۴۰ میں اوسکی نسبت تسلی دیجاتی ہے جو ذوالقرنین علیہ السلام کے ہاتھ سے ہوئی اور چونکہ یحییٰ کی پیشینگوئی ہر ایک پیغمبر کر گئے ہیں جیسے درس ۱۳ فصل ۱۱ امتی سے ظاہر ہے تو اوسکی آبادی پر یحییٰ کے وجود سے کہ وہ مسیح والے ہیں سند گذرانتے ہیں کہ وہ خداوند کی راہ کی درستی کے لئے بیابان میں پہلے آویں گے جیسے مسیح بھی حسب درس آخر فصل ۴ کتاب اعمال کے اسی لئے آئے تھے کہ راہ خداوند صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقصد بنا دیں جیسیں ہر ایک ٹیڑھی راہ سیدھی اور ناہموار طریقہ ہموار کیا جاوے اس سبب سے حسب درس دوم فصل سوم متی کی انجیل کے خدا کی بادشاہت اسلامیہ کی خبر دی اور مسیح سے یوں بند ہے کہ خداوند کا جلال ظاہر ہوگا یعنی مسیح سے جیسے درس ۲۳ فصل ۱۲ امتی سے ظاہر ہے جس پر میں نے فصل مذکور میں حضرت احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خبر دی ہے اور مسیح کے زمانہ میں قوم یہود کو رویہ سے مثل گھاس کے پژمردگی ہوئی اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بدولت تازہ ہوئی جس سے صیہون کو مبارکی ہے پس آخر فصل میں حضورؐ کا حال ہے اور درس ۲۷ سے یعقوب کی اولاد کو نسلی دیجاتی ہے پس حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس طریق سے پیشینگوئی اس فصل میں ہے اور جبکہ یہ مقرر ہے تو فصل ۱۴ سے ذوالقرنین مادی اثری دشرقی سے بیت مقدس کی آبادی کی سند دیجاتی ہے کہ وہ ہی ضرور ہونیوالی ہے **تنبیہ یازدہم** فصل ۱۴ یشیا میں اول سے تا درس ششم مسیح کا ذکر ہے جنکے واقعات اولیں کر کے ہیں جیسے فصل ۱۲ امتی سے نجی اور عدالت ایک حکومت سے ہوتی ہے دوسری حسب آیہ وبہ یعدلون کی راستی سے گواہی دیتی ہے تو اس فصل کے اوائل میں مسیح کی نسبت عدالت سے مراد راستی ہے نہ حکومت اور یہود کو چونکہ کمال ضد مسیح علیہ السلام سے تھی یہانتک کہ شان نزول آیت یاایھاالذین اٰمنوا اٰمنوا باللہ ورسولہ یہ ہے کہ عبداللہ بن سلام وغیرہ سے مقدس نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عرض کیا کہ ہم قرآن و توریت کو مانتے ہیں نہ انجیل و مسیح کو پس اوسکا قول کی تردید میں آیت مذکورہ نازل ہوئی پس عبداللہ سلام نے مسیح کا انکار کیا و بعض یہودی مرتد ہو گئے پس اوائل فصل ۴۲ کو بحق حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سمجھے ہوئے تھے اور عبداللہ بن سلام نے اوائل فصل کو نسبت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کہا لیکن حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوسکی تصدیق فرمائی کہ اوسکا قول درست نہ تھا نہ تکذیب تا کہ عبداللہ کو شک واقع نہو پس اکثر اہل اسلام نے اس نکتہ کو نہ سمجھ کے اوائل فصل ۴۲ کو بھی بحق حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مقرر کیا جو اوائل پیشینگوئی ہے حالانکہ قرآن شریف کی مخالفت ہے کہ اہل اسلام میں حسب آیہ وجزاء سیئۃ سیئۃ مثلھا کے برائی کی جزا برائی ہی مقرر ہے جو میں عدالت ہے گو بعض دفعہ نیکی یہ نیک ہے کہ بدی کی جزا بدی سے زیادہ نہ ہو مگر یہ قاعدہ عام نہیں اور اوائل فصل ۴۲ کے مطابق دین مسیح میں یہ جزا مطلق نہیں اور اوائل فصل ۴۲ میں نزول روح قدس کا بھی ذکر ہے جسے عدالت کے ساتھ یعنی بڑا تعصب چھوڑ اظہار حق کیا پر نہیں کہ شک نہیں کہ درس اول میں مراد قومیں ہیں کہ درس ۱۸ و ۱۲ فصل ۱۲ امتی کے برخلاف ہیں کہ جب اکثر اسرائیل نے مسیح کو نہ مانا تو غیر قوموں کو تعلیم ہوئی جنکی نسبت بہت مقام پر پیشینگوئی ہے اور بینک درس نہم فصل ۴۲ سے اواخر پیشین گوئی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت خاص ہے کہ نسل قیدار کو کہ سلع مدینہ کا پتہ جہاں سے خزرہ احزاب میں اہل اسلام کی فتح ہوئی و مکہ کا دریا کے کنارہ پر واقع ہونا مع نام پدر بزرگوار عبداللہ و نام جد مبارک شامل یعنی شیبہ ہے چنانچہ مفصل دریافت ہوگا دیکھو تفسیر سورہ احزاب کو اور نئی گیت گانیسے اشارہ نئی عہد جدید اسلام کی طرف ظاہر ہے اور تناوحوانی میں نام مبارک کی طرف بشارت ہے اوائل فصل کو بھی مسیح کی نسبت نقل کرتے مگر چونکہ درازی کتاب کا خیال ہے اور متعلق بگذشتہ ہے اسلئے اسکو نہیں لکھا درس ۹ فصل ۴۲ یشیا دیکھو تو سابق پیشینگویان برآمین یعنی مسیح کی بابت) اور میں نئی باتیں بتلاتا ہوں اُس سے پیشتر کہ واقع ہوں ۱۰- خداوند کے لئے ایک نیا گیت گاؤ اے تم جو سمندر پر گذرتے ہو اور جو تم اوسمیں بستے ہو اے بحری ممالک اور اوکے باشندو تم زمین پر ستائسرا وسی کو ستایش کرو (یعنی محمدؐ کہ چنانچہ اس مقام پر کعب احبار کے قول سے نام مبارک محمدؐ ثابت ہے) ۱۱- بیابان اور اوسکی بستیاں قیدار کے آبادی بیابان آواز بلند کریں گے سلع کے بسنے والی ایک گیت گائیں گے پہاڑوں کی چوٹیوں سے للکاریں گے ۱۲- وہ خداوند کا جلال ظاہر کریں گے اور بحری ممالک میں اوسکی ثنا خوانی کریں گے ۱۳- خداوند ایک بہادر کی مانند نکلے گا وہ جنگی مرد کی مانند اپنی غیرت کو اوسکا یگا وہ چلائیگا ہاں جنگ کے لئے للکاریگا وہ اپنے دشمنوں پر بہادری کریگا چنانچہ بعد ہجرت کے مسلمانوں کی طرف سے اہل مکہ کے قافلوں پر غیرت اوسکائی گئی احد بدر میں دشمن جمع ہو کر آئے اور اونپر بہادری کی گئی علی ہذا یہود بنی قینقاع نے جبکہ یہ کہا کہ مکہ والے مخالفین ناواقف جنگ ہیں اہل اسلام کی فتح ہوئی ہم واقفین جنگ سے اہل اسلام کی الگ مٹ پھیر ہو تو جانیں تو اونکی بدمعاشی پر بہادری سے سزا دی گئی وغیرہ وہ علاقہ اس فصل میں یہود سے ہے) ۱۴- میں بہت مدت سے (یعنی جب تک مکہ میں رہا) چپ رہا میں خاموش ہوتا رہا اور آپ کو روکتا گیا پر اب میں اُس عورت کی طرح جسے درد زہ ہو چلاؤنگا ہانپوں گا (یعنی بددعا میں) اور زور زور سے ٹھنڈی سانس بھی لونگا

(یعنی غزوۂ احد میں شکست ہوگی اور مطابق روایت بخاری کے ابوسفیان غزوۂ احد میں چڑھے اور شکست اہل اسلام ہمراہاں بنی ہوئی بعد اسکے کہ فتح ہوچکی تھی اور فتح کا وعدہ بشرط اطاعت تھا اس مقام سے ہر قتل فتح و شکست دونوں سے اہل اسلام کی واقف تھا) ۱۵- میں پہاڑوں کو ٹیلوں کو ویران کرڈالوں گا (یعنی بنی نضیر کے قلعوں کو ویران کرنا بھی لادی تھے) اور انکے سبزہ زاروں کو (یعنی بنی قریظہ ثمولی قوم یہود کی نرم درخت انگوروں کو جبکہ وہ بدمعاشی کرینگے) خشک کردونگا (یعنی کٹوا ڈالوں گا اس مقام سے ماقطعتم من لینۃ او ترکتموھا قائمۃ علی اصولھا فباذن اللہ واقع ہے) اور انکی ندیاں بسنے کی لائق زمین بناؤں گا اور تالابوں کو سکھادوں گا (جو قلعجات بنی نضیر میں واقع تالاب و پانی تھے چنانچہ ایک ماہ کے قریب محاصرہ کے بعد قلعوں سے خوراک و پانی کی تنگی سے علاوطن ہوئے) ۱۶- اور انہوں کو (یعنی دوسری بنی اسرائیل کو) اوس راہ سے جسے وے نہیں جانتے لیجاؤں گا میں انہیں اون راستوں پر جنسے وہ آگاہ نہیں لیچلونگا میں اونکے روبرو تاریکی کو روشنی اور اونچی نیچی جگہوں کو میدان کردوں گا میں اونسے یہ سلوک کرونگا اور اونکو ترک نکروں گا ۱۷- وے پیچھے ہٹیں اور نہایت پشیمان ہوں جو مہدی ہوئی صورتوں کا پرستار کہتے ہیں (یعنی اہل مکہ ابوسفیان وغیرہ غزوہ خندق میں) اور ڈالی ہوئی ہوں کو کہتے ہیں کہ تم ہمارے الٰہ ہو ۱۸- سنو اے بہرو اور تاکو اے اندھو (اے بنی قریظہ ثمولی برادران) تاکہ تم دیکھو ۱۹- اندھا کون ہے میرے بندہ کی مثل (یعنی کعب بن اسد قریظی جو صلح سے پھر گیا میرے بندہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آیا مثل ہے یعنی ہرگز نہیں) اور کوئی بہرا ہے (یہود) میرے رسول کی مثل جسے میں بھیجتا ہوں کہ اندھا کوئی ہے میرے شبیہ والی کی مثل بہرا کوئی ہے میرے عبداللہ والے کی مثل (یعنی کوئی یہودی اندھا و بہرا میرے رسول کی مثل نہیں ہوسکتا جیسے قرآن مجید میں ہے ھل یستوی الاعمی والبصیر یعنی اندھا بہرا ہوسکتا ہے بنیا شنوا کی مثل ۲۰ (تو نے اے اسرائیل) بہت چیزیں دیکھیں میں (مثل فتح بدر کی جو ایک سال ہجرت کے بعد و شکست احد وغیرہ) اوپر لحاظ نہیں کرتا اور کان تو کھلے ہیں پر کچھ نہیں سنتا (اس مقام سے کفار یہود کے حق میں صم بکم عمی اوائل سورۂ بقر قرآن شریف میں ہے) ۲۱- خداوند اپنی صداقت کے سبب راضی ہوا وہ شریعت کو بزرگی دیگا اور اوسے عزت بخشیگا ۲۲ لیکن یہ ایک گروہ ہے جو لوٹی گئی اور غارت کی گئی (یعنی بنی قریظہ اس مقام پر بعض اون میں سے عین اسلام کی گردن کاٹنی چاہئے جو آپکو مسلمان کہہ کے بنی قریظہ کے مقدمہ میں حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت بیجا کلمات بکتے ہیں) وہ سب کے سب زندانوں میں بند ہوئے اور قید خانوں میں چھپائے گئے ہیں وہ شکار ہوئے اور کوئی نہیں بچاتا وہ لوٹے گئے اور کوئی نہیں کہتا کہ پھیر دو ۲۳- کون ہے تمہارے درمیان جو اسپر کان دھریگا کون جی لگاویگا اور آئندہ میں سنایا کریگا (واگر بنی قریظہ سے کوئی کہے کہ بنی لیوی کی بنی نضیر کو اہل اسلام نے کیونکر غارت کیا کہ بڑی قوم مقدس مشہور ہے تو جواب ارشاد ہے) ۲۴- کسنے یعقوب کو حوالہ کیا کہ غنیمت ہووے اور اسرائیل کو کہ غنیمت کرنیوالے کے ہاتھ میں پڑے کیا خداوند نے نہیں جسکے مخالف ہوکر انہوں نے گناہ کیا کیونکہ انہوں نے نہ چاہا کہ اسکی راہوں پر چلیں اور نہ اسکی شریعت کے سنوا ہوئے ۲۵- اسلئے اسنے اپنے قہر کا شعلہ اور جنگ کا غضب اوپر ڈالا سو اوسنے اوپر گرد اگرد آگ لگی (جیسے غزوہ بنی قریظہ وغیرہ میں آگ لگائی گئی) پر وہ اسے دریافت نہیں کرتا وہ اوس سے جلجاتا پر وہ خاطر میں نہ لاتا ۔ تنبیہ دوازدہم ۔ مخفی نرہے کہ فصل ۳۴ میں یہود کی آبادی کا کیا نیہ کے زمانہ میں ذکر ہے جنمیں سے بعضوں نے پورب یعنی جنوب و شمال سے اسرائیل کی لولد کو ممالک مقدس میں جمع کیا اور مغرب شمس مصر شہر شمس اور مملکت حبش و بابن کوش جنوب میں جہاد کیا اور توحید خدا جاری کی اور بیت مقدس کو عزت ہوئی جسمیں حال خدا مسیح کا ظہور ہونیوالا حضرت یسعیاہ کے تجویز ہوا تہا پس ذوالقرنین بابل میں آیا اور یہود کو خلاص کیا اور بابلیوں کو ہمسم کردیا یہ پہلی پیشینگوئی یوں میں داخل ہے اور درس ۱۸ سے نئی پیشینگوئی بیت مقدس کی آبادی بارد گر کا ذکر ہے جو ہونیوالی اوس ذات پاک حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تہی جو اب عرب میں پیدا ہوئے اور شاہراہ عامہ دین اسلام وہاں سے جاری عہد بعید میں اجنبی امت کے لوگ خاص حرب اللہ کرکے اپنی کے نام مبارک کی مطابق حمد خدا کرنیوالے ہوئے تو درس ۲۲ سے فرماتا ہے کہ تجھسے یعنی تیرے ملاؤں سے بڑی خطا ہوئی ہے کہ کتاب کی تفسیر یعنی مقدمہ مسیح میں بڑی غلطی سے کی ہے جس سے وہ تباہ ہوا اور مسیح کو نہ مانا اعدد ہر درس اول فصل ۴۴ سے زمانہ اسلام کی فلاح کا ذکر فرماتا ہے جبکہ پیاسی زمین پر پانی اور خشک زمین پر نالہا سے گویا یعنی عرب میں رونق شریعت سے پیدا ہوئی اور پھر اس شریعت کے تابع ہوکر روح یعنی مسیح کی آمد ہوگی اور سوقت زمین بت پرستی کا نام نہ رہیگا اور درس ۴۵ سے زمانہ آئندہ اسلامی مسیح کا ذکر ہے اور درس ۷ فصل ۴۴ سے فصل ۴۵ تک خورش ذوالقرنین کے زمانہ کی آبادی کا ذکر ہے جو بیت مقدس میں قوم یہود ستر سال بعد آباد ہوئی اور ساٹھ ہفتہ قبل ولادت مسیح کے یعنی ۴۳۲ قبل مسیحی میں فرمان تعمیر بیت مقدس دارا یوس دوسری کورش فارسی نے جاری کیا اور مسجد نبی اہرا ول کورش کیقباد ذوالقرنین یعنی کیقباد ابوکیمیس عجب پاکیزہ بادشاہ ہوا جسنے مشرق و مغرب کی سیر کی اور یہود کو جا بجا سے تیدوں سے خلاص کیا ہے اور مطابق سورۂ بنی اسرائیل کے قوم یہود مالدار و صاحب اولاد ہوئی اور مشرق و مغرب میں خدا کی توحید جسکو سورۂ کہف کے پہیلائی اور بت پرستی دور کرائی اور فصل ۴۶ میں اوس زمانہ آبادی اول کے بعد بت پرستی کی مذمت ہے اور اوسی زمانہ کے اخیر میں خدا کے جلال کا ذکر ہے جو یہوں میں مسیح سے ظاہر ہوا اور فصل ۴۷ میں بابل کے اجڑنے کا بیان ہے جو کورش ذوالقرنین نے تباہ کردیا اور فصل ۴۸ میں اولاد یعقوب کو نصیحت ہے کہ یہ کام بخاطر اپنے اظہار جلال کے جنی کیا ہے یعنی مسیح کے آنے کے سبب سے اور مسیح کورش کی خوبی اور اوسکا ذکر ہے اور فصل ۴۹ میں مسیح کا ذکر ہے بلحاظ اجرا ذکر کے متعلق بار اول ہے (بعض بار دوم سمجھتے ہیں) اور چونکہ غیر قومیں کا دوسری بار مسیح کو قبول

ایک مرتبہ ہونے والا ہی قو دس ۱۳ سے اوسکی نسبت تسکین دیکر باقی کو کہ غیر قومین سب تبعیت اختیار کرینگی جبکہ مہدی علیہ السلام سے برباد ہونگی اور فصل ۵۰ مین یہود کی اوس شرارت کا بیان ہے جو مسیح کے بعد پیدا ہوے اور امت مقتدرہ کے ایمان لانیکا ذکر ہے جو زمانۂ اسلام مین لائے اور اونکو مقدس ملک غیر قومون سے چھینے گئے اور دس ۱۰ مین ارشاد ہے کہ تمہارا اللہ کہ خادم یعنی مسیح کی نافرمانی کی کو دن دہاڑے مسیح کو نہ پہچانا اور مشعلین جلائین یعنی قیاسات کئے تو تم بھی برباد ہوے اور فصل ۵۱ مین بعد بربادی یہود کے رویہ سے حضرت ابراہیم کے وعدہ سے تسلی دیا تو جبکہ سب ورس ۲ و ۳ فصل ۱۲ انکومین کے فرمایا کہ جو تجکو لعنت کرے یعنی رومیہ اوسی ملعون کرون گا یعنی بدولت اسلام کہ بیت مقدس پر آباد ہوگی جبکہ سارے گہرانے اسلام سے برکت پاوین گے جو دیکھو فصل ۲ کتاب اعمال مین مسیح کے جلنے و بادہ گرانے مین یہود کے ہمائین یعنی اسماعیلیون سے پورا ہونا لکہا ہے ورس ۴ سے فرماتے ہین کہ میری طرف کان دہرا ہے میری امت کہ ایک شریعت یعنی اسلامی مجھسے رائج ہوگی اور مین اپنی شرع کو قومون کی روشنی کے لئے قائم کرونگا میری راستبازی نزدیک ہے میری نجات چل نکلی ہے اور میری بازو قومون پر حکمرانی کریگی بحری ممالک میری انتظاری کرینگے اور میرے بازو پر امید رکہینگے تو کل ہوگا الی آخر ورس ۸۰ اور پہر دوسری طرح سے اسلام کی شوکت سے یہود کی آبادی ہونے سے تسلی فرماتا ہے تا آخر فصل لیکن غیر قوم اعنی رومیہ و یاجوج والی روس و ماجوج جنکی نسبت کافر و ملحد رہنا ہی لکہا ہے کیسے اسکو سمجہ سکتے ہین اونکو وعید اونکے مدافروہ ہین اور فصل ۵۲ مین بیت مقدس کی آبادی کا وہ وقت بیان ہوتا ہے جبکہ خدا کے بندہ جیسے پہر کرانمین آباد ہوگی جنکو پہلے بڑی تکلیف دی گئی تہی اور اب کمال شوکت سے آئیواے ہین جو اہل اسلام مختونون کے شریک ہونگے اور اول درجہ مختون اسماعیلی ہین دیکہو فصل ۱۷ تکومین کو اور بیشک زمانہ مسیحیون آباد ہوکر پہر کبہی اہل اسلام مختونون سے نہ نکلونگی جیسے فصل ۵۲ مین فرماتا ہے ۱ - اے صیہون بیدار ہو کر اپنا زور پہن اور اے شہر مقدس اپنی زینت کا لباس پہن کیونکہ غیر مختون و ناپاک تجمین داخل نہون گے اور پہر مسیح کی پہلی تکالیف کا زمانہ یاد دلاتا ہی جو مصر مین رہنے پہر اشوریون سے یہود یون کی قید کا ذکر کرتا ہے اور پہر اونکی گرفتاری کا رومیہ سے بیان کرتا ہی پہر خوشخبری اونکی آزادی کے زمانۂ اسلام کی بیان کرتا ہے تا زمانہ بازگشت مسیح اور فصل ۵۳ مین مسیح کے اول و بازگرد کے حالات ہین جیسے رکہول مین لکہے ہوے ہین حاجت بیان نہین اور وہ سراسر قرآن شریف کو موافق ہین جسمین وفات کا ہونے کے بیان و مقام پر کیا ہے اور جو دوسری امید ہین لوگون کی تطبیق ہمکنے کی ہے اور فصل ۵۴ شیعا مین خاص زمانۂ اہل اسلام کا حال ہی جسکی تفسیر فصل چہارم نامہ گلتیون مین کی ہی کہ اس فصل کی مطابق دو عہد ہین کہ سارا وہاجر دو عورتون کی اولاد سے اشارہ ہو دیا ہے عبارت کہنہ سے ہی عرب مین اولاد ہاجر ہین مقابل حر مسلم یہود یہ کی سنہ اور جیسے طور سینی موسیٰ کی کوہ حوریب عبارت ہے ویسے کوہ سینا کہ سے عبارت ہی اور نصاریٰ رومیہ اور یاجوج والی روس و ماجوج جنکی نسبت کافر رہنا ہی لکہا ہے اس فصل کا مطلب وہ نہ سمجہینگے کیونکہ اونکو وعید کی مطابق ہی فصل ۵۴ شیعا ری اے بانجہ تو جو نہین جنتی تہی (یعنی اے کلیسیہ عرب تجہ مین جو نہی پیدا ہونا تہا) خوشی سے للکار تو جو حاملہ نہوتی تہی وجد کرکے گا اور خوشی سے چلا کیونکہ خداوند فرماتا ہے کہ بیکس چہوڑی ہوی کی اولاد (یعنی ہاجر کی) شوہر والی (یعنی سارہ کی) کی اولاد سے زیادہ ہین اپنے خیمہ کے مقام کو بڑہاؤ۔ ہان اپنی مسکنون کے پردے پہیلاؤ دریغ مت کرو اپنی ڈوریان لمبی کرو اور اپنی میخین مضبوط ۳ اسلئے کہ تو داہنے و بائین طرف بڑہیگی اور تیری نسل قومونکی وارث ہوگی اور اوجاڑ شہرون کو بساویگی (جو رومیہ نے قوم یہود کے کئے ۴ مت ڈر کہ پریشان نہوگی تو مت گہبرا کہ تو پہر رسوا نہوگی کہ تو اپنی جوانی کی ننگ پہول جاویگی اور اپنی بیوگی کی عار پہر یاد نکریگی ۵ کیونکہ تیرا خالق تیرا شوہر ہے اوسکا نام رب الافواج ہے اور تیرا انجات دینوالا اسرائیل کا قدوس ہے وہ ساری زمین کا صاحب کہلاویگا ۶ - کیونکہ تیرا خدا کہتا ہے کہ خداوند نے تجہے جو طلاق کی ہوئی اور دل آزردہ عورت کی سی اور جوانی مین کی ایک جورو کی گئی ہو پہر بلایا ہے ۷ - مینو ایکدم کے لئے تجہے چہوڑ دیا لیکن ابہ مین بہت سی مہربانیون کی ساتہ تجہے سمیٹ لونگا ۸ - قہر کی شدت کے حال مین مینے اپنا منہ تجہسے ایک لمحہ چہپایا پر اب تین ابدی عنایت سے تجہپر رحم کرونگا خداوند تیرا بچانیوالا یون فرماتا ہے ۹ - کہ میرا آگیہ نوح کے پانی کا سا معاملہ ہے کہ جسطرح مینے قسم کہائی کہ پہر زمین پر نوح کا سا طوفان نا ویگا اسطرح مینے قسم کہائی کہ تجہپر قہر نہ کرونگا اور تجہکو نہ گہرکون گا ۱۰ - پہاڑ تو جاتے رہین اور کوہ ہل جائین پر میری مہربانی تجہپر سے کبہی غائب نہوگی اور میری صلح کا عہد کبہی جنبش نکریگا خداوند جو تیرا رحم کرنیوالا ہے یون فرماتا ہی ۱۱ - اے تو جو آزردہ خاطر ہے اور آندہے کی تجہالی ہوئی ہے اور تسلی سے محروم ہے دیکہ کہ تیرا پتہرون کو سرمہ سے لگاؤنگا اور تیری بنیاد نیلمون سے ڈالونگا ۱۲ - مین تیری فصیلون کو لعلون سے اور تیرے پہاٹکون کو چمکتے ہوے جواہر سے اور تیرے سارے احاطے بیش قیمت پتہرون سے بناؤنگا ۱۳ - اور تیرے سب فرزند یہی خداوند سے تعلیم پاوینگے اور تیرے فرزندونکی سلامتی کامل ہوگی ۱۴ - تو راستبازی سے کامل ہو جاویگی تو ظلم سے (یعنی کوئے) دور رہیگی تو نہ ڈریگی اور گہبراہٹ کہ وہ تیرے قریب نہ آویگی ۱۵ - ممکن ہے کہ وہ (یعنی کافر) کہ ہی اکٹہے آئین پر میرے حکم سے نہین جو کوئی تیرے برخلاف جمع ہون (جیسے زمانۂ مترکون مین) اونون کو تیرے سبب سے گر جانا پڑیگا (دیکہو سنہ ۱۴ - دیکہو مینے سنار کو پیدا کیا جو کوئلے آگ مین ڈال کے ہوا پہونکتا ہے اور اپنے کام کے لئے ہتیار نکالتا ہے اور غارتگر کو خراب کرنے کے لئے پیدا کیا ۱۷ - لیکن کوئی ہتیار جو تیری برخلاف بنایا گیا کامیاب نہ آویگا اور جو زبان عدالت مین تجہپر چلیگی تو اوسے مجرم کریگی وہ خداوند کے بندون کی میراث ہے اور وہ نیکی راستبازی مجہسے ہے خداوند فرماتا ہی انتہی دیکہو اس فصل مین کسقدر عہد و وعدہ اولاد ہاجر کو ہین اور اس فصل کے مطالعہ سے صاف ظاہر ہوا کہ نامہ گلتیون کی فصل ہین جو اولاد اسمٰعیل کو بلا وعدہ کہا ہوا قبل از زمانۂ اسلام کہا ہے اور وعدہ و عہد حقانیت کا زمانۂ اسلام کی نسبت ثابت کرتا ہی چنانچہ فصل مذکور کو اولاد اسمٰعیل سے خاص کرتا ہی

ورنہ تضاد کلام پولوس میں ثابت ہوا اور اس فصل کی مطابق مضمون سورہ ضحیٰ سمجھنا چاہئے کہ پیغمبر کو خطاب بنظر قوم کے ہو دیکھو یشعیا کو وقت میں ہاجر کو عرصہ صدہا سال کا ہو چکا تھا مگر خطاب اونکی اولاد کا منسوب بہ ہاجر ہوا اور جو اہل اسلام پر زبان درازی کرتا ہے بفضلہ تعالیٰ سب کو جواب شافی دیا جاتا ہے بخلاف دوسروں کے کہ اونکو اہل اسلام کو سوا اونکا نہیں آتا **تنبیہ سیزدہم** فصل ۵۵ یشعیا کے اوائل میں دو وعدہ ہیں ایک اسلامی عہد ابدی کا جو ایام تازگی بخش ہزار ہفتم ہے دوسری مسیح کی آمد کا مسیح علیہ السلام کی نسبت پیشینگوئی جو نسل داؤد سے بنظر اسکے ہوئی کہ یوسف داؤد کی کے آپ متبنیٰ تھے لیکن یہود داؤد کی بھی فنون پر شہر ہو پہنچے جو اوپر مسیح سے آنوالی تھیں اور پہلی مرتبہ مسیح سے بعد غیر قومیں رہتے جو شرفیاب ہدایت ہوئیں پس مراد قوموں سے یہاں پر غیر قومیں حسب انجیل ہیں جیسے درس ۱۱ و ۱۲ فصل دوم نامہ افسیوں اسپر گواہ ہے **تنبیہ چہاردہم** فصل ۵۶ یشعیا میں سبت کی تاکید ہے جو بابت زمانہ اسلام کے ایک مقرری تعظیم ہے اور مسیح ہی انتظار حضور بنی سبتی کی بابت فصل ۲۴ متی میں تاکید کرگئے والضرورۃ تبیح المحظورات کی مطابق سبت کے دن کام کرنیکو عذر بوقت ضرورت فرما گئے اور قرآن مجید سے حسب آیت **ھل ینظرون الا ان یاتیھم اللہ فی ظلل من الغمام** سے نبوت خاتم الانبیاء سے انتظار سبت جاتا رہا کیونکہ نبی سبتی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود تشریف لے آئے اور فصل مذکور میں پیشینگوئی ہے مسیح کی نجات سے جو غیر قوم رومیہ کو چندے حاصل ہوئی پس جب تک وہ سبت کا انتظار بجا لاتی کرتے رہے اور مسیح کا انتظار کرتے رہے اونکی قربانیاں سوختنی وغیرہ منظور ہوتی رہیں اور جبکہ انہوں نے مسیح کو نا مانا تو قربانی سوختنی اٹھ گئی یہود کے علماء درس ۷ فصل ہذا کا مطلب غلط سمجھے جو زمانہ اسلام میں قربانی سوختنی کا عود خیال کر رہے تھے اور ہمیشہ مقبول ہونا قربانی سوختنی کا بشرط فرمان برداری مسیح علیہ السلام مقرر تھا **تنبیہ پانزدہم** فصل ۶۶ یشعیا میں یہود کی ناشائستگی و بربادی کا بیان ہے ودیسے بسبب اس غیرت کے جو مسیح سے سرکشی کی پہر درس ۱۶ سے اونکی آبادی کا بیان ہے جو اہل اسلام سے ہوئی تا آنکہ درس ۲۰ میں نام مبارک عمر کا ترجمہ آباد کنندہ کرکے ہے غالباً اس مقام سے عرب عاصم عمر کے نام کا قصہ مشہور ہے جو اہل بیت مقدس نے عرب عاصم کے لئے بیت مقدس کے دروازہ بوجہ کلید جانے عمر کے دادے کے نکھولے اور عمر فاروقؓ کے لئے کھولدئے اور درس ۲۱ میں کلام خدا قرآن کا ذکر ہے جو منجانب علیہ الصلوٰۃ والسلام میں پڑکر ساری قوموں اہل اسلام دامت مقصدہ یہود کی منہیں دہر بدہر یاد رہیگا **تنبیہ شانزدہم** فصل ۶۰ یشعیا کی تفصیل میں مخفی نہ ہے کہ اس فصل میں وہ وہ اسلامی خصوصیات مذکور ہیں جسکا بیان مفصل بموجب طوالت کتاب ہے مگر کچھ مجملاً اس سے اطلاع دیجاتی ہے جسمیں کہ کے لفظ کا ترجمہ درس ۱۶ میں موجود ہے یعنی دودکا چوسنوالا اور جیسے یروشلم صیہون کی پہاڑی ویسے اہل اسلام کے کعبہ کو صیہون کی پہاڑی پر کہتے ہیں دیکھو کتب سیر مثل معراج النبوۃ کو جسمیں کعبہ کی پہاڑی کو صیہون کہا ہے اور بیت مقدس و کعبہ میں حسب فصل ۴ نامہ گلتیوں کے بہت کچھ تشبیہ ہے اور حسب درس ۱۴ مذکور کے چنگیزی ترکوں کو دیکھو کہ کیسے اہل اسلام کے مقابل تھے تو انکی اولاد جو نسل عیفا بن مدین ہے ہیں کیسے تابع اسلام ہو کر حسب درس ششم کے اونکی اونٹنیوں کی کثرت و خوبی کا ذکر ہے اور جیسے چنگیزی دسلجوقی عیفا بن مدین بن قنطوراہ حرم ابراہیم علیہ السلام سے ہیں اور بطابق حدیث صحیح کے جیسے چنگیزیوں سے تیسرا طبقہ عرب پر بنی قنطوراہ کا ہوا اور سلطنت عرب کی جاتی رہی ویسے مدیان بن قنطوراہ عیفا بن مدین کی نسل سے ترک عثمانیہ ہیں اونکی طرف سے دیکھو مکہ پر جو ان اونٹنیاں کیسے سج کر آتی ہیں اور کستقدر بنی قنطوراہ اونٹوں پر چڑھ کر جمع ہوتے ہیں اور کیسا شوکت کا گھر کعبہ ہوا ہے اور دیکھو بحری ممالک کیسی راہ تکتے ہیں بالخصوص جادہ کے لوگ بکثرت حج ہوتے ہیں جو تارسیس بن یونان کی نسل سے ممالک بنان چین و جاپان و جادہ میں رہتے ہیں کہ جاپان و جادہ کے لفظ کی اصل یونان سے ظاہر ہے اور مقدمات سابقہ میں اوسکی تحقیق گذر گئی اور ظالم سے مراد مشرک ہیں کہ مکہ پر مسلط ہو سکے اور بسا سے مراد اہل سنہ ہو سکتے ہیں اور ہنے قاعدہ ہی پہلے مقدمہ میں لکھا ہے کہ کلمہ سے اکثر حضرات کی اکثریہ مراد ہوتے ہیں پس حجاج پر وہ کا زور ہونا اولاً وہ مشرک و کافر تھے دوسرے منافی اکثریہ کو نہیں جیسے اس قاعدہ کی بابت کسی نامدین پولوس نے لکھا ہے کہ دیکھو الیاس فرماتے ہیں کہ میری سات کو کوئی نہیں رہا حالانکہ سات ہزار اونکی سات موجود تھے و بالفرض اگر مراد اس فصل میں بیت مقدس سے ہو تو بھی زمانہ عمر فاروقؓ سے برباد نہیں ہوئی گو ایک زمانہ کر دسیٹ میں نصاریٰ مسلط ہوئے پر خوف کہاتے ہوئے اگر زمانہ بارد گر مسیح سے بالفرض بیت مقدس مراد بیجا ہو تو وہ اہل اسلام سے ہوگا جو مہدیؑ سے مخالفت حاصل کرینگے فصل ۶۰ یشعیا۔ ۱۔ اٹھ روشن ہو کہ تیری روشنی آئی اور خداوند کے جلال نے تجھ پر طلوع کیا۔ ۲۔ کہ دیکھ تاریکی زمین پر چھائی جائیگی اور تیرگی قوموں پر لیکن خداوند تجھ پر طلوع ہوگا اور اوسکا جلال تجھ پر نمود ہوگا۔ ۳۔ اور قومیں تیری روشنی میں اور شاہان تیرے طلوع کی تجلی میں چلینگے ۴۔ اپنی آنکھیں اوٹھا کر چاروں طرف نگاہ کر دے سب کے سب اکٹھے ہوتے ہیں وہ تجھ پاس آتے ہیں تیرے بیٹے دور سے آوینگے اور تیری بیٹیاں گود میں اوٹھائی جاوینگی ۵۔ تب تو دیکھیگی اور روشن ہوگی ہاں تیرا دل اُچھلیگا اور کشادہ ہوگا کیونکہ سمندر کی فراوانی تیری طرف پھریگی۔ اور قوموں کی دولت تیرے پاس فراہم ہوگی ۶۔ اونٹنیاں کثرت سے اگر تجھے چھا لینگی مدیان وعیفہ کے جوان اونٹنیاں وہ سب سبا کی ہیں آوینگی ۷۔ قیدار کی ساری بھیڑیں تیرے پاس جمع ہونگی نبیط کے مینڈھے تیری خدمت میں حاضر ہونگے وہ میری منظوری کے واسطے میرے مذبح پر چڑھائے جاوینگے اور میں اپنی شوکت کے گھر کو زرگی دونگا ۸۔ یہ کون ہیں جو بدلی کی طرح اُڑتے ہیں اور کبوتروں کی طرح اپنی کابک کی طرف ۹۔ یقیناً بحری ممالک میری راہ تکینگے اور ترشیس کے جہاز پہلے آوینگے کہ تیرے بیٹوں کو انکی روپے اور سونے سمیت دور سے خداوند تیرے

خداوند اسرائیل کے قدوس کے نام کے لئے لادین کیونکہ اس نے تجھے بزرگی دی ہے ۱۰- اور اجنبیوں کی بیٹی تیری دیواریں اٹھائیں گی اور ان کے بادشاہ تیری خدمت گذاری کریں گے اگرچہ میں نے اپنے قہر سے تجھے مارا پر اپنی مہربانی سے میں تجھ پر رحم کروں گا ۱۱- اور تیری پیاٹکیں نت کھلی رہیں گی دے وزارت کبھی بند نہوں گے تاکہ قوموں کی دولت کو تیرے پاس لادیں اور انکے بادشاہوں کو دھوم دھام کے ساتھ ۱۲- کہ وہ قوم اور وہ مملکت جو تیری خدمتگذاری نکریگی برباد ہو جاویگی ہاں وہ قومیں یکسر ہلاک کیجائینگی ۱۳- لبنان کا جلال تجھ پاس آویگا سرو صنوبر اور دیودار ایک ساتھ تاکہ میں اپنے مقدس مکان کو آراستہ کروں اور اپنے پاؤں کی کرسی کو رونق بخشوں ۱۴- اور تیرے ستانیوں کی بیٹے بھی تیرے آگے نیہوڑ کر ہوئی آوینگی ہاں وہ سب جنہوں نے تیری تحقیر کی تیرے پاؤں پر پڑینگی اور وے خداوند کا شہر اسرائیل کے قدوس صیہون تیرا نام رکھینگے ۱۵- اونکی بدلے کہ تو ترک کی گئی اور تجھ سے نفرت ہوئی ایسا کہ کسی آدمی نے تیری طرف گذر بھی نکیا میں تجھے شرافت دائمی اور پشت در پشت کے لوگوں کا سرور بناؤنگا ۱۶- قوموں کا دودھ بھی چوسیگی اور قوجانیگی کہ میں خداوند تیرا بچانیوالا اور میں یعقوب کا قادر تیرا چھڑانیوالا ہوں ۱۷- میں پیتل کی بدلے سونا لاؤں گا اور لوہے کی بدلے روپا اور لکڑی کی بدلے پیتل اور پتھروں کی بدلے لوہا اور میں تیرے حاکموں کو سلامتی اور تیرے عاملوں کو صداقت بناؤں گا ۱۸- آگے کو کبھی تیری سرزمین میں ظلم کی آواز سنی نجائیگی اور نہ کہ تیری حدوں میں خرابی یا بربادی کی تو اپنی دیواروں کا نام نجات اور اپنے دروازوں کا نام ستودگی (یعنی باب الحمد) رکھیگی ۱۹- آگے تیری روشنی دن کو سورج سے اور رات کو تیری چاندنی چاند سے نہوگی بلکہ خداوند تیرا ابدی نور اور تیرا خدا تیرا جلال ہوگا ۲۰- تیرا سورج پھر کبھی نہ ڈوبے گا اور تیرے چاند کا زوال نہوگا کیونکہ خداوند تیرا ابدی نور ہوگا اور تیرے ماتم کے دن آخر ہو جاوینگے ۲۱- اور تیرے لوگ سب کے سب راستباز ہونگے وہ ابتک سرزمین کے وارث اور میری لگائی ہوئی ٹہنی اور میرے ہاتھ کی کاریگری ہونگی تاکہ میری بزرگی ظاہر ہووے ۲۲- ایک چھوٹے سے ایک ہزار ہونگے اور ایک دیقر سے ایک قوی گروہ ہوگی میں خداوند آگے کہیں وقت میں یہ سب کچھ جلد کرونگا اس مقام سے تفسیر سورہ ضحیٰ دریافت کرنی چاہئے کہ خطاب نبی سے مراد امت ہے جیسے ہاجر سے مراد اولاد ہاجر یعنی ضال سے مراد قوم ہے جو قبل از نبوت گمراہ تھے اور یتیم سے عار گرفتہ جنہیں ہدایت نہ تھی و علی ہذا **تنبیہ ہفتم** واضح ہو کہ جیسے کورش کا بیقاد حسب رس اول فصل ۴۵ یشیعا علیہ السلام سے ملقب ہے ویسے فصل ۶۱ میں خود یشیعا مسکام مسیح کا فاذکرہے جو دولت اسلامی بادشاہت اسلام کی خوشخبری دینے والے تھے جس دولت کے سبب ٹوٹی ہوئی دلوں بالخصوص قوم یہود کے مومنین کے درست ہوئی اور یہود قیدی جو سخت بندگی کا لباس پہنے ہوئے تھے وہ خلاص ہوئے اور جو برباد ہو گئے تھے اطلال میں وہ چھوٹے جیسے سورہ احراف میں مذکور ہے گویا یہ تفسیر فصل ۱۸ استثنا کی اس مضمون کی ہے کہ یہود کے لئے کہ وہ نبی اسماعیلی مبعوث ہوں گے اور یہ زمانہ اسماعیلی دولت صداقت ابراہیمی کا ہے جو فصل ۱۵ میں تکوین کے ہے اور گو مسیح نے بھی بیشک خداوند کے سال مقبول اور ہمارے خداوند کے انتظام کے روز کے منادی کرنی جیسے درس ۴۸ فصل ۱۲ یوحنا میں حضرت احمدؐ کے جو بمعنی فاضی اور جزا دہندہ کے ہے خبر سنائی جیسے غمزدوں نے تسلی پائی لیکن اس مقام پر اور مسیح سے خود یشیعا میں جو بشارت دیتے ہیں کہ بیت مقدس کے نکالے ہوئے یہود کو جو ربیعہ کے زمانہ میں تباہ ہوئے تھے زمانۂ اسلام میں ٹہکانہ ہوگا کہ نوحہ کی جگہ خوشی کا روغن چڑھایا گیا اور اوداسی کی بدلے ستایش کا خلعت بخشا گیا تا آخر فصل قابل دید ہے فصل ۶۱ یشیعا خداوند خدا کی روح مجھ پر ہے کیونکہ خداوند نے مجھے مسیح کیا تاکہ میں مصیبت زدوں کو خوشخبری دوں اسلئے مجھے بھیجا ہے کہ میں ٹوٹے دلوں کو درست کروں اور قیدیوں کے لئے چھوٹنے اور بندے ہوؤں کے لئے قید سے نکلنے کی منادی کروں کہ خداوند کے سال مقبول اور ہمارے خدا کے انتظام کے روز کا اشتہار دوں اور ان سب کو جو غمزدہ ہیں تسلی بخشوں ۳- کہ صیہون کے غمزدوں کے لئے ٹہکانہ کروں کہ انکو راکھ کی بدلے پگڑی اور نوحہ کی جگہ خوشی کا روغن اور غم اور اداسی کی بدلے ستایش کا خلعت بخشوں تاکہ صداقت کے درخت اور خداوند کے لگائے ہوئے پودے کہلائیں کہ اوسکا جلال ظاہر ہو تا آخر فصل مطالعہ کیجاوے اور عہد ابدی سے درس ۸ میں مراد عہد اسلام مقرری بات ہے **تنبیہ ہشتم** فصل ۶۲ یشیعا میں صیہون سے مراد پہاڑی بیت مقدس کی ہے جو رومیہ سے برباد ہو کر اہل اسلام سے شاد ہوئی و مخمون کر کے فصل ۵۲ یشیعا میں لکھے ہوئے ہیں جیسے دو میہ کا لے گئے اور درس ۱۱ میں مراد نجات دہندہ سے عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہیں یا مسیح جو بار دگر تشریف لاوینگے زیادہ ظاہر ہے **تنبیہ نوزدہم** فصل ۶۳ یشیعا میں مراد سرخ لباس سے جو اردم کی راہ سے ممالک مقدس میں آیا ہو جیسے یہودیوں مثل درخت انگور کا خون کیا ہو وہی شیلو برباد کرنیوالی قوم یہود کے مسیح ہیں جنہوں نے انکے پڑے انگوری شراب میں سرخ کئے یعنی یہودیوں کا اپنی دعا سے خون کیا اور یشیعا علیہ السلام فقیر قوم یہود کو جو زمانہ مسیح و نزول روح قدس میں ایمان نہ لاکر تباہ ہوگئے بشارت دیتے ہیں کہ زمانہ اسلام میں پھر شاد ہونگے نقل عبارت موجب تطویل کتاب ہے اور ترجمہ کتاب یشیعا کے بکثرت اکثر زبان میں موجود ہیں فصل ۶۴ یشیعا میں بھی زمانہ اسلام کی شوکت کا بیان ہے اور جسکے سبب سی بیت مقدس صیہون کی پہاڑی پھر آباد ہوئی خاصکر عمر فاروقؓ سے اور یشیعا علیہ السلام خدا تعالیٰ سے اوس زمانہ کی بابت دعا کرتے ہیں کہ خدا لاوے **تنبیہ بستم** فصل ۶۵ یشیعا قابل غور ہے کہ مطلب درس اول ہیں اول لوگوں سے جنہوں نے خدا سے نہ مانگا دوئم ہوئی یعنے کہا مجھے دیکھ کون لوگ ہیں قوم یہود سے بعض جو اسلام لانے مراد دنسے عرب والی لیتے ہیں پر یہ امر غلط ہے کہ عرب والی اولاد اسمعیل قوم خدا نہ کہلاتے تھے نہ کہ نسل حضرت ابراہیم سے ہیں بلکہ تحقیق کی راہ سے مراد اونسے غرقوم یہود ہیں

جیسے فصل ۴ نامۂ رومیہ اور فصل دوم نامہ افسس اور پر گواہ ہے اور بغیر قوم ہونا اونکا صاف ہے فصل دہم نامہ رومیون وغیرہ سے ظاہر ہے اور بیشک اس صورت سے اسلامیون کا رتبہ اعلیٰ ہے خلاصہ اوسکا یہ ہے کہ زمانہ مسیح مین قوم یہود سے خدا تعالیٰ نے منہ پھیرا اور وہ زیادہ ہونہ اور قوم رومیہ غیر قوم کی طرف توجہ ہوئی کہ عیسیٰ پر اکثر یہود ایمان نہ لائے پھر بربادی کے حسب درس ۸ کے ایک نسل یعقوب مثل نسل افرایم بن یوسف بن یعقوب سے مثل عبد الحد بن سلام و نسل یہود اسے مثل کعب احبار کو جو بہت سی پاکیزہ قوم یہود سے ہین اسلام لائے اوسکی برکت کا وعدہ زمانہ اسلام سے دیتا ہے اور یہ وہ زمانہ متبرک اسلامی حسب درس ۱۶ فصل ہذا کے ہے کہ جو کوئی دعاے خیر کرے وہ خدا تعالیٰ اسے دعاے خیر کرے اور جو قسم کہاوے وہ خدا کی قسم کہاوے جسمین حسب درس ۱۶ کے آسمان نیا زمین نئی یعنی عہد جداگانہ ہوے جسکا نبی جداگانہ عظیم الشان ہے بخلاف زمانہ مسیح کے کہ اونکی ان قسم کی ممانعت تھی ہماری اس تمہید کے بعد مطلب فصل ۶۵ مخفی نہین **تنبیہ بست و یکم** فصل ۶۶ یشعیا مین یہی زمانہ اسلام کا بیان ہے جسمین نئی زمین اور نیا آسمان بنا کر نئی اجگام اور نیا عہد ہوا اور وہ جو یہود کی قوم کی بربادی زمانہ بعد مسیح مین اونکے ایمان نہ لانے کے سبب ہوئی تھے اونکی آبادی اسلام کے زمانہ مین ہوئی پس غور فرماوین کہ کوئی امر مخفی ہمارے تحریر سے نہ رہیگا۔

فائدہ ہمارے پہلے علمانے اکثر جو اس کتاب سے لکھا وہ بطور اجمال اور جگہ بجگہ کے خلاصہ سے لکھا ہے مثلاً بکری چرانے والون مین دولت کا آنا فصل ۶۰ یشعیا سے لکھا ہے جو فیدار کی بکریون کا ذکر ہے اور نیز درس ۱۱ فصل ۶۰ یشعیا مین اسکی طرف اشارہ ہے اور علیٰ ہذا اور اس کتاب مین عجب عجب مطالب ہین مگر اشارہ تسلسل اسکو سمجھا سکتے ہین جو ایماندار ہین اور بے ایمان بہت سے امور اپنی بے ایمانی سے کب جان سکتا ہے اور بعض اہل اسلام نے جو بعض اسی کتاب کی شرح بھی کی تو بنظر پادریون کی ہدایت الٰہی کے لکھے کہ وہ جو ہر ایک امور اسلامی کو بناحق مسیح سے متعلق کرتے مین انہون نے ایسا کیا کہ اکثر مسیح کی صفائح جو اوراول و بالخصوص بادگر آنے مین متعلق ہین وہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے متعلق کئے ایسے ہی جو امور ذوالقرنین کیساتھ متعلق تھے وہ ہی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے متعلق کئے ایسے ہی جو امور ذوالقرنین کیساتھ علیہ السلام سے متعلق تھے وہ ہی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے متعلق کئے پر اس فقیر کو مطلب کسی کی رد و قدح سے نہین اصل مطلب جو انجیل کے ہی خلاف نہو نہ حواریون کی تحریر کے بلکہ مطابق انجیل و قرآن و حدیث و اقوال حضرات صوفیہ کے مواشارہ کیا واللہ یھدی السبیل **اطلاع بستم** کتاب دو نمبر یرمیاہ کی پیشینگوئی مین مشتمل ہے دو فصل پر **فصل اول** کتاب یرمیاہ کی کا ذکر بخت نصر سے ہے اور یہود کو تعلیم ہے کہ بغداد کے شہر پر بخت نصر نے حملہ کیا ہے اوس سے مخالفت نکرو اور مصر کو نہ جاؤ مگر انہون نے یرمیاہ راست گو نبی کا کہنا نکیا بلکہ مقابلہ کیا اور مصر کو بھاگے اور وہ تباہ ہوے اور ستر سال تک پہلی فتح بخت نصر سے جو سنہ قبل مسیح مین ہوئی بیت مقدس کا برباد رہنا اور ستر سال بعد کورش ذوالقرنین صاحب جاہ عظیم الشان سے بخت نصر یونکی بربادی اور یہود کے آباد ہونے کی خبر دی جسمین یہودی بڑے مالدار اولاد والے ہو جاوین اور اونمین مسیح کی ولادت اور یہود کی مسیح سے سرکشی و رومیہ سے اونکی بربادی اور زمانہ اسلام مین اونکی پھر کر آبادی اور رونق پانا اور بار دگر زمانہ مسیح کی بڑی رونق کی خبر کتاب ہذا مین ہی مشتمل ہے یہ فصل چار تنبیہون پر **تنبیہ اول** پوشیدہ نرہے کہ فصل اول کے درس ۱۲ مین درخت بادام کی ڈالی سے مراد قوم یہود ہے اور درس ۱۳ مین اولیٰ دیگ سے جسکا رخ اترے ہے جو یہود پر بربادی لائی مراد رومیہ اُترنے والون سے ہے اور فصل دوم سے اوسکو وجہ بربادی بتلائی جاتی ہے اور انکو کہا جاتا ہے جیسے درس دہم مین کہ کیتیون کے ساطون مین دیکھو جو رسول کے مغرب مین جزیرہ صقلیہ ہے اور قیدار مین سوچو یعنی مکہ مین جو بت پرست اکثر ہو گئے تھے اور دیکھو کہ ایسی بات کہین ہوئی ہے جیسی کہ یہ بات ہو کیا کسی قوم نے اپنے الٰہون کو جو حقیقت مین الٰہ نہین بدل ڈالا برعکس قوم نے اپنے جلال کو یعنی جو زمانہ مسیح مین توحید پھیلانے والی تھی اوس سے کہ بے نفع ہے۔ بدل ڈالا کہ اپنے ملانون کے کہنے کو خدا کے کہنے کی برابر سمجھا کہ شرک کی قسم ہے پھر درس ۱۳ مین فرماتا ہے کہ انہون نے مجھے دو برائیان کین ایک جیتے پانی کی سوتے کو (کہ عبارت مسیح ہے) چھوڑ دیا اور اپنے لئے حوض کھودی جسمین پانی نہ ٹھہر سکتا اور شہر جل گیا جو رومیہ نے جلایا اور جو مصر کو گئے تو تخفیش جو مصریون ہی وہ ہی تیرا چاندا کہا جاویگا اور تیرو جو یہود کے پانی پینے سے جو مصر کی راہ مین ہی اور اسور مین پھرجانے سے کیا مطلب تہا اگر تو خدا کے کلام کو مانتا اور یہود مین خدا نے مسیح سے ناک لگائی پر یہود کم قدر انگور کی طرف مائل ہوے کہ تا درس ۱۱ فصل ۳ یہود کی بربادی کا بیان ہے پھر درس ۱۲ فصل ۱ کو سے اوس آبادی کا بیان ہے جسمین اتروالی قومین رومیہ وغیرہ تباہون وہ خاص زمانہ اسلام کا ہے جسمین متفرق مقامات سے قوم یہود بیت مقدس مین آئی اور امون پایا اور اہل اسلام مقدس اونکے اوستاد بنے انہون نے اسلام کی خوبی و دانائی بھی اوسوقت سے جبکہ وہ اسلام لائے صندوق سکینہ کا خیال تک اونکے دل مین نہین آیا جو اوسکے مفقود ہونے سے اونکو بڑا خیال رہتا تہا اور اوسوقت جو رسول کی چٹان رب العالمین کا تخت کہلاتا ہے اور ساری قومین جمع ہونگین۔ اور درس قوم اسرائیل اور بنی یہوداہ مین جو ہمیشہ سے جدا گے رہتی تہی سب ایک بہائی ہو کر مل گئے اور حسب فرمودہ یرمیاہ کی رویہ ایک مرتبہ کردسیط مین جمع ہی ہوے پر خدا تعالیٰ نے اونکو زبان سے نکال باہر کیا یہ بیان تا درس ۲۰ فصل ۳ مین ہی ہر درس ۲۰ مین اونکی ویرانی کی وجہ اور اونکی آبادی کے زمانہ کا اسلام سے ذکر فرماکے پھر درس ۲۱ فصل ۴ سے اونکی بربادی کا بیان ہوتا ہے تا درس ۱۸ فصل ۵ پھر زمانہ اسلام سے تسلی اونکی کرتا ہے اور پھر اونکی تبراتین بیان کرتا ہے جس سے وہ برباد ہوکر جو بنکی کاہن اونمین مثل شاہ لیمن وجلال ہوتی جو کہتے تہے کہ جو رسلم پر کبھی برباد نہوگی جبکہ طوس رومی اترکر اینر خرماتا ہے جسکا بیان درس اول فصل ۱۰ مین اترواتی کرکے ہے کہ تا فصل ۱۵ اونکی بربادی کا ذکر ہے بعض مقام پر اونکی

کمال ویرانی کا اور کہیں اشارہ اونکی آبادی کا کیا گیا ہے جیسے درس ۸ فصل ۱۵ سے جو زمانہ اسلام میں اونکی آبادی ہوئی پھر فصل ۶۰ میں اونکی اسی بربادی کا بیان ہے پھر درس ۱۴ سے اونکو تسلی ہے اور پھر فصل ۱۷ میں اونکی بربادی کا بیان ہے اور تاکید پر تاکید کی حکم ہے کہ سبت کے روز کچھ کام نکرو جو بابت تعظیم نبی ہزار ہفتمی ختم المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقرر ہوا ہے **تنبیہ دوم** فصل ۱۸ میں حیاسے اوس بربادی کا بیان ہے جو یروشلم والوں سے بیت مقدس اعنی بابل والوں سے تیلہ ہوئی اور تا فصل ۲۴ بربادی مذکورہ کا ذکر ہے اور فصل ۲۳ سے اونکی اس آبادی کا ذکر ہے جو اس ویرانی کے بعد ذوالقرنین کورش علیہ السلام نے کی کہ ساری قوم یہود کو مشرق مغرب جنوب وشمال سے جمع کیا گویا وہ ایک شاخ تھی دوسری کی نسل سے جو داؤد کی اولاد کے لئے صداقت کی شاخ ہوئی نہ انکہ داؤد یہوداسے وہ نکلی جیسے فصل ۳۳ یشیاہ سے گذر گیا اور میں اپنی نبی اعظم کی نسبت لفظ شاخ جو داؤد کے واسطے صداقت کے ہو استعمال کرنا پسند نہیں کرتا بلکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے وہ الفاظ زبور داؤد میں بنظر خلافت ہیں جو خدا تعالیٰ کے لئے بولے جاتے ہیں اور ذوالقرنین نے حسب قرآن مجید جا بجا سیر کی اور یہود کو خلاص کر کے ممالک مقدس میں بسایا اور یہ پیشینگوئی مطابق فصل ۹ کی ہے چنانچہ درس نہم فصل ۲۳ سے مطابق فصل ۲۹ کی جنیوں حد دنگلو اور یہوداوہ سی قوم اسرائیل کی مذمت فرماتے ہیں جس سے وہ دانگے انسوے بابلی سخت نصرسے برباد ہوئی تا درس ۳ فصل ۲۴ لیکن وہ جو بابل میں گرفتار ہو کر گئے اونکی قید ہو کر وہ پھر خلاص ہوں گے کہ وہ خدا کے لوگ ہوں گے اور اللہ تعالیٰ اونکا ہوگا یعنی جبکہ بدریوذ والقرنین خلاص ہوں گے اور برے اچھے بنی قوم کے بری لوگ جا بجا خراب ہوں گے اور فصل ۲۵ میں قوم یہود کی بربادی کا ذکر بخت نصر سے کر کے درس ۱۲ میں ستر سال کی میعاد ڈال کے بابل کی بربادی کا ذکر فرماتا ہے جو کورش کیہاتھ دینے کی اور یہود کو بسایا اور درس ۱۳ میں پھر یہود کی بربادی کا ذکر فرماتا ہے جو پہلے کتاب پر میاہ میں رومیہ سی لکھی ہوئی ہے اور درس ۱۴ میں اونکی دیسمکہ بربادی کا بیان ہے جو اہل اسلام سے ہوئی اور درس ۱۵ سے ساری اون بے ایمانوں پر خدا کی تلوار چلنے کا ذکر ہے اس مقام سے معنی آیت وان من قریۃ الا نحن مھلکوھا قبل یوم القیٰمۃ او معذبوھا عذابا شدیدا کے دریافت کرنے چاہئیں چنانچہ خدا کی تلوار پہلے نو کفار یہود پر چلی اور کفار یہود کی تباہی کے بعد اونکے مقابلین رومیہ پر اہل اسلام کی تلوار چلی اور اہل اسلام کی تلوار حد سے بڑھ کر یہود پر اور جو اسکے گرد والے تھے چلی اور خوبی یہ ہے کہ عدالت خدا اوس سے ظاہر ہوئی اور فلسطین پر تغلب ہوئی اور مقلون وغیرہ وعقرون واشدود پر چلی اور ادوم تیلہ ہی ہو گیا اور بنی سواب وبنی عمون پر چلی اور صور وصیدا فتح ہوئے اور سمندر پار کے بحری ممالک کے بادشاہ قابو میں آئے دوران ابوا کے قیداری وتیمہ مدینہ کے منکرین اور عرب کے ساری بادشاہ اور زمری بن ارایج بن یہود اور ایران کی مملکت اور ماوہ کی جہانگیری ذوالقرنین کو ش تھے اور اتر کے ساری بادشاہ جو مقابل ہوئے اور سوای یاجوج والی روس وماجوج کے دنیا کے سارے بادشاہ نزدیک ودور پر اہل اسلام کی فتح نمایاں ہوئی اور شیشک بابل سے عبارت نہیں بلکہ دور کا کوئی ملک ہے جیسا اسلام کی فتح من بعد ہوئی ہے چنانچہ درس ۱۰ سے ہے کہ رب الافواج فرماتا ہے اسلئے تو ان باتو نکی فکر نہ کر نکیوادکی مخالفت میں نبوت کریگا اور اولئے کہیگا کہ خداوند بلندی پر سے گرجے گا اور اپنے مقدس مکان سے آواز سنا دیگا وہ بڑی زور شور سے اپنی چراگاہ کے اوپر گرجے گا انکور مارنے والوں کی مانند وہ زمین کے سارے باشندوں کو للکاریگا (چنانچہ مدینہ سے فرمان بڑی بڑی بادشاہوں کو لکھے گئے کہ ایمان لاؤ سلامت رہوگے ورنہ تمسے ملک چھین لیا جاویگا) ایک خوفناک زمین کی سرحدوں تک پہونچا ہے کہ خداوند قوموں سے جھگڑیگا وہ ساری بشر کی عدالت کریگا وہ شریروں کو تلوار کے حوالے کریگا (اس مقام پر دعوی انکا جہاد حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کر رہے ہوں اور انکار کی دلیل خدا کی مقابل قائم کریں تا آخر فصل قابل دید ہے **تنبیہ سوم** فصل ۲۶ میں یرمیاہ علیہ السلام کی نصائح کا ذکر ہے جو بادشاہ کو کہیں اور فصل ۲۷ میں بخت نصر واہ سکی بیٹے اویل مردوک اور بلوتی بیلشصر کی سلطنت کا بیان ہے جسکی سلطنت ادوم وبنی موآب بنی عمون وصور وصیدا پر ہوئی اور جھوٹے انبیاء نے کہا تھا کہ بخت نصر جو شتہ قبل مسیح میں جو کچھ بیت مقدس کے برتن لیگیا ہے وہ ہی واپس کردیگا تو یرمیاہ نے فرمایا کہ واپس کرنا کیا معنی جو رہے ہیں وہ بھی بیت مقدس سے لیجاوینگا اور تباہ کریگا۔ اور ایسا ہی ہوا اور فصل ۲۸ میں اس نزاع کا ذکر ہے کہ یرمیاہ صادق وحنینیاہ نبی کاذب میں بابت مذکورہ واقع ہوئی کہ بدہ علیہ یرمیاہ سے حنینیاہ مرگیا اور فصل ۲۹ کا مطلب صاف فصل ۲۴ کی مطابق ہے جسمیں ذوالقرنین کورش کے وسیلے قیدیوں کی خلاصی اور دوسرو نکی تباہی کا ذکر ہے بخت نصر دوبار تو سالی سے یرمیاہ کی مخالفت سے اوپر آئی اور فصل ۳۰ یرمیاہ میں حکم ہے کہ ساری باتیں جو میں نے تجکو کہی ہیں لکھ یعنی جو اونکی بربادی پہلے بخت نصر سے واونکی دوسری شاہ بابل مذکور سے ہوئی اونکی آبادی ذوالقرنین کیقباد سے ہوئی اور دوسری بربادی رومیہ سی ہوئی اور یہود کی آبادی اہل اسلام سے ہوئی اور فصل ۳۱ کو میں بابل سے خلاص کا ذکر کیا تا درس ۱۴ فصل ۳۱ پھر تمام کیا پھر درس ۱۵ سے اونکی دوسری بربادی کا شروع بتلایا وہ جو زمانہ ولادت مسیح میں حسب درس ۱۷ و ۱۸ فصل دوم متی کے ہیرودس یہود نے مسیح کے شبہ میں دارالامن افرنج کے دو دو سال تک کے بچے قتل کئے اور افرنج اس سبب سے غیر ملکوں میں بھاگ گئے چنانچہ علیہ بن اسماعیل کے شہر یثرب میں آئے غالباً بنی قینقاع اونمیں سے تھے جنمیں عبداللہ بن سلام انہیکو بھی سمجھا کرتے ہیں اور اونکی قوم جو ایمان لائے پر وہ مسیح وانجیل کو نہ مانتے تھے تو قابل تنبیہ تھے تو اللہ تعالیٰ نے اونکی تنبیہ کو آیت یاایھا الذین اٰمنوا اٰمنوا باللہ ورسولہ نازل کی اور قوم عبداللہ مسیح وانجیل کی اس تنبیہ سے مستفید ہوئی اور عرب بنی قینقاع نے بدر کے بعد گستاخی کا کلمہ بولا کہ گو اہل اسلام کی فتح اہل مکہ پر بدر میں ہو گئی

جو ناواقف جنگ سے ہیں اگر ہم سے جنگ ہوگی تو ہم بتلاویں گے اور یہ لوگ کہتے باڑی نگرتے تھے البتہ صناع بڑی تھے تو اس گستاخی اور اونکی دوسری شرارتوں پر جو وہ مشرارت مشہور تھی اہل اسلام نے اونکا محاصرہ کیا تو اونکو وہاں سے نکالدیا جو خراب خستہ ہوئے اور باقی وہ سرکش دشمنوں کے ملک سے اُنکر مسلمان ہوکر ممالک مقدس میں بسے جنکا حال ۱۷ سال فصل ۱۱ ہیر میاہ میں مذکور ہے کہ وہ دشمنوں کی رہن سے اپنے ملک میں واپس آتے ہیں اور ۲۹ و ۳۰ میں عبداللہ بن سلام کے سبب سے جو ایمان لائے کیسی شریف قوم افریم کی ہے اور قوم یہوداہ خوش رائی کسان تھی اور بعض گلہ بانی کرتے وہ قوم یہوداہ سے تھے اور جنکو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حسب فصل ۲۱ حزقیل کے نکالا وہ کبھی سرسبز نہوئی جیسے بنی تینفتاع وبنی نضیر یہود گذرا جو فصل ۲۰ حزقیل سے آتا ہے اور جو ممالک مقدس میں بسے تو بہت سے اونکو اسلام لائی اس مقام سے ورس ۲۲ سے فصل ۳۱ میں فرماتا ہے کہ اے برگشتہ کنواری کب تک دودلہ رہیگی کہ قوم یہوداہ سے اتفاق نکریگی کیونکہ خداوند زمین پر ایک نئی شے یعنی اسلام پیدا کرتا ہے کہ عورت مرد کو وہ گھیرے اوسوقت افریم و یہوداہ ایک ہوجاوینگے اور بیت مقدس مبارک کہیں گے اور کسان اور گلہ والے سب یکساں ہوجاوینگے اور وہ جو دو سروں کی عوض میں ماری جاتی ہے وہ خیال دور ہوجاویگا بلکہ یہود اور اسرائیل جو دو قرنے ہوگئی تھی اونمیں انسان کا بیج اور حیوان کا بیج بویا جاویگا کہ جیسے انسان انسان سے اور حیوان حیوان سے باہم گریز کرتے ہیں ویسے وہ باہم بیزار رہیں گے کہ ہم جنس باہم جنس پر واز نہ کریگا بلکہ ہر ایک برابر باز بند کے طور پر رہیں گے چنانچہ ایسے ہی واقع ہوا اوسوقت کے ایک جو کہتے انکو کہا نیگا قوم دوسرے کے حالت کہتے ہونگے اسکی تفصیل فصل ۲۰ حزقیل میں آتی ہے کہ کوئی دوسرے کے گناہ میں گرفتار نہوگا اور باپ دادوں کی قرابتیں مذکور نہوں گے ہاں اپنی بدکاری پر آپ ہی سزایاب ہوگا اوسوقت میں وہ دن ہوگا کہ نیا عہد دین اسلام ہوگا جو بنیاد اسماعیل مقرر ہوا ہے جو قابل برداشت ہوا ہے اسمیں وہ اخلال جو پہلے دین موسیٰ میں تھے جسکو انہوں نے زمان عیسیٰ میں تو ڈالا کہ مطابق اوسکی مسیح کو نہ مانا جس سے کہ وہ ترک کئے گئے خداوند فرماتا ہے بلکہ یہ وہ عہد ہے جو میں اسرائیل کے گھرانے سے کرونگا ان دونوں کے بعد یعنی بعد بسنے کے ملک مقدس میں خداوند فرماتا ہے اپنی شریعت کو اونکے اندر رکھوں گا اور اونکے دل پر اوسے لکھونگا اور میں اونکا خدا ہونگا اور وہ میرے لوگ ہوں گے اور ہمسایہ اپنے ہمسایہ کو یہ کہکے نہ سکھلاوینگے کہ خداوند کو پہچانو یعنی نئے دین کو سب سوا اہل اسلام کے جو کہ دین جدید ہوئے بعد نہوں گے کیونکہ چھوٹے سے بڑی تک وہ سب مجھے پہچانیں گے خداوند فرماتا ہے کہ میں اونکی بدکاری کو بخشدوں گا اور اونکی گناہ کو یاد نکروں گا اگر یہ نظام جاتا رہے تو پھر کوئی صورت آبادی اور نیا یعقوب کی نہیں چنانچہ بفضلہ تعالیٰ ایسے وہ ایک قوم ہر گز نہ ہوا ہمگر تمیز سوا اسکے کہ اسرائیلی ہیں وہ دوسری نہیں ابتدا مسیح کے بارہ گرانیکے وقت ہر ایک قوم سے بارہ ہزار شمار کئے گئے اور سبھی مقدس کو جیسے آخر فصل ۳۱ میں دیا ہے وہ بیشمار بفضلہ تعالیٰ آج دیکھو تو جو زمانہ اہل اسلام میں ہوئی **تنبیہ چہارم** فصل ۳۸ سے پھر یہود کی گرفتاری وتباہی کا بیان ہے بابت نصر سے ہوئی اور بالآخر اونکی آبادی کا بیان ہے جو ذوالقرنین سے ہوئی جو داؤد کی صداقت کے لئے سلح جی کی قدرت والی پیندیدہ صاحب حکمت بادشاہ ہے جنہوں نے مشرق و مغرب و شمال و جنوب میں توحید خداجاری کی دیکھو سورہ کہف کو اور یہود کو قید مصری سے خلاص کیا اور فصل ۳۹ میں یہود کی قوم کی مہلانی واونکی گرفتاری کا ذکر ہے اور فصل ۴۰ سے ہیکل یہود کی قوم کی بربادی کا حال ہے اور ہیکاب کے بیٹوں کی سعادتمندی کا ذکر ہے اور فصل ۴۸ تک وہ واقعات بیان ہیں جو بخت نصر سے یہود و سواب و دینی عمون و ادوم پر گزرے اور فصل ۵۰ میں اب بخت نصری سلطنت کی بیعزتی کیبابت ذوالقرنین سے آیا جسمیں بیلشصر میں اویل مردوک بن بخت نصر تباہی آئے اور مکہ معظمہ مدینہ بابل سے جنوب و مغرب میں ہے اور بیت مقدس کیطرف نظر مدینہ منورہ جنوب و مشرق میں ہے اور بیشک یہود نے عہد بادی کیا تھا کہ ہم پر شرک نکرینگے پر خدا تعالیٰ نے عہد بادی نہیں کیا تھا جسکے سبب سے وہ مسیح کے زمانہ میں شرک کرنے لگے کہ احکام خدا کی برابر بلکہ افضل اپنے احبار و رہبان کے احکام سمجھے اور مسیح سے مخالفت ہوگئی اور تا آخر کتاب مضمون واضح ہے

فصل دوم

نوشتہ برسیا کی پیشگوئی میں اسلام کی بابت۔ مخفی نرہے کہ ورس ۱۹ فصل ۴۰ نوحہ میں ہے کہ خداوند تیرا خالق ابتدا سے ہے اور تیرا خالق بہشت و پرشت ہے اسمیں ایسے تخت نشین کا ذکر ہے جسکا فصل اول حزقیل میں بیان آتا ہے کہ وہی دراصل حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں **اطلاع بست و یکم** حزقیل علیہ السلام کی کتاب کی پیشگوئیوں میں سے درجہ یہ کہ یہ کتاب اول سے آخر تک پیشگوئیوں میں ہے و بالخصوص خوبی اہل اسلام داد کی خانہ جنگی میں اور ارتفاعیت یاجوج والی روس وماجوج کی اس سے خوب ظاہر ہے کہ [illegible] پر پیشگوئیوں کی تباہی اہل اسلام کی دیکھ ہوئی اور ورس ۴ میں اترے گرد باد اور آتشے سے اشارہ آوزدل بلغت غیر قوموں رومیہ سے دیکھو اس مقام پر شاہ مرتد بن کلال کی خواب کی تعبیر کو جو عبارت کا ہنے خواب و تعبیر بیان کی ہے خواب یہ تھا کہ گرد باد پیدا ہوا اور اوسکے آنے سے آگ بھڑکی اور وہ ہوا اور اونہا اوسکے بعد آبجو خرمندوں کی طبیعت کی مانند صاف مشاہدہ دیکھی اس حال میں تو نے آواز دینی کو کوئی آدمیوں کو اوس پانی کے پینے کی دعوت کرتا ہے تو جو کوئی اوس سے بتیز پیتا تھا یعنی عداوت کے ساتھ وہ سیراب ہوتا تھا اور جو کوئی اوسمیں منہ ڈالتا تھا کہ ظلم کو پیوے کا مرتکب ہوتا تھا اور حرص کا شعار کرتا تھا خسران و ضلال اوسکی نصیب ہوتا تھا تعبیر اوسکی عنایت نے یہ بتلائی کہ گرد باد شاہوں سے عبارت ہے وہ دود و آتش باہم مخالفت و موافقت سے اور جو آب راہ شریعت بیضا سے اور آواز دینے والا وہ پیغمبر ہے جو بسوت ہو جو آدمیوں کو شریعت کی طرف بلاوے جو کوئی اعتدال سے مانی خوابت سے باز ہے اور جو کوئی افراط کرکے جہالت میں

غرقاب ہوا تھی خلاف دیکھو اہل عدالت ۱ فراہی کی نسبت کیسی صاف صاف آسمن پیشگوئی ہے پس گرد باد اترے اوسمیں ۱۴ درس ۴ فصل اول فرقبل میں دمیہ کے بادشاہوں سے مراد ہے اور آگ کی لپیٹنے سے رومیہ داہل فارس کی جنگیں اور اوسکے گرد روشنی نکلنے سے روشنی اہل اسلام اور اوس روشنی سے صیقل کی ہوئی صورت سے مراد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم لیکن ترجمہ درس ۴ میں یعنی سی جو تفسیر کی ہے کہ آگ سے صیقل کی ہوئی صورت نکلی یہ ترجم کا خیال ہے بلکہ روشنی سے صیقل کی ہوئی صورت کا نکالنا ترجمہ کرنا مناسب ہے کہ تم ہوئے ہو پاس مرجع کے دور کی طرف ضمیر پھیرنا نادرست ہے بدین نظر درس ۴ فصل اول سی فرماتا ہے کہ میں نظر کی تو کیا دیکھتا ہوں کہ اتر سے ایک گرد باد اوٹھی اور ایک بڑی گھٹا اور ایک آگ جسکی لوئیں آپس میں لپٹی جاتی تھیں اور اوسکے گرد روشنی چمکتی تھی اور اوسکے بیچ میں سے یعنی اوس آگ سے صیقل کی ہوئی پیتل کی سی صورت جلوہ گر ہوئی (جیسے موسیٰ کو طور پر آگ نظر آئی اور اوسکے اندر روح متمثل تھا وہی یہاں مراد ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صورت نظر آئی درس ۹ و ۱۰ فصل ۷ دانیال اس مقام پر ملاحظہ کیا جاوے) اور اسکے بیچ میں سے چار جاندار کی (یعنی خلفاء اربعہ کی) ایک شبیہ نظر آئی اور اونکی شکل یہ تھی کہ وے انسان کے مشابہ تھے ۶ اور ہر ایک کے چار منہ اور چار چار پنکھ تھے یعنی سپہ سالار ہمہ بنظر عام سپہ سالار اونکی پھر فصل ۴ مکاشفات میں چھ چھ کر کے کہے ہیں) اور اونکے پاؤں جو تھے سو سیدھے پاؤں تھے اور اونکے پاؤں کے تلوے بچھڑوں کے پاؤں کے تلوے تھے (یعنی خوبصورت) اور وے مانجھے ہوئے پیتل کی مانند چمکتے تھے اور اونکے چاروں طرف پنکھوں کے نیچے انسان کے ہاتھ تھے اور منہ اور پنکھے اون چاروں کے تھے ۹ - اونکے پنکھے ایک دوسرے سے ہاتھ پیوستہ تھے (یعنی ایک دوسرے کے احکام کو تسلیم کئے ہوئے تھے) اور وے چلتے ہوئے پھرتے نہ تھے بلکہ وے سب برابر سیدھے آگے کو چلے جاتے تھے (جسکا نام ولقب بیان کرتا ہے چنانچہ عثمان کا لقب ذی النورین ہے جسکو انسان ومردک کہتے ہیں اور ملکی کا نام اسد ہے اور بکر کہتے ہیں شتر کرہ کو عبرانی میں بقر کا لفظ بیان پر ہے جو گھاس چاہنے والے کو بالخصوص کرہ مشتر کو کہتے ہیں جسکا ترجمہ مترجمین گاؤ سے غلط کرتے ہیں وہی صدیق کے نام بکر کے لفظ کا ترجمہ ہے اور عقاب سے فاروق طویل القامت اور نیز فاروق کو عقاب سے بہت مناسبت ہے کہ عقاب نکلا ہوا ہے عقب سے اور عقب سے معاقبہ وعقاب بکسر عین آتا ہے جسکے معنی ہیں ایک اونٹ پر باری باری سے چڑھنے کے جو اس صفت سے اہل بیت مقدس فاروق کا آنا بہت مقدس میں جانتے تھے اور نیز عقاب گھونسلے کو میسون ہرس آباد رکھتا ہے اور عمر کے معنی آباد کنندہ کے ہیں جسنے بیت مقدس صدہا سال سے آباد ہے اور عمرو کا ترجمہ ہے زندگانی کا جو بوا دلکھا جاتا ہے تو اس وجہ سے عمرو سے رافضی اہل بیت مقدس نہ ہوتے ہے اور عمر امی بشم عین کی تلاش میں ہے تو اسکی طرف نظر فرماکے درس ۴ میں فرماتا ہے) ۱۰ - رہی اونکے چہروں کی مشابہت سو اون چاروں کا ایک چہرہ انسان کا ایک کا چہرہ شیر کا اونکی دہنی طرف اور اون چاروں کا ایک چہرہ کرہ شتر کا اونکی بائیں طرف اور اون چاروں کا ایک چہرہ عقاب کا تہلا کہ عقاب طویل القامت کو بھی کہتے ہیں اور فاروق طویل القامت تھا) ۱۱ - اونکے چہرے یونہیں اور اونکے پنکھے اوپر سے پھیلائے ہوئے تھے ہر ایک کے دو پنکھے دوسرے کے دو پنکھوں سے جڑے ہوئے تھے اور دو دو سے اونکا بدن ڈھانپا ہوا تھا ۱۲ - اونمیں سے ہر ایک سیدھا آگے کو چلا جاتا تھا جدہر روح جاتا تھا وے جاتے تھے وے چلتے ہوئے پھرتے نہ تھے ۱۳ - رہی اون جانداروں کی صورت سو اونکی شکل آگ کے سلگتے ہوئے کوئلوں کی سی اور چراغوں کی مانند تھی وہ آن جانداروں کے درمیان لو مارا دوہر آتی جاتی تھی اور وہ آگ نورانی تھی اور اوس آگ میں سے بجلی نکلتی تھی ۱۴ - اور وے جاندار دوڑ جاتے تھے اور پلٹ آتے تھے جس طرح سے بجلی کوندجاتی ہے ۱۵ - سو جب میں اون جانداروں کو دیکھ رہا تو کیا دیکھتا ہوں کہ اون جانداروں کے پاس ایک ایک پہیا جو منہ کہلاتا ہے زمین پر ہے ۱۶ - رہی اون پہیوں کی صورت اور اونکی بناوٹ سو وہ زبرجد کی دکھائی دیتی تھی اور اون چاروں کا ایک ہی ڈول تھا اور اونکی شکل اور اونکی بناوٹ ایسی تھی گویا ایک پہیا پہیے کے بیچ میں ہے ۱۷ - جب وے چلتے تھے وے چاروں طرف چلتے تھے اور ڈھلتے ہوئے وے پیچھے پھرتے نہ تھے ۱۸ - اور اونکے حلقے جو تھے سو ایسے اونچے تھے کہ ڈر لگتا تھا اور اون چاروں کے حلقوں میں گرد اگرد آنکھیں بھری ہوئی تھیں ۱۹ - جب وے جاندار چلتے تھے پہیے اونکے ساتھ چلتے تھے اور جب وے جاندار زمین پر سے اوٹھائے جاتے تھے پہیے بھی اوٹھائے جاتے تھے ۲۰ - جہاں کہیں روح جانیوالا تھا وے جاتے تھے جدہر روح جانے پر تھا اور پہیے اونکے ساتھ اوٹھائے جاتے تھے کیونکہ جاندار کی روح پہیوں میں تھی ۲۱ - جب وے چلتے تھے ایسے ہی چلتے تھے تا آخر فصل کہ پہیے کا چلانا زمین وشوکت سے عبارت ہے **تنبیہ دوم** مخفی نہ رہے کہ تا درس ۲۳ فصل سوم میں بھی جلال خدا اور نیز خلافا کا حرقیل نے ہر دو دیکھا اور فصل ہم اس کتاب میں انہیں چار خلفا ظاہر کردیئے کا ذکر ہے اور فضلا نیم شمال سے وہ دان بلوشال ہے جسکا ذکر درس ۲۲ فصل اول میں ہے نقل عبارت کتاب موجب درازی کتاب ہذا ہے اور کتاب کے ترجمہ اس عبرت میں بہت کچھ ملتے ہیں **تنبیہ سوم** فصل ۶ اہین اہل بیت مقدس قوم یہود کے مدت بدر جہ کہ فرماتا ہے کہ اسمیں سے فلسطین سے اشور سے بالیسے اوسکی بعد غیر قوم رومیہ سے برباد ہوگا وہ بدتر ہوا دیکھو درس ۲۰ سے تا بعد پھر درس ۲۰ سے عہد اہل اسلامی کا بیان کرتا ہے کہ تسبیر بھی میزد اپنی عہد کو جو تیری جوانی کے دنوں میں کیا ہے یاد کرونگا اور ہمیشہ کا عہد تیرے ساتھ قائم کرونگا جو انہ اسلام سے ہوا ہے اور فصل ۷ اہین درس ۱۲ سے بلند دیلوہ سے مطلب حضرت ابراہیم اور مسجد سے بلند ڈالی ہاگر کی طرف ہے اسمٰعیل ہیں تمہیں بعد دولت اسحاقی کے دولت ہدایت اسلامی آئی اور وہ بڑی ہے گزرا نہ دولت اسحاقی میں لطور خرد برہم فصل ۱۸ اہین اسلامی حالت کا بیان فرماتے ہیں اور اس ۲۵ درس ۲۵ فصل ۳ ہر سپا کی تفصیل ہے جو کہ ہے انگور یوفو کے تہ وہ قابل غور ہے وہ رای کتاب کے باعث نقل نہیں کھاتی ہے اور اصل کھاتی ہے اور فصل بستم میں یہود کی پراگندگی کا ذکر ہے اور انکو وہ امور جو

مصر میں اور مصر سے نکالی کر بیابان میں لایا طرح طرح سے سمجھاتا ہے چنانچہ درس ۲۲ سے فرماتا ہے کہ مجھے اپنی حیات کی قسم کہ میں زور آور بازو اور تانہ سی اور بڑھائی ہوئے بازو سے غضب نازل کر کے تم پر سلطنت کرونگا جیسے اُنپر غضب زمانہ بخت نصر میں نازل کر کے سلطنت ذوالقرنین سے کی پھر جبکہ وہ سرکش ہوئی تو درس ۳۴ سے فرماتا ہے اور میں زور آور تانہ سی اور بڑھائی ہوئی بازو سے قہر نازل کر کے یعنی رومیہ سی تمہیں قوموں میں سے یعنی فرقوں میں سے باہر نکال لاؤنگا اور ان ملکوں میں سے جنمیں تم پراگندہ ہوئے ہو جمع کروں گا ۳۵ - اور میں تمہیں قوموں کے بیابان میں لاؤں گا اور روبرو تمسے مباحثہ کرونگا یعنی بصورت اوس نبی فصل ۱۸ سفر شنی کے جو تمکو تمہاری درخواست کی مطابق تمہارے باپدادوں اسماعیلیوں میں مقرر کیا تھا) ۳۶ - جس طرح سے میں نے تمہارے باپ دادوں کیساتھ مصر کے ملک و بیابان میں مباحثہ کیا خداوند یہوداہ کہتا ہے اسیطرح میں تمسے بھی مباحثہ کرونگا ۳۷ - اور میں تمہیں چھڑی کے نیچے سے چلاؤں گا اور میں تمہیں عہد کے بندمیں لاؤں گا ۳۸ - اور میں تمسے اون لوگوں کو جو سرکش اور مجھسے باغی ہیں جداکروں گا میں انہیں اس ملک سے جسمیں وہ سفر کرتے ہیں نکال دونگا پر وہ اسرائیل کے ملک میں نہ آنے پائیں گے دیکھو نبی نصفیہ کو جبکہ نکالا اور میں وہ تباہ ہوتی ہی ممالک مقدس یعنیب اونکو نہوی یہ امور و باقی آیندہ فصل میں اہل اسلام کے زمانہ کا حال ہے نہ ذوالقرنین کے وقت کا کیونکہ بعد یہود کی بربادی کے یہ ذکر ہے جو رومیہ ہوئی تاہم ۴۲ فصل مطابق کیجاوی **تنبیہ چہارم** فصل ۱ سے تا ۲۱ میں قوم یہود کی بربادی کا بیان ہی جو بابل والے سی ہوئی کہ یروسلم سے جنوب ہوتا ہوا شرق میں ہی اور فصل ۲۵ میں بنی عمون کی بربادی کا ذکر ہے جو بابل والے فی کی دیکھو کتاب یرمیا کو فصل ۱۰ و فصل ۲۶ و ۲۷ میں صور کی بربادی کا بیان ہے جو بخت نصر نے کی اور درس ۳ سی فصل ۲۷ میں صیدا کی بربادی کا بیان ہے جو بخت نصر سے ہوئی اور درس ۱۵ سے قوم یہود کے لئے تسلی ہے جو ذوالقرنین سے جو انکی بدولت بابل برباد اور قوم اسرائیل شاد ہوئی اور فصل ۲۹ میں مصر کی بربادی کا بیان ہے جو بخت نصر سے ہوئی اور اسرائیل کے خاندان میں سینگ نکلنا اسوقت بخت نصر میں مطلب دانیال سی ہی جبکہ منمیں تعبیر خواب سی کشادگی تو اور فصل ۳۰ و ۳۱ میں مصر کو شوش و نینوا فرقہ میں بخت نصر کی پیشینگوئی کا ذکر ہے اور فصل ۳۲ میں یہود کی بربادی کا بیان ہی جو بخت نصر نے کی اور فصل ۳۸ میں مسیح کے بارد گرد آنیکی خبر ہے جسمیں کمال عیش و عشرت ہوگی اور فصل ۳۵ میں ادوم کی خرابی کی خبر ہے جو بخت نصر نے کی اور فصل ۳۶ میں یہود کی آبادی کا ذکر ہے جو زمانہ اسلام میں خاص ممالک مقدس غیر قوموں رومیہ سے خلاص ہوکر جسمیں تمام روح یعنی نبیاد ین اسلام پھیلا جبکی وہ برداشت کریگے ساری فصل یہود کی اس آبادی کے بیان میں ہی جو بوجہ عنایت و رحمت حق کے اونکو حاصل ہوئی **تنبیہ پنجم** فصل ۳۷ میں بڑا اعجاز حزقیل کا ذکر ہے جو خود اون والوں کی استخوانوں پر حزقیل نالگذر ہوا جو دبلے سے بھاگ کر مرے تھے اور قوم کی تمام قوالہ پاک نے باعجاز حزقیل زندہ کیا جسکا بیان سورہ بقر کی تفسیر میں آویگا۔ اور یہود یوں کی پھر آبادی کا ذکر ہے جو اہل اسلام سی ہوئی جسمیں بالآخر مسیح علیہ السلام آوینگے اور اور اوزار اسلام کر کے بنی اسرائیل کی بادشاہت قائم کرینگے جو خفتہ داؤد پر بیٹھیں گے مبارت فصل قابل ریدہ اور مسیح کے وقت میں یاجوج و ماجوج کی سرکشی ممالک مقدس پر جو خود الے جبکہ اسرائیلیوں کو مسیح سے چین ہوگا اور مسیح کی مدد سے اور خبر تباہی آدیگی اسواسطے فصول ذیل اس فصل کے متصل ہوئین **تنبیہ ششم** فصل ۳۸ سکا تشفیات سی ظاہر ہوگا کہ یاجوج اعنی وائی روس و ماجوج اعنی اہل یورپ مثل اسپین وغیرہ کا زور ممالک اہل اسلام کی اطراف پر بعد ہزار سال اہل اسلام کے مقرر ہوا ہی اور ہزار سال اہل اسلام کے بعد ممالک اہل اسلام پر یاجوج و ماجوج وائی روس نے زور ایک طرف شمالی سی کیا ہی اور ہزار سال بعد ہی پر تکیہ اسپین وغیرہ نے غروب جنوب سی کیا ہی اونکا ذکر فصل ۳۸ و ۳۹ سی ۲۰ حرقیل تک میں مفصل ہی اسکو مقدمہ ششم میں تورات و انجیل و قرآن و حدیث و کتب اہل فارس و ویدہنود پر انون سے ہم لکھینگے انظار کیا جاتا ہی جس سی حقانیت اسلام اور ناحقیت دوسرے ادیان کی ظاہر بطور رسالہ ہوگی کہ موقع نزاع کا ہی باقی اہل فہم کے نزدیک نرہیگا اور اب وہ زمانہ قریب آگیا ہی کہ عام بادشاہت اسلامیہ بنی اسرائیل میں مسیح سی قائم ہوگی دیکھو مقام کی تفصیل مشاہدہ دوم مقدمہ ششم کتاب ہذا کو **تنبیہ ہفتم** فصل ۳۹ سی تا آخر کتاب بیت مقدس یہود کا حال ہی جو پہلی بربادی کے بعد ذوالقرنین سی آباد ہوکر پھر عجب طرح سی رونق پکڑی اور مسجد بنائی گئی پس ان فصول میں وہ وہ واقعات ہین جو بنی اسرائیل داؤدی کی قربانی آتشینی کے لوٹنے کی نسبت بعد زمانہ ذوالقرنین بیقیاد سی وبیت مقدس کی تعمیر سے متعلق ہین چنانچہ شوق ان مضامین کے دیکھنے کا ہو وہ ان فصول میں دیکھے اس مقام سی ظاہر ہی کہ قربانی آتشینی کی طلب قوم یہود کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہموقع تھی کہ وہ وقت اوسکی ملک کا تھا جو کہتے تھے کہ ہم ایمان نہ لاوینگے کسی پیغمبر سے جب تک کہ نہ لاوے قربانی کہ کھاوے اوسکو آگ کیونکہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین یہ امر موجود نہ تھا بلکہ صدق و قربانی کا واپس آنا پھر کے زمانہ ذوالقرنین مسیح سی کیقباد کے بعد مین مقرر تھا جو پہلے اسلام سے واقع ہوا اور پھر یہی یہود سرکش ہوئی **اطلاع لست و دوم** تفسیر کتاب دانیال مین شمل ہے سات تنبیہون پر **تنبیہ اول** دانیال کی کتاب عجیب پیشینگوئی کی کتاب ہی کہ اخیر زمانہ ہی تا زمان آمام مہدی مسیح علیہما السلام جسمیں بڑی بڑی واقعات پہلے سے اوسمین مذکور ہین یا خصوص اہل اسلام کی خوبی کا ذکر بہت ہی کچھ بتقدیر تاریخ و زمان بادشاہت مذکور ہی جیسے مقدمہ اول کے فائدہ دوم سی ظاہر ہے اور چونکہ فصل دوم و ہفتم و ہشتم اس کتاب مین چار سلطنتین لکھی ہین جنمین ہی چوتھی سلطنت اعنی رومیہ کی اوراق کی جگہ بہت مفصل مذکور ہی ج

بادشاہت اہل اسلام سے برباد ہوئی تو اون فصول کے دیکھنے والے کو کسی طرح کا شبہ اسلام کی خوبی میں باقی نہیں رہتا اور مسیح علیہ السلام کی نسبت پیشین گوئی زمانہ ہرگز نہیں ہو سکتی جیسے نصاریٰ متعصب سو خیال میں وہ پڑے ہوئے ہیں اور بعد ورافت حالات تاریخی کے جو کتب انگریزی میں ہے ساری مطالب کتاب مذکور کے پیشین گوئی کے ظاہر و مطابق ہیں اور سلیوکسی شمالی سلطنت قیصری کی شاخ ہے اور اوسمیں گیارہ سلطنتیں نہیں ہوئیں کہ گیارہ ہوں شاخ نے میت مقدس کو اوجاڑا ہوا اور نہ اوجاڑنے والوں نے دلاور فازی سے تیسری سلطنت کے شمالی شاخ میں سے ہوں ان سلطنت شمالی سلیوکسی شاخ سلطنت سوم میں رومیہ دغابازی سے دھنس گئے جنہوں نے قربانی دائمی اوٹھائی جیسے فصل ۸ و فیصل سے ظاہر ہے اور بیت مقدس کے محاصرہ سے جو بادشاہ سین کے بیٹے طرطوس نے کیا تا موت بادشاہ شین کے دن اور طرطوس کے ایام سلطنت تک اس کتاب میں موجود ہیں اور چونکہ نصاریٰ تعصب سو خدا کی بادشاہت اسلامیہ کے خلاف تاریخ کے زمانہ مسیح سے متعلق کرتے ہیں کہ صریح خلاف بیانی ہے اور اہل عقل کے ذہن میں نہیں جمتی تو منکرین نبوت ملحدین یہ خیال کرتے ہیں کہ زمان سکندر کے وزیر سلیوقسی کے آٹھویں بادشاہ کے وقت یہ کتاب لکھی گئی ہے تو ہر چند نصاریٰ کے لئے خوب جواب تبرکی ہر کی سچ پر اہل اسلام کو مقابلہ میں محض افترا ہے حسین اسلام کی خوبی مدلل ۱۲ سال سے لکھی ہوئی ہے **تنبیہ دوم** فصل اول دانیال کا مطلب ظاہر ہے حاجت تحریر حاشیہ نہیں اور چونکہ دانیال زمانہ بہو تیقیم شاہ ہود اسکے تیسرے سال میں گرفتار ہو کر دانی عمر دراز پائی اور سنہ مذکور سے تا سنہ فتح اہل مالقہ ۸۸۷ موصد دراز گذارا ہے تو آپ نے ثبوت زندگی کے لئے فصل اول کے درس آخر میں اپنی زندہ رہنے کا حال لکھدیا ہے اگرچہ انکی زندگی فصل ۱۰ کی مطابق تیسرے سال کورش دوم فارسی تک ہی ہے جو ۵۳۳ ق م میں شاہ ہوا تھا اور فصل دوم میں بخت نصر کی خواب اور اوسکی تعبیر کا ذکر ہے حسین اسلام کی سلطنت سلطنت خدا کر کے ہے چنانچہ درس ۳۴ سے فرماتا ہے حسین چار بادشاہتوں سے مطلب بخت نصری و کیانیہ و سکندری و رومیہ ہے اور درس انگشت پا سے مطلب ہس بادشاہ رومیہ کے ہیں جو سنہ ۱۰۰۰ مسیحی سے ۱۴۵۳ تک رہی اور تھلوقتی مراد وہی دس شاہ مغربیہ اور ضعیف سے شرقیہ ہیں اور میل طلاب ہونے لوہے و گلابہ سے مراد حال ان دس سلطنت کا اہمد گر ہے۔ اور بہتر جو اوس تصویر کے پاؤں پر لگا اور پہاڑ شمال ہو گیا وہ پیغمبر اہل اسلام علیہ السلام خاص ہیں جو ان دس بادشاہوں قطعہ قوی و ضعیف کے دونوں میں حسب سن ۳۴ و ۴۴ فصل دوم اس کتاب کے پیدا ہوئے وہ خاص حضرت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اہل اسلام کے ہیں ویسی چقماق کی بادشاہت بادشاہت خدا ہو جسکے مسیح ہیشنگور ہے جو درس ۱۰ فصل ۵ مسیحی میں فرمایا کہ وہ نزدیک ہی گورپی نادانوں سے۔ مثیل مہر صاحب لغت ٹ ملک مغربی و شمالی کیون نہوں وہ اپنے خیالوں میں مسیح کو سچ پر خلاف کتاب مقدس اونکی قیاسات خیال کے تراشیدہ ہیں کہ یہ کسی طرح سے دس بادشاہوں اندر کوئی کے وقت میں پیدا نہیں ہوئے اور نہ اونسے چقماق سلطنت رومیہ تباہ ہوئی بلکہ قوت یافتہ ہوئی اور نہ گیارہوں سلطنت انہی رقلی کو مسیح نے تباہ کیا ہو بلکہ یہ بادشاہت حضرت خاتم الانبیاء اسلامیہ ہی جو سورۂ فتح میں اہل اسلام کو گروہ خدا کر فرمایا ہے جیسے مفصل تا آخر دیکھو درس ۴۴ کو کہ وہ پتھر آسمانی تصویر کے پاؤں پر لگا کہ پاؤں رومیہ سے مقصد ہے پھر فصل ۸ کو ملاحظہ کرو اور تعصب دوسری بات ہے پھر واضح ہو کہ بخت نصر نے خواب دیکھا تھا اوسنے کہا کہ قوم ہود میرا خواب بیان کریں اور اوسکی تعبیر بتلادیں ورنہ کیا سب قتل کئے جاوینگے تو دانیال نے درخواست کی کہ مجھکو مہلت دیا جائے تو خواب اور تعبیر کہدیں گے وہ مجھکو بتلاویگا تو اونکو مہلت ملی اور بادشاہ پاس آئے جو درس ۱۴ فصل دوم دانیال نے کہا **۳۱**۔ تو نے اے بادشاہ نظر کی تھی اور دیکھا کہ ایک بڑی مورت تھی وہ بڑی مورت تھی جسکی رونق بے نہایت تھی تیرے سامنے کھڑی ہوئی اور اوسکی صورت ہیبت ناک تھی۔ **۳۲**۔ اس مورت کا سر خالص سونے کا تھا اوسکا سینہ اور بازو چاندی کا **۳۳**۔ اوسکا شکم اور رانیں تانبے کی تھیں اوسکی ٹانگیں لوہے کی اور اوسکے پاؤں کچھ لوہے کے اور کچھ مٹی کے تھے **۳۴**۔ اور تو اوسے دیکھتا رہا یہانتک کہ ایک پتھر بغیر اوسکے کہ کوئی ہاتھ سے کاٹا جائے نکلا اور اوسکے پاؤں پر جو لوہے اور مٹی کے تھے لگا اور ٹکڑے ٹکڑے کیا **۳۵**۔ تب لوہا اور مٹی اور تانبا اور چاندی اور سونا ٹکڑے ٹکڑے کئے گئے اور تابستانی کھلیان کے بھوسے کی مانند ہو گئے اور ہوا انہیں اوڑا کر لیگئی یہانتک کہ اونکا پتا نہ ملا اور وہ پتھر جسنے اوس مورت کو مارا ایک بڑا پہاڑ ہو گیا اور تمام زمین کو بھر دیا **۳۶**۔ وہ خواب یہ ہے اور اوسکی تعبیر بادشاہ کے حضور بیان کرتا ہوں **۳۷**۔ تو اے بادشاہ بادشاہوں کا بادشاہ ہو اسلئے کہ آسمان کے خدا نے تجھے ایک بادشاہت اور توانائی اور قوت بخشی ہے **۳۸**۔ اور جہاں کہیں آدم سکونت کرتے ہیں اوسکو میدان کر چوپایا اور ہوا کے پرندی تیرے قابو میں کر دئے اور تجھکو اون سبھوں کا حاکم کیا تو ہی وہ سونے کا سر ہے **۳۹**۔ اور تیرے بعد ایک اور سلطنت برپا ہو گی جو تجھسے چھوٹی ہو گی اور اوسکے بعد ایک اور سلطنت تانبے کی ہو گی جو تمام زمین پر حکومت کریگی **۴۰**۔ اور چوتھی سلطنت لوہے کی مانند مضبوط ہو گی اور جس طرح کہ لوہا توڑ ڈالتا ہے اور سب چیزوں پر غالب ہوتا ہے جہاں لوہے کی طرح سے جو سب چیزوں کو ٹکڑے ٹکڑے کرتا ہے اوسی طرح وہ ٹکڑے ٹکڑے کریگی اور کچل ڈالیگی **۴۱**۔ اور جو کہ تو نے دیکھا کہ کوئی اور انگلیاں کچھ تو کمہار کی ماٹی کی اور کچھ لوہے کی ہیں سو اوس سلطنت میں تفرقہ ہو گا مگر جیسا کہ تو نے دیکھا کہ اوسمیں لوہا گلا ہوا سو لوہے کی توانائی اوسمیں ہو گی **۴۲**۔ اور جیسا کہ پاؤں کی انگلیاں کچھ لوہے کی کچھ ماٹی کی تھیں سو وہ سلطنت کچھ قوی کچھ ضعیف ہو گی **۴۳**۔ اور جیسا تو نے دیکھا کہ لوہا گلا ہوا ہے وہ اپنی تو الناسان کی نسل سے ملا ہوا ہے پر اوسکو ایسا نہیں ملیں گے جیسے لوہا مٹی سے میل نہیں کھاتا ایسا ہی میل نہیں کھاوینگے **۴۴**۔ اور اون بادشاہوں کے ایام میں آسمان کا خدا ایک سلطنت برپا کریگا جو تا ابد نیست نہو دیگی اور وہ سلطنت دوسری قوم کے قبضہ میں نہ پڑیگی وہ اون سب ملکتوں کو ٹکڑے ٹکڑے اور نیست کریگی اور وہی تا ابد قائم رہیگی **۴۵**۔ جیسا کہ تو نے دیکھا کہ وہ پتھر بغیر اوسکے کہ کوئی ہاتھ سے کاٹا جائے پہاڑ سے

کاٹ کر نکالے آپ سے آپ نکلا اور اوسنے لوہا اور تانبا اور چاندی اور سونے کو ٹکڑے ٹکڑے کیا خدا تعالےٰ نے بادشاہ کو وہ کچھ دکھایا جو آگے کو ہونیوالا ہے اور یہ خواب یقینی ہے اور اوسکی تعبیر یقینی ۴۶ - تب بادشاہ بنوکد نضر اوندی سنہ گرا اور دانیئل کو سجدہ کیا اور حکم دیا کہ اوسے انعام اور عطر دیویں ۴۷ - بادشاہ نے دانیئل سے کہا کہ حقیقت میں تیرا خدا الٰہوں کا آلہ اور بادشاہوں کا خداوند ہے جو بھیدوں کا فاش کرنیوالا ہے جس حال کہ تو راز کو کھول سکا ۴۸ - تب بادشاہ نے دانیئل کو سرفراز کیا اور اوسے بہت سی بخششیں عطا کیں اور اسی بابل کے سارے صوبے پر فرمان روا اور بابل کے حکیموں کے سرداروں پر حکمرانی عنایت کی ۴۹ - تب دانیئل نے بادشاہ سے درخواست کی اور اوسنے سدرک اور میک اور عبید نجو کو بابل کے صوبہ کی کارپردازی پر مقرر کیا لیکن دانیئل بادشاہ کے آستانہ پر مقیم ہوا **تنبیہ سوم** فصل سوم دانیال میں اعجاز انبیا کا بیان ہے کہ آگ نے اونکو نہ جلایا اس حیرت سے بخت نصر متقرالاوحد فصل ۴ دانیال کے کہنے لگا جو روز ۳ فصل ۴ میں کہ خدا کی نشانیاں کیا ہی نادر ہیں اور اوسکے حیرت افزا کام کیسے عظیم ہیں اوسکی مملکت ایک ابدی مملکت ہے اور اوسکی سلطنت پشت و پشت اسکی تحقیق درس ۴ فصل ۴ دوم مذکور ہو چکا ہے جو اشارہ اسلامی دولت کی طرف کرتا ہے اور فصل ۴ میں بیلشصر کی سلطنت کے زوال اور ذوالقرنین کی سلطنت کے قیام کا حال ہے جو ذوالقرنین کیقباد سے ہوئی اور فصل ۶ دانیال میں دانیال کے اعجاز کا ذکر ہے جبکہ شیر دانیال کے پاؤں چاٹے جبکہ ذوالقرنین کیقباد کی مورت کو دانیال نے سجدہ نکیا اور یہ کے شیروں کے رہ برز ڈالا گئے اور ذوالقرنین نے بھی اسلامی دولت کا بطور اشارہ حسب درس ۲۶ و ۲۷ فصل ۶ دانیال کے اقرار کیا ہے کہ خدا وندہ زندہ ہے اور اوسکی سلطنت لازوال ہے اور اوسکی مملکت آخر تک رہیگی وہی چھڑاتا ہے وہی مارتا ہے ۴۷ - اور آسمان و زمین میں نشانیاں دکھلاتا ہے اور عجائب و غرائب کرتا ہے اگرچہ اوصاف خداوند وجود مطلق کے ہیں لیکن حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوصاف بظر فنا و بقا اور خلافت کے بھی ذکر کیے جاتے ہیں **تنبیہ چہارم** فصل ۷ دانیال کی تفسیر میں فصل کا مضمون شدہ قبل یعنی میں سال اول بیلشصر بن بخت نصر میں نازل ہوا ہے جو چند اسکی تفصیل فائدہ ۱ و ۲ مقدمہ اول میں ظاہر ہے مگر یہ مزید تاکید جو پڑھا جاتا ہے حاصل اوسکا یہ ہے جو فصل ۲ کا ہے کہ چار سلطنتوں یعنی بخت نصری کیانیہ و سکندری صاحب زیر و زبر و میہ کا ذکر کرکے اوسکی بربادی کا ذکر ہے جو دس بادشاہ سے ہوئی تا ابد الآباد ملک ہی تا ابد الدہر سلطنت مسیحی تک برباد کرتے گئی جیسے تنبیہ دوم میں مذکور ہوئیں اور جیسے نواح مغرب میں یہ حال دس شاخوں سے روم کا ہوا جو فصل ۷ آیات ۱۹ و ۲۰ کا شفات یونن کی مطابق روم پر قبضہ کر رہی اور جیسے ایک نے بعد اپنے قبضہ کے آبادکیا دوسری نے برباد کیا ویسے اوسیہ سلطنت کی نواح شرقی ہیں جو ممالک قسطنطنیہ سے تابہ ہوا یہ وغیرہ ہیں یہ حال ہوا کہ اسمیں تین سلطنتیں ہوئیں ایک آسیانیہ دوسری کا پادوشیا تیسری سریا جیسے فائدہ ۱ و ۲ میں پہلے بیان ہوا ہے گیا ہیں شاخ ہر قل اُن دس سلطنتوں مغربیہ میں سے ایک شاخ پھوٹ کر آسیانیہ و کاپادوشیا و سیریا پر بھی غالب آئی یہ سلسلہ درس ۸ و آخر جملہ درس ۲۴ کا ہے چنانچہ بیان کیا جاوی اور اوسکی گیا ہیں شاخ کی بربادی صاحب روزہا قدیم سے فصل ہذا میں لکھی ہے جنکو درخت حیات کرکے درس آخر فصل ۳ تکوین میں کہا ہے جنکا کروبیہ حضرات حجاب کی تلوار نے محافظت کی ہیں مراد کروبیہ سے دو صد ہزار ال اسلام ہیں جنکے ہر ایک کے ساتھ ستر ستر ہزار نفات و کلمات سلمان ہونگے پس درخت حیات اعنی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو درس ۲۴ میں صاحب روزہا قدیم کرکے فرمایا ہے اور ستر ستر ہزار کروبیہ کو ہزار ہزار مقدس اور ہر ایک کے نفات کو جو ستر ستر ہزار ہیں لاکھوں لاکھ پاکہ کرکے درس ۱۰ میں فرمایا ہے اور یہ وہی ملائک ارواح ہونگے بدر بصورت حضرات صحابہ وغیرہ ہیں اور فصل ۳ نامہ اعمال میں ہم کو شروع سے اوسی عظیم الشان نبی کا وعظ کرنا ہے جو ما بین مسیح کی تشریف بری و بار دگر تشریف آوری میں حسب فرمودہ فصل ۱۸ صفر شتی علیہ فرمادیں اور وہ سوا حضرت بطلیموس کے جنسے ہر قل سلطنت برباد ہوئی دوسرا کوئی نہیں ہوا باقی تعریف آپکی اور آپکی چادر کی اور آپکی عدالت کی جو پرشیدہ فصل ہذا سے نہیں اور درس ۱۲ میں مطلب اس سے کہ دوسرونکی بادشاہت بھی جیسی گئی یہ ہے کہ فرمان عالیشان اونکی مملکت کی تہیں ڈی کی بابت بشرع عدم ایمان لانے کے ہماری ہو سو مثلاً فارس میں فارسیوں کو اور بصرت جو یونانیہ کی شاخ ہے اہل سکندریہ کو اور روم میں ہرقل کو اور یہ قتل نے سطا اپنی خراب کے کہ ملک شتان غالب ہو گیا ہے قتل یہود کو سارا ہی تمام تک ۳ سال بہت ستایا بالآخر صدور فرمان مسطورہ سے دریافت کیا کھڑا ملک شتان سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم میں اور خالد ولید سیف خدا نکلے اور فتح اسلام شروع ہوی کہ بالآخر خروج حضور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم ہزار ہزار مقدس صحابہ کے ساتھ غزوہ تبوک میں تشریف لے گئے اور رومی پسپا ہونے شروع ہوئے پس کسی طرح سے ہرقل سے برباد کرکے نواب مسیح علیہ السلام ضبوط ہو سکتے الجملہ ہزار سال بعد ہزار سال اسلام سے شیطان کا قید خداوندی سے کھلنا اور اطراف ممالک اہل اسلام پر یاجوج ماجوج کا تسلط لکھا ہے وہ شاہد ہے کہ بالآخر فیکے دجال آویگا مسیح کا بار دگر آنا حسب درس ۱۴ و ۱۵ فصل ۱۲ کے ضرور یات سے ہے جبکہ مہدی علیہ السلام سے اونکو حشر ہوگا اسکی نسبت ہم فصل حال شرح کرتا ہے اسکا تفصیل ہم لکھیں ہے گا کہ اہل ہم تمام قبیلوں روم اٹلی سے پہلے دس شاخ خواہ سے بار دگر آنے مسیح سے پہلے زبردست کریں گے جیسے کہ ہیٹ میں ہی زور کیا تھا و تفصیل ہم بیان کریں گے جو ہوا ہے اور اسکی کی درس ۲۷ کا ہے اور یہ تردد اور آنا اونکی مسیح بعد صاحب روزہا قدیم حضرت احمد علیہ السلام کی تشریف لانے میں گے اور صاحب روزہا قدیم جنکی مہدی علیہ السلام کی صورت سے سلطنت دستگیر پائیں گے اسوجہ سے مسیح ہوں گے کہ امام الحق کا خلیفہ ہوں گے اور اوس صاحب روزہا قدیم کی سلطنت ابدی ہو گی جیسے تنبیہ خواب ہیں لکھا ہے اور آخر جملہ درس ۲۴ کا مطلب یہی ہے کہ ہر قل گیا ہیں شاخ آسیانیہ و کاپادوشیا و سریا پر غالب ہوا اور واضح ہو کہ اوائل بخاری میں

زہری کی روایت میں ابن ناطور سے مروی ہے کہ ہرقل نجومی تھا اوسنے اہل فتنہ کو غالب ہوتے دریافت کیا پس اس وجہ سے لوگوں نے کہا کہ ختنہ والا یہودی ہیں پس اوسنے حکم کیا کہ اوسکا قتل کرنا یہود کا حکم دیا پس اسی حالت میں یعنی قتل یہود میں ہرقل تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رسول ابو سفیان سے اہل اسلام محمد کو لوگ خبر دیتے ہیں جو محمد ابن اسمٰعیل کی اولاد سے ہیں جنکی نسبت فعسل ہے انکو میں سے عہد قدیمی اسلامی کے نشان سے فتنہ کرانا ہے پس اوسوقت سے یہود کا قتل ہوتا جاتا رہا اور مطلب چار ہولناک ورس ۲ سے چار سو نوے ۴۹۰ تک زور شور سے بطور فیادہ کے کہ پہلے ہوا بخت نصری سے یہود تباہ و پراگندہ ہوئی جسکے وَالذّٰرِیٰتِ ذَرْوًا قرآن میں آیا اور دوسری کیا نبوچدنضر یہود کے واسطے مثل اپنے حامل با ابن کے ہوں اس سبب سے فَالْحٰمِلٰتِ وِقْرًا فرمایا جو یقباد سے شروع ہوئی اور اوسکے منہ کے علم سے ایک عیسیٰ موعود پر تین بڑی زور آور سردار مقرر ہوئے جنمیں سب سے بڑا ہرمز خیال ہوتا کہ وہ عیسیٰ پسلی اوسکے منہ میں ہوئیں جسنے فی الحقیقت مغرب و مشرق و جنوب و شمال میں بڑا ہی زور کیا جیسے قرآن شریف میں اور تاریخوں میں ہے اور سکندر کی کشتی وجہاز بطور آسانی کے جاری ہوکر گویا زمین کو نہ چھوتے تھے اسی سے قرآن میں فَالْجٰرِیٰتِ یُسْرًا اور سکندر کی سلطنت اوسکے مرنے کے بعد چار وزیروں پر منقسم ہوگئی جنکو چار سر یعنی سردار و چار پنکھ سے بیان کیا ہے اور یہ یہود کے کام کو تقسیم کرکے پہاڑ الاجس سبب سے فَالْمُقَسِّمٰتِ اَمْرًا فرمایا اور اوسکے بعد دولت اسلامیہ موعود آئی جس سبب سے اِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ لَصَادِقٌ وَّاِنَّ الدِّیْنَ لَوَاقِعٌ فرمایا فصل ۷ دانیال شاہ بابل بیشتر کے پہلے سال میں دانیال نے اپنے بستر پر ایک خواب اور اپنے سر کی رویتیں دیکھیں تب اوسنے اوس خواب کو لکھا اور اسطرح اوسکا مفصل بیان کیا۔

۲۔ دانی ایل بولا اور کہا کہ میں رات کو ایک رویا دیکھی اور کیا دیکھتا ہوں کہ آسمان کی چار ہوائیں بڑی سمندر پر باہم زور سے چلیں ۳۔ اور سمندر سے چار بڑی حیوان جو ایک دوسری سے متفرق تھے نکلے ۴۔ پہلا شیر ببر کی مانند تھا اور عقاب کی سی پنکھ رکھتا تھا اور میں دیکھتا رہا جب تک اوسکے پر اوڑ ہی گئے اور وہ زمین سے اوٹھایا گیا اور آدمی کی طرح پانوں پر کھڑا کیا گیا اور اوسکو آدمی کا دل دیا گیا ۵۔ اور کیا دیکھتا ہوں کہ ایک دوسرا حیوان ریچھ کی مانند تھا اور وہ ایک طرف سیدھا کھڑا ہوا اور اوسکے منہ میں دانتوں کے درمیان تین پسلیاں تھیں اور لوگوں نے اوس سے کہا کہ اوٹھ اور بہت گوشت کھا ۶۔ بعد اوسکے میں نظر کی اور کیا دیکھتا ہوں کہ ایک اور حیوان تیندوے کی مانند اور مجھا جسکی پیٹھ پر پرندہ کے سے چار پر تھے اور اوس حیوان کے چار سر تھے اور اوسکو سلطنت دی گئی ۷۔ اسکے پیچھے میں رات کی رویتوں کو دیکھتا رہا اور کیا دیکھتا ہوں کہ چوتھا حیوان ہولناک اور بہت ناک اور نہایت زبردست اور اوسکے دانت لوہے کے تھے اور بڑی بڑی دندانہ نگلتا اور ٹکڑے ٹکڑے کرتا اور بچتی کو اپنے پانوں سے لتاڑتا تھا اور یہ اون سب حیوانوں سے جو اوسکے آگے تھے متفرق تھا اور اوسکے دس سینگ تھے ۸۔ میں ان سینگوں پر غور سے نظر کی اور کیا دیکھتا ہوں کہ انکے بیچ میں سے ایک اور چھوٹا سا سینگ نکلا جسکے آگے تین سینگ جڑ سے اوکھاڑے گئے اور کیا دیکھتا ہوں کہ اس سینگ میں آنکھیں تھیں (اسی مقام سے سنا کہ دل کی نبوت ابو سفیان کو حسب حدیث اوائل بخاری۔ کہ ہرقل نے بتلائی) انسان کی آنکھوں کی مانند اور ایک منہ تھا جو بڑی بڑی باتیں بول رہا تھا ۹۔ میں یہ تا تخت دیکھتا رہا کہ گرسیاں بچھائی گئیں اور قدیم الایام بیٹھ گیا اوسکا لباس برف سا سفید تھا اور اوسکے سر کے بال صاف ستھرے اون کی مانند تھے اور اوسکا تخت آگ کی شعلہ کی مانند تھا اور اوسکے پہیے جلتی آگ کی مثل تھے ۱۰۔ ایک آتشی سیلاب بہ رہا تھا جو اوسکے آگے سے نکلتا تھا ہزار ہزار اوس کی خدمت میں حاضر تھے اور لاکھوں لاکھ اوسکے آگے کھڑے تھے عدالت ہو رہی تھی اور کتابیں کھلی ہوئی تھیں ۱۱۔ میں دیکھتا رہا تا اوس سینگ کی اوس آواز کے سبب جو بڑی گھمنڈ کی باتیں بول رہا تھا میں تا تک دیکھتا رہا کہ وہ حیوان مارا گیا اور اوسکا بدن ہلاک کیا گیا اور شعلہ زن آگ میں ڈالا گیا ۱۲۔ اور باقی حیوانوں کی سلطنت بھی انسے لے لی گئی پر اوکی زندگی قائم رہی (یعنی جنھوں نے اسلام قبول کیا) اور وہ ایک مدت اور ایک ساعت تک جی رہے ۱۳۔ میں رات کی رویتوں کو دیکھتا رہا اور کیا دیکھتا ہوں کہ ایک شخص آدم زاد کی مانند آسمان کے بادلوں کے ساتھ آیا اور قدیم الایام تک پہونچایا گیا اور اوسکو اوسکے آگے لایا گیا ۱۴۔ اور تسلط اور حشمت اور سلطنت اوسکو دی گئی کہ سب قومیں اور امتیں اور مختلف زبانیں بولنے والے اوسکی خدمتگاری کریں اوسکی (یعنی صاحب روز ہا کی قدیم کی جیسے تعبیر خواب سے اوسکو بعد ظاہر ہے) سلطنت ابدی سلطنت ہے جو جاتی نہ رہیگی اور اوسکی مملکت ایسی جو زائل نہ ہوگی ۱۵۔ مجھ دانی ایل کی روح میرے بدن میں طول ہوئی اور میرے سر کی رویتوں نے مجھے گھبرا دیا ۱۶۔ میں انمیں سے جو نزدیک کھڑے تھے ایک شخص کے پاس گیا اور اوس سے ان ساری باتوں کی حقیقت پوچھی اسنے مجھے کہا اور ساری حقیقت مجھے بتلائی ۱۷۔ یہ چار حیوان چار بادشاہ[۵] ہیں جو زمین میں برپا ہونگے ۱۸۔ لیکن حق تعالیٰ کے مقدس لوگ سلطنت لے لینگے اور ابد تک اس سلطنت کے مالک رہیں گے ۱۹۔ جب میں نے چاہا کہ چوتھے حیوان کی حقیقت جانوں جو اوس پہلوں سے متفرق تھا کہ نہایت ہیبت[۶] ناک تھا جسکے دانت لوہے کے

---

[۱] مراد ہزار ہزار سے ستر ہزار کروڑ مسلمانات و جو روح اعظم ہیں امتی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضرات صحابہ[۲] اور لاکھوں لاکھ اہل اسلام جو ہر ایک کو دلی تقی کے ساتھ ستر ستر ہزار ہونگے پس فوج ہوا دن حضرات پر مثل شیخ بہاء الدین آملی کے جو کہیں کہ بڑا نبی وہ ہے جسکے پیرو زیادہ ہیں اور پیر نودس مقدس موعود[۳] بہ کی ہے ہنگام وفات حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متقدمون

[۲] مراد آدم زاد سے مسیح ہیں اور اس ورس میں قدیم الایام سے مراد مہدی آخر الزمان ہیں جو ہنگام حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہونگے ۱۲ منہ

[۳] چار بادشاہ سے مراد چار بادشاہتیں ہیں ۱۲ منہ [۴] مطابق ان ہیبت ناکو کی حال کی تشبیہات کو فرما کر بار کہیں ناکایا جوج و ماجوج کے حالات میں اونکا تعجب رورہو ۱۲ منہ

اور ناخن پیتل کے تھے جو نگلتا تھا اور ٹکڑے ٹکڑے کرتا اور بچے کو پاؤں سے روندتا تھا ۲۰ اور دس سینگوں کی جو اوسکے سر پر تھے اور اوس ایک کے جو نکلا اور جسکے آگے تین گر گئے ان اس سینگ کے جسکی آنکھیں تھیں اور ایک منہ جو بڑی گھمنڈ کی باتیں بولتا تھا اور اوسکا چہرہ اوسکے ساتھیوں کی نسبت سوا زیادہ رعب دار تھا ۲۱ - میں نے دیکھا کہ وہی سینگ مقدسوں (یعنی مخنثوں) سے جنگ کرتا اور اوپر غالب ہوتا رہا جب تک کہ قدیم الایام آیا اور حق تعالیٰ کے مقدسوں کا انصاف کیا گیا اور وقت آپہونچا کہ مقدس لوگ سلطنت کے مالک ہوں ۲۳ - وہ یوں بولا کہ چوتھا حیوان چوتھی سلطنت ہوگی جو دنیا میں ہوگی وہ ساری سلطنتوں سے متفرق ہوگی اور ساری زمین کو نگل گی اور اوسے لتاڑ دیگی اور اوسے ٹکڑے ٹکڑے کر گیگی ۲۴ - اور دس سینگ جو ہیں سو دس بادشاہ ہیں جو اس سلطنت ہیں سے اوٹھیں گے اور اونکے بعد ایک اور اوٹھیگا اور وہ پہلوں سے متفرق ہوگا اور تین بادشاہوں پر غالب ہوگا ۲۵ - اور حق تعالیٰ کی مخالفت میں باتیں کریگا اور حق تعالیٰ کے مقدسوں (یعنی سب مخنثوں) کو نصدیہ دیگا اور چاہیگا کہ وقتوں اور شریعتوں کو بدل ڈالے اور وہی اوسکے قبضہ میں دیئے جائینگے یہانتک کہ ایک مدت اور مدتیں اور آدھی مدت گذر جائیگی ۲۶ - پر عدالت بیٹھیگی اور وہی اوسکی سلطنت اوس سے لینگے کہ اوسے ہمیشہ کے لئے نیست و نابود کریں اور تمام آسمان تلے کے سلطنت اور مملکت اور سلطنت و حشمت حق تعالیٰ کی مقدس لوگوں کو بخشی جائیگی اوسکی سلطنت ابدی سلطنت ہے اور ساری مملکتیں اوسکی بندگی کرینگی اور فرمان بردار ہونگی **تنبیہ پنجم** فصل ۸ دانیال کی تفسیر میں اوسمیں ہی چار وں بادشاہت فصل ۷ دانیال کا بیان ہوا ایک بیشعور حیوانیہ بخت نصری کا جسمیں اس فصل کا خواب ہے دوسری زود القرنینی کیانیہ سلطنت کا جو کورش کیقباد ہیدفاد کے شاہ سے شروع ہوئی تیسری ایک قرن والی سلطنت سکندر یونانی کا جسکے چار وزیر ہوگئے کہ بالآخر سلیوقسے شمالی میں غیر شرع رومیہ دغاد آشتی سے دنیوی چوتھی سلطنت ہے جسمیں سے پانچ شاخ بشرکت ایپی فینے طرطوس کے بیت مقدس کو جلا کر خاک سیاہ کر دیا چنانچہ طرطوس کی سلطنت جو ۲۳۰ روز ہی اسکے دن تک موجود ہیں جسنے ۲۹۰ روز تک بیت مقدس کا محاصرہ رکھکر فتح کیا بالآخر وہ میں سے گیارہویں سلطنت بادشاہ ہونگی بادشاہ یعنی جناب سرور رسلان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مقابل ہوکر تباہ ہوئی اور سلطنت اسلامیہ قائم ہوئی جیسے فصل ۲ و ۷ کتاب دانیال میں مفصل رقوم ہوئی اس فصل کا ذکر مشاہدہ اول مقدمہ ششم میں ہم پر کرینگے **تنبیہ ششم** فصل نہم دانیال کی تفسیر میں مخفی نہ ہو کہ یہ فصل منکلترین کتاب دانیال سے ہے جسمیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ستر ہفتوں کا موت یا شاعتیں سے جو سنہ مسیحی میں وہ مراد نکلتے اور نیز سات و دو وسا ٹھ ہفتے کا ذکر نسبت مسیح علیہ السلام سنہ ۴۳۳ قبل مسیحی سنہ دوسری جلوس دوم اخشورش سے ہے جو ۴۵۸ مسیحی قبل میں شاد جوا تھا اور یہ فصل بڑی ہو کہ آراسے کہ دین ناحق والے یہود و نصاریٰ نا اس فصل کے بیان میں کتابوں کی کتابیں لکھی ہیں مگر جو کہ پہلے اعتی مسیح کے مقدمہ میں جو آگر آسمان کو اوٹھا گئی اور نہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جو اقدس اسمیں اونکو لئے کفارہ ہوکر بحضیہ قدیر رومیہ نے یہود کو نکالا تھا ویسے اونکا کفارہ یہ ہوا کہ غیر قومیں یہود ملت اہل سلام ہمالک یہود یہ سے نکالی گئیں اور دوسری اعنی نصاریٰ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے منکر ہیں انہوں نے کتابیں کی کتابیں اس فصل میں لکھی ہیں پر مطلب کو نہ سمجھے نظر بران فیصلہ میں وہ اوسکی تفصیل کتب مقدسہ کی موافق اور تاریخ کی مطابق لکھتا ہے پس واضح ہو کہ بیت مقدس کی بربادی علی وجہ الکمال کتب سوتھی میں جیسے سا جا مذکور ہیں دو رتبہ لکھی ہے ایک مرتبہ بخت نصر سے جو سنہ ۶۰۰ مسیحی میں شروع ہوئی اور دوسری مرتبہ غیر قوم شمالی اعنی رومیہ کی ہاتھ سے جو سنہ ۷۰ مسیحی میں ہوا جیسے درس ششم فصل ۲۴ میں بیان دونوں کو لکھا ہے چنانچہ رومیہ کو اترا دا اور پہلے کو شاہ بابل کرکے کہا ہے اور پہلی بربادی بیت مقدس کی سنہ ۶۰۰ قبل مسیحی سے یوں شروع ہوئی کہ بخت نصر نے اوسکو فتح کیا کو بعد سنہ ۵۸۸ قبل مسیحی اوسکو پورا برباد کیا تو ابتدا ہی بربادی کے شروع ہوئے سے بابل کی بربادی درس ۱۱ و ۱۲ فصل ۲۵ و پورہ میں ہے اور درس ۳ فصل مذکور میں مجمل ساری بربادیوں کا بیت مقدس کے ذکر کیا جسمیں غیر قومیوں رومیہ سے بربادی بھی آگئی لیکن آیندہ درس ۱۴ سے بربادی بخت نصری کا ہی ذکر فرمایا تو جسمیں درس ۱۴ فصل ۳۶ تاریخ ایام دوم کے ستر سال سنہ بربادی بخت نصری سے بعد کورش کیقباد نے بابل فتح کیا اور اوسی حسال اول عزیر کے بیت مقدس کی تعمیر کا حکم دیا اسکے بعد اسی سال میں فصل نہم دانیال کا خواب ہے جسکا سال اول کورش اول مادی میں دانیال نے پر سیا کے ستر سال کو موافق پایا تو جسمیں اس بربادی کے ستر سال بعد پر سیا کی فرمانی کی مطابق معلوم ہوئی تھی تو دانیال نے دوسری بربادی کے زمانہ کی بابت دریافت کیا کہ اوسکی کفارہ والی کب آویگی اگرچہ ہزار ہفتہ وجود آدم میں دولت صاحب کفارہ کی معلوم تھی جو صاحب عہد دائمی کی پیدائش کے قبیل کا زمانہ معلوم نہ تھا جنکا ذکر فصل ۲۷ و ۸ دانیال میں خدا کی بادشاہت کرکے مطالعین کو ظاہر ہوا جو زمانہ رحم کا ہے بخلاف مسیح کے زمانہ کے جو سنگ سزا وار یہ ہو کر قوم یہود کی تباہی کے لئے آئی تھی جنکے لئے حسب درس ۲۶ فصل نہم دانیال کے کوئی شی کفارہ وعدالت دائمی وغیرہ سمجھ کچھ بھی نہ تھی بلکہ بربادی بیت مقدس و یہود اونکی مبعدا سی ضرور ہوئی تھی کیونکہ حسب درس ۱۴ فصل نہم مذکور کے خدا کی حکم کو توسیع کی معرفت آگے تھے یہود شنوا نہو تو پس دانیال نے زدعا و زاری بہت کچھ کی تو حسب درس ۱۱ فصل ہذا کے جبرئیل آیا کہ حسب درس ۲۲ فصل ہذا کے فرمایا تو درین کہ تجھکو اوسنے خردی اور سمجھنے باتیں کہیں اور کہا اے دانیال اب اسلئے نکلا ہوں کہ تجھ دانش و سمجھ بخشوں ۲۳ - جیوں تو نے دعا مانگنی شروع کی وہیں یہ حکم نکلا اور میں آیا کہ تجھے دکھلاؤں کیونکہ تو بہت عزیز ہے سو اس بات کو بوجھ اور اس رویت کو سمجھ ۲۴ - ستر ہفتے تیرے لوگوں اور تیرے شہر مقدس کے لئے مقرر کئے گئے ہیں تاکہ اوس مدت میں شرارت ختم ہو اور خطا کاریاں آخر ہو جاویں اور بدکاری کی بابت کفارہ کیا جاوے اور ابدی راستبازی پیش کیجاوے یعنی صاحب روز ہائے قدیم حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جو بانچہ اسمین مخرب بیت مقدس کی موت سنہ مسیحی سے ستر ہفتے بعد پیدا ہو کر مراد ہفتہ سو بالاتفاق سات سال ہیں اور اُس

ان میں سے اور وہی ہیں شاہ مسٹر قیہ آرمینہ و کابادوشیا و سردیا والے ہیں جنکا ذکر درس ۲۴ میں بھی آتا ہے ۱۲ منہ

روایت دعوت پر بہر صورت یعنی جبکہ قبل کی سلطنت ہوا اور سنہ چالیس کی ہزار ہفتہ وجود آدم سے سو پچھتر ہوا اور سنہ چالیس بعد مین نبوت کا ہونا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت ظاہر ہوا اور سپر حجت سے زیادہ قدوس ہے مسح کیا جاوے یعنی برگزیدگان کا تیل چڑا جاوے لیکن اسقدر تو معلوم ہوا کہ بربادی بیت مقدس سے ولادت ختم المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام تک ستر ہفتے یعنی ۴۹۰ سو سال ہونگے لیکن سنہ بربادی بیت مقدس صاف طور پر دریافت نہوا اور یہ معلوم نہوا کہ کس وقت قوم یہود خدا کی آواز کو جو بذریعہ مسیح ہونیوالی تھی سننے والے ہونگے جیسے آخر درس ۱۴ فصل مذکور مین ہے اور فصل ۱۴ عزیر مین ہے کہ فرمان کورش ۵۳۶ قبل مسیحی مین بیت مقدس کی تعمیر کا حکم ہوا اوس سال مین یہود سے تعمیر نہوسکی اور دوسری سال جو تعمیر کرنا چاہا تو حوالی مرانی داؤ سمین شرکت کرنی چاہی تو یہودیون نے شرکت پسند نہ کی تو انہون نے یہودیون کا ہاتھ بند کردیا اور وکیل کھڑی کئے تو زمانہ کورش کیقیاد مین جو ۵۳۰ قبل مسیحی مین مرا (بلکہ کمبیس کیکاؤس کے زمانہ مین جو ۵۲۴ قبل مسیحی مین مرا) اور دارا فی کیخسرو بن سیاوش تک یہی حال ہا جو ۴۸۷ قبل مسیحی مین مرا اور ۴۸۵ قبل مسیحی مین دوم اخشیرورش شاہ ہوا اور حسب درس ۷ فصل ۴ عزیر کے اول اوسکی سلطنت مین یہود اوپر وسلم کے باشندون کی حوالی موالی نے شکایت لکھ بھیجی یعنی جبکہ ایک جوبلی دوسری سنہ سلطنت کورش کیقباد سے گذری امنی ۴۸۴ قبل مسیحی مین یہود نے تعمیر مکان مقدس کا قصد کیا کیونکہ جوبلی کی رعایت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سبب سے جو مقرر تھی یہود زیادہ کرتے تھے بس کل تعمیر اونسے نہوسکا معلوم ہوا کہ حکم بنا نیکی ممانعت کی بابت اخشیرورش نے ۴۸۴ قبل مسیحی مین صادر کیا اسکے سنہ سے سات ہفتے دو ہفتے ساٹھ ہفتے بعد پیدا ہو کہ ہنوز ۴۶۹ قبل مسیحی تک استیر مویہ یعنی اخشیرورش کے گھر مین داخل نہوے تھے ورنہ یہ حکم ممانعت شاید نہ نکلتا اور سات ہفتے جبکہ حکم ممانعت اخشیرورش سے گذرے ساٹھ دو دو ساٹھ ہفتے کرکے فصل نہم دانیال مین فرمائے گئے تھے اور ۴۶۴ قبل مسیحی مین ارتخشتا اول شاہ ہوا تو یہود نے ۴۸۴ قبل مسیحی سے ایک جوبلی یعنی سات ہفتے جبکہ حکم ممانعت اخشیرورش سے گذرے ساٹھ دو دو ساٹھ ہفتے کرکے فصل نہم دانیال مین فرمائے گئے تھے اور ۴۶۴ قبل مسیحی مین ارتخشتا اول شاہ ہوا تو یہود نے ۴۸۴ قبل مسیحی سے ایک جوبلی یعنی سات ہفتے کا انتظار کرکے پھر تعمیر بیت مقدس کا قصد کیا یعنی ۴۶۴ قبل مسیحی مین تو مطابق فصل ۴ عزیر کے پھر دکا حکم نکلا کہ پھر تعمیر شہر مقدس کرنے پاوین اور ۴۵۸ قبل مسیحی مین اخشیرورش سوم شاہ ہوا اور ۴۵۲ قبل مسیحی مین سو غدیانوس یونانی شاہ ہوگیا تو ۴۲۳ قبل مسیحی مین داریوس بن اخشیرورش سوم مذکور شاہ ہوا تو ہفتے بیت مقدس کی تعمیر کے لئے ۴۲۳ مذکور سے انتظار کرکے پھر تعمیر کا قصد کیا تو دوسری سال جلوس اس داریوس تک یعنی ۴۲۲ قبل مسیحی تک جیسے درس ۴ فصل ۴ عزیر سے ظاہر ہے تعمیر کا کام معطل ہا اور ۴۲۱ قبل مسیحی مین جیسے فصل ۶ عزیر سے ظاہر ہے فرمان تعمیر بیت مقدس جاری ہوا جس سے ساٹھ ہفتہ بعد مسیح کی ولادت ہوا اور حسب درس ۱۵ فصل ۹ عزیر کے چھٹے سال جلوس شاہ مذکور مین کام تمام ہوا اور ۴۱۴ قبل مسیحی مین ارتخشتا دوم شاہ ہوا اوسنے اپنی سنہ جلوس مین یعنی ۴۰۹ قبل مسیحی مین عزیر کو حسب فصل ۷ عزیر کے کمال عزت سے بیت مقدس کو بھیجا کہ وفات مسیح تک ۴۷۳ ہوئی مین تو جبرئیل نے درس ۵ فصل نہم کی مطابق دانیال کو بتلایا کہ سو جو ہفتہ سے جس وقت سے یروسلم کی تعمیر کا حکم اور بنا کا نکلے ۷ کا تو ۴۸۴ و ۴۸۳ قبل مسیحی مذکور مین نکلا اور بنا کا ۴۳۲ قبل مسیحی مین نکلا اور یہ ترجمہ مطابق ترجمہ ابو علی بن مسکویہ یہودی کی ہے جو عربی مین کیا ہے کہ لفظ اور اصل کتاب داس ترجمہ مین ہے وہ سر کر ترجمہ الزنہین سمجھے جس سے مطلب خبط ہوتا ہے) مسیح شاہزادہ تک سات دو دو ساٹھ ہفتے کامل ہونگے پھر تعمیر کے طاریہ گھر نکلی کے دنون مین چنانچہ سات و دو و ساٹھ ہفتے فرمان رد تعمیر ۴۵۸ شاہ اخشیرورش کے گذرنے کے بعد اور دوسری فرمان رد تعمیر سے ساٹھ ہفتے ہوا اور فرمان تعمیر سے ساٹھ ہفتے بعد مسیح پیدا ہوا چنانچہ فرماتا ہے اور بعد سات و دو و ساٹھ ہفتے کے بعض نسخ مین تا اور ہی صحیح ہے مسیح کاٹا جاویگا یعنی پیدا ہوگا اور نہوگا مسیح کے لئے کچھ اور یہ ترجمہ ابو علی یہودی کی مطابق ہے یعنی کفارہ و عدالت دائمی اور مہر ہفتہ ہفتے والون سے کوئی امر مگر بربادی بیت مقدس جسکو میان لاتا ہے اور بادشاہ جو آویگا یعنی باتیا شین جو ملاقات موخین ۶۹ سنہ مسیحی مین آیا سوا اوسکے لوگی شہر و مقام مقدس کو غارت کرینگے نہ اوسی سال آخر مین جیسے سوای عمارات المعروف وغیرہ کی اکثر کی غلطی ہے جو اوسی سال مین لکھتے ہین بلکہ اوس طریق سے جو ارشاد ہے اور اوسکا دوسرا آویگا طوفان کے زور سے یعنی طرطوس اور آخر تک لڑائی رہیگی اور مقرر کی ہوئی خرابیان ہونگی جسکی تفصیل فرماتا ہے ۲۷ - اور وہ یعنی بادشاہ باتیاشین آنیوالا اوس ہفتہ کو یعنی اپنی بادشاہت کو ہفتہ کی ایک قائم کریگا یعنی ۶۳ سنہ مسیحی تک اور ہفتہ کے نصف مین یعنی ۶۶ سنہ مسیحی مین جس یوم ہفتہ کی کے بارہ مہینوی روز ہوئی بسبب جان وشا لیمن روم سے سوی طرطوس کی ساتھ تین سال لڑائی رہی ذبیحہ و ہدیہ موقوف کرکا اور فصیلون پر اُجاڑ نیوالے مکروہات دہرکی جاوین گے یہانتک کہ بالکل غارت ہوا اور وہ بلا جو مقرر کی گئی ہے اوس اُجاڑ نیوالے پر واقع ہوگی چنانچہ ادسی سال ۷۰ مسیحی مین ۴۵ روز بعد بربادی بیت مقدس کی بربادی سے باتیاشین نے اکاروز محاصرہ سے تیرہ سو پینتیس روز ہوتی مین اوس سنہ سی ستر ہفتون کا ولادت ختم المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام کا شمار ہے پھنچے مطلب اس فصل کا صاف صاف دمطابق فصل ۷ و ۹ و ۱۰ دانیال سے عزیر نے لکھا کہ صاحب روزنامچہ قدیم حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جسے فصول مذکورہ مین پر نصابی کو چونکہ انکار ہوا وہ فصول مذکورہ کو نہین سمجھتے تو ستر و انہتر ہفتے دونو کو مسیح سے متعلق کرتے ہین اور اگر بالفرض ستر ہفتون کو ملاتے ہین تو انہتر کا پتہ نہین لگتا اور سوای اسکے صریح فصل ۴ عزیر مین تاریخ کی مطابق تمام بادشاہ کی موجود ہین اونسے ملاتا کہ وصف مراد لیتے ہین مثل ہر کولیس آسمان و مراد اوس سے زمین لین چنانچہ فصل ۴ عزیر مین اس امر کے بعد کہ بیت مقدس کی تعمیر کا ۵۳۶ قبل مسیحی مین بنی یہود اونہا مین نے قصد کیا اونو نکی دشمنون نے شرکت چاہی اور انہون نے منظور نہ کی تو دشمنون نے وکیل کھڑی کئے اور تعمیر کرنے مین اونکو گھبرا دیا درس ۵ فصل مین فرماتا ہے کہ شاہ فارس خورش کے جیتے جی سب ان شاہ فارس دارا کی سلطنت تک یہ حال ہو رہا (اور خورش وہ کیقباد ہے اور اوسکے بعد کمبیس کیکاؤس اور اوسکے دارا کجسرو کرکے فارس مین مشہور ہے) ۶ جب اخشیرورش بادشاہ ہوا (جو ۴۸۵ قبل مسیحی مین ہوا ہے تو اوسکی سلطنت کے شروع مین (یعنی ۴۸۴ قبل مسیحی مین ایک جوبلی کے بعد یہود نے قصد تعمیر بیت مقدس کیا) انہون نے (یعنی یہود کے دشمنون نے یہود اور یروشلم کی بابت شکایت

لکھہ یعنی (تو ۴۸۳ قبل مسیحی سے ایک سال قبل اعنی ۴۸۴ قبل مسیحی میں فرمان رد ومخالفت صادر ہوا کیونکہ وجہ ممانعت تعمیر سے بیت مقدس تعمیر نہو سکی جیسے دانیال ۹ درس ۲۵ فصل نہم دانیال کے فرمان رد ومرمت سے سات ودوسا ٹھہفتے ولادت مسیح کی تکمیل لکھی ہے جو انہتر ہفتے ہون کہ سات ودوسا ٹھہ انہتر ہوتے ہین اور ارتخشستا اول اس احشویروش کے بعد ۴۷۴ قبل مسیحی مین بادشاہ ہوا تو سیہود نے ایک جوبلی ۴۸۴ قبل مسیح سے انتظار کے بعد بیت مقدس کی تعمیر کا قصد ۴۳۵ قبل مسیحی مین کیا جیسے ذرا تا ہی ۷۔ پہر ارتخشستا کے دنون مین بسلام اور سیروت اور طا ٹھیل الخ جسکا خلاصہ یہ ہے کہ پہر یہود کے دشمنون نے ارتخشستا کو بابت یہود کی تعمیر کے شکایت لکھی اور پہر رد مرمت کا فرمان ہوا تا کہ دو ہفتے وسا ٹھہ ہفتے رد فرمان ثانی فصل نہم دانیال کے ورس ۲۵ کی کامل ہون لیکن مفسرین نصاری نے یہ ظلم کیا کہ ورس ۵ مذکور مین دارا سے مراد کمبائوسس لیا اور احشویروش سے مراد دارا بن ہستاسپس اعنی کیخسرو بن سیاوش قرمین لیا اور باوجودیکہ ارتخشستا احشویروش کے بعد ہوا ہی جو ۴۶۴ قبل مسیحی مین شاہ ہوا ہم مراد اس سے احشویروش رکھا اور باوجودیکہ درس ۶ مین لفظ پہر ہے جو تراخی کو چاہتا ہے اسپر بہی احشویروش سے مراد پہر کمبائوس سے رکھی تو احشویروش کے زمانہ مین ۵۳۵ قبل مسیحی سے ۴۳۳ مسیحی تک ستر ہفتے کا شمار جوڑا خدا کی چاہ اس قصب سے کہ عبارت سے امان ہی جاتا رہا اور سکا جواب یہ ہو سکتا ہی پورا پورا ترکی ہے جس سے ظاہر ہو کہ نصاری نے کہا ہو کچھ شے نہین اور یہود نے کہا نصاری کچھ شے نہین جیسے انکی بے ضابطیون کا جواب بعضا بطلکی ہے اس مقدمہ مین یہودی معلم فاضل موصوف ابو علی حسن نے اس فصل کی تفسیر سے دیا ہی جو مسیح کا مصدق نہین کہ ستر ہفتون کا شمار یہ ہے کہ ۵۳۵ قبل مسیحی سے جبکہ جروسلم اجڑی ۵۳۵ تک ۴۸۳ سال ہوے اور ستاون ۵۷ سال ملک فارس کے اور اکیسو ۲۱ اسی سنہ یونانیون اور دو سو چھہ سنہ رومیہ کے کہ چارون بلوشا ہونکی زمانہ متفرق کے سنہ مذکور مین اسلئے کہ لگی مین ان ایام مین یہود کو لئے قسمین مختلف بعض مذموم وبعض ممدوح اور ذکر کئے ہین ان رومون مین چھ چیزین تین محمود مین اور تین مذموم ہین بعض ان جملہ سے اول مریمن واقع ہوکر مین اور بعض دنیمن سے وہ ہین جو بعد تین سو سال کی مدت مین واقع ہوے دین الی آخر حاقال اور وہ چھ اشیا حوروس ۴ فصل نہم مین یہ ہین ایک مدت ختم شرارت دوسری خطاکاری کا کفارہ چوتہی ابدی راستبازی کا پیش کیا جانا۔ پانچوین نبوت پر مہر ہونا چھٹی قدس قدوسین کا مسح کیا جانا اور یہ امر نصاری کے نزدیک قابل اعتبار نہین اور پہر نصاری کی سی اسمین بے ترتیبی وغرض میری یہ ہے کہ جیسے فصل کا مطلب نصاری منکرین اسلام بجز تاویل بیجا کرتے ہین ویسے یہود منکرین مسیح ہین وہ اونسے بڑہکر ہی تاویل کرتے ہین اور حق صاف صاف مطابق تاریخ وفصول سابقہ کتاب دانیال کے وہ ہی جو سابقاً لکہا گیا **تنبیہ مفتم** فصل نہم سے دانیال کی رؤیا کے بیان مین تا آخر کتاب یہ خواب دوم دارا بن احشویروش سوم فارسی کے زمانہ مین سنہ جلوس کا ہی مراد اسے صاف صاف حسب ورس سوم فصل ۱۱ کے وہ ہی جو ۴۲۳ قبل مسیحی مین شاہ ہوا ہی جسکے بعد ارتخشستا دوم ۴۰۴ قبل مسیحی مین بادشاہ ہوا ہی اوسکے بعد ۳۶۹ قبل مسیحی مین اوخس ہوا اوسکے بعد ۳۳۸ قبل مسیحی مین آرسیس شاہ ہوا یہ تینون کمزور رہی اوسکے بعد ۳۳۶ قبل مسیحی مین دارا صاحب شوکت ہوا جسپر سکندر یونانی کی فتح ہوئی کہ سلطنت کیانیہ ذوالقرنینی تباہ ہوئی اور سلطنت یونان کے بادشاہ سکندر کے قایم ہوی جو ایک قرن کا شاہ تہا یعنی ایک طرف مغرب کا لیکن اس صورت سے دانیال کی عمر دو سال سے زیادہ ہوئی جاتی ہی تو اس وجہ سے ناواقفیں حالات سابق سے تاویل کرتے ہین کہ تین بادشاہون سے مطلب ایک اول کورش ہی دوسری احشویروش تیسری ارتخشستا مگر ظاہر ہے کہ دارا پہلا سکندر کی مقابل جو تہا کچھ ان تین شاہون سے بڑہکر نہین ہوا اور یہان پر اوسکا بیان ہی جو دارا سے کمزور تہے چنانچہ حسب ورس اول فصل ۱۱ کے میکائیل نے کہا کہ میں ہی دارا مادی کیقباد کو مدد کو اوہارا تہا اور دارا بن احشویروش شاہ فارس کے بعد چار بادشاہ اور ہونگے کہ چوتہا یعنی دارا بہت زور آور ہوگا اور پہر کیانیہ سلطنت تمام ہوگی اور سکندر یونانی بادشاہ ہوگا جسکے مرنے پر اسکی سلطنت چار ٹکڑی ہوجاویگی ایک مشرقی آرمینیہ دوسری مغربی یونانیہ تیسری شمالی سلیوسی چوتہی جنوبی لطلیموسی جو قوی ہوگی پہر آخر مین کمزور ہوگی یہان تک کہ جنوبی مصریون کے بیٹے شاہ شمالی کے بان آویگی کہ اتحاد پیدا ہو لیکن سب کے سب برباد ہونگے کہ ایک شاخ یعنی رومیہ بطور کونپل کے اٹہتی کی راہ سے شمالیون مین آدہنسے گی اور اُنپر قبضہ پاویگی جس سے شمالی زور آور ہونگے یعنی وہ شاخ خود شمالی کہلائیگی چنانچہ یہ واقعہ قیصرون کو وقت مین پورا ہوا اور جیسے تاریخ کے واقعات ہوے ہین وہ پیشین گوئی کے بیان مین موجود ہین کہ پہر شمالی جنوبیون پر فتحیاب ہونگے چنانچہ ایسے ہی ہوا بالآخر ورس ۲۱ فصل ۱۱ مین کہ شمالیون مین سے ایک باچی یعنی باچیا شین برپا ہوگا جسے سلطنت کی عزت شمالی نہ پینگے چنانچہ اوسکو بادشاہ تو نہ بنا پایا پر سپہ سالار کرکے مصر کو بہیجا اور مصر کے جاڑے مین اوسکے عقب مین اُٹہو کر بادشاہ کیا پر باچیا شین مصر سے واپس آیا اور چالاکی سے حسب ارشاد فصل ہذا کے بادشاہ بن بیٹہا اور مقابلون کو تہ تیغ کیا اور مصر والون کو شکست دی یہ امور اوس سو ایک ہفتہ یعنی سات سال مین پورے ہوے پہر اوسکا قصد حسب ورس ۲۹ فصل ہذا کے مقدس عہد کے برخلاف ہوا اوسوقت رحمت کا فرشتہ حسب فصل نہم دانیال کے اوٹہا تہا کہ قوم یہود تباہ ہوئی اور بعد کمال اونکی تباہی کے اسلام کے زمانہ کی خبر ہے جو آسمانی ستارہ کرکے ہین کہ یہود کو اہل اسلام سے سرسبزی ہوگی کہ بہت کچھ ایمان لاکر اور بلا خوف مملک مقدس مین بسے یہ صورت ہر کر میکائیل کے آنیکی اور اونکے لئے تہی وہ غلط طور پر سمجہے ہوے تہے کہ وحی یہی بزریعہ میکائیل آویگی اور وحی بذریعہ جبرئیل آئی کیونکہ وہ دوسری روح ہی جو متعلق وحی سے ہی جس سے یہود کو صدمہ تہی اور جس وقت تک قربانی آتشی کی موقوفی اور مکروہ محاصرہ کا شروع ہوا اور وہ وقت شرکت طرطوس کا سلطنت مین ہی وہ بارہ سو نوی روز مقرر ہیں تک ہین جسکو نیم ہفتہ یعنی ساڑہے تین سال کہا گیا ہی اور روز محاصرہ سے جو شروع شرکت طرطوس سے سلطنت مین بزہ سو پینتیس روز مین باشپاشین کی موت ہی اور بیت مقدس کو طرطوس کے زمانہ مین آگ لگادی گئی کہ جلکر خاکستر ہوگئی اوسوقت یہود پر سخت آفات کا

سامنا ہوا کہ تلوار و قحط دو بائے او نکو دس لاکھ آدمی کے قریب مار ڈالا کہ تشنہ مسیحی سے جبکہ قربانی آتشی موقوف ہوئی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیدائش تک ستر ہفتے جنوبا سو سے سال مقرر فصل نہم دانیال کی مطابق ہوئی جس ذات پاک کے سبب قوم یہود و اسرائیل ممالک مقدس میں امن و امان سے سکونت پذیر ہوئی **اطلاع نسبت وسوم** پوشیع نبی کی کتاب کی پیشینگوئی میں اسلام کی نسبت ۞ مخفی نہ رہے کہ پوشیع علیہ السلام دس قبیلوں اسرائیل کے نبی ہیں اور یہوشیا علیہ السلام یہوں جو نبی یہود او ہنیا ہیں کے نبی ہیں اور انکی کتاب میں بھی بہت کچھ پیشینگوئی بیان ہیں بالخصوص اسلام کی خوبی میں تو فصل اول کا مطلب ظاہر ہی جو اسرائیل کی بربادی سمتاریب اشہوری سے بیان کرتے ہیں جسمیں یہود انکی سلطنت کو فربیچوا گویا وہ کوچک نفر سے وہ بھی تباہ ہوئی اور در رس سات میں بالآخر خاندان یہود ا کی خوبی حضور صلی اللہ علیہ وسلم خداوند خدا یگان کی بدولت فرمائی گئی انہی دہی زمانہ اسلام میں اونکی مخالف برباد اور وہ شاد ہوئی اور فصل ۱ میں بنی اسرائیل کی اول تباہی کی خبر ہے جو اشور سے ہوئی اور انکی آبادی جو دو القرنین سے ہوئی پھر دوسری تباہی کا بیان کرتا ہے جو رومیہ سے ہوئی اور پھر زمانہ اسلام میں اونکی آبادی کا ذکر ہے جسمیں عہد اسلامی ہوا تا آنکہ اس وقت میں سوا اودوائی بنی اسرائیل کی قوم کے رومیہ کی بربادی کے بعد ساڑے دس قومیں میں اہل اسلام ہی ہیں دس اور امان والمان کے سایہ سب بستے ہیں اور فصل سوم میں قوم یہود کی بربادی کا رومیہ سے اور اونکی خلاصی کا زمانہ اسلام میں بیان ہی جو نبی داؤد سے شمار ہیں تو اور فصل ۴ میں بنی اسرائیل کی تباہی کا بیان ہی جو اشور سے ہوئی اور دعا کہ کہ بہت یہود ابرباد ہو جو اشور سے برباد ہوا تھا گو بالآخر فقرے برباد ہوا اور فصل ۵ میں بنی اسرائیل کی ربادی کا بیان ہی جو پہلی برباد ہوئی اور فصل ۶ میں اونکی آبادی کا بیان ہی جو دو القرنین سے ہوئی اور اس آبادی ملک کے بعد مسیح کا ذکر ہے جو قوم یہود کے لئے مثل صبح تھی دیکھو در رس ۴ شمویل دوم میں داؤد کی دعا گو مسیح چراغ سحری ہیں بہ نسبت صبح حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ در رس بات سوا اور پھر در رس ۴ فصل ۷ سے قوم یہود او غیرہ کی شرارت کا بیان ہی جو مسیح سے کی بربادی کا ذکر ہے جو رومیہ سے ہوئی اور داؤد کی دعا گو سے بچانے کا جو سمرو اشوریں ہوا بالآخر فصل ۱۴ میں اونکی رہائی کا بیان ہی جو اسلام کے زمانہ میں ہوئی چنانچہ فرماتا ہی اے اسرائیل تو خداوند اپنے خدا کی طرف پھر کیونکہ تو اپنی برائی کے سبب گر گیا ۲- تم کلمہ ساتھ لیکر یعنی مسیح کو ماں کر خداوند کی طرف پھرو اور اوس سے کہو کہ ساری برائی کو دور کر اور ہمیں عنایت سے قبول کر تب ہم اپنے ہونٹوں کی بچڑی نذر گذرانیں گے ۳- اشور تو ہمیں رہائی نہیں دیگا یعنی وہ اشور گو تباہی کرے، رومیہ میں ہمارے گھوڑے پر سوار نہیں ہونگا) ہم آئندہ اپنے ہاتھوں کے کاموں کو کبھی نہیں کہیں گے کہ تم ہمارے معبود ہو اسلئے کہ تجھی سے یتیم شفقت پاتا ہی ۴- میں اونکی بیوفائی کو رفع کرونگا میں خوشدلی سے اونکو پیار کرونگا کیونکہ میرا غصہ اوپر سے اوٹھ گیا ہی ۵- میں شبنم کی مانند اسرائیل کے لئے ہونگا وہ اسحاق علیہ السلام کی فصل ۲۶ تاکوں کی مطابق یعقوب کے لئے دعا ہے یعنی دولت اسلامی اونمیں بطور شبنم اتر کر یگی) وہ سوسن کی مانند پھولیگا اور لبنان کی طرح اپنی جڑیں پھینکیگا ۶- اوسکی ڈالیاں پھیلینگی اور حسن کے پیڑ کی مانند وہ خوشنما ہوگا ۷- جو لوگ کہ اوسکے زیر سایہ رہتے ہیں وہ کھیتی ہوجائینگے وہ گیہوں کی طرح ہری بھری ہونگے اور تاک کی طرح پھوٹ پھوٹ نکلیں گے اونکی شہرت لبنان کی سی ہوگی ۸- افرائیم کہیگا کہ مجھے بتوں سے کیا کام ہے میں نے اوسکی سنی ہی اور اوسپر نگاہ کرونگا میں سرو کا ہرا درخت ہوں میری سبب سے تو برومند ہو ۹- دانا کون ہی کہ یہ باتیں سمجھے اور اہل دانش کون ہی جو انہیں جانے کیونکہ خداوند کی راہیں سیدھی ہیں اور نیک لوگ انہیں چلینگے۔ شمعون عبداللہ بن سلام افرائیم (مسلمانوں اوسمیں (مسلمانوں میں فیصلہ) گرفتار ہیں گے **اطلاع نسبت وسوم چہارم** یوئیل پیغمبر کے صحیفہ کی پیشینگوئی میں حضرت رسول صلعم آٹھویں قول مسیح میں ہیں اور محاصرہ مشتمل عجب پیشینگوئی پر ہے جسمیں زمان مخاربت و بخت نصر ذی القرنین و سکندر رومیہ و زمان اسلام و جناب مہدی و مسیح کی بازگرد آمد تک مذکور ہے اور اسلام کی خوبی ادا کرنے کا بہت کچھ بیان ہی پس اونکی صحیفہ کی فصل ۱ میں یہود کی تباہی کا بیان ہی کہ جو کچھ چباڈالنے والی ٹڈی سے بچا (یعنی اشور میں سے) اونکو کھا گئی (یعنی بخت نصری نے کھایا اور جو کچھ اوسنے بچا (جو زمانہ کیانیہ میں شاد آباد ہوئی) اونکو چبا ڈالنے والی ٹڈی (یعنی سمالیہ شاخ سکندری نے کھایا اور جو کچھ اوسنے بچا نگلنے والی ٹڈی (یعنی رومیہ سے) نگل جنکی شرارت کا بہت ذکر کرتا ہی اور اونکو غیر قوم اور شمالی کہکے فرمایا ہے جسنے یہود کو تباہ کیا ہی پھر قوم یہود کو نصیحت کی کہ نیکو کار ہو تا آنکہ در رس ۱۴ فصل ۱ میں اوز مقدس یعنی در رسبت میں روزہ رکھنے کی تاکید ہی جیسے در رس ۱۵ میں فصل دوم کی اوسکی تاکید ہی جیسے نماز و روزہ کی تاکید در رس ۱۲ فصل دوم میں تاکید ہی اسیوجہ سے کہ **اَسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوۃِ** قرآن مجید میں ارشاد کیا کہ ہزار ہفتم نبی موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام میں اونکو نجات حاصل ہوا اور در رس ۱۵ فصل اول میں افسوس اُس روز کے باعث کرتے ہیں یعنی اوسکے لئے جو تسلیم نکرے اور فرماتا ہی کہ خداوند کا دن (یعنی ہزار ہفتم سبت مقدس اسلامی) نزدیک ہی (جسکو حسب در رس دوم فصل سوم متی کے یحییٰ نے اور در رس ۱ فصل ۱۴ متی کی مطابق مسیح نے نزدیک کہا ہی) اور جبکہ قادر مطلق کی طرف سے بڑی ہلاکت (قوم یہود سے) ہوئی ہی سو اوسکی مانند وہ آتا ہی یعنی مقابلوں کے لئے یہود کی بہزار ہاں ہلاکت قوم یہود بیان فرماتا ہی جو رومیہ سے ہوئی تا آخر فصل مذکور اور فصل دوم میں قوم یہود کو شوکت اسلامیہ سے تسلی دیکر ہی جیسے غیر قومیں رومیہ ممالک مقدس یہود سے نکال جاوینگی اور اہل اسلام کی جہاد کی خوبیاں اور بہادری کا بیان ہی جو تاریخ واقعہ ہی دیکھی وہ خالد ولید کی نسبت جو اسمیں لکھا ہی خوب مطابق جاذکہ کیسے کیسے امور شجاعت کی غیر قومیں سے بیرتی تا آنکہ گھڑ گیوں سے جو وہ مقابلوں کے قلعہ میں گھسے اور سکاہی ذکر ہی اور در رس ۳ میں کہ او نکا آگے زمین کا بیٹی اور آسمان تھرتھرائینگے ہیں مطلب میں کے کاہنے سے شریعت موسوی کے منسوخ ہونیسے ہیں اور آسمان کے تھرتھرانیسے شریعت عیسوی کے منسوخ ہونیسے زمانہ اسلام میں بطور اسان اشارہ ہو دیکھو تحقیق ہفتم باب لستم مقدمہ چہارم کو جسمیں پولوس کا مقولہ لکھا ہی اور چاند اور سورج کی روشنی مزیدسے مطلب اس در رس میں یہود کے مقابلوں پر آفتوں کو آنیسے ہی محاورہ

سخت آفتوں کے آنے سے بچے لیکن وہ ایام تازگی بخش قوم یہود کے لئے مقرر ہیں اور درس ۲۸ فصل دوم یوئیل میں لکھا ہے مطابق اوسکی جو فصل دوم کتاب اعمال میں ہے کہ پہلے وعظیم نادر (یعنی زمانہ اسلام سے) ایسا ہوگا کہ میں ساری بشر پر اپنی روح ڈالونگا اور تمہارے بیٹے بیٹیاں نبوت کرینگی یعنی نزول فارقلیت روح قدس سے چنانچہ درس ۱۷ فصل دوم کتاب اعمال میں روح قدس کے نزول پر جو واریوں پر نازل ہوا اور درس ۲۰ مذکور کے ترجمہ فصل ۲ یوئیل میں جو لکھا کہ اسکے بعد ایسا ہوگا وہ تحریف ہے اور زمانہ بادگر مسیح کے قریب بھی سورج کے اندھیرا اور چاند کا لہو ہو جانا وغیرہ بیان کیا گیا ہے اور کتاب مکاشفات یوحنا میں انہ سری وآسمان کا لپٹ جانا اور طرح بطرح کی رویسے آفات کا آنا پہلے ہندی علیہ السلام سے مذکور ہے جو خداوند کریم کے بیان کئے جاتے ہیں اور یہ امر اہل یورپ سے عنقریب عرصہ میں ہونیوالا ہے کہ جہان تہان لکھو کہاں اہل یورپ کی فوجیں تیار ہو رہی ہیں اور جیسے سخت آفات کے بعد جو قوم یہود پر اہل یورپ سے آئیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا زمانہ زور وشوکت کا آنا اس فصل میں لکھا ہے اور ایسے ہی ہوا ویسے اون آفات اہل یورپ کے بعد جو اہل مسلام پر آنیوالے ہیں مہدی ومسیح علیہما السلام کا تشریف لانا ہوگا گو آفات کا زمانہ ہزار سال اہل اسلام کے بعد سے شروع ہوگیا ہے کہ اہل اسلام کے ممالک کی اطراف کو اقوام یورپ کی یاجوج روس ماجوج نے احاطہ کرنا شروع کیا ہے اور یہ فصل دوم یوئیل صاف صاف اسلام کی خوبی میں اور اونکی جہاد کی برگزیدگی میں اظہر من الشمس ہے اور جن غیر قوموں پر جہاد ہوا اونکی مذمت ظاہر ہے پس اگر وہ اہل مسلام پر اعتراض کریں اونکی ناواقفیت عذر خواہ ہے

فصل دوم صیہون میں تری ہو کو میرے مقدس پہاڑ پر چوٹی بڑی آواز سے پھونکو سرزمین کے ساری باشندے کانپیں کیونکہ خداوند کا دن چلا آتا ہے ہاں آیا ہوا ہے ۲- آندھی دنا تاریکی کا دن ابر سیاہ اور گھن گھور کا دن جس طرح کہ صبح کی روشنی پہاڑوں پر پھرتی ہے ایک قوم بڑی اور زور آور ہے کہ ویسی آگے کبھی نہیں ہوئی اور برسوں تک پشت در پشت ہرگز ہوگی ۳- اونکے آگے آگے ایک آگ ہے جو کھا لیتی ہے اور اونکے پیچھے ایک شعلہ ہے جو جلا جاتا ہے اونکے آگے زمین باغ عدن کی مانند ہے اور اونکے پیچھے ایک ویران بیابان ہے ہاں انسے کچھ نہیں بچتا ۴- انکی نمود گھوڑوں کی سی نمود ہے اور سواروں کی مانند دوڑتے ہیں ۵- پہاڑوں کی چوٹیوں پر رتھوں کے ہڑہڑاتی کی مانند وہ بیتابی میں آگ سوزان کی مانند جو بھسم کرتی ہے ہڑہڑ جلتی الصف کی مانند ایک زور آور قوم کی طرح جو لڑائی کے لئے صف باندھے مستعد ہیں ۶- اونکے روبرو لوگ تو ہراتے ہیں ہاں سب کے چہروں کا رنگ فق ہو جاتا ہے ۷- وہ بہلوانوں کی مانند دوڑتے جنگی جوانوں کی طرح دیوار پر چڑھ جاتے اور ہر ایک اپنی اپنی راہ چلا جاتا اور وہ اپنی صف کو نہیں توڑتے ۸- وہ ایک دوسرے کو ٹیلے نہیں ہر کوئی اپنی راہ چلا جاتا اور اگر وہ جنگی ہتیاروں پر گریں تو بھی شکست نہیں کھاتے ۹- وہ شہر کے درمیان اور ہر دوڑتے دیوار پر پہنچ گھوڑوں پر چڑھ جاتے چوروں کی طرح کھڑکیوں سے گھس جاتے ۱۰- اونکے آگے زمین کانپتی آسمان تہراتے سورج وچاند تاریک ہو جاتے ساری ستاروں اپنی روشنی دینے سے باز آتے ۱۱- اور خداوند اپنی لشکر کے آگے اپنی آواز سنائیگا کہ اوسکے لشکر گاہ بہت بڑی ہے کیونکہ وہ زور آور ہے جو اوسکا حکم کو انجام کرتا ہے کیونکہ خداوند کا دن بہت بڑا اور نہایت خوفناک ہے کون اوسکی برداشت کر سکتا ہے ۱۲- پس خداوند فرماتا ہے تم اپنی ساری دل سے روزہ رکھکر کے اور ماتم داری کرکر کے میری طرف پھرو ۱۳- اور اپنے دل کو پھاڑو نہ کہ اپنے کپڑوں کو اور خداوند اپنے خدا کی طرف متوجہ ہو کیونکہ وہ مہربان وشفیق ہے قہر کرنے میں دھیما اور نہایت رحیم ہے اور سزا دینے سے دریغ کرتا ہے ۱۴- کون جانے کہ وہ پھرے اور پچھتاوے اور اپنے پیچھے ایک برکت چھوڑ جائے جو خداوند اپنے خدا کے لئے ایک ہدیہ اور نذانہ ہو ۱۵- صیہون میں تری پھونکو اور ایک دن کا روزہ کے لئے مقدس شہراؤ اور مقدس جماعت کے منادی کرو ۱۶- تم لوگوں کو جمع کرو جماعت کو مقدس کرو لڑکوں کو اور شیر خواروں کو بھی فراہم کرو دولہا اپنی کوٹھری سے اور دولہن اپنے خلوتخانہ سے نکل آئے ۱۷- کاہن لوگ خداوند کے خادم ڈیوڑھی اور قربانگاہ کے درمیان روئیں اور کہیں اپنے خداوند اپنی میراث کی ملامت روا نہ کر ایسا نہ ہو غیر قومیں انپر حکومت کریں وہ قومیں کی درمیان کہ کاہی کو کہیں کہ اونکا خدا کہاں ہے ۱۸- اسوقت خداوند غیرت کریگا اپنی سرزمین پر غیرت آویگی اور وہ اپنے لوگوں پر شفقت کریگا ۱۹- بلکہ خداوند اپنے لوگوں کو جواب دیگا اور اونسے کہیگا کہ پھونکو تمہارے لئے اناج اور نئی مے اور تیل بھیجوں گا کہ تم لوگ اوس سے سیر ہوگے اور میں تمکو پھر غیر قوموں کے درمیان رسوا نہ کرونگا ۲۰- اسکے سوا اتر کے لشکر کو تم سے دور کرونگا اور اوسے سوکھی ویران زمین میں ہانک دونگا اوسکی اگلی فوج پورب کے سمندر میں اور اوسکی پچھلی فوج پچھم کے سمندر میں اور اوسکی بدبو اوٹھیگی اور اوسکی گندگی چڑھیگی کہ اوسنے بڑی گستاخی کی ہے ۲۱- اے سرزمین مت ڈر خوش وخرم رہ کیونکہ خداوند بڑے بڑے کام کریگا ۲۲- اے دشتی بہیمو ہراساں مت ہو کیونکہ بیابان کی چراگاہ سبز ہوتی ہے اور درخت اپنا پھل دیتے ہیں انجیر وتاک اپنی زور کے ثمر بے خود کرتے ہیں ۲۳- پس اے صیہون کی اولاد تم خوش رہو اور خداوند اپنے خدا میں خرمی کرو کیونکہ وہ اگلی برسات اندازہ سے تمہیں بخشتا بلکہ وہ تمہارے لئے روز کی بارش بھیجوگا وہی اگلی اور پچھلی برسات جیسے سابق میں ہوتی تھی ۲۴- یہانتک کہ کھلیان گیہوں سے بھر جائیں گے اور سارے کو ہودی مے اور تیل سے لبریز ہونگے ۲۵- اور وہ سنے برسوں کی حاصلات کو جنھیں ٹوٹی اور چاٹنے والی ٹڈی اور بھکنے والی ٹڈی نے یعنی اوس بڑی فوج نے جسکو میں نے تمہارے درمیان بھیجا تھا کھایا ہے سو تمہیں پھیر دونگا ۲۶- اور تم بہتایت سے کھاؤ گے اور سیر ہوگے اور خداوند اپنے خدا کے نام کی جسنے تمسے عجائب سلوک کے ستایش کروگے چنانچہ میری لوگ ہرگز شرمندہ نہیں ہونگے ۲۷- تب تم جانوگے کہ میں اسرائیل کے درمیان ہوں اور میں خداوند

---

۱ ترجمہ والعادیات ضبحاً فالموریات قدحاً الآیہ کا اس مقام سے دریافت کرنا چاہئے ۱۲ منہ

تمہارا خدا ہوں کہ دوسرا کوئی نہیں اور میری لوگ کبھی شرمندہ نہیں ہونگے ۲۸ - اور اسکے پہلے ایسا ہوگا کہ میں اپنی روح سارے بشر پر ڈالونگا اور تمہارے بیٹے بیٹیاں نبوت کرینگے اور تمہارے جوان رویتیں دیکھینگے ۲۹ - بلکہ میں انہیں دنوں میں اپنی روح کو غلاموں اور لونڈیوں پر ڈالونگا ۳۰ - اور میں آسمانوں اور زمین پر عجائب قدرتیں ظاہر کرونگا ۳۱ - سورج اندھیرا اور چاند لہو ہوجاویگا پیشتر اسکے کہ خداوند کا بڑا اور خوفناک دن آپہنچے ۳۲ - اور ایسا ہوگا کہ جو کوئی خداوند کا نام لیگا سو بچ جاویگا کیونکہ صیہون کے پہاڑ پر اور یروشلم میں جیسا کہ خداوند نے فرمایا ہے اور باقی رہنے والوں میں جنہیں خداوند بلاویگا وہ ہونگے

فصل ۳ - اور دیکھو انہیں دنوں میں اور اسوقت میں کہ جب یہوداہ اور یروشلم کے اسیر لوٹا لاؤنگا ۲ - تب ساری قوموں کو اکٹھا کرونگا اور یہوسفط کی وادی میں انکو فرود کرونگا اور وہیں انکے ساتھ اپنے لوگوں اور اپنی میراث اسرائیل کیواسطے مقدمہ کرونگا کیونکہ انہوں نے میرے لوگوں کو قوموں میں تقسیم کیا اور میرے ملک کو بانٹ لیا ۳ - اور میرے لوگوں پر قرعہ ڈالا اور لڑکے کو رنڈی کے بدلے دیدیا اور لڑکی کو شراب کے بدلے بیچ ڈالا تاکہ پیئے ۴ - اور اے صور اور صیدون اور فلستیہ کے سارے علاقو تمہیں مجھ سے کیا کام ہے کیا تم مجھ سے بدلہ لیتے ہو اگر مجھ سے بدلہ لیتے ہو تو میں جلد اور جلد تمہارا بدلہ تمہارے سر پر پھیر دونگا ۵ - کیونکہ تم نے میرا روپیہ اور میرا سونا لیا اور میری نفیس اور خوشنما چیزیں اپنے مندروں میں لیجا رکھیں ۶ - اور یہوداہ اور یروشلم کے بیٹوں کو یونانیوں کے ہاتھ بیچ ڈالا تاکہ انکو انکے ملک سے دور کردو ۷ - دیکھو میں انکو اس جگہ سے جہاں تم نے انکو بیچ ڈالا ہے اٹھاؤنگا اور تمہارا بدلہ تمہارے سر پر پھیر دونگا ۸ - اور تمہارے بیٹے بیٹیاں یہوداہ کے لوگوں کے ہاتھ بیچ ڈالونگا اور وہ انکو دور کے لوگوں یعنی سبائیوں کے ہاتھ بیچ ڈالینگے کیونکہ خداوند نے یہ فرمایا ہے ۹ - قوموں میں یہ منادی کرو تیاری کرو جنگ آزما مردوں کو برانگیزو سب جنگی مرد نزدیک آئیں اور چڑھ آئیں ۱۰ - اپنے پھالوں کو تلواریں اور اپنی درانتیوں کو برچھے بناؤ کمزور بھی کہے کہ میں زور آور ہوں ۱۱ - اے چاروں طرف کی قومو جلد جمع ہو کر وہیں اکٹھی ہو جاؤ اے خداوند اپنے جنگی مردوں کو وہاں اتار لیجا ۱۲ - قومیں اٹھیں اور یہوسفط کی وادی میں چڑھ آئیں کیونکہ میں وہیں بیٹھ کر چاروں طرف کی قوموں کا انصاف کرونگا ۱۳ - درانتی لگاؤ کیونکہ کھیتی پک گئی آؤ اور اترو کیونکہ حوض لبریز ہیں کنڈ بہ کنڈ بہ چھلکتے ہیں کیونکہ انکی بدی بڑھ گئی ہے ۱۴ - فیصلہ کی وادی میں گروہ گروہ ہیں کیونکہ فیصلہ کی وادی میں خداوند کا دن نزدیک ہے ۱۵ - سورج اور چاند تاریک ہو جائینگے اور ستارے اپنی روشنی کھینچ لینگے ۱۶ - اور خداوند صیہون سے گرجیگا اور یروشلم سے اپنی آواز سنائیگا اور آسمان اور زمین لرزینگے لیکن خداوند اپنے لوگوں کیواسطے پناہ ہوگا اور بنی اسرائیل کیواسطے قلعہ ۱۷ - پس تم جانوگے کہ میں خداوند تمہارا خدا ہوں جو صیہون میں اپنے پاک پہاڑ پر سکونت کرتا ہوں تب یروشلم مقدس ہوگا اور اجنبی پھر اسمیں سے نہ گذرینگے ۱۸ - اور ایسا ہوگا کہ اس دن پہاڑوں سے میٹھی مے ٹپکیگی اور ٹیلوں سے دودھ بہیگا اور یہوداہ کے سارے نالوں میں پانی بہیگا اور خداوند کے گھر سے ایک چشمہ نکلیگا اور شطیم کی وادی کو سیراب کریگا ۱۹ - مصر ویران ہوجائیگا اور ادوم ایسا بیابان ہوگا جو اپنے ظلم کیوجہ سے جو بنی یہوداہ پر کئے ہیں بیابان ہوگا کیونکہ انہوں نے بیگناہوں کا خون اپنے ملک میں بہایا ۲۰ - لیکن یہوداہ ہمیشہ آباد رہیگا اور یروشلم پشت در پشت ۲۱ - اور میں انکے خون کا بدلہ جو اب تک نہیں لیا تھا لونگا اور خداوند صیہون میں سکونت کرتا ہے

اطلاع بست و پنجم کتاب عاموس کی پیشینگوئی کے بیان میں

عاموس کی کتاب کی پیشینگوئی کے بیان میں ۱۲ فصل ہیں جنکا خلاصہ یہ ہے کہ عاموس نے بنی اسرائیل کو انکے گناہوں پر ملامت کی اور انکو خبردار کیا کہ خدا انکو سزا دیگا اور اسکی سزا کا بیان کیا اور انکو توبہ کرنے کی ترغیب دی اور اسکی تاکید کیواسطے پانچ رویتیں بیان کیں اور آخر میں انکی بحالی کا وعدہ کیا

فصل ۱ - عاموس کی باتیں جو تقوع کے چرواہوں میں سے تھا جو اسرائیل کیواسطے یہوداہ کے بادشاہ عزیاہ کے دنوں میں اور یوآس کے بیٹے یربعام کے دنوں میں اسرائیل کے بادشاہ کے دنوں میں زلزلہ سے دو برس پہلے رویا میں دیکھیں ۲ - اور اس نے کہا خداوند صیہون سے گرجیگا اور یروشلم سے اپنی آواز سنائیگا اور چراگاہ ماتم کرینگے اور کرمل کی چوٹی سوکھ جائیگی ۳ - خداوند یوں فرماتا ہے دمشق کے تین بلکہ چار گناہوں کے سبب سے میں اسکو سزا نہ دونگا کیونکہ انہوں نے جلعاد کو لوہے کے پھالوں سے دانے دانے کر دیا ۴ - پس میں حزائیل کے گھر پر آگ بھیجونگا اور وہ بن حدد کے محلوں کو کھا جائیگی ۵ - اور میں دمشق کے بینڈے توڑ ڈالونگا اور آون کی وادی سے باشندے اور بیت عدن سے عصا پکڑنے والے کو کاٹ ڈالونگا اور ارام کے لوگ قیر کو جلاوطن ہو کر جائینگے خداوند کہتا ہے ۶ - خداوند یوں فرماتا ہے غزہ کے تین بلکہ چار گناہوں کے سبب سے میں اسکو سزا نہ دونگا کیونکہ انہوں نے سارے بشر کو جلاوطن کیا کہ ادوم کے حوالہ کریں ۷ - پس میں غزہ کی فصیل پر آگ بھیجونگا اور وہ اسکے محلوں کو کھا جائیگی ۸ - اور اشدود سے باشندے اور اشقلون سے عصا پکڑنے والے کو کاٹ ڈالونگا اور عقرون پر اپنا ہاتھ پھیرونگا اور فلستیوں کا باقی ماندہ ہلاک ہوجائیگا خداوند یہوہ کہتا ہے ۹ - خداوند یوں فرماتا ہے صور کے تین بلکہ چار گناہوں کے سبب سے میں اسکو سزا نہ دونگا کیونکہ انہوں نے سارے بشر کو جلاوطن کیا کہ ادوم کے حوالہ کریں اور برادرانہ عہد کو یاد نہ رکھا ۱۰ - پس میں صور کی فصیل پر آگ بھیجونگا اور وہ اسکے محلوں کو کھا جائیگی ۱۱ - خداوند یوں فرماتا ہے ادوم کے تین بلکہ چار گناہوں کے سبب سے میں اسکو سزا نہ دونگا کیونکہ اس نے اپنے بھائی کا پیچھا تلوار لیکر کیا اور اپنے سارے رحم کو طاق پر رکھدیا اور اسکا غصہ ہمیشہ پھاڑتا رہا اور اپنا قہر ہمیشہ رکھا ۱۲ - پس میں تیمان پر آگ بھیجونگا اور وہ بصرہ کے محلوں کو کھا جائیگی ۱۳ - خداوند یوں فرماتا ہے بنی عمون کے تین بلکہ چار گناہوں کے سبب سے میں اسکو سزا نہ دونگا کیونکہ انہوں نے جلعاد کی حاملہ عورتوں کو چیر ڈالا تاکہ اپنی سرحد کو بڑھائیں ۱۴ - پس میں ربہ کی فصیل پر آگ بھیجونگا اور وہ اسکے محلوں کو کھا جائیگی جنگ کے دن للکار کے ساتھ اور بگولے کے دن آندھی کے ساتھ ۱۵ - اور انکا بادشاہ اور اسکے سردار ساتھ ساتھ جلاوطن ہونگے خداوند کہتا ہے

فصل ۲ - خداوند یوں فرماتا ہے موآب کے تین بلکہ چار گناہوں کے سبب سے میں اسکو سزا نہ دونگا کیونکہ اس نے ادوم کے بادشاہ کی ہڈیاں جلا کر چونا کر دیں ۲ - پس میں موآب پر آگ بھیجونگا اور وہ قریوت کے محلوں کو کھا جائیگی اور موآب شور و غل اور للکار اور نرسنگے کی آواز میں مریگا ۳ - اور میں اسکے بیچ میں سے منصف کو کاٹ ڈالونگا اور اسکے سارے سردار ساتھ ساتھ قتل کرونگا خداوند کہتا ہے ۴ - خداوند یوں فرماتا ہے یہوداہ کے تین بلکہ چار گناہوں کے سبب سے میں اسکو سزا نہ دونگا کیونکہ انہوں نے خداوند کی شریعت کو ٹھکرا دیا اور اسکے آئین کو نہ مانا اور انکے جھوٹے معبود جنکے پیچھے انکے باپ دادے چلتے تھے انکو گمراہ کر دیا ۵ - پس میں یہوداہ پر آگ بھیجونگا اور وہ یروشلم کے محلوں کو کھا جائیگی ۶ - خداوند یوں فرماتا ہے اسرائیل کے تین بلکہ چار گناہوں کے سبب سے میں اسکو سزا نہ دونگا کیونکہ انہوں نے راستباز کو روپے پر اور محتاج کو ایک جوڑی جوتی پر بیچ ڈالا ۷ - وہ خاک کو جو غریبوں کے سر پر ہے روندتے ہیں اور حلیموں کی راہ کو ٹیڑھا کرتے ہیں اور ایک ہی لڑکا باپ اور بیٹا دونوں میری قدوسیت کی بیحرمتی کرتے ہیں ۸ - اور ہر قربانگاہ کے پاس گروی کے کپڑوں پر سوتے ہیں اور اپنے معبود کے گھر میں جرمانہ کے روپے سے مے پیتے ہیں ۹ - تو بھی میں نے اموری کو انکے سامنے سے ہلاک کیا جو دیودار کی مانند اونچا اور بلوط کی مانند مضبوط تھا تو بھی میں نے اوپر سے اسکا پھل اور نیچے سے اسکی جڑ ہلاک کی ۱۰ - اور میں تمہیں مصر سے نکال لایا اور چالیس برس تک بیابان میں تمہاری رہنمائی کی تاکہ اموریوں کے ملک کے مالک ہو جاؤ ۱۱ - اور میں نے تمہارے بیٹوں میں سے نبی اور تمہارے جوانوں میں سے نذیر مقرر کئے کیا اے بنی اسرائیل یہی سچ نہیں ہے خداوند کہتا ہے ۱۲ - لیکن تم نذیروں کو مے پلاتے تھے اور نبیوں کو حکم دیتے تھے کہ نبوت نہ کرو ۱۳ - دیکھو میں تمہارے نیچے یوں دبا دونگا جیسا پولوں سے بھرا ہوا چھکڑا دبتا ہے ۱۴ - اور تیز رو سے پناہ جاتی رہیگی اور زور آور اپنی طاقت نہ دکھا سکیگا اور نہ سورما اپنی جان بچا سکیگا ۱۵ - اور کمان دار نہ ٹھہرے گا اور تیز پا سوار اپنی جان نہ بچا سکیگا اور نہ گھوڑے پر سوار اپنی جان بچا سکیگا ۱۶ - اور دلاوروں میں سے جو دل کا مضبوط ہے وہ اس دن ننگا بھاگیگا خداوند کہتا ہے

فصل ۳ - اے بنی اسرائیل اس کلام کو سنو جو خداوند نے تمہارے برخلاف اس سارے خاندان کے برخلاف کہا جسے میں نے مصر سے نکال لایا ۲ - کہ تم ہی کو میں نے روئے زمین کے سارے خاندانوں میں سے برگزیدہ کیا ہے اسلئے میں تمہاری ساری بدکاریوں کی تمہیں سزا دونگا ۳ - کیا دو شخص ساتھ چلتے ہیں جب تک کہ آپس میں اتفاق نہ کرلیں ۴ - کیا شیر جنگل میں گرجتا ہے جب تک کہ شکار نہ پالے کیا جوان شیر اپنی کچھار میں سے غراتا ہے جب تک کہ کچھ نہ پکڑے ۵ - کیا چڑیا زمین پر پھندے میں پھنستی ہے جب تک کہ چوگا نہ ہو کیا پھندا زمین سے اٹھ جاتا ہے جب تک کہ کچھ نہ پکڑے ۶ - کیا شہر میں نرسنگا پھونکا جاتا ہے اور لوگ کانپ نہ جائیں کیا شہر پر کوئی آفت آتی ہے جو خداوند کی طرف سے نہ ہو ۷ - خداوند یہوہ کچھ نہیں کرتا جب تک کہ اپنا بھید اپنے خادموں نبیوں پر ظاہر نہ کرے ۸ - شیر نے گرج ماری کون نہ ڈریگا خداوند یہوہ نے فرمایا ہے کون نبوت نہ کریگا ۹ - اشدود کے محلوں پر اور مصر کے ملک کے محلوں پر منادی کرو اور کہو کہ سامریہ کے پہاڑوں پر جمع ہو کر دیکھو کہ اسکے بیچ میں کیسا بڑا اندھیر اور کیسا ظلم ہو رہا ہے ۱۰ - خداوند کہتا ہے وہ لوگ صحیح کرنا نہیں جانتے جو اپنے محلوں میں ظلم اور تباہی کا ذخیرہ جمع کرتے ہیں ۱۱ - اسلئے خداوند یہوہ یوں فرماتا ہے ایک دشمن ملک کے چاروں طرف ہوگا اور تیرے قلعہ کو گرا دیگا اور تیرے محلوں کو لوٹ لیجائیگا ۱۲ - خداوند یوں فرماتا ہے جیسا چرواہا شیر کے منہ سے دو ٹانگ یا کان کا ٹکڑا چھڑا لاتا ہے ویسے ہی بنی اسرائیل جو سامریہ میں پلنگ کے کنارے اور دمشق میں بستر پر بیٹھتے ہیں چھڑائے جائینگے ۱۳ - خداوند خدا یہوہ کہتا ہے سنو اور یعقوب کے گھرانے میں گواہی دو ۱۴ - کہ جس دن میں اسرائیل کی بدکاریوں کی اسکو سزا دونگا اس دن بیت ایل کی قربانگاہوں کی بھی سزا دونگا اور قربانگاہ کے سینگ کاٹ کر زمین پر گر پڑینگے ۱۵ - اور جاڑے کے گھر اور گرمی کے گھر دونوں کو ڈھا دونگا اور ہاتھی دانت کے گھر برباد ہونگے اور بڑے گھر تباہ ہونگے خداوند کہتا ہے

فصل ۴ - اے بسن کی گائیو جو سامریہ کے پہاڑ پر ہو سنو جو کنگالوں پر ظلم کرتی ہو اور محتاجوں کو کچلتی ہو اور اپنے خاوندوں سے کہتی ہو کہ لا کر پئیں ۲ - خداوند یہوہ نے اپنی قدوسیت کی قسم کھائی ہے کہ دیکھو تمہارے دن آئینگے کہ تم کو کنڈوں سے اور تمہاری نسل کو ماہی گیر کے کانٹوں سے کھینچ لیجائینگے ۳ - اور تم دیوار کے شگافوں سے ایک ایک سیدھی نکلتی جاؤگی اور حرمون میں پھینکی جاؤگی خداوند کہتا ہے ۴ - بیت ایل میں آؤ اور گناہ کرو جلعاد میں اور گناہ کو بڑھاؤ ہر صبح اپنی قربانیاں اور ہر تیسرے دن اپنے دسوندھ لاؤ ۵ - اور خمیر کی ہوئی روٹی کا شکرانہ چڑھاؤ اور نذر کی قربانیوں کا اعلان کرو اور مشہور کرو کیونکہ اے بنی اسرائیل تم یہی چاہتے ہو خداوند یہوہ کہتا ہے ۶ - اور میں نے بھی تمہارے سارے شہروں میں تمہارے دانتوں کو صاف رکھا اور تمہاری ساری بستیوں میں روٹی کی محتاجی رکھی تو بھی تم نے میری طرف رجوع نہ کیا خداوند کہتا ہے ۷ - اور میں نے بھی تمہارے لئے مینہ کو روکا جب کہ فصل کے کاٹنے میں تین مہینے باقی تھے اور ایک شہر پر مینہ برسایا اور دوسرے شہر پر مینہ نہ برسایا ایک کھیت پر مینہ برسا اور دوسرا کھیت جس پر مینہ نہ برسا سوکھ گیا ۸ - پس دو تین شہر کے لوگ ایک شہر کی طرف پانی پینے کو لڑکھڑاتے ہوئے گئے مگر سیر نہ ہوئے تو بھی تم نے میری طرف رجوع نہ کیا خداوند کہتا ہے ۹ - میں نے تمہیں لو اور زرد گیہوں سے مارا تمہارے بہت سے باغوں اور انگوروں اور انجیر اور زیتون کے درختوں کو ٹڈی کھا گئی تو بھی تم نے میری طرف رجوع نہ کیا خداوند کہتا ہے ۱۰ - میں نے تمہارے درمیان مصر کی سی وبا بھیجی میں نے تمہارے جوانوں کو تلوار سے قتل کیا اور تمہارے گھوڑے پکڑ لئے گئے اور تمہارے لشکر کی بدبو تمہارے نتھنوں تک پہنچی تو بھی تم نے میری طرف رجوع نہ کیا خداوند کہتا ہے ۱۱ - میں نے تم میں سے بعض کو ایسا غارت کیا جیسا خدا نے سدوم اور عمورہ کو غارت کیا تھا اور تم ایسے تھے جیسا آگ سے نکالی ہوئی لکڑی تو بھی تم نے میری طرف رجوع نہ کیا خداوند کہتا ہے ۱۲ - اسلئے اے اسرائیل میں تجھ سے یہی کرونگا اور چونکہ میں تجھ سے یہی کرونگا اسلئے اے اسرائیل اپنے خدا سے ملنے کو تیار ہو جا ۱۳ - کیونکہ دیکھ وہ پہاڑوں کا بنانے والا اور ہوا کا پیدا کرنے والا اور آدمی کو اسکے خیال سے آگاہ کرنے والا ہے وہ صبح کو اندھیرا کرنے والا اور زمین کے اونچے مقاموں پر چلنے والا ہے خداوند خدا لشکروں کا خدا اسکا نام ہے

فصل ۵ - اے بنی اسرائیل اس کلام کو سنو جو میں تمہارے بارے میں نوحہ کرتا ہوں ۲ - کہ اسرائیل کی کنواری گر پڑی وہ پھر نہ اٹھیگی وہ اپنی زمین پر ڈالی ہوئی ہے کوئی نہیں جو اسے اٹھائے ۳ - کیونکہ خداوند خدا یوں فرماتا ہے کہ جس شہر سے ہزار نکلتے تھے اسمیں سو باقی رہینگے اور جس سے سو نکلتے تھے اسمیں دس باقی رہینگے اسرائیل کے گھرانے کیواسطے ۴ - کیونکہ خداوند اسرائیل کے گھرانے سے یوں فرماتا ہے کہ تم مجھے ڈھونڈو تو جیتے رہو گے ۵ - اور بیت ایل کو نہ ڈھونڈو اور نہ جلعال میں داخل ہو اور نہ بیرسبع کو جاؤ کیونکہ جلعال ضرور جلاوطن ہوگا اور بیت ایل بیچ میں سے نابود ہوگا ۶ - خداوند کو ڈھونڈو تو جیتے رہو گے ایسا نہ ہو کہ وہ یوسف کے گھرانے پر آگ کی طرح نازل ہو اور اسے بھسم کرے اور بیت ایل میں کوئی بجھانے والا نہ ہو ۷ - تم جو انصاف کو ایلا بنا دیتے ہو اور راستی کو زمین پر گرا دیتے ہو ۸ - جو ثریا اور جبار کا بنانے والا ہے اور موت کے سایہ کو صبح سے بدلتا ہے اور دن کو رات کی مانند تاریک کرتا ہے جو سمندر کے پانی کو بلاتا ہے اور روئے زمین پر انڈیلتا ہے خداوند اسکا نام ہے ۹ - جو زبردست پر اچانک تباہی بھیجتا ہے اور تباہی قلعہ پر آپہنچتی ہے ۱۰ - وہ دروازہ میں ملامت کرنیوالے سے عداوت رکھتے ہیں اور سچ بولنے والے سے نفرت کرتے ہیں ۱۱ - اسلئے کہ تم غریب کو پامال کرتے ہو اور اس سے غلہ کا لگان لیتے ہو تم نے تراشے ہوئے پتھر کے گھر بنائے ہیں پر تم ان میں بسنے نہ پاؤگے تم نے نفیس انگور کے باغ لگائے ہیں پر تم انکی مے نہ پیوگے ۱۲ - کیونکہ میں تمہارے بہت سے گناہ اور تمہارے بڑے بڑے قصور جانتا ہوں تم صادق کو ستاتے ہو اور رشوت لیتے ہو اور پھاٹک پر محتاج کا حق مارتے ہو ۱۳ - اسلئے عقلمند اس وقت چپ رہتا ہے کیونکہ وہ وقت برا ہے ۱۴ - نیکی کو ڈھونڈو بدی کو نہ ڈھونڈو تو جیتے رہو گے اور خداوند لشکروں کا خدا تمہارے ساتھ ہوگا جیسا تم کہتے ہو ۱۵ - بدی سے نفرت کرو اور نیکی سے محبت رکھو اور پھاٹک پر انصاف قائم کرو شاید خداوند لشکروں کا خدا یوسف کے بقیہ پر رحم کرے ۱۶ - اسلئے خداوند یہوہ لشکروں کا خدا یوں فرماتا ہے کہ سب چوکوں میں نوحہ ہوگا اور سب گلیوں میں لوگ کہینگے افسوس افسوس اور کسان ماتم کرنے کو اور نوحہ کرنے والوں کو ماتم کرنے کو بلائینگے ۱۷ - اور سب انگور کے باغوں میں نوحہ ہوگا کیونکہ میں تیرے بیچ میں سے گذرونگا خداوند کہتا ہے ۱۸ - افسوس تم پر جو خداوند کے دن کی آرزو کرتے ہو تم کو خداوند کے دن سے کیا حاصل ہوگا وہ تاریکی ہوگا اور روشنی نہیں ۱۹ - جیسا کوئی شیر سے بھاگے اور ریچھ اسے ملے یا گھر میں جاکر دیوار پر ہاتھ ٹیکے اور سانپ اسے ڈسے ۲۰ - کیا خداوند کا دن تاریکی نہیں ہوگا اور روشنی نہیں بلکہ گھٹا ٹوپ اندھیرا ہوگا ۲۱ - میں تمہارے تہوار کے دنوں سے نفرت کرتا ہوں اور انکو حقیر جانتا ہوں اور تمہاری مقدس مجلسوں سے خوش نہیں ہوں ۲۲ - اگر تم میرے لئے سوختنی قربانیاں اور اپنے ہدیے چڑھاؤ تو میں ان سے خوش نہ ہونگا اور نہ تمہارے پلے ہوئے جانوروں کی سلامتی کی قربانیوں پر نظر کرونگا ۲۳ - اپنے گانوں کا شور مجھ سے دور کرو میں تمہارے بربطوں کی آواز نہ سنونگا ۲۴ - بلکہ انصاف کو پانی کی طرح اور راستی کو زبردست نہر کی مانند بہنے دو ۲۵ - اے بنی اسرائیل کیا تم نے چالیس برس تک بیابان میں ذبیحوں اور نذروں کو میرے حضور گذرانا ۲۶ - بلکہ تم نے مولک کے خیمہ کو اور اپنے بتوں کے تارہ کو جو تمہارے لئے بنائے تھے اٹھا لیا ۲۷ - اسلئے میں تمہیں دمشق کے پار جلاوطن کرونگا خداوند کہتا ہے جسکا نام لشکروں کا خدا ہے

فصل ۶ - وائے ہو صیہون میں آرام سے رہنے والوں پر اور سامریہ کے پہاڑ پر بھروسا رکھنے والوں پر جو قوموں کے سرداروں میں ممتاز ہیں اور اسرائیل کے گھرانے انکے پاس آتے ہیں ۲ - کالنہ کو جاؤ اور دیکھو اور وہاں سے بڑے حمات کو جاؤ پھر جت کے فلستیوں کے شہر کو جاؤ کیا یہ سلطنتیں تم سے بہتر ہیں یا انکی زمین تمہاری زمین سے بڑی ہے ۳ - تم جو برائی کے دن کو دور سمجھتے ہو اور ظلم کی گدی کو نزدیک لاتے ہو ۴ - جو ہاتھی دانت کے پلنگوں پر سوتے ہو اور اپنے بستروں پر پسرتے ہو اور گلہ میں سے برے اور گائے بیل کے بیچ میں سے موٹے بچھڑے کھاتے ہو ۵ - جو بربط کے ساتھ بیہودہ گاتے ہو اور داؤد کی مانند اپنے لئے باجے ایجاد کرتے ہو ۶ - جو بڑے پیالوں میں مے پیتے ہو اور بہترین عطر ملتے ہو اور یوسف کی تباہی کا کچھ غم نہیں کرتے ۷ - اسلئے اب وہ جلاوطن ہونیوالوں کے ساتھ جلاوطن ہونگے اور پسرنے والوں کی چلت جاتی رہیگی ۸ - خداوند یہوہ نے اپنی جان کی قسم کھائی ہے خداوند لشکروں کا خدا یوں فرماتا ہے کہ میں یعقوب کے غرور سے نفرت کرتا ہوں اور اسکے محلوں سے بیزار ہوں اسلئے میں شہر کو اور اسکے سب رہنے والوں کو حوالہ کرونگا ۹ - اور ایسا ہوگا کہ اگر ایک گھر میں دس آدمی باقی رہینگے تو وہ مرینگے ۱۰ - اور جب کسی کا چچا اور اسکا جلانے والا اسکی ہڈیاں گھر سے نکالنے کو اٹھائے اور گھر کے اندر والے سے پوچھے کہ کیا تیرے ساتھ اور بھی کوئی ہے تو وہ کہیگا کہ کوئی نہیں تو وہ کہیگا چپ رہ کیونکہ ہم خداوند کا نام زبان پر نہ لائینگے ۱۱ - کیونکہ دیکھو خداوند حکم کرتا ہے کہ بڑے گھر کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیں اور چھوٹے گھر کو ریزہ ریزہ کر دیں ۱۲ - کیا گھوڑے چٹان پر دوڑینگے یا کوئی بیل پر ہل چلائیگا کہ تم انصاف کو زہر اور راستی کے پھل کو افسنتین بناتے ہو ۱۳ - تم جو لودبار کی فتح پر خوش ہوتے ہو اور کہتے ہو کہ کیا ہم نے اپنے زور سے قرنیم نہیں لیا ۱۴ - اسلئے خداوند لشکروں کا خدا کہتا ہے اے اسرائیل کے گھرانے دیکھ میں تجھ پر ایک قوم برپا کرونگا وہ تجھ کو لبوہ حمات کے داخلہ سے وادی عربہ تک ستائینگے

فصل ۷ - خداوند یہوہ نے مجھے یوں دکھایا کہ دیکھ اس نے ٹڈیوں کا غول پیدا کیا جب پچھلی فصل اگنے لگی اور دیکھ وہ پچھلی فصل بادشاہ کی کٹائی کے بعد اگنے لگی تھی ۲ - اور جب وہ ملک کی گھاس کو بالکل کھا چکیں تو میں نے کہا اے خداوند یہوہ تجھے منت ہے کہ یعقوب کو بخش دے وہ کیونکر قائم رہیگا وہ تو چھوٹا ہے ۳ - خداوند نے اسکے لئے یہ ٹھہرایا کہ یہ نہ ہوگا خداوند کہتا ہے ۴ - خداوند یہوہ نے مجھے یوں دکھایا کہ دیکھ خداوند یہوہ نے آگ کو بلایا کہ وہ عظیم سمندر کو کھا جائے اور وہ ملک کو کھا جاتی تھی ۵ - تب میں نے کہا اے خداوند یہوہ تجھے منت ہے کہ باز آ یعقوب کو کیونکر قائم رہیگا وہ تو چھوٹا ہے ۶ - خداوند نے اسکے لئے یہ ٹھہرایا کہ یہ بھی نہ ہوگا خداوند یہوہ نے فرمایا ۷ - پھر اس نے مجھے یوں دکھایا کہ دیکھ خداوند ایک دیوار پر جو ساہل سے بنی تھی کھڑا ہے اور اسکے ہاتھ میں ساہل ہے ۸ - اور خداوند نے مجھ سے کہا اے عاموس تو کیا دیکھتا ہے میں نے کہا ساہل تب خداوند نے کہا دیکھ میں اپنی اسرائیل کے بیچ میں ساہل رکھونگا اور پھر اسکے گناہ معاف نہ کرونگا ۹ - اور اسحاق کے اونچے مقام ویران ہونگے اور اسرائیل کے مقدس مقام برباد ہونگے اور میں یربعام کے گھرانے پر تلوار کھینچ کر چڑھ آؤنگا ۱۰ - تب بیت ایل کے کاہن امصیاہ نے اسرائیل کے بادشاہ یربعام کے پاس کہلا بھیجا کہ عاموس نے اسرائیل کے گھرانے کے بیچ میں تیرے برخلاف سازش کی ہے اور ملک اسکی ساری باتیں برداشت نہیں کر سکتا ۱۱ - کیونکہ عاموس یوں کہتا ہے کہ یربعام تلوار سے مریگا اور اسرائیل ضرور اپنے ملک سے جلاوطن ہوگا ۱۲ - اور امصیاہ نے عاموس سے کہا اے غیب بین یہاں سے بھاگ جا اور یہوداہ کے ملک میں چلا جا اور وہیں روٹی کھا اور وہیں نبوت کر ۱۳ - پر بیت ایل میں پھر نبوت نہ کر کیونکہ یہ بادشاہ کا مقدس ہے اور بادشاہی محل ہے ۱۴ - تب عاموس نے امصیاہ کو جواب دیا کہ میں نبی نہیں اور نہ نبی کا بیٹا ہوں بلکہ میں گلہ بان اور گولر کا پیڑ کاٹنے والا ہوں ۱۵ - اور خداوند نے مجھے گلہ کے پیچھے سے لیا اور خداوند نے مجھ سے کہا جا میری قوم اسرائیل سے نبوت کر ۱۶ - پس اب خداوند کا کلام سن تو کہتا ہے کہ اسرائیل کے خلاف نبوت نہ کر اور اسحاق کے گھرانے کے برخلاف کلام نہ کر ۱۷ - اسلئے خداوند یوں فرماتا ہے کہ تیری بیوی شہر میں رنڈی بنیگی اور تیرے بیٹے بیٹیاں تلوار سے مارے جائینگے اور تیری زمین ناپ کر بانٹ لی جائیگی اور تو ناپاک زمین پر مریگا اور اسرائیل ضرور اپنے ملک سے جلاوطن ہوگا

فصل ۸ - خداوند یہوہ نے مجھے یوں دکھایا کہ دیکھ پکے میوہ کی ٹوکری ۲ - اور اس نے کہا اے عاموس تو کیا دیکھتا ہے میں نے کہا پکے میوہ کی ٹوکری تب خداوند نے مجھ سے کہا میری قوم اسرائیل پر انتہا آپہنچی ہے میں پھر اسکے گناہ معاف نہ کرونگا ۳ - اور اس دن ہیکل کے گانے خداوند یہوہ کہتا ہے لاشوں کی بہتات ہوگی ہر جگہ چپکے سے پھینکی جائینگی ۴ - سنو اے غریبوں کو نگلنے والو اور ملک کے حلیموں کو نابود کرنے والو ۵ - تم جو کہتے ہو کہ نیا چاند کب گذرے گا کہ ہم اناج بیچیں اور سبت کب ختم ہوگا کہ ہم گیہوں کھولیں اور ایفہ کو چھوٹا اور مثقال کو بڑا کریں اور دغا سے ترازو کو بگاڑیں ۶ - تاکہ کنگالوں کو روپے سے اور محتاج کو ایک جوڑی جوتی پر خریدیں اور گیہوں کا کھوٹا غلہ بیچیں ۷ - خداوند نے یعقوب کے فخر کی قسم کھائی ہے کہ میں تمہارے کاموں کو کبھی نہ بھولونگا ۸ - کیا اسکے سبب سے زمین نہ کانپیگی اور ہر ساکن نہ ماتم کریگا اور سارا ملک نیل کی مانند نہ ابلیگا اور مصر کے دریا کی مانند نہ چڑھیگا اور گھٹا نہ جائیگا ۹ - خداوند یہوہ کہتا ہے اس دن میں ایسا ہوگا کہ دوپہر کو سورج غروب ہوجائیگا اور روز روشن میں زمین پر اندھیرا کرونگا ۱۰ - اور تمہارے جشنوں کو ماتم سے اور تمہارے سارے گانوں کو نوحہ سے بدلونگا اور ہر کمر پر ٹاٹ اور ہر سر پر گنجا پن لاؤنگا اور اکلوتے کا سا ماتم اسکے لئے کرونگا اور اسکا انجام تلخ دن کا سا ہوگا ۱۱ - دیکھو خداوند کہتا ہے وہ دن آتے ہیں کہ میں ملک میں کال بھیجونگا نہ روٹی کا کال نہ پانی کا پیاسا بلکہ خداوند کی باتیں سننے کا ۱۲ - اور لوگ سمندر سے سمندر تک اور شمال سے مشرق تک آوارہ پھرینگے خداوند کا کلام ڈھونڈنے کو جائینگے اور نہ پائینگے ۱۳ - اس دن خوبصورت کنواریاں اور جوان پیاس کے مارے بیہوش ہونگے ۱۴ - جو سامریہ کے گناہ کی قسم کھاتے ہیں اور کہتے ہیں اے دان تیرے دیوتا کی قسم اور بیرسبع کے طریق کی قسم وہ گریں گے اور پھر کبھی نہ اٹھیں گے

فصل ۹ - میں نے خداوند کو قربانگاہ پر کھڑا دیکھا اور اس نے کہا ستون کے سر پر ایسا مارو کہ آستانے ہلنے لگیں اور سب کے سر پر توڑ ڈالو اور انکے پچھلوں کو میں تلوار سے قتل کرونگا ان میں سے کوئی بھاگنے نہ پائیگا اور کوئی بچ نہ نکلیگا ۲ - اگر وہ پاتال میں کھود کر گھسیں تو بھی وہاں سے میرا ہاتھ انکو نکالیگا اور اگر آسمان پر چڑھ جائیں تو بھی وہاں سے انکو اتار لاؤنگا ۳ - اور اگر کرمل کی چوٹی پر چھپ جائیں تو بھی وہاں سے انکو ڈھونڈ نکالونگا اور اگر وہ میری نظر سے بحر کی تہ میں چھپ جائیں تو بھی وہاں سے سانپ کو حکم دونگا کہ انکو ڈسے ۴ - اور اگر وہ اپنے دشمنوں کے آگے آگے اسیری میں چلے جائیں تو بھی وہاں سے تلوار کو حکم دونگا کہ انکو قتل کرے اور میری نظر انکی بھلائی کیواسطے نہیں بلکہ برائی کیواسطے ہوگی ۵ - خداوند یہوہ لشکروں کا خدا وہ ہے جو زمین کو چھوتا ہے اور وہ پگھل جاتی ہے اور اسکے سب رہنے والے ماتم کرتے ہیں اور سارا ملک نیل کی مانند ابلتا ہے اور مصر کے دریا کی مانند گھٹ جاتا ہے ۶ - وہ جو اپنے بالاخانے آسمان میں بناتا ہے اور اپنے طاق زمین پر قائم کرتا ہے جو سمندر کے پانی کو بلاتا ہے اور روئے زمین پر انڈیلتا ہے خداوند اسکا نام ہے ۷ - اے بنی اسرائیل کیا تم میرے نزدیک حبشیوں کی مانند نہیں ہو خداوند کہتا ہے کیا میں نے اسرائیل کو مصر سے اور فلستیوں کو کفتور سے اور ارام کو قیر سے نہیں نکالا ۸ - دیکھو خداوند یہوہ کی آنکھیں

جاری ہی ہوگئی تھی) ۱۰- پہاڑوں نے تجھے دیکھا اور کانپ گئے چنانچہ احمد خوشی سے لرزا۔ پانی کی باڑ بہہ کر گذر گئی گہراؤ نے اپنی آواز بلند کی اور اپنے ہاتھ اوپر کو اٹھائے ۱۱- سورج اور چاند اپنی اپنی مکان میں ٹھہر گئے۔ کہ سورج لوٹا اور چاند شق ہوا۔ تا آخر فصل ہی مع وحمد حضرت محمود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ہو ولیس **اطلاع سی ویکم** صفیناہ علیہ السلام کی کتاب کی پیشینگوئی میں مسیحی یہود کی بربادی اور انکی آبادی بیان کی گئی ہے اگر مراد دوسری بربادی یہود کی روسیہ سے ہی تو آبادی سوا انکی دوسری مرتبہ وہ ہی جو اہل اسلام سے ہوئی **اطلاع سی و دوم** حکی کی پیشینگوئی میں ۱۰ جاننا چاہئے کہ کتاب حکی میں یہودیوں کی آبادی کی خبر ہے وہ جو اہل اسلام سے آباد ہوئی چنانچہ ششم فصل دوم میں ہی کہ ہنوز ایک مرتبہ اور تھوڑی سی مدت میں آسمان و زمین و دریا و خشکی کو ہلا دونگا ۷- بلکہ ساری قوم کی مرغوب کو لاؤنگا۔ اوس سے اس گھر کو جلال سے بھر دونگا اور زمین و آسمان کے ہلا دینے میں خبر عہد عتیق تورات و عہد توسط انجیل کے منسوخ ہونے میں ہی جیسے تحقیق مفہوم باب بستم مقدمہ چہارم سے ظاہر ہوگا اور درس ۱۱ فصل دوم میں ہی کہ میں آسمان و زمین کو ہلا دونگا ۲۲- اور سلطنتوں کی تخت اُلٹ دونگا اور قوت سلطنتوں (یعنی روسیہ کے) تو انائی کو بھر دونگا اور قوت کو اوسکی سوار اور ہمیت اُلٹ دونگا اور گھوڑی اور دی جو ان پر چڑھے ہیں ایک سا نیہ گر جائیگی ہر ایک آدمی اپنے بھائی کی تلوار سے دیکھ پڑھ قومیں روسیہ کسکی بدولت نکالی گئیں کہ سوائے اسلام والوں کے دوسروں سے یہ کام بنہ آیا **اطلاع سی وسوم** کتاب زکریا بن برخیا بن عدو کی کتاب کی پیشینگوئی میں اسلام کی بابت جو پانسو سال قبل زکریا خاندان ابیا اعلی پدر یحیی سے ہیں اور اس کتاب کے واقعات زمانہ مکاشفات یوحنا تک پوری نہیں گذری اس مقام سے ظاہر ہے کہ اوسمیں اسلام کی پیشینگوئی ہی مشتمل ہے تین لطائف پر **لطیفۂ اول** فصل اول ہیں پیشینگوئی بابت زمانہ اسلام کے ہی بعد اسکے کہ یہود زمانہ دراز کیقید میں تائب ہو چکے تھے اور بیت مقدس میں دوبارہ بسنے کا حکم ہو چکا تھا فرماتا ہے کہ ای قوم یہود تمہارے باپ دادوں سے خدا بہت ناراض ہوا یعنی زمانہ مسیح میں رب الافواج یعنی بصورت حضرت احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتا ہی کہ تم میری طرف پھرو میں تمہاری طرف پھرونگا جیسے آیت اذ وفوا بعھدی اوف بعھدکم سے قرآن شریف میں ارشاد ہوا اور وہ جو اہل کتاب ساکنین حوالی مدینہ کو بڑا خیال اپنے باپ دادوں پر تھا اوسکی بابت بہت سی گفتگو سورہ بقر میں فرمائی ہے اوسکی **طرف** اشارہ کرتا ہی اور قوم عبد اللہ بن سلام وغیرہ جو اسلام کی طرف رجوع ہوئی وہی اس فصل میں اوسکے نام درس ۱۱ تنبیہ فرمائی پھر درس ۱۱- چوتھا خلفا کا ذکر مطابق فصل ہم و ۵ مکاشفات کے ہی کہ یہ نیک گھوڑ دوڑ والے زبردست عرفا رو ق و ابلق پر مراد قضی کہ اوس عرصہ میں کچھ خلافت علیؓ اور کچھ بادشاہت معاویہؓ تھی اور کمیت عرد رازدالے پر عثمانؓ و سفید مصفی پر صدیقؓ سوار تھے ۱۱- درس ۱۱ فصل اول میں غیر قوموں کا ذکر ہے جنسے مراد روم اعلی اور اوسکے حوالی ہی اصفہ اور ہی خصوص کر اہل اسلام ہی جنہوں نے قوم غیر اہل یورپ کو ممالک مقدس سے نکالا تو اون غیر قوموں کی نسبت جنہوں نے ممالک مقدس تباہ کئے غصہ ظاہر فرماتا ہی اور چار سلطنتوں بخت نصری و کیانیہ و سکندری و رومیہ سے سوائے کیقباد کیانی و دارا بوس سن اخشویروش سوم کے اکثر نے جو بار ہی کیا و خلفاء اربعہ نے ممالک غیر قوموں سے نکالی اور قوم یہود بہت سی اسلام لاکر اور بغیر اسلام کے بھی اس میں آباد ہوئی **لطیفہ دوم** فصل دوم نکر یا میں بیت مقدس بلا حال ہے جو خلافت اوقات میں ہو تھا اور ہوگا اور فصل ہم میں مسیح علیہ السلام کے حالات ہیں جو خاتم الولایت ہونیکے سبب شمعدان مثال ہیں اور روشنا نہ زیتون کے دو شخص منقرب عرصہ میں بادشاہ ہونے والے ہیں جنکا ذکر فصل ۱۱ مکاشفات میں ہی اونکا حال کی تفصیل کتاب شرح مکاشفات میں کرینگے اور سات چراغ کی تفسیر فصل ہم مکاشفات میں ہم کرینگے کہ وہ سات علما انصاری سات کلیسیا کے مگر میں اہل مکہ کے غلام پیشوا جو حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس وجہ کو تھے کہ آپ رشد سے باہمی کی اہل مکہ نے کہا کہ قرآن کی تعلیم بشر سے ہے **لطیفہ سوم** فصل ۵ کتاب زکریا میں طومار سے مراد وہ لعنت ہی جو منکرین اسلام پر آئی جیسے درس ۹ فصل ہم ملاکی سے ظاہر ہی اور اہل اسلام کے ہاں جھوٹی قسم بہت سخت گنی جاتی ہے اور اسلام کے زمانہ میں سزارت کا منہ پتھر سے بند کر دیا ہی اور ظن یہ ہی کہ یہ وہ شرارت ہی جو منافقوں نے یہود کی شرارت سے سیکھ کر اختیار کی اور حضرت زینب و بیرہ نے لوسکو خاک میں ملایا اور فصل ۶ میں حضرت خلفاء اربعہ کا بیان ہے جنکے حال کی تفصیل فصل ۱۴ مکاشفات میں کیجائیگی اور درس نہم سے فصل ۱۰ کتاب زکریا میں مسیح کے بار دگر آمد کا بیان ہی اور فصل ۱۰ اس کتاب میں روح یعنی مسیح کا بیان ہے جنکی ناقدانی سے یہود تباہ ہو کر دیہ غیر قوموں نے تباہ کیا تو اونکو امید اسلامی پر مینے اونکو دشمن تباہ ہوں اور وہ کی تاکید ہی اور فصل ۱۱ میں اہل اسلام سے اونکی مسیحی کا ذکر ہے اور اہل اسلام میں جھوٹی قسم بڑی سخت گنی جاتی ہی کہ نصاریٰ کے ہاں قسم کھانی جائز ہی نہیں اور فصل نہم میں صورہ فرقہ کی بربادی کا بیان ہے جو بخت نصر نے کی پھر مسیح کی آمد کا بیان ہے کہ یہ متعلق پہلی مرتبہ سے جو کہ خبر سوا ہم کر آئی اور پھر متعلق ہی بار دگر کے جبکہ روئے زمین کی بادشاہوں گے پھر مختلف حالات مسیح کے دکھانے وغیرہ کے ہیں تا آخر کتاب غور طلب **اطلاع سی وچہارم** ملاکی کی کتاب کی پیشینگوئی میں اسلام کی نسبت اس کتاب کی فصل اول و دوم میں یہود کی شکایت ہی جنہوں نے تورات پر عمل کیا اور اس وجہ سے اُنپر بربادی بربادی آئی تو اس وجہ سے درس اول فصل سوم میں یحیی علیہ السلام کی تشریف آوری کی اونکے ضرورت پڑی چنانچہ فصل سوم کے درس اول میں ہی دیکھو میں اپنے رسول کو بھیجوں گا یعنی یحیی تو جیسے درس ۴ فصل ہم اپنی درس اول فصل اول مرقس و درس ۲ فصل اول لوقا میں ہی کہ وہ تیری روبرو تیری راہ کو درست کریگا کا خطاب مسیح کی طرف ہی پر درس اول فصل سوم ملاکی میں ہوا وہ میرے روبرو تیری راہ کو درست کریگا یعنی میرے عیسی کے روبرو راہ کو درست کریگا جیسے مسیح حسب درس آخر فصل ہم کتاب اعمال کے حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی راہ کی درستی کے لئے آئے تھے اور فصل ہم شیعیاں میں خدا کی راہ کی درستی کو بھی آئے تھے

اسی سبب مسیح کی وحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دونوں کی خبر یحییٰ نے دی پس اس مقام سے حضرت یحییٰ و مسیح کی دونوں کی خبر اس فصل میں آگئی اسی خبر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اوسکی تصریح اسکے بعد ملاکے فرماتے ہیں جو کہتے ہیں کہ اور وہ خداوند جسکی تلاش میں تم ہو ناں عہد کا رسول جس سے تم خوش ہو وہ اپنی ہیکل میں ناگہاں آویگا یعنی حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ناگہاں شب معراج میں ہیکل مقدس میں تشریف لاوینگے جو یہود کی قوم کو خوشی کا باعث ہوئی اور عیسیٰ علیہ السلام کی تشریف آوری قوم یہود کو خوشی کا باعث نہیں ہوئی دیکھو درس ۳ فصل نہم متی کو اوس سے ظاہر ہے کہ آمد مسیح صلح کے لئے نہیں تھی بلکہ بیت مقدس کی بربادی بددعائے مسیح سے ہوئی اور قوم یہود کے لئے حسب درس ۱۱ تا ۱۳ فصل ۱۰ متی کے مسیح کو نے کے پتھر تھے کہ اوسنے ٹھوکر کھاکے وہ گرسے اور تباہ ہوئی بخلاف زمانہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کہ امت اسلامی سے یہود کے دشمن اونکی مملکت سے نکالے گئے اور لکھا ہے یہودی ایمان لائی اور امن وچین سے مملکت مقدس میں بسے اور اونکی مسجد مقدس پھر کر تیار ہوئی چنانچہ بفضلہ تعالیٰ اسلام کی بدولت ابتک آباد وشاد ہے اور لکھا یہودی مملکت مقدس میں اہل اسلام ہوکر دوسرے بلاد میں آباد وشاد ہیں پس ایسے رسول سے کیوں یہود کی قوم خوش نہوں البتہ جو کہ سنار کی آگ کی مانند گاذروں کے صابون کی مانند حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم قوم اسرائیل وبالخصوص بنی لاوی کو صاف کرنے والے تھے تو بنی لاوی اکثر بنی نفیر نسل ہارون جنسے حضرت صفیہ کا خاندان تھا مدینہ کے گرد ٹھہرا اونسے جبکہ قوم ہارون میں سے جیی بن اخطب وغیرہ سخت سرکشی کرنے لگے کہ پتھر گرانے سے حضور صلعم کے قتل کا ارادہ کیا۔ کہ اونکے بے ایمان باعث جلاوطن ہوئے اور اونکی اولاد ایمان سے مشرف کی گئی اور بنی یہودا سے اہل قوس کہنی تکیہ والے و بکری چرانیوالے بعض مشرف باسلام ہوئے ہوں نظر بر آن درس اول فصل ۳ ملاکی میں ہے اور وہ خداوند جسکی تم تلاش میں ہو عہد کا رسول جس سے تم خوش ہو وہ اپنی ہیکل میں ناگہاں آویگا (یعنی بیت المقدس میں شب معراج میں کیونکہ یہ وہی حضور علیہ السلام میں جنسے بیت المقدس کی آبادی بعد دوسیہ فیر قوموں کی بربادی کی ہوئی جبکی بابت درس ۱۵ و ۱۸۔ فصل ۱۰ اسفر شمی میں نبی کرکے و فصل ہشتم تکوین میں کنعان کا عہد کرکے و فصل ۲۴ پیدائش میں خداوند کی تشریف آوری فاران کے جنگل و مدینہ میں و ۵۰ شعیاہ میں اولاد ہاجر وکہ میں عہد بقسم ہوا ہے جن میں نبی کی کا انتظار پولوس مقدس کو فصل ۴ نامہ گلتیوں کی مطابق اور پطرس اور لوقا جن پطرس کو فصل ۳ نامہ اعمال کی مطابق تھا اور یوحنا مسیح کی حواری کے قول کی مطابق ساری یہودیوں کو تا زمانہ یحییٰ و یوحنا حواری رہا چنانچہ درس ۱۱ و ۲۵ فصل اول یوحنا انجیل سے ظاہر ہے اور مسیح سے اوپر بربادی پر بربادی آئی کہ اونکا آنا یہود کو باعث بربادی ہوا نہ خوشی کا باعث) دیکھو وہ یقیناً آویگا باب الافواج فرماتا ہے ۳۔ پر اوسکے آنے کے دن میں کون ٹھہرے گا اور جب وہ نمود ہوگا کون ہے جو کھڑا رہیگا کیونکہ وہ سنار کی آگ اور دھوبی کے صابن کی مانند ہے ۴۔ اور وہ روپیہ کا میل کاٹتا ہوا اور اوسے خالص کرتا ہوا بیٹھے گا اور وہ بنی لاوی کو پاک کریگا۔ یعنی اونکی ہی ہارون بنی نفیر کے ناپاکوں کو اخراج کریگا اور بنی قریظہ بنی شمعون کو کاٹ کر اونکی بچوں کو اور عورتوں کو جیسے بنی ہارون سے حضرت ام المومنین صفیہ حیی بن اخطب کو پاک کیا) وہ انہیں روپے اور سونے کی مانند صاف کریگا تاکہ وہ راستبازی سے خداوند کے آگے ہدیہ گذرانیں ۴۔ تب یہوداہ اور یروشلم کا ہدیہ خداوند کو پسند آویگا جیسا اگلے دنوں اور گذری ہوئی برسوں میں تھا یعنی زمانہ نوع میں اور ابراہیم میں نہ قربانی آتشینی جو اوٹھ گئی اوسکا کچھ ذکر نہیں) ۵۔ اور عدالت کے لئے تمہارے نزدیک آؤنگا یعنی بصورت احمد علیہ السلام حکومت کنندہ اکمل بروز روح کرکے) اور جادوگروں پر۔ چنانچہ حضور علیہ السلام پر یہود نے جادو کیا۔ اور زناکاروں پر (چنانچہ حکم خدا رجم کا نسبت زناکی ایک رئیس کے مقدمہ میں جو یہود نے چھپایا وہ حضور سے ظاہر ہوگیا) اور جھوٹی قسم کھانیوالوں پر (چنانچہ بارہا جھوٹی قسمیں نفاق سے یہود نے بمقابل حضور علیہ السلام کھائیں اور ظاہر ہوگئیں۔ اور بنی قریظہ عہد و پیمان سے پھر گئے۔ اور اونپر جو مزدوروں کو ظلم سے مزدوری نہیں دیتے اور بیوؤں اور یتیموں پر ستم کرتے اور مسافر کو پھیرا دیتے ہیں اور مجھسے نہیں ڈرتے مستعد ہوکے گواہی دونگا۔ چنانچہ حضور صلعم نے ایسی ہی گواہی دی۔ رب الافواج فرماتا ہے ۶۔ کیونکہ میں خداوند بدلتا نہیں اسلئے اے بنی یعقوب تم نیست نہیں ہوئے ۷۔ تم اپنے باپ دادوں کے ایام سے میری قانونوں سے پھر جاتے اور وہ نہیں رکھے حفظ نہیں کئے تم میری طرف پھرو اور (اور سورۂ بقر میں اذ قال ابراھیم رب ارنی کیف تحی الموتی سے ظاہر ہے) تو میں تمہاری طرف پھرونگا۔ اس مقام سے

فرماتا ہے ۱۳۔ تمہاری باتیں میرے حق میں حد سے سخت ہوئیں۔ کہ زہر دیتا اور پتھراؤ سے حضور علیہ السلام پر چلاتا اور رس اعناوغیرہ کہنا حضور علیہ السلام کو شروع کیا و علی ہذا) خداوند فرماتا ہے تمہارے تیسرے تم کہتے ہو کہ ہمنے تیری مخالفت میں آپ سے کونسی بات کہی ہے ۱۴۔ منے تو کہا کہ خدا کی بندگی کرنی عبث ہے چنانچہ بہت سے یہودی ابوسفیان کے ساتھ ہو کر بت پرستی کرنے لگے۔ اور کیا فائدہ ہوگا اگر اوسکے حکموں کو مانیں اور رب الافواج کے روبرو ماتمی صورت اختیار کر کے چلیں ۱۵۔ اور اب مغروروں کو نیک بخت کہتے ہیں یعنی نصاریٰ کو جنہوں نے یہود کو تباہ کیا چنانچہ یہود نے کہا من ندخل الجنۃ الا من کان ھودا او نصاری) ہاں وہ جو شرارت کرتے رہے خدا کو بھی آزماتے تو بھی اونکی رہائی ہوتی ۱۶۔ تب اُن لوگوں نے جو خدا کے متقی تھے آپسمیں بار بار گفتگو کی۔ یعنی مثل بنی افریم عبداللہ بن سلام وغیرہ نے۔ اور خداوند نے کان دھر کر سنا اور اونکے لئے جو خداوند سے ڈرتے اور اوسکے نام کی یاد رکھتے تھے اوسکے آگے یادگاری کا دفتر لکھا گیا جنکا ذکر سورۂ مائدہ کی تفسیر میں ظاہر کیا جائیگا اور رس ۱ مین ہے اور وہ میرے خاص خزانہ ہونگے اوسمان میں جسے بینے مقرر کیا ہے رب الافواج فرماتا ہے اور جس طرح کوئی اپنے بیٹے کو جو اوسکا خدمتگار ہے شفقت کرتا ہے اور پر شفقت کرونگا ۱۸۔ سب تم پھر دے اور صادق و شریر کے درمیان جو خدا کی بندگی کرتا ہے اور جو اوسکی بندگی نہیں کرتا امتیاز کروگے **فصل چہارم ملاکی** ۱۔ کیونکہ دیکھو وہ دن آتا ہے جو تنور کی مانند سوزان ہے تب ساری مغرور ہر ایک جو بدی کرتا ہے کہونٹی کی مانند ہونگے اور وہ دن جو آتا ہے جلا دیگا رب الافواج فرماتا ہے کہ ایسا کہ وہ اونکی نہ جڑ چھوڑیگا نہ ڈالی ۲۔ لیکن تمپر جو میرے نام سے ڈرتے ہو آفتاب صداقت طلوع ہوگا اور اوسکے پنکھو نمین شفا ہوگی اور تم نکلوگے اور گاؤخانہ کے بچھڑوں کی مانند کودوگے و پھاندوگے ۳۔ اور تم شریروں کو پائمال کروگے کیونکہ جس دن کہ مین ٹھہراؤنگا وہ تمہارے پاؤں کی راکھ ہونگے رب الافواج فرماتا ہے ۴۔ تم میرے بندے موسیٰ کی شریعت کو (اسمین سے بالخصوص دس حکموں کی جو تمہی حکم سبت مقدس زیادہ اسلامی کو جسکی جا بجا تاکید ہے) یاد رکھو جسے بینے ساری بنی اسرائیل کے لئے توریت مین اپنے قوانین و احکام سمیت فرمایا ۵۔ دیکھو خداوند کے بزرگ اور ہولناک دن کے آنیسے پیشتر ایلیا نبی کو۔ یعنی یحییٰ کو جو بروز الیاس ہے۔ تمہارے پاس بھیجونگا ۶۔ اور وہ باپ دادوں کے دلوں کو بیٹوں کی طرف اور بیٹوں کے باپ دادوں کی طرف مائل کریگا ایسا نہو کہ مین آؤں اور سرزمین کو لعنت سے ماروں **اطلاع سی و پنجم** مخفی نرہے کہ مطالعین کتب انجیل پر اس مقدمہ سوم کے مطالب یاد رکھنے ضروریات سے ہین جو بطور اختصار لکھے ہین اور اسلام کی بابت یہ جو اس مقدمہ مین پیشینگوئی لکھی ہے بقدر ضرورت لکھی ہے ورنہ بہت سی مقامات کو مجموعہ تورات مین بالخصوص کتاب زبور و اشعیاہ و یرمیاہ وغیرہ کی تفصیل بہت کچھ باقی ہے **مقدمۂ چہارم** مجموعہ انجیل کی پیشین گوئی مین بطور اختصار ہر ایک اسکی موجود کتاب سے اسلام کی بابت جسکو تورات بھی تسلیم کرے جاننا چاہیے کہ انجیل یعنی حکم خدا ہے کہ ایل یعنی اللہ کو کہتے ہین اور جو کلام حالت بقا مین بعد فنا کے کامل سے نکلتا ہے وہ وحی ہوتا ہے اس مقام سے وحی کی دو قسم اہل اسلام مین ہے ایک وحی متلو وہ قرآن ہے دوسری غیر متلو وہ کتب احادیث مین۔ اور حالت فنا مین وہ حدیث قدسی ہوتا ہے اس طریق سے انجیل کلام خدا ہے جو قسم منزل سے ہے پس مسیح کی زبان سے جو حالت بقا مین صادر ہوا وہ بھی کلام خدا ہے جسکو سترہ اشخاص نے بہت بعد کو لکھا ہے جیسے غینیۃ الطالبین سے ظاہر ہے اونمین سے چار اناجیل متعارف مشہور ہین جنمین بعض مقام پر مصنفین کی طرف سے شروح بھی ہین پس اس سے وہ بطور احادیث وحی غیر متلو کی مین جو بعد کو لکھی گئی ہین جنمین بعض عبارات مصنفین ہی ہیں جیسے کتب احادیث مین اسوجہ سے بعض مقام پر اختلاف بھی ہے ہی حالت انجیلوں کی ہے اور اصلی نسخہ عبریہ انکا کہیں نہین مانا کیونکہ اللہ نے نہین بھیجا ہے کوئی رسول مگر اوسکی قوم کی زبان مین تاکہ وہ خود سمجھے و سمجھاوے نہ ایسی زبان مین کہ کسی کی زبان نہو اور ملک مین رائج نہو جیسے لاطینی اور زبان یہود کی عبری تھی اور ممکن ہے کہ سریانی کی زبان رائج دہان پر ہو تو زبان سریانی مین انجیل ہو اب نسخہ یونانیہ مترجم جو چوتھی صدی مسیح کے بعد ہوا ہے وہ اصل ان ترجموں کی ہے جو اب پھیلی ہوئی ہین وہ ضرور ملتا ہے مگر ساری کی نسبت ہم نہین کہہ سکتے پر اکثر مطابق مجموعۂ تورات و قرآن و حدیث کے ہے اور اکثر اونمین مضامین پاکیزہ و دردیشوں کی حال کی مناسب اور بعضے رہنے پتہ ہی ہین اور چار انجیلوں کی بعد کتاب اعمال ہے اونکی بعد پولوس وغیرہ رسولوں کے خطوط ہین اور یطس دیوحنا کے مکاشفات ہین جو ساتھ ہیں کتابین ہین جنکی تفصیل سابقا دریافت ہوئی اور سوائے سنونکی تحریف کے جو دوسرے مقام پر بعض مقام پر تورات مین تحریف کی وہ بھی خوب ظاہر ہوتی ہے جیسے درس ۸ فصل ۲ یوشیل کی نسبت درس ۱۰ فصل دوم نامہ اعمال سے ظاہر ہے علی ہذا بعض ترجموں انجیل مین ساری خاندان وغیر قوموں کا ترجمہ صحیح لکھا ہے اور تورات کے ترجموں مین گڈمڈ کر دیا ہے کہ ساری خاندانوں کی عزت زمانہ اسلام مین ہوئی اور غیر قوموں کی بعد زمانہ مسیح مین ہوئی جو اہل یورپ ہین بہ نسبت ہی فصل ۱۹ استثنی کے درس ۱۱ مین حساب کرو نکالکے مقام پر درس ۳۲ فصل سوم اعمال مین صحیح ہے وہ ہلاک کیا جاوےگا اور گواہ انجیل برنباہ نصاریٰ حال کے نزدیک معتبر نہین لیکن اسقدر ظاہر ہے کہ اسلام کے پہلی کی ہے اور اوسمین ہی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت پیشینگوئی ہے تورات سے سب۔ انجیل برنباہ سات چوک اٹھا ئیس کتب کا ہوا جنمین بعض مقامین عالم ایسے ہین جو اکثر ناجیل و ناموں مین پائی جاتی ہین جو ابواب و فصول کی اقفال کے مفتاح بہ سکتی ہین تو اس مقدمہ کو مین نے مشتمل کیا ۲۱ بابون اور ایک مفتاح پر **مفتاح** مخفی نرہے کہ اس مجموعہ مین چند پیشینگوئیان زیادہ نہ کہ ہین ایک نزول روح قدس وہ فاقیلیہ زمانہ مسیح و حواریون مین واقع ہوا جو یحییٰ علیہ السلام کے زمانہ کے آخر مین موجود تھا دوسرے مسیح سے شروع ہوا اور حواریون و اونکے پیروؤں کے زمانہ مین نزول روح قدس مسیح پر بشکل کبوتر[1] اور حواریون پر بطور حال رسولیہ اونکی زبانوں سے مسیح نے

[1] اس بات پر اہل اسلام تعجب نکریں کہ ارواح کا متشکل ہونا مثل جبرئیل کے بصورت بشر جیسا کہ ہوا اگر شکل کبوتری جیسے حضرت خواجہ خواجگان اجمیری وقت قتل دو کبوتر آتے اور طبلہ کی سیوان پر خاموش بیٹھے رہتے اور جب قتل ہوتا تو اڑ جاتے تھے یہ مشاہدہ کیا ہے کہ اجتماع کرتے ہین کہ روح جناب خواجہ قطب الاقطاب دہلی و سلطان التارکین ناگوری متشکل ہوتے رحمھم اللہ تعالیٰ ۱۲ منہ

نزول روح قدس کی خبر حواریوں پر دی جسکو نزول فارقلیط کہا جاتا ہے اور وہ حواریوں پر مسیح کے مرنے کی پہلے کچھ کچھ آیا تھا پر فرمے اونہوں کے بعد زیادہ موعود اونپر تھا دوسری بات زندہ ہو جانے مسیح کی بعد تین دن کے مرنے کی تیسری ملکوت آسمانی دنیوی جسمیں خود روح القدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زمانہ رس بادشاہوں سے غریبہ روم میں بازر ہونا فصل ۷ دانیال میں موعود تھا جسنے شاخ یازدہم رومیہ طلی کو تباہ کیا جیسے فصل ۷ و ۸ و ۹ دانیال میں ہے دیوئیل کی کتاب میں بڑی شان و شوکت سے صاحب جہاد والے کر کے لکھے ہیں اور ہزار سال تک اوس خداوند روح موصوف کی امت میں ہزار ہفتم وجہ وآدم میں زور رہا جو سبت مقدس کا زمانہ تھا جو ہتی اسرائیلی سلطنت کا زمانہ بازدگر آمد مسیح سے ہونوالا ہے جو فصل ۷ دانیال میں مہدی کی دولت مسیح سے موعود ہے اور حواریوں نے جو اتمام اس عامہ اشخاص سے تھے تو حسب فصل ۴ و ۱۴ یوحنا کی انجیل کے نزول روح قدس کو اپنی اور ہر اد وجود وعدہ وقول مسیح کے نجاتے تھے اور نہ مرکر تین دن میں زندہ ہونے مسیح کے بعد جانتے تھے تو نزول روح قدس کی خبر کردہ اسرائیلی بادشاہت جو بازدگر آمد مسیح پر موقوف ہی جانتے تھے اسی سبب جب مسیح نے حسب فصل اول کتاب اعمال کے نزول روح قدس کی اپنی مرنے دینے کے بعد حواریوں کو خبر دی تو اونہوں نے اسرائیل کی بادشاہت کا خیال کر کے دریافت کیا کہ کیا اسی اسرائیلی سلطنت قائم کرو گے تو مسیح نے اونکے قول کی تردید کی کہ نہیں بلکہ پاتے فارقلیط روح قدس تمپر نازل ہوگا اور سلطنت اسرائیل کا وقت خدا ہی جانتا ہے اور خدا کی بادشاہت کو تمپر فرمایا اور سلطنت خدا کی پہلی درس ۸ فصل ۲ یوئیل میں نزول روح مسیح و حواریوں پر موعود ہے مگر اونہوں کو لوگ سمجھتے تھے کہ بڑی حشمت کے ساتھ ہونیوالی انتہی اور نہ مسیح کے زندہ ہو جانے کو وہ جانتے تھے اور خدا کی بادشاہت آسمانی بڑی حشمت والی زمانہ اسلام کو یہود و بنی اسرائیل کا بچہ بچہ جانتا تھا جسمیں مہدی کی دولت مسیح سے سلطنت اسرائیلی ہی بعد دجال کے شوکت سے ہونے والی ہے پر حسب فصل اول و دوم و سوم اعمال کے یہ حال اونکو کھلا کہ مسیح کا مردوں سے زندہ ہونا ہوا اور نزول روح قدس حواریوں پر دوسری شے ہے اور اسرائیلی سلطنت دوسری شے ہے جو بازدگر آمد مسیح میں ہوگی اور خدا کی بادشاہت مانمیں عرصہ تشریف بری و بازدگر تشریف آوری مسیح میں ہونیوالی تھی پس جبکہ حواریوں کا یہ حال ہے اور رومیہ غیر قوم کی تباہی زمانہ اسلام میں موعود تھی جو اہل یورپ کے افسر تھے پس سو اکثر اہل یورپ اسلام سے ہنوز واقف نہوئے نونصاری نے جو ہنوز پیر نابالغ ہیں اپنی کم فہمی سے فرق ان مطالب میں اب بھی نکیا اور زمانہ مسیح کو اور خدا کی بادشاہت و سلطنت کو ایک ہی سمجھے یہ اونکی ناحق شناسی یا نافہمی ہے وبس اسی وجہ سے بعض مقام پر ترجمون انجیل میں مسیح کے زمانہ کو بھی ملکوت آسمانی کر کے ترجمہ کیا اگرچہ ملکوت آسمانی خدا کی سلطنت اسلامیہ میں مسیح بھی شامل ہونیوالا ہے لیکن انجیل میں مسیح نے درس دوم و سوم فصل اول کتاب اعمال کی مطابق روح قدس کے نزول کو جو بلا نمود ظاہری اوپر ہوا اور خدا کی بادشاہت جو نمود کے ساتھ بڑی زور شور کے ساتھ ہوی دو کر کے بتلائیں کہ نزول روح قدس ذی پیشگی یعنی روز پنجاہم رفع مسیح کے بلا نمود صورت و سلطنت کے وقوع میں آیا اور فیالب دہر نحاس حواری بعد نزول روح قدس کے اور پولوس جو بعد سال بعد نزول روح قدس کے ایمان لایا خدا کی بادشاہت و سلطنت کو جو سوای اسرائیلی سلطنت کی ہے جو مسیح سے قایم ہوگی منتظر تھے جیسے فصل ۱ کتاب اعمال سے ظاہر ہے جسکو نزدیک کر کے کہا اور یحیی و مسیح نے بھی نزدیک کر کے کہا لیکن مسیح کی نبوت سنہ عیسوی سے ستتہ تک ہی اور پطرس حواری کے نجات بہت برسوں بعد لکھے گئے ہیں تو فصل ۳ نامہ دوم میں فرماتے ہیں کہ جنکے دل میں شک ہے وہ کہینگے کہ یہ کیسے نزدیک کر کے فرمایا کہ ہنوز بادشاہت خدا نہیں آئی تو جواب فصل نامہ دوم میں فرماتا ہے کہ خدا کی نزدیک ایکدن ہزار سال کا ہوتا ہے و ہزار سال ایکدن کا تو ہزار سال و ہزار سال سے کم کو نزدیک سمجھنا چاہئے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم بیشمار گوئی کے وقت سے پانسو چالیس سال کے قریب میں رفیق افروز جہان ہوئے اور اسرائیل کی بادشاہت جو بازدگر آمد مسیح سے قایم ہوگی وہ ایسے دور تھے جو اونیس سو سال کے قریب ہوگئی پر وہ ابتک نہ آئی دیکھو خدا کی بادشاہت کو مسیح و یحیی نے قریب کر کے فرمایا جیسے ارشاد اول باب اول کے ذیل میں ظاہر ہوگا اور مسیح نے اپنی بازدگر آمدکی نسبت فصل اول اعمال و ۲۴ متی میں کہا کہ سوای خدا کے اوسکو میں بھی نہیں جانتا پر اوسکے نشان بتلائی گا اور سوقت میں خدا کی بادشاہت والے ستر لزل ہوں گے جیسے اس زمانہ میں اہل اسلام کی یہ حالت ہے اور جھوٹے مہدی جنگل یعنی سودان میں اور جھوٹے مسیح کوٹھری میں بیٹھکر پیدا ہوں گے جیسے اس زمانہ میں یہ دونوں امر ظاہر ہیں تو جیا تک بجلی کے کوندنے کی طرح میرا آنا ہوگا جو دجال کو قتل کرینگے تو مسیح کا آنا آب بازدگر قریب ہے کہ خدا دجال کی تیاری کے بند و بست ملک موعود میں ہو رہی ہیں تو اس وجہ سے ہم ہر ایک امر کی تشریح و تفصیل کرینگے کہ مقام اشتباہ انصاف پسندوں کو نرہے

باب اول انجیل متی کی پیشگوئی میں مشتمل ہے چودہ ارشادوں پر **ارشاد اول** متی نے جو مسیح کا سلسلہ لکھا ہے اوسکا حال سابقاً مقدمہ دوم میں گذر گیا اور عمنوائیل کے لفظ کی تحقیق فصل ۷ یشعیا کی تفسیر میں گذر گئی جو اطلاع نوزدہم کی تنبیہ سوم مقدمہ سوم میں ہے برکسی نصاری سے اسکا جواب نہیں آتا کہ مسیح کا نام کبھی عموائیل نہیں ہوا اور نہ صاف طور پر فصل ۷ و ۸ یشعیا میں ہے بلکہ عبارت فصل ۷ و ۸ میں بظاہر کوئی اشارہ مسیح کی طرف نکلتا نہیں مگر سخت تاویل سے کہ اہل بحث کے نزدیک ثابت نہو جو بقول مسیح اپنی آنیکا کا مشتہر نظر نہیں آتا دوسری کی آنکھ کا تنکا دیکھتا ہے پس لفظ محمد یم میں کیا بحث کر سکتی ہیں اور مسیح کے لفظ کی تحقیق تنبیہ ششم اطلاع ہفتدہم مقدمہ سوم میں مزمور ۴۵ میں مذکور ہوئی۔ اور یحیی علیہ السلام چونکہ بیابان میں حسب فصل ۳ یشعیا کے اسلام کے پیشینگو مقرر ہوئے تھے تو اوسکی مطابق فصل ۴ متی میں ہے کہ ان دنوں میں یوحنا بپتسما دینے والا یہودیہ کے بیابان میں ظاہر ہوکی منادی کرنی ۲ اور یہ کہنے لگا کہ توبہ کرو کیونکہ آسمان کی بادشاہت نزدیک ہے ۳ کہ یہ وہی ہے جسکا ذکر یشعیاہی نے (فصل ۴۰ میں) یہ کہکے کیا کہ جنگل میں ایک پکارنیوالے کی آواز ہے کہ خداوند کی راہ کو درست کرو اور اوسکی راہوں کو سیدھا بناؤ بعد کو فصل ۴ یشعیا میں ہے کہ ہر نشیب اونچا کیا جاوے اور ہر ایک پہاڑ و ٹیلا پست کیا جاوے اور یہ خبر مسیح کی نہیں ہوسکتی

کیونکہ مسیح نے خود درس ۱، فصل ۴ اور درس ۷، فصل ہم متی کی مطابق فرمایا کہ توبہ کرو کہ آسمان کی بادشاہت نزدیک ہے اور یہ خاص خبر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہے جو زمانہ خدا کی بادشاہت حزب اللہ کا ہادی مسیح کا زمانہ نزول روح قدس کا حواریوں پر کیونکہ حواریوں کو بھی مسیح نے اسکی وعا کرنے کو ارشاد فرمایا اور خود بھی اپنا زمانہ نکما بلکہ قریب کر کے درس ۱، فصل ۳ متی کی مطابق فرمایا تاآنکہ حواریوں نے صب ۲ درس ۹ فصل ۲ کتاب اعمال کے رفع مسیح و اترنے روح قدس کے بعد فرمایا کہ توبہ کرو اور متوجہ ہو کہ تمہارے گناہ کا کفارہ ہو تا کہ خداوند کے حضور سے تازگی بخش ایام آویں اور یسوع مسیح کو بھیجے کہ تازگی بخش ایام وہی خدا کی سلطنت کا زمانہ ہے اور مسیح کا آنا بادگر حسب عہد س ۳ و ۴ فصل ہفتم دانیال اور درس ۱ و ۲ و ۳ و ۴ فصل سوم اعمال کے موقوف ہے خدا کی بادشاہت پر جبکہ حسب فصل ۲۴ متی حواری کی خدا کی بادشاہت کی حالت تزلزل میں ہو جو اس عرصہ میں ہے اور قریب کے معنی مفتلح کے آخر میں پطرس حواری کے قول سے ظاہر ہوئی **ارشاد دوم** مخفی نہ رہے کہ حسب درس ۱، فصل ۳ متی کے فریسی جو الگ تہلگ دنیا سے رہتے اور صدوقی جو قیامت وملائک کے منکر قوم یہود سے تھے یحیی کے پاس بپتسمہ پانے کو آئے (تو چونکہ ملاکی کے درس اول فصل ۳ میں ہے کہ میرے رسول میرے آگے اپنی مسیح کے راہ درست کریگا کہ ای سانپو نکی بچو تمہیں آنیوالے غضب سے (جو رومیہ سے آیا) بھاگنا کسنے سکھلا دیا ۸۔ پس توبہ کی لائق پھل لاؤ ۹۔ اور اپنے دل میں ایسا کہنے کا خیال نکرو کہ ابراہیم ہمارا باپ ہے (کہ ہم سے دولت ہدایت نجات دیگی) کیونکہ میں تمسے کہتا ہوں کہ خدا انہیں پتھروں (غیر قوموں سے) ابراہیم کے لئے لوگ پیدا کر سکتا ہے (جیسے درس ۵ فصل ۱، انکو میں کی تفسیر سے ظاہر ہوا کہ اگرچہ غیر قوموں کی باپ ابراہیم نہیں پر انکے لئے ٹھہرا گئے یعنی زمانہ مابعد مسیح میں) اور میں تمکو پانی سے بپتسما دیتا ہوں لیکن وہ جو میرے بعد یعنی میرے اس قول کے بعد) آتا ہے وہ تمکو روح قدس سے یعنی مقدسین کو) اور آگ سے یعنی شریروں کو) بپتسما دیگا یہ کل خبر مسیح کی ہے جیسے فصل اول انجیل یوحن سے ظاہر ہے اور عبدیت کے معنی کی سند آیت واتخذنی قوم موسی من بعد العجل سے ظاہر ہے اور یحیی نے کہا ہے کہ میں اوسکی جوتی کے تسمہ کھولنے کی لائق نہیں اور مسیح علیہ السلام نے یحیی کی نسبت فرمایا ہے کہ اوسکی مثل پہلے کوئی نہیں گذرا جسکی ہر ایک نبی پیشین گوئی گذر چکی اور مسیح جب آیا تو یحیی نے ایسا کچھ مسیح کی نسبت فرمایا کہ میں جسکی نسبت کہتا تھا کہ اوسکے جوتے کے تسمہ کھولنے کی لائق نہیں وہی مسیح ہے تو مسیح ایسے عظیم الشان ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسیح ایسے بڑھکر ہیں کہ مطابق نامہ عبرانیوں کے اونکا کچھ اختیار نہتا بلکہ کردیہ کا اختیار آپ پر نہتا تو رتبہ یحیی سے بڑی ہونے میں کمال ہی لیکن مسیح سے بڑھکر جو یحیی سے بڑھکر بہت بڑے کمال والے ہیں وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہیں چنانچہ درس ۷، فصل ۴ کتاب متی کے مطابق مسیح علیہ السلام زمانہ اسلام کی بابت فرماتے ہیں کہ توبہ کرو کہ خدا کی بادشاہت نزدیک ہے جس سے سلطنت ہر قل حسب فصل ۲ و ۷ دانیال وغیرہ کے برباد ممالک مقدس سے ہوا **ارشاد سوم** واضح ہو کہ خدا کی بادشاہت کا زمانہ جبکہ زمانہ اسلام حسب فصل ۲ و ۷ دانیال کے مقرر ہوا اور حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تا امام حسین علیہ السلام حسب آیت محمد رسول اللہ تا اسیما هم فی وجوههم من اثر السجود حسب آیت سورۂ فرقان کے آشکارہ گروہ عجب ہوئی کہ حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق دروگرہ تھے ایک سات چراغ سات کلیسا کے سات نصاری غلام جو مثل جبر و جبیر و بلا کے ایمان لائے اور وہ پیشینگوئی اسلام تھی دوسرے مثل عمار و یاسر و بلال وصہیب وعبد اللہ بن مسعود غریبوں کا تیسرے صدیق کے متعلق چوتھے فاروق کے متعلق پانچویں عثمان کے متعلق چھٹے مرتضی کے متعلق ساتویں ابن رسول اللہ امام حسن کے متعلق آٹھویں امام حسین کے متعلق جنکی نسبت قرآن میں مثلهم فی الانجیل کہا گیا ہے اور انجیل پر وقف رہے لکھا ہوا ہے کہ مثل تورات کے بھی موافق انجیل میں مثل ہو اور کذرع اخرج شطاہ یعنی مثل اسلام انجیل میں ہے تو مثل تورات کی موافق مثل فصل ۵ متی میں مذکور ہے کہ مسیح پہاڑ پر (جو نہیں کا پہاڑ ہے) چڑھ گیا اور جب وہ بیٹھا تو اوسکے شاگرد اوسکے پاس آئے ۲۔ تب وہ اپنی زبان کھول کے انہیں سکھلانے لگا اور کہا ۳۔ مبارک وہ جو دل کے غریب ہیں یعنی مثل سات چراغ پیشینگوئی کے) کیونکہ آسمان کی بادشاہت انہیں کی ہے جیسے کفار مکہ کا مقولہ تھا کہ آپکو بشر کی تعلیم ہے اونکو غربت کی صفت سے جسے حدیث بخاری کے جو ابو سفیان سے باب بدوحی میں نقل کی ہر قل اہل اسلام کو اوائل میں جانتا تھا اور ابو بکر جو مالدار تھے اونکا ذکر آیندہ آتا ہے اور نسبت دوسرے غمگین مثل عمار و بلال وغیرہ کی فرماتا ہے مبارک وہ ہیں جو غمگین ہیں کیونکہ وہ تسلی پاوینگے۔ یعنی بعد ہجرت کے اور یہ تفسیر محمد رسول اللہ کی اسوجہ سے کی کہ حضرات خصوص حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے گویا کالجز غیر مستقل تھے بخلاف خلفا جنہیں کے کہ اونکو استقلال بعد کو پیدا ہوا پس صدیق کی نسبت فرماتا ہے ۵۔ مبارک وہ جو حلیم ہیں کیونکہ وہ زمین کے وارث ہونگے (جنکی صدیقیت و وراثت مزبور ۳۷ میں مشرح ہے) ۶۔ مبارک وہ جو راستبازی کے بھوکے و پیاسے ہیں کیونکہ وہ آسودہ ہونگے (یعنی عمر فاروق) ۷۔ مبارک وہ جو رحم دل ہیں کیونکہ انپر رحم کیا جائیگا (یعنی عثمان جنکی صفت رحماء بینهم ہے) ۸۔ مبارک وہ جو پاک دل ہیں کیونکہ وہی خدا کو دیکھیں گے (یعنی علی مرتضی جنہوں نے خوب طور سے رسول خدا کو دیکھا) ۹۔ مبارک وہ جو صلح کرنیوالے ہیں کیونکہ وہ خدا کے فرزند کہلائیں گے (یعنی امام حسن فرزند رسول خدا جو بالخصوص حدیث صلح کی پیشینگوئی ہیں ۱۰۔ (یعنی هذا ابنی ابن رسول کر کے ہیں) ۱۰۔ مبارک وہ جو راستبازی کے سبب ستائے جاتے ہیں کیونکہ آسمان کی بادشاہت انہیں کی ہے (یعنی امام حسین ہر حواریوں کو نصیحت فرماکے درس ۱۶ میں فرماتا ہے کہ اسطرح تمہاری روشنی چمکی تا کہ وہ تمہارے نیک کاموں کو دیکھیں اور تمہارے باپ کی جو آسمان پر ہے ستائش کریں یہ ان نظر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم محمد ستودہ ہوئی کیونکہ مراد آسمان پر باپ کے ہونے سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عالم ارواح میں رسول خدا ہیں جس سے درس نہم میں امام حسن کو ابن اللہ کہا ہے۔ پس انکی ستائش سے

محمدؐ ہونا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ظاہر ہوا جو آیت محمد رسول اللہ میں مذکور ہے مخفی نرہے کہ فصل ۶ و قاعین جو اسکے خلاف لکھا ہے کہ وہ زمانہ مسیح ہی وہ محض غلط ہے کہ اونکی تصریح کے خلاف ہے کہ دوسری جگہ خدا کی بادشاہت کو خود زمانۂ اسلام کہہ رہے ہیں غالباً وہ تحریف ہے۔ اگر لوقا کی ہی سمجھی جاوے تو متی کے مقابل اونکی کتاب نہیں جو بارہ حواریوں میں شمار کئے جاتے ہیں جیسے سلسلہ ہے یوسف پدر فرضی مسیح کا لکھا ہے **ارشاد چہارم** پوشیدہ نرہے درس ۷ فصل ۵ متی سے توریت کی نسبت ارشاد ہے کہ میں اوسکو باطل کرنے نہیں آیا بلکہ منسوخ کرنے آیا ہوں جسکے معنی وقت بتلانے کے پہلے حکم کے نہیں مگر جہلا نصاری مترجم بطلان و نسخ کے معنی میں فرق نہیں کرتے یہ اونکی غلطی ہے اور فصل ۵ متی میں فرماتے ہیں کہ ایک شعشہ بھی توریت کا ہرگز باطل نہوگا اور جو جھوٹے سے حکم کو ٹالیگا ویسا ہی آدمیوں کو سکھلا دیگا وہ آسمان کی بادشاہت میں سب سے چھوٹا کہلاویگا اور جو عمل کرے اور سکھلاوے وہی آسمان کی بادشاہت میں بڑا کہلاویگا انتہی اور بیشبہ بادشاہت خدا اسلامی کے عہد جدید قرآن مجید میں مصدقاً لما معکم یہود کے لئے توریت کی نسبت اسیوجہ سے جاری ہے اور حدیث بخاری میں حکم ناسخ حد قذف عن بنی اسرائیل موجود ہے حدیث بنی اسرائیل کر دینی توریت کو پڑھوا دینا نہیں ہے روک اور جس کسی یہود نے توریت کا اونی حکم ٹالا وہ اونی گنا گیا اور اسکی مخالفت میں دو سرونکے حکم کی تسلیم شرک میں داخل کی گئی ہے عبداللہ بن سلام وغیرہ کیسے کیسے سکھلانے والے معزز ہوئے اور مقدمہ رجم وغیرہ میں قوم یہود کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کیسا شرمندہ کیا جیسے قرآن سے ظاہر ہوگا اور درس دہم فصل ۶ متی میں خدا کی بادشاہت کی طلب میں دعا کرنیکا ارشاد ہے اور درس ۳۴ فصل ششم متی میں **بادشاہت خدا کی تلاش** سے اسلام کی تلاش مراد ہے اور درس ہفتم فصل ہفتم میں ہے کہ مانگو تو تمہیں دیا جائیگا ڈھونڈو تو تم پاؤ گے کھٹکھٹاؤ تو تمہارے لئے کھولا جائیگا کیونکہ جو مانگتا ہے لیتا ہے جو ڈھونڈتا ہے پاتا ہے اس تلاش سے مطلب خبر الٰہی بادشاہت اسلامیہ کا ہے پر بنی اصفر نصاری غیر قوم اور یاجوج وائی روس اور ماجوج کی نصاری و ملحدین نے تلاش اوسکو نکیا پس سو جہ سے دولت اسلام سے محروم رہی جنہیں سے حسب درس ۱۴ فصل ہفتم متی کے مسیح کو جو خدا و خداوند خدا وند کہتے ہیں اور اونکی نسبت حسب فصل ۷ متی کے درس ۲۱ کے ہے کہ نہر جو مجھے خداوند خداوند کہتا ہے آسمان کی بادشاہت میں داخل ہوگا مگر وہی جو میرے آسمانی باپ کی مرضی پر چلتا ہے پھر ۲۲ درس سے فرماتے ہیں کہ میرے بار بار گرآنے میں بہت سے کہیں گے کہ ہم تیری خیر دیتے تھے میں کہونگا کہ مجھسے دور ہو کہ میں تمہیں نہیں جانتا اور بادشاہت آسمانی والوں میں سے اہل اسلام ایک بھی نہیں کہتا بلکہ اونکو بنی راستگو جانتے ہیں اور درس ۱۱ فصل ہشتم متی میں مطابق درس ۳۴ فصل ۱۲ تکوین کے زمانہ بادشاہت خدا کو ذکر سے بادشاہت اسلامیہ مراد ہے کہ اوسمیں ابراہیم و یعقوب کی نسل کے ساتھ دوسری امتیں یورپ سے تا جاہ و جایان و ہیم سے تا ملک زیلانوس داخل ہونگی پر بادشاہت کی لائق فرزند یعنی بنی اسرائیل بعضے بالایمان حسب وعدہ رہیا اور درس ۳۵ فصل نہم میں بادشاہت خدا کی خوشخبری کی منادی سے مسیح کا مطلب وہی زمانہ اسلام ہے اور نہ فقط آپ ہی خدا کی بادشاہت اسلامیہ کی خبر دیتے ہے بلکہ درس ہفتم فصل دہم متی کے حواریوں کو بھی فرمایا کہ خدا کی بادشاہت کی منادی کرو اور کہو کہ بادشاہت خدا کی نزدیک ہے اور فصل نہم کے درس ہفتم میں مسیح جن دیہوتوں کا ذکر کرتے ہے جو آدمیوں پر چڑھتے ہیں اس مقام سے نصاری کو سوا اہل نہلست کے سورۂ جن پر استیعاد کا مقام نہیں ہو سکتا اور فصل ۱۲ متی کی رو سے بارہ حواری بھی جنوں و دیہوتوں کو اتارتے پھرتے تھے جنکے نام فصل دہم میں مشرح ہیں اور وجود جنوں میں استبعاد مقدمات سابقہ میں اہل نہلست کے لئے رفع کیا گیا اور **ارشاد پنجم** واضح ہو کہ متی کی فصل ہم کے درس ہفتم میں مسیح علیہ السلام نے بارہ حواریوں کو خدا کی بادشاہت اسلامیہ کی منادی کرنیکا حکم فرمایا کہ بنی اسرائیل کو خوشخبری دو کیونکہ جایا قوم یعقوب کو دولت اسلامی سے بھارکی زمانہ اسلام میں حسب حدیث ہونے والی تھی کہ اونکے دشمن ممالک مقدس سے نکالے گئے جو درسید تھے اور درس ۲۴ فصل نہم امتیسے ظاہر ہے کہ مسیح یہود کے نفع و اصلاح کے لئے نہ آئے تھے بلکہ تلوار چلانے آئے تھے تو بنی اسرائیل نے اونکو ستانا تو یر قوم کے لئے مفید ہوئے پس وہ نبی جس سے بنی اسرائیل خوش تھی اور میت مقدس میں ناگہان آئی لیتے شب معراج میں وہ حسب فصل سوم ملاکی کے مسیح نہوئے بلکہ خاص حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی ہوئے اور باب ہی مذکور میں ہے کہ کچھ حواریوں کو روح قدس سے تائید فرمائی اور درس ۱۹ باب ہم میں نزول روح قدس کی نسبت حواریوں پر ارشاد مسیح کے بروز پنتکست آیا چنانچہ فرماتے ہیں کہ جب یہود تمکو کچھریوں میں حوالہ کرین فکر نکرو کہ کس طرح یا کیا کہیں کیونکہ جو تمہیں کہنا ہوگا سو اُس گھڑی تمکو دیا جائیگا ۲۰ کیونکہ کہنے والے تم نہیں بلکہ تمہارے باپ کی روح ہے جو تم میں بولتی ہے انتہی پس روح کا اونمیں فی الجملہ اثر موجود تھا اور بعد کو وعدہ ہوا جیسے کتاب اعمال کی مطابق بعد کو اونپر نازل ہوئی اور یہی درس ہم سے فصل ۱۳ آخر میں ہے اور یہی درس ۱۱ فصل ۱۲ الوقا میں ہے اور یہی درس ۳۸ و ۳۹ و ۴۰ فصل ۷۔ یوحنا انجیل میں ہے اور اوسکی تفصیل فصل ۱۴ و ۱۵ و ۱۶ یوحنا انجیل میں ہے **ارشاد ششم** فصل امتی کی پیشینگوئی میں۔ مخفی نرہے کہ درس ۳۶ فصل ہم نامہ عبرانیوں میں ہے کہ تمہیں خرد ہے کہ صبر کرو تا کہ تم خدا کی مرضی پر عمل کرکے وعدہ کے پھل حاصل کرو **۳۷**۔ کہ اب تھوڑی سی مدت ہے کہ آنیوالا آویگا اور دیر نکریگا **۳۸**۔ اور راستباز ایمان سے جیے گا پس پولوس مقدس کو جو دو سال بعد نزول روح قدس و مسیح کے رفع سے ایمان لائے ہیں اور ۶۲ عیسوی میں نامہ بنام عبرانیان لکھا ہے اور موقوف تک اوس آنیوالے عظیم الشان کا انتظار باقی تھا اور فصل ۳ نامہ دوم پطرس سے نزدیک کے معنی ظاہر ہوئے ہوں گے کہ ہزار سال و ہزار سال سے کم کو سمجھنا چاہئے اور ہزار سالی عہد کو دیر کہنا مناسب ہے پس اب خوب کا مقام ہے کہ اتفاق ایسا ہوا کہ مسیح کے باپتسما دینے کے بعد یحیی مفید ہوئے اور مسیح کی یحیی کے مفید ہونے کے پیچھے دہوم ہوئی پس یحیی نے چونکہ غائب تھے نہ جانا کہ یہ مسیح وہی باپتسما

پانیوالے ہیں یا آنکہ خود بدولت حضور صلعم ہیں جنکے آنیکا انتظار بعد ۷۰ مسیحی ہیں ہنگام تحریر نامہ عبرانیان پولوس کو تہا اس سبب سے قید خانہ سے یحیی نے کہلا بہیجا کہ آنیوالا تو وہی ہے یا ہم دوسرے کا انتظار کہیں جیسے درس ۳ و ۴ فصل ۱۱ متی ہیں ہے مسیح علیہ السلام نے حسب درس ۵ فصل ۱۱ متی مذکور کے اپنی معجزات جو مسیحیت پر دلالت کرنیوالے تہے بیان کر کے فرمایا کہ ہیں بشارت دینیوالا غریبوں کا یعنی بابت اہل اسلام کی ہوں اور درس ۶ فصل مذکور کی مطابق کہلا بہیجا کہ مبارک وہ کہ میری سبب کوئی ٹہوکر نکہاوے جیسے فصل ۸ شیعیا میں مسیح سنگ سرزاویہ یہود کے لئے ٹہوکر کا ہیں (کہ خدا کی بادشاہت کے زمانہ ہیں یہود کے مخالف تباہ ہوں گے یعنی لحکومتی عظیم الشان آنیوالا کے اور اوسکا مطلب جہالت سے جاہل یہ سمجہیں کہ آنیوالا وہی مسیح ہے اور اوسکی ہیبت پولوس کی گواہی شروع اس ہدایت ہیں بیان کی پہر مسیح علیہ السلام نے یحیی کا حال بیان کیا جو فصل ۳ ملاکی کے درس اول ہیں ہے کہ ہیں اپنا رسول یعنی یحیی کو اپنے روبرو یعنی اپنے مسیح کے روبرو بہیجوں گا جو راہ درست کرے پہر درس ۱۱ سے ارشاد مسیح ہے کہ یحیی کی برابر کوئی پیغمبر نہیں گذرا یعنی زمانہ آدم سے یہی معنی آیت ولم یجعل لہ من قبل صبیا کے ہیں چنانچہ درس ۱۱ فصل ۱۱ متی سے فرماتے ہیں کہ ہیں تجہسے مسیح کہتا ہوں کہ اولیں سے جو عورتوں سے پیدا ہوئی یوحنا بپتسمہ دینیوالے سے کوئی بڑا ظاہر نہیں ہوا لیکن جو بادشاہت خدا ہیں چہوٹا ہے وہ اوس سے بڑا ہے کہ گویا یحیی مثل نواب ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نوابوں میں سے لیکن وہ قرب جوامت والوں کو مثل خدمتگاروں کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے یحیی کو نہیں **ارشاد ہفتم** مخفی نرہے کہ درس ۱۲ سے فصل ۱۱ متی کے فرمایا گیا ہے کہ یوحنا بپتسمہ دینیوالے کے وقت ۲۹ تک یعنی زمان تک ملکوت آسمانی پر جو مسیح پر ایمان لانیسے اشارہ اوسوقت پر ہے زور ڈالا جاتا ہے اور زبردست اوسے چہین لیتے ہیں اسکی تفسیر درس ۱۶ فصل ۱۶ لوقا سے دریافت ہوئی کہ شریعت تو موسیٰ و انبیا بنی اسرائیل کی یوحنا تک تہی تب سے ملکوت آسمانی کے (جو نزول روح قدس زمانہ مسیح و حواریں ہی) خوشخبری دیجاتی ہے اور ہر ایک زور آور اوسمیں داخل ہوتا ہے جو حسب درس ۱۰ فصل ۱۴ نامہ رومیہ کے وہ کہانا و پینا نہیں بلکہ راستی و سلامتی و خوشی وقت روح قدس سے ہے کہ حسب درس ۲۰ فصل ۱۴ لوقا کی نمود کے ساتہ آنیوالی نہ تہی بخلاف خدا کی بادشاہت اسلامیہ کے کہ بڑی زور و شوکت کے ساتہ حسب وعدہ آئیں ملکوت آسمانی کا ترجمہ خدا کی بادشاہت سے جو بعد مسیح کے آنیوالے زمانہ اسلام سے عبارت ہے اس مقام سے بیخبر غلط کیا ہے اور الیاس کی نسبت ارشاد فرمایا کہ الیاس آنیوالا وہ یہی یحیی تہا چاہو تو قبول کرو یعنی بروز الیاس جو بصورت الیاس تہی پس یحیی الیاسین سے ہیں اور یسین سے ہیں اور مہدی اس مقام سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صورت و نام سے مشابہ ہیں پس تناسخ نہوا کہ اول صورت سے مسلوب ہو کر جہنم اس عالم ہیں بیا جاوی **ارشاد ششم** سبت کی تعظیم کا ذکر جو فصل ۱۲ متی میں ہے وہ بوجہ ہزار ہفتم نبوت حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہے کہ مسیح نے بہی تعظیم قایم رکہی کیونکہ اپنے کام کرنے ہیں روز سبت کی بابت داؤد کا استشہاد سند ہیں لائے کہ ضرورت کے وقت ہر ایک کو اور عام کاہن کو جرح نہیں اور مسیح نے کہا کہ میں اوسکے بڑا کہ ہوں اور پہر حسب کوئی میں گرجاوی تو سبت کی روز کہوں کا تہیں اور ابن آدم سبت کا بہی صاحب ہے یعنی رعایت رکہنے والی ہیں نہ آنکہ نبی سبتی ہیں جیسے درس ۴ فصل ۴ نامہ عبرانیان میں ہے کہ جیسیں یعنی عیسی نے تو آرام نہ دیا اسلئے ضرورت نبی سبتی کی پڑی جیسے تحقیق اول باب ستم مقدمۂ چہارم کے فائدہ سے ظاہر ہوا و سکو دیکہو **ارشاد نہم** مخفی نرہے کہ فصل ۱۳ و ۱۴ متی میں کذبی ۱۷ اخرج شطانہ کی مطابق آسمان کی بادشاہت کا ذکر ہے جسکے تخم کے بونے والے یعنی پیشینگو مسیح ہوئے گو خدا کی بادشاہت اسلامیہ پر اوسکا تصرف نہ تہا پر واضح ہو کہ فصل ۱۴ متی میں بیان اعجاز نزول مائدہ ہوا اور فصل ۱۵ کی مطابق ہنوز مسیح کی نبوت مخصور بنی اسرائیل پر تہی غیر قوم کی تعلیم عدم تسلیم یہود سے بعد کو حسب وعدہ مجموعہ توریت مقرر ہوئی اور درس ۱۴ فصل ۱۶ متی میں امید ہو کہ ملکوت آسمانی کا ذکر ہے جو روح قدس سے حواری فیضیاب ہوئے جسکا ترجمہ غلط طور پر بادشاہت آسمانی سے کیا ہوا اور پطرس کے پاس اوسکی کنجیاں تہیں کہ خلیفہ مسیح ہوا اور درس ۲۸ فصل مذکور میں جو فرماتے ہیں کہ ابن آدم یعنی جو میری دوسری بار آنے کے وقت تک ایک حواری زندہ رہیگا وہ حسب حدیث صحیح کے نسبت زیبا ناشی کے درست ہو کہ حسب ارشاد حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک صحابی نے اونکو دیکہا ہوا اور ممکن ہے کہ وہ بعد وفات کے زندہ ہوئے ہوں پس اسکے برخلاف جو دوسری انجیل مثل یوحنا وغیرہ میں قیاس ناصحیح ہے کہ حواری کا قیاس مقابل مسیح کے ارشاد کے نا معتبر ہے اور فصل ۱۷ ہیں موسیٰ و ایلیا کی صورت تمثلی کا ذکر ہے جو مسیح پر متمثل ہوا اور درس اول و ۲ و ۳ فصل ۱۸ متی میں ملکوت آسمانی زمانہ مسیح کا ذکر ہے نہ آسمانی بادشاہت اسلامیہ کا جو زور و شوکت کے ساتہ آنیوالے کتب مقدسہ میں لکہی ہوئی ہوا اور بدستور فرمودہ آئی گو اوسکا ہیں ضعیف تہا **ارشاد دہم** فصل ۱۹ متی میں ملکوت آسمانی مسیحی کا ذکر فرمایا گیا ہو کہ اوسکے لئے گو بعضوں نے خود کو خوجہ بنایا جو یہ امر پہلے شریعت میں درست تہا کہ اسمہ آیندہ پر اشتیاق سے خود کو خوجہ کر لیتے اور درس ۱۲ میں جو فرمایا کہ ملکوت آسمانی ہیجوں مثال کی ہے مراد پاک صاف سے ہے اور درس ۱۷ میں فرمایا کہ نیکو بہی نیک مت کہو سوا ایک خدا کے پس نصاری کا یہ خیال کہ مسیح کے سوا سب گنہگار ہیں کیسے صحیح ہو سکتا ہے اور یہ جو درس ۲۸ میں فرمایا کہ تم بارہ میرے تختوں پر دوسری بار آنے پر بیٹہو گے مراد بطور بروز کے ہو وہی دراصل گیارہ اونمیں سے مقدس رہے اور یہودا اسکریوطی کافر ہوا پس یہ ارشاد بنظر تغلیب ہے یا بنظر شمول متی مدوم کے ہے اور درس ۲۹ میں ہو کہ جو میرے نام سے ایک عورت چہوڑ کر قیامت میں سویا وہ جگا پس نصاری کا اعتراض اہل اسلام پر سترحوروں بہشتی سے ہر ایک مسلمان کے لئے کیسی سفاہت کی بات ہوا اور درس ۳۰ سے فرماتے ہیں کہ بہت سے جو پہلے ہیں وہ پہلے ہو جائیں گے اور پہلے پہلے یہ امر مائدہ اسلام سے ظاہر ہے اور فصل ۲۰ متی سے سند لانے میں اپنی مدعا پر آسمان کی بادشاہت سے جس سے مراد اسلامیہ بادشاہت ہو کہ آسمان کی بادشاہت اوس صاحب خانہ کی مثل ہے جسنے ترکی یعنی اسلام اق

وچاشت و دوپہر و تیسرے پہر و عصر والے لوگوں کو سب کو ایک ہی مزدوری مقرر کی اور شام کو سب کو برابر ہی مزدوری دی اور پچھلے پہلے ہو جاوینگے پس اہل اسلام مطابق حدیث کی عصری لوگ ہین کہ اشراق والے زمانہ آدم و نوحؑ و ہود والے ہو جنہین تین دور مختلف گذرے اور چاشت والی دورہ ابراہیمی ہے جنہین چار نبی مظلم ہوئے ایک خود حضرت ابراہیمؑ دوسرے اسحاقؑ تیسرے یعقوبؑ و چوتھے یوسفؑ اور حال اسمٰعیلؑ کا ہنوز مخفی رہا جنکے بارہ بیٹے تھے و ماخصوص اونہین سے قیدار والی مکہ و طیبہ والی مدینہ زیادہ معزز ہے اور ہر جند امت موسیٰ مین ہزار ہا نبی ہوئے پر سرداری موسیٰ و ہارون کی رہی پس یہ دو پاسی ہوئے اور تیسرے پہر والے زکریاؑ و یحییٰؑ و مریمؑ و مسیحؑ ہین جنہین چار اشخاص معزز مذکور ہے اونکو عدد عین کم و عنایت کی زیادتی والے عصر والے اسلامی ہوئے اور انکی تقدیم کی یہ صورت ہوئی کہ اہل اسلام کے مان شب مقدم ہے روز پر کہ اپنی عدم کو مقدم سمجھتے ہین اور شب بہ نسبت روز کے مشابہ بعدم ہے پس پانچ نمازین پانچ دوری والون کی ہمراہ اس طریق سے فرض ہوئین کہ اشراق کا وقت بعد طلوع صبح کے ہوتا ہے اور عصری لوگ کو مقدم ہو جانیکے سبب تقدیم لازم ہے اور عدم اپنی کا لحاظ اہل اسلام کو رہتا ہے اور شب بہ نسبت روز کے موقع عدم مین ہے اسی جگہ سے اہل اسلام کے مان شبانہ روز شروع ہوتا ہے غروب آفتاب سے تو بجائے اشراق کے جو بعد طلوع آفتاب کے ہوتا ہے تین رکعت تین دور والے اشراق والون کے بوقت مغرب ہوئی اور کین جو بمقابل طلوع کے ہے اور چاشت کی بمقابل عشا ہے جنہین چار اشخاص دورہ ابراہیمی کے چار رکعت عشا کی اور کین کو وقت عشا بمقابل چاشت ہے اور حضرت اسمٰعیلؑ کے بارہ بیٹے تھے اور آپ تیرہوین ہوئے اور حال آپ کا پوشیدہ رہا اور بارہ مین سے ایک قیدار والی مکہ اور طیبہ والے طیبہ مدینہ اونکا زیادہ خیال اور پچھلی رات مین حواس زیادہ غائب و پوشیدہ ہوتی ہین تو نیز رکعت وتر و تہجد سنون بعد عشا ہوئین اور وتر کی حسب آیت قوموا للہ قانتین کی زیادہ رعایت پس تین رکعت بنظر عبادت اسمٰعیل و قیدار و طیبہ کے رکھی گئین اور بقول شافعیہ بنظر زیادت خیال اسمٰعیلؑ کے ایک ہی رکعت کافی ہے اور دو بجاس والی نماز موسیٰ و ہارون کی بوقت فجر دو رکعت اور اشراق و چاشت بھی پہلے کا مسنون رکھا گیا اور دوپہر کے وقت نماز درست نہین تو دو رکعت فجر کی بڑی تاکید کی مسنون ہوئین اور ظہر کے واسطے بجای عبادت زکریاؑ و یحییٰؑ و مریمؑ و مسیحؑ کی چار رکعت متوسط ہوئین ہی عصر کی نماز وہ ایسی چاہئے کہ رکعت ہو نہ زیادہ اور اہل اسلام مین چار خلفا ہارڈ معزز ہین تو چار رکعت مقرر ہوئین واضح ہو کہ مسیحؑ کی فصل ۲۱ تین زیتون کے پہاڑ کا ذکر ہے جو یروشلم کے پاس ہے یہان سے مسیح علیہ السلام یروشلم کو کرہ حمار پر سوار ہو کر گئے جسکی نسبت سیلا کر کے تکیون مین یعقوبؑ نے پیشین گوئی کی ہو اور اسی پہاڑ پر حسب فصل ۲۴ متی کے اسلامی بادشاہت خدا کی پیشین گوئی کی اور جو یون نے بھی اعمال نامہ کی مطابق اسپر پیشین گوئی کی پس ہوسکتا ہے قرآن مجید مین زیتون کی قسم ہے یعنی ہوا تین کے پہاڑ کی قسم سے جسکا ذکر فصل ۵ متی مین گذر گیا کہ اسپر مسیح نے خلفا راہدین اور امامین کی پیشینگوئی کی ہے اور کوہ سینین کی بنظر اسلام کی پیشینگوئی کی قسم ہے جو موسیٰؑ کو خدا نے کی اور درس ۴۸ فصل ۱۲ مذکور کی مثل سے اشارہ عہد اسمٰعیلی و عہد اسحاقی کی طرف ہے کہ اسمٰعیل بڑی تھا اور اول مین اور اولاد اسمٰعیل بہت جاہل تھی پھر کیسے مشرف بہدایت ابدی ہوئی اور اسحاق کی اولاد پہلے مشرف بہدایت تھی پھر کیسے نبٹ جاہل ہوئے اور اسحاقؑ چھوٹے تھا اور درس ۳۴ سے شارہ نام مبارک احمدؐ کی طرف ہے جیسے فصل ۱۲ یوحنا کی مطابق کرہ خر پر مسیح سوار ہو کر توریت کے مجموعہ کے مصداق ہوئی اور درس ۴۸ فصل ۱۲ مذکور مین حضور احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشینگوئی کی گئی کہ جو محمود تسلیم کیا گیا اور سکے لئے آنیوالے پچھلے روز والے سے سزا ملیگی وہی اسکی مثل مین درس ۳۴ فصل ۱۲ متی مین فرماتے ہین کہ مالک ذی انگور کا باغ لگایا اور اوسکے چون چیچ کھود کے کولہو گاڑا اور برج بنایا اور باغبانون کو سونپا اور جب میوہ کا زمانہ قریب آیا اوسنے باغبانون پاس اپنے نوکر بھیجے تاکہ پھل لاوین پر باغبانون نے کسی کو پیٹا اور کسی کو مارڈالا پھر دوسرے نوکر پہلے نوکرون سے بڑا بھیجا اونکے ساتھ بھی باغبانون نے ویسا ہی کیا بالآخر اوسنے بیٹے کو بھیجا جو بیٹے ہونیکی صفت مہدیؑ کے خلیفہ ہونیسے انجام کار مسیح کو ہوگی اپنے اوسکے ساتھ بڑی سختی سے پیش آئے گا یا وہ سکو مارڈالا جب مالک آویگا تو اون باغبانون کے ساتھ کیا کریگا یہودی بولے کہ اون باغبانون کو مار یگا اور باغ دوسرون کو سونپ دیگا پس نوکرون سے مراد حضرات انبیای سابق ہین اور دوسرے نوکرون سے مراد دوسرے انبیا اور بیٹے سے بطور تشابہ مراد مسیح خلیفہ مہدیؑ اور مالک سے مراد حضور احمد سزاوار بندہ اور اس طرح سے فصل ۱۲ قرنتس و ۲۰ توقا کی مثل ہے جسکو تطبیق فصل ۱۲ یوحنا سے کرنا چاہئے اور اوسکے قریب تمثیل فصل ۲۲ متی کا حال نسبت بادشاہت خدا کی ہے اور حاصل اسکا یہ ہے کہ توریت مین قیامت کا ذکر اسقدر ہے کہ خدا نے فرمایا ای موسیٰ مین تیرا باپ دادا ابراہیمؑ و اسحٰقؑ و یعقوبؑ کا خدا ہون سابقاً معلوم ہوا کہ معتقدین سزای اعمال یا جسم کے متفقہ مین یا قیامت کے پس جبکہ روحمات ارواح بلا اجساد ہین تو معلوم ہوا کہ انہون نے جسم نہین لیا وہ جسم کہان اونکے بدلے جاتے پس بالضرور قیامت مین اجساد عظام انبیا متجسد ہون گے اور درس ۳۰ فصل ۲۲ کے اصل عبارت وہ ہے کہ درس ۴۴ فصل ۱۰ توقا مین ہے کہ اس جہان کے لوگ بیاہ کرتے اور بیاہے جاتے ہین ۳۵ لیکن جو لوگ اُس جہان اور قیامت کے شریک ہونے کی لائق ٹھہرتے ہین نہ بیاہ کرتے ہین نہ بیاہے جاتے ہین یعنی امت عیسوی مین پس اصل ترجمہ اصل عبارت درس ۳۰ فصل ۲۲ متی کی مطابق تو توقا کی یہ ہے کہ قیامت کے لوگ تا آخر جسکا ترجمہ قیامت مین لوگ کرکے کر دیا ہے نہ اوس مرد کو جو ایک عورت حسب فصل ۱۹ متی کے چھوڑے نہ اوس عورت کو جو اپنے شوہر سے جدا ہوئی ہے اور درس ۴۴ فصل ۲۴ متی مین حضرت مہدی و مسیح علیہما السلام کی نسبت پیشین گوئی ہے جو درس ۱۳ فصل اول نامہ عبرانیون کی پیشین گوئی سے واضح ہوگی پھر درس ۱۳ فصل ۳۴ متی مین خدا کی بادشاہت اسلامیہ کا ذکر ہے مطلب اوس سے یہ ہے کہ میری نافرمانی خدا کی بادشاہت مین نکو داخل ہونے نہ دیگی جب تک مسیح کے اوپر ایمان نہ لاوے اور اسکا اسلام ہی نہو گا جیسے آیت یاایھا الذین آمنوا آمنوا باللہ و رسولہ کی شان نزول سے ظاہر ہے **ارشاد یازدہم** پوشیدہ رہے کہ فصل ۲۴ متی کا مطلب اوس وقت تک ظاہر نہین ہوتا جب تک کہ کتاب دانیال کے صحیفہ کے مطلب سے

آسمانی پیدا نہوئی اور اوسکی بہتے تفصیل تغیر لکھی ہے کہ کتب مذکورہ مین رومیہ کی شرارت کے بعد اسلامی دولت خدا کی بادشاہت کا ذکر ہے اوس نبی اسمٰعیلی سے جو کافۃ للناس کا بعد گنندہ رومیہ ممالک مقدس سے ہون اور حسب درس ۱۳ و ۱۴ فصل ۷ دانیال کے دولت اسلامی کے آنیکے بعد مسیح کا بار دگر آنا ہوگا تو کوہ زیتون پر حواریون نے مسیح سے بار دگر آمد کی نسبت آپکی دریافت کیا تو مسیح نے پہلے قوم یہود کی بربادی قوم رومیہ سے بیان کی اور فرمایا کہ میرے نام سے جھوٹی مسیح ہی کھڑی ہون گے اور رومیہ سے یہود کی کمال تباہی کے بعد حسب درس ۱۴ فصل ۱۴ مذکور کے خدا کی بادشاہت اسلامیہ کی کافۃ للناس کے لئے شہادت و منادی عام ہوئی ہے اور بوسیلے ہی وقوع مین آیا اس مقام سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام شاہد ہی ہے اور درس ۱۵ سے تفصیل مابعد ارشاد کرتے ہین کہ مطابق کتاب دانیال کی سخت بیت مقدس کی بربادی ہوگی کہ اگر برگزیدہ یعنی اہل اسلام کا لحاظ نہوتا تو وہ دن نہ گھٹایا جاتے پر برگزیدہ کی خاطر وہ دن گھٹایا جاوین گے اور برگزیدہ کی زمانہ مین ہی ایک عوہ اپنا نشان بار دگر آنیکا فرماتے ہین جسمین دوسری مدعی مسیحیت کی شرکت نہو سکے کہ میرا آنا کیسا رگی بجلی کی چمک کی مانند ہوگا چنانچہ درس ۲۳ سے فرماتے ہین کہ تب (یعنی اہل اسلام کے زمانہ مین) اگر کوئی تمسے کہے کہ مسیح یہان ہی یا وہان ہی تو نا ماننا ۲۴ - کیونکہ جھوٹے مسیح و جھوٹے نبی اوٹھینگے (جیسے بعض اشخاص اس عرصہ شتہ ۱۴ ھ مین آپ کو وہ عیسیٰ جو ابن مریم مسیح ہی کہکے حدیث فواس بن سمعان مین مرفوعاً مروی ہین خیال کر رہے ہین اور اپنی کشف و کرامات ظاہر کر رہے ہین اور جھوٹی مہدی سودان مین ظاہر ہو کر پس مہدی موعود و مسیح کی آمد عنقریب ہے اور اون جھوٹی مہدی و مسیح کی نسبت ارشاد فرمایا ہے جیسے مسیح فرماتے ہین) اور ایسے بڑے نشان اور کرامتین دکہانینگے اگر ہو سکتا تو وہ برگزیدون کو بہی گمراہ کرتے ۲۵ - دیکھو تمہین آگے ہی کہہ چکا ۲۶ - پس اگر وہ تمہین کہین کہ دیکھو وہ بیابان (یعنی مثل سودان کی) ہے تو باہر نہ جانا یا کہ دیکھو وہ کوٹہری (یعنی گوشہ نشین قادیان ہی) تو نا مانو ۲۷ - کیونکہ جیسے بجلی پورب سے کوند کر پچھم تک جاتی ہے ویسا ہی ابن آدم (یعنی مسیح) کا آنا ہوگا (اور دوسری مسیحونکی اور اونکی پیروونکی نسبت ارشاد کرتے ہین) ۲۸ - کیونکہ جہان مردار ہو وہان گدہ جمع ہوتے ہین اور اسی آنیکا نشان فرماتے ہین ۲۹ - اون دنون کی مصیبت کے بعد (جو زمانہ رومیہ سے مذکور ہوئی یہ زمانہ اہل اسلام کے آخر مین) تر سورج اندہیرا ہو جاویگا اور چاند اپنی روشنی نہ دیگا یعنی زمانہ دجال مین ۳۰ - تب آسمان کے (یعنی اہل اسلام کے اولیا مثل صحابہ جو اصحابی کے نجوم کہکے ہین گر جائینگے اور آسمان کی قوتین ہل جائینگی (یعنی شاہان اسلام کمزور ہو جائینگے تب ابن آدم کا نشان آسمان پر ظاہر ہوگا اور اوسوقت زمین کے سارے گھرانے چھاتی پیٹینگے اور ابن آدم کو (یعنی مسیح کو) بڑی قدرت و جلال کے ساتھ آسمان کے بادلونکی ساتھ آتے دیکھینگے ۳۱ - اور وہ نرسنگے کے بڑی شور کے ساتھ اپنی فرشتون کو بہیجیگا اور وہ اوسکے برگزیدون کو چاروں طرف سے آسمان کی اس حد سے اوس حد تک جمع کرینگے پہر مسیح علیہ السلام اپنی اچانک تشریف آوری کی مثل فرماتے ہین کہ جیسے طوفان نوح اچانک آیا ویسے ہی اچانک آوینگا اور فرماتے ہین کہ جب تک ساری باتین میری فرمائی ہوئی پوری نہولے میرا آنا نہوگا اور سنہ ۱۳۰۰ ہجری مین سودان مین جو مہدیون کا ہونا اور قادیان مین مسیحیت موعود کا دعوی ہر روع ہونا تہا وہ ہو چکا اور دجال کی سواری یہی ممالک عرب وغیرہ مین ایران سے تاوسنت یعنی ریل کار ہی وہ پوری ہو جاوے اور بنی اصفر وم اٹلی کا تصرف ممالک مقدس پر اوس سے پہلے ہو جانا ضرور ہے کہ مہدی علیہ السلام کی آمد اور اونکے مقابلہ کو دجال اوٹھے اور اوسکے قتل کو مسیح آوین گے اوپر یاجوج و ماجوج کی عظیم جمعیت سے مقابلہ ہوگا اور وہ دونون قومین بد دعا مسیح و مہدی سے تباہ ہوگی اوسوقت دین اسلام جاری ہوگا اور فصل ۵ متی مین خدائی بادشاہت اسلامیہ کے زمانہ کا بار دگر آمد مسیح مین ذکر ہے اوپر سئل فرماتے ہین چنانچہ درس ۳ کی مطابق مسیح جلال کے ساتھ آوین گے اور اونہون کو بہیڑون یعنی معتقدین اور بائیں بکریان یعنی نامعتقدین ہون گے پس معتقدین کو خدا کی بادشاہت اسلامیہ مین داخل کرین گے جسکی طیاری دنیا کی بنیاد سے پہلے مقرر ہو چکی ہے اور نامعتقدین گے مین ہوگا تجھے بھوکہ روٹی دی اور پیاسا تہا مجھکو پانی پلایا بیمار تہا تجھنے میری عیادت کی وہ کہینگے کب تو ایسا تہا فرماوین گے کہ جو تمہین کے ساتہ جو تمنے ایسا کیا وہ میرے ہی ساتہ کیا یہ مقام فنا کا حال ہے جیسے قیامت مین روح اعظم تجلی ہو کر ایسا کہ حسب حدیث فرمایا گیا اس فصل کا مطالعہ کرنا چاہئے کہ مقرب مسیح آنیوالون مین ضرور ہے **ارشاد دوازدہم** فصل ۲۶ متی مین مسیح کی پیشینگوئی اپنی گرفتاری اور وفات کے بیان مین ہے اور درس ۲۸ مین روٹی کو بجای جسم اور پانی کو بجای خون فرمایا یہ کیا کہ پہلی مرتبہ بطور جسمانی مسیح کا آنا ہوا اور دولت اسلامی مین بطور روحانی آنا بار دگر ہوگا جسمین عہد جدید ہوا اور مسیح شراب معرفت سے بہرپور ہون گے اور درس ۳۲ مین مسیح کا مطلب اکٹھے ہونا ہر پیشگوئی کا حاصل مسیح پکڑے گئے اور یہوداہ مردود نے انکو پکڑوا دیا اور پطرس نے بہی تین بار مسیح کا انکار حسب پیشینگوئی مسیح کے کیا مگر پہر پچتایا یہ ۱ معنت طائفہ مین سے ہین اور یہوداہ کفنت طائفہ سے ہوا جسنے آپکو پہانسی دی **ارشاد سیزدہم** فصل ۲۷ متی مین مسیح کی وفات کا ذکر ہے۔ مخفی نہ رہے کہ کتاب زبور و اشعیا کی مطابق مسیح کی وفات فصل ۲۷ متی مین لکہی ہوا اور قرآن مجید مین وما جعلنا لبشر من قبلك الخلد وارد ہے یعنی ہمنے پہلے کسی مرد کو جینے خلد ہمیشگی بدون موت نہین کی اور قرآن شریف مین آیت فلما توفیتنی و انی متوفیك صاف بہلی حالت مسیح کی نسبت ہوا اور طلوین علی نے ابن عباس سے حسب معالم کہا ہے کہ مسیح کو موت آگئی تہی اور سورہ نسا مین مسیح کی قبر مین جانے اور زندہ ہونیکا اشارہ مطابق مزبور ۱۶ وغیرہ کے کیا جاویگا پس اس صورت مین اگر مضمون آیت وما قتلوہ وما صلبوہ لکن اوسکی مطابق تاویل کیا جاوے کہ قتل آلہ تیز سے ہوتا ہے اور سولی سے ایک صلیب ہوتا ہے دوسرا استخوان شکستہ ہوتا ہے اور صلبوہ مین مادہ صلب بالضم بمعنی سولی و صلب بالفتح اخراج استخوان مین مستعمل ہے اور یہان کو مطابق انجیل و زبور و شیعا کے صلبوا قرآن مین صلب بالفتح سے ماخوذ ہے اور قصہ مطلب بہ بلتبہ و معنی آیت سورہ نسا مین مذکور ہوگا اور سولی پر آدمی نہین ۲ جنیل روز تک نہین مرتا اور مسیح علیہ السلام عین جوانی مین مصلوب ہوئی جو صلب بالضم سے ماخوذ ہے اور وہ چور بہی آپکی ساتہ سولی دیگئی تہے تو مسیح نے آپ جان دیدی (دیکھو درس ۵

فصل ۲ متی کو اور دو چور دن کی پڑیاں تو ڑ کر نکالیں اور وہ سرے اور مسیح کو دیکھا کہ مردہ ہیں تو پہلو میں بھال ماری اور خون نکلا تو صاف کر دئے گئے اور نکلنے استخوان شکستہ کی سایہ قو مصلوب ماخوذ بالفتح سے مطابق کتب مذکورہ کے ہوئی کہ کبھی زد معنی کو استعمال کرتے ہیں کہ اوس سے نفی دوسری معنی کی نکلتی ہے تو منافات نہیں ہوئی جیسے آیت انا علینا للھدی میں ہدایت سے مراد راہ ۃ الطریق ہے اور دوسری آیت ان اللہ لا یھدی القوم الظالمین میں ہدایت سے مراد ایصال ہے پس باہم کر منافات نہیں **ارشاد چہارم** سبت کی تحقیق میں کہ وہ عبارت روز جمعہ سے ہی واضح ہو کہ مسیح کو جمعہ روز صلیب پر کھینچا تہا اور اسکے دوسرے روز حسب ورس ۱۲ فصل ۹ لوقا وغیرہ کے سبت تہا کہ شب سبت و شب شنبہ و شب اتوار قبر میں رہے اور آخر شب اتوار قبر سے نکلے پس اس حساب سے روز سبت روز جمعہ ہوا اور اس وجہ سے وہ عید المومنین ہے کہ ہزار ہفتم آدم میں جنعور صلے اللہ علیہ وسلم ہوئے اور گویہ ذکر کتاب متی میں نہیں بلکہ ذکر میں ہے اور کتاب متی گویا مقدمہ ہے نظر بر آن متی کی کتاب کے ارشادوں میں ہمنے لکھا **باب دوم مرقس کی انجیل کی پیشینگوئی میں** یہ دوسری اس مجموعہ میں انجیل ہے اور غالبًا یہ کتاب پطرس حواری کی ہے جیسے بعض کا قول ہے جسکے نام کی مطابق اوس بہتر پر مسیح کے دین کا دار مدار ہے اور اوسمیں اکثر اصل اصل مضمون ارشاد مسیح کی تائید حاشیہ کے ہے اور عمدہ ہے کہ پطرس کے کوئی ناموں کے سوا انجیل معتبر نہو اور حاشیہ کے سوا متی کی انجیل میں بھی دوسری مضمون کتاب مرقس کے غیر اقل قلیل ہیں جیسے دونوں کتابوں کو دیکھنے سے ظاہر ہے اور یحیی حسب ورس اول فصل ۴ ہلاکی کے اسلام کی راہ کو درست کرنے مسیح کے روبرو آئی تہے اور خداوند حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت پیشینگوئی مقرر ہوئی تہے جو بہت مقدس میں ناگہان تشریف لاوین چنانچہ یحیی کا پیشینگو ہونا بیابان یہود یہ میں دولت اسلامی کے لئے مطابق فصل ۴ عیشیا کے مقرر ہوا تہا تو یحیی نے گناہوں کی معافی کے لئے توبہ کی بہتیری کی منادی کی جس سے مراد توبہ کی منادی بادشاہت خدا کے لئے حسب ورس دوم فصل سوم متی کے ہے اور ورس ۱۵ فصل اول مرقس میں مسیح کا مقولہ بادشاہت خدا کو لکھ کر نزدیک ہی وہ اسلام کی پیشینگوئی خاص ہے اور فصل ۴ مرقس میں وہ تمثیلیں بابت بادشاہت اسلامی کی مذکور ہیں جو فصل ۱۳ متی میں ہیں اور بعضی اور بھی مذکور ہیں اور فصل ۲ میں سبت کی تعظیم بنظر عظمت نبی سبتی علیہ السلام کے ظاہر ہے اور ورس ۱۰ باب نہم میں بادشاہت آسمانی اسلامی کا ذکر ہے اور ورس ۱۴ و ۱۵ و ۲۳ و ۲۵ فصل ہم میں ملکوت آسمانی کا ترجمہ بادشاہت خدا سے غلط معلوم ہوتا ہے البتہ ورس ۳۰ و ۳۱ فصل ۱۰ میں حیات ابدی کا حاصل کرنا اور پچھلوں کا پہلا ہو جانا خاص زبان اہل اسلام سے متعلق ہے جیسے فصل ۱۹ و ۲۰ متی میں اوسکی تقریر گذر گئی ورس نہم فصل ۱۲ میں وہی انگور کے باغ کی تمثیل کی طرف اشارہ جو فصل ۲۱ متی سے گذر گئی اور وہ نسبت حضرت احمد صلی اللہ علیہ وسلم کی مطابق ورس ۲۸ فصل ۱۲ یوحنا انجیل جو بیان ہوگی اشارہ ہی ۱۰ فصل ۱۳ کا مطلب مطابق فصل ۲۴ متی کے ہونا مناسب ہی خلاصہ اوسکا مطابق فصل ۲۴ متی کے یہ ہی کہ مسیح نے بیت المقدس کی بربادی کی خبر دی اور مسیح کا تشریف لانا بیت مقدس کی بربادی پر جو رد عمدہ سے عنقریب زمانہ میں ہونیوالی ہے موقوف ہی لیکن حواری مسیح کی نسبت پہلی بار بربادی میں بار گرانا بھیجے تو دریافت کیا مسیح سے فرداً فرداً کہ اس وقت کی بربادی کے بعد میرا آنا ہو گا لیکن اسکے بعد ضرور ہے کہ نبی کا قتہ للناس پر حکم خدا سے منادی ہو یعنی دولت اسلامیہ آوی جیسے ورس ۱۴ فصل ۲۴ متی سے ظاہر ہے پھر فرماتے ہیں کہ پہلے تمہاری اوپر نکالین گذرین گی اور تم نزول روح قدس سے باہمین کر دگے پھر بہت مقدس اجڑے گی اور سخت تکالیف کے بعد برگزیدون کے لئے دن گہٹا ئے جائیں گے یعنی زمانہ اسلام میں برباد کرنیوالے بیت مقدس برباد کئے جاوینگے اور آخر زمانہ اسلام میں بالکل پیشینگوئی کہ مدعی کھڑے ہون اور ایسے زور کرین کہ اہل سلام کو بہکالین پر وہ درد ہونگے تو عنقریب اوسوقت میں مسیح کا آنا ہوگا کیا نہو اور سورج روشنی نہ دیگا اور آسمانی قوتین اسلامیہ ہلائی جاوینگی اوسوقت میرا آنا ہوگا اور ورس ۳۲ سے ۳۴ فصل ۲۴ کا روٹی و بدن اور پیالہ و خون سے مسیح کا مطلب فصل ۲۴ متی کی تفسیر میں گذر گیا اور ورس ۱۶ فصل ۱۲ میں حکم کرنیوالے سے مقصود حضور احمد علیہ الصلوۃ والسلام ہیں جیسے ۱۲ یوحنا انجیل سے ظاہر ہوگا اور ورس ۱۷ میں فاقلیط کے نزول کے سبب حواریون کے اعجاز کا ذکر ہے جو بلا واسطہ مسیح پر ایمان لاکر ہر مسیح پر ہمارا ہی ایمان ہے اور جسے وہ فعل صادر نہیں ہوتے جو جائیگا نصاری سے **باب سوم انجیل لوقا کی پیشینگوئی** میں متضمن ہی سات ہدایت پر **ہدایت اول** واضح ہو کہ یہ کتاب ۵۴ مسیح میں غالبًا لکھی گئی ہے اور لوقا صاحب نامہ پطرس کے فرزند پطرس میں پس غالبًا انہوں نے مسیح کو دیکھا ہو ورنہ وہ تالبی میں اسمیں سوائے دیباچہ کے اکثر انجیل متی کے مضمون سے موافق ہے اور ورس ۲۰ و ۲۱ فصل ۷ میں جو خدا کی بادشاہت کو زمانہ مسیح حواریون کی نسبت لکھی ہی وہ کسی ناداں کا تصرف خلاف اوسکی تقریر ہے فصل آخر اس کتاب فصل اول کتاب اعمال کی ہے جو انہوں نے لکھی ہی اور سوائے نسب نامہ کے دیباچہ بہت کچھ سورۂ مریم کی موافق جسمیں بعض مضمون انجیل کو درج کر کے اپنی سنائے ہی بعض مضمون لکھے ہیں اور یوسف نجار کا سلسلہ نانان بن داؤد سے جو لکھا ہی محض خیالی ہے جو خود ہی ظنی کہتے ہیں اور چونکہ کتاب متی کی پیشین گوئیں ہم قصیل سے لکھ آئے ہیں نظر بر آن اوسکی پیشین گوئیوں کی طرف اشارہ ہم کرتے ہیں **ہدایت دوم** واضح ہو کہ ورس ۱۶ فصل اول تا ۸۰ فصل خدا وند خدا کی طرف یحیی کے پہرے سے پہوکو زکریا کا مطلب جو فریق ابیا سے تہا خاص جناب مروح کائنات علیہ الصلوۃ والسلام کی طرف پیشینگوئی ہے اور حسب ورس ۵۴ و ۶۱ فصل ۳ تک فصل ہم شیا کی موافق یحیی علیہ السلام پیشین گو دولت اسلامیہ کے مقرر ہوئی تہے **ہدایت سوم** ممنوع ہے کہ حضرت قدوس کی وحی جیسے فصل دوم سموئیل اول میں اسلام کی نسبت پیشین گوئی ہو ویسے مریم پار سائے اسلام کے زمانہ کی نسبت ورس ۵۰ سے باب اول لوقا کی مطابق پیشین گوئی کی ہے گو خدا کا حکم اونپر جو اوس سے ڈرتے ہیں پشت در پشت ہے ۵۱- اوسنے اپنے بازو کا زور دکھلایا اور اونکو جو اپنے دل کے خیال میں اپنی تئیں بڑا سمجھتے ہیں یعنی اسرائیلی پریشان کیا ۵۲- قدرت والون کو تخت سے

گراد یا یعنی بنی اسرائیل کو اور پست حالوں کو بلند کیا یعنی اسماعیلیوں کو ۵۳ - اور سنی ہوکوں کو اچھی چیزوں سے آسودہ کیا اور دولتمندوں کو خالی ہاتھ بھیجا ہوکوں سے اسماعیلی و دولتمندوں سے اسرائیلی مراد ہیں **ہدایت چہارم** مخفی نہ رہے فصل ۶ لوقا میں سبت کی تنظیم بنظر ہزار ہفتم اہل اسلام کے مذکور ہے پر فصل مذا کے درس ۲۰ و ۲۱ میں حصن غلطی ہے جو خدا کی بادشاہت کو منسوب بحوارئین کہنے کو دیا ہے جیسے فصل نجم متی سے واضح ہے اور درس ۴۱ فصل ۱۱ لوقا کی یہی مخالف ہے جو اوسمیں دعا مانگنا لکھا ہے کہ ای خدا تیری بادشاہت آوے درینہ تحصیل حاصل لازم آوی جبکہ خدا کی بادشاہت زمانہ مسیح ہوا درد رس ۱۱ فصل ۱۲ مین نزول روح قدس کی طرف اشارہ ہے جبکہ مفصل فصل ۱۴ و ۱۵ و ۱۶ یوحن انجیل مین کیا ہے **ہدایت پنجم** درس ۳۱ فصل ۱۲ لوقا مین تلاش حکومت آسمانی سے نزول روح قدس مراد ہے جسکو خدا کی بادشاہت سے غلط طور پر ترجمہ کرنا دریافت ہوتا ہے جو حواریون کو ملے جیسے درس ۳۲ سے ظاہر ہے پروہان پر بھی بادشاہت خدا سے ترجمہ غلط معلوم ہوتا ہے اور تمثیلین اسکی بعد اوسی طور سے ہین جو کتاب متی سے جنے لکھین علی ہذا فصل ۱۳ لوقا کی تمثیلون کا حال ہے -

ہدایت ششم درس ۱۶ فصل ۱۶ لوقا مین ہے کہ شریعت موسوی و انبیا یوحن تک تھی تب سے ملکوت آسمانی کی خوشخبری دیجاتی ہے اور ہر ایک زور مارکے اوسمین داخل ہوتا ہے علی ہذا درس ۲۰ فصل ۱۷ این ہے کہ جب فریشیون نے مسیح سے بابت ملکوت آسمانی کی دریافت کیا کب آویگی مسیح نے جواب دیا ملکوت آسمانی نمود کے ساتھ نہین آنیوالے اور یہ نہ کہین گے کہ دیکھو یہان یا دیکھو وہان ہے کیونکہ ملکوت آسمانی تمہارے درمیان ہے یہ زمانہ مسیح و حوارئین سے مراد ہے پر بجای ملکوت آسمانی کے ترجمہ بادشاہت خدا سے کرنا محض غلط ہے اور اوسمین شک نہین کہ سوا ہی بادشاہت خدا کے مسیح کا زمانہ ملکوت آسمانی کا تھا اور مطلب درس ۱۶ و ۱۷ فصل ۱۸ کا صاف ظاہر ہے ملکوت آسمانی زمانہ مسیح مین جو بطور غلبہ آنے نہ تھا و اوسمین اطفال داخل ہوگا اور بادشاہت اسلامیہ کا آنا بڑی شوکت سے ہوا ہے اور مطلب تمثیل درس ۱۷ فصل ۲۰ کا ظاہر ہے کہ مسیح کے بعد احمد خاوند یار یار تشریف لاوے اور مطابق مژدہ ۱۴ فصل ۱۲ یوحن انجیل کی جنہون نے مسیح کو نہ مانا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو سزا دی چنانچہ اہل قری حوالی مدینہ کے یہودیون کو سوا اسکے مقصدہ کے تباہ کیا **ہدایت ہفتم** واضح ہو کہ لوقا کی فصل ۱۶ مین مطابق فصل ۲۴ متی اور ۱۳ مرقس کے بطور اختصار بیت مقدس کی بربادی کا بیان ہے پردہ آخر وقت حسب درس نہم فصل مذکور کے نہین اور دیرانی سے پہلے حوارئیون پر تکلیف کا بیان ہے اور درس ۲۴ مین رومیہ سے یہود کی تباہی اور تمامی کا ذکر ہے جو اہل اسلام ہی ہوئے اور درس ۲۵ مین اوس بڑے واقعہ کا بیان ہے جو عنقریب رجال و غیر قومون سے ممالک مقدس پر ہونیوالا ہے حسین حسب درس ۲۶ کے آسمان کی قوتین اسلامیہ ہلائی جاوینگی اوسوقت حسب درس ۲ کے مسیح کی آمد اہل اسلام کی مدد کے لئے مقرر ہے اور درس ۲۸ مین ہے کہ جب یہ چیزین یعنی سورج و چاند کا تاریک ہونا و پکہوا اپنا چھٹکارا نزدیک سمجھو یعنی مسیح کی آمد بارگرے اور پھر مثل انجیر و درختون کی فرمائی کہ جب کونپل پھوٹے تو جانو گرمی نزدیک ہے سو اسی طرح سے جب ان چیزون کو دیکھو یعنی سورج و چاند کے نشان تو متی و لوقا کی کتاب کی مطابق مسیح سے بادشاہت اسرائیلی نزدیک ہی جسکو خدا کی بادشاہت کہکے ترجمہ کیا ہی اور شمعون نامی حواری کے زندہ رہنے کی بابت خبر دی اسید کرکہ پھر جی اوٹھے ہین اور درس ۲۷ سے فصل ۲۲ مین مسیح نے فرمایا کہ پھر فسخ کبھو نہ کھاؤنگا جب تک خدا کی بادشاہت مین پورا نہو اور پانی کو فرمایا کہ آپس مین بانٹ لو کہ انگور کا رس پھر پیوگا جب تک خدا کی بادشاہت آوے کہ خدا کی بادشاہت اسلامیہ مین شراب طہور عشق حضرت احمدؐ سے سرشار ہون گے اور مثل بدن و لہو کا حال فصل ۲۴ متی مین گذر گیا **باب چہارم** انجیل یوحن کی پیشین گوئی مین مشق ہے سات سو فت پر **معرفت اول** واضح ہو کہ جناب یوحن حواری ہین جو سورۂ یٰسٓ مین رسول کرکے ہین یعنی عیسی کے رسول اونکی ایک یہ کتاب انجیل و تین نامہ و پانچوین کتاب اکثر حالات اہل اسلام مین کتاب مکاشفات ہی اور جنمے مقدمات سابقہ مین بیان کیا ہی کہ روح اعظم منجلی ہی ستر ہزار وجہ سے اور ہر وجہ کا بروز بصورت حضرت محمدؐ ہر کرۂ عظیم مین ہی اور ہر وجہ ستر ہزار لسان سے تجلی ہے کہ وہ کروبیہ مین عالم ارواح مین اور اس عالم شہادت مین وہ مقدسین اہل اسلام ہین اور ہر لسان ستر ہزار لغات سے متحلی ہے پس لغات سوا اوسکے کلمات ہوی کہ درحقیقت تمثل لغت بصورت کلمات ہوا در لغات وہ تمثل لسان کی ہین اور لسانین درحقیقت تمثل وجہ اور وجہ درحقیقت تمثل روح اعظم ہے پس اس اتحاد کی بنا پر فصل اول یوحن کا دارمدار ہے کہ ابتدا مین کلام تھا اور کلام خدا کے ساتھ تھا و درحقیقت دراصل خدا ہی تھا اور سب چیزین اوس کلام سے پیدا ہوئین اور وہی تمثل بشکل مسیح ہوا جو نور تھا جیسے دوسری کلمات کی صورت سے اور فی الحقیقت گو یحیی نور تھے لیکن مثل مسیح کی وہ نور نہ تھے بلکہ اونکی پیشین گوئی تھی پس اس مقام سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت بنظر اسکے کہ مسیح آپکی پیشین گوئی تھے جنسے بڑھکر کروبیہ ہین اونکو بھی حسب فصل ۱۲ نامہ عبرانیان و مزبور ۸ کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر اختیار نہا کیونکہ رتبہ اونکا بعد ہی **معرفت دوم** واضح رہے کہ درس ۱۹ فصل ۱۸ اسفر مشنی مین جو نبی حکومت والا کا ذکر ہے اوسکو خود مسیح نے درس ۸ فصل ۱۲ یوحن انجیل مین بحق حضرت احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام خاص کیا ہی اور خود سے درس مذکور فصل مسطور کے مضمون کی نفی کی جس سے تصدیق تورات ظاہر ہوئی کیونکہ آپ جانتے تھے کہ وہ بنی بارہ قومون اسرائیل کے بھائیون سے ہوگی نہ اونکی اولاد مین سے اور سزا دہندہ ہونگی نہ کمزور پس یہ اون نبی اعظم کی خبر ہے جنکی آمد کو فصل ۳ کتاب اعمال مین تشریف آوری و بار دگر تشریف آوری مسیح مین حصر کیا ہی اور درس ۱۴ فصل ۷ نامہ عبرانیون مین لکھا ہی کہ مسیح قوم یہود سے نکلے کہ یوسف پدر فرضی آپ کے نسل یہود سے تھا اور اوس قوم کی نبوت کی نسبت موسیٰ نے کچھ خبر نہین دی اور حاشیہ پر اوس نبی صاحب فصل ۱۸ اسفر مشنی کی نسبت فصل ۳ ملاکی مین نصاری اشارہ کرتے ہین جنسے یہود کی

است مقتصدہ کو خوشخبری تھی بخلاف مسیح کے زمانہ کے کہ یہود نے کئی وہ سو برس سے نہ تو کوئی نبی موصوف کی خبر دیسے اونکی پیشین گوئی یحییٰ کی خبر یعنی الیاس گزرے ہی پس مجموعہ عہد عتیق میں آخر کار تین پیغمبروں کی خبر موجود ہے البتہ موسیٰ نے فصل ۱۸ استثنا میں بخصوصہ مسیح کی نبوت کی خبر نہیں دی گو اس خبر صلی اللہ علیہ وسلم میں بلسان اشارہ مسیح نے ثابت کی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جو فرماوینگے اوسمیں سے مسیح کی تصدیق ہی ہوگی کہ اوسکو نہ ماننے سے یہود تباہ ہونگے چنانچہ ایسے ہی ہوا پس فصل استثنا کی پیشین گوئی بنی اسرائیل کے بھائیوں یعنی اسماعیلیو میں نبوت کی بابت صاف صاف حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے جو بارہ قوموں اسرائیل کے برادروں یعنی اسماعیلیوں میں پیدا ہوی بخلاف مسیح کے کہ اونکی اولاد میں کرکے نہیں وجہیکہ ان میں انبیا کی خبر عہد عتیق کتاب میں ہے تو یہود نے یحییٰ سے حسب فصل اول یوحن سوال کیا کہ آیا تو الیاس ہی یعنی بعینہ بالطور جسم کے انہوں نے الیاس ہونے سے طریق نہ کورسے انکار کیا اور پھر دریافت کیا کہ آیا تو مسیح ہے انہوں نے اس سے بھی انکار کیا پھر دریافت کیا کہ آیا تو وہ نبی معظم ہے فرمایا کہ نہیں پھر دوسرا بار بھی سوال کیا پس یحییٰ نے فرمایا کہ میں پکارنیوالی آواز حسب فصل ۴۰ یشعیا کے صحرا میں ہوں کہ راہ کو درست کرو اور مسیح علیہ السلام کو بھی پہلے او بکا آنیسے خبردار کیا کیونکہ روبرو اونکی یحییٰ کا آنا درس اول فصل ۳ ملاکی میں لکھا ہی اور جبکہ یحییٰ نے کہا کہ جنکی نسبت میں کہتا تھا کہ میرے بعد آنیوالا ہے وہ یہ ہی مسیح ہے یہ بات بہت معقول ہے اور بعد کے لفظ کی تحقیق آیت و اتخذ قوم موسیٰ من بعدہ سے پہلے ہمنے بیان کی اور درس ۱۷ فصل ۹ یوحن انجیل کی مطابق مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نسبت بعض کے خیال سے شہرت ہوی کہ نبی اعظم ہیں اور یحییٰ گرفتار اس وجہ سے توقف فرمایا حسب درس ۲۵ فصل ۳ یوحن یحییٰ تک مقدسوں کو شبہ ہوا اس بنا پر مسیح نے اپنا وصاف ظاہر کئے تا مبادا میرے سبب کوئی ٹھوکر کھاوی کہ میرے اوپر نبی اعظم کی نشانی سمجھکر باعث خرابی ہو اس سبب سے حسب درس ۱۵ فصل ۹ یوحن کے پیادہ پر چلے گئے **معرفت سوم** مخفی نرہے کہ درس ۳ فصل ۴ یوحن میں ہے کہ جو پیدا ہوا وہ دو مرتبہ یعنی ایک پیدائش اصلی دوسری فنا ہوکر مثل اولیا امت اسلام جانا کہ وہ پہونچے وہ دولت آسمانی میں نہیں پہونچیگا پس تثلیث مجہول وغیرہ کے معتقد نصاریٰ ان مضمون سے کیا واقف ہو سکتے ہیں پس وہ کیسے آسمانی بادشاہت اسلامیہ کو جانیں یہ مقام مثل فصل ۳ متی کے ہے جہاں توریت کو تسلیم کیا ہی اور خدا کی بادشاہت اسلامیہ کی بنی اسرائیل کو تعلیم ہے **معرفت چہارم** واضح ہو کہ درس ۱۰ فصل ۴ یوحن و درس ۸ فصل ۱۲ یوحن کی پیشین گوئی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت احمد کے تام کے سایہ جیسے مفصل ہو کہ احمد کا ترجمہ حکومت کنندہ تر فصل ۱۸ استثنا ثنی و درس ۸ فصل ۱۲ یوحن انجیل میں حسب لغت مثل فارقلیس ہی جیسے روح قدس کے نزول کی بابت فارقلیت کرکے حواریون پر ہے جو فصل ۱۴ و ۱۵ و ۱۶ یوحن انجیل میں ہے اور تحقیق لفظ فارقلیت میں باہم اہل اسلام اور نصاریٰ میں جو انجیل یوحن میں ہی نزاع ہے اور حق یہ ہی کہ یا حسنین اہل اسلام نے انجیل کو غور سے نہیں دیکھا کہ جس مقام پر ذکر حضرت احمد ہی او سلو کبھی خیال ہی نہیں کیا اسوجہ سے ناحق فارقلیت کے لفظ پر زور ڈالتے ہیں جیسے عامہ نصاریٰ نے درس ۴ فصل ۱۲ یوحن انجیل کو غور نہیں کیا گو اہل ڈنس اس امر کو پرکھ گئے جو فصل ۱۸ استثنا کا نشان لکھا بات وہ کرنی چاہئے کہ قائل کو جای انحراف نرہے تو مناسب ہی کہ سورۂ صف کو غور کرنا چاہئے کہ سورۂ صف کی مطابق ذکر حضرت احمد صلی اللہ علیہ وسلم حکومت کنندہ انجیل کے اوس مقام پر حسب آیت اذ قال عیسیٰ ابن مریم یٰبنی اسرائیل کے ہونا چاہئے جہاں پر بنی اسرائیل کے بچے بچے کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا علم مثل نبیا تھا اور وہاں پر حسب آیت انی رسول اللہ الیکم کے مسیح کی رسالت کی تقریر ہو اور نیز وہاں پر مسیح کو تصدیق توریت ہی حسب آیت مصدقا لما بین یدی من التورات کی نسبت حضرت احمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ظاہر ہو اور حسب آیت مبشرا برسول یاتی من بعدی کی بعدیت خالص ہو وہاں پر اسم احمد کے حسب آیت اسمہ احمد کی تصریح اور فارقلیت کی تحقیق جسکا حال حواریون تک معلوم نتھا اور کچھ آپڑا نتھا اور کچھ باقی تھا وہاں ہونی مناسب ہی جہاں باعتبار عام معنی فارقلیت کے خاص حواریون کو حسب سورۂ صف کی تائید ہو جیسے دوسری مقام پر سورۂ صف میں فرماتا ہی یاایھا الذین امنوا کونوا انصار اللہ کما قال عیسیٰ بن مریم للحواریین من انصاری الی اللہ قال الحواریون نحن انصار اللہ فامنت طائفۃ من بنی اسرائیل وکفرت طائفۃ فایدنا الذین اٰمنوا علی عدوھم فاصبحوا ظاھرین یعنی اے مسلمانو تم ہو جاؤ مددگار رسول خدا کے جیسے عیسیٰ بن مریم نے کہا اپنے حواریون کو کون ہے میرا مددگار خدا کی طرف حواریون نے کہا ہم مددگار مسیح اللہ ہین پس عیسیٰ کا قصہ واقع ہوا اور حواریون پر روح قدس نازل ہوا پس ایمان لایا ایک طائفہ بنی اسرائیل کا کہ پطرس وغیرہ ہین اور کفر کیا دوسری طائفہ نے جو یہود اا سکریوطی کے ساتھ تھا پس ہم نے روح قدس سے اوس طائفہ کی جو ایمان لائی اونکے دشمنون پر پس ہوگئی اونکی اوپر وہ غالب تو قصہ فارقلیت کو موقف پنجم مین اور حضرت احمد صلعم کے ذکر خیر کو معرفت ششم میں ہم ذکر کرینگے ہین **معرفت پنجم** ابتدا روح قدس کے قصہ کے نزول کی یون ہی کہ حسب درس ۲۱ فصل ۲۰ یوحن کے مسیح نے کہا کہ جو میرپر ایمان لاتا ہی اوسکے بدن سے جیتے پانی کی نہریں جاری ہونگی (جیسے درس ۲۸ فصل ۳ یرمیاہ سے اشارہ ہی) ۳۹ مسیح نے یہ بات روح کی بابت کہی جو اوسکے ایمان دار پانے والے تھے کیونکہ روح قدس ابتک اوپر نہ اترا تھا کہ ہنوز یسوع اپنی جلال کو نہ پہونچا تھا پس اوسکے بعد حسب فصل ۲ ہم متی فرزہ کی حواریون کو مسیح نے روح قدس کا اثر بخشا جس سے وہ بہوت نکالنے لگے اور خدا کی بادشاہت اسلامیہ کی پیشین گوئی ہوگئی کہ جیتے پانی کی نہریں اونسے جاری ہوئین کہ درخت حیات حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پیشین گو ہوے اور اس اثر کے بعد حسب فصل ۱۳ یوحن کے حواریون کی طرف مسیح متوجہ ہوے اور کہا کہ ایک تم میں سے مجھکو پکڑوا دیگا اور کون میرا ساتھی ہے پس پطرس نے کہا کہ میں ساتھی ہون اور یہوداہ کو

ہمیشہ تک حسب درس ۲۹ فصل ۱۳ یوحن کے مسیح کو نوالہ دیا جو اوسکے کفر کا نشان تہا پس حسب درس ۳۱ فصل مذکور کے مسیح نے کہا کہ میں جلال کو پہونچا پس جبکہ مسیح جلال کو پہونچے جیسے درس ۱۳ فصل ۱۴ یوحن میں ہے تو روح قدس کے نزول کی حسب درس ۱۶ فصل ۱۴ مذکور کے اون چیزون پر خبر دی جو علی وجہ الکمال ہو کہ حق تہمین میرے سوا دوسرا تسلی دہندہ ایسا بخشیگا کہ ہمیشہ تمہارے ساتہ رہے اوسے دنیا نہیں جانتی اور تم جانتے ہو کہ وہ تمہارے ساتہ رہتا ہے انتہی اور اوپر مسیح کو پہنچنے کا اختیار تہا یعنی روح قدس کو خدا نے سنکر تمہین خبر دی بخلاف حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے کہ حسب مزبور کے بقول پولوس کے جو درس ۶ فصل ۲ نامہ عبرانیون سے فرماتے ہین انسان یعنی داؤد کو وہ ابن آدم یعنی مسیح کو کیا مسیح سے بڑکر ملائکہ عالیہ کا حصہ پر اختیار نہ تہا اور نہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اونکے پاس کچہ آئی تہے اور کچہ آتا باقی رہا تہا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو پہونچا جانتا تہا بخلاف نزول روح قدس کے حواریون پر کہ اوس سے بہت ہی کم واقف تہے یہانتک کہ اوائل مین حواری تک بہی واقف نہ ہوئے جیسے فصل ۷ یوحن سے گذر گیا پر اونپر بعد کو اثر ہو گیا تہا اور اوسے حسب درس ۲۳ فصل ۲ دکتاب اعمال کے یہود کو گناہ سے لزام دیا اور راستے سے روح نے حسب درس ۸ فصل مذکور کے تعلیم کی اور کچہ حکومت عدالت مین شرط نہین جیسے قرآن شریف مین اہل ایمان قوم یہود کی نسبت وبعد لعدلون وارد ہے بلکہ حکومت نہ تہی پس روح نے حسب درس ۲۸ فصل ۲ کتاب اعمال کے عدالت سے تعلیم کی اور مسیح کی بہت کچہ تعظیم بیان کی پس جو کچہ فصل ۱۴ و ۱۵ و ۱۶ یوحن مین ہے وہ بہی روح سب ثابت ہوا اور آیندہ کے کیسے کیسے روح قدس نے دیئے ایک اونہین سے کتاب مکاشفات یوحن ہے جسمین حضور صلی اللہ علیہ وسلم و خلفاء اربعہ و سات چراغ یسار و جزیرہ پطمس نصاری جو اسلام لاے اور ہزار سال مین جو بیس سلطنتین اسلام مین ہونا اور قرآن مجید کا تاسا اس زمان شوکت یاجوج و ماجوج و دابۃ الارض و ماجوج کا ذکر مفصل ہے پس حق یہ ہو کہ فارقلیت کے نزول سے مراد بیشک نزول روح قدس ہے جسکو اہل اسلام نزاع نصاری مین نہین سمجہتے اور ہمکو انصاف نظر کہنی مقصود ہے برابہلا کسی کے کہنے پر ہمکو نظر نہین اس مقام سے نصاری ایسے نا واقف بحث کرنیوالون کو اپنی دل مین بہت حقیر اور اپنی مجلسون مین بہت بات اس مقدمہ مین جلتے ہین جیسے اہل اسلام کے نزدیک بلکہ نفس الامر مین نصاری مقدمات اسلامیہ نہین سمجہے اور مسلمان کے نزدیک بہت کچہ ناواقف و بیک مین

معرفت ششم عظیم الشان رفیع المنزلت سورہ صف کے اوائل کی بابت مین جو فرمایا ہے اذ قال عیسی ابن مریم یبنی اسرایل انی رسول اللہ الیکم مصدقا لما بین یدی من التورٰیۃ ومبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد[1] یا ذکر مخاطب جبکہ عیسیٰ بن مریم نے مجمع یہود مین حسب فصل ۱۲ یوحن کے کہا اے بنی اسرئیل مین تمہاری طرف رسول خدا ہون تصدیق کرنیوالا توریت کو بالخصوص فصل ۱۸ سفر مثنی کو کہ وہ میرے حق مین ہے نہین بلکہ اوس رسول کے حق مین ہے جسکی مین بشارت دیتا ہون کہ آوے میرے بعد نام اوسکا احمد ہو یعنی حکم کنندہ مثل موسیٰ اور قاموس مین حمد کے معنی شکر و ثنا و جزا و قضاء حق کے لکہے ہین اور جزا بمعنی سزا کے بہی آتا ہے جیسے آیہ جزاوہ وفاقا سے ظاہر ہے اور یہ ساری باتین فصل ۱۲ یوحن کی انجیل مین موجود ہین چنانچہ فصل مذکور مین فریسون وغیرہ یہود عار کو تعلیم ہے اور درس ۴۴ فصل مذکور مین رسالت کا ذکر ہے کہ یسوع نے پکار کر کہا کہ جو مجہپر ایمان لاتا ہے مجہپر نہین بلکہ اوسپر جسنے مجہے بہیجا ہے ایمان لاتا ہے ۴۵ وہ جو مجہے دیکہتا ہے میرے بہیجنے والے کو دیکہتا ہے ۴۶ مین جہان مین نور کے آیا ہون (جیسے درس ۹ فصل ۴۲ شعیا مین ہے کہ غیر قومون کے لئے نور ہوگا اور ایسے ہی درس ۲۱ فصل ۱۲ متی مین ہے) تا جو کوئی مجہپر ایمان لاوے اندہیری مین نہ رہے (اور اپنی تصدیق تورات رسالت پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو گواہ کرتے ہین کہ درس ۱۸ و ۱۹ فصل ۱۸ سفر مثنی مین جو لکہا ہے کہ وہ نبی جو برادران اسرائیل اسرائیل کو فرماوی اوسکی سب سنیو اور ارشاد حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے مسیح کی نسبت رسالت ثابت ہوگی بیانہ ان فرماتے ہین) ۴۷ - اگر کوئی شخص میری باتون کو سنے اور ایمان نہ لاوے تو اوسپر میں حکم کرنیوالا نہین (جو درس مذکورہ مین فصل ۱۸ سفر مثنی کے مذکور ہین) کیونکہ مین اسلئے نہین آیا کہ جہان پر حکم کرون بلکہ اسلئے کہ جہان کو بچاؤن (جیسے درس ۶ فصل ۴۹ شعیا مین ہے کہ غیر قومون کے لئے نور بخشا کہ تجہسے میری نجات زمین کے کنارہ تک پہونچے) ۴۸ - جو مجہے رد کرتا اور میری باتون کو قبول نہین کرتا اوسکے لئے ایک حکم کرنیوالا (یعنی احکم احمد) ہے کلام جو مینے کہا ہے وہی اوسکو پہلے روز گہنگار ٹہراویگا (یعنی ہزار ہفتم مین) ۴۹ - کیونکہ مین تو آپ سے نہین کہتا بلکہ باپ نے جسنے مجہے بہیجا ہے مجہے فرمان دیا کہ مین کیا بولون اور کیا کہون انتہی اور ایسا ہی ہوا اور چونکہ اللہ پاک کو بہیجنے والا اور باپ کر کے فرمایا تو صاف ظاہر ہے کہ احمال اوسکا نہین ہو سکتا کہ حکم سے مراد جو پہلے دن آوے خدا ہو سکے اور یہ علماء نصاری انجیل مین گنہگار ٹہرانے والی سے مراد درس ۱۹ فصل ۱۸ سفر مثنی کے نبی کو لکہتے ہین جو وہ مسیح نہین ہون نہ خدا اور چونکہ مسیح یہود کے لئے سنگ سرزاویہ تہے جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مسیح کی تصدیق کی تو اکثر اسلام لاکر یہود پر گرے اور عبداللہ بن سلام وغیرہ تو حسب ارشاد آیت یاایہا الذین آمنوا اٰمنوا باللہ و رسولہ کے ایمان لاکر و سرمرتد ہو گئے اور تباہ کئے گئے جیسے نبی خنیبر نبی لاوی و نبی قریظہ شموئی پس اس طریق اشارہ سے مسیح کا ذکر فصل ۱۸ کا سفر مثنی مین آگیا یعنی اقوال حضور صلی اللہ علیہ وسلم مین اسی سبب سے یہودی مسیح کی نسبت پیشین گوئی کلام موسیٰ سے نہ سمجہے جیسے مسیح کا قول ہو کہ موسیٰ نے میری خبر تو دی ہے پر تم اوسکو نہین سمجہتے اور درس ۴۶ فصل نامہ عبرانیون کا ہی صحیح ہوا کہ مسیح کی نبوت کی خبر موسیٰ نے نہین دی اور مسیح یہود اسے نکلے اور قوم یہود حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی عرب اکثر جانتے تہے لیکن اکثر نبی الصفر و یا جوج و ماجوج

[1] محقق ہے کہ لفظ احمد مین ایک لطیفہ ہے جو یعنی علوکت گذشتہ ہو کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حکومت بعد ہجرت کے ظاہر ہے جس وقت مین لفظ ک کی مرمین ہوی اور احمد کے عدد ۹۲ ہوتے ہین اگر لفظ محمد کو عدد احمد پر جدا کرین تو عدد اٹہائیس باقی رہتے ہین کہ تا اختتام خلافت شمسی اٹہائیس برس تک جو خلافت کبریٰ وقت نبوت رہی ۱۲ منہ

دونوں قوموں کو ایک وہ جو نصاریٰ ہیں دوسری وہ جو ملحد ہوں سوا ان کے جو آخر میں اسلام لاوینگے چونکہ کافر رہتا ہی حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر لکھا ہی جیسا اکثر ہود کو بظاہر مسیح کافر ہونا لکھا تہا اس وجہ سے اونکو سخت عند اسلام سے ہی حالانکہ مسیح نے صاف صاف فصل ۱۲ یوحن میں ہے فقط بیان حضرت احمد صلی اللہ علیہ وسلم نہیں کیا بلکہ اس سے پہلے حسب درس ۱۷ فصل ۱۲ یوحن کے بہی خبر دی ہے کہ مجکو خدا نے اسلئے نہیں بہیجا کہ جہان پر سزا کا حکم کرے ۱۰۔ وہ جو مجہپر ایمان لاتا ہی اوسکے لئے سزا کا حکم نہیں اور وہ جو ایمان نہیں لاتا اور اسکے اوپر سزا کا حکم ہے یعنی حضور احمد صلی اللہ علیہ وسلم سے اور اپنے آخر وقت میں حسب درس ۱۶ فصل ۱۶ مرقس کے بہی یہ ہی حکم دیا کہ جو مجہپر ایمان لاتا ہی اور بپتسما پاتا ہے نجات پائیگا اور جو ایمان نہیں لاتا اوپر سزا کا حکم کیا گیا ہے جیسے حوالی ۱۰ بینکے اہل قدری کا حال ہوا ویسے سورۂ اعراف میں پیشین گوئی کی گئی تہی اور مطابق فصل ۱۲ یوحن کے جیسے مسیح نے کرۂ حمار پر سوار ہوکر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشین گوئی کی ویسے درس ۲۸ فصل ۲۱ متی میں خدا کی بادشاہت کی مثل ابراہیم کے دو بیٹونکو اس وقت میں فرمایا کہ اسماعیل کی اولاد پہلی نادرست رہی اور بعد کو سرسبز ہدایت ہوئی جو ٹرے تہوا اور اسحٰق جو چہوٹے تہی اونکی اولاد اول میں صاحب ہدایت تہی اور پہر خراب ہو گئی اور پہر درس ۲۳ سے تمثیل باغ و باغبان میں اوس خداوندی پیشینگوئی کی جو نالایقوں کو سزا دیگا پس سزا دہندہ وہی حضرت احمد صلعم ہوا اور ایسے ہی فصل ۲۰ لوقا میں ہے اور ایسے ہی فصل ۱۲ مرقس میں ہے اس جگہ سے درس ۱۹ فصل ۱۸ استثنی کا ترجمہ درس ۲۳ فصل ۳ کتاب اعمال میں کیا ہی کہ جو اوس نبی موعود کی نہ سنیگا وہ قوم سے ہلاک کیا جائیگا یعنی جزا دہندہ و سزا دہندہ وہ نبی ہوگا یعنی احمد صلی اللہ علیہ وسلم اور مسیح کی بار دگر تشریف آوری موقوف تہی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آنے پر جیسے فصل ۳ کتاب اعمال سے ظاہر ہے کہ مسیح بار دگر آئینگے لیکن اوس وقت تک نہ آئیں گے جب تک وہ سبی دوبارہ گیر حضرات انبیا کی پیشین گوئی والی ہی نہ آلیں جیسے ظاہر ہوگا **معرفت ہفتم** مخفی نرہے کہ فصل ۱ یوحن کا مطلب آخر رکوع سورۂ مائدہ سے سمجہنا چاہئے کہ یہود اخاص نے جو ہلاکت کافرزند نہایا مریم مسیح کو پوجا اوسکی بابت اللہ تعالیٰ نے مسیح کو فرمایا کہ کیا تو نے کہا تہا آدمیوں کو کہ مجکو اور میری ماکو دو الٰہ پکڑیو اور اطلاق جمع واحد پر بہت آتا ہی دیکہو درس ۴ فصل ۱۲ یوحن کو اوسمیں صرف ذکر یہود اکے جیسے عطر والی عورت پر اعتراض کیا اوسکو درس ۸ فصل ۲۶ متی میں حواریوں کی طرف نسبت میں کیا پس اوسکے جواب میں فصل ۱ یوحن میں دعا و زاری ہی کہ تو پاک ہی مجہے سوای ہلاکت کے فرزند کے یعنی یہودا کے جب تک میں اونمیں رہا تیری نام کی حفاظت کی اور تیرا ارادہ میرے مارنیکا ہی تو جان اور اونکو شریر یعنی دجال سے بچا جو آپ کو خدا کہیگا اور جہلا اوسکو پرستش کرینگے **باب پنجم** برنباہ کی انجیل کی پیشین گوئی میں اس کتاب کو اگرچہ حال کے نصاریٰ معتبر نہیں سمجہتے پر ظاہر ہے کہ اہل اسلام سے پہلے کی ہے اور اوسمیں نام احمد کی طرف اشارہ ہے اور مسیح کا مقتول ہونا جو آلہ تیز سے ہونا ہی ان انجیلوں کی مطابق ہے اور ان چار انجیلوں میں آلہ تیز سے مارا جانا مسیح کا نہیں پایا جاتا اور انجیل برنباہ میں مسیح کا گہوارہ میں کلام کرنا اور شیر خوار کی صورت بنا کر زندہ کرنا مسیح کے معجزات سے بعید نہیں بلکہ دقوع میں آنا جیسے قرآن شریف سے ظاہر ہے دیکہو یحیی علیہ السلام نے شکم مادر میں مسیح کی تعظیم کی ہے **باب ششم** کتاب اعمال حواریوں کی پیشین گوئی میں + اس کتاب کی نسبت بلسان اشارہ آیت و نکتب ماقد رأوا وآثار دھم میں لفظ آثار ہم سے اشارہ ہی اور حضرات حواریین حضرت مسیح کے رسول ہی جو سورہ یٰسین میں مذکور ہیں اور کتاب اعمال کی مطابق بہت مقدس کے قریب کوہ زیتون پر حواریوں کا مجمع جمع تہا وہاں سے بہت مقدس میں آئے نہ الطاکیہ میں جیسے اکثر مفسرین کا تفسیر سورۂ یٰسین میں خیال ہے پس اس وجہ سے قسم کے لئے زیتون کا پہاڑ قابل ہوا کہ اوسپر حواریون نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خبر مفصل اوانہائی ہی اور مجموعہ عہد متوسط انجیل میں یہ پانچوں کتاب عمدہ ہے اور یہ باب مشتمل ہے پانچ حکم پر **حکم اول** واضح ہو کہ مسیح نے جیسے مفصل قبل از وفات و رفع آسمانی یاد شاہت خدا دولت اسلامیہ کی طرح بطرح پیشین گوئی کی ویسے حسب درس ۱ فصل اول کتاب اعمال کی قبر سے نکلنے کے بعد جبکہ مسیح نے آپ کو بہت سی قوی دلیلوں سے زندہ ثابت کیا کہ وہ چالیس دن تک انہیں نظر آئے خدا کی یاد شاہت کی باتیں کہیں پہر اونکو نزول فارقلیت یعنی روح قدس سے خبردار کیا پر حواری نہ سمجہے وہ اسرائیلی یاد شاہت اس سے سمجہے نظیر ان اونکو مفصل اوسکے نزول کی خبر سے اطلاع فرمائی اور روح قدس پر پرزہ پنتکست یعنی پچاسویں روز نازل ہوا اور اوسکے بعد تک حسب درس ۱۲ فصل ۸ کتاب اعمال کے فیلپ حواری کو یاد شاہت خدا کا انتظار تہا جیسے عیسیٰ کے بار دگر آنیکا تہا **حکم دوم** مخفی ہو کہ فصل دوم یوئیل میں اہل اسلام صاحب جہاد کے بڑی زور و شوکت کا بیان ہے اور دوسں ۲۸ سے اسلام سے پہلے روح قدس نزول روح قدس کا بیان ہے اور مسیح کے رفع کے پیچہے سویں روز روح قدس نازل ہوا کہ طرح بطرح زبانیں حواری بولنے لگیں پس کوئی یہود اونکو مسخرہ سمجہے و کوئی متوالی نئی شراب کے اور یہ امر پطرس کو دریافت ہوا اونہوں نے فرمایا کہ ہم متوالے نہیں بلکہ یہ وہ ہی جو درس ۲۰ فصل ۳ کتاب یوئیل میں لکہا ہی کہ پہلے روز عظیم و نامدار خداوند سے سارے بشر پر روح اپنی ڈالوں گا یہ ترجمہ بہت صحیح ہے و درس ۲۸ فصل دوم یوئیل کے ترجمہ میں ترجمہ کیا ہے **حکم سوم** واضح رہے کہ فصل سوم اعمال میں تفصیل اوس عظیم الشان فصل ۱۸ استثنی کی پیشین گوئی کی ہے جسکی نسبت فصل ۳ مذکور کے درس ۲۱ و ۲۲ میں تصریح کہ وہ عرصہ ما بین تشریف بری و بار دگر تشریف آوری مسیح میں کامل ہوگی جو زمانہ تازگی بخش ہزار ہفتم اہل اسلام ہیں موعود تہا اور اسکے بعد مسیح بار دگر تشریف لاوینگے نظیر ان درس ۱۹ سے فرماتا ہے کہ توبہ کرو اور رجوع ہو کہ تمہارے گناہ مٹا جاویں تاکہ خداوند کے حضور سے تازگی بخش ایام آویں (یعنی زمانہ اسلام آوری) ۲۰۔ اور یسوع مسیح کو پہر بہیجے (یعنی بعد ایام تازگی ہزار ہفتم کے) جسکی منادی تم لوگوں کے درمیان آگے سے ہوئی۔ ۲۱۔ ضرور ہی کہ آسمان اوسے (یعنی مسیح کو) لئے رہے اوسوقت تک کہ سب چیزیں بحالت ذاتی اپنی سب پاک

نبیون کی زبانی شروع سے کیا اپنی حالت پر آدین یعنی مسیح کا بار دگر آنا موقوف ہی اون باتون کے ہونے پر جو سب نبی فرمگئے ہین چنانچہ زمانہ آدم سے مقدمۂ دوم و سوم و چہارم مین مولف نے کچھ لکھا اور اونہین سے فصل ۱۸ استثنی کا فرمودہ ہی جیسے کہتا ہی) ۲۲- کیونکہ موسیٰ نے باپ دادون سے کہا کہ خداوند خدا تمہارا خدا سے تمہاری بھائیون مین سے مرے تمہاری اولاد مین سے) ایک نبی میری مانند اوٹھاویگا جو کچھ وہ تمہین کہے اوسکی سب سنیو ۲۳- اور ایسا ہوگا کہ ہر نفس جو اوس نبی کی نہ سنے وہ قوم مین سے نیست کیا جاویگا (یعنی جو اوسکی مقابل ہوگا تباہ ہوگا (جسکا ترجمہ مسیح نے حسب درس ۴۸ فصل ۱۲ یوحن کی انجیل کے اخذ کیا ہے یعنی سزا دہندہ) ۲۴- بلکہ سب نبیون نے سموئیل سے لیکر پھلون تک جنہون نے کہا چنانچہ مقدمۂ سوم سے واضح ہوا- ان دنون کی خبر دی ہے ۲۵- تم نبیون کی اولاد ہو اور اوس عہد کی جو خداوند نے باپ دادون سے باندہا ہے جب ابرہام سے کہا کہ تیری اولاد سے دنیا کے سارے گھرانے برکت پاوین گے جیسے درس فصل ۱۲ کتاب پیدائش سے نسبت اسماعیل علیہ السلام کی مولف نے تفسیر کی) ۲۶- تمہارے پاس خدا نے اپنے بیٹے (یعنی یہاری خلیفہ امام مہدی) مسیح کو اوٹھا کے پہلے (اون ایام تازگی سے) بھیجا کہ تم مین سے ہر ایک کو اوسکی بدیون سے پھیر کے برکت دے انتہی و ہر چند یہ اسقدر صریح ہے کہ ہر گز فصل ۱۸ استثنی کی پیشین گوئی سے مراد مسیح نہین ہوسکتی لیکن طرہ اسپر یہ ہے کہ درس ۴۰ فصل ۱۲ یوحن انجیل کے مسیح نے فرمایا کہ یہ خبر حضرت احمد کی ہے جو قاضی و حاکم کے معنی مین ہی جو پچھلے روز یعنی ہزار مہم مین تشریف لاوے اور درس ۱۴ فصل ۷ نامہ عبرانیون مین لکھا ہے کہ ظاہر ہے کہ ہمارا خداوند مسیح قوم یہود سے نکلا کہ اوسکی بابت موسیٰ نے نبوت کی خبر نہین دی دوسرے مسیح اس صورت مین کہ نسل یہود اسمعیل سے ظہور نہ ادنیٰ کے برابر دارون مین سے اور فصل ۱۱ مذکور مین تصریح ہی کہ بھائیون مین سے ہوا اور واضح رہی کہ درس ۷ فصل ۱۷ نامہ اعمال مین بھی استیفان دلی کی پیشین گوئی مین مراد نبی سے خاص حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہین جو فصل ۸ استثنی سے نقل فرمائی اور ابرہام کا ممتحن ہونا اور موسیٰ کا صدوق سکینہ بنانا جو بوجہ حضور صلی اللہ علیہ ہوا ہی سب بیان کیا **حکم چہارم** مخفی نرہے کہ سامریہ کے شہر مین شمعون مسیح کا نائبی جو پہلے بڑے جادوگر تھے خدا کی بادشاہت اسلامیہ کے معتقد ہوئے کہ آنیوالی ہی اور خود فیلپ حواری اوسکے معتقد ہوئے اوسوقت کے بعد جسکے روح قدس اونپر اوترچکی تھی جیسے درس ۱۴ فصل ۸ کتاب اعمال مین منقول ہی کہ اونہون نے یعنی شہر کے ہزارہا سامریون و شمعون نے فیلپوس کی باتون کا جو خدا کی بادشاہت اور یسوع مسیح کے نام کی خوشخبری دیتا تھا یقین کیا پس واضح ہوا یہ امر کہ خدا کی بادشاہت زمانہ فیلپوس تک نہ آئی تھے جو یحیی درسیح نے قریب کرکے فرمائی تھی اور مسیح کا بار دگر آنا ہنوز انیس سو سال گذری ہین ہوا پس بار دگر آنا قریب ہنوا پس بالضرور دولت اسلامی کا زمانہ خدا کی بادشاہت کا ہوا جس سے سلطنت ہر قلی حسب فصل ۲ و ۷ دانیال کے تباہ ہوئی اور فصل ۱۱ کتاب اعمال مین جو انیا حلال پطرس کو ہوئین وہ حسب صورت مومنون کے طیبات ہین جیسے خورد درس ۲۰ و ۲۹ فصل ۵ کتاب مذکور مین ہوئون کے چڑہادی اور گلا گھونٹے ہوئے اور لہو سے ممانعت غیر قومون کو کرتے ہین **حکم پنجم** اس کتاب نامہ اعمال سے پطرس و لوقا مولف کتاب ہذا و استیفان و فیلپوس کی پیشین گوئی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت مفصل دریافت ہوئی علی ہذا پولوس و برنباہ کے درس ۲ فصل ۱۴ کتاب ہذا مین خدا کی بادشاہت اسلامیہ کی پیشین گوئی ہی اور دوسرے حواریون نے جو زیتون کے پہاڑ پر جمع تھے پطرس کی پیشین گوئی اسلام کی نسبت تسلیم کی پس اون سب کی پیشین گوئی بھی ظاہر ہوئی اور پولوس مقدس کی تصریحات اونکے نامون مین جا بجا کتب مقدسہ سابقہ سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نسبت ظاہر ہے اور نامہ عبرانیون کی پیشینگوئی کی تفسیر و شرح اس فقیر نے لکھی ہی جسمین حضرات انبیا کی پیشین گوئی اسلام کی خوبی مین پولوس نے جو فرمائی ہی مفصل لکھی ہی وہ عجب رسالہ ہی اور نیز فصل ۱۳ کتاب اعمال مین نسبت کی تعظیم جو لسبب ہزار مہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم تھی ظاہر ہی موجود ہی اور پولوس مقدس درحقیقت بڑا مجتہد عظیم الشان شخص ہی گو بعض مقام پر بطور خطا اجتہادی کے خطا بھی کرتے ہین لیکن بتبدیہی ہوتو گئے ہین جیسے مقدمہ خاتمہ ہیگ حسب فصل ۷ انکوین کے عہد ابی ہی کہ جو نکہ اوی وہ قوم سے منقطع ہوا اسی سبب سے اکثر اہل یورپ ایمان سے بے بہرہ ہی اور پولوس نے تو بہی کی اس مقام سے اونکی نجات کی وحی سے نہین بلکہ فہم سے نہین جیسے درس ۷ افصل ۱۱ نامہ دوم قرنتیون سے ظاہر ہوگا اور پطرس بھی فصل ۳ نامہ دوم مین اونکے علم کی توصیف کرتے ہین کہ اونکو رسالہ حکمت سے لکھے گئے ہین یعنی وحی سے نہین اونکو کمال مین سے ایک یہ بھی ہی کہ سر جوس پیغمبر جنکو حواریون کے شاگردون سے کتب اسلامیہ مین جرجیس کرکے لکھا ہی وہ حسب درس ۷ فصل ۱۳ کتاب اعمال کے انہین پولوس و برنباہ کے شاگرد مین وہ جزیرہ قبرس مین وزیر شاہی تھے اونسے وجاد گردون سے بڑی بحث رہی ہی جو اہل برس کرکے سورۂ فرقان مین مذکور ہین **باب ہفتم** رومیہ کے نامہ سے پولوس کی پیشین گوئی مین اسلام کی نسبت مشتمل ہے سانہ فصول پر **فصل اول** پولوس مقدس کا حال سابقاً گذر گیا کہ بڑی زبردست عالم یہودی تھے اونکا حال نائبی یونا کا سا ہی کہ پہلے سخت نصاری و مسلمانون کے دشمن تھے پھر ایمان لاکر کیسے کیسے امور نایان کئے و ویسی ہی پولوس یہود تھے اور نصاری کے پہلے دشمن تھے پھر کیسے کیسے امور الہی نایان ہوئے اونکے نامہ ہر چند وحی کے طور پر نہین جیسے درس ۷ افصل ۱۱ نامہ دوم قرنتیون سے ظاہر ہے پر بڑی باریک بین کتب مقدسہ تھے تو بعض مقام پر غلطی بھی اونسے ہوئی بعید نہین اونکی جو رومیہ کو لکھا ہی **فصل دوم** مخفی نرہے کہ فصل ۹ و ۱۰ نامہ ہذا مین فتنہ کے تکرر کی حاجت نہین غیر قومون نبی امیہ کے لئے اجتہاد خلاف حکم فصل ۷ انکوین کے ہی جو عہد ابدی ہی کہ چونکہ اپنی رہ قوم سے منقطع ہوا اس وجہ سے پولوس کی توبہ اس اجتہاد سے کتاب اعمال مین ثابت ہے اور اس نشان فتنہ کے خوف سے جو غیر قومین محروم رہین الخ اونکی مطابق فرمان ۷ انکوین کی قوم سے منقطع و محروم دولت اسلام سے رہی اور اسماعیل کی پیدائش جو فصل ۱۲ نامہ گلتیہ مین

بطور جسم کے کہی ہو وہ بغیر اسلام سے پہلے اولاد کی ہو ورنہ جسقدر اجہوہ عدہ اسمٰعیل کی نسبت کتاب پنکوین موسیٰ مین ہین ہرگز نسبت اسحاق نہین جیسے ہمنے دونکی تعداد لکہی ہو پہر اولاد اسحاق جنہون نے مسیح یا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو تسلیم نکیا کیسے جسمانی ہین اس مقام سے اولاد اسمٰعیل کی عظمت غور کرنی چاہئے اور درس ۳۳ و ۳۴ و ۳۵ فصل ۵ نامہ ہذا مین جو امید آیندہ کی نسبت ہو اوس امید کی تفصیل نامہ عبرانیون مین بالخصوص درس ۱۱ فصل ۳ مین مفصل اسلام کی بابت ہی **فصل سوم** منجی نرسے کہ درس ۲۲ فصل ۱۴ نامۂ اعمال مین ہی کہ پولوس پٹ کٹ کر دونون کے دلون کو تقویت دیتا اور نصیحت کرتے تہے کہ ایمان پر قایم رہو اور کہا ضرور ہی کہ ہم بہت سی مصیبتین بہگتکے خدا کی بادشاہت مین داخل ہون اور خدا کی بادشاہت وہی اسلامی بادشاہت ہی جسکے قیام کی صورت حسب فصل ۲ و ۷ و ۸ وغیرہ دانیال کے ہر قلی سلطنت کی بربادی مین اسلام سے مقرر اور اوس دولت اسلامی مین شریک ہوکر مسیح بڑی جلال کو بار دگر آنکر پہیلیگے وہی درس ۱۸ فصل ۸ نامہ رومیہ مین فرماتا ہی کہ جب ہم مقدس ہوے تو وارث بہی ہوے اور میراث مین مسیح کے شریک بشرطیکہ اوسکے ساتہ دکہ اوٹہاوین تاکہ اوسکے ساتہ جلال ہی پاوین (یعنی خدا کی بادشاہت مین داخل ہون) ۱۸۔ کیونکہ میری سمجہ مین زمانہ حال کے درد اس لائق نہین کہ اوس جلال کے جو ہمپر ظاہر ہونیوالا ہے مقابل ہون کہ خلقت کمال آرزو سے خدا کے فرزندون کے ظاہر ہونیکی راہ تکتے تہے یعنی مسلمانون کی جیسے درس ۲۲ سے فصل ۳ تکوین مین آدم کو درخت حیات دکہ کر رویہ یعنی متقین اہل اسلام کی آرزو ہی دیہ پولوس فرماتے ہین کہ فقط خلقت کو ہی نہین بلکہ ہمکو بہی آرزو ہے اگر ہم دیکہہ لیتے اور داخل اون مقدسون مین ہوتے تو پہر ہمکو آرزو باقی نرہتی پس درس ۲۲ تک فصل ہذا کا مطالعہ کرنا چاہئے **فصل چہارم** واضح ہو کہ درس ۱۲ فصل ۲۲ سفر تثنی مین غیر قومونکی فلاح و یہود کی بربادی مین مسیح کی طرف اشارہ ہی جسکو یہود نہ سمجہتے تہے پس اس مقام سے اواخر فصل ۵ یوحنا کی انجیل مین مسیح کا مقولہ کہ میری خبر موسیٰ نے دی ہی برہم نہین سمجہتے مطلب اوس سے یہ ہو کہ غیر قومون کی ترقی مین اشارہ مسیح کے حکم کی نافرمانی کرنیسے یہود کی ہے جسمین قوم یہود تباہ ہوئی اور فصل ۱۱ نامہ ہذا مین اوسکی تفصیل ہے خلاصہ اوسکا یہ ہو کہ جب قوم یہود کی بربادی موجب ہدایت غیر قوم یعنی رویہ مقرر ہوئی پہر رویہ کی بربادی مین جو اہل اسلام سے مقرر ہے اونکی امت مقصودہ کی خدا دانی کیسے ہوگی پر اس مطلب سے کمتر لوگ آشنا ہین بالخصوص رومیہ بعینہ اونکا حال ویسا ہی ہے جیسے یہود کہ مسیح کی باتین نہ سمجہے اور برباد ہوے ویسے تمہاری رومیہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد نہ سمجہے اور برباد ممالک مقدس سے ہوے **فصل پنجم** واضح ہو کہ درس اول فصل ۴ تکوین مین ابراہیم کو حق تعالیٰ کا ارشاد ہوا کہ تو میرے حضور چل اور کامل ہو یعنی اسلام لاجیسے سابقاً منصفل ہوا پہر وہ ایمان لایا اور اونکو وعدہ کثرت اولاد کا عہد دایمی کے ساتہ ہوا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نشان سے مختون ہونا پیدائشی تہا ابراہیم نے ننانوے سال کی عمر مین یہ سنت ختنہ ادا کی جو اسلام کا نشان ہی اور نشان اوسکا ختنہ کرانا ٹہہرایا اور اول اولاد ابراہیم مین مختون اسمٰعیل ہوے اور ساری کی نسبت بہی وعدہ ہوا کہ اوسے بہی ایک الگ پیدا ہوگا پس مختون نشان اولاً اولاد اسمٰعیل کا ہوا اور اسحاق مین تبعاً ہوا وہی وعدہ کمال یعنی اسلام کا (درس ۲ فصل ۱۲) نامہ رومیہ مین ہی کہ تم خدا کی اوس ارادہ کو جو خوب پسندیدہ و کامل ہے بخوبی جانو کہ وہ عبارت زمانہ اسلام سے ہے **فصل ششم** واضح ہو کہ فصل ۱۴ نامہ ہذا مین نصائح ہین اور سندہ پر درس ۱۶ اسی زمانہ اسلام سے لانا ہے کہ خدا کی بادشاہت وہی اسلامی زمانہ ہی **فصل ہفتم** واضح ہو کہ درس ۳۳ فصل ۱۵ اور درس ۲۰ فصل ۱۶ مین سلامتی یعنی اسلام و اصحاب کا انتظار ہی جو شیطان کو اپنے پانونسے کچلے جسکا انتظار درس ۱۵ فصل ۲۰ تکوین مین ہوا ہی بخلاف مسیح کے کہ وہ حسب درس ۱۵ نامہ کور کے بالشہ گزیدہ مین دگو زمانہ اسلام مین بار دگر آنکر شیطان کا سر کچلین اور یہ صفت پیدا کرین لیکن فصل ۲۰ مکاشفات مین ہزار سال اہل اسلام تک خداوند صاحب چہاریار سے مقید رہنا شیطان کا لکہا ہی جو شاہد ہی **باب ہشتم** پولوس کے نامہ اول فرنتہیون کی پیشینگوئی کے بیان مین مشتمل ہے دو فصل پر **فصل اول** واضح ہو کہ نامہ ہذا کی فصل اول مین حکمت عقلی یونانی وغیرہ کی مذمت ہی کیونکہ جو متوجہ اونکی طرف ہوتا ہو خدا کی شناخت سے اکثر دور رہتا ہی پس اس فصل مین کتاب یشعیا وغیرہ سے نقل کرتا ہی کہ لکہا ہی مین حکیمون کی حکمت کو نیست کرون گا اور سمجہ دارونکی سمجہ کو ناپید پس اس مقام پر غور کرنا چاہئے کہ اول تو کتب خانہ سکندریہ کے جلانے کی نسبت عمر فاروقؓ کی طرف محض غلط خلاف کتب تاریخونکے ہے جو معتبر ہین بلکہ قیصر کے زمانہ مین وہ جلائی گئی ہین و بالفرض سہی تو فرمانا انبیا کا مطابق آیا پس اس صورت مین یہ خبر اہل اسلام کی ہی پس عمر فاروقؓ کا آگ لگا دینا اسکندریہ کی عقلی تخمینے کتب خانہ کو کیا عمدہ امر ہوا و گر مسیحونکی نسبت ہی اور عمر فاروقؓ نے **فبعدھم** اقتدہ کی مطابق آگ لگائی تو کیسے سزاوار ہوا اس مقام سے نصاریٰ و نیچریون کو شرم نہین آتی جو اونکی کتاب کی موافق اگر عمر فاروقؓ نے کیا تو کیا برا کیا بلکہ اونکو لازم ہے کہ فاروق رضی اللہ عنہ کی مدح و ثنا کرین **تذنیب** درس نہم فصل ششم نامہ ہذا مین خدا کی بادشاہت سے مطلب اسلام کا زمانہ ہو دس **فصل دوم** منجی نرسے کہ اس نامہ مین اسلام کے زمانہ کی اور یہی پیشین گوئیان اشاروں مین ہین لیکن فصل ۱۵ مین بہت کچہ پیشین گوئی ہی حاصل اوسکا یہ ہی کہ جیسے عصیان آدم موجب موت آدم و اولاد آدم سے ویسی زندگی مسیح بالخصوص جو قبر سے اوٹہکر ظاہر ہوی اولاد آدم ایماندار کی زندگی کا باعث ہوگی کہ قبرین جاکر زندہ ہونا جو احادیث مین جیسے حدیث مین اہل اسلام کے مکان ہی کہ کوئی نبی قبر مین چالیس روز مردہ نہین رہتا اور مین اکرم ہون خدا کے نزدیک کہ تین دن سے زیادہ مردہ رہون کہ مراد حیات سے حیات طیبہ ہی جیسے شہدا کو کہ اگر اونکے اعضا متفرق پڑی ہون پر وہ حیات طیب سے زندہ ہوتے ہین گو عامہ علما اس حقیقت سے آشنا نہون اور فصل ۱۵ انامہ ہذا مین فرماتا ہی کہ مسیح کی زندگی تین روز کی قبرین رہنے سے بعد ہوی کہ پہلے مسیح مرکر اوٹہی اسمین مرنے کے بعد یعنی قبر مین دو سرے

مقدسونکی زندگی کی دلیل ہی اور مسیحیونکو مقدسون کے زمانہ کے بعد حسب درس ۲۲ فصل مذکور کے آخرت ہی یعنی زمانہ ہزار ہفتم بیت مقدس اسلامی ہی جسمین درس ۸ فصل ۱۲ یوحن کی انجیل کی مطابق حضرت احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تشریف آوری ہے اور جب حضرت احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام سے خدا کی بادشاہت قائم ہو جیسے فصل ۲ و ۷ و ۸ وغیرہ دانیال سے ظاہر ہے حسب درس ۱۴ فصل ۱۵ نامہ ہذا کے خدا کی بادشاہت مسیح کو سپرد ہوگی جیسے حسب درس ۱۳ و ۱۴ فصل ۷ دانیال کے بزریعہ مہدی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مسیح کو سلطنت حاصل ہوگی اوسوقت مین سارا اقتدار مسیح کو سپرد ہوگا اور زمانہ مسیح مین موت یعنی گناہ نہوگا بڑا ہی اچھا زمانہ ہوگا جیسے فصل ہذا مین یہ تفسیر موت کی بیان پر ہے اور وہی مقام پر مناسب ہی یہی فصل بستم مکاشفات مین اہل اسلام کی نسبت ہزار سال تک زندہ رہنا جو لکھا ہی مراد اوس سے بیگناہ ہونا ہی اور درس پنجاس فصل ہذا مین ہی کہ جسمانی پیدایش والے خدا کی بادشاہت مین داخل نہون گے فی الحقیقت ادیسا جو جسمانیت والا نہین داخل خدا کی بادشاہت مین ہین اور سب اہل اسلام حسب آیت اللہ ولی الذین آمنوا کے ولی ہین

باب نہم فرقہ تونکی نامہ دوم کی پیشین گوئی مین۔ مخفی نرہے کہ یہ نامہ زمانہ طرطوس کے بعد مین لکھا گیا ہی اور ۷۰ سنہ مسیحی تک تھا اوکتب پولوس بالخصوص یہ نامہ حسب درس ۱۲ فصل ۱ نامہ ہذا کے خدا کے الہام سے نہین لکھے گئے بلکہ اپنی فہم سے لکھے گئے ہین پس اس وجہ سے بعض مقام بوقت درست ہوتے ہین جیسے اسکی شرح کی فصل دوم و سوم سے ظاہر ہوگا کہ مشتمل ہی یہ باب تین فصلون پر **فصل اول** واضح ہو کہ اس نامہ مین بہت سے امور دقت طلب ہین کہ نصاری کا فہم اوسکو نہین پہونچتا پس پہلے دریافت کرنا چاہئے کہ پولوس کونسی قوم کو لکھتا ہی اور کس وقت پچھلی مرتبہ اونکی مقابل ممالک مقدس سے نکالے گئے اور ظاہر ہے کہ مسیح کے مابعد ترک کئے گئے اور ہی درس ۳۲ فصل ۱۴ پرسیا مین بطور پیشین گوئی ہی پس مسیح کے وقت مین جیسے وہ ترک کئے گئے تہے زمانہ اسلام مین اونکو دشمن نکالے گئے اور نیا عہد ہوا اور حسب فصل ۸ نامہ عبرانیون کے مسیح علیہ السلام دونون عہدون کے میانجی ہوئے اور حق امریہ ہی کہ پولوس نے عہد جدید قرآنی کی پیشین گوئی ہے جیسے نامہ عبرانیون سے ظاہر ہوگا بڑی ہی اسلام کی خدمت کی ہی بنا بر آن درس ۵ و ۶ فصل سوم اسنامہ قرنتھیون مین ہی کہ بلکہ ہماری لیاقت خدا ہی سے جسنے ہمکو یہ لیاقت بھی دی کہ ہم نئے عہد کے خادم ہو دین کہ مراد نئے عہد سے زمانہ اسلام ہی اور خدمت سے مراد اوسکی پیشینگوئی ہی **فصل دوم** مخفی نرہے کہ بہت سے مقامات پر و بالخصوص درس نہم فصل ۲ م لیشیا سے ظاہر ہے کہ مسیح کے بار اول آنے تک پہلی باتین تہین اور پہر زمانہ اسلام کے بنی قیدار اور نکی باتین نئی ہوئین جنکا زور کوہ سلع مدینہ سے ہونا ظاہر ہے اور اونکے ذریعہ سے مسیح کو سلطنت عطا ہوگی پس پہلی پہلی نامہ مسیح کا جسمانی طور پر تہا اور بار دگر خدا کی بادشاہت کے زمانہ مین، روحانی طور سے ہوگا پس اس بنا پر درس ۱۶ فصل ۵ نامہ دوم قرنتھیون مین ہے کہ ہمنے جسم کے طور پر مسیح کو پہچانا پر اب اوسے ہم نہین پہچانتے یعنی روحانی طور پر جو آیندہ ہے مین جسمین پرانی چیزین گذر جائینگی دیکھو ساری چیزین نئی ہوگئین کہ محاورہ ماضی کے الفاظ سے مستقبل کو ادا کیا جاتا ہی کہ نصاری اون درسون کا مطلب بیطور سمجھتے ہین **فصل سوم** مخفی نرہے کہ درس ۶ فصل ۲ نامہ عبرانیون مین ہی کہ ہم مسیح کی سہکل مین بشرطیکہ ہم آیندہ کی باتون کو ماننے رہین اور فصل ۵۲ لیشیا مین بیت مقدس مین محتونون کی سلطنت کا بیان ہی جنکے تسلط کے بعد وہ ہمیشہ غیر قومون سے ویران نہوگا کہ پہلی اولاد اسمعیل سے پیدا اولاد قنطورہ کی عیفا بن مدین کی اولاد سے کردہ یہی اسلام لائی پس درس ۱۶ فصل ۶ نامہ ہذا کا مطلب یہ ہی کہ اپنے تئون کو جو خدا کی صورت یعنی صفت پر مین تون سے موافق نکرو جنانچہ اہل اسلام کی نسبت درس ۳۳ فصل ۳ یرمیا مین خدا نے کہا ہی کہ مین اونمین رہون گا اور اونمین چلونگا اور مین اونکا خدا ہونگا اور وہ میرے لوگ ہون گے ۱۷ ۔ (اسواسطے خداوند) ورس ۱۱ فصل ۵۲ لیشیا مین یہ کہتا ہی کہ تم اونکے درمیان سے نکل آؤ اور بہجرت کرو یعنی مکہ کے بت پرستون سے) اور نا پاک مت چھوو اور س ۹ و ۱۰ فصل ۳۱ یرمیا مین ہے کہ مین تمکو ای یہود قبول کرون گا ۱۸ ۔ اور مین تمہارا باپ اور تم میرے بیٹے بیٹیان یعنی مقدس ہوگے اور یہ امر یہ دولت اہل اسلام ہوا کہ یہودی شاہد ہی بخلاف مسیح کے زمانہ کے جو سنگسار سزا یہ قوم یہود کے لئے تہے **باب دہم** نامہ گلتیہ کی پیشین گوئی مین اسلام کی بابت مشتمل ہے یہ باب دو فصل پر **فصل اول** پوشیدہ نرہے کہ فصل ۴ نامہ عمل کے درس ۲ کی مطابق درس ۴ فصل ۱۲ تکوین کا وعدہ ہی کہ ساری خاندان تیری اولاد سے برکت پاوین گے اور وہ خصوصی اولاد اسماعیل مین اوسی نبی عظیم الشان سے ہی جو عرصہ مابین جانے اور بار دگر آنے مسیح مین رونق افروز ہون پس یہ وعدہ مغایر ہے اوس وعدہ درس ۱۸ فصل ۲۲ تکوین کے جو غیر قومونکی برکت پانیکا وعدہ مسیح کے زمانہ مین حسب درس ۸ فصل ۴ نامہ ہذا مسیحی گلتیون کے ہے جیسے درس ۸ نامہ ہذا سے ظاہر ہے لیکن نصاری بالخصوص غیر قومین رومیہ و یاجوج و ماجوج فرق ساری قومون وغیر قومون مین نہین سمجھتے اور بات حق ترجمہ انجیل کے مجموعہ سے ظاہر ہوجاتی ہے کہ ساری قومون کا ہدایت پانا اور ہے جو زمانہ اسلام سے متعلق ہی اور غیر قومون کا براہ چند ہدایت پانا مسیح کے زمانہ کے مابعد مین یہ اور بات ہی **فصل دوم** مخفی نرہے کہ درس ۹ فصل ۲۵ تکوین مین ہی کہ ابراہیم نے اپنی حرم کی اولاد کو کیا انعام دیکر جیسے جی اپنے بیٹے اسحاق کے پاس سے پورب کی طرف بھیجدیا ۷ ۔ اور ابراہیم کی حیات کے برسون کے دن جسمین وہ جیتا رہا ایکسو پچہتر برس تہے ۸ ۔ تب ابراہام جان بحق ہوا اور اچھی عمر درازی مین بوڑہا و آسودہ ہوکے مرا اور اپنے لوگون مین جا ملا اور اوسکے بیٹے اسحاق و اسماعیل نے مکفیلہ کے مغارہ مین حتی صحرا کے بیٹے عفرون کی کہیت مین جو ممری کے آگے ہے اوسی گاڑ پاس اس سے صاف ظاہر ہوا کہ اسماعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ماہاجر ہرگز ہرگز کنیز نہین جیسے فصل اول تاریخ اول مین ہی اسحاق و اسمعیل کو

ابراہیم کے فرزند و بنی قنطورہ کی اولاد کو کنیزک زادہ خاص کر کے لکھا ہے پس اس سے صاف ظاہر ہے کہ وہ جو یہود در بانیون کا قول ہے کہ ہاجر کنیز نہیں تھیں بہت صحیح ہے ملکہ شاہ مصر کی بیٹی تھیں پر پیش کرتے وقت بطور ادب کے ہاجر کی بابت امہ کا لفظ ضرور زبان پر شاہ لایا جیسے بڑوں کی روبرو یہ رسم و عادت عام ہے اور بنی اسرائیل کو جا بجا فرعون کا غلام لکھا ہے کیونکہ اس طور پر جو درس ۱۹ فصل ۲ نامہ دوم پطرس میں ہے کہ جسکا کوئی مغلوب ہوا سو اوسکا غلام ہے اور بنی اسرائیل جیسے فرعون کے غلام تھے حضرت ہاجر سارا کی تعبد اشیں پس اس معنی سے حضرت ہاجر کو امہ کہنا ہم تسلیم کرتے ہیں پس جہل کا تابع وہ جہل کا غلام ہے جو قبل از اسلام اولاد ابراہیم تھی پس لفظ امہ سے اشارہ یہ ہوا کہ اونکی اولاد قبل زمان حضور صلی اللہ علیہ وسلم نیٹ غلام یعنی جاہل ہینگے جیسے کتاب خروج میں بنی اسرائیل کو فرعونیوں کا غلام ہونا لکھا ہے جنہیں یوسیٰ یعنی یسوع کے دادی ہی تھے و گرچہ اونکی اولاد غلام نہ تھی البتہ بڑی عورت کی چھوٹی تعداد ضرور رہتی ہے اور اسماعیل علیہ السلام کی نسبت وعدہ غور کر دیکھو درس ۲۰ فصل ۱۲ تکوین کی پیشین گوئی سب فصل ۱۶ نامہ اعمال کہ خاص حضرت اسماعیل سے متعلق ہے جو اونکی اولاد سے پوری ہوئی ہے علی ہذا حضرت اسماعیل کی اولاد کی نسبت فصل ۱۲ و ۱۴ و ۱۶ تکوین کے وعدہ کیا کچھ نہیں یہ قبیل پیدائش اسماعیل ہیں اور بعد کو فصل ۱۷ و ۱۸ و ۲۱ تکوین کے وعدہ بدولت اسماعیل ابراہیم کو ہوئی و بہت بھیجے مقدمہ دوم میں مولف نے کتاب تکوین سے بیان کئے اور خود پوس فصل ۵۴ یشیا کے وعدہ کو مخصوص باولاد ہاجر فصل ۱۶ نامہ ہذا میں کرتے ہیں اس تحقیق کے بعد مطلب فصل ۴ نامہ گلتیہ کا صاف ہی خلاصہ اوسکا یہ ہے کہ اے نصاریٰ تم جو شریعت یعنی شریعت موسیٰ کے تابع ہونا چاہتے ہو کہ اوسکو موجب سمجھتے ہو کیا تنے فصل چون یشیا نہیں پڑھی جسمیں اولاد ہاجر کی نسبت کیسے کیسے وعدہ ہیں جو تا زمان ظہور شوکت اون وعدون کے اونکی اولاد جسمانی طریق پر رہی کہ اونمیں منظم کوئی نبی نہوا اور خود ہاجر بلفظ امہ مشہور جسمیں لسان اشارہ سے کیے نیٹ غلام یعنی جاہل اونکی اولاد چندے ہوگی پھر اونکی اولاد ایسے فصل عظیم سے مشرف ہوگی جسکا بیان فصل ۵۴ یشیا سے ظاہر ہے اور اوسی سے صاف ظاہر ہے کہ عہد اسحاق زمانہ دولت عہد سماوی میں دور رہوا دیگا پس تم کو اولاد سارا ہو کہ مشہور یا مہ نہیں کہ زمانہ مسیح میں تمہارے لئے عہد موسوی منسوخ ہو جاوے کیا قعیب ہے اور فصل ۵۴ یشیا کی پیشین گوئی مخصوص کہ میں ہونیوالی ہے جہاں اولاد ہاجر عرب میں ایسے سکان مقدس میں بستی ہے جہاں کعبہ ہم پلہ بیت مقدس ہے پس اس تحقیق سے دریافت ہوا کہ کوہ سینی وہ ہے جہاں موسیٰ کو تجلی ہوئی اور کوہ سینا مکہ کے پہاڑ کا نام جو درس ۲ فصل ۲۳ سفر مثنی میں ہے اس جگہ سے دریافت ہوا کہ وہ وعدہ فصل ۵۴ یشیا کے خاص اہل اسلام اولاد ہاجر کے لئے ہیں جو بعد خرابی اولاد اسحاق کے اولاد اسماعیل میں ہونیوالی ہیں اس سے ظاہر ہے کہ عہد موسوی موید نہیں پس نصاریٰ ہو کر کیوں احکام تورات کو موید سمجھتے ہو اور چونکہ اسماعیل کی نسبت پہلے پیدائش اسماعیل سے دیکھو بہت کچھ عمدہ وعدہ ہیں دیکھو جزا زدہم کے حاشیہ کی نسبت اسماعیل اور یعجم کے حاشیہ کہ نسبت اسحاق کی اسماعیل کی نسبت ۱۵ مقام پر تکوین وعدہ ہیں اور اسحاق کی نسبت سات مقام پر پس پولوس کا یہ مقولہ کہ ابراہیم کے دو بیٹے تھے یہ صحیح ہے اسماعیل و اسحاق پر آگے جو درس ۲۴ فصل ۴ گلتیوں سے تقویہ کرتے ہیں مطابق تاویل مذکور کے ہے کہ ایک لونڈی سے تھا دوسرا آزاد سے اور وہ جو لونڈی سے تھا وہ جسم کے طور پر تھا ۲۳-۱ اور وہ جو آزاد سے تھا سو وعدہ کے طور پر ۲۴- یہ باتیں تمثیلیں ہی جاتی ہیں اسلئے کہ یہ دو عورتیں دو عہد ہیں ایک سینا پہاڑ پر سے جو ہاجر ہے غلام جننے ہیں یہ ہاجر ہے ۲۵- کیونکہ ہاجر عرب کا کوہ سینا ہے اور اب کو جو یروسلم کا جواب ہے اور یہی اپنی لڑکوں کو ساتھ غلامی میں ہے ۲۶- اور اوپر کی یروسلم وہ آزاد ہے وہ ہماری ماں ہے پس یہ لکھنا کہ دو عورتیں جو کہ دو عہد ہیں ایک سینا پہاڑ پر سے جو ہوا اور یہ جو کہا کہ وہ نری غلام جننے ہی یا دلیل ہے جیسے گذرا جیسے دیسل دو عہدون سے جو بابت عہد اولاد ہاجر کے لاتا ہے اوس سے بیحد آزادی اولاد ہاجر ظاہر ہوتی ہے جو فرماتا ہے ۲۷ (کیونکہ فصل ۵۴ یشیا میں لکھا ہے اری ای بانجھ جو جنی والی نہیں جی جان سے خوش ہو اور تو جو جنی کا درد نہیں جانتی تھی اب ہوں و قبقعہ مار کیونکہ مطلقہ کی اولاد خصم والی کی اولاد سے زیادہ ہیں تا آخر فصل مطالعہ کیجئے پھر دیکھا جاوے کیسے بڑے بڑے عہد و عدہ اسماعیل کی اولاد کی نسبت اس فصل میں یشیا کی ہیں نہ جسمی فقط بلکہ روحی قدسی حکمی درس ۱۳ میں ہے کہ سارے تیرے فرزند ہاجر کے خداوند سے تعلیم پاوینگے اور درس ۱۷ میں اوس فصل کی ہے کہ اونکی راستبازی خدا کی طرف سے ہوگی دیکھو تنبیہ و ازدہم اطلاع نوزدہم مقدمہ سوم کو مجھی زیادہ کیا پولوس کے دو عورتوں کا تمثیل مثل نامہ عبرانیان وغیرہ کو دیکھتا ہوں اوس سے صاف ظاہر ہے کہ غیر تاویل ایسے نامناسب الفاظ پولوس مقدس کے نہیں جو اس فصل ۴ گلتیوں میں ہیں لیکن اس سے پہر بھی بہت سے امور ظاہر ہوئے ایک تو موید نہونا تورات کے احکام کا جو موید نہیں دوسری کوہ سینا کا حال جو فصل ۳۳ سفر مثنی میں نسبت اہل اسلام ہے تیسرے کعبہ کی بزرگی اور تسلیم فصل ۵۴ یشیا بحق اہل اسلام کہ عجب خوبی کے اوصاف اہل اسلام کے ہیں مفسرین والفضل ماشہدت بہ الاعداء ۱۲

فصل دوم

مخفی نرہے کہ پولوس مقدس درس ۱۰ فصل ۵ نامہ ہذا میں خدا کی بادشاہت اسلامیہ کا انتظار کرتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ بت پرست بدست وغیرہ خدا کی بادشاہت میں داخل نہوں گے اور بے شبہ زمرۂ اولیا کے سوا جو مسلمان حسب آیت اللہ ولی الذین آمنوا کے دلی ہیں گو خدا کی بادشاہت اسلامیہ میں داخل ہو سکتا ہے

باب یازدہم

اسکے نامہ کی پیشین گوئی میں مشتمل ہے دو فصل پر

فصل اول

مخفی نرہے کہ درس ۱۰ فصل اول نامہ ہذا میں امید کا ذکر ہے جو مقدسون کے لئے ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ تمہارے دل کی تکمیل ہو جاوے کہ تم بھجو کہ اوسکے بلانے میں کیا امید ہے اور اوسکے جلال والی میراث جو مقدسون کے لئے ہے کیا ہی دولت ہے اسکی شرح نامہ عبرانیون میں ہم سفصل دولت اسلامی ہے کرینگے ان شاء اللہ تعالیٰ مثل مشہور ہے **مصرعہ** تصنیف را مصنف نیکو کند بیان ۰ پس جو مطلب نامہ عبرانیون کا ہے وہی مضمون کا ہے

فصل دوم

واضح ہو کہ درس ۵ فصل ۵ نامہ ہذا میں ہے کہ کسی حرامکار ناپاک یا لالچی جو بت پرست ہے مسیح اور خدا کی بادشاہت میں میراث نہیں ہے اور ظاہر ہے کہ یہ بادشاہت خدا وہ زمانہ اسلام ہے اور یا بالخصوص مہدی اور مسیح کا بھی زمانہ بادشاہت اسلام ہے

باب دوازدہم فیلیپیون کے نامہ اول کی پیشینگوئی مین واضح ہو کہ نامہ ہذا مین مسیح کا بارد گر آنا لکھا ہی اور وہ موقوف ہی خدا کی بادشاہت اسلامیہ پر پس التزاماً اسمین دولت اسلامیہ کی خبر نکلی **باب سیزدہم** فیلیپیون کے نامہ دوم کی پیشین گوئی مین واضح ہو کہ درس ۱۶ و ۱۷ افصل ۲ نامہ ہذا مین سبت کا ذکر ہے اور اوسکا ذکر مین نبی سبتی علیہ السلام کی تعظیم متضمن **باب چہاردہم** پیشین گوئی اول خط تسلیقیون پر شبہ نہ ہے کہ درس ۱۳ فصل ۳ و درس ۱۵ و ۱۶ افصل ۴ و علی ہذا افصل ۵ کتاب ہذا مین مسیح کے بارد گر آنیکا ذکر ہے اور مسیح کا بارد گر آنا حسب درس ۲۲ فصل ۴ نامہ اعمال بغیر تشریف آوری حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نہین ہو سکتا پس یہ خبر مستلزم اس پیشینگوئی کو ہوئی **باب پانزدہم** پیشینگوئی نامہ دوم تسلیقیون مین واضح ہو کہ درس ۵ فصل اول نامہ ہذا مین بادشاہت خدا سے مطلب بسلطنت اسلامیہ ایک مقرری بات ہی **باب شانزدہم** پیشینگوئی نامہ اول تمطاؤس مین واضح ہو کہ درس ۳ باب دوم نامہ ہذا مین ہر کہ ہمارے نجات دینوالے خدا کے آگے بھی خوب پسندیدہ ہی کہ وہ چاہتا ہی کہ سارے آدمی نجات پاوین اور یہ تعلیم فصل ۳ نامۂ اعمال کی موافق فصل ۱۲ انکوین سے ماخوذ خاص زمانہ اہل اسلام سے کافۃ للناس کی امت کے لئے مستعلق ہی اور مسیح خدا کی بادشاہت کے میانجی مقرر مین یعنی درمیانی جیسے نامۂ عبرانیون مین ہے اور درس ۴ افصل ۶ نامہ ہذا مین مسیح کے بارد گر آنیکی خبر ہے اور وہ مستلزم حسب فصل ۳ کتاب اعمال کے حضور علیہ السلام کی خبر کو ہے اور درس ۳ فصل ۴ نامہ ہذا مین روح حق حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور روح باطل ابن مسلیہ و دجال وغیرہ کے مابین تمیز خوب لکھی ہے کہ روح حق کا نکاح سے منع نکریگا اور باطل ہم نکاح کو اوٹھا دیگا **باب ہفتدہم** نامۂ دوم تمطاؤس کی پیشین گوئی مین واضح ہو کہ فصل ۳ نامہ ہذا مین اون مثل ابن مسلیہ کذاب بے ایمانون کا ذکر ہے جو ہوسٹی شہوت پرست و زر دوست لاف زن گھمنڈ کو کفر بکنوالی مان باپ کو بیحرمت کرنیوالے ناشکر ناپاس وغیرہ بدمعاشیون سے بھری ہوئی ہے اور درس نہم مین فرماتا ہی کہ پر آگے وہ نہ بڑھین گے سو اسطے کہ اونکی نادانی سب پر ظاہر ہو جاویگی چنانچہ صدیق نے اونکو تبیخ کیا کہ اونکی نادانی سب پر ظاہر ہوگئی اور فصل ۴ مین بارد گر مسیح کے آنے مین التزام دولت اسلامیہ کی خبر کا ہی **باب ہیجدہم** طرطوس کے نامہ کی پیشین گوئی مین واضح ہو کہ درس ۱۳ فصل ۲ نامہ ہذا مین مبارک امید اور بزرگ خدا کے زمانہ مین یہ زمانہ اسلام ہی دوسری مسیح کے بارد گر آنے مین التزام خبر دولت اسلامیہ کا ہے

باب نوزدہم پیشین گوئی نامہ فیلیپون مین واضح ہو کہ بکبل یعنی حکم خدا کے ہے اور عمدہ ترین حکم خدا سے ذکر حضرت حضور علیہ السلام ہی پس درس ۱۳ مین لفظ انجیل متضمن اس خبر کو ہے

باب بستم نامۂ عبرانیون کی پیشین گوئی مین یہ نامہ سراسر پیشین گوئی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام مین ہی اور نیز بارد گر آمد مسیح مین بھی ہی جبکہ امام مہدی علیہ السلام صاحب زمانہ قیام کے مسیح خلیفہ ہونگے جیسے تتمیہ چہارم اطلاع بست و دوم ہو فصل ۹ و اخیال سے ظاہر ہے کمال تدقیق کے ساتھ مین اور اوسکی تفصیل مین ایک کتاب مجلد درکار ہی مگر مختصر حوالہ اوسکا دیکر بعض اشارات ہم کرتے ہین جس سے ظاہر ہو کہ بڑی علم کی کتاب ہی نہ جیسے عوام کا خیال ہے بلکہ ایسی تحقیق و تدقیق کی کتاب ہی کہ بدون دریافت مطالب کتاب مذکور کے کتب مقدسہ منزلہ کے اکثر مطالب حقی قرآن مجید کے بعض مطالب سمجھنے دشوار اسواسطے یہان پر کہ بطور اختصار ہم شرح بیان کرتے ہین جیسے تفصیل کے ساتھ ہمنے جداگانہ اسکی شرح لکھی ہی اور اس کتاب کے مضمون بالخصوص فصل اول کی بہت مشکل ہین چنانچہ بطرس بھی فصل ۳ نامہ دوم مین اوسکی اشکال کے معترف ہین اسمین نبی سبتی کی زیادہ تعریف ہی کہ درس ۸ فصل ۴ مین مطابق ترجمہ انگریزی کے ہی کہ جیسس یعنی عیسی نے تو آرام نہ پایا (بلکہ سنگ سزا دیہود کے لئے ہوئی) تو آرام دہندہ سبت کی ضرورت ہوئی اور حسب درس ۴ و ۲ فصل ۳ کتاب اعمال کے اوس پیغمبر کی نسبت جو امین تشریف بری مسیح و بارد گر مسیح کے آنیکی گوئی پیغمبر نہین گذرا جسنے پیشین گوئی کی ہو تو اس نامہ کی فصل اول کے درس اول مین انہین عظیم الشان نبی کی نسبت پیشین گوئی کا ذکر ہے تو ہمکو مناسب ہی کہ اس باب بستم کو سات تحقیق پر مشتمل کرین **تحقیق اول** واضح ہو کہ مطابق درس ۲۱ و ۲۲ فصل ۳ کتاب اعمال کے فصل اول نامہ ہذا کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان شروع کرتے ہین کہ سارے انبیا (خصوصاً والا کی) پیشین گوئی کی ہے بالآخر مسیح نے پیشین گوئی کی ہے پھر مسیح کی علمت کا بیان کرتے ہین جس سے حضور کی عظمت مسیح پر ظاہر ہو کہ فوقیت ہمیشہ کی بزرگی ظاہر ہو نہ کہ ادنی پر پس واضح ہو کہ باب اول مین اوسکی اوس نبی اعظم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت مطالعین کی نظر مین خوب وجہ سے ظاہر فرماتے ہین کہ خدا جسنے اگلے زمانہ مین نبیون کے وسیلہ باپ دادون سے بار بار و طرح بطرح سے کلام کیا کر حسب درس ۲ و ۳ فصل ۳ کتاب اعمال کی کوئی نبی نہین گذرا جسنے حضور کی پیشین گوئی نکی ہو دیکھو اس مقام پر مقدمہ دوم و سوم و چہارم کسقدر حضور نبی سبتی کی نسبت پیشین گوئی کی ہے جو حسب درس ۲۰ فصل ۷ انکوین کے اولاد اسماعیل مین حضرت مادر ما محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نسبت وعدہ مین جو حسب فصل ۱۲ و ۱۳ کی مطابق فصل ۱۸ اسفر مثنی مین موعود مین دیکھو تحقیق ہفتم اس باب کو پس ابتدا سے اوس فوز کی امید کا تذکرہ کرتے ہین ان آخری دنون مین ہمسے یعنی خلیفہ مہدی کے وسیلہ بولا جنہون نے طرح بطرح سے خدا کی بادشاہت اسلامیہ کی نسبت پیشین گوئی کی اور درس ۷ فصل ۲ متی مین قریب کر کے کہا بخلاف اسرائیلی بادشاہت کے جو بارد گر آنے مین مسیح سے قائم ہوگی جسکا وقت حسب درس ۷ فصل اول اعمال کے مسیح نے نہین بتلایا دیکھو اس مقام پر اس مقدمہ چہارم کو ابتدا سے اور نامہ دوم پطرس کی فصل ۳ کے درس ۳ و ۴ مین کہا گیا ہو کہ آخری دنون مین ہنسی ٹھٹے کرنے والے آوینگے اور کہینگے کہ اوسکے آنیکا وعدہ کہان اور درس ۸ فصل ہذکر مین جواب فرمایا کہ ایک دن خدا کے نزدیک ایک سال کا ہوتا ہی یعنی اس نظر سے مسیح کا آنا اگرچہ اہل زمین کی نظر سے بعید ہی پر خدا کی نزدیک بعید نہین اب مسیح کے اوصاف بیان کرتا ہی جنکا دریافت کرنا ضروری ہی تو مسیح علیہ السلام کے اوصاف دو قسم

کے ہیں ایک فروتنی کی جو پہلے مرتبہ کے آنیسے متعلق ہیں دوسری سلطنت وعظمت کی جو بار دگر آنیسے علاقہ رکھتی ہیں اور ابتدا میں فصل پنجم تنبیہ کتاب ہذا و فائدہ مسیحی و پنجم مقدمہ اول میں ظاہر کیا گیا ہے کہ واجب الوجود وہ ہستی مطلق ہے اور اوسکا مظہر اول مسمی بروح اعظم ہے جسکی ستر ہزار یعنی بکثرت وجودات و بروزات ہیں کہ وہ عالم ارواح ہیں ملک ہیکل اور عالم شہادت میں ہر شاہ کے مقدمہ ہیں اور ہر درجہ کے لئے ستر ہزار لسانات ہیں کہ وہ ملائک کروبیہ ہیں اور عالم شہادت میں وہ متقین اہل اسلام ہیں اور ہر لسان کے لئے ستر ہزار لغات و کلمات ہیں اور مسیح کے مقتدی ہیں امام مہدی کے اور مسیح کو کلمہ کہتے ہیں پس مسیح علیہ السلام بھی ایک کلمہ ہیں کلمات مذکورہ سے جنکی حقیقت کی بعد عالم بقیہ عالم ارواح و عالم مثال و عالم شہادت کا ظہور ہے پس اس نظر سے سوا اسی وجہات و لسانات کے عام عالم ارواح وہ نے حقیقت مسیح بالعبد میں ظہور کیا پس اس نظر سے فرماتا ہے جسنے کہ یعنی مسیح ساری چیزوں کا وارث کیا یعنی بار دگر آنے میں جیسے ظہور تقریح مصنف فرمایگا اور جسکو وسیلہ سے عالم یعنی سوا اسی وجہات و لسانات کے عام ارواح و مثال شہادت بنائے یعنی مسیح کی حقیقت کے وسیلہ سے ۴ وہ اوسکے جلال کی رونق اور اوسکی ماہیت کا نقش ہو کے سب کچھ اپنی قدرت کے کلام سنبھالتا ہے یعنی سنبھالیگا جبکہ مہدی علیہ السلام سے حسب درس ۱۴۰ و ۱۴۱ فصل ۷ کتاب دانیال کے سلطنت و حشمت اونکو ملیگی دیکھو تنبیہ چہارم اطلاع بست و دوم مقدمہ سوم کہ وہ آپ ہی ہمارے گناہوں کو پاک کر کے بلندی پر جناب عالی کے داہنے ہاتھ جا بیٹھا یعنی مہدی کے خلیفہ ہونگی ۵ وہ فرشتوں سے جو کلمہ کے مابعد پیدا ہوئے جو اونکی تعداد حسب درس ۷، ۱۰ مزبور ۸ کے ہوں گے دیکھو تنبیہ دوم اطلاع ہفتدہم مقدمہ سوم کو کہ مراد اونسے مہدی ہیں جو آدم کے تعداد و ساجد ہوئے اسقدر بزرگ تر ہیں جو آدم سے مبارک میں اوسکی نسبت بہتر خطاب پایا خطاب کا بیان کرنا ہی کیونکہ اوسنے فرشتوں میں سے کسکو کب کہا کہ تو میرا بیٹا ہے میں آج ہی تیرا باپ ہوا جبکہ مہدی علیہ السلام کا یہ مقولہ حسب درس ۲، مزبور ۲ کے مسیح کی نسبت ہوگا دیکھو تنبیہ دوم اطلاع ہفتدہم مقدمہ سوم کو اور پھر یہ کہ میں اوسکا باپ ہونگا اور وہ میرا بیٹا ہوگا دیکھو درس ۲۶، ۲۷ مزبور ۸۹ کو تنبیہ یازدہم اطلاع ہفتدہم مقدمہ سوم میں کہ بسبب خلیفہ ہونیکے مسیح کے جو امام مہدی کے ہوں گے امام کا یہ مقولہ بطور حاصل محاورہ اپنی وقت کے ہوگا ۶۔ اور جب پہلوٹے کو دنیا میں پھر لایا یعنی عزیز کو بار دگر لاویگا تو بصورت مہدی کہیگا کہ خدا کے سب فرشتے یعنی ساری جاندار و عالم زمینی اوسکو سجدہ کریں یعنی تعداد ہوں دیکھو مزبور ۸ مذکور کو اور خود فرشتوں سے مراد بتلاتا ہی جو درس ۱۰۴، ۱۱۰ میں مذکور ہیں جو تنبیہ سیزدہم اطلاع ہفتدہم مقدمہ سوم میں منقول ہے ۷۔ اور فرشتوں کو یوں فرماتا ہے کہ وہ اپنے فرشتوں کو ہواؤں و اپنے خادموں کو آگ کا شعلہ بناتا ہے یعنی شہاب بناتا ہے دیکھو تنبیہ سیزدہم اطلاع ہفتدہم مقدمہ سوم کو ۸۔ گریٹے کی نسبت یعنی خلیفہ مہدی کی نسبت دیکھو درس ۱۲ فصل ۱، آیات ایام اول مندرجہ مجموعہ قورات کو جو مسیح کی نسبت بذریعہ داؤد فرماتا ہے کہ اے خداوند تیرا تخت ابتک ہے راستی کا عصا تیری بادشاہت کا عصا ہے ۹ تو راستی سے الفت اور ناہدی سے عداوت رکھی اس سبب سے اے خداوند تیرے خدا نے خوشی کے تیل سے تیرے شریکوں کی بہ نسبت تجھے زیادہ مسوح کیا ہے دیکھو تنبیہ یازدہم اطلاع ہفتدہم مقدمہ سوم کو ۱۰۔ اور یہ کہ اے خداوند تو نے ابتدا میں زمین کی نیو ڈالی اور آسمان تیرے ہاتھ کے کاریگری ہیں ۱۱۔ وہ مٹ جاوینگے پر تو باقی ہے اور وے سب یعنی مسیح کے دشمن ہودی پوشاک کی طرح پرانے ہونگے اور چادر کی طرح تو انہیں لپیٹے گا اور وے بدلجائینگے پر تو وہی ہے اور تیرے برس جانے نہ گئے دیکھو مزبور ۱۰۲ کو درس ۲۵ سے تنبیہ سیزدہم اطلاع ہفتدہم مقدمہ سوم کو ۱۲۔ پھر اوسنے فرشتوں میں سے جسنے مراد صحابہ ہیں کس سے کبھی کہا کہ تو میرے دہنے بیٹھ جب تک کہ میں تیرے دشمنوں کو تیرے پانوں کی چوکی کروں دیکھو مزبور ۱۱۰ کو تنبیہ سیزدہم اطلاع ہفتدہم مقدمہ سوم میں کیا وے سب منکر روحیں نہیں جو نجات کے وارثوں کی خدمت میں بھیجے جاتے ہیں وجبکہ مسیح اس رتبہ کے ہیں تو فصل دوم میں فرماتے ہیں اسلئے چاہئے کہ اون باتوں پر جو سنے ہیں اور بھی دل لگا کر غور کریں تا ایسا نہ ہو کہ ہم کہوں جو مقدمہ مستقبل میں بہ نسبت حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا ہی ۲ چونکہ وہ کلام جو فرشتوں کی معرفت ہم پر بہ دوسری حضرات انبیا کیا گیا مضبوط رہا اور ہر ایک عدول اور نافرمانی نے واجبی بدلا پایا ۳۔ تو ہم کیونکر بچینگے اگر اتنی بڑی نجات سے غافل رہیں جسکا بیان پہلے خداوند یعنی مسیح سے ہوا اور سننے والوں سے ہم پر ثابت ہوا ۴ خدا آپ اون نشانوں کرامتوں و طرح طرح کے معجزوں و روح قدس کی بٹی ہوئی نعمتوں سے اپنی مرضی کی موافق گواہی دیتا رہا کہ خدا کی بادشاہت والی حضرت احمد تشریف لانیوالی ہیں دیکھو ان جازن مقدمات کتاب ہذا کو اوسنے اوس مستقبل کو جسکا ذکر ہم کرتے ہیں فرشتوں کے اختیار میں نہیں چھوڑا ملائک سے مراد کروبیہ ہیں جو مسیح سے بالا ہیں ۵ کیونکہ یعنی داؤد نے گواہی دیکر کہیں فرمایا یعنی زبور شستم میں مدح حضور صلے اللہ علیہ وسلم ہیں اور مہدی علیہ السلام ہیں جو برور حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور مہدی علیہ السلام ہیں جو برور حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہیں کہ انسان یعنی داؤد کیا ہی کہ تو اوسکی یاد رکھے یا انسان کا بیٹا یعنی مسیح نسل داؤد کہ اوپر مقدمہ مستقبل ختم المرسلین علیہ السلام میں نگاہ کرے تو نے اوسکا یعنی مسیح کا مرتبہ ملائک یعنی کروبیہ سے تھوڑا کم کیا کہ مسیح کلام ہیں لسان وہ روح اعظم کے کہ مسیح در اصل لسان وجہ روح اعظم مہدی کی روح سے پیدا ہوئی ہیں جیسے باب اول انجیل یوحنا سے باب چہارم اس مقدمہ میں گذرا کہ مسیح کلمہ ہیں اس کلام سے مسیح کا ارشاد ہے ترجمہ آیت ولہ یجعل لہ من قبل سمیا کی موافق کہ یحیی کی مثل پہلے کوئی نبی نہیں گذرا پردہ جو خدا کی بادشاہت میں داخل ہے یحیی سے اعلی ہے اور تنبیہ چہارم اطلاع بست و دوم میں معلوم ہوا کہ اسکی وجہ روح اعظم حضور مہدی صلی اللہ علیہ وسلم سے مسیح کو عزت و حشمت و سلطنت ملیگی کہ ہنوز وہ نہیں ملی اور چونکہ مدحون سابقہ مسیح کی نسبت فرماتے ہیں کہ جو مذکور ہوئیں کہ وہ موقوف ہیں خدا کی بادشاہت کے آنے پر جیسے باب پنجم اس مقدمہ میں درس ۱۴ سے تا آخر فصل ۳ کتاب اعمال سے ظاہر ہوا تو بطابق فصل اول فرماتے ہیں کہ تو نے جلال و عزت کا تاج اور سر پر کھا یعنی مسیح پر اور اپنے ہاتھ کے کاموں پر اوسکو

اختیار بخشا ۸- تو نے بہت کچھ اور سکے قدموں کے نیچے کیا ہی اس حالت میں کچھ اور سکے تابع میں لایا تو اوسنے کوئی شے چھوڑی کہ اوسکے تابع نکی ہو لیکن ابتک ہم نہیں دیکھتے کہ سب چیزیں اوسکی تابع کی گئی ہوں تو اسنے امور جو مسیح کی نسبت مذکور ہوئی اونمیں سے کسیکا نشان بھی ابتک مسیح میں نہ تہا ۹- مگر اسقدر دیکھتے ہیں جسکا درجہ کروبیوں سے کچھ کم نہ تہا یعنی یسوع کی کہ اوسنے موت کی اذیت کے سبب جلال و عزت کا تاج پایا کہ وہ خدا کے فضل سے سب آدمیوں اپنی امت کے لئے موت کا مزہ چکھے ۱۰- کیونکہ اوسکو جسکے لئے سب چیزیں ہیں یعنی ایک وقت میں ہونگی اور جسکے وسیلہ ساری چیزیں ہیں یہ مناسب تہا کہ جب فرزندوں کو جلال میں لاوے تو اونکی نجات کے پیشوا کو اذیتوں سے کامل کرے الحاصل ناآخر فصل مسیح کی شفاعت کا بیان اپنی اوس امت کو جنہوں نے کفر نہیں کیا پس فصل سوم میں نتیجہ فرماتی ہے پس اے بہائیو جو اسمانی دعوت میں شریک ہو یعنی اسلامی دعوت میں جسکے شریک ہونا چاہئے ہو اوس رسول اور سردار کاہن مسیح یسوع پر جسکا ہم اقرار کرتے ہیں غور کرو کہ وہ اوسکے روبرو جسنے اوسے مقرر کیا امانت دار تہا جس طرح موسیٰ بھی اپنے سارے گھر میں تہا ۳- بلکہ موسیٰ سے اسقدر زیادہ عزت کی لائق سمجھا گیا جسقدر گھر سے گھر کا مالک زیادہ عزت دار ہوتا ہے ۴- کہ ہر ایک گھر کا کوئی نہ کوئی بنانیوالا ہے پر جسنے سب کچھ بنایا سو خدا ہے ۵- اور موسیٰ تو اپنے گھر میں خادم کی طرح دیانت دار رہا کہ اون باتوں پر جو ظاہر ہونے کو تہیں گواہی دی جیسے فصل ۸ سفر مثنی وغیرہ میں حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی نسبت مفصل گواہی دی دیکھو فصل نجم اطلاع چہارم کی سات تنبیہ ۱ تا ۶- پر مسیح بیٹی کی مانند اپنے گھر کا مختار ہا اور اوسکا گھر ہم ہیں بشرطیکہ اپنی ہمت اور امید کے فخر کو آخر تک قائم رکھیں کہ اوسی امید کا پہلا رشتہ مسیح میں جسب فصل نہم دانیال کے گنے والا تہا جنکی نبوت وجود آدم سے ہزار ہفتم میں ہونیوالی تہی جیسا روح قدس مزبور ۹۵ میں یہودی کی بربادی کا ذکر کرکے جو درمیہ غیر قوموں کے ہوئی خواہ امت مقتصدہ زمانہ اسلامیہ کی فلاح کے زمانہ نسبت جو درس ۲۷ فصل دہم اس نامہ میں قریب کرکے فرماتی ہیں جیسے مسیح نے بھی درس ہذا فصل مہتمی میں قریب کرکے فرمایا ہے بخلاف سلطنت اسرائیلیوں کے جو مسیح سے قایم ہونیوالی ہے جس وعدہ کو سارہ انیس سو سال تمریہ کے قریب زمانہ مسیح سے گذرے اور اب تک نہ آیا ۷- اسواسطے یہوشع فرماتا ہے کہ اگر آج تم اوسکی آواز سنو ۸- اپنے دلوں کو سخت نکرو جس طرح بیابان میں آزمایش کے دن غضب انگیزی کے وقت ہوا ۹- جس وقت تمہارے باپ داروں نے مجھے پرکہا اور چالیس برس میرے کام دیکھتے رہے ۱۰- اسلئے میںنے اوس نسل سے ناراض ہوکے کہا کہ اون لوگوں کے دل ہر وقت گمراہ ہوتے ہیں انہوں نے میری راہوں کو نہیں پہچانا ۱۱- چنانچہ میںنے اپنے غصہ میں قسم کہائی کہ میرے ارادہ میں داخل نہوں گے کہ زمانہ باراول تشریف آوری مسیح میں وہ ایمان نہ لاویں گے جیسے فصل ۱۴ کتاب اعداد موسیٰ و نمبر ۹ و ۱۴ میں ہے ۱۲- خبردار اے بہائیو کہ تم میں سے کسی میں بے ایمانی کا برا دل نہو جو زندہ خدا سے پھر جاوے ۱۳- بلکہ تم ہر روز جب تک آجکے دن کا ذکر ہوتا ہے جو ہزار ہفتم زمان پیدائش آدم سے ہے آپسمیں ایک دوسرے کو نصیحت کرو تاکہ تم میں سے کوئی گناہ کے فریب سے سخت نہو جاوے ۱۴- کیونکہ ہم مسیح میں شریک ہوئے بشرطیکہ اپنی شروع کے اعتماد کے آخر تک قائم رکھیں ۱۵- جب یہ کہا جاتا ہے کہ آج اگر اوسکی آواز سنو اپنے دلوں کو سخت نکرو جیسے غضب انگیزی کے وقت ہوا ۱۶- کیونکہ وہ کون تہے جنہوں نے اوسکی آواز سنی اور غضب انگیز نہ تہے جو سارے جو موسیٰ کے وسیلہ مصر سے نکلے ۱۷- اور وہ کن لوگوں سے چالیس برس تک ناراض رہا کیا اونسے نہیں جنہوں نے گناہ کیا اور اونکی لاشیں بیابان میں پڑی رہیں ۱۸- اور کن کی بابت قسم کہائی کہ وہ میرے آرام میں داخل نہونگے مگر اونکی جنہوں نے نافرمانی کی ۱۹- اور ہم دیکھتے ہیں کہ وہ بے ایمانی کے سبب داخل نہوسکے کہ مسیح پر ایمان نہ لائے **فصل ۴**- پس جبکہ اوسکے آرام میں داخل ہونیکا وعدہ ہزار ہفتم کا باقی ہے تو چاہئے کہ ہم ڈریں تا نہو کہ تم میں سے کوئی پیچھے رہجاوے ۲- کیونکہ ہمیں بھی خوشخبری دی گئی جیسے مسیح وحواریوں کے وسیلہ جیسے اس مقدمہ میں مفصل ہوئیں یہ جو کلام انہوں نے سنا اونکو کچھ فائدہ بخش نہوا کہ سننے والوں میں ایمان کے ساتھ ملا نتہا ۳- کیونکہ ہم جو ایمان لاتے ہیں آرام میں داخل ہوتے ہیں کہ آرام میں داخل ہونا ایمان لانیسے عبارت ہے مثل پولوس کے جو مسیح پر ایمان لاکر جیسا اوسنے کہا کہ میںنے اپنے غصہ میں قسم کہائی کہ یہ لوگ میرے آرام میں داخل نہونگے اگرچہ دنیا کی بنیاد سے ساری کام ہوچکے تہے جیسے مزبور ۹۵ میں ہے ۴- کہ اوسنے ساتویں دن کی بابت کہیں یعنی درس ۴ فصل دوم تکوین میں یوں فرمایا اور خدا نے اپنے سارے کاموں سے ساتویں دن آرام کیا ۵- پہر اس مقام میں بھی کہ میرے آرام میں داخل نہونگے پس اسمیں بظاہر مخالفت ہے تو اوسکو رفع کرتے ہیں کہ ساتویں دن کے آرام میں داخل کرنیسے مطلب ساتویں ہزار وجود آدم میں ایمان میں داخل ہونیسے اشارہ ہے اور تنبیہ میں قسم کہائی کہ میرے آرام میں داخل نہونگے وہ مسیح پر ایمان نہ لانیکے اشارہ سے ۶- پس جس حال میں داخل ہونا بعضوں کے لئے اوسمیں باقی ہے اور وہی جنکے لئے خوشخبری دی گئی تہی وجود مسیح سے بے ایمانی کے سبب داخل نہوئی بسبب وعید مذکور کے ۷- پہر وہ ایک روز خاص ہزار ہفتم مقدس ٹہراتا ہے جسے آج کا دن کہتا ہے چنانچہ وہ اتنی مدت بعد داؤد کی معرفت مزبور ۹۵ وغیرہ میں جیسے تنبیہ شانزدہم اطلاع ہفتم مقدمہ سوم میں گذرا فرماتا ہے جیسا کلہا کہ آج اگر اوسکی آواز سنو تو اپنے دلوں کو سخت نکرو ۸- سو اگر یہوشع نے اونکو آرام میں داخل کیا ہوتا جو ہزار شششی کے وسط میں تہی تو اوس وقت کے بعد دوسرے دن کا جو ہزار ہفتم ہوتا ہے ذکر نکرتا ۹- حاصل کلام خدا کے لوگوں کو ایک سبت کا ماننا ہے کہ اوسکے آرام میں داخل ہوویں ۱۰- کیونکہ جو اوسکے آرام میں داخل ہوا وہ بھی اپنے کاموں سے فراغت پائی جیسا خدا اپنے کاموں سے ۱۱- پس آؤ ہم کوشش کریں کہ اوس آرام میں داخل ہوویں تا ایسا نہو کہ اوس نافرمانی کے نمونہ پر کوئی عمل کرکے گر پڑے کہ وہ ختم الزبیا پر ایمان نہ لائے ۱۲- کیونکہ خدا کا کلام زندہ و تاثیر کرنیوالا اور ہر ایک دو دھاری تلوار سے تیز تر ہے اور جان و روح اور بند بند اور گودی گودی کو جدا کرکے گذر جاتا ہے اور دل کے خیالوں اور ارادوں کو جانچتا ہے ۱۳- اور کوئی مخلوق

اوس سے چھپی نہیں بلکہ جس سے ہمکو کام ہی سب کچھ اوسکی نظر میں کہلا ہوا اور بے پردہ ہی ۱۴- پس جس حالت میں ہمارا ایک ایسا بزرگ سردار کاہن جو افلاک سے گذر جاتا خدا کا بیٹا یعنی مسیحا کا خلیفہ یسوع ہی تو چاہئے کہ ہم اپنے اقرار پر ثابت رہیں کہ جو اوسنے فرمایا ہی کہ خدا کی بادشاہت نزدیک ہی جیسے درس ۱۷ فصل ۴ میں ہی اور سوا اوسکے بادشاہت خدا حضرت احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نسبت بہت کچھ فرمایا ہے اوسکو سچ نہیں ۱۵- ہمارا ایسا سردار کاہن نہیں جو ہماری کمزوریوں پر دردنہ سکے بلکہ ایسا جو ساری باتوں میں ہماری مانند آزمایا گیا پر اوسنے گناہ نکیا ۱۶- اسلئے آؤ کہ ہم فضل کے تخت کے پاس دلیری کے ساتھ جاویں تاکہ ہم پر رحم ہو اور فضل جو وقت پر مددگار ہو حاصل کریں اور یہ تخت فضل حضور صلی اللہ علیہ وسلم چار خلفا کا ہوجسکا فصل ۴ میں کاشفات یوحنا میں ذکر ہے مخفی نرہے کہ درس ۸ فصل ۱ میں ترجمہ انگریزی میں جیسس کرکے لکھا ہوا ہی جو خاص یسوع کا انگریزی میں ترجمہ ہی تو دیکھو اس مقام پر پادریوں کے ظلم کو کہ پہلے تو تفسیر دینمیں مراد اوس سے خلاف سیاق وسباق کے پوشع سے رکھی جنہوں نے ہزار ارام قوم ہود کو بعد موسی کے دیا تھا پھر محرفین نے دوسری ترجموں میں کسی نے یوشع کسی نے یشوع اور کسی میں یشوع بسین مثلثہ کرکے یا خدا کی پناہ اس ظلم وستم عجیب تحریف سے ظاہر ہوئی جس ہزار ہفتم کی حد تک فصل ۴ و ۲ مکاشفات یوحنا میں سے ظاہر ہی کہ اول آپ اوسکے وجود خداوند چار خلفا ہوا اور اوسکے بعد خروج دوم یاجوج ماجوج اہل اسلام کے اطراف پر ہوا وہی مشابہ ہی جیسے مقدمہ ششم سے ظاہر ہوگا وحسب قرآن مجید ومزبور نود وفصل سوم نامہ دوم پطرس کے ایک روز جو چند روزوں سے ہزار سال کا ہوتا ہی اور وہ ہزار سال زمانہ اسلام کا گذر گیا اب ناحق نصاری گرجاؤں میں ملینیم مقدس ہزار ہفتم کے آنیکی دعائیں کرتے ہیں **تحقیق دوم** فصل ۵ سے اس نامہ کی باتوں میں جانا چاہئے کہ فصل ۵ نامہ عبرانیوں میں یسوع کی تشبیہ ملیک سالم حضرت علیہ السلام سے ثابت کیجاتی ہی جس سے ظاہر ہو کہ یسوع علیہ السلام پہلی مرتبہ آنیوالے آچکے پس فصل ۶ میں فرماتا ہے اسواسطے مسیح کی پہلی باکی باتیں چھوڑکر کمال کی طرف چل جاویں جنکی نسبت پہلی مرتبہ باتیں بتلائی جاتی ہیں کہ وہ کاموں سے توبہ کرنی اور خدا پر ایمان لانا اور بپتسموں کی تعلیم اور ہاتھ رکھنے اور مردوں کے جی اوٹھنے اور ہمیشگی کی عدالت کی نیو دوبارہ نڈالیں کہ یہ باتیں مسیح کی نسبت مقرر ہوئی تھیں وہ سب لوگ تھیں یہانتک کہ عدالت دائمی اسلامی کی پیشین گوئی کی نیو ڈالی گئی اس مقام سے یہود کے بہکاؤ سے مطابق تفسیر سورۂ بنی اسرائیل کے اہل کہ ناحق حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے خواستگار ایسے امور کے ہوئے جسکا جواب یہی تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نشانات سے یہ امور نہیں جیسے ظاہر ہوگا اور زمانہ اسلام میں ہر ایک مسلمان خدا کو جانیگا حاجت کہنے کی نہیں جو پہلے تھا پس تا درس ۱۰ ایہود کی قوم نصاری کو نصیحت کرکے درس ۱۱ سے فرماتے ہیں لیکن ہم چاہتے ہیں کہ تم میں سے ہر ایک کامل امید کے واسطے آخر تک وہی کوشش ظاہر کیا کرے ۱۲- تاکہ تم سست نہو جاؤ بلکہ اوسکے پیرو ہو جو ایمان وصبر کی راہ سے وعدوں کو وارث ہوئے ۱۳- کہ خدا ابراہام سے وعدہ کرتے ہوئے جب کسی کو اپنے سے بڑا نہ پایا کہ اوسکی قسم کھاوے تو اپنی ہی قسم کھاکر کہا ۱۴ - یقیناً میں تجھے برکتیں پر برکتیں دونگا یعنی وسیلہ اولاد اسحاق سے نبی برنبی ہوں گے جیسے خبر شارح ہم مقدمہ دوم میں مفصل بیان ہوا اور تیری اولاد کو نہایت بڑھاؤنگا اور تیری نسل کو آسمان کے تاروں اور دریا کے کنارہ کی ریت کی مانند بڑھاؤنگا اور تیری نسل اپنے دشمنوں کے دروازہ پر قابض ہوگی اور تیری نسل سے زمین کی غیر قومیں یعنی روسیہ برکت پاوینگی جیسے درس ۷ فصل ۲۲ تکوین میں ہی دیکھو خبر شارح ہم مذکور کو کہ یہ پیشین گوئی اولاد اسحاق کو ہی دگواسحاق کی اولاد چند مرتبہ شامیں آئی مگر بطور معاودۂ کثرت یہ الفاظ نہیں ۱۵- اور وہ یوں ہی صبر کرکے اوس وعدہ تک پہونچا ۱۶- فی الحقیقت لوگ بڑی کی قسم کھاتے ہیں اور ثابت کرنیکے لئے انمیں ہر ایک قضیہ کی حد قسم ہی ۱۷ پس خدا اوس ارادہ سے کہ وعدہ کے وارثوں پر بمقضو طاہر کرے اپنی مرضی کی بے تبدیلی ظاہر کرکے قسم کو درمیان میں لایا تاکہ دو چیزوں سے ایک وعدہ نبوت اولاد اسحاق ودوسری اولاد سے جو بے تبدیلی ہیں جنمیں خدا کا جھوٹا ہونا ممکن نہیں ہم جو پناہ کے لئے دوڑے ہیں کہ اوسی امید کو جو سامنے رکھی گئی ہی قبضہ میں لاویں پوری تسلی پاویں یعنی جس سے ساری گرانی بدولت اسماعیل برکت پاوین ۱۹- کہ وہ امید ہماری جان کا لنگر ہے جو ثابت اور قائم اور پردہ کے اندر داخل ہوتا ہی جہاں یسوع جو ملک صدق کے طور پر ہمیشہ کے لئے سردار کاہن ہی ہمارے واسطے داخل ہوگیا یعنی بارگاہ میں جبکہ داخل ہوں گے اب فصل ۷ میں مسیح کی تشبیہ حضرت علیہ السلام سے دیکر درس ۱۳ سے فرماتے ہیں کہ جسکو قوم لاوی سے نہیں ۱۴- کہ ظاہر ہے کہ ہمارا خداوند یہود ابن یعقوب سے بطور تبعیت نکلا اور موسی نے اوس فرقہ کی نبوت کی بابت کچھ نکہا پس فصل ۸ اسفرشتی کی نبی کی پیشین گوئی بنی اسرائیل کے بھائیوں کی کسی طرح سے متعلق مسیح سے نہیں ہوسکتی الحاصل جبکہ مسیح لاوی کی اولاد سے نہیں اور شریعت موسوی کے یہود کو کامل نہ بنایا مگر اک بہتر امید درمیان داخل ہوئی جسکے وسیلہ سے خدا تک یعنی زمانہ خدا کی بادشاہت اسلامیہ تک پہونچ سکتے ہیں اور وہ درمیانی دو عہد کے عیسی ہیں تو اوسکا کہنا ماننا ضرور ہی جو بات اسلام کی پیشینگوئی کی گرگئی ہیں۔

تحقیق سوم چونکہ عہد اولاد سارا نمونہ عہد اولاد ہاجر تھا اور بادا ول نے مسیح سے وہ منقطع ہوگیا تو احکام عتیق پرانی واحکام عہد جدید نئی ہونے مقرر ہوئے اور احکام عیسوی درمیان ہیں ان دو عہدوں کے لازم آئی تو درس ۱۸ و ۱۹ فصل ۷ نامہ عبرانیوں میں فرماتی ہیں کہ شریعت موسوی کے بعد ایک بہتر امید آئی جسکے مسیح درمیانی ہیں جسکے وسیلہ سے عہد جدید تک پہونچ سکتے ہیں اور درس ۱۱ فصل ۸ میں فرماتے ہیں کہ مسیح نے اسقدر بہتر خوبی پائی جسقدر بہتر عہد کے درمیانی ہیں یعنی عہد جدید اسلامی سے کم اور عہد عتیق تورات سے بڑھکر اور درس ۷ میں فصل ۸ کے فرماتے ہیں کہ اگر پہلا عہد یعنی دوسری زمانہ کے لئے بے عیب ہوتا تو مطابق درس ۳۱ فصل ۳ عہد میکے پھر اتا کیوں کہا جاتا اور نئے عہد کی تلاش نہوتی پس جبکہ اوسکو پرانا کہا لابد جدید

اوسکو ناسخ ہوا یعنی پورا کرنے والا اور وقت بتلانے والا اس جگہ سے فصل ۳۱ مذکور میں افریم و راحیل کی ہر بلوی کا ذکر ہے وہ قریب زمانہ مسیح کا سمجھنا چاہئے کہ مسیح سنگ سر زاویہ یہود و اسرائیل کے لئے تھا اور جہان اونکی آبادی کا اعادہ شادی کا ذکر ہے وہ زمانہ اہل اسلام کا ذکر ہے جسمین اولاد افریم بن یوسف سے مثل عبداللہ بن سلام کی قوم مشرف باسلام ہوکر شاد و آباد ہوئی نقل عبارت موجب تطویل کتاب ہذا ہے **تحقیق چہارم** فصل نہم نامہ عبرانیان کے بیان مین اس فصل کا خلاصہ یہ ہے کہ پہلے عہدمین ایک خیمہ تھا اور جسمین شمعدان و میز و نذر کی روٹیان تھین یہ قدس کہلاتا اور دوسرا پردہ قدس الاقدس کہلاتا اوسمین سونیکا مجمردان تھا (حقیقت خاتم الولایت مسیح سے اشارہ تھا) اور عہد کا صندوق تھا جو چاروں طرف سونے سے مڑھا تھا (کہ سونا حقیقت خاتم ولایت مسیح سے اشارہ تھا) اور اوسکے اندر عہدنامہ کی تختیان تھین جسمین حضور خاتم الانبیاء والمرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف اشارہ تھا کیونکہ عہد تحقیق تمین سبت کی تعظیم بجالاتا بنظر نبوت حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہزار ہفتم وجود آدم مین مقرر تھا پس اس مقام سے حدیث مین ہے کہ مین محل نرین کے اندر پیٹنے والا ہون تو جب تک وہ سونیکا محل حقیقت مسیح سے اشارت ہے نکلتا قدس الاقدس حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا تشریف لانا نہو سکتا تھا پس خیمہ اشارہ زمانہ سابق عہد موسوی سے ہے کہ جب تک وہ قایم رہتا مسیح نہ آتو اور جب تک سونیکا صندوق کہ حقیقت مسیح سے اشارہ ہے نہ کہلتا زمانہ بادشاہت خدا اسلامی نہ آسکتا تھا کہ حسب درس ۸ فصل ۵ کتاب خروج کے خیمہ کا نمونہ اور اوسکے لوایم بنای تھے کہ چار حلقہ سونیکے چار طرفا کی طرف اشارہ تھے جو صندوق کے چاروں طرف تھے کہ وہ صندوق اون چار حلقون سے اوٹھایا جاتا تھا اور امام حسنؑ اور امام حسینؑ کی صورت کے دو کروبی سونے کے کنارہ کے سرپوش کے دونون کنارون مین بنا ہوئے تھے جو اس سے اونکی شہادت کی طرف اشارہ تھا جو امت کے لئے کفارہ ہوئی اور شمعدان جسمین شاخ چہ بقیہ عشرہ مبشرہ کی طرف اشارہ تھا اور سات چراغ اشارہ سات پیشوایان گونصاری سے تھا جو اسلام لاکر پیشین گوئی اسلام تھے جنکا ذکر فصل ۴ مکاشفات یوحنا مین ہم کرین گے کہ وہ سات روحین سات کلیسا کی تھی کہ بلعم و بیاء و جور و جبیر و عداس وعاش ولیعش تھے وہ تورات و انجیل سے واقف تھے اور اہل مکہ کے غلام تھے وخود پولوس بیان کرتے ہین کہ پہلے پردہ کے اندر داخل ہونیکے لئے یہود کی قربانیان مقرر تھین اور صندوق کے اندر تک پہونچنا قربانی مسیح بغیر ممکن نہتا پس صندوق کے اندر پہونچنے کے لئے مسیح کی قربانی ہوئی چنانچہ درس ۱ مین فرماتے ہین کہ آنیوالی نعمتون کا سردار کاہن یعنی پیشین گو مقرر ہوا سطالعین فصل ہم کو غور کرین **تحقیق پنجم** فصل دہم نامہ ہذا مین فرماتے ہین جسکا حاصل یہ ہے کہ شریعت یعنی موسوی آنیوالی نعمتون کی پرچھائی ہے یعنی عہد جدید اسلامی کی جو زمانہ پولوس کے نتلا ہتا جسکی امید سے اور شریعت موسوی مین تو قربانیین بار بار گذرنا ہون کے رفع کے لئے گذاری جاتی ہین لیکن مسیح نے اپنی جان دیکر قربانی کری کہ عہد جدید قرانی کا سایا نجی ہو کہ اونکے مانے والون کے نجات ہو اور روح قدس بھی فصل ۳۱ یرمیاہ کی مطابق عہد جدید اسلامی کی گواہی دیتا ہے جب اوسنے کہا ۱۶ - کہ یہ وہ عہد ہے جو مین ان دنون کے بعد اونسے باندھونگا اور اونکی عقلون پر انہین لکھون گا ۱۷ - اور اونکے گناہون اور اونکی ناراستیون کو پھر کبھی یاد نکرون گا ۱۸ - اب جہان اونکی معافی ہے وہان گناہ کے لئے پھر قربانی گذرانا نہین یہ یقینا سی بات پولوس کی ہے کہ اونکی نا نجات منزل نہین جیسے خود درس ۸ فصل ۱۱ نامہ دوم قرنتیون مین فرماتے ہین کہ مین خدا کے الہام سے نہین لکھتا بلکہ اپنی فہم سے لکھتا ہون پھر درس ۱۹ فصل دہم نامہ عبرانیون مین فرماتے ہین پس اے بھائیو جبکہ ہمین دلیری حاصل کی کہ پاکترین مکان مین یسوع کے لہو سے داخل ہو دین ۲۰ - اوس نئی و حیتی راہ سے جو اوسنے پردہ سے ہو کر یعنی اپنے جسم ہی سے ہمارے لئے نکالی ۲۱ - جبکہ ہمارا سچا کاہن ہے جو خدا کے گھر کا مختار ہے (یعنی بار بار گذر تشریف آوری مین ہوگا جبکہ خد الصورت مہدی اپنا مختار بنا دین گے ۲۲ - تو آؤ ہم سچے دل سے اور کامل ایمان کے ساتھ اور اپنے دلون پر اونکے الزام سے پاتے کئے جاکر اور اپنے بدن کو صاف پانی سے دھو کر ۲۳ - اپنی امید کے اقرار کو مضبوطی سے تھامے رہین کیونکہ وہ جسنے وعدہ کیا وفادار ہے پھر بعد چند و چنین کے بعد درس ۳۶ سے فرماتے ہین تمہین ضرور ہے کہ صبر کرو تاکہ تم خدا کی مرضی پر عمل کرکے وعدہ کے پھل حاصل کرو ۳۷ - کہ اب تھوڑی سی مدت ہے کہ آنیوالا آویگا اور دیر نکریگا ۳۸ - اور راستباز ایمان سے جیتا رہیگا اور اوس سے راضی نہوگا ۳۹ - پر ہم اونمین سے نہین جو ہلاک ہونیکے لئے ہٹ جاویں بلکہ اونمین سے ہین جو جان بچانیکے لئے ایمان لاتے ہین یعنی حضرت احمد علیہ السلام اپنے نام کی مطابق تشریف لاکر جزا و سزا دہندہ ہین جیسے فصل ۹ استثنا مین موسیٰ کا اور فصل ۱۲ یوحنا مین مسیح کا مقولہ گذرا **تحقیق ششم** فصل ۱۱ نامہ ہذا مین امید اسلام پر بخشہ کرتا ہے اور شالمین امید آیندہ پر گذشتون کو ایمان و امید سے لاتا ہے تو درس ۸ سے فرماتا ہے ایمان سے ابرہام نے جب بلایا گیا مان لیا اور اوس جگہ چلا گیا جسے وہ میراث مین لینے کو تھا اور باوجود یکہ نجانتا تھا کہ کدہر جاتا ہے نکلا ایمان سے اوسنے اوس وعدہ کی سرزمین مین یون مقام کیا جیسے کہ وہ سرزمین اوسکی نہتی کہ اسحاق و یعقوب سمیت جو اوسکے ہمتا تھے اوس ہی وعدہ کی وارث تھے جسمین ان رہا کیا ۱۰ - کہ وہ ایسے شہر پانیکا امیدوار رہا جسکی بنیادین ہی اور اوسکا بنانیوالا اور بنا نیوالا خدا ہے (جیسے فصل ۲ و ۲ دانیال مین اسلامی دولت کو خدا کی بادشاہت سے تعبیر کیا ہے) ۱۱ - ایمان سے سارہ نے بھی حاملہ ہونیکی طاقت پائی اور عمر گذرنے پر حنی اسلئے کہ اوسنے وعدہ کرنیوالے کو سچا جانا تھا ۱۲ - سو ایک سے (یعنی ابراہم سے) اور وہ بھی مردہ سا تھا آسمان کے ستارون کے مانند بے نہایت اور دریا کے ریت کی مانند بیشمار پیدا ہوئے ۱۳ - یہ سب ایمان مین مرگئے اور وعدون کو نہ پہونچے پر دور سے انہین دیکھا اور مقتنع ہوئے اور سلام کہا اور اقرار کیا کہ ہم زمین پر پردیسی ہین (تا آنکہ داؤد نے بھی کہا ہے کہ ہم پردیسی ہین) ۱۴ - کہ ایسی جو باتین کہنے والے ہین صاف ظاہر کرتے ہین کہ ہم ایک وطن ڈھونڈتے ہین

۱۵۔ اگر اوس ملک کو جس سے وہ نکل آئے تھے پھر یاد کرتے تو وہاں انہیں پھر جانیکی فرصت تھی ۱۶۔ پر اب وہ ایک بہتر ملک کے جو آسمانی (اسلامی) ہے مشتاق ہین سو خدا اونسے شرماتا نہیں کہ اونکا خدا کہلاوے کیونکہ اوسنے اونکے لئے ایک شہر تیار کیا (یعنی کہ اسلئے صد فصل ۱۲ و ۱۳ آیتون کے دوبارہ ابراہیم نے حج کیا اور دعا کی **تحقیق ہفتم فصل ۱۲** نامہ ہذا مین بلحاظ خلاصہ فرماتا ہی جو اول فصل مین درس اول سے کہا تھا کہ خدا نے ابتدا سے طرح بطرح سے وحید کو مسیح کی صورت پیشین گوئی اسلام فرمائی ہے پس جبکہ گواہونکا اتنا بڑے ابر نے ہمین آگیرا ہے تو ہم بھی ہر ایک بوجھ اور اوسکا جو ہمکو فوراً گناہ آثار کے برداشت کے ساتھ اوس دوڑ مین جو ہمارے سامنے آپڑی ہی دوڑین (یعنی زمانہ ہزار ہفتم تازگی بخش دولت اسلامیہ کا آنیوالا تھا جو درس ۱۹ فصل ۳ کتاب اعمال مین وعدہ کیا گیا تھا اور دوسرا زمانہ درس ۲۰ فصل ۳ مذکور مین مسیح کے آنیکا فرمایا ہی تو اوسکی نسبت درس ۱۲ فصل ۱۲ نامہ ہذا مین فرماتا ہی اور یسوع کو جو ایمان کا شروع و کامل کرنیوالا ہی تکتے رہین جسنے اوس خوشی کے لئے جو اوسکے سامنے تھی (اسلامی) شرمندگی کو ناچیز جان کے صلیب کو سہا اور خدا کے تخت کے دہنے ہاتھ جا بیٹھا یعنی زمانہ مہدی مین تخت مہدی کے دہنے ہاتھ مسیح ہون گے اور درس ۱ فصل ۴ کتاب اعمال سی ہی کہ عیسیٰ بادگر فرور آوین گے مگر اوسوقت تک نہین آسکتے جب تک سارے انبیا و بالخصوص موسیٰ کا فرمودہ فصل ۱۸ استثنا کا پورا نہو کہ برادران اسرائیل سے تیرا نہو کہ برادران اسرائیل سے تیرا نہ اونکی اولاد سے نبی مثل موسیٰ نہ آلین یعنی اسماعیلیون مین سے حضور صلے اللہ علیہ وسلم نہ آوین وہی درس ۱۰ فصل ۱۲ نامہ ہذا مین یاد دلاتا ہے کہ تم اوس پہاڑ تک نہین آئے جسے چھوتے نہ اوسکی دہکتی آگ و کالی بدلی اور تاریکی اور طوفان ۱۹۔ اور نرسنگے کے شور اور کلام کی آواز کے پاس جسے سنے والونے سنکر درخواست کی کہ یہ کلام پھر ہمسے نکہا جاوے ۲۰۔ کیونکہ وہ اوسکے حکم کو جو دیا گیا برداشت نکر سکے کہ اگر کوئی جانور اوس پہاڑ کو چھووے تو پتھر سے رد کیا جاوے یا بہالے جاوے ۲۱۔ اور وہ جو نظر آیا وہ ایسا ڈراونا تھا کہ موسیٰ بولا مین خوف اور لرزان ہون ۲۲۔ بلکہ تم صیہون کے پہاڑ اور زندہ خدا کے شہر مین جو آسمانی یروشلم ہے (یعنی مکہ مین کعبہ) اور لاکہون خوشیون کے ۲۳۔ بلکہ اونکی عام جماعت کے بیچ مین اور پہلوٹھی کلیسیا مین یعنی اہل اسلام جنکے نام آسمان پر لکہے ہین اور خدا کے پاس جو سب کا حاکم ہے اور کامل کئی ہوئی ارواحونکی روحونکے پاس گویا یہ کلام پولوس شرح ہے فصل ۱۸ و ۳۳ سفر مثنی کے کہ فصل ۱۸ مین فرمایا ہی کہ جو تنے کہا اے بنی اسرائیل وہ تنے سنا تمہارے لئے اس بات کے لئے کہ ہم ایک نبی سے فرماوین اور وہ تنے کہا ایک نبی مثل موسیٰ بنی اسرائیل کے بہائیون یعنی اسماعیلیون سے نہ بنی اسرائیل کی اولاد سے ہم برپا کرین گے تم اوسکی سنیو کہ جیسے **مضمون تنبیہ پنجم** فصل ۱۰ اطلاع پنجم مقدمہ سوم مین گذرا ارشاد فرمایا اور فصل ۳۳ سفر مثنی مذکور مین ہی کہ خداوند سیناسے آیا جو مکہ کے پہاڑ کا نام بقول پولوس کے جیسے فصل ۱۰ نامہ گلتیون مین بیان ہوا اور سعیر کی سیر کو گیا یعنی بصری بن خارجین یوائیل بن سعیر بن اسحاق مین اور فاران یعنی مدینہ کے جنگل مین آ ٹہیرا اور اوسکے ساتھ دس ہزار قدوس تھے جیسے تنبیہ ہفتم **فصل ۱۰ اطلاع پنجم** مقدمہ سوم مین مفصل ہوا پہر درس ۳۴ فصل ۱۲ نامہ ہذا مین پولوس کہتے ہین اور یسوع کے جو نئے عہد (یعنی اسلامی) کا درمیانی ہے اور اوس چھڑکے ہوئے ہولی جو ہابیل کی نسبت سی بہتر باتین بولتا ہی پاس آئے ہو (یعنی مسیح پر ایمان لائے ہو) ۲۵۔ دیکہو تم اوس فرمانوالے سے غافل نہ ہو کیونکہ اگر وہ بہاگ نکلے جو اوس سے جو زمین پر فرماتا ہے یعنی طور پر موسیٰ کے زمانہ مین) تو ہم بھی اگر اوس سے جو ہمین آسمان پر سے فرماتا ہی منہہ موڑین کیونکہ بہاگ نکلین گے ۲۶۔ اوسکی آواز نے زمین کو اوسوقت ہلا دیا (یعنی یہود و نصاریٰ کو جبکہ طور پر وعدہ ختم المرسلین کا آیا گیا پر اب اوسنے یہ کہکے وعدہ کیا کہ پہر ایکبار مین نہ فقط زمین کو بلکہ آسمان کو بہی ہلا دونگا دیکہو اس مقام پر درس ۱۰ فصل ۲ یوئیل کو اطلاع بست و چہارم مقدمہ سوم مین اور نیز درس ۷ فصل ۲ و درس ۲۱ فصل ۳ حجی کو اطلاع سی و دوم مقدمہ سوم مین اور درس ۲۷ فصل ۱۲ نامہ ہذا مین فرماتے ہین) اور یہ عبارت کہ پہر ایکبار اس بات کو ظاہر کرتی ہی کہ وہ چیزین جو ہلائی جاتی ہین بنائی ہوئی چیزونکی مانند ملمعا مین تاکہ وہ چیزین جو ہلنے کی نہین باقی رہین (حجی) قائم رہین ۲۸۔ پس ایسی بادشاہت کو جو ٹلنے کی نہین پاکے ہم فضل کہین جس سے خدا کی بندگی پسندیدہ طور پر اوب اور دینداری کے ساتھ کرین ۲۹۔ کیونکہ ہمارا خدا ہیسم کرنیوالی آگ ہی **ف** یہ زمانہ استیلای یاجوج و ماجوج کا ہی جسمین قرآن کے سمجھنے کی چرچہ بہت ہی کم ہو جائیگی اور بہت کچہ کم ہو گئی ہی گو الفاظ خوان بکثرت ہین اس وجہ ایسی عمدہ تحقیقات ہی جو اس زمانہ مین نوکر ہین غافل رہین اور توجہ اہل اسلام ایسی تحقیقات کی طرف بہت ہی کم ہی اور زیادہ اس سے کم ہونیوالی ہی **باب بست و یکم** پیشین گوئی نامہ یعقوب مین۔ واضح ہو کہ درس ۵ باب دوم اس نامہ مین اہل اسلام کی نسبت ہی کہ ای میری پیاری بہائیو سنو کیا خدا نے اس جہان کے غریبون کو نہین منتخب کیا کہ وہ ایمان مین دولتمند اور اوسکی بادشاہت جسکا اپنے پیار کرنیوالون سے وعدہ کیا وارث ہوون جیسے فصل ۳ و ۴ و ۵ یعنی وظیفہ مین اسلامی بادشاہت کا حال گذرا **باب بست و دوم** پہلے خط پطرس کی پیشین گوئی مین اسلام کی نسبت۔ مخفی نرہے کہ فصل اول کتاب اعمال مین ہی کہ مسیح نے قبر سے نکلکر چالیس روز تک خدا کی بادشاہت کی ہونیکی خبر دی جو زمانہ اہل اسلام مقرر ہی تو درس ۳ فصل اول اس نامہ مین فرماتا ہی کہ ہمارے خداوند یسوع مسیح کا خدا اور باپ مبارک ہو جسنے ہمکو اپنی بڑی رحمت سے یسوع مسیح کے مردون مین سے جی اوٹہنے کی باعث زندہ و بنے کے لئے سر نو پیدا کیا ۴۔ تاکہ ہم وہ ذوزوال اور ناپاک اور غیر فانی میراث جو آسمان پر تمہارے لئے کی گئی ہی پاوین یعنی بادشاہت آسمانی اسلامی اور خود پطرس نے درس ۱۹ سے تا آخر فصل ۳ کتاب اعمال کے دن کو فرمایا ہی کہ توبہ کرو تاکہ تازگی بخش ایام آوین اور یسوع مسیح کو پہر بہیجے اور آسمان سے عیسیٰ نہین آسکتے جب تک پیلپر اسماعیلی نہ آوین جنکی ساری انبیا خبر دی گئی ہین پس تازگی بخش ایام حضور ختم المرسلین کے ہوی

وہی فصل ۵ نامہ اول ہیں فرماتے ہیں کہ بزرگوں سے جو مسیح کے جلال کے منتظر ہیں التماس ہے کہ اوسوقت تک گلہ کی پاسبانی کرو کہ گڈریوں یعنی نبیاؤں کا سردار تشریف لاوے تب تم جلال کا ایسا تاج پاؤ گے جو مرجھاتا نہیں جیسے درس ۴ ہیں ہے کہ وہ اہل حق کو ایام تازگی بخشنے ہیں **باب بست و سوم** پیشین گوئی نامہ دوم پطرس ہیں اسلام کی نسبت یہ نامہ گویا خلاصہ ہے نامہ عبرانیوں کا یہ نامہ اہل اسلام کے مقدمہ کے حالات ہیں غریب و غریب ہے پہلی فصل ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت پیشین گوئی ہے اور دوسری فصل ہیں مسلمین کفار کے وغیرہ کی مذمت ہیں ہے اور تیسری فصل ہیں بعض اہل اسلام و پیرؤں کا ذکر ہے اور یہ نامہ بھی بنام نیلس و گلیلیہ و کپدوقیہ و ایشیا و بطونیہ کے مسافروں کی ہے جیسے نامہ اول سے اونکا نام عبرانی اور اسکی فصل اول ہیں بعد سلام کے جو درس اول و دوم ہیں اسکے ہے درس ۳ سے بیان فرمایا ہے جسکا حاصل یہ ہے کہ ہر تقید ہیں دو اعتبار ہیں ایک اطلاق خدائی دوسری تفقد عبدیت تو مسیح ہیں بھی دو اعتبار ہیں اوسکے اعتبار اول کی قدرت سے ہمیں سب چیزیں جو زندگی و دینداری سے تعلق رکھتے ہیں اوسکی پہچان سے عنایت کیں جسنے ہمکو اپنے جلال و نیکی سے بلایا ۴ جسکے وسیلہ نہایت بڑی و قیمتی وعدہ ہمکو دیئے گئے (دیکھو مسیح نے ابتدائے نبوت سے اسلام کی پیشین گوئی جیسے درس ۱۰ فصل ۴ متی ہیں خدا کی بادشاہت اسلامیہ کی پیشین گوئی کی اور وسلمانیں بہت کچھ خدا کی بادشاہت اسلامیہ کی پیشین گوئی کی اور بالآخر قبر سے نکلکر چالیس روز حواریوں پر ظاہر ہو کر حسب درس ۳ فصل اول کتاب اعمال کے خدا کی بادشاہت اسلامیہ کی پیشین گوئی کرتے رہی جس سے بڑکر قیمتی وعدہ دوسرا نہیں ہو سکتا اور فارقلیط روح قدس کے نزول کی ہی حواریوں پر خبر دی اور اسرائیلی بادشاہت کی ہی خبر دی جو مسیح سے بارگر انہیں قایم ہوگی اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو درخت حیات کر کے فصل دوم و سوم تکوین ہیں فرمایا ہے اور شریعت احمدی کو شجرہ نیک و بد کی پہچان یعنی درخت شریعت فرمایا لیگیا ہے) تاکہ تم اونکے وسیلہ اوس گندگی سے جو دنیا میں بری خواہش کے سبب سے چھوڑ کر طبیعت الٰہی ہیں شریک ہو جاؤ (کہ بادشاہت الٰہی اسلامی پاؤ ہیں) ۵- پس اسواسطے تم اپنی طرف سے کمال کوشش کر کے اپنے ایمان پر نیکی اور نیکی پر عرفان ۶- اور عرفان پر پرہیزگاری اور پرہیزگاری پر صبر اور صبر پر دینداری ۷- اور دینداری پر برادرانہ الفت (جو درس ۱۹ فصل ۱۹ سفر متنی ہیں برادران اسرائیلی ہیں بنی کی وجہ سے نہ اونکی اولاد ہیں الفت حاصل ہو) اور برادرانہ الفت پر محبت بڑھاؤ ۸ کہ یہ چیزیں اگر تم میں ہوں اور بڑھتی ہی جاویں تو تمکو ہمارے خداوند یسوع مسیح کی کامل پہچان حاصل کرنیکے لئے غافل اور بے پھل نہونے دیں گے (کیونکہ مسیح کے بارگر آمد خدا کی بادشاہت اسلامیہ کے بعد ہونی ہے جبکہ تنزل اہل اسلام ہیں حسب فصل ۲۴ متی کے ہو تو اوسکی مدد کے لئے مسیح کا آنا بارگر ناگہان ہو) ۹- پر جسکے پاس یہ چیزیں نہیں ہیں وہ اندھا ہے اور آنکھیں بند ہے اور اپنے اگلے گناہ نیکو دھوئے ہوئے جانے کو بھول بیٹھا ہے ۱۰- اسلئے اے بھائیو زیادہ تر کوشش کرو کہ تمہاری بلاہٹ و برگزیدگی ثابت ہو کیونکہ اگر تم ایسا کرو گے تو کبھی نہ گروگے ۱۱- بلکہ تم ہمارے خداوند و نجات دینوالے یسوع مسیح کی ابدی بادشاہت ہیں بڑی عزت کے شامل کئے جاؤ گے (جسکا ہونا بارگر خدا کی بادشاہت اسلامیہ کے بعد مقرر ہے دیکھو فصل ۷ دانیال کی پس پطرس اونکوان دو عدد ان کو یاد دلانا فرض سمجھے کے درس ۱۹ سے فرماتے ہیں اور ہمارا بھی نبیوں کا کلام ہے جو زیادہ قایم ہے اور تم اچھا کرتے ہو جو یہ سمجھکر اسپر نگاہ رکھتے ہو کہ وہ ایسی ایک چراغ ہے جو اندھیری جگہ میں جب تک پو نہ پھوٹے اور صبح کا ستارہ (حضرت احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام تمہارے دلوں ہیں ظاہر نہو دیں روشنی بخشتا ہے ۲۰- یہ سب سے پہلے جانکو کہ کتاب کی پیشینگوئی آپ سے نہیں کہلئی ۲۱- کیونکہ نبوت کی بات آدمی کی خواہش سے کبھی نہیں ہوتی بلکہ خدا کے مقدس لوگ روح قدس کے بلوائے ہوئے بولتے تھے (اور فصل ۱۸ سفر متنی ہیں جھوٹے نبیونکی یہی خبر ہے جیسے ابن مسلم وغیرہ کی جو زنا وغیرہ بدمعاشی جاری کرنیوالے تھے تو فصل دوم اس نامہ دوم پطرس ہیں اونسے مطلع فرماتا ہے جو ہلاک ہونگے فصل دوم نامہ دوم پطرس پر جھوٹے نبی یہی اوس قوم میں (یعنی یہود میں تھے جیسے کہ جھوٹے معلم تم میں بھی ہونگے جو ہلاک کرنیوالی بدعتیں پردہ (نبوت) میں نکالیں گے اور اوس خداوند (حضرت احمدؐ) کا جسنے انہیں مول لیا (یعنی بعیت اسلام کر کے) انکار کرینگے اور آپ اپنے پر جلد ہلاکت لاوینگے ۲- اور بہتیرے اونکی شہوت پرستی کی پیروی کرینگے انکے سبب سے راہ راستی کی بدنامی ہوگی ۳- اور وہ لالچ سے باتیں بنا کر تمکو سوداگر کی طرح اپنے نفع کا سبب ٹھہراوینگے جنپر مدت کا فتویٰ جو ہوا (یعنی فصل ۱۸ سفر متنی ہیں) سو اونمیں دیر نہیں کرتا اور اونکی ہلاکت اونگھتی نہیں (یعنی صدیق کی شوکت کو نیاست ہوگی ۴- کیونکہ جس حال میں کہ خدا نے فرشتوں کو جب انہوں نے گناہ کیا (یعنی ہاروت و ماروت نے) نہ چھوڑا بلکہ تاریکی زنجیر نہیں بانہ ہا اور جہنم میں ڈال کے حوالہ کیا تاکہ عدالت کی دن تک اونکی نگہبانی ہو ۵- اور اگلی دنیا کو بھی نہ چھوڑا بلکہ طوفان کے پانی کو بے دینوں کے عالم پر بھیجکر نوح سمیت جو راستبازی کا منادی کرنیوالا تھا آٹھ کو بچا لیا اور ۶ سدوم و عمورہ کی شہروں کو خاک سیاہ کر کے اونہیں ڈبا دیا جو بے دینوں کی جرات کے لئے نمونہ بنا رہا ۷- اور راستباز لوط کو جو شریروں کی ناپاک چالوں سے دق ہوا تھا بچا لیا ۸- کہ وہ راستباز اونمیں رہکر اونکے بے شرع عملوں کو دیکھکر سنکر ہر روز اپنے جی کو شکنجے میں کھینچتا تھا ۹- پس خداوند دینداروں کو امتحان سے چھڑانا اور بے دینوں کو عدالت کے دن تک سزا کے لئے رکھنا جانتا ہے ۱۰- خصوصاً اونکو جو ناپاک شہوت سے جسم کی پیروی کرتے اور حکومت کو ناچیز جانتے ہیں ڈھیٹ اور خود پسند ہیں اور جلال والوں کو (یعنی اہل اسلام و اونکی کو دیکھو سورت احزاب کو) بدنام کرنے سے نہیں ڈرتے ہیں ۱۱- اگرچہ فرشتے جو زور آور اور قدرت میں اسنے بڑھکر ہیں خداوند کے آگے اپنر نالش کر کے لعنہ نہیں دیتے ۱۲- لیکن یہ اون جانوروں کی مانند جو ذاتی بے عقل ہیں اور شکار ہلاک ہونیکے لئے پیدا ہوئے ہیں اون چیزوں کی جنسے وہ ناواقف ہیں بدنامی کر کے اپنی خرابی میں ہلاک ہونگے ۱۳

وے اپنی بدی کا بدلہ پاوینگے کہ اے عیاشی کرنے جو ایک دن کی ہو خوشی جانتے ہین ۱۳ وے داغ ہین اور عیب ہین اور تمہاری سادہ کہانی کے اپنی دغا بازیون سے عیش و عشرت کرتے ہین ۱۴- اونکی آنکہین زنا سے بہری ہین اور گناہ سے رک نہین سکتے (یعنی سلیمہ وغیرہ جنہون نے زنا جائز کردیا تہا) بے قیام لوگون پر جال ڈالتے ہین اونکے دل لالچ مین مشتاق ہین وے لعنت کی اولاد ہین ۱۵- وے سیدہی راہ چہوڑکر بہٹکے ہوے ہین اور بصور کی بیٹی بلعام کی راہ پر ہوتی ہین جسنے ناراستی کی مزدوری کو عزیز جانا (جو موسی کی مقابل کہڑا ہوا تہا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو مثل موسی کہا ہو تو حضور کی مقابل مین سلیمہ وغیرہ کا کہڑا ہونا لازم ہوا) ۱۶- مگر اوسنے اپنی خطاکاری پر الزام پایا کہ بے زبان گدہے نے آدمی کی طرح بولکر اوس نبی کی دیوانگی کو روک رکہا ۱۷- وے سوکہے کوئے ہین وے بدلیان ہین جنہین آندہی دوڑاتی ہے ابدی تاریکی کی سیاہی اونکو لئی دہری ہی ۱۸- وے گہمنڈ کی بیہودہ بکواس کرکے انہین جو مگر اہون مین سے صاف بچ نکلے ہو جسمانی شہوتون اور ناپاکیون مین پہنساتے ہین ۱۹- وے اوسنے آزادگی کا وعدہ کرنے پر آپ خرابی کے غلام بنے ہین ۲۰- سو اگر وے خداوند (یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم) اور بچانیوالے یسوع مسیح کی پہچان کے سبب دنیا کی آلودگیون سے بچکر انہین ہرگز انہین اور مغلوب ہون تو اونکا پچہلا حال پہلے سے بدتر ہو چکا ۲۱- کیونکہ راستی کی راہ نہ جاننا اونکے لئے اس سے بہتر تہا کہ جانکر اوس مقدس حکم سے جو انہین سونپا گیا پہر جاوین ۲۲- پر تہ سچی مثل اونپر ٹہیک آئی ہو کہ کتا اپنی قے کی طرف اور دہوئی ہوئی سوری دلدل مین لوٹنی کو پہر گئی ہے **فصل سوم** اے عزیز دو مین تمہین اب یہ دوسرا خط لکہتا ہون اور دونون سے تمہارے پاک دل کو یاد دلانیکے طور پر اُبہارتا ہون ۲- تاکہ تم اون باتون کو جو مقدس نبیون نے پیشتر کہین اور اوس حکم کو جو ہمکے کہا کہ خداوند کے اور بچانیوالے کے رسول ہین یاد رکہو (اور درس ۱۲ فصل ۳ تا ۱۸ تک اسی سے بطرس کا قول منقول ہے کہ عیسی بار بار گرآوین گے مگر اوس وقت تک نہین آسکتے جب تک کہ انبیا کا فرمودہ کامل نہو کہ نبی برادران اسرائیلی مین یعنی اسماعیلیون مین مثل موسی پیغمبر آلیسن اور سب نبیون و سموئیل و ابراہیم نے اونکی پیشینگوئی کی دیکہو باب ششم مقدمہ چہارم کو) ۳- اور یہ پہلے جان رکہو کہ آخری دنون مین ہنسی ٹٹہے کرنیوالے آوینگے جو اپنی بُری خواہشون کی موافق چلینگے ۴- اور کہینگے کہ اوسکے آنیکا وعدہ کہان (یعنی بار بار گرآنیکا وعدہ کہان گیے اس موعد مین اہل یورپ بالخصوص جو اہل یورپ کہ طبیعت جزیرہ ہی کے قائل مین کہتے ہین اور مسیح کے بار بار گرآنے پر ہٹہا کرتے ہین) جیسے باپ دادے سوگئے سب کچہ جیسا خلقت کے شروع مین تہا ابتک ویسا ہی ہو تو رس دے سے جواب فرماتا ہی کہ وہ اسی ہوں گے کہ زمین طوفان نوح مین ڈوب چکی ہے اور ایک روز خدا کے نزدیک ہزار سال کا ہوتا ہی اور ہزار برس ایک دن کی تو ہنسی ٹٹہے کرنیوالے تو اوس روز کا انتظار کرین جسمین آسمان زمین تہہ ہون اور عدالت یعنی روز قیامت ہو جسکے نقصان سے آدمیسج بار دگر ہے اور جسے درس ہذا کے فرماتے ہین اور ہم نئے آسمان و نئی زمین کی انتظاری اونکو وعدہ کی موافق کرذمین جنہین باستمراری بستی ہی (یعنی زمانہ اسلام کی) ۱۴- اس واسطے اے عزیزو اون چیزون کے منتظر رہکر کوشش کرو کہ تم بے داغ اور بے عیب سلامتی کے ساتہ اوس سے پاے جاؤ **باب بست و چہارم** پیشین گوئی خطا اول یوحن مین واضح ہو جیسے فصل ۱۳ سفر مثنی مین نبی کاذب و نبی صادق مین فرق کیا گیا ہی کہ جو دروغ گو ہوگا وہ مارا جاویگا اور سچا اپنی موت سے وفات پاویگا اور فصل ۱۵ سفر مثنی مین بالخصوص ختم المرسلین علیہ السلام نبی اسماعیلی کی نسبت ہی سلامت رہنا لکہا ہی بس ویسے اوائل فصل ۴ نامہ ہذا مین فرق روح راستی حضرت احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام مین جنکا انتظار ہی اور روح باطل مثل دجال مین کرتا ہی کہ جو مسیح کا اوتار کرکے وہ روح راستی ہی اور جو انکار کرے وہ جہوٹے **باب بست و پنجم** خط دوم یوحن کی پیشین گوئی مین اور اس نامہ مین بہی راستی کی روح حضرت احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام و روح دروغ دجال مین فرق مذکور بہت ہی پر لشکر دجال و بعض نصاریٰ پر اگر اشتباہ ہو جاوے حق کا رہنین بالخصوص لشکر یاجوج، روس و ماجوج انگریز **باب بست ششم** پیشین گوئی نامہ سوم یوحنا مین - اس نامہ مین بہائی کی بڑی تاکید ہی بالخصوص نسبت آیندہ کے سچائی مسیح کی تعلیم کی بابت اور مطابق اوسکی عمدہ تصدیق بادشاہت اسلامیہ ہی **باب بست و ہفتم** یہود ابرا در یعقوب کی پیشین گوئی مین - واضح ہو کہ یہ نامہ اول سو آخر تک اہل اسلام کی پیشین گوئی ہین ہی چنانچہ درس سوم مین اوس نجات اسلامی کی بابت جو سب کے لئے ہے نصحت شروع ہی بالآخر مطابق فصل ۷ و داینال کے منکرین و کفار کے لئے نامہ ہذا کی درس ۱۴ مین کتاب اول درس سے جو ساتوین پشت آدم سو تہے ہلاکت بدولت نبی سبتی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نقل کرتا ہی اور آدم سے ساتوین پشت مین مقدس اول درس ہنوخ ہی اشارہ ہزار ہفتمی کی تقدیس کی طرف ہی پس فرماتا ہی دیکہو خداوند اپنی لاکہون مقدسون کے ساتہ آتا ہی ۱۵- تاکہ سبہونکی عدالت کرے اور سب بیدینون کو اونکی بیدینی کے سب کامون پر جو اونہون نے بیدینی سے کئے ہین اور ساری سخت باتون پر جو بیدین گناہگارون نے اوسکی مخالفت مین کئی ہین الزام دے اور یہی صفت حضور احمد صلی اللہ علیہ وسلم کی فصل ۳۳ سفر مثنی و فصل ۷ داینال و ۴۸ فصل ۱۲ یوحن انجیل و غیرہ مین لکہی ہی اور درس ۱۰ نامہ ہذا مین مسیح کے بار دگر آنیکا انتظار ہی جو سنکر خاص حضور علیہ السلام کی خبر کو ہی **باب بست و ہشتم** پیشین گوئی کتاب مکاشفات یوحن مین - یہ کتاب مکاشفات یوحن عجیب و غریب کتاب مقدمہ اہل اسلام مین ہی کہ ابتدا زمانہ اسلام سے لیکر تا زمانہ یاجوج و ماجوج کے اکثر امور کی تفصیل اسمین ہی اس پیشینگوئی ہی اور فیصلہ قطعی ہی حقانیت خداوند چراغ خلفاے اہل اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام اور نا حقیت بنی اصفر اہل یورپ کہنے مین کہ کس خوبی سے حضرات خلفا کی اسمین پیشینگوئی ہی اور فیصلہ قطعی ہی حقانیت خداوند چراغ خلفاے اہل اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام اور نا حقیت بنی اصفر اہل یورپ

دیا جوج والی روس و ماجوج کی نسبت اور چونکہ اسکی شرح ہمنے جداگانہ لکھی ہے اور یاجوج ماجوج کے حالات مقدمہ ششم ربنی اس کتاب مین مفصل کئی ہین یہان پر بطریق اقتضا کے کچھ اشارہ کیا جاتا ہے مشتمل ہے سات مکاشفات پر **مکاشفہ اول** یہ کتاب ۹۵ مسیحی کے قریب حسب فصل ۱ کتاب ہذا کے آخر یوناسر رومیہ یونانی الاصل کے عرصہ مین نازل ہوئی ہے کہ ہندو کے نام آخر یوناسر آخر قیصروں سے عبارت ہے جنکی سلطنت روس و رومیولوس سے چلی جنکی مایونانیہ تھی اوسکو حمل کیسکارہ گیا اوسکو دیوتا سے منسوب کیا اوس سے وہ دونون پیدا ہوئی اس وجہ سے ہندی کتابون مین یوناسر کرکے لکھا ہے یعنی یونانی ناپاک اول اونمین سیزر قیصر ہوا دوسرا اغسطس سیزر اطیبا یوس چوتھا کیلا کا جسکو ہندی مین آہٹر یوناسرون مین کلکی کہتے ہین پانچوان کلاویس چھٹا نیرو ساتوان گالبا اور اوتھو چند روزہ کا اعتبار نہین آٹھوان باٹیشین ہوا جسکے نام کے بعد ۶۶۶ فصل ۱۳ کتاب ہذا کے اخیر مین لکھے ہین اور ہنگام نزول اس کتاب مین پانچ مر چکے تھے اور چھٹے کا وقت تھا اور ساتوین کا زمانہ کم ہوا اور آٹھوان وہی مخربہ بیت مقدس سے اور رومیہ سلطنت سنہ ۲۱ مسیحی کے قریب دو حصہ ہوگئی تھے ایک مزبیہ دوسری مشرقیہ اور مشرقیہ کے اندر تین حصہ ہوگئے تھے سر کا پاد و شیا آرسینیہ اور مزبیہ پر نوبت بنوبت الارک گاتی سے الوین طبارہ دی تک دس پادشاہتین ہوئین جنہون نے سنہ ۶۱ مسیحی تک روم کو لتاڑا اور گیا رہوین سلطنت ہر قلی ہوئی کہ تینون حصص مشرقیہ پر قابض ہوگیا اوسکو خدا تعالے نے بدون حضور صاحب روز ہای قدیم صلے اللہ علیہ وسلم برباد کیا جیسے مفصل فصل ۷ و ۸ و ۹ دانیال مین ہے جنکی پادشاہت پادشاہت خدا کرکے ہے تو اس کتاب مین اون دس پادشاہون کو رومیہ کے دس سینگ کرکے فرماتا ہے اور دوم سات پہاڑون کے اندر ہے تو اونکو اونکی سات سر کرکے فرماتے ہین اور اس کتاب مین بائیس فصول ہین تو مفصول اول تین بطور تمہید کے ارشاد ہے اون سات کلیساؤن کو جو ایشیا مین اوسوقت مین تھے کہ جو آیندہ واقعات کو مانیگا اوسکو فلان فلان جزا ملیگی جنکا بیان آتا ہے اور وجود کے تختے کے ظہور مین الف بانا کی طرح سے حسبین الف اول ہے جسکو عبری مین الفا کہتے ہین اور یا جسکو عبری مین اومنکا کہتے ہین آخر ہے حضرت خاتم الانبیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الاولیا مسیح اول و آخر ہین تو کبھی مسیح اپنی صفت مین آپکو الفا و اومنکا کہتے ہین اور کبھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت کہتے ہین تو مسیح کے کلام مین بنظر حقیقت فصل اول مین کوئی امر دشوار سمجھنے کا نہین مطالعہ غور فرماوین اور فصل دوم مین افسس کے کلیسی کو ارشاد ہے جو شہر افسیس ہین تہا اور اب ویران ہے کہ تیرا صبر اور تیری مشقت مین جانتا ہون مگر تجھمین پہلی سی محبت نہین رہی یعنی نرہیگی اگرچہ نیلاقیون کے کاموں سے تو نفرت رکھیو جو نصاری شریعت کو لغو سمجھکر مخلی بالطبع رہتے تھے اگر تو توبہ نکریگا یعنی آیندہ کی باتین نمانیگا تو مین تجکو تباہ کردونگا چنانچہ اوسنے اسلام کو نمانا اور تباہ پڑا ہوا ہے اور فرماتا ہے مین کہ جو غالب ہوگا یعنی آیندہ کی باتین اسلامیہ مانیگا تو مین اوسکو درخت حیات سے جو فردوس کے بیچ بیچ ہے پہل کہانے دونگا اور درخت حیات حسب فصل دوم تکوین کی آیت نہم کے عبارت حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے ہے جو صاحب روز ہای قدیم کرکے فصل ۷ دانیال مین موعود ہین اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تسلیم موجب فردوس ہے اور پہل اوسکو نیک جزا ہے اور اوس سے یہ ظاہر نہین ہوتا کہ مسیح کو کچھ اختیار حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر ہو جسکی نفی فصل ۲ نامہ عبرانیون مین حسب مزبور ۸ کے ہے بلکہ اپنی امت پر اونکو اختیار ہوا کہ امت اسلامی سے مشرف کرین کیونکہ غالب سے ہر وہ شخص مراد ہے جو ایمان و اسلام قوم نصاری سے اختیار کرے اور سمرنا کے کلیسی کو ارشاد ہے کہ اگرچہ دکھ و مصیبت یعنی رومیہ سے تجھپر آوے چنانچہ دس آفتون سے وہ ستائی گئی پر تیرے لئے اجر ہے پر مین تجھے زندگی کا تاج دونگا یعنی خدا کے روبرو مطابق ۲ نامہ یعقوب و حسب ۲ س ۳ نامہ فصل دہم متی کے اوسکا مسیح کو اقرار ہوگا اور جو غالب ہوگا یعنی اسلام لاویگا وہ دوسری موت یعنی عذاب سے نقصان نہ اوٹھاویگا چنانچہ اوس شہر کے لوگ اکثر ایمان لائے تو وہ شہر اب تک آباد ہے جہان اکثر دہان اہل اسلام ہین اور مساجد وغیرہ اوسمین بہت ہین اور پرگس کے کلیسی کو ارشاد فرمایا تجھ مین بلعام باعور کی تعلیم ہے علی ہذا نیلاقیون کی تعلیم ہے تو توبہ کرو نہ تو اوسے تجلکو مین مارونگا اور جو غالب ہوگا کہ آیندہ کے اسلام کی باتون کو مانیگا اوسی من مخفی یعنی معرفت دونگا اور ایک سفید پتھر یعنی ہیرا قیمتی دونگا کہ عبارت جواسود سے ہے جو در اصل سفید تہا پر اوسے توبہ کی کہ اسلام لایا اور اب تک آباد ہے کہ دہان ہی اہل اسلام کی عملداری ہے اور تیواطیرہ کے کلیسی کو ارشاد ہے کہ جو غالب ہوگا یعنی آیندہ کی امور اسلامی مانیگا اور میرے کاموں کو آخر تک حفظ کریگا کہ جب اسلام آوے اسلام لائیو تو وہ لوہے کے عصا سے یعنی بزور مقابلون کو چکنا چور کریگا اور مین اوسے صبح کا ستارہ دونگا جو عبارت حضور صلے اللہ علیہ وسلم و مہدی سے ہے اور باب دوم مین ہے کہ سردوس کے کلیسی کو لکھ کہ جاگتا رہ یعنی بہ نسبت آیندہ کی باتون کے مگر وہ جاگتا نرہا کہ اسلام نلایا تو اب تباہ پڑا ہے اور جو غالب ہوگا کہ آیندہ باتون کو مانیگا اوسو سفید پوشاک پہنائی جائیگی کہ وہ نشان اسلام ہے اور فلادلفیا کے کلیسی کو لکھ کہ جماعت شیطان سے جو یہود مین اونسے خوف نکر مین تیری حفاظت کرونگا اور تیرا نام بیت اللہ رکھینگے چنانچہ دہان اسلام گیا اور اوسکا نام بیت اللہ ہے اور لاذ قیا کے کلیسے کو ارشاد ہے کہ نہ تو گرم ہے نہ سرد مین تجھے برباد کرونگا چنانچہ اسلام کے نہ لانیسے وہ برباد پڑا ہے مسیح فرماتے ہین اگر کوئی دروازہ کھولے مین اوس پاس آؤنگا اور جو غالب ہو یعنی آیندہ اسلام کے امور کو مانے مین اوسے تخت پر بٹھاؤنگا یعنی وہ مقدس ہوگا یہ تین باب تمہید تہے باب چہارم کی مکاشفہ ذیل مین شرح ہے **مکاشفہ دوم** فصل چہارم کی تفسیر مین کہ عہدہ فصل اسلام کی پیشینگوئی ہے

مخفی نرہے کہ فصل ۲ و ۳ وغیرہ دانیال سے ظاہر ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم صاحب روزہا قدیم بنظر اسکے ہیں کہ مظہر خاص و وجہ خاص روح اعظم ہیں جسکے عرش یعنی کار کو چہار ملک حامل ہیں پس اس فصل میں اسوجہ سے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خلیفہ ہیں اور خلیفہ بجای مستخلف ہوتا ہی تو حروح اعنی ب کے اوصاف ہیں وہ منسوب بحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بنظر فنا و بقا کئے جاتے ہیں جنکے ہزار سال بعد یاجوج والی روس و ماجوج اہل ستہیا کا خروج دوم ممالک اہل اسلام کے اطراف پر لکھا ہوا ورد مشاہدہ ہوتا ہی اور حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم صاحب کمان اعنی صاحب جہاد ہیں جس ذات پاک کی کمان کی نسبت فصل تہم تکوین میں کہا گیا ہی کہ جب تک کمان آدمی یعنی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کمان قیامت کی بادل نہ آوین گے اور ایسے ہی ہوا نہ یہ کمان جسکو قوس قزح کہتے ہیں وہ ایک معمولی شے پہلے طوفان سے نہی و بعد طوفان کے بھی آتی ہی اور فصل ۳۰ مکاشفات میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہزار سال کو جو ہزار ہفتم ہے قیامت مقدس کہا ہی اس مقام سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی کہ میں و قیامت تو ما مان ہی پر اپنے سبقت کی اور نیز حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی کہ جس وقت ای ابن حوالہ تو دیکھے کہ خلافت متنزل ہوئی موضع ذی طلول کو تو قیامت ایسی قریب ہی جیسے میرا ہاتھ تیرے سر کے اوپر اور وہ قیامت قریب پانسو سال کے اہل اسلام و نصاری کی جنگوں و ترکوں کے شور سے عبارت ہوی اور نیز ہزار سال تک شیطان کے لئے قید حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ سے تا خروج دوم یاجوج و ماجوج لکھی تہی وہ بھی یاجوج و ماجوج کے خروج دوم سے ممالک اہل اسلام کی اطراف پر ظاہر ہوگئے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ ہزار سال بعد میرے قیامت آویگی اوس سے یہ قیامت مراد تہی اور اس ہزار سال میں خلفا اور اربعہ کے بعد اہل اسلام میں جو میں عظیم بادشاہتیں ہوئی ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہی جیسے بخاری میں ام حرام سے سات آٹھ مقام پر منقول ہی کہ میں نے دیکھا اپنی امت کے لوگوں کو جو بادشاہوں کی مثال تختوں پر بیٹھے وہ چڑہے بحر خزر پر اور واجب کی انہوں نے یعنی جنت اور ام حرام نے عرض کیا کہ میں بھی انمیں ہوں ارشاد ہوا کہ تو دسکے اولوں میں سے ہے اور اول جو بحر خزر پر چڑہے امیر معاویہ تہے اور گو بنی امیہ نے ظلم بھی کیا مگر ایمان و اسلام سے نہ ڈگے جو ظلم عظیم ہے اس سے وہ مقصود ہیں اس مقام سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کے ظالموں اور غیر ظالموں کے جو قرآن میں ہی لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک و ما تاخر یعنی تاکہ بخشے تیری امت کے اللہ وہ گناہ جو درجہ تقدم کا رکھتے ہیں اور وہ جو درجہ تاخر کا رکھتے ہیں اور مظالم کا مرتبہ درجہ تقدم کا ہی اور غیر مظالم کا درجہ تاخر کا ہے اسکی تفسیر حدیث حج الوداع سے ظاہر ہوئی جیسے مشکوٰۃ میں ہی کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی امت کے گناہوں کی معافی چاہی تو حکم ہوا کہ مظالم کے سوا بخشے گئے پھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہا کہ میری مظلوموں کو درجہ زیادہ دیگر ظالموں کو بھی بخشدو تو کہا ہوا و نکو بھی بخشا تو ۲۴ بادشاہتیں اسلامیہ بعد چار خاندان یعنی خلفاء اربعہ کے یہ ہوئیں ہیں جو مذکور ہوتی ہیں اور نوابوں کا کچھ شمار نہیں ۱ بنی امیہ ۲- عباسیہ ۳ سامانیہ ۴ طاہریہ ۵ سادات ۶ غزنویہ ۷ سوریہ ۸ بویہیہ ۹ ایوبیہ ۱۰ سلجوقیہ ۱۱ اتابکیہ غلزی ۱۲ اتابکیہ ۱۳ غوریہ ۱۴ نکودار احمدیہ ۱۵ خلجیہ ۱۶ تغلوریہ ۱۷ افغانیہ ۱۸ سوریہ ۱۹ لیشہ ۲۰ سوریہ ۲۱ ملوک کبرت ۲۲ تغلقیہ ۲۳ فراخانی ۲۴ عثمانیہ جو ہنوز موجود ہے کہ اسکی زمانہ میں ہزار سال اہل اسلام کے شروع کے بعد ممالک اہل اسلام کی اطراف پر یاجوج و ماجوج کی شوکت شروع ہوئی ہی تا آنکہ یہ سلطنت دوم اولی سے تباہ ہوگی اور مہدی علیہ السلام تشریف لاوینگے و باقی اکثر انمیں کی شامتیں ہیں اور دو مرتبہ آفت اہل اسلام پر سخت آئی حسب آیت لترکبن طبقا عن طبق و احادیث کی مقرر ہوئی ہے ایک نصاری کی کروسیٹ و چنگیز خانیوں کی شرارت سے دوسری عنقریب عرصہ میں بنی اصفر یاجوج و ماجوج سے آنیوالی ہی وہ بڑی سخت بلا ہی جو مہدی و مسیح سے دور ہوگی اور یہ بلا چوسو میں سلطنت ترکوں کو تباہ کریگی اور کہ منظر میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت سات اشخاص نصاری پیشگوئی ہی جو ایمان لائے تہے وہ سات یہ ہیں یسار و عدآس و بلعام و قہر و جبیر و عاش و لعیش جو معتقدین سات کلیسا کے تہے وہ سات اشخاص بڑی مقدس سات روحیں کرکے فصل ۴ مکاشفات میں ہیں اور سات سات چہار اپنی دستور میں جو چودہ دساتیر اہل فارس میں داخل ہی و قرآن مجید کو کتاب دریا کی مانند کہتا ہی وہی فصل مذکور میں شیشہ کا سمندر بلور کی مانند کرکے قرآن کو کہتا ہی اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چار خلفا تہے جو سراسر ہدایت ہی ہدایت تہی اونکو چار جاندار کرکے اولاً بترتیب ایمان نام بتلاتا ہی اور ظاہر ہے کہ علی مرتضی نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاں پرورش پائی اور زیر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غلام تہے اور جبکہ نبوت شروع ہوئی تو اول ام المومنین خدیجہ رضی اللہ عنہا سے ذکر ہوا اور ورقہ نوفل پاس حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ام المومنین لیگئیں تو جیسے ورقہ و خدیجہ ایمان لائے علی بھی ایمان لائے جنکا نام اسد اللہ ہی چنانچہ اولیت ایمان پر آپکا شہرہ ال ہی اور زید بھی ایمان لائے اور ابو بکر جو حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دو سال خرد تہے اور قرآن شریف میں حتی اذا بلغ اربعین سنۃ کرکے اونکا ایمان کی نسبت ہی تو جبکہ یمن میں ایک شاہد یہودی سمر نے حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کی خبر سنائی اور اوسوقت میں نبوت کے اظہار کا وقت آیا تو صدیق واپس سفر سے آکر مسلمان ہوی جنکی کنیت ابو بکر ہے اور فصل اول خروج میں اس مقام پر بقر کا لفظ عبرانی ہی اوسکے معنی ہیں گہاس چبانے والے کے والخصوص اوسمیں سوکرہ شتر کو وہی بکر بقتح باء کے معنی میں مترجمین کو غلطی ہوئی ہی جو یعنی گوسالہ کے لیتے ہیں جو ترجمہ بکر بکسر باء کا ہی اور صحابہ میں ایسا شخص مکہ میں جو چالیس سال کا ہو کر ایمان لایا ہو اور باپ و ماں اولاد ہی زمانہ نبوت میں ایمان لائی ہو سوا صدیق کے دو مرا نہیں اور تیسرا خلیفہ

خلفاؤں کی حکومت کو دین حق لے ایمان لائی اور ذوالنور کو مرد نیک و انسان کہتے ہیں اور جو تیسرے فاتح بیت مقدس عمرؓ ہیں جو باری سے اپنے غلام کے ساتھ ایک اونٹ پر چڑھکر بیت مقدس کو گئے اور عقاب نکلا ہوا ہے عقب سے اور عقاب بکسر عین و معاقبہ ایک اونٹ پر باری باری سے چڑھنے کو کہتے ہیں جو باری باری سر چڑھتے ہوئے بیت مقدس کو پہونچے اسی وجہ سے اور نیز اس وجہ سے کہ عمر کہتے ہیں آباد کنندہ و آباد کنندہ والے کو اور عقاب اپنی گھونسلے کو بہت آباد کرتا ہے اور نیز عمر فاروقؓ طویل القامت تھے اور عقاب طویل القامت کو کہتے ہیں تو اسواسطے فاروقؓ کا نام عقاب کر کے لکھا ہے اور عمرو جو بڑا ہو لکھا جاتا ہے اور اسکے معنی زندگانی کے ہیں اسواسطے ساکنین بیت مقدس نے حضرت فاروقؓ کو طلب کیا اور عمروبن عاصؓ کے لئے دروازہ نہ کھولا اور شتر پر باری غلام کی تھی جبکہ قریب بیت مقدس پہونچے تو ساکنین بیت مقدس نے فاروقؓ کو اس وجہ سے پہچان لیا اور ہر ایک خلیفہ کے چہرہ خندہ حاکم و سپہ سالار تھے و نیز چہرہ بقیہ عشرہ مبشرہ بھی مدد گار زمانہ قبل از خلافت تھے جسکا ذکر بعد کو آویگا ورنہ عثمانؓ کی خلافت سے پہلے ابوعبیدہؓ اور سعیدؓ کا انتقال ہوگیا تھا تو اس وجہ سے فصل اول حزقیل میں چار پر کر کے ہی لکھے ہیں پس باہمد گر مناقات نہیں اور نہ سنگہا اور صور کہتے ہیں عالم مثال کو اور نفخ اوسمیں عبارت عالم شہادت کی طرف ظہور کرنیسے کہ ہر کارکے لئے پہلے عالم مثال میں تیاری ہوتی ہے بالخصوص بڑے کام کے لئے اس مقام سے قیامت کے لئے بڑا صور پھونکا جاویگا یہ منحصر نہیں جیسے اکثر ناواقفین کا خیال ہے کہ خاص قیامت کیلئے ہی مخصوص اور کافی نفخ ہے پس اس فصل میں سات کلیاؤں کو جو وعدہ تھا بیان فرماتا ہے اور ساری اس فصل ۴ کی تحقیق ظاہر ہوئی فعل ۴- بعد اسکے جو میں دیکھا تو آسمان یعنی عالم روح میں ایک دروازہ کھلا ہوا اور پہلے آواز جو میں نے سنی نرسنگے کی سی تھی جو مجھسے بولتی تھی اوسنے کہا کہ اوپر اوپر آاور میں تجھے وہ باتیں دکھلاؤں گا کہ اوسکے بعد ضرور ہونگی ۲- تب میں روح میں شامل ہوگیا پھر کیا دیکھتا ہوں کہ آسمان پر ایک تخت دھرا ہے اور اوس تخت پر کوئی بیٹھا ہوا ہے ۳- اور جو اسپر کوئی بیٹھا ہوا تھا وہ دیکھنے میں سنگ یشم اور عقیق سا تھا اور ایک کمان حلقہ زدہ اسکے آس پاس تخت کو گرد تھی ۴- اور اوس تخت کے آس پاس چوبیس تخت تھے اور ان تختوں پر بیٹھے چوبیس بزرگ سفید پوشاک پہنے ہوئے بیٹھے دیکھے اور انکے سروں پر سونے کے تاج تھے ۵- اور بجلی و گرج اور آوازیں اوس تخت سے نکلتی تھیں (اس مقام سے نصاریٰ کا اعتراض اہل اسلام پر جہاد کی بابت ہنسا ہنسا شروع ہے) اور آگ کے سات چراغ اوس تخت کے آگے روشن تھے جو خدا کی سات صفتیں ہیں ۶- اور اوس تخت کے آگے شیشہ کا ایک سمندر بلور کی مانند تھا اور تخت کے بیچ اور تخت کے گرد اگرد چار جاندار تھے جو آگے پیچھے آنکھوں سے بھرے تھے ۷- اور پہلا جاندار ببر کی مانند تھا اور دوسرا جاندار کرۂ شتر کی مانند اور تیسرے جاندار کا چہرہ انسان کا سا تھا اور چوتھا جاندار اڑتے عقاب کا سا ۸- اور ان چار جانداروں میں سے ایک ایک کے چھ چھ پر تھے اور وہ چاروں طرف اور اندر آنکھوں ہی آنکھیں تھیں اور وہ رات دن فراغت نہیں رکھتے تھے کہ قدوس قدوس قدوس خداوند خدا قادر مطلق جو تھا اور جو ہے اور جو آنیوالا ہے ۹- اور جب وہ جاندار اوسکے جو تخت پر بیٹھا ہے اور ابدالآباد زندہ ہے بزرگی اور عزت اور شکر گذاری کرتے ہیں ۱۰- تب وہ چوبیس بزرگ اوسکے سامنے جو تخت پر بیٹھا ہے گر پڑتے ہیں اور اوسکو جو ابدتک زندہ ہے سجدہ کرتے ہیں اور اپنے تاج یہ کہتے ہوئے اوس تخت کے آگے ڈالدیتے ہیں ۱۱- کہ اے خداوند تو ہی جلال عزت و قدرت کی لائق ہے کیونکہ تو ہی نے ساری چیزیں پیدا کیں اور وہ تیری ہی مرضی سے ہوئی ہیں **مکاشفہ سوم** باب پنجم مکاشفات کی شرح میں اسمیں ایک کتاب کا ذکر ہے جو اوس خداوند چار خلفا کے پاس تھی جو سات مہروں سے بند تھی اوس سے اوسکو عیسیٰ نے لیا جو نسل یہود اسے بنظر پدر فرضی یوسف نجار کے تھے اور اگرچہ ذبح تو نہیں ہوئے پر گویا مثل ذبح کئے گئے برہ کی مانند پہلی مرتبہ اوتہیں میں اور شیر ببر میں دوسری بار آئینگے اور چوبیس بزرگ وہی خلفا مسیح کے روبرو بنظر تعظیم گر پڑتے اور حسب دس دم کے کہا کہ ہم خدا یعنی امام خدا مہدی و مسیح کے یعنی بار دگر تشریف آوری کے پیشین گو ہوں گے اور ہم زمین پر بادشاہت کرینگے چنانچہ حسب فرمودہ ظہور میں آیا اس مقام سے نصاریٰ کے خیالات ہباء منثورہ ہوگئے جو علمائے حق کی باتیں اپنی عدم فہم سے سمجھیں اور چار جانداروں سے مراد چار انجیل کہیں یقیناً اوکی عقل پر چونکہ اکثر غیر قوم میں پردہ پڑا ہوا ہے جو یہ بات کہ خلاف عقل و نقل ہے تاویل کرتے ہیں اور باب ششم میں خلافت کی ترتیب کے ساتھ خلفا اربعہ کا ذکر ہے اور ہر پنجم میں کہ رسیٹ کا ذکر ہے جسمیں سخت ظلم اہل اسلام پر ہوئی اور ہر ششم میں اون جنگوں نصاریٰ کا ذکر ہے جو حال میں ہونیوالی ہیں چنانچہ فرماتا ہے (اور جب برہ یعنی عیسیٰ نے) اون ہر مہروں سے ایک کو توڑا تب میں دیکھا اور اون چار جانداروں میں سے ایک کی آواز بادلوں کے گرجنے کی مانند سنی (یعنی ابوبکر کی کہ وہ متوکل بخدا) تھی کہ بعد وفات سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قایم بجہاد اس زور سے ہوگا کہ عرفا حق و مشکل کشائی کی راہ کے ہی یہ خلاف امر تھا کہ باوجود کثرت مرتدین کے ممالک عرب میں لشکر اسامہ کو مقابل ہر قل روانہ کیا) جو بولا آؤ ۲- اور میں نظر کی اور دیکھو ایک گھوڑا سفید رنگ اور جو اوسپر سوار تھا اوسکے پاس کمان تھی اور اوسکو ایک تاج دیا گیا اور وہ فتح کرتا ہوا اور فتحمند ہونیکو نکلا ۳- اور جب اوسنے دوسری مہر توڑی تب میں نے دوسرے جاندار کو یہ کہتے سنا یعنی عمر فاروقؓ صاحب لمبی تلوار کو جنکی سلطنت سرنگ گھوڑے سے زور میں مشابہ ہے کہ آؤ دیکھو ۴- تب ایک دوسرا سرنگ گھوڑا نکلا اور اوسکے سوار کو یہ دیا گیا کہ صلح کو زمین سے چھین لے اور یہ کہ لوگ ایک دوسرے کو قتل کریں اور ایک بڑی تلوار اوسکو دی گئی ۵- اور جب اوسنے تیسری مہر توڑی تب میں نے تیسرے جاندار یعنی عثمان) کو یہ کہتے سنا کہ آ اور دیکھو کہ ایک مشکی گھوڑا (یعنی خلافت زمانہ دراز والی جنکی خلافت مشکلی گھوڑے سے مشابہ ہے کہ اوسکی عمر دراز ہوتی ہے) اور جو اوسپر سوار تھا ترازو ہاتھ میں رکھتا ہے ۶- اور میں اون چار جانداروں کے بیچ میں سے ایک آواز یہ کہتی سنی کہ گیہوں ... کے سیر ہر ایک جو دینار

تین سیر یعنی عزت در رونق آخر زمان عثمانؓ میں کم اور باغیوں کی شرارت و فساد زیادہ جسکو اشارہ سے فرماتا ہے) پر تیل کو (جو پہلتا ہے) اور مے کو (جو فساد انگیز ہوتی ہے) ضرر مت پہونچا ۷۔ اور اسے جو تھی مہر توڑی تو دیکھتے چوتھے جاندار کو یہ کہتے سنا (یعنی مرتضیٰؓ کو) کہ آ اور دیکھ ۸۔ پھر میں نظر کی اور دیکھو ایک گھوڑا پیلا رنگ کا (یعنی خلافت کمزور) اور ایک اوپر سوار ہے جسکا نام موت ہے (یعنی اختتام خلافت اور تراب ہے جسکے اندر تحفیہ و قضایا ہوئی) اور عالم غیب اوسکے پیچھے پیچھے رواں ہے (یعنی اہل فنا و بقا کمال والوں کے سلاسل والے اونکے معتقب ہیں) اور انہیں زمین کی چوتھائی پر (یعنی ان چار کو ربع مسکون پر) یہ اختیار دیا گیا کہ وہ تلوار و بھوکھ اور موت و درندوں سے ہلاک کریں پس ناواقف نصاریٰ اہل اسلام کے جہاد پر ناحق معترض ہوتے ہیں اگر اہل اسلام کی یہ صورت نہ ہوتی تو کیسے کہ خلاف ہماری کتاب کے ہیں اور ہر ہفتم میں کروسیٹ کا ذکر ہے کہ اوسوقت مسیح کی عدالت آئی مقرر نہیں بلکہ اہل اسلام کی شہادت و بالآخر اہل اسلام کی فتح اوپر مقرر ہی جیسے صلاح الدین سے یہ واقعہ پیش آیا اور فرمایا گیا کہ اور صبر کرنا چاہئے تاکہ دوسرے مقدس ہم خدمت بھی شریک ہولیں یعنی وہ جو عنقریب عرصہ میں واقعات ہر ششم سے ہونیوالے ہیں اور ہر ششم میں مطابق فصول ۱۲ رستی و ۱۲ مرق داء لوقا کی سورج و چاند کے سیاہ ہوجانیکی خبر ہے کہ سخت آفات اہل اسلام پر بنی اصفر یا جوج و ماجوج سے آنیوالے ہیں اوسوقت مہدی و مسیح علیہما السلام کے ہاتھ سے عدالت ہونیوالی ہے کہ وہ روز عظیم و مہیب ہوگا کہ بالآخر مخالف اسلام زمین کے پردے سے بالخصوص غیر قومیں اہل یورپ نامسلمان کے لشکر یک لخت تباہ ہونگے اور چاند و سورج کی سیاہی اس درجہ کو ہوگی کہ امکدن ایسا سیاہ ہوگا کہ پہلی اوسکی رات اور آیندہ رات کی سیاہی ملی ہوئی ہوگی سوائے اسکے کہ شام کے وقت سورج دکھائی دیگا اور پوشیدہ ہو جاویگا جو عبارت طلوع شمس مغرب سے ہوا اور آسمانی قوتیں اسلامیہ ہلائی جاوینگی اور آسمان کے تارے علماء باللہ و اولیا گرجاوینگے یا آنکہ کثرت شہاب ہوگی جیسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں حسب فصل دوم یوئیل کی پیشین گوئی کے ہوئی تھی اور یہ صورت یوں حسب فصل ہفتم مکاشفات کے واقع ہوگئی کہ اتحاد اربعہ یورپ مثل انگریز جرمن دنفرانس و روس اہل اسلام سے ہنوز صلح کے خواستگار ہونگے کہ انگریز و مین اہل امریکہ و روم اٹلی ہی آگئی کہ اہل امریکہ اکثر انگریز کی قوم سے ہیں اور روم اٹلی کا روز اہل انگلستان کے سبب سے ہی داستہ یا جرمن میں داخل اور قبل از جنگ با اہل اسلام حسب فصل مذکور کے دابۃ الارض کے آنیکی صورت ہوگی کہ ایک لاکھ چوالیس ہزار بنسل یعقوب اور لکھا دوسرا اہل اسلام پر اسلام کا نشان ماتھے پر لکھا جائیگا اور یہ لوگ کہ تخت قرار یعنی مہدی خدا کے تخت مسیح کی ہمراہ ہونگے اور دابۃ الارض کا ذکر سورۂ نمل میں آتا ہے اور اون ایک لاکھ چوالیس ہزار قوم ہود کا ذکر فرمودہ ۷ میں ہے جنکی مسیح کے وقت میں تلاش ہوگی **مکاشفہ چہارم** فصل ۶ میں سات مہر کا ذکر ہے جنمیں سات فرشتوں کی سات صوروں سے سات آفات کے آنیکا ذکر ہے پس ۸ فصل میں چار فرشتوں کی چار آفات کا ذکر ہے کہ ایک کے صور کہنے سے اولوا گ خون آمیز موجود ہوں گے جس سے تہائی درخت اور ہری گھاس جل جائیگی اور دوسرے فرشتے کے صور سے ایک بڑا پہاڑ آگ سے جلتا سمندر میں گر جائیگا اور ایک ثلث جہازوں کا تباہ ہوگا اور تیسرے فرشتے کے صور سے ایک بڑا ستارہ چراغ سا جلتا ہوا ٹوٹیگا اور ندیوں کے سوتوں تک پہونچیگا اور بہت سے آدمی اوس سے مر جائینگے اور چوتھے فرشتے کے صور سے تہائی سورج و چاند و ستارہ تاریک ہوجاوینگے اور باقی تین فرشتوں کے صور کا بیان آیندہ فصلوں میں آتا ہے **مکاشفہ پنجم** پانچویں فرشتے کے صور سے حسب فصل نہم کے بجب طرحکی ملخ نمودار اہل یورپ پر ہونگی جنسے بڑی سخت تکلیف پانچ ماہ تک اونکو ہوجائیگی یہ لوگ ٹڈی جیسی لوگ ہیں جو اہل یورپ کے پادریوں کو اونہوں نے چنیر ایمان کی مہر نہ ہوگی اسپر جب چھٹا فرشتہ صور پھونکیگا تو وہی چار قومیں جہاد اربعہ والی جنکے ۲۰ کروڑ ہیں دگندک و آگ کے بڑے سامان ہیں کروڑ کے قریب جمع ہوں گے یعنی بکثرت جیسے اس عرصہ میں اہل یورپ میں فوج کی جا بجا تیاریاں ہو رہی ہیں وہ بندش خدا سے کھولے جاوینگے اور تحقیق یہ ہے کہ اون لوگوں سے لڑیں گے جو بوجہ پرستش غالباً ایسے لوگ اہل چین ہیں اور اونکی تہائی آدمی مقتول ہونگے اور پہرپرست پرست ہی رہیں گے کہ شئہ ۱۲ ہجری میں چھٹے جہاز اہل چین کے ساتھ چار اقوام مذکور کی شروع ہوئی تھی اور پہر صلح ہوگئی تھی آیندہ پہر چار ون سلطنت مذکورہ سے بعد آنے دابۃ الارض کے سخت جنگ ہوگی گو پہلے بھی کچھ ہوجائے اور باب دہم میں سات گرجن کا ذکر ہے اور تہید فصل گیارہ کی ہے جسمیں غیر قوم، وسیہ حمالک مقدس پر مسلط ہونگے مگر انکا درجہ جرو سلم کا ہوگا ہذا اہل اسلام پاس ہیکل اور سارے ہی تین سال اوسپر مسلط رہینگے کہ اس عرصہ میں دو بادشاہ اہل اسلام جو بڑے صاحب کرامات ہونگے اونسے غرا کرینگے کہ بڑی ہی جنگ ہوگی پر بالآخر روم اٹلی والے اوپر غالب ہونگے اور بعد مغلوبی کے پہر بھی وہ دونوں اپنا زور بعد ساڑھے تین دن کے لئے کرینگے بالآخر مغلوب ہونگے یہ واقعات جسکے صور سے متعلق ہیں جو فصل ۱۱ میں تا دس ۱۴ بیان ہیں اور درس ۱۵ فصل ۱۱ سے ساتویں فرشتے کے صور کا ذکر ہے جس سے واقعات آیندہ ہوں گے کہ بقیہ فصل ہذا میں مجملاً مہدیؑ و مسیحؑ کی آمد کا مذکور ہے اور فصل ۱۲ سے تفصیل فرماتا ہے کہ ان بیالیس ماہ کے اندر بیت مقدس بارہ ستارہ کی تاج والے کے بیٹے یعنی وارث مہدی علیہ السلام کی تلاش ہوگی اور وہ بیابان یعنی عرب میں پرورش پاوینگے کہ اونپر روم اٹلی سات پہاڑ اور دس بادشاہت والی کا جنکی تفصیل آتی ہنوز نہ بچیگا بلکہ آنجناب علیہ السلام سے وہ خود ہی تباہ ہونگا اور شیاطین اٹلی والی ملائک میکائیلی مہدی سے مغلوب ہونگے اور فصل ۱۳ میں روم اٹلی سات پہاڑ دس سینگ والی کا بیان ہے جسمیں باشیاشین نے بیت مقدس اول فتح کی تھی جسکے عدد جہ سو چھیاسٹھ ہیں اور روم اٹلی سات پہاڑوں میں ہے اور اوسمیں سنہ ۱۸۴۱ مسیحی سے سنہ ۱۹۶۱ تک الارک گاتھی سے الوہین بلباری تک دس بادشاہ ہوئے پس باشیاشین نے ساڑھے تین سال کے محاصرہ میں بیت مقدس فتح کی تھی اور وہ ٹیڑھی دفعہ از دشمن شریر کرشت مقدس

رو سے تنہا اور اوسی کے قانون پر رہ کر یہ رہی بالآخر زمانہ ہر قتل مین بڑی ہی کفریان اونسے صادر ہوئین اور اوسوقت اہل اسلام سے ایسا سخت گھاؤ لگا کہ پھر کبھی اوسی سر نہ اوٹھا سکتے تھے مگر اوسوقت مین جو مشرق و مغرب کے بادشاہ نو دالقرنین ہین انکی سب سے اونکو زد پہنچا ہر ہوتا چلا ہی تو عنقریب عرصہ مین ہر ی وطن مین یہ ہی کہ وہ ممالک مقدس پر پھر مسلط ہوگا اور فصل ۱۴ مین ہی اصفر کی جنگون کا امام مہدی و مسیح کے ساتھ ذکر ہی جسمین روم جسکو بنظر مصلحت بابل کہا ہے تباہ ہوگا جس عذابمین چہرہ سو سا دیوس یعنی سو کوس تک خون بہیگا اور اہل اسلام کی فتح ہوگی **مکاشفہ ششم** فصل ۱۵ مکاشفات مین غیر قومون پر بعد فتحیابی مہدی کے ساتھ آفات کا بیان ہی جو اوس شہر پر جسکی مثل زمین پر دوسرا شہر نہوگا جو بابل کر کے بطور تشبیہ کے ہی تباہ کرینگی اوسکو غور کرنا چاہئے کہ وہ کونسا شہر ہے اور باب شانزدہم مین انہین سات آفات کا بیان ہی جو روم اٹلی پر فصل ۱۵ سے شروع ہوئی ہین اور رس ۱۴ باب شانزدہم مین اوس بڑی جمعیت کا ذکر ہے جسمین روم اٹلی کے مددگار جمع ہوئے اور دجال کا بھی ذکر ہے جو مسیح سے تباہ ہوگا کہ طرح بطرح کی آفات اوپر آئینگی اور باب ۱۸ مین روم اٹلی کا ذکر ہے جسکے زمانہ تحریر اسی کتاب مین پانچ بادشاہ زمان قیصر سے رہچکے تھے اور چھٹے کا وقت تھا اور ساتوان آنیوالا تھا اور آٹھوان باشی شین ہوا اور روم اٹلی کی دس بادشاہتون کا ذکر ہے جو الارک گاراجی سے ڈوبین لمبارڈی تک ہوئی جنھون نے روم کو برباد کیا اور جو اب اوسکو مددگار قوت یافتہ ہین وہ عنقریب عرصہ مین تباہ ہونیوالی ہین جیسے باب ۱۸ سے ظاہر ہے اور باب نوزدہم کا مطلب بھی ہماری تقریر سے مطالعہ کرنیوالون پر ظاہر ہے **مکاشفہ ہفتم** باب بستم مین بست مقدس ہزار سال اہل اسلام کا ذکر ہے جسمین چوبیس بادشاہتین ہوئین اور شیطان ہزار سال تک مقید رہا اور ہزار سال کے بعد وہ قید سے خلاص ہوا اور دو قومون یعنی یاجوج والی روس و ماجوج کو بہکا یا کہ ملک شمالی سے یاجوج نے اہل اسلام کی اطراف پر مسلط ہونا شروع کیا تا بمقام سکرتان پہونچا اور ماجوج شمال اسپین وغیرہ نے دوسری طرف سے زور کیا ہی وہ اگرچہ زمرہ بنی اصفر مین بھی مذکور ہین پر وہ ماجوج بھی ہین جو ہزار سال اہل اسلام کے بعد جانب جنوب سے مسلط ہونے لگے اونکی تحقیق مقدمہ ششم مین مفصل آتی ہی انتظار کیا جاوے اور مسیح کی بدولت یہ قومین مع دجال و روم اٹلی کے دوزخ مین جانیوالے ہین اور رس ۱۲ فصل بستم مکاشفات سے قیامت کا ذکر ہے جسمین موت کو موت آنیوالی ہوا اور باب اکیس و بائیس مین بھی قیامت کا ذکر ہے **تتمہ نہم** ہمنے جو کتب سابقہ مین مقدمہ دوم و سوم و چہارم مین لکھا وہ ترجمون مجموعہ عہد عتیق توراۃ و مجموعہ عہد متوسط انجیل سے مطالعہ کر کے لکھا اور پہلے جو نقل اہل اسلام نے مثل معالم و شواہد النبوۃ وغیرہ کے لکھا ہی وہ شنیدہ اہل کتاب کے اون لوگون سے ہی جو اسلام لاکر اور زبانی اپنی فہم کے مطابق مقامات متفرقہ سے اونہون نے بیان کیا ہے جسکو بعض ساسمین نے عین مجموعہ توراۃ یا مجموعہ انجیل سے یکجائی سمجھا تو اس صورت مین جو زبانی بیان کہ متفرق مقام سے اپنی سمجھ کی موافق کیا تھا اوسکو اہل اسلام ایک مقام پر جمع نہین پاتے تو اونکو یہ خیال گذر رہا ہی کہ ان مجموعون سے وہ حال نکال ڈالا ہی اور اترا ایسا نہین ہوا اپنے جو ترجمہ و نو مجموعون کو غور سے دیکھا اوس بیان سے کہ مسلمانون نے نقل کیا ہی وہ جتنہ زیادہ مستند پایا گیا اور اکثر اونکے بیان کے نشان متفرق مقام پر ہیتے پاؤگے کہ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ وَمَثَلُهُمْ فِي الْاِنْجِيْلِ کی تفسیر کہ ہنوز وہ موجود ہی مین یہ نہین کہتا کہ کتب مذکور مین تحریف و تبدیل نہین ہوئی چنانچہ بہت سے مقامات یہ مینے بتلائی اگر وہان پر تحریف و تبدیل ہی پر یہ نہین جیسے عامۂ اہل اسلام کا خیال ہی کہ یہ دونون مجموعہ بنظر اکثر کے وہ دونون مجموعہ ہی نہین اور تحریف و تبدیل اہل اسلام کی علماء کے قول کی مطابق تحقیق و مقابلہ نسخے سے کھل جاتی ہین اس مقام کے باوجود ثبوت تحریف و تبدیل کے قرآن شریف سے آخر حکم حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ ہی کہ حدیث کو بنی اسرائیل سے اونمین ہی حرج اور یہ بخاری کی روایت ہی اب ہمکو مناسب ہی کہ شواہد النبوت وغیرہ مین جو توریت و انجیل سے منقول اہل اسلام کے مقدمہ مین ہی اوسکا پتہ بتلا دین کہ بی شک حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قبل از وجود آدم عظیم الشان نبی تھے کہ ہنوز آدم مٹی و پانی مین مسجود ملائکہ تھا بلکہ بوقت فصل دوم تکوین کو کہ فداسے سبت کو متقدس کیا اسمین اشارہ اس قصہ کی طرف ہوا جو آدم کے خلیفہ کرنیکی بابت قرآن مین ملائکہ سے ہوا کہ سبت کی تقدیس بنظر وجود باجود حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے کہ وجود آدم سے قبل مقرر ہوئے تھے جیسے نامہ عبرانیون پولوس سے واضح ہوئی اوسکے بعد آدم بنا کہ گویا پہلی اہل اسلام کا یہ قول کہ آدم کی پیشانی کا چمکنا بنظر نور احمدی کے تھا بہت ہی درست ہوا اور ہشام بن عاص کی روایت تمثیلون کی بابت ہر قتل کی کچھ جای تعجب نہین کہ ذوالقرنین کیقباد و مقام مغرب شمس بیت مقدس سے جو عین شمس شہر مصر تھا لایا ہی مون اور یاد انیال کو دین ہون جو ہر قتل تکلیم یونجی نقل کرنے مین کہ آدم علیہ السلام کو جبکہ اشتیاق دیدار حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوا حریر جنت پر تمثیل کیجی ہوئی عنایت حق تعالیٰ سے ہوئی تھی اور تصویر و تمثیل رقمی مین فرق ہی ہی کہ تمثیل رقمی پوری تصویر نہین ہوتی جیسے بخاری سے ظاہر ہی اور آدم کو صورت علم کی تمثیل جو درخت حیات کی کرین دیگئی تھی جیسے سورۂ اعراف سے ظاہر ہوگا اور رس آخر فصل دوم تکوین مین ہے اور صندوق سکینہ اس عہد الٰہی اسلامی کا نمونہ تھا جیسے درس ۸ وغیرہ فصل ۲۵ خروج مین نمونہ بتلایا گیا ہی وہ جب کتاب عبرانیون پولوس کی نبوت کے زمانہ کا نمونہ تھا اور حبیر بن مطعم کی روایت دیر شام مین بابت تمثیل حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پہلے ظہور جسمانی سے اس مقام سے ہی علی ہذا بابیل و شیث و انوش و ادریس و نوح کی پیشینگوئی شرح فصل ۱۱ نامۂ عبرانیون مین پولوس سے ظاہر ہی پس اوس تختی کا وجود حضرت آدم علیہ السلام سے تا حضرت عبداللہ کہ اسپر بخط ہر ایک کی ثبت تھی کہ نکاح سے ہم بستر ہونگی رسفاح سے جدا ہی تعجب نہوا اور نوح کا ہر ایک نبی کے نام سے کیلون کا گارنا اپنی کشتی کے تختون پر اور جبکہ نبیون کے نام تمام ہوئے چار خلفاؤ کے نام سے بعید نہوا جنکی نام

فصل اول حرفیل وچار مکاشفات مین یہود و نصاریٰ کے ہان اب تک موجود ہین اور یہود و صالح و ابراہیم کی کچھ پیشینگوئی مخفی نہین چنانچہ صالح کی جو ملیک سالم کرکے ہین فصل ۱۴ آیکرین سے ہمنے لکھی ہے اور حضرت ابراہیم کی پیشینگوئی بہت کچھ اسلام کی نسبت لکھی گئی بالخصوص جبکہ اونکو باپ کی تعلیم کا حکم ہوا اور ستارون و آفتاب و ماہتاب کا استفہام کرکے اونکو قائل کیا اور اونسے سنگسار کرنے کا وعید کیا تو فصل ۱۲ تکوین کے ہجرت کا حکم ہوا اور درس ۴۰ فصل مذکور مین ساری خاندان کا مشرف ہونا بدولت اولاد اسماعیل کے مصداق فصل ۳۲ کتاب اعمال مندرجۂ انجیل ہے اور فصل ۱۲ مذکور مین حج کعبہ سمندری و دعا کے ابراہیم بایت زمانہ مذکور علیٰ ہذا فصل ۱۳ مین اور فصل ۱۴ و ۱۵ و ۱۶ و ۱۷ و ۲۱ تکوین مین ہاجرا اسمٰعیل کی عزت بنظر مذکور ہے اور فصل ۲۵ تکوین مین قیدار بن اسماعیل کا نام ہے اور بنی قیدار مین نبوت و ہجرت تیما یعنی طیبہ بن اسماعیل کی بستی مین فصل ۳۴ سفر شنی فصل ۲ و ۴ و ۶ و ۷ پیشیما سے مخفی نہین اور لوط و اسحاق و یعقوب و عیسیٰ و یوسف کی پیشینگوئی کتاب تکوین سے سابقاً ظاہر کیگئی اور سفر خروج کی پیشین گوئی فصل بستم سے مفصل لکھی گئی سوا اسکے جو بہت کچھ تعظیم جلیحہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہفت ہزاری کی نسبت تھی اور صندوق سکینہ مین سارا نقشہ زمانہ اسلامی کا تھا پس اوسکے ذکر ہے اور فصل ۱۹ و ۲۳ و ۲۶ کتاب احبار مین سبت کی تعظیم کی تاکید بوجہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نبی بستی کی ہے اور فصل ۲۶ کتاب مذکور مین غیر قوم یعنی رومیہ کی بربادی مین اسلام کی خوبی کا ذکر ہے اور فصل ۸ کتاب اعداد موسیٰ مین اوس نمونہ کا ذکر ہے جو دولت اسلامیہ کا نمونہ تھا کہ سات چراغون سے اشارہ سات کلیسا ایشیا کے سات اشخاص کی ہے جو نصاریٰ کے علما مثل یساریہ وغیرہ کے تھے اور وہ پیشین گوئی اسلام تھی اور اسلام لائی اور چار حلقہ چار طفلان کے نشان اور چہ شاخ بقیہ عشرہ مبشرہ کی وعلی ہذا اور فصل ۱۴ سفر شنی کے درس ہم سے زمانہ اسلام کا ذکر ہے کہ بعد تباہی کے قوم رومیہ سے جبکہ یہود یونکی قوم خدا و ندخدا کے طالب ہونگے تو اپنے پودل اور اپنی ساری جان سے جوڈ ہونڈیگا تو پاویگا اور اسی پیشین گوئی کی تصدیق سورۂ مائدہ مین زیر آیت واذقال اخذنا میثاق بنی اسرائیل مین آئی ہے اور اوسمین اشارہ نکلا کہ بعض بغیر دل وجان سے جو طلب کرینگے وہ منافق ہونگے اور جو نہ طلب کرینگے وہ کافر ہونگے اسکی طرف اشارہ سورۂ بقر کے رکوع دوم مین تلاش کیا جاے اور فصل ۵ سفر شنی مین سبت کی تاکید و الواح مین بنظر حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہے جسکی بابت قرآن مجید مین سبت کا ذکر ہے کہ عدم رعایت ہے اوسکے زمانہ داؤد مین کیا کچھ ہوا جو عین سبت کی زمانہ مین مخالفین اسلام پر نہین ہوتا اور رعایت سبت سے ستر ہزار امت موسیٰ جو نبی ہوے جسکی رعایت بوجہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تھی اور فصل ۱۱ کتاب سفر شنی مین جھوٹے نبی و دجال کا ذکر ہے جو ہمارا جاوبیگا اس سے ظاہر ہے کہ سچے نبی ہی خاتم المرسلین سرسبز ہونگے اور فصل ۱۵ کتاب مذکور مین سبت کی رعایت بوجہ ذکر ہے اور فصل ۱۸ سفر شنی کی پیشین گوئی بڑی و ہوم دیام سے نبی اسماعیلی کی نسبت ہے جسکو مسیح نے درس ۴۰ فصل ۱۲ یوحنا انجیل مین بحق حضرت احمد کیا ہے اور حواریون مسیح نے عرصۂ مابین آسمان شریف بعد بار دگر شریف آوری مسیح مین اُس نبی اعظم کو لکھا ہے جیسے فصل ۳ کتاب اعمال مین کہا ہے اور مفصل فصل ۲۰ خروج و ۱۸ سفر شنی کی پیشینگوئی زیر آیت فسالکتبہا للذین ہم فصل ۳۲ سفر شنی مین غیر قوم یعنی رومیہ کی بربادی سیف اللہ خالدؓ سے زمانۂ اسلام مین لکھی ہے اور فصل ۳۳ سفر شنی مین حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر ہے کہ ولادت مکہ مین اور سیر سیعیر مین جو طور پولی سیعیر کے ملک مین ہوئی اور قیام صحراے فاران یعنی مدینہ مین لکھا ہے اور تفصیل شملہو فی التورۃ کی ہے جس سے ممالک سیعیر مین راہب نسطورا و بحیرا نے پہچانا اور بقدسین اہل اسلام کا ذکر ہے جسمین وضو و ازالۂ نصف یا کا اشارہ ہے جسکی تفصیل درس نہم فصل دوم شموئیل اول مین ہے اور نظافت باطنی اس سے ظاہر ہے پس کعب احبار کا یہ فرمودہ کہ میرا باپ مجھے ایک سفر پوشیدہ رکھتا تھا پس بعد مرگ کے جو بینی صندوق کہو لا اس امت کا نشان وضو و ازالۂ نصف ساق و مولد مکہ و ہجرت تیمہ وغیرہ اوسمین تھا پس ماخذ اوسکا فصل ۳۳ سفر شنی ہے اور مضمون اللھم انت مقیم السنۃ بعد الفترۃ کا فصل ۳۲ سفر شنی سے ظاہر ہے کہ بعد فتور قوم یہود کے رومیہ سے اسلام کا زمانہ آیا اور حسب فصل ۱۱ نامۂ عبرانیون کے درس ۲۰ فصل ۶ یوشع مین ہفت یوبل کی رعایت اور صندوق کا خیال اور حسب فصل ۷ قضات کے راحب کا ایمان خدا کی بادشاہت کی بابت اور کتاب قضات کی مطابق گدعون کا قصہ جسمین سات سال کا چھوڑا ہوا بیل کے نام کا کاٹا جانا لکھا ہے اور حسب کتاب قضات کے فصل ۴ کی برق کا قصہ جسمیں دبورہ نبیہ کی پیشینگوئی نسبت اسلام کی تسلیم کی اور حسب درس ۱۲ فصل ۴ قضات کے شمسون کا سات دن کی شرط بوجہ تنظیم سبت کے اور افتتاح ہیکل دن کی مستقد ہے جو روز سبت کہلاتا ہے جیسے درس ۲۷ فصل ۱۱ قضاۃ مین ہے اور موابہ کی کتاب تغوتیل نامان کی کتاب دوم شموئیل صلاتین اول و دوم و تاریخ اول و دوم وغیرہ و تحیا و استیر و ایوب کی پیشین گوئی ظاہر ہوگئی علیٰ ہذا وکتبنا فی الزبور ان الارض یرثہا عبادی الصالحون مزبور ۳۵ وغیرہ مین بھرے موجود بلکہ نصف کتاب کے قریب اہل اسلام کی مدح مین ہے وہ کتاب ذریۂ سو فصل کی ہے اور تفسیر دود مہ محاطاتی پر کہنا مزبور ۱۴۹ مین مع بہت سی تفریحات کے موجود ہے اور حلیۂ مبارک مع نام نامی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مع نشان سرخی چشم و مہر نبوت و مسرہ کی فصل ۵ سرود سلیمان مین موجود کہ نام مبارک عبری نسخہ مین ابتک موجود ہے اور کعب بعیر و نبوت عرب و بنی قیدار مکہ مین و ہجرت مدینہ و بعد ایک سال ہجرت کے فتح بدر کا ہونا جو بڑی عظیم آیات سے تھا جسکی نسبت قرآن شریف کی کئی سورتون مین بہت کچھ فرمایا جاتا کہ قبل از وقت مقررہ آیت نہین لاسکتے ورنہ کتاب سابق کی تکذیب ہوگو بشیر تھے مسلمانون کو و نذیر تھے کفار کو فتح بدر وغیرہ سے جسکو کفار کہ بار بار طلب کرتے جیسے یسالک المفتون سورۂ روم مین ہے اس سبب سے جب فئۃ التقی کان لکم ایۃ کرکے سورۂ آل عمران مین بیان کی گئی یہ سب کچھ فصل ۲ یشعیا وغیرہ مین موجود ہے پس اس مقام سے ابوہریرہؓ کا یہ کہنا ہے کہ جب

بخت نصر فی جس کی مراد اونکی بمنظر شرارت کو طوطوس ہی بیت مقدس کو آجاذا کتب مقدسہ کی اطلاع سے کہ ہجرت گاہ یثرب یعنی تیاہو گا یعنی طیبہ یا مدینہ یہود یان بتیم ہوئی اور لفظ احمد عود تسلی کے معنی ہیں آیات جیسے قول خداوند العود احمد مشہور ہی اور رویہ سے بربادی کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تسلی دینے بھی عود یہود کی بابت کیا اور اسکا ذکر بہت کچھ کتاب یشعیا میں ہی اور احکام کی تخفیف اور رفع غل کا بیان فصل ۱۹ یشعیا میں ہی اور وہ وہ جو کچھ کہ سورۂ بنی اسرائیل کی تفسیر میں معلوم ہوا کہ وہ اکثر اتبک کتاب یشعیا میں متفرق مقامات پر موجود جو خلاصہ کر کے ایک جگہ روایت کیا ہی اور اکثر اوسکا بھی ماخوذ کتاب یشعیا سے ہی وہ ایک مقام پر مجتمع نہیں اور روایت وہب کتاب یشعیا سے کہ اسکے آسمان کان رکھ اور اسکی زمین چپٹی اور اسکی پہاڑ درسازی کر کہ خدا تعالیٰ نے پیدا ہی کہ بنی اسرائیل کو ظاہر کر کے کہ نبوت کو غیر بنی اسرائیل میں رکھوں اور ملک بادشاہی کو اوسنی نکالوں اور اونکی جگہ ایک گروہ کو دوں بکر و نکی چرانیوالا اور عزت کو ایک جماعت میں رکھوں جو خوار ہیں اور قوت کو ایسی جماعت میں رکھوں جو ضعیف و بیقدر ہیں اور تو نگری ایک طائفہ میں رکھوں جو فقیر و فادار ہیں یہ ماخوذ فصل ۵۴ یشعیا سے ہی اور یہ جو روایت مذکورہ ہیں کہ امیوں میں ایک پیغمبر مبعوث کروں جو کر کانوں کو شنوا اور کور چشموں کو بینا کرے اور غلاف والے دلوں کو غلاف سے نکالے جسکا مولد مکہ ہو اور ملک شام ہو یہ ماخوذ فصل ۴۲ یشعیا وغیرہ سے ہی جو فصل مذکور ہیں درس نہم سے مذکور ہی اور درس اول سے جو اس فصل کو وہب عبداللہ بن عمرو عطا و یسا کہتے ہیں وہ بنظر سکے کہتے ہیں کہ سارا رنیا کہ اوقت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں تھا اور پہلو قوم یہود خود عبداللہ بن سلام مسیح بخیال کے متعقد نہ تھے تو ساری فصل کو بحق حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سمجھ رہے تھے ویسی ہی انہوں نے بیان کیا اور سننے والوں کو ہر سارہا اور یہ ہ اخلاف فصل ۴۲ تھی کی انجیل کے ہی اور نیز خلاف درایت کے ہی اور وہ جو روایت وہب میں ہی کہ کیوں سابقین و صدیقین و صالحین کو اس نبی کی اہلیت میں اور وہ آیا کہ بعد ہدایت کریں امر معروف کی اور نہی کریں منکر کی اور نماز گذارین اور زکوٰۃ دین اور عہد کو وفا کرین اونکے سایہ ختم کردن اُس نبی کو جو چنے آغاز کیا یہ اور فصل ۴۲ سفر شتیا میں ہی کہ تو سیسوی درس فصل ۴۲ مذکور میں اور اسابقین و صدیقین و صالحین میں جو ہجرت میں مثل خلفاء اربعہ و کبنو والوں میں بالخصوص ابوبکر اور آتش شریعت اونکی کو پاس ہونیسے امر معروف ہی منکر مراد ہی بالخصوص عمر فاروق مثال اور درس فصل مذکور میں اہل محبت وہ میں جو نماز گذارین اور صرف کریں بالخصوص مثل عثمان کی اور عہد کے وفا کرنیوالے وہی مثل علی میں اور اولو العلم ہی تا ہندی ہیں کہ جیسے ارشاد حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہوا اوسکو کامل کیا چنانچہ اسکی تفصیل سورۂ شوریٰ میں آتی ہی اور عترت کی تحقیق مقدمہ ہفتم کے شروع میں ہم بیان کرین گے اور روایت ابن عباس میں یشعیا سے ماخوذ جو مثل احمد یعنی محمود رہے وہ فصل ۴۲ یشعیا سے ہی اور شتر سوار ہونا فصل ۲۱ یشعیا سے اور قتال ہونا فصل ۲۱ مذکور وہیت سے دوسرے مقامات سے ہی اور خندان ہونا فصل ۵۴ یشعیا سے جہاں مکہ کی نسبت لکھا کہ قہقہہ سے مراد مسکرانا ہی اور شمشک کی بندش درس سوفصل ۲۱ یشعیا مذکور سے ہی اور قرآن مجید کا حائل کرنا فصل ۲۱ سے ہی ظاہر ہے اور خلفاء اربعہ کے نام فصل اول کتاب حزقیل میں موجود ہیں اور آپکی امت پر یاجوج والی ردس و اجوج کی آفت فصل ۳۸ و ۳۹ حزقیل سے ظاہر ہی اور کعب احبار کی روایت بخت نصر کی خواب کی بابت فصل ہفتم فصل دوم دانیال میں ہی اور قوم یہود کے لئے دولت اسلامی سے کفارہ ہونا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فصل نہم دانیال میں لکھا ہی اور عبداللہ نام پدر مقدس حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور شیبہ نام جو حمد امجد عبدالمطلب کا ہی فصل ۴۲ یشعیا میں لکھا ہی کہ عبداللہ کو عبد او دنا اور شیبہ کو مشول کر کے لکھا ہی جو عبدالمطلب کا نام ہی اور اسی علم سے شام کو شاہ کی بیٹی فاطمہ کا مکہ میں آنا براہ نکاح کرنے عبداللہ سے ظاہر ہے اور داد سوفت تک نسخ تورات عبریہ میں ابراہیم سے تا آدم سنون ہن غلطی واقع ہوئی تھی جواب نسخۂ مذکورہ میں ہی اور حضرت آمنہ مقدسہ کے نام کا ترجمہ ہندی کتابوں میں سومنی کر کے لکھا ہی اور کتاب ہوشیع و یوئیل و عاموس و عوبدیا و یونس و میکاہ و ناحوم و حبقوق و صفنیاہ و حجی و زکریا و ملاکی علیہم السلام کی مفصل پیشینگوئی سابقاً مذکور ہی بالخصوص کتاب یوئیل میں زمانہ بخت نضر فرود افرنین و سکندری و رویہ کی سلطنت کے بعد اسلام کی سلطنت مفصل زمان بارو گر آمد مسیح مذکور ہے جو منصف مزاج باوجود قصد حصول ایمان کے اسقدر پیشینگوئی دیکھی وہ مشرف باسلام بالضرور ہوا اور تقدیری بے ایمان کو کوئی شے نفع نہیں دیتی اونھیں مفصل مبین **مشتمل بر فی الانجیل** اور فصل ۱۲ یوحنا میں ذکر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بنام احمد موجود ہی جیسے مفصل کی گئی اور مقدمہ چہارم میں ہر ایک کتاب متداولہ انجیل سے پیشینگوئی دکھائی گئی اور اس طریق سے پیشینگوئی کتاب دانیال وغیرہ سے لکھی گئی کہ خود تاریخ والے اہل کتاب اوسکے خلاف پر دم نہیں مار سکتے اور **قصب کا علاج** نہیں اور جسکو ساتھ خدا نے بدی کا ارادہ کیا ہی اوسکے لئے کوئی والی نہیں اور جسکو اللہ ہدایت کرے اوسکا کوئی گمراہ کرنیوالا نہیں **مقدمہ پنجم** فارسی و یونان و اہبین و روم املی و مصر و ہندو دین و ہنود کی پیشینگوئی میں اسلام کی نسبت اور اونکے خیالات فاسدہ کے حل و دفعیہ میں جو کتب مقدسہ کی مخالفت بیان کرتے ہیں مثلاً نوح کے زمانہ سے اسقدر آدمی کیسے ہوگئے اور اونکو خیال ہی کہ توریت و انجیل میں ہی اسلام کی پیشینگوئی ہی ہمارے ہاں کیوں نہیں اور دعویٰ ہی رسالت کا فقہ للناس کیا تو اس صورت میں اگر ضروری نہ سمجھی جاوے تو مناسبات سے تو ضرور ہے کہ سب جہان میں پہلے سے خبر ہو **حل اول** مخفی نرہے کہ مصر کے لوگ اہل علم قدیم ہیں اور اونکو ملک سے ایک پتھر کندہ نکلا تھا جسمیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خوبی کا ذکر ہے جیسے شواہد النبوۃ میں مذکور ہی اور اونی یہ امر تو مروج ہے کہ دی ہفتہ کو مانتے کہ مہینے کے چار ہفتے رہتے ہیں اور ہفتے کے سات روز اور سات روز کی تعداد زمان آدم سے چلی آتی ہی بوجہ اسکے کہ ساتوں ہزار میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رونق افروز اس جہان کے ہوئے جسکے چار خلفا چار ہفتے کے مقام پر ہوئے **حل دوم** یونان کی پیشینگوئی میں۔ مخفی نرہے کہ یونان میں توحید کا معتقد و پسندیدہ تر مشہور سقراط سے بڑھکر بظاہر کوئی نہیں گذرا اور اونکی پیشینگوئی اسلام کی بابت کتب انگریزی میں منقول ہے کہ ایک عظیم الشان بزرگ نبی پیدا ہوگا جو اللہ و مخلوق کے درمیان روابط باضوابط بیان

فرماوینگا اور کوئی شخص قواعد باضوابط حق وخلق کے درمیان بتلانیوالا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بڑھکر نہو اکہ مطلق وتقید کا باہمگر ربط ظاہر فرمایا اور ظاہر کہ اسلام کی بادشاہت بادشاہت آسمانی وخدائی کتب مقدسہ سابقہ مین کہلاتی ہی اور کتاب نفائس للعلامۃ المدارس مطبوعہ بیروت ۱۸۵۴ء مین ہی کہ سفراط نے کہا ہی کہ ظاہر ہے میرے لئے یہ کہ واجب ہی کہ آسمان سے ایک شخص عظیم الشان اور ارشاد کریگا ہمکو مواب کی طرف پس شخص آسمانی خاص وہ ذات پیغمبر ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین جو فصل دوم دانیال مین موصوف ہین بصاحب زمانہ قدیم اور مسیح جو آنیوالے بادر گر آسمان سے ہین وہ یہی اہل اسلام کی ایک شاخ ہی ہونگے اور عیسائی بعد مطالعہ مقدمات گذشتہ کے جسمین آسمانی بادشاہت اسلامیہ کی تحقیق گذری ہی کیا انصاف سے کہہ سکتے ہین کہ یہ پیشینگوئی عن مسیح ہی مان تعصب ایک بلای عظیم ہے جسمین وہ گرفتار ہین اور سقراط کی تو حید مشہور ہی جسپر وہ شہید ہوی اور اسلام کی سی توحید کسی نے آجتک بیان نہین کی **حل سوم** چین کی پیشینگوئی مین۔ مخفی نرہے کہ درخت حیات کی پیشینگوئی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت آدم نے کی جیسے مفصل گذر گئی وہی اہل چین مین ہنوز انتظار حیات کی بوٹی کا ہے ظاہر ہے کہ کسی حکیم کو حیات کی بوٹی جو سوا ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہو ملی پس اونکا بڑون کی نصیحت سے کہ حیات کی بوٹی کی تلاش کیجیو وہ وہی درخت حیات آدم حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تلاش ہی مراد ہی **حل چہارم** روم اٹلی کے ایک تختے کا ذکر تاریخ واقدی مین مفصل ہی جو ایک مقفل مکان مین تہی جسکو ہر ایک بادشاہ نیا قفل لگاتا چلا آتا تہا آخر زمانہ ہرقل مین جبکہ شاہ روم کو مدد کے لئے ہرقل نے بلایا اور قفل توڑا اور سمین اسلام کی فتح کی اور زمانہ فاروق مین مکان کے کہلنے کی خبر لگی ہوی تہی اور لکہا تہا کہ یہ مکان اوسوقت کہلیگا جبکہ عمر فاروق کا دور ہوگا جبکہ خلیفہ ہونگے مبارک وہ جو ایمان لاوی چنانچہ ویسے ہی ہوا اور شاہ اٹلی رضی اللہ عنہ اسلام لے آی جبکا نام فلیطاس تہا اور سات سو سال کا مکان مقفل تہا **حل پنجم** اسپین کی پیشینگوئی مین جسکو نصاریٰ ہی اپنی تاریخ مین لکہتے ہین جسکو اخبار یہود مین صدی مین ترجمہ کیا ہی کہ جب طارق بنی امیہ کا سردار اوسمین جہاز لیگیا اور اسپین کے بادشاہ کو روپیہ کی ضرورت پڑی تو اوسکی دار السلطنت مین ایک مکان تہا جسپر ہر ایک بادشاہ تخت نشینی کے وقت ایک جدا تالہ قفل لگاتا تو پچھلے شاہ نے جو بحسب ضرورت مذکورہ اوسکو کہولا تو اندر سے ایک تختی مکتف نکلی جسمین اسلام کی فتحی کا بیان تہا اور لکہا تہا کہ طارق مسلمان مقدسونکی طرف سے جب آویگا اوسوقت یہ مکان کہلیگا کہ نصیحت لے لیوہ تختی کہی گئی تہی یہ نصیحت پر وہ نکلا اور دین و دنیا مین تباہ ہوا معاذ اللہ من ذلک التعصب اوسوقت اسپین مین دو ان کا بادشاہ نسل ماجوج سے اہل تاریخ لکہتے ہین جیسے تاریخ ابن خلدون مین ہی **حل ششم** اہل ذارس کے مانی ایک دین تہا جسکو سامی کہتے تہے گو نفس الامر مین کیسی ہی ہوا سمین چودہ دستور ہین **اول** آباد یعنی آدم کا **دوسرا** آباد یعنی نوح کا **تیسرا** اذرام یعنی ارم بن نوح کا جسکا بیٹا کیومرث یعنی گہر سے اور یا ہوشنگ زردشت کا ہی جسکا نام مشرین ملقب بہ برہمن ہے اور کہتے ہین کہ بیاس اپنے اوستاد کا نام سنتہر ہین لیتا ہی اور اوسکو ملقب بہ برہمن مین کرتا ہی اور زردشت بہ دستور مین لکہا ہی کہ بیاس کہیشر ہندی دانا کہا ہندمین اکیس تک مذہ دستہ سے گیارہ تک کیونکہ فارس ہند گہر سے یافت اور ایران یعنی اہلام بن سام کی مملکت قریب قریب واقع ہوی تہی اور ان مملکت داغستان کوہ قاف کے شمال مین واقع ہی اسمین مملکت گشتاسپ کی اولاد سے آریہ پنج دراد ہین جنمیں سے ناگر برہمن ہین ودر اصل وہی آریہ ہین جنکا ذکر آتا ہے اور تیرہوان دستور ساسان چہارم کا ہی وہ پیغمبری کا دعوی ہی وہ حق کی جانب سے اپنی نزدیک بیان کرتا ہی اور آپکو خدا کی جانب سے مخاطب جانتا ہی تو ساسان پنجم اوسکے کلام کی شرح کرتا ہی کہ ساسان چہارم کے خط کی بابت جب شیرویہ نے خواب لکہا کہ ہم طرفداری اپنون کی کرتے ہین تو ساسان چہارم نے فرمایا کہ ہم جانتے ہین کہ تو نے اپنے لوگون کو برا نہین جانا اور ہم سے جہان تنگ ہوگیا اور ایک قوم بہمنی یعنی راست گفتار اور راست کردار آئی اور تخت پر بیٹہے اور ایک پیغمبر کے پیرو پیغمبری مین ہوی اور تلوار اور فرمان الٰہی کو غش کرلیا اور پارس کے سرداروں اور ساسان کے برگزیدون کو جو ستوہ مین تہے بلایا اوسوقت ساسان چہارم نے فرمایا کہ اب نشان بہ ہو چکا کہ رستگاری وجان پیاری ایرانیون مین نرہی جب ایسا کرینگے عربون مین سے ایک مرد (یعنی عمر) پیدا ہوگا اور اوسکے پیرون سے تاج وتخت وملک ایمین سب گر جائیگا اور ہو جلینگے ایران کے سرکش زبردست وآتشکدہ اور آباد کا گہر یعنی آدم کا خانہ کعبہ بے پیکر ہوگا اور نماز پڑہنے کی طرف چنانچہ ساسان پنجم اوسکی شرح مین فرماتا ہی کہ وہ ایک ماہ اوران مین عربون مین مکان ہی آباد یعنی آدم کا بنایا ہوا سمین ستارہ کی صورتین بنائی ہین وہ بے صورت ہوکر نماز کا قبلہ ہوجاویگا کہ اوس سے بتون کو اوہٹادینگے اور مدائن کے آتشکدہ کو اور اوسکے گرد طوس ولبلخ اور دوسری بڑی بڑی بتون کو وہ عرب لے لینگے اور اونکا آئین بنانیوالا یعنی پیغمبر ہوگا کہ سخنور اور اوسکی بات درہم پیچیدہ یعنی جامع الکلم اوسکو ہر ایک اپنی طرف لیجانیوالا اور وہ آئین یعنی قرآن دریا شور ہے چار طرف چلنے والا کہ ہر ایک اپنی کشتی اوسمین لیجاوے پر غرق نہ کرین آپسمین اور ایران کے دانا اور دوسری قومین اوسمین آوین اور نہ رہے اوس آئین مین سے سوا نمک کے آردمین پہر آوین تو یعنی باجوج ترنیا کے والے کے ساتہ ہزار سال بعد جیسے ساسان پنجم کا قول ہی اور آیندہ کتاب پیشینگوئی مقدمہ محمد ساسانی مین ہے جونسل نوشیروان کی تہا اور امام ابوحنیفہ کی جو نسل ساسان سے تہی کہ پیغمبری کے امور شرح امام نے کی ہی اور ساسان پنجم پیشینگوئی عباسیہ سیاہ پوش اور سادات سبز پوش اور بنی امیہ کی بہی کرتا ہی اور مسلمانون کے مذہب مین دین مین قربانی ونماز ونکاح کو عبارت کہتا ہی یہ ہمنے دستور تیرہ وچودہ ہی بطور خلاصہ کے لکہا ہی اور ذوالقرنین دارا اخی کیقباد بن اور اسی حشویہ وش کی پیشینگوئی

اسلام کی خوبی میں کتاب ہذا میں نقل کی گئی **حل ہفتم** کتب ہنود و بشنو وغیرہ کی پیشین گوئی میں اہل اسلام کی خوبی میں پہلے یاد رکھنا چاہئے کہ گو وشنو ہنود و شاکمنی وغیرہ کو کلام الٰہی سمجھتے ہیں پر درحقیقت اونمیں بعض امور کیا بلکہ اکثر امور قابل ناگفتنی ہیں اور بیحد نیوگ کا مسئلہ بڑا ہولناک ہے اور بعض امور عمدہ بھی ہیں جیسے اسلام کی خوبی پہلے دیا ہے ویسی اونمیں خاصکر مذکور ہے ہند ایکے سیج مملکت ہی جو اول ہی قابیل سے آباد ہوا تھا اور طوفان میں جیسے سارے زمین غرق ہو گئی تھی وہ بھی غرق ہو گیا تھا اسکو واقفین خانہ شماری خوب جانتے ہیں کہ بعد طوفان کی آبادی روز بروز بڑھتی جاتی ہے اگر مطابق اوسکی حساب کیجاوے تو قابل کتاب کی موافق ہوتا ہی اور ہود علیہ السلام کے زمانہ میں اولاد نوح منتشر ہوئی ہی جیسے سابقاً مقدمۂ دوم سے ظاہر ہوا پس طوفان کے بعد دو دن بن رعاءو کہ شین عام بن نوح کی اولاد سے ہند بلا جیسے سبا بن رعما سے سندھ اور اسپر شہادت فصل ۳۸ حزقیل کی پیشین گوئی موجود ہے جو زار ربا امن والی انگیز کی نسبت لکھا ہی کہ سوداگران شیر ببر دون وسبا کے مالک ہونگے وہی شاہد ہے پر اصلی باشندہ وہی ہیں جو فاتحین ہیں سے پہلے آباد ہوئے اور فاتحین کے بعد وہ اجلاف کہلائے اور فاتحین میں سے اولادیوں ہیں جو اجداد راہم چندر میں یون کر کے دو نام ہیں یعنی یونانی اولاد یافث سے جو معنی موارج ہے اس سے وہ سورج بنسی کہلائے اور اولاد سام سے جو معنی چاند ہے کو رزونکی اجداد اور نیز اولاد ایلام یعنی ایران کہو یا الان بن سام سے پنچ پانڈو کی اجداد سے مشل کشب شی مملکت الان داغستان کوہ قاف کے شمال سے ممالک غربی وشمالی ہند میں فاتح ہوئے اور آریہ کہلائے چنانچہ مملکت کنیا واقع الان داغستان کے مندوں کی یخون میں سے سنسکرتی حرف نکلے ہیں جیسے اخباروں سے ظاہر ہے اور یاجوج بن سمعیا بن یوایل بن روبن بن یعقوب کی اولاد جو سنشہ قبل مسیحی میں جبکہ مملکت ماجوج بن یافث میں تلگت تلفاصر و پول کروی نے بسای یعنی مملکت گیلان میں توگال وگاتھ یا ماجوج ممالک یورپ میں پہنچایا اور بعد کو یاجوج کی اولاد تا مملکت روس گئی اور وہ چونکہ نسل اسرائیل سے تھے مندروں کو ڈاناتے اور یاجوج و ماجوج کو ہندی کوک رد کوک کہتے ہیں تو منڈل ۷ سکتہ رگ وید میں ہی گو ہمارے مندروں کو کوک کے شر سے بچا اور اسطرح پر دو مقام پر اہترون وید میں اور سنسکرت زبان شستہ کو فارسی قدیم سے وہی نسبت جو عربی فصیح کو عبرانی سے ہی تو جیسے عربی ماخوذ عبری سے بافصاحت بنی ہے ویسی ایرانی وفارسی سے سنسکرت درست ہوئی ہی ہماری اس تحریر کی نفی کے دعوی کے لئے دلیل درکار ہی پھر وہ سائیر زردشت میں لکھا ہی کہ بیاس کیشر وانکر تلکھا دلیج سے زندوہ دستہ کی پیس تک سے گیارہ تک لائی جنمیں اکثر عناصر وستار پرستی ہے وہی صاف صاف رگ وید سے ظاہر ہے گو بانند صاحب تاویلات سے جو چاہیں سو کہیں ہم سوختیں کی تحریر سے یہ ظاہر ہے کہ زردشت کا نام منتہرین ہی ہے اور وید میں مصنف اپنیو اوستا کا نام منتہرین لکھا ہی اور اپنیو اوستا کے نام سے وید دو نکو دو حصہ کئے ہیں ایک منتر دوسری برہمن اور وید چار ہیں اول رگ وید دوسرا ججروید تیسرا سام وید چوتھا اتھرین وید اور رگ وید اوستا سے قبل ہی جسکا ثبوت یہ ہی کہ بیاس کیشر صاحب جو رگ وید کی بانی مبانی ہیں اوسکی مواخی ہیدا و نکو معتقد کہ ایک بڑی خدا کو جو مصنف بصفات کمالی اور وہم سے ارواح دیو مانو ذخدا کہتی ہیں ہر بڑی خدا کو سب جگہ کہتی ہیں تو ارواح دیو مانو میں ہوا پر معتقد وحدت وجود کیوں نہیں ہوتی پنڈت صاحب کی کتنی بڑی غلطی ہی اور رگ وید نیوگ کی بنیاد ہی اور چونکہ دیانند پنڈت صاحب رگ وید کی ہیں وہ اس مسئلہ کو خوب تصریح سے بیان فرما گئے ہیں چنانچہ صفحہ ۱۳ سے بعد میں ستیارتھ پرکاش چاپ دوم پنڈت صاحب موصوف کی تحریر مطابق چاپ اول میں ہے جسکا ترجمہ یہ ہی کہ بے اولادی کی حالت میں دوسرا نکاح کرنا ہرگز درست نہیں اور نہ حاجت ہی کیونکہ دو تہ برین ایسی ہیں جنسے نکاح کی کچھ بھی ضرورت نہیں باقی رہی ایک تو یہ کہ جس مرد کی عورت نرہی یا جس عورت کا شوہر نرہی وہ تارک ہو کر زندگی بسر کریا دوم کی ترقی دینے کے لئے لڑکا اپنی قوم کا متبنی کرے دوسرے کی لڑکی سے خاندان باقی رہیگا اور زنا بھی نہ ہوگا لیکن اگر تارک کی اختیار نکرے اور جوش شہوت فرو نہ ہو تب نکاح تو کسی طرح کرنا ہی نہیں چاہئے ہاں نیوگ سے شہوت فرو کریں اور اولاد حاصل کریں انتہی پنڈت دیانند بڑا مروانہ آدمی تھا کہ اون راجوں میں رہکر جنکے اجداد دو سرا نکاح سے پیدا ہوئے ہیں اور اونہوں میں رہکر جنکی دادی دوسرا نکاح سے پیدا ہوئی ہیں یہ مسئلہ جاری کیا جنمیں نیوگ ہی جاری نہ تھا پس اونکو حرامی ٹھہرا دیا اور پھر یہ مسئلہ رانڈ و منڈ کی پر ہی ستیارتھ پرکاش میں منحصر نہیں رکھا آگے چلکر لکھا ہی کہ زندہ خصم والی عورت اولاد کی حالت کے نہونیمیں کسی غیر سے باجازت شوہر ہمبستر ہو ترجمہ بید بیاش ہو مکا صفحہ ۱۱۲ نیوگ میں مسئلہ یہ لکھا ہی کہ جس عورت کا خاوند یا جس مرد کی عورت مر جاوی یا عورت مرد کو کسی قسم کا مرض لاحق ہو یا حالت حیض ہو یا خصی ہو یا نامرد ہو عورت جوان ہوں اور اولاد پیدا ہونیکی خواہش ہو تو اوس صورت میں اونکا نیوگ ہونا واجب ہی اوسکا قاعدہ دیدمیں یوں لکھا ہی دیکھو ۱۴ (ایام) الیشہ بندوں کو حکم دیتا ہی کہ اے جوان تو اس عورت کو بیج بخش کر کے اولاد و بہاگ والی بنا اے بیج ڈالنیوالا جوان وید کا یہ حکم ہے کہ اے عورت تو نیوگ گیارہ خصم تک کر کہ ایک تو اونمیں سے پہلا بیاہ اور دس اوسکے بعد نیوگ کے دس سے زیادہ نہیں اور اگر نیوگ والا مرد ہی مرجاوی یا قابل بیج کی نہ ہو کہ بیمار ہو تو دوسرے سے نیوگ کرے علی ہذا القیاس کی تحریر ہی مگر ایک وقت میں ایک ہی بیج دانا ہو دیکھو رگوید کے منڈل ۱۰ سکت ۱۰ منتر ۱۱ ۹۵ ترجمہ بہاش پنڈت دیانند صاحب ۱۱ ۹۵ جب خاوند اولاد جنانیکی قابل نرہے تب اپنی بیوی کو حکم دے کہ اے بہاگوان اولاد کی خواہش کرنیوالی عورت تو مجھسے دوسرے مرد کی خواہش کر اب مجھسے اولاد کی امید مت رکھ لیکن عورت کو حکم ہے کہ پہلے شوہر کی خدمت میں رہ ایسی ہی عورت بھی جب بیماری وغیرہ سے اولاد جننے کی قابل نرہے تب اپنے خاوند کو حکم دے کہ اے صاحب مجھسے آس چھوڑ اور کسی بیوہ عورت سے نیوگ کر کے اولاد جنا جیسا کہ پانڈو راجہ کی عورتوں نے

کیا تھا اور جیسا کہ بیاس جی نے چترانگدہ وچیتر بیرکے مرنیکا بعد اپنی بھاوجوں سے نیوگ کیا اس بات مین پران ہی حجت ہی دیکھو منوادھیا ۹ شلوک ۱۸۱ و ۱۸۶ - انتہی اگر کوئی کہے کہ بڑھاپے تک اپنی عورت کو ایسا نہین کرسکتے تو پنڈت صاحب اس سے نہین شرماتے پر پنڈت صاحب سوال کرتے ہین کہ جب ایک شادی ہوگئی ایک مرد کو ایک عورت اور ایک عورت کو ایک مرد میسر آگیا اور عورت حاملہ ہو یا بیاہا ہو ایسے ہی یا مرد بیمار ہو اور دونوں کی عمر جوان ہو اور یا بخلاف ہوتو فرماتے ہین کہ جواب او سکا نیوگ مین گذرا اور اگر حاملہ عورت سے ایک سال تک جماع نکرنیکی حالت مین مرد یا عورت سے رہا نہ جاے تو کسی دوسرے سے نیوگ کرکے جن دے انتہی محفی نرہے کہ وید کی رو سے حاملہ عورت سے شوہر کو تو مجامعت درست نہین مگر درصورت شہوت دوسری سے نیوگ مرد وعورت کو درست ہی کیونکہ ایک ڈاکٹر صاحب نے رسالہ معدن الحکمت مین لکہا ہی کہ ایک حمل کے چند دنون کے بعد دوسرا حمل قرار پکڑ سکتا ہے تو آریہ صاحبون کو فخر ہے کہ وید معدن حکمت ہی اوسنے یہ بات بہی بتلادی کہ شوہر کے ہوتی ہوی حاملہ عورت کو بہی نیوگ سے دوسرا حمل ہوسکتا ہی اور پنڈت دیانند صاحب نے حاملہ عورت تک دید کی راہ سے باوجود خاوند کے زندہ ہونے وطلاق نہ دینے کو نیوگ کرنا درست بتلایا ہی شاباش رہی بہادر مگر اسکی حکمت معلوم نہوئی کہ شوہر سے بالخصوص حاملہ کو حالت خواہش عورت مین مجامعت کیون منع ہوئی شاید اسمین وسعت مسئلہ نیوگ کے لئے ہو اس مقام سے ہنود آزاد قوم اہل اسلام پر معترض ہوسکتے ہین کہ اونکو قرآن مین محصنات غیر مسافحین وارد ہے کہ مرد عورتون کی نگاہ رکھنے والے ہون نہ سنی نکالنے والے اور اونکا مان سواے نکاح کے یا لونڈی کے جو ملکیت پوری مین ہو کہ جنپر دوسرے کا تصرف جائز نہین دوسرے مرد کی نگاہ تک پڑنا اون دونون پر حرام ہے کہین کہ آزادی کا خون کرنیوالے ہین اور ہنود مین وہ لونڈی جو جنگ مین آوے اوس سے مجامعت حرام نہین اور تیسری صورت درست ہی نہین اور متاع آیات مکیہ کے سوا خود آیت مدنی ومن لم یستطع منکم طولا ان ینکح المحصنٰت المومنات فمما ملکت ایمانکم سے ممانعت ہی اور سارے جانورون مین سواے سور کے یہ رسم ہے کہ جس سے ایک جانور ملتا ہو دوسرے کو کسی حالت مین ملنا جائز نہین رکہتا اور جنگ کرنے کو مستعد ہوتا ہے اور اسی بھیجائی کے سبب سور کا گوشت دین ابراہیم وموسی وعیسی واہل اسلام مین حرام ہے گو اہل یورپ نصاری ہونیکا دعوی کرکے اپنی خوشی سے کہائین یہ دوسری بات ہی جنہین آزادی خلاف کتاب درست ہی اگر انجیل پر عامل ہوتے تو اسلام لاتے کہ صدہا مقام پر انجیل مین خدا کی بادشاہت اسلامیہ کی خوبی کا بیان ہے اس مقام پر طول سواسطے کیا تاکہ دریافت ہو کہ وید منزل کتب سے نہین ورنہ ایسی بے شرعی کی باتین ہنوتین مگر بعض امور اونمین اچھی بہی ہین وہ جو اہل اسلام کی خوبی مین ہین اور جو وید مین زیادہ بیان اسمید جگ کا ہی جو وہ ایک طریقہ جاہلانہ رکہتا ہی اور شاستر وید مین اکاس پرستی کا ذکر ہے اور اتہروں وید مین کہتے ہین کہ خدا پرستی کا اکثر بیان ہے اوسمین سے اللہ سکتہ ہی جسکا بیان تنبیہ اول مین آیا ہی اور دیشنومت مین اور نیز شائکون مین بہی چاروید ون سے ایکسو آٹہہ انبشراخوذ ہین اکثر اوسکے ماخوذ اتھروید سے ہین اونمین سے بادن انبشد مخصوص ہین اونمین سے غالبًا گیارہ دیانند پنڈت کو مسلم ہین کیونکہ باقی بعض مین مسئلہ توحید وجودی کا ذکر ہے جسکے پنڈت صاحب قائل نہین اور باون مین سے پچاس کا ترجمہ داراشکوہ نے کرایا جسمین طب یا بس بہت کچہ ہی اور دو کا ترجمہ نکرایا گیا جن دو مین سے ایک الوپ نشد ہی جو اخوذ اللہ سکتہ سے ہے جسکا بیان تنبیہ دوم مین آتا ہی اور ہنود کی چند سمرتین ہین اون اور سمرتیون مین سے منوسمرتی زیادہ معتبر ہے اوسمین بہی دیانند کے بقول بہت الحاق ہی اور اوسمین مسائل ہنود کا بیان ہے اور اوسمین بہی نیوگ کی تسلیم ہی جیسے پنڈت صاحب کے کلام سے ظاہر ہوا پر ہنود کے بان پران کرکے اٹہارہ پران ہین اونمین سے ایک بہاگوت وشنو کی ہے جیسے دوسری بہاگوت شائکون کی ہے اونکی تالیف مورخین انگریزی کے نزدیک پانسو سال کے قریب کی ہی مگر یہ غلط ہی گو تحریر مین اسوقت مین آئی ہو مگر مضمون اوسکے سابق سے منقول ہوتی چلی آئی ہین اور بعض اور پچھلے بہی اونمین لکہی ہین اون سابق سے پیشینگوئیان ہین حضور صلی اللہ علیہ وسلم وانگریزون کی پیشین گوئی ہی جو مفصل ہوگی اور دیانند بہاگوت کو بہت ہی مرا کہتے ہین اور مہابہارت بہی پانڈو کو روکو جنگ مین بڑی کتاب ہی پر ایک لاکہہ اشلوک مین سے پنڈت دیانند پچیس ہزار تسلیم کرتے ہین باقی الحاقی بتلاتے ہین اور کتاب گیتا کو وشنو بہت اچہا سمجہتے ہین پر دیانند صاحب کے خلاف ہی اور ان کتابون مین بہت ہی کچہ رطب یابس ہی اور ان کتابون کے اندر جو راجے لکہے ہین اسقدر تو بقول مورخین انگریزی کے صحیح ہی کہ بادشاہ تو ضرور ہوے لیکن اونکا قضایا بڑھکر شاہنامہ فردوسی سے بے اعتباری مین ہین اور جنگ مہابہارت کو عرصہ تینتیس سو چوبیس سو سال کا اس عرصہ سے گذرا ہی کیونکہ سومترا نامی کو عرصہ نو سو سال کا گذرتا ہی اوسکی اکیس پشت قبل سمی مرتہل تہا اوسکو اہیمن بن ارجن پانڈو نے قتل کیا ہی اور علی ہذا پردوتن کے حال سے بہی ظاہر ہوتا ہی اور وشنو پران کتاب تاریخ سے ظاہر ہے کہ بمبک بن روسین بن اسمیدوت بن سیانیک بن جیمجہ بن پریجت بن اہیمن بن ارجن پانڈو ہستناپور کی بربادی کے بعد کوسمو پوری یعنی کشمیر کو گیا جو نسل پورس سے پورس کہلاتا تہا وہ وہ سکندر سے لڑا ہی جسکو بائیس سو سال گذرے ہین اور رام چند کی پشتین کچہ کم نہین کہنیا کی پشتون سے اونکا اجداد تک جو ہمصر تہے اس جگہ سے جوگ باشسٹ مین رام چندر کو سکیہ ولد بیاس ہمصر کرشن کی حکایت سنائی گئی ہے اس سے ظاہر ہی کہ رام چندر بعد کرشن کے ہین اور دوسری کتب ہنود سے ظاہر ہے کہ کرشن بعد رام چندر کے ہین مگر ساتہ ان ہوسات کی جیسے راجہ باد شاہون کا وجود جو کتب ہنود کی پرانون مین ہی فرور ہی ویسے اونکا ان ایک عظیم پیشین گوئی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خوبی سے اور یاجوج وماجوج کی مذمت سے ہام ہام مہمد

علیہ السلام کی خوبی سے ہے پس اس بنا پر یہ حل مشتمل ہے سات تنبیہوں پر اور قوم جینی جبکہ خدا تعالیٰ کی ہستی سے منکر ہے تو رسول خدا کی کیا معتقد ہو سکتی ہے اور بعض مہاجن اجمیر شریف میں کہ رتن کے معتقد علی الصباح مولد شریف پڑھتے ہیں پرستش ہی کرتے ہیں جیسے گرونانک کا چولہ گواہی اسلام کی دیتا ہے جسمیں لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ ہے لیکن گرونانک کے پیرؤں کو اسلام کی قدر کہاں ہے پر نہیں کر تی **تنبیہ اول** اللہ سکتہ اتھرین وید کی تحقیق میں جسمیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت بکمال درجہ ہے اور اوسمیں طریق وحدت وجود سے تذکرہ ہے وہ میری پاس اجمیر شریف میں ایک ہندو کالڑکا لایا اور کہا کہ یہ آپکو کام کی ہے اور ایک برہمن کہنیا لال اتھروانی علاقہ جیپور کا رہنے والا اپنی بیماری کا معالجہ اس بقرسے کراتا تھا اوسکو بینے وہ ورقہ دکھلایا پہلے تو وہ سرخ ہو گیا اور کہا کہ کس نالایق نے آپکو یہ ورقہ دیا ہے کہ یہ ہمارا راز ہے کہ اہل اسلام سے پوشیدہ کرتے ہیں پھر نرم ہو کر کہنے لگا کہ آپ کے پاس ہے تو اسکا راز میں آپ سے ظاہر کرتا ہوں کہ میں خود وید اتھروں لاتا ہوں کہ بینے دکھن میں بڑی محنت سے پڑھا ہے پس وہ وید لایا کہ پرانا تھا اوسنے کہا کہ اسپر سات سو سال کی سند ہے اور اسکو ہم گایتری یعنی اوم بھور بھوا سے بھی زیادہ پوشیدہ کرتے ہیں اور کہا کہ اسکی شرح میں بہت سے مشکوک برہمن وید اتھروں میں ہیں اور یہ سمدرا نجشد ونکا ہے جسمیں توحید کا بیان ہے کہ ایک استی کے سوا دوسرا کوئی موجود نہیں وہ اپنی کائی کے ساتھ بصورت کثرت ظاہر ہے اور وید اور بالخصوص یہ حصہ جسمیں اللہ سکتہ ہے اس طرف آپکو کبھی نہ ملیگا انتہی حاصل اوسکا جو برہمن مذکور نے کہا اور میں نے ترجمہ لکھا اور میں امروہہ کو آیا اور عقب میں میرے وہ برہمن مر گیا اسکے بعد بینے ہر چند تلاش اس وید کی اوس حصہ کی کی مگر کہیں جیدر آباد تک نہ ملا مگر دکھن میں مدراس کے قریب پنڈت نے بتلایا تھا اور کہا تھا کہ اہل اسلام کو ہرگز ہرگز کوئی برہمن نہ دیگا اسکے بعد مجکو بہت تلاش رہی پر وہ حصہ نہ ملا پر مخفی نرہے کہ ہر ایک وید کے دو دو حصہ ہیں اور اتھروں وید کے بھی دو حصے ہیں ایک منتر دوسرا برہمن اور تینوں پہلے وید وں کے منتر کے دو برہمن کے طبع ہو چکے ہیں پر اتھروں وید کے برہمن کا حصہ اور کچھ منتر کا ہنوز بقید طبع نہیں آیا جسمیں اللہ سکتہ ہے پر وہ جسمیں نعت سنسکرت کو اول کے لفظ کے ذیل میں دیکھا اوسمیں اللہ سکتہ کو اتھرین وید کے سکتہ کرنے لکھا ہے اور لغت سنسکرت مسمی کلپ درم مصنفہ راجہ رادا کانت دیو بہادر میں بھی اللہ سکتہ لکھی ہے جو ذیل میں ہم درج کرینگے اور لکھا ہے کہ یہ سکتہ اتھرین وید کی ہے اوسمیں کوئی قوح دونوں نے نہیں کی کہ یہ بنا ہے ہوئے بعد کے ہوتے اور نہ چھاپنے کی وجہ ہے کہ چھاپنے والوں جیسل کیسمول وغیرہ کو اول تو ملی نہیں دوسرے اونکو یہاں تک تعصب ہے کہ فہرست انیشدوں میں الوپ نشد کا جو سوا ئے اللہ سکتہ کے ہے اور اوسمیں نام مبارک حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہے نام تک درج نہیں کیا بخلاف نوالکس کی فہرست کے کہ اوسمیں اوسکو لکھا ہے گویا پنڈتوں کے تعصب سے لکھتا ہے کہ یہ جدید ہے پر اسکے جدید ہونیکی سند نہیں لکھی پس جملہ معترضین کا نہایت کار یہ قول لاکھ کے وقت میں بنائی گئی ہے محض افترا ہے اور راجہ ٹوڈرمل نے جو شیخ جیون قوم برہمن کو اللہ سکتہ پڑھتے سنا تو تعصب ہی سے اودیپور کے راجہ کو لکھا کہ ایک شخص ایسی عبارت وید سے پڑھتا ہے جسمیں لام بکثرت ہیں اسکا دفعیہ لازم ہے اسوجہ سے بعض کو گمان جہل مرکب سے بطور افترا بلا سند ہوا کہ اسوقت اکبر میں بنائی گئی ہے اور اللہ سکتہ جسمیں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدح بہت کچھ ہے جیسے الوپ نشد میں اور اللہ سکتہ کے معنی میں اللہ کی تعریف کے اور اللہ کے لفظ کی اصل جیسے اہل عرب الٰہ کہتے ہیں ویسے سنسکرت میں الٰہ کو ایشور اور انو جیسے سنسکرت میں والا بگہ ہے ویسے اہل والو ہیم عبرانی میں ہے اور عربی میں اللہ واللّٰہ ہے اور اللہ سکتہ میں اللہ کی تعریف جیسے ہے ویسے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مقابلو نکو اسر کہا ہے جسمیں بطریق وحدت وجود کے ارشاد ہے جسمیں دو بیچ ہیں کہ کسی دوسری سکتہ میں دو بیچ نہیں یہ اسکے کمالات میں سے ہے کہ اسمیں اللہ وحضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف ہے اور وہ یہ ہے

أَسْمَ لَانَكَ إِنَّ إِلَّا نَبِيَّانَ دَهَتِيَ ✣ إِلَّا الَّتِي بَرَوْنَا اجَا بِتْرَدُ دُهَيَا مِيتْرُدُ ✣

ہیں جو اللہ ہیں موجد ہیں مالک پانی ہیں ہمکو کہتا کو ہدہ ظہور بتانیوالا ہیں فنا کرنیوالا ہیں پانی یعنی مادہ کا بیجہ پھر قیامت میں لوٹانے والا قربانی کا مالک

إِلَّا إِلَّا الْوُ إِنِّي إِلَّا نَلَكَ ✣ بَرَوْ مِتْرُوْ تَبِجَ كَامَهُ

ہیں موجد ہیں فنا کرنیوالا ہیں پانی کا راجہ ہیں تیسرے ہیں جہان

ملہ جبکہ میں کالج اجمیر میں پروفیسر عربی فارسی اردو کا تھا اور مجکو اللہ سکتہ ملی اور پنڈت کنہیا لال جو شمالی علاقہ جودپور کا اور محلہ گھسیٹی اجمیر میں آیا ہوا تھا تو بینے اوسکو دکھلایا اوسنے بہت انسوس کیا کہ کس نالائق نے آپکو یہ ورقہ دیا یہ دار سکتہ اتھرین وید کی جسکو ہم ہر گایتری سے بھی زیادہ چھپاتے ہیں پھر اپنے پاس سے اتھروں وید نکالا جو سات سو برس کا لکھا ہوا تھا اوسنے کہا کہ یہ بڑی شوخ ہے اور اسکو ہم بغیر نہانے ہاتھ لگاتے و جبکہ بینے اسکو افشا کیا تو ہیرالال جیپور طالب علم مدرسہ نے اندرمن مراد آبادی کو لکھا کہ اسکی کیا اصل ہے اوسنے لکھا کہ ایک امروہہ میں برہمن مسلمان ہو گیا ہے اوسنے بنالی ہے تو طالب علموں نے اوسکو لکھا کہ یہ آپ غلط لکھتے ہیں اسکی سند زمانہ سابق سے ملتی ہے تو اندرمن نے لکھا کہ یہ سچ کہتے ہو کہ عالمگیر کے وقت میں بنی ہے پھر طالب علموں نے لکھا کہ اسکی حد زمانہ اکبر سے ملتی ہے کہ شیخ جیون بنا جبکہ مسلمان ہوتے انہوں نے یہ دکھلائی تھی تو اندرمن نے جواب نہ لکھا پس ایسے ایسے واہی خیالوں سے جاہل لوگ بہکاتے ہیں اس مقام پر سند باجمیتی و ڈکشنری راجا کالی نڈ بہادر کافی ہے جو اللہ سکتہ کو سکتہ اتھروں وید بتلاتے ہیں اور بہت سے برہمنوں کے روبرو ہم گایتری پڑھی وہ کہنے لگے کہ یہ ہر گز نہیں وہی حال اللہ سکتہ کا ہے ۱۲ منہ

ھوتا رِمندرو ھوتا رمندرو ھوتا رمندرو دھا سُرِندارا + اَلوُجیشُوُ سَرَیشٹھ پُرُشَن پُورُشَن پُرُشَ ھما نَن

مین ہستی کا اندر مین ہستی کا اندر مین ہستی کا اندر مہا اندرون کا اندر مین موجد مین زور آور مین مہا زور آور مین مہا مین پورا مین ہستی

اَلاَنکَ اَلوُ رَسُلِہٖ مُحَمَّدٌ رَاہ کَنبَرشٹے + اَلوُ اَلاَنکَ اَدَا اَلاَنکَ بُوکت اِیکَنَ اَلوُ بوکن نِکھادتکَ

مین اللہ مین موجد مین رسول اللہ مین محمد زور آور کون او نکی برابر مین موجد مین اللہ مین خداوند مار نیوالا سیر اکون مین ایک مین موجد مار نوالا سیر اکون جایا

اَلوُ یکَیتَن ھتُ ھُتوہٗ اَکا منک + سودنی چند رسرب نکھترا

مین موجد مین جگ کا مالک گردن کٹی میرو نام سو مین اللہ مین سورج مین چاند مین ساری منازل

اَلوُ شیٔ نام سَرَبَ دِیبیا + اِندرا پوُرب مایا پرم آنترکشا + اَلوُ پرتھیسیا آنترکشن پِتھوُ رُوبن

مین موجد مین روشنی نام سارے آسمان مین مالک مین پورب مین مایا مین پورا مین سنگدود مین موجد مین زمین مین سب کے قریب مین جہان کا روپ

دِیبیانی دھتی + اِلاَّ الیٰ سرَ نُورا جہ پُنَردُدُ + اِلاَّ اَنکَ کَبرا اَنکَ کبرا اِلاَّ اَنکَ اِلاَّ الیٰ اِلیٰ الا اللہ

مین جہان کو عمدہ طور سے بنانیوالا مین فنا کرنیوالا پانی کا راجہ پھر پیدا کرنیوالا مین خدا کون بڑی برابر مین خدا کون بڑی برابر مین خدا مین فنا کرنیوالا بس مین فنا کرنیوالا

اَدنکَ اَلاَّ اِلاَّ اللہ انادی سرو پا + اَنھرو نی شامان ھرو نک ھرینک جنان + پشُوں سدّھان جل چران اور شَنَ

مین اللہ مین موجد مین فنا کرنیوالا بے حد میرا روپ مین مین اندرون کا روپ یہ دو لفظ بیچ کہلاتے ہین آدمی چوپائے عمدہ لوگ پانی کی مچھیا جو تو دیکھین

کُرُد کرو نَت + اَسُرُ سَکھاری ھَرُ و نک ھَرینکَ رُسُلہٖ محمد رَاہ کنبرشی مِیا اَلوُ اَلاَنکَ اِلاَّ الیٰ اِلیٰ اَلاَّ اللہ + اِلیٰ اللہ سکتہ سمپورنی +

انبیا تحقیق مین او نکی فنا کر ایمان کی گردن کاٹ ان بیچ سے جو ذلیل مین ہو رسول اللہ محمد اور کے ہم رکھی مین موجد اللہ مین فنا کرنیوالا بس اللہ سکتہ سب پورے ہوے

تنبیہ دوم الوپ نشد کے حال مین۔ جاننا چاہئے کہ الوپ نشدون مین سے ایک انبشد اور نظر آیا ہے کہ کسی مسلمان کا ساختہ و پرداختہ نہین اور یہ اون انبشدون مشہور مین جو جملہ ایک سو آٹھ سے کہتے ہین اور دیا نند آٹھ دس کا ہی معتقد ہے پر اونکی نسبت جو یا دون کے معتقد مین کہا جاتا ہی کہ اونمین سے پچاس کا ترجمہ راجہ شاہ دیلی کے وقت مین ہوا تھا ہر دو کا ترجمہ اختصار کرنے کی وجہ سے نکرایا تھا انمین سے ایک الوپ نشد ہی جسمین کہا گیا ہی حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے جو ذلیل مین لکھا جاتا ہی + الوپ

۱ ھری اونگ وِشنو دھِیبیان دام اِلیٰ مترا ھنگ اَسمَ اَکانک اِلیٰ مِترا وُرُنا دھِیبیان دھتی اِلیٰ وَرُو راجا پُنَردد و

ومیام مِترُدد اَنک اِلاَنک دِرنومِترُد و تیجکامہ ۲ ھِرنگ ھوتا رمندر و ھوتا راندر و ھوتا راندر و اماھا سوا ندرا اَلوُ

اِچیشٹم سریشٹم پرم پورن برھمن اَلاَنک ۳ دِرانک اَلوُ رسول مُحمَّد رَاہ کنبرشی الوا لاَنک او لاَنک مھلکنک الو بوکن

نکھا نکن ۴ الوُ یکَین ھُتوہٗ اَکا سوربی چندری سرب نکھترا الورشی نام سرد اریو یا اندر رابہ پوُرب مایا پرم انترکشا ۵

الو پرتھیسیان دھتی اِلیٰ و سو نور اجا پنر دد و اَلیٰ کبرا اَلاَنک کبرا لیتی اِلیٰ ۶ ھری او نک اِتی اَلاَنک اِلیٰ مترا ور نورا جا پنر دد و

ھیا مِترُد و اَلاَنک کبرا اَلاَنک کبرسول محمد رَاہ کنبرشی اِلیٰ اَلوُ پنر دد ھو ۷ ھری او نگ اِلاَّ اَلاَّ انادی سرو پا نی انھرو نی شا لکھا

رِ جنامان پشوسدّھان جل چران اور شَنَ کرو کرو نت اسور سنگھا رنیگ ھینگ الو رسول محمد رَاہ کنبرشم لی اَلوُ اِلیٰ اتی لِلاَّ

الحاصل میری غرض اسکے لکھنے سے یہ نہین کہ دیدا سمرتی یا انبشد منزل مین بلکہ میری غرض یہ ہی کہ معتقدین وید اس مقام کو خیال کرین کہ اونکی برنگ اسلام کی اسقدر تعریف کرگئی ہین پر اوجود اس تصریح کے اسلام سے دور مہین یہ اونکی بدقسمتی ہے **تنبیہ سوم** حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کلکی اوتار کے حالات اٹھارہ پران داب پرانون سے جو زمانہ مختلف مین لکھی گئی ہین انگریزون کا خیال ہی کہ اس زمانہ ہی سنہ یا سنہ قبل مسیح کے قریب کے ہین مگر یہ خیال اونکا محض غلط ہی کیونکہ اوسمین کلکی اوتار کا ذکر اُس وقت مین بطور پیشینگوئی ہی جسے مراد حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مہدی ہین اور نیز اوسمین یاجوج ماجوج انگریز و ماجوج روس کی پیشینگوئی ہی چنانچہ اونمین سواب پران کلکی پران مین بہت کچھ کلکی اوتار کے اوصاف لکھے ہین اور لکھا ہی کہ کلکی اوتار وجوار آوین گے اور دوسری بار اوسوقت آوین گے جبکہ کوک یعنی یاجوج روس و کوک یعنی انگریز کنجی آنکھون والون صاحب صنعت و سواری عجیب یعنی ریل والون کے زمانہ ہو اور نکی زمانہ مین جبکہ گنگا کا پانی بہو جاوی اور ایک ملک ایسے وقت مین عظیم الشان ہو کر گذری تو دوسری مرتبہ کلکی اوتار آوین گے کہ سراسر حال امام مہدی علیہ السلام سے مطابق ہی جیسے ہم ذکر کرین گے پس اون کتابون کو بعد زمانہ اسلام کے کہدینا یہ سفاہت ہی اور اب اس سال ۱۹۰۰ء مین بعد ملک کے زمانہ کے امام ہمام کا آنا بہت ہی قریب ہی ہان

اونکی کتابین کچہ دیتی رہتی ہین کہ بعد کو الحاق ہوتا رہتا ہے یہ دوسرا امر ہے اور ادہیا اول اسگندہ بارہ بہاگوت مین گو کہیں وہ بنی ہو نقل لکہی ہو کہ آخر کار اسیر اور شودر راجہ ہون گے اوسکے بعد اوہیاے دوم اسگندہ بارہ بہاگوت مین لکہا ہی کہ تب کلکی اوتار کا درشن ہوگا جو تلوار کے زور سے توحید خدا جاری کرین گے اوسمے آدمیون کو گیان ملیگا تب وہ لوگ کلجگ کے پاپ چہوڑ کر اپنے دہرم پر چلین گے اوسکے آٹہ سو سال سے زیادہ ست جگ ہوکر سب چہوٹے بڑے اپنا دہرم کرین گے اور تاریخ آئینۂ تاریخ شیو پرشاد متعصب ہندو مین لکہا ہی کہ زمان نوشیروان مین آہو متہراو قنوج و پراگ کشمیر مین لچون کا راج تہا پس وہ جو بہاگوت کے اوہیاے اول اسگندہ بارہ مین منقول ہے وہ دقت ولادت باسعادت حضور صلے اللہ علیہ آلہ وسلم مین ہند کے راجاؤن کا حال خوب پایۂ ثبوت کو پہونچا یہ ایک بات حضور کلکی اوتار کی ہوئی جو ہمارے حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کلکی اوتار ہین ۲۔ کلکی پران مین لکہا ہی کہ جب شاک دیپ کا راجہ عادل سورج منیون کو بے شاخ ونشان کردیگا کلکی اوتار تشریف اس جہان مین لاوین گے تو دیکہو جبکہ نوشیروان عادل کی فوج ذوالخواہ وہ بادشاہت کی حالت مین تہا یا قبادا اپنے باپ کا سپہ سالار تہا بلبہی پور سسود یہ سورج منیون کو بے شاخ ونشان کیا اسوقت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دنیا مین افروز ہوے دیکہو ان دونون باتون کی تطبیق مین بہاگوت و تاریخ انگریزی وارد و آئینۂ تاریخ نما شیو پرشاد متعصب کو اور کلکی پران کو بیان دیکہا جاوے کہ جسکو تعصب نہو وہ اپنی تسکین کرلے ۳۔ کلکی پران مین لکہا ہی کہ بارہوین چاند سدی ماہ بیسا کہہ مین کہترہرش بالب نام کرن مین کلکی اوتار پیدا ہون گے چنانچہ اوسکا اشلوک یہ ہی ۵ دوادشی شام شکل پک شیشی ماس ماہ موہم ۔ ہت وہی ہرشی جوگی کرنی بال باہوے ۔ وہی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیر کے روز بارہوین چاند سدی ماہ بیسا کہہ مین دوگہڑی دن چڑہے روز بجاے بند ہوے اسوقت حساب کرلیا جاوے اور زائچے کتب ہندو مین وہ بنظر فرق طلوع دہلی و مکہ کی ہی جسکا حاصل یہ ہے کہ اونچے لگن کا سورج ہو تو اچہی عمر والی خوبصورت ہون اور مال کی جگہ مشتری وہ بدہ عطارد ہون تو خزانہ والے ہون مگر بالآخر جیسے چاند کے سنبلہ مین ہونیسے یہ امر ظاہر ہے اور صاحب اسکے راجہ زبردست ہون کہ راہو تیسرے گہر مین ہے سکہر کی جگہ چہٹی سنبلہ ہے جسمین چاند ہے اس سے ظاہر ہے کہ پہلے بہت تکلیف اوٹہاوین کہ ماباپ تک لڑکپن مین مرجاوین عقل کی جگہ سورج مالک ہے اور منگل کی نظر ہی وہ نشانے بڑی عقلمندی کی ہے تو سورج کی طرح سے گہر کے اوجالے ہون اور اگر سنبلہ ہے اوسمین چاند ہی تو آپکے دشمن جانی بہت سے ہون پر منگل کی نظر سے سب تیغ و پامال ہون جیسے فصل ۱۰ اسفر مشی سے ظاہر ہے) زحل چونکہ میزان مین ہی ازواج زیادہ ہون نوین جگہ زنب ہے تو صاحب خاندان و دریادل ہون اور اولاد کے ولادت کچہ ہوجیسے امام حسنؑ و امام حسینؑ کی اولاد سے جہان پُر ہے دسوین خانہ مین میزان ہے تو بادشاہ ہون کے بادشاہ شہنشاہ ہون (جیسے فصل ہشتم دانیال مین ہی اور گہر سے زوال دشمن کے ناس کرنیوالے ہون فائدہ کی جگہ زحل میزان کا ہے اپنی مشاغل کی موافق فائدہ اوٹہاوین اور نحوست جہان کی جو زحل مین ہی میزان مین ہونیسے جانی رہی اور فی الحقیقت نحوست شرک بدولت حضور صلی اللہ علیہ وسلم جہان سے جاتی رہی زہرہ اپنی جگہ یعنی شرف مین ہی آپ کا خزانہ بڑی جگہ صرف نہو بلکہ اچہی جگہ صرف ہو تین ستارہ خانہ شرف مین ہین تو شاہنشاہ ہون اونکو کیا ہے بلکہ یعنی خلیفۂ خدا جاننا چاہئے زمین کا بوجہ کہ شرک سے بہر کر نہین اور تاریں اور خراب راجاؤن کو یعنی مشرکون کو ناس کرین اور اچہے راجاؤن کو بدستور قائم رکہین جو خدا پرستی تہیل کرین یہی صفت تو رات مین اور زیادہ اصل زائچہ وہ ہی جو مجہے فصل اول تمہید مین لکہا ہے مگر ہندو مین جبکہ زائچے لکہے تو وہی ہے جو ہندو سے منقول ہے **تنبیہ چہارم** باقی اوصاف حضور کلکی اوتار علیہ الصلوٰۃ والسلام مین کلکی پران سے ۔ مخفی نہ رہے کہ امر چہارم یہ لکہا ہی کہ کلکی اوتار کلک بت پرستی کو دور کرین گے اور یہ امر اظہر من الشمس نسبت حضور علیہ السلام سے ۵۔ باپ کا نام وشنو دیس ہوگا کہ وشنو اللہ کو ویس عبد کو کہتے ہین اور عبداللہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے والد ماجد کا نام ہے ۶۔ والدہ ماجدہ کا نام سومتی یعنی امانت دار لکہا ہی اور والدہ ماجدہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام آمنہ تہا ۔ ۷۔ پہلے پہاڑ کے غار مین تپشی یعنی عبادت وہ کرین گے چنانچہ غار حرا مین حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عبادت کی ۸۔ پہر شمالی پہاڑون مین ہجرت کرین گے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مکہ معظمہ سے شمالی پہاڑون مدینہ طیبہ مین ہجرت کی ۹۔ تلوار کے زور سے شمالی پہاڑون مین جاکر ایمان و توحید خدا پہیلاوین گے یہ صریح ظاہر ہے ۱۰۔ تلوار کی یہ صفت لکہی ہی کہ جہان لگے کام تمام کرے یہی صفت ذوالفقار کی تہی۔ ۱۱۔ شنبل دیپ کی رانی وکیل کی معرفت نکاح کا پیغام بہیجے وہی کہ معظمہ عرب کی رانی ام المومنین خدیجہ رضی اللہ عنہا نے اپنے وکیل میسرہ نام کی معرفت پیغام بہیجکر نکاح کیا اور شنبل کی تحقیق آئندہ آتی ہے ۱۲۔ پہاڑ کی کہوہ مین پرشرام سے تعلیم پاوین کہ پرش یعنی روح اور رام یعنی خدا یہی آتا ہی یعنی روح خدا جبرئیل ہی وہ ہی غیر مخفی ہے ۱۳۔ سواری کی یہ صفت لکہی ہی کہ جہان نظر پڑی وہان قدم رکہی اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے براق کی یہی صفت کہی ہی ۱۴۔ کلکی اوتار سارے مقدسین کو اچہا کہین گے وہ یہی آیت لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِّن رُّسُلِهِ سے ظاہر ہے کہ ہم کسی رسول مین فرق نہین کرتے ۱۵۔ شنبل مین یعنی ملک عرب مین حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت باسعادت لکہی ہی تحقیق اوسکی یہ ہی کہ ہندو اس زمین کو سات حصے کرتے ہین ہر ایک حصہ کو دیپ کہتے ہین اونہین سے جو دیپ سمندی سے پورب کی آبادی کو برابر جو حصہ مغربی جزیرہ عرب کو مقرر کرتے ہین اور جو وریت بنظر درخت جانوکے کہتے ہین، **دوسرا** شاکت دیپ ہی کہ شاکت شاخ کو کہتے ہین جو مبہ دار ہی وہ مملکت خراسان و ایران و غزنی جہکا والی نوشیروان تہا **تیسرا** شنبل و شامل دیپ شنبل کی

رومی کی کثرت سے مملکت عرب وکنعان ہی جہان کلکی اوتار علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ولادت باسعادت لکھتے ہین **چوتھا** کش دیپ مملکت مصر کو کہتے ہین جہان کش یعنی ماب گیاہس بکثرت ہی **پانچوان** کرونچہ دیپ مملکت یونان جہان کرونچہ یعنی بگلہ کی کثرت ہی **چھٹا** کوسیک دیپ یعنی روم اٹلی جہان کوسیک یعنی بیاہ کی کثرت ہے **ساتوان** پشکر دیپ اسپین وغیرہ جہان پانی کی کثرت ہی کہ پشکر پانی کو کہتے ہین اور سات سمندر وںکی نسبت انکا ہان کسی کو بطور تشبیہ شہد و شربت کا بوجہ نرم گذاری کے اور کسی کو شراب دسرکہ کا بوجہ سختی کے وعلیٰ ہذا لکھا ہی اور خزائر کو اہدیپ کہتے ہین نہ دیپ جیسے سنگلدیپ یعنی لنکا اب تحقیق آخر کلکی کی سنی جاہے جو تنبیہ ذیل مین آتی ہی

تنبیہ پنجم مخفی نرہے کہ سطابق سمرتی کے ست جگ چار ہزار آٹھ سو سال کا دوا پر تین ہزار چھ سو کا دوتریتا دو ہزار چار سو کا کلجگ ایک ہزار دو سو سال کا ہی مرجع اوسکا وہی ہے جو لکھو کیا سال سے پرانون مین دب کر کے دوسری کرتے ہین لیکن اصل سقد رہی کہ چار یا زمانون کو ست جگ دو دو اور تر تیا دو کلجگ کہتے ہین تعداد اوسکی کچھ معہد نہین پر ولادت مجدد اوتار نوح علیہ السلام سے زمان حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک ۴۲ سو سال کے قریب ہوی ہے اونمین سے سوا دو سو سال کا ست جگ و بارہ سو کے قریب کا دوا پر اور آٹھ سو کے قریب کا تر تیا اور چار سو کا کلجگ دا صل تہا جسکی صدیون کو لکھا کر لیا ہی جیسے مشاہیر زمین کے جغرافیہ مین کیا کچھ مبالغہ نہین کیا چنانچہ گوتم کی نسبت مورخین قبل چار سو تیس سال مسیحی پر اقرار کہتے ہین اور وہ ایک رشی سبت رشی مین سے ہی جیسے انکو لکھا دشاگرد رشت سا گر ہی قریب چار سو سال قریب مسیحی مین تہا اور یہ دو اپر کی رشی گنی جاتی ہین تو یہ سو لہوا ان امر ہے **تنبیہ ششم** مین ستروین نشان سے تحقیق چار بہاؤن کی نسبت کلکی اوتار کے ہے علیٰ ہذا شادی مین شرکت آپکو والد کی ہے یہ دا صل غلطی زائچہ کی ہی جو فرق طلوع دہلی وملکے ہے کہ اصل زائچہ مین بہاؤن کا ہونا اور والد و والدہ کا بچپن مین وفات یانا ثابت ہوا اور پیر کہا جاتا ہی گو حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے والد ماجد کا حالت رضاعت یا قبل از ولادت انتقال ہوگیا پر ابوطالب نے بظاہر پرورش کیا جو چچا حقیقی بجا ہی باپ کے تہا اور وہ شیر خدا کہا تا ہی اور اونکے سوا ئے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جو بجا ہی پسر تہے تین بیٹے عقیل وجعفر وعلی اہل ایمان باقی رہے اونکو بنام کوئی وسمت دیراک کر کے کسی مناسبت سو لکھا ہی **تنبیہ ہفتم** مین انہارو مین امر کی تحقیق ہے۔ پہلے جانا چاہئے کہ اسمین شک نہین کہ ہنود کے ہان جو بادشاہ لکھے ہین وہ ضرور ہوی لیکن اونکے حالات بہت ہی مبالغہ آمیز ہین اب غور کرنا چاہئے کہ جسقدر بادشاہون کا وجود قبل از زمان کلکی اوتار کتب ہنود مین لکھا ہی وہ وقوع مین قبل حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آیا یا نہین تو کہا جاتا ہی کہ بیشک وہ وقوع مین آیا گو خیال پلاؤ پکا نا دوسری بات ہی جو حالات زمانہ مین اونکے ہان مین تو وہ غور کرین کہ زمین کے جغرافیہ مین کیا کچھ نہین کہتے کہ انچی س کروجوجن لکھتے ہین اور جوجن کو چار کوس یعنی نو میل کا لکھا ہی اور سپید کی نال اودی پور وجودپور کے مابین مین ہے یعنی سمیر پربت کی گہرائی اور اس زمین چوبیس ہزار منطقہ والی مین سمیر کو جغرافیہ مین لکھا ہی کہ مصر زیریں اوسکا سولہ ہزار جوجن ہے اور اوپر جا کر اتنا چوڑا ہوا کہ اوسکے دائرہ کا قطر بیس ہزار جوجن کا ہے وگرچہ عرب کے نجوم کو وہ زیادہ اعتبار کرتے ہین جو تا جک کہلاتا ہی یعنی تازی اور اوسمین جو زمہ زمین کا اونکے ہان منقول ہے کہ زمین گول قریب چوبیس ہزار میل کے منطقہ والی ہے پر اونکی کتب مین بہت کچھ اسکے خلاف ہی علیٰ ہذا قرب وبعد چاند وسورج مین کیسے بے تہکانہ بات کرتے ہین کہ چاند اور سورج پاس ہے پر اکثر اونکے اپنی مذہبی خیال پر مستقر ہین پس جبکہ مشاہدی امور کا یہ حال ہی تو جگون وزمانہ مین جو اونکو مشاہدی نہین کیسے غلطی نکرین دیکھو مارشمس نے بعض زائچہ سے لکھا ہی کہ وال میکہ کتاب تین سو سال قبل مسیحی مین لکھی گئی ہے اور ہنومان رام چندر کو دس ہزار سال پہلے کرشن سے کہتے ہین گرچونکہ یہ بہی اونکے ہان لکھا ہوا ہے کہ گوتم کی عورت اہلیا نامی کو رام چندر نے زندہ کیا ہی اور گوتم کا حال دریافت ہی کہ چار سو تیس سال قبل از مسیح تہا تو رام چندر کا وجود بہی دریافت ہوا کہ اوسکے بعد ہوا ہی اور لوگ بششٹ مین سکھدیو ولد بیاس کی کہتا اور کرشن کی رام چندر کو سنائی گئی ہے اس سے ظاہر ہے کہ کرشن ہمعصر جنک حسرام چندر ہے کیونکہ سکھدیو ولد بیاس ہمعصر کرشن ہی اور سکھدیو شاگرد جنک ہے اور بسوامترا وستاد رام چندر کو سنائی گئی ہے اس سے ظاہر ہے کہ کرشن ہمعصر جنک حسرام چندر ہی کیونکہ سکھدیو ولد بیاس ہمعصر کرشن ہی اور سکھدیو شاگرد جنک ہی اور بسوامترا وستاد رام چندر ہے جسکی عمر صد سالہ دراز ترین عمر اونکے ہان لکھی ہی اور بسوامترنے اگنی کنڈ یعنی اولاد حام کی بادشاہت کی ہندمین بنیاد ڈالی ہی جسکو تین سو سال قبل مسیحی مین ہونا بالاتفاق کہتے ہین اور خیالات پکائے کہ سکھدیو گوتم و رام چندر وجنک دوسری ہون گے محض خیال ہے وبس اور ہنود متبنی کرنے کی عادت ہی کہ ایک روز کی جنگ مین مثلاً دس پشتین ہو سکتی ہین دیکھو علاؤالدین شاہ کو کہ اوسکی جنگ مین والی چتور کے کتنے اشخاص گدی نشین پسر و متبنی دیدر کے ہوی اس سے واسطہ کمال نہین سکتے دیکھو جراسن سے یہ تک بیس بائیس راجہ ہوی اور ارجن ہمعصر جراسندکے انہین اوسکے پر پوت اوسکی پانچ پشت بعد ہمعصر بہیم ہوا اور قوم پورو سے سکندر کی جو جنگ ہوئی خاندان پوروئے تہا وہ بہی غور کا مقام ہے اور بنبر پرد وتن کی بیٹی پر پوت کی پانچ پشت بعد کو بیاہی گئی ہے اور پرد وتن سے تیرا پشت بعد سو ستراس جو اس صدی سے ہزار سال پہلے تہا اونکے بعد دس ششو ناگ گاہتون کی سلطنت ۶۰ سال کی لکھی ہے جنین مہاپدما جو ہمعصر سکندر ہے اس سے ظاہر کہ بیاس وکرشن وارجن کا زمانہ قریب ساڑہے چار سو قبل مسیحی ہین تہا پھر چار قوم کن برہمن کی سلطنت لکھی ہی جسکے آخر مین سسرما تہا جسکے بعد سپرک قوم جنی کے غلام کی سلطنت لکھی ہی اس سے ظاہر ہے کہ اہل اسلام سے پہلے غلامی

سلطنت ہند مین ہوئی ہے اوسکے بعد کرن ہوے اور وہ سنہ مین مسیحی مین قائم ہوئی اور سنہ ۴۲ مسیحی مین بلوم چندپر تمام ہوی علی ہذا کرن قوم والے اور بلوم چند کا وزیر رام دیو راجہ ہوا اوسکا وزیر کنک سین مسمو دیہ راجہ ہوا اس سے سمو دیکا راج چلا او سنے بڑنگر آباد کیا اوسکی چار پشت بعد وجیاسین نے وجیاپور آباد کیا اور دارالریاست لیلہی پور بنایا او سکے بعد بارہ اشخاص سنہ ۴۳۲ مسیحی تک گذرے بارہوان سلاوت تہا جسپر نوشیروان کی فوج نے حملہ کیا جو عادل شاہ دیپ کا راجہ مشہور ہی جسکے وقت مین ولادت باسعادت کلکی اوتار لکہی ہوئی ہے پہر کہتے ہین کہ راجہ کی رانی بجی اور اوسنے دعوی کیا کہ مجکو راجہ کا حمل ہے اوس سے کیشو اوت پیدا ہوا جو پہلون مین رہکر راجہ ہوا جسکا راج آہنہ پٹن چلا اور محمد ابوالقاسم سے گرفتار ہارا اور محمد نے دور انہین شاہ مروانی کو بہیجین انہون نے کہا کہ ہم شاہ کی قابل نہین کہ محمد ابوالقاسم ہمسے مل چکا ہی اسپر محمد ابوالقاسم شاہ مروانی کی طلب سے مملکت شام مین گیا اور مارا گیا اوسکے بعد رانیون نے کہا کہ ہنے محمد ابوالقاسم کے قتل کے سبب فریب کیا تہا شاہ ہمسے مواصلت کرے تو شاہ کو خط آیا اور اونکو بہی مروا ڈالا اس مقام پر عدہ راجاؤن کی تالاش کرنی چاہے کہ وہ کسکی نسل سے تہے جو راجہ عدہ گنا جاتا ہو اور چونکہ پرآنا محمد ابوالقاسم کا لکہتے ہین الحاصل گرفتار ہوکر گوہ پر ایسی سختی آئی کہ اوسکی نسل سے کوئی باقی نرہا کہتے ہین کہ ایک عورت اوسکی بچی اوسنے حمل کا دعوی کیا جو بعد وفات محمد قاسم کے سنہ ۹۵ مسیحی مین راجہ بپا پیدا ہوا کیونکہ ولید خلیفہ بنی امیہ سنہ ۹۶ مسیحی مین مراہی اوسکا سپہ سالار محمد قاسم تہا پس بپا کا مہمد محمد قاسم ہرگز نہین ہوسکتا جو نا واقفین اس قسم کی خرافات واسکی مثل لکہتے ہین اس بپا کی دعاے کہتے ہین کہ اپنی ماموری خاندان کو چتور سے نکالا اور آپ قابض ہوگیا یہ اور دیپور والی راجہ آپکو اس بپا کی نسل سے کہتے ہین اور آپکو لوین سیتا کی اولاد ہی شمار کرتے ہین برسنبنامہ انکا جیسا کچھ اوسمین کشا بن سیتا سے لکہا ہوا ہو تہریر کرنا ہی اس مقام سے حدیث کا مطلب خوب ظاہر ہوا کہ عرب کے سوا دوسرون کے نسبنامہ قابل اعتبار نہین اور دیانندنے وید ہی ثابت کیا ہی کہ دوسرا نکاح درست ہی نہین تو جنکے دادی دوسری نکاح سے ہون گے اونکا نسب کب درست اونکی قواعد کی مطابق ہوسکتا ہی اور پرانون مین ۱۴ تو شاری بسروا کے خاندان کے قبل از کلکی اوتار لکہے ہین وہ بہی قبل از اسلام ہوچکی جو پانڈون کی شوکت کے بعد ہوی ہین علی ہذا پرماد کے خاندان کا حال ہے اسی طرح پردس گنگ وسات پاری کہو یا اہیر ویسے ہی گندہرب کے خاندان کا حال ہے جنہین بکرماجیت ہوا ہی جسکے سمت چلی اور ۱۴ منڈی خاندان شالیاہن کہا اور دس گرنڈ کا حال ہے جو مہارشٹر واڑ یہ مین پہلے اہل اسلام سے گذری پہر آٹھ یونا سر کا حال ہے جنہین پانچوان کلکی ہوا ہی وہی قیصرون سے مراد ہی جنہین پانچوان کیلا کا گذرا ہی اور مون وہی سمندر پال شالباہن جوگی کی سلطنت اسلام سے قبل گذر چکی علی ہذا ۱۳ بار لیچھون کا راج اسلام سے پہلے ہوا فوج سکندر سے تہے جو تا بکہنا راج کر گئے اور یہ لوگ باہمد گر ہمصر و قریب العصر گذری ہین پرموخرین ہنود ایک سلسلے دوسرے سلسلہ کو ملا کر سنہ شمار کرتے ہین اور سنہ بڑہ جاتے ہین انکے بعد حضرت کلکی اوتار علیہ الصلوٰۃ والسلام حضور کا ذکر ہی انیسوین امر کا کہ جب موج بنیون کا نشان جاتا رہی کہ شاکہہ دیپ یعنی ایران کا راجہ عادل یعنی نوشیروان خود اول اپنی زمانہ مین یا اپنے باپ قباد کے زمانہ مین اونکو برباد کرے تو کلکی اوتار علیہ الصلوٰۃ والسلام کے شمیل ملک عرب مین ولادت باسعادت ہوئی پس انیسوان امر کلکی اوتار کی نسبت یہ ہوا جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت تہا دوسری یہ ہی کہ دوسری مرتبہ بعد ملکانہ انگلستان قیصرہ ہند کی ہزیمون جاہ و جلال کے ساتہ بصورت مہدی علیہ السلام بروز کرین جبکہ کوک دوکوک یعنی یاجوج ردس وماجوج کا زور ہو جو تنبیہ سوم علی ہفتم مقدمہ ششم سے ظاہر ہو گا جنکی پیدائش ماہ مائکہ مین ہو یہ تیسوان امر ہوا اکتیسوان امر یہ ہی دوسری مرتبہ بروز کی صورت اُسوقت ہوگا کہ گنگا پاپاب ہو وہ بہی ظاہر ہے **تذنیب** مخفی نرہے کہ کتب پرانون کو دیانند ہی تسلیم نہین کرتے ایسا ہو یہ کہنے پہلے ہی لکہا ہی کہ جو اونکو تسلیم کرتے ہین اونکی نسبت کلام ہی پر غور کرینگا ہر ایک اہل عقل کو یہ مقام ہی کہ یہ امور اہل اسلام نے نہین لکہے اور نہ کسی وقت مین یہ کتابین لکہی گئی ہون یہ مضمون سابق سے اونکی بان منقول ہوتا چلا آیا ہے اور ہمکو یہ ضرور نہین کہ ہم اونکی ہر رطب و یابس کو تسلیم کرین کیونکہ ہمارا مذہب خذ ماصفا ودع ماکدر ہی **مقدمہ ششم** ذوالقرنین کیقباد واونکی سد اور یاجوج والی روس وماجوج انگریز کی تحقیق مین تورات و انجیل و قرآن مجید و حدیث منزل اور کتب اہل فارس و وید ہنود و پرانون و یشنو سے اور جسنے سابق ہی لکہا ہی کہ چونکہ ان دو قوموں کی نسبت حدیث ہین لا یدان لاحد علیہما وارد ہی یہانتک کہ مسیح کو حکم ہوگا کہ یہاں سے ایسی دو قومین پیدا کی ہین کہ اونپر کسی کے دعا تہ نہین پس اہل اسلام کو لازم ہے کہ اونکی ساتہ بصلح و مصلحت رہین یہ مقدمہ مشتمل ہی دو مشاہدہ پر اور اکثر وہ شبہات جو ناواقفین کو پیدا اس مقدمہ مین ہوتی ہین اونکا جواب شاہدۂ پنجم مین مطالعہ کرنیکی جاوین جسمین سد کی ہی پوری تحقیق ہی **مشاہدۂ اول** ذوالقرنین کیقباد کے حال مین کتب سابقہ سے مخفی نرہی کہ اگرچہ ذوالقرنین چند مین ایک شاہ حمیری دوسرے کیقباد تیسرا انگریز مشرق ومغرب کے بادشاہ اور عام لوگ سکندر ذوالقرنین کو کہتے ہین پر ہمکو منزل کی پیروی چونکہ منظور ہے ہم اون ذوالقرنین کو لکہتے ہین جو عہد جدید قرآن اور عہد عتیق مجموعہ تورات مین مذکور ہین اور وہ گذر گئے اور عہد متوسط انجیل کے ذوالقرنین انگریز ہین اونمین کلام نہین پس ذوالقرنین قرآنی کے حال کی پیشینگوئی حضرت ابراہیم نے بہی کی ہے جیسے مقدمہ دوم مین حال پیشینگوئی حضرت ابراہیم مین فصل ۱۲ انکو مین سے گذر گئی شاید اس سے بعض کو ہمصر مونیکا ابراہیم کا خیال ہوا اور موسیٰ و دوسرے حضرات انبیائے جیسے پیشینگوئی بخت نصر کی بارشاہت کی کی ہو اونکی بہی پیشینگوئی کی ہی لیکن

فصل ۱۲ یشعیا ۲۵ مین بہت کچھ اوسکی تعریف ہے اور کتاب یرمیا مین بہت بیان ہے اور جیسے اس متوحد حجاج کی سیر قرآن مجید سے مغرب شمس بیت مقدس اعنی مصر کے جسکا نام عین شمس تہا جسمین ایک مکان بیت شمس تہا اور شرق و شمال کی ثابت ہے ویسے اوسکی سیر فصل ۱۰ دانیال مین شرق و غرب و جنوب مین ثابت ہی کہ پہلے وہ ماوی مملکت ہمدان و میدیہ کے شاہ ہوے پہر فارس کے دو طرح سے بادشاہ ہوے اول خواب مین دو سینگہ کا مینڈہا کر کے دریافت ہوی پہر تعبیر مین دو طرف کے بادشاہ ہونے سے شاہ ذوالقرنین کہلای اور بہتّر سنہ کی عمر مین بائیس سال کی بادشاہت کر کے ۵۳۳ قبل مسیحی مین حسب پیشین یرمیا کے بابل کو فتح کیا اور یہود کو قید بابل سے خلاص کیا اور اونکو ممالک مقدس مین بسایا ۱۰ رکھ خدا کی مطابق جو ہمارے انبیاسے دریافت ہوتا تہا یہود کی خلاص کے لئے عین شمس مصر کو گئے جہان پر سورج کو غروب ہوتا بطور محاورہ ایک چشمہ مین پایا جو سورج کی گرمی سے گرم ہوتا اور اس سے ایک حوض مین پانی اور حائض یا جنب اگر اس حوض مین ہاتہہ لگا دیتی تو اوسکا پانی گندا ہو جاتا نہ آنکہ سورج بغفہ غروب اس چشمہ مین ہوتا اور غرق ہے کسی آدمی کے پانی مین سورج کو غروب ہوتا ہوا اور فی نفسہ اوسکے غروب ہونے مین اور قرآن شریف مین اول ہونے مین اور موزخ زولن ہی اوسکی سیر مصر مین لکہتا ہوا اور قرآن کی مطابق خدا کی توفیق پہسلای اور ہامان سے حسب تفسیر وہب بن منبہ تابعی کے حیولین یعنی سودان کے متصل گئے جو نسل جولیائی بن کوش بن حام سے ہے پہر وہانسے بقول وہب ترسل پہونچے اور وہان سے نو مہینے وقت توبل سے تارہ مین آئی جبکے غرب مین حصار اخیر کوہ یرال ہے اوسکے غروب مین جہان اور ہرگ ہونو وطن کے قرب سے کچہ کچہ بولی اونکی سمجہی جاتی تہی نیوری پری اور لفظ لاپکار ایسے مقام پر بولتے ہین جہان پورا مطلب نہو جیسے لاپکار یہین سے ظاہر ہے تو وہان سد بنائی اور تحقیق اوسکی کہ یقیبا ابو کیسیس کیکا وس ہے فصل ۸ دانیال سے دریافت کرنی چاہئے جسمین چار بادشاہتون کا ذکر ہے ایک بیلشصری کے جسکے زمانہ مین خواب دیکہا دوسرا ذوالقرنین کا جو خواب دانیال مین یقیبا دو سینگ کا مینڈہا نظر آیا کہ وہ ماری و فارس کے بادشاہ تہے نہ آنکہ اونکے سر پر دو سینگ خارج عالم شہادت مین تہے تیسرے سکندری بادشاہت والا ذوالقرنین کہ جسکے بکرا یونانی ہے جسکے مرنے کے بعد چار قرن ہو گئے یعنی چار بادشاہتین ہو گئین پس سکندر کو ذوالقرنین کہنا اس وقت مین سخت نادانی ہے اور شمالی اخیائے سرایئی مین جو تہی سلطنت رومیہ کے رہنے کا بآستی بیان ہے جسنے قربانی دائمی اوٹہادی و بالآخر شاہنشاہ ہماری حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے رومیہ نے مقابلہ کیا اور ممالک مقدس سے تباہ ہوے **فصل ہشتم** دانیال بیلشصر بادشاہ کی سلطنت کے تیسری سال مین مجہے ان مجہہ دانیال کو ایک رویا نظر آئی بعد اسکے جو شروع مین مجہے نظر آئی تہی

۲- اور جسنے عالم رویت مین دیکہا اور جس وقت مین نے دیکہا ایسا معلوم ہوا کہ مین سوسن کے قصر مین ہون جو صوبۂ ایلام مین ہے پہر جسنے رویت کے عالم مین دیکہا کہ مین اولائی کی ندی کے کنارہ پر ہون ۳- تب مینے اپنی آنکہین اوٹہا کر نظر کی اور کیا دیکہتا ہون کہ ندی کے آگے ایک مینڈہا کہڑا ہے جسکے دو سینگ تہے اور وہ دو سینگ اگچہ بڑے تہے لیکن ایک دوسری سے بڑا تہا اور بڑا دوسری سے پیچہے اوٹہا ۴- مینے اوس مینڈہے کو دیکہا کہ پچیم اُتر و دکہن طرف (بلکہ حسب قرآن کی پورب طرف ہی) سینگ مارتا تہا یہانتک کہ کوئی جانور اوسکے سامنے کہڑا نہو سکا نہ کوئی اوسکے ہاتہہ سے چہڑا سکا پروہ جو چاہتا تہا سو کرتا تہا یہانتک کہ بہت بڑا ہو گیا ۵- اور مین اس سوچ مین تہا کہ دیکہا ایک بکرا پچیم کی طرف سے آکے تمام روی زمین پر ایسا ہوا کہ زمین کو بہی نہ چہوا (اس مقام سے فالجملہ یت ایسا قرآن کی آیت کی تفسیر دریافت کرنی چاہئے) اور اس بکری کی دونون آنکہون کے بیچ مین ایک عجیب طرح کا سینگ تہا ۶- اور مینے اوسے دیکہا کہ وہ مینڈہے کے قریب پہونچا اور اوسکا غضب اوسپر بہڑکا اور مینڈہے کو مارا اور اوسکے دونون سینگ توڑ ڈالے اور مینڈہے کو قوت نہتی کہ اوسکا سامنا کرے سو اوسنے اوسکو زمین پر پٹک دیا اور اوسے لتاڑا اور کوئی نہ تہا کہ مینڈہے کو اوسکے ہاتہہ سے چہڑا سکے ۸- اور وہ بکرا نہایت بزرگ ہوا اور جب وہ پرزور ہوا تب اوسکا بڑا سینگ ٹوٹ گیا اور اوسکی جگہ نادر چار سینگ آسمان کی چار ہواؤن کی طرف نکلے ۹- اور اونمین سے ایک چہوٹا سینگ نکلا جو دکہن اور پورب اور دل پسند سرزمین کی طرف بے نہایت بڑہ گیا ۱۰- اور وہ بڑہکر آسمان کے لشکر تک پہونچا اور اوس لشکر مین سے اور ستارون مین سے بعضون کو زمین پر گرا دیا اور انہین لتاڑا ۱۱- بلکہ اوسنے لشکر کے سردار تک اپنی کو بلند کیا اور اوس سے دائمی قربانی اوٹہائی گئی اور مقدس کا مکان گرایا گیا ۱۲- سو وہ لشکر دائمی قربانی کے باب مین خطا کرنے کے سبب اوسی حوالہ کیا گیا اور اوسنے سچائی کو زمین پر ڈالا وہ یہ کرتا اور کامیاب ہوتا رہا ۱۳- اور مینے ایک قدسی کو بولتے سنا اور دوسرے قدسی نے اوس قدسی سے جو کلام کرتا تہا پوچہا کہ وہ رویت دائمی قربانی کے باعث اور اوس اوجاڑنے والی کی شرارت کی بابت کہ مقدس اور لشکر دونون دیئے گئے کہ پائمال ہون کب تک رہین گے ۱۴- اوسنے مجہی کہا کہ دو ہزار تین سو دن تک ہی پہر مقدس پاک کیا جاویگا ۱۵- اور ایسا ہوا کہ جب مجہہ دانیال نے اس رویت کو دیکہا اور اوسکی تعبیر کی تلاش کرتا تہا تو دیکہو میرے سامنے کوئی کہڑا تہا جسکی صورت آدمی کی سی تہی ۱۶- اور مینے ایک آدمی کی سی آواز سنی کہ اولائی کے درمیان پکار کے کہا کہ اے جبرئیل اس شخص کو اس رویت کے معنی سمجہا ۱۷- چنانچہ وہ اور جہان مین کہڑا تہا نزدیک آیا اور جب وہ پہونچا مین ڈر گیا اور اوندہی منہ گرا پر اوسنے مجہے کہا اے آدمزاد سمجہ کیونکہ یہ رویت آخری زمانہ مین انجام ہوگی ۱۸- اور جب وہ مجہسے کہتا تہا مین اوندہی منہ بیہاری خندہ مین زمین پر پڑا تہا تب اوسنے مجہے چہوا اور سیدہا مجہو کہڑا کیا ۱۹- اور کہا کہ دیکہ مین تجہے سمجہاؤنگا کہ قہر کے آخر مین کیا ہوگا کیونکہ مقرر وقت پر تمام ہوگی ۲۰-

وہ مینڈھا جسے تونے دیکھا کہ اوسکے دو سینگ ہین سو ماد و فارس کے بادشاہ ہین (یعنی کیقباد سے لیکر دارا اخیر) ۲۱- اور وہ بال والا بکرا یونان کا بادشاہ اور وہ بڑا سینگ جو اوسکی آنکھوں کے درمیان ہے سو اوسکا پہلا بادشاہ ہے (یعنی سکندر یونانی) ۲۲- اور چونکہ وہ سکے ٹوٹ جانے کے بعد اوسکی جگہ چار اور نکلے سو یہ چار سلطانین ہین جو اوس قوم کے درمیان برپا ہون گے لیکن اونکا اقتدار اوسکا سا نہوگا (ایک مشرقی آرمینیہ کا ویسا کسی دوسری مغربی انطی پیٹر تیسری جنوبی بطلیموسی چوتھی شمالی سلیوکسی ممالک مقدس پر کہ ۳۱۲ قبل مسیحی ہین بتقاطر ہوا اور ۳۰۱ قبل ہین انطیخس سوطر اور ۲۶۱ قبل مذکور ہین انطیخس دوم تیموس شاہ ہوا ۲۲۳ قبل ہین سلیوکس کالنیکس اور ۱۸۷ قبل ہین سلیوکس ثالث قراونس اور ۱۲۳ قبل مسیحی ہین مکنوی اور ۱۸۷ قبل مسیحی ہین فلوپطر سلیوکس رابع اور ۱۶۵ قبل مذکور ہین ابی فانس انطیخس کہ اس سلطنت اخیہ ہین سلیوکس سے ابی فانس تک آٹھ بادشاہ شاخ شمالی ہین ہوے اور اس پچھلے جنیث نے بیت مقدس پر خنزیر کا گوشت بدمعاشی سے رکھا اور اسوقت سے رومیہ سلطنت والے یہونگ جنگ کے بعد جیسے فائدۂ دوم مقدمۂ اول ہین مفصل ہوا ہے آشتی سے اس شمالی شاخ سکندر ہین دہنے کو گویا اونکی کونپل تھی اور خورد رفتہ رفتہ اوسنے وہ زور پکڑا جیسے ارشاد ہے) ۲۳- اور اونکی سلطنت کے زمان کے آخر ہین جس وقت خطاکار لوگ حد تک پہونچین گے تو ایک بادشاہ ترشرو اور صاحب فطرت برپا ہوگا (یعنی روی) ۲۴- یہ بڑا زبردست ہوگا لیکن اوسکی قوت اوسکی قوت سے نہوگی اور وہ عجیب طرح سے قتل کریگا اور بختاور ہوگا اور کام بجالاویگا اور زورآورون کو اور مقدس لوگون کو ہلاک کریگا (یعنی قوم یہود کو) اور اپنی چترائی سے ایسا عمل کریگا کہ اوسکی فطرت کے منصوبے اوسکے ہاتھ کے نیچے خوب انجام پاوین گے اور دل مین بڑا گھمنڈ کریگا اور صلح کے وقت مین بیسیرون کو ہلاک کریگا وہ بادشاہون کے بادشاہ (یعنی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے بھی مقابلہ کرنے کے لئے اوٹھ کھڑا ہوگا پر بغیر وسیلہ ہاتھ کے شکست پاویگا تا آخر فصل اور درس ۴۸ امین دو ہزار تین سو روز جو لکھے وہ سلطنت طرطوس مخرب بیت مقدس کے دن لکھے مین کہ شریک ہونے سلطنت سے جو باشاشین نے اوسکو سلطنت مین شریک کیا تھا اوسکی موت دو ہزار تین سو دن مین ہوئی جیسے ایام محاصرہ طرطوس کو نسبت بیت مقدس نیم ہفتہ کرکے فصل نہم دانیال مین لکھا ہی جو ایکہزار دو سو نوے روز کرکے لکھے ہین اور سالان رویہون کا حال زمان برباوی بیت مقدس تک فصل ۱۱ دانیال مین روزاد نکو درآنے سے سلیوقس شمالی شاخ مین باشی مفصل کیا ہی اگر اوسکو کوئی اہل نیچر تحریر ہوائی سمجھے تو اوسکی سخت نادانی ہے **مشاہدۂ دوم** فصل ۳۸ و ۳۹ حزقیل سے یاجوج والی روس و ماجوج انگریز کے حال مین پہلے مقدمہ مین نسب اولاد حضرت یعقوب علیہ السلام مین ظاہر ہوا کہ یاجوج حسب درس ۴ فصل ۵ تاریخ ایام اول وہ ابن یعبیا بن یوائیل بن روبن بن یعقوب کا نام تہا اوسکے سمی ہوا اوسکے ریایاہ اوسکے بعل اوسکے بئیرہ دلیل وزکریا ہوی یہ لوگ ایسے زبردست تہے کہ مشرق فرات تک مسلط تہے اور یطور و نافیس اولاد اسماعیل سے زبردست پر غالب تہے اور یاجوج حسب درس دوم فصل ۱۰ تکوین و درس ۵ فصل اول تاریخ ایام اول کے یفث بن یافث کا نام ہے جیسے گومر و مادی و یونان و توبل و تمسک و تارہ ابای یافث مین اور یونان کے جیسے الیشاہ سو الیکاہ امریکہ کی دار السلطنت پیرو مین بسا ویسے تارسیس بن یونان سے صور جنیان چین جو برہما سے شرق مین ہی اور جاوہ و جاپان بسے اور جاوہ و جاپان تارسیس کی نسل سے ہرہان سو داگران شہر برسر کار انگریز کے ہین گے اور غالبًا جاپان پر تسلط بہی سرکار کا ہو جاوے تو بعید نہین جو برہما کی شرق مین ہے اور یاجوج ممالک سہتہا گیلان مین بستا تہا تو نشنہ قبل مسیحی مین تلگت تلناصر اوسکے باپ پول کردی نے بئیرہ وغیرہ نسل یاجوج پر فتح پاکر نہر جوران کے متصل جو حسب درس ۶ فصل ۱ اسلاطین دوم کے مادی کے متصل ہے یعنی ملک گیلان کے پاس نسل یاجوج کو بسایا جہان پر خلج دمارا دابور املکت ماجوج ہوتہی اور ابور ابتک تفلس کے پاس موجود ہی اور خلج دمارا بہی اوسی مملکت مین تہے اسی سبب یاجوج گیلی وگال کرکے کہلائے جنین گاتہ ویسے دستر و بڑے زبردست ہوی تو جبکہ یاجوج ماجوج کی مملکت مین بسایا گیا تو نسل یاجوج سے بڑا ایک حصہ شمال جرمن و نارمنڈی فرانس مین پہونچا اور یاجوج کی اولاد مع بعض ماجوج کے ممالک شمال کوہ قاف مین دا قستان دالان وکشبا ہوتے ہوی سویدن و نارویہ و دینمارک ہوتے ہوے والی رشیا و توبل و تمسک زمان حزقیل مین ہوے اور تارہ تاتار کو بہی ستانے لگے جنگی فراقون کی روک کے لئے بعد حزقیل کے اور برگ کے شرق کے پاس ذوالقرنین کیقباد نے سد یرال مین بنائی دیکہو جغرافیہ اور برگ کو انگریزی مین کہ ابتک تین تین میل کے فاصلہ پر منزلون شمال و جنوب مین قلعۂ پرانی کوہ یرال مین موجود ہین گو سد خاص حسب آیت وجعلہ کاء کے مذکور ہی جسکا بیان آتا ہے پس اس وجہ سے یاجوج ماجوج کی زمین کا کہلایا اس فصل نویں کی مطابق والی روس جیسے اہل اسلام کا دشمن ہو دوسرا کوئی نہین جیسے ارشاد ہے **فصل ۳۸ - حزقیل** - ۱- خداوند کا کلام مجکو پہونچا اور اوسنے کہا- ۲- کہ اے آدم زاد تو جوج کی مقابل جو ماجوج کی سرزمین کا ہی اور روس وتمسک و توبل کا سردار ہے اپنا منہ کر اور اوسکے برخلاف نبوت کر ۳- اور کہہ کہ خداوند یہوواہ یون کہتا ہی کہ دیکہ اے یاجوج روس وتمسک و توبال کے سردار مین تیرا مخالف ہون ۴- اور مین تجھے پہراؤن گا اور تیری جبڑون مین کنٹیان ماروںگا اور تجھے اور تیرے سارے لشکر اور گبرو ڑون اور سواروں کو جو سب کے سب فاخرہ پوشاک جنگی پہنے ایک

ل اس مقام پر اہل نیچر کی فہم کو دریافت کرنا چاہئے کہ ماجوج کو ایک زمین جانتے ہین حالانکہ ماجوج والی رشیا پہلے ماجوج کی قوم کی زمین سہتہا مملکت گیلان مین بسایا گیا تہا ترجمہ فارسی مین زمین یا جوج کرکے جو لکہا ہوا وہین زیر لکہا نہین اس سے اضافت کو نہ سمجھے حالانکہ درس ۶ فصل ۳۹ حزقیل مین ماجوج کو قوم کرکے لکہا ہی ۱۲ منہ

بڑا انبوہ جو ہر یان اور سپر یں لیے ہوئے ہیں (سپر کی اور سپر وغیرہ سے مراد ہتھیار ہیں) اور سب کے سب تلوار یں کھینچنے والے ہیں انہیں کھینچ نکالوں گا ۵۔ اور اونکی سانھ فارس[1] اور کوش اور فوط جو سب کے سب سپر یں لیے ہوئے اور خود پہنے ہوئے ہیں ۶۔ گومر[2] اور اوسکا سارا لشکر اور اترک کے دور اطراف کی اہل تجرمہ اور اوسکا سارا لشکر بہتیرے لوگ جو تیرے ساتھ ہیں ۷۔ تو تیار ہو اور اپنے لئے تیاری کر تو آپ اور تیری ساری جماعت جو تیرے ساتھ فراہم ہوئی ہے اور اونکی حمایت کے لئے ہو ۸۔ اور بہت دنوں کے بعد تو سرانجام مقرر ہوگا اور برسوں کے آخر میں اوس سرزمین پر جو تلوار کے غلبہ سے چھڑائی ہوئی ہے اور جسکے لوگ بہتیری قوموں کے درمیان سے فراہم کئے گئے ہیں اسرائیل کے پہاڑ پر جو قفر گا دیران تھے چڑھ آویگا پر وہ ساری قوموں میں سے برگزیدہ کئے گئے ہیں اور وہ سب کے سب امن و امان سے سکونت کرینگے (چنانچہ زمانۂ اہل اسلام میں انکے مخالف نکلے گئے اور وہ شاد و آباد ہوئی جو پہلے برباد ہوئی تھی) ۹۔ تو چڑھ آویگا اور آندھی کی طرح آویگا تو بادل کی مانند زمین کو چھپا دیگا تو اور تیرا سارا لشکر اور بہتیرے لوگ تیرے ساتھ ۱۰۔ خداوند یہوداہ یوں فرماتا ہے کہ ایسا ہی ہوگا کہ اوس روز بہت سے مضمون تیرے دل میں آوینگے اور تو ایک برا انڈیشہ کریگا اور تو کہیگا کہ میں دیہات کی زمین پر چڑھونگا (دراد دیہات سے بدوی عرب ہیں) ۱۱۔ میں اُنپر جو چین میں ہیں اور آرام سے بستے ہیں جو شہر پناہ ہیں نہیں رکھتے اور نہ بیرا بنگلوں و پہاٹکوں کے رہتے ہیں حملہ کرونگا ۱۲۔ تاکہ تو لوٹے اور مال کو چھینے اور تو اپنا ہاتھ اُن ویرانوں پر جو اب بسے ہیں اور اُن لوگوں پر جو ساری قوموں سے فراہم ہوئی ہیں جنہوں نے مویشی اور مال حاصل کئے اور زمین کی ناف پر بستے ہیں چلاوے (مراد ناف زمین سے کہ ہے) ۱۳۔ سبا اور دون اور تارسیس کے سوداگر اور اونکے جوان شیر[3] ببر تجھے کہیں گے کیا تو غارت کرنے آیا کیا تو نے غول اسلئے جمع کیا ہے کہ مال چھین لے اور چاندی و سونا لے لیوے اور مواشی و مال بیجا دے اور بڑی لوٹ کرے ۱۴۔ اسلئے اے آدم زاد خبر دے اور یاجوج سے کہہ کہ خداوند یہوداہ یوں کہتا ہے کہ جسدن میرے اسرائیلی لوگ چین سے بسیں گے کیا تجھے خبر نہوگی ۱۵۔ اور تو اپنی جگہ سے اُتر کے دور اطراف سے آویگا تو اور بہت سی لوگ تیرے ساتھ جو سب کے سب گھوڑوں پر سوار ہوں گے ایک بڑی فوج اور بھاری لشکر تو میرا اسرائیلی لوگوں کا سامنا کرنے آویگا اور زمین کو بادل کی طرح چھپا دیگا یہ آخری دنوں میں ہوگا (یعنی جبکہ مسیح علیہ السلام سے اسرائیلی سلطنت قائم ہو جیسے فصل ۳۷ حزقیل میں ہے) ۱۶۔ اور تجھے اپنی سرزمین پر چڑھاؤں گا کہ غیر قومیں تو کو معلوم ہو جس وقت میں اے یاجوج تو میری آنکھوں کے آگے تجھ سے اپنی قدوسیت کراؤنگا ۱۷۔ خداوند یہوداہ یوں کہتا ہے کیا تو وہی ہے جسکی بابت میں اگلے زمانہ میں اپنے خدمتگذار اسرائیلی نبیوں[4] کی معرفت جو گذرے ہوئے برسوں میں نبوت کرتے تھے بولا کہ میں تجھے اُنپر چڑھا لاؤنگا ۱۸۔ اور یوں ہوگا کہ انہیں دنوں میں جب جوج اسرائیلی مملکت پر چڑھ آویگا تو میرا قہر میرے[5] نتھنوں میں چڑھے گا خداوند یہوداہ کہتا ہے ۱۹۔ کیونکہ میں اپنی غیرت اور قہر کی آتش سے کہا یقیناً اسرائیل کی سرزمین پر بڑا زلزلہ ہوگا ۲۰۔ یہانتک کہ سمندر کی مچھلیاں اور آسمان کے پرندے اور زمین کے چرندے اور سارے کیڑے مکوڑے جو زمین پر رینگتے پھرتے ہیں اور سارے انسان جو روے زمین پر ہیں میرے سامنے تھرتھرا جائیں گے اور پہاڑ اُٹھائے جائیں گے اور کڑاڑے بیٹھ جائیں گے اور ہر ایک دیوار زمین پر گر پڑیگی یہ بطور محاورہ کی زیادتی مضطرب ہونے کے ہے اور ہینگ تا پیڈو روس سمندر کی مچھلیاں گھبراتی ہیں اور ہوا سے ہوا کے پرند خوف کھاتے ہیں) ۲۱۔ اور میں اپنے ساری پہاڑوں سے اوپر ایک تلوار طلب کرونگا خداوند یہوداہ فرماتا ہے اور ہر ایک انسان کی تلوار اوسکے بھائی پر چلیگی ۲۲۔ اور میں وبا بھیجکر اور خونریزی کرکے اوسے سزا دونگا اور میں اوسپر اور اوسکے سارے لشکروں پر اور اُن بہت سے لوگوں پر جو اوسکے ساتھ ہیں ایک شدت کا مینہ اور بڑے بڑے اولے اور آگ و گندھک برساؤں گا ۲۳۔ اسیطرح میں اپنی بزرگی اور اپنی تقدیس کراؤں گا اور بہتیرے لوگوں کی نظروں میں پہچانا جاؤں گا اور وے جانینگے کہ میں خداوند ہوں فصل ۳۹ حزقیل ۱۔ اسلئے تو اے آدم زاد جوج کے برخلاف خبر دے اور کہہ کہ خداوند یہوداہ یوں کہتا ہے کہ دیکھ میں تیرا مخالف ہوں اے جوج روس و مسک و توبل کے سردار ۲۔ اور میں تجھے پلٹ دونگا اور تجھے لے پھروں گا اور اے اترکوں گا تو اترک کی اطراف سے چڑھ آوے اور تجھے اسرائیل کے پہاڑوں پر لاؤں ۳۔ اور تیری کمان جو تیرے بائیں ہاتھ میں ہے گرا دوں گا کہ تیرے تیر تیرے داہنے ہاتھ سے گر پڑیں ۴۔ اور تو اسرائیل کے پہاڑوں پر گر جائیگا اور تیرا سارا لشکر اس گروہ سمیت جو تیرے ساتھ ہے اور میں تجھے ہر قسم کے شکاری پرندوں و میدان کے درندوں کی خوراک کے لئے دونگا ۵۔ تو کھلے ہوئے میدان میں گر پڑیگا کیونکہ میں نے ہی کہا خداوند یہوداہ فرماتا ہے ۶۔ اور ماجوج پر اور اوو نیر جو جزیروں میں بے پروائی سے سکونت کرتے ہیں ایک آگ

---

[1] فارس بن گومر بن یافث اور کوش بن حام کی اولاد بابل خراسان اور قبط اہل کابل ۱۲ منہ

[2] مراد گومر سے اسکلنز بن گومر ہے جس سے سکزستان بستا ہے اور تجرمہ سے تجرمہ بن گومر بن یافث اہل جرمن و آسینیہ وہ اگرچہ اس وقت میں انگریز کے ساتھ ہیں پر انگریز و جرمن آخر کار روس کے ساتھ ہوں گے ۱۲ منہ

[3] یہ انگریز ہیں جو شیر کا نشان اپنے جھنڈے پر رکھتے ہیں اور بسا سند و دون ہندیں جو جان کوش بن حام کے بیٹے ہیں اور انگریز کا اُنپر تسلط ہی جو سوداگر کرکے مشہور ہیں اور تارسیس بن یونان سے مملکت یونان جس برہا کے شرق میں ہے پس اگر یہ بھی نسل یونان سے ہے تو تارسیس کے سوا اگر یہی انگریز ہو گئے ورنہ یونان جس کو انگریز فتح کریں گے ۱۲ منہ [4] جیسے زبور اول میں سردار سی مراد یاجوج ہی ۱۲ منہ

[5] جزیرہ جس کے غضب کے ۱۲ منہ

ہیجون گا اور وے جانین گے کہ مین خداوند ہون (مراد ماجوج سے انگریزہین جو اہل جزائر یا امن ہین) ۷۔ اس طرح مین اپنے مقدس نام کو اپنی گروہ اسرائیل مین ظاہر کرونگا اور آیندہ کو ہونے نہ دونگا کہ وے میرے پاک نام کو بیحرمت کرین اور غیر قومین جانین گی کہ مین خداوند اور اسرائیل کا قدوس ہون ۸۔ دیکھ وہ ہو پہنچا اور وقوع مین آیا خداوند یہوواہ کہتا ہے یہ وہی دن ہین جنکی بابت مینے کہا ۹۔ تب وے جو اسرائیل کے شہرون مین بستے ہین نکلین گے اور آگ لگاکر ہتیارون کو جلادین گے یعنی سپرون وڈھالون کو کمانون وتیرون کو ہاتھون و برچھیون کو اور وے سات سال تک اونہین جلاتے رہین گے یہانتک کہ وے میدان سے لکڑیان نہ لادین گے کیونکہ وے ہتیارھی جلادین گے تا آخر درس ۱۲ فصل مذکور مطالعہ کیجاوے (یہی حدیث فواس بن سمعان سے مسلم اور ترمذی مین مذکور ہے معلوم ہوا کہ اونکے ہتیار اس کثرت سے ہون گے جو آلات توپخانہ وغیرہ کو ان الفاظ سے ادا کیا ہے **مشاہدہ سوم** ان دونون قومون کی نسبت انجیل کی پیشینگوئی مین ۔ واضح ہو کہ فصل ۳۸ امتی مین مسیح علیہ السلام کا آنا اور سوقت بار دیگر آنا ہی جبکہ بادشاہت آسمانی یعنی اہل اسلام کی تمارے یعنی علماء گر جاوین وہ یہی منقریب وقت آگیا ہے اور فصل ۳۹ دانیال سے صاف صاف واضح ہے شاخ یازدہم رومیہ یعنی ہر قلی زمانہ مین بادشاہت آسمانی قائم ہوئی جس سے رومیہ برباد ہون گے اور اوسکے برباد کنندہ اہل اسلام ہے جنکے زمانہ کو یحیٰی و مسیح اپنے زمانہ سے قریب فرماتے گئے اور روز بتکست کے عرصہ دراز کے بعد پولوس مسیح کے رفع کے دو سال بعد ایمان لائے ہین منتظر رہے اور مسیح علیہ السلام نے اپنی زمانہ کو خدا کی بادشاہت کبھی نکہا بلکہ اپنے زمانہ کے قریب و ما بعد کہا اور بار دگر آنیکی نسبت اپنی ہیت بعید فرمایا کہ خدا کے سوا کوئی نجانے اور اہل اسلام کی کمزوری اس عرصہ مین صاف ظاہر ہے پس مسیح علیہ السلام کا آنا بار دگر کمزوری سلطنت اسلامیہ پر مقرر جو مسلمانون کی آکر مدد کرین گے اور کتاب مکاشفات یوحنا شش مسیح مین حسب اوسکی فصل ۷ اسکے نازل ہوئی ہے جسکے باب چہارم مین حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بلفظہ خداوند کر کے ذکر ہے اور اوسکے باب بستم مین ہے کہ اُس خداوند سے تا ایکہزار سال شیطان مقید کیا جاویگا کہ اہل حق پر ایسا زور اور سکا نہو اجو ایسی کمزور ہوتی جو اب شاہد ہے اور ہزار سال کے بعد شیطان قید سے خلاص ہو اور یاجوج والی رشیا کا زور (شمالی جانب سے ممالک اہل اسلام کی اطراف پر ہوا اور جنوبی جانب سے بشمول بنی اصفر ماجوج پر نکال واپسین وفیروانگیز کا زور شروع ہوا کہ نوبت یہانتک پہونچ گئی جو مشاہد ہو رہی ہے اور جبکہ مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام مہدی علیہ الصلوٰۃ والسلام پر یاجوج ماجوج چڑہین گے اوسوقت اونکی تباہی بددعاء مہدی و مسیح علیہما السلام سے ہونیوالی اور ہرچند جو کچھ لکھا گیا ہے وہی ہوتا ہے لیکن بنظر خیر خواہی اہل اسلام و سرکار انگریز کے کہا جاتا ہے کہ جہانتک ہوسکے انگریز کی سرکار سلطان معظم کی مدد مین رہین کہ سلطان روم کی تباہی مین ساری قومون کی تباہی ہے اور جب تک بقول مسیح درزہ نہو پیدا نہین ہوتا توجب تک سلطان روم تباہ نہو مہدی علیہ السلام کی آمد نہین ہوسکتی پس عبد الحمید شاہ کی ۳۳ سال کی سلطنت کے بعد دو بادشاہ روم کے لئے آٹھ سال کو غالباً اور ہونی ہین جیسے حضرت شیخ محی الدین ابن عربی کا ارشاد ہے اب فصل بستم مکاشفات کو غور کرنا چاہئے کہ بعد تخت نشین اہل اسلام عادلون کے ذکر کے جو خدا یعنی امام خدا اور مسیح کے کاہن یعنی جزو ۲۰ ہین۔ یاجوج والی روس و ماجوج کا ذکر کرتا ہے فصل بستم مکاشفات ۱۔ پھر مینے ایک فرشتہ کو آسمان سے اُترتے دیکھا جسکے ہاتھ مین اتہاہ کوئی (یعنی دوزخ کی) کنجی اور بڑی زنجیر تھی ۲۔ اور اوسنے اوس اژدہے کو جو پُرانا سانپ ہے یعنی ابلیس و شیطان کو پکڑا اور ہزار سال تک جکڑ رکھا ۳۔ اور اوسکو اس اتہاہ کوئی مین ڈالا اور اوسے بند کیا اور اوسپر مہر کی تاکہ وہ آگے لوگون کو دغا نہ دے جب تک ہزار سال تمام نہون بعد اوسکے چاہئے کہ وہ تھوڑی مدت تک چھوٹا ہو (یعنی تین سو سال کے قریب) ۴۔ پھر مینے تختہ دیکھے اور وے جو اُنپر بیٹھے تھے عدالت اون لوگون کو دی گئی اور اونکی روحون کو بھی دیکھا جنہون نے مسیح کی گواہی اور خدا کے کلام کے واسطے اپنا سر دیا (یعنی مہدی و مسیح کے لئے) اور جنہون نے نہ اوس درندہ جانور کی (یعنی روم اٹلی اوسکے قائم مقام) نہ اوسکی مورت کو پوجا اور نہ اوسکا نشان اپنی ماتھے اور اپنی ہاتھون پر قبول کیا تھا وے زندہ ہوے (یعنی اسلام کی حیات سی) اور اوسکے (یعنی اُس خداوند چار خلفا) کے ساتھ ہزار سال تک بادشاہی کرتے رہے ۵۔ اور باقی مردے جب تک ہزار سال پورے نہوئے نہ جئے یہ پہلی قیامت ہے مبارک و مقدس وہ جو پہلی قیامت مین شریک ہے (جو ہزار ہفتم سبت مقدس مقرر ہے) ایسون پر دوسری موت کا کچھ اثر نہوگا بلکہ وے خدا (یعنی امام خدا مہدی) اور مسیح کی خبر دینے والے ہون گے اور خداوند (یعنی اقرار خداوند کے ساتھ) ہزار سال تک بادشاہی کرین گے ۷۔ اور جب ہزار سال ہو چکین گے شیطان اپنی قید سے خلاص ہوگا ۸۔ اور نکلے گا تا کہ اون قومون کو جو زمین کے چارون کونون مین ہین یعنی جوج و ماجوج کو فریب دے اور انہین لڑائی کے لئے جمع کرے ۹۔ وے شمار مین سمندر کے ریگ کی مانند ہین اور وے زمین کی وسعت پر چڑہ گئے اور انہون نے مقدسون کی چھاؤنی اور عزیز شہر کو گھیر لیا تب آسمان سے خدا کے پاس سے آگ اُتری اور اونکو کہا گئی ۱۰۔ اور شیطان جسنے انہین فریب دیا تہا آگ و گندھک کی جھیل مین ڈالا گیا جہان وہ درندہ جانور (یعنی روم اٹلی اور جھوٹا نبی (دجال) ہے اور وے رات دن ابد الآباد عذاب مین رہینگے انتہی یعنی دوزخ مین دجال و نبی اصفر روم اٹلی و یاجوج و ماجوج جاوین گے اور فی الحقیقت حسب آیۃ وحرام علی قریۃ اھلکنٰھا انھم لا یرجعون حتی اذا فتحت یاجوج وماجوج

سلہ لا یرجعون مقید ہے حتی اذا فتحت سے پس مسیح کا بار دگر آنا منافی آیت نہین ۱۲ منہ

دھم من کل حدب ینسلون چاروں کونوں زمین ممالک اہل اسلام کے اطراف پر مسلط ہونے لگے جو آنکھوں سے یہ امر شاہد ہزار سال بعد اہل اسلام کے ہو رہا ہے **مشاہدہ چہارم** یاجوج و ماجوج کے حالات قرآن مجید سے اور سکی تفسیر سورۂ کہف کے آخر مین مطالعہ کئے جاوین جنمین تین زمانہ مین تین گروہ فراہم گئی ہین ایک خدا کے بندون مسیح و مریمؑ کو پوجنے والے نصاریٰ جو ابتک اونمین بعض بعض مین دوسرے ملحدین اہل نیچر جو اس عرصہ مین ہوتے جاتے ہین تیسرے بعد اونکے لشکرون کی تباہی کی جبکہ مسیح سے تباہ ہون گے اسلام لاوین گے اور بہت کچھ حالات اونکے تفسیر سورۂ کہف مین مین وہ سراسر مطابق **مشاہدہ پنجم** یاجوج و ماجوج کے حالات احادیث کی مطابق اور یہ مشاہدہ مشتمل ہے چار تنبیہون پر **تنبیہ اول** مخفی نرہے کہ زمین چوبیس ہزار میل کے قریب منطقہ کہتی ہے چنانچہ تارکے بھیجنے سے خط استوا پر ایک ہزار میل کے شرق و غرب مین دن یا رات مین ایک گھنٹہ کا فرق ظاہر معلوم ہوتا ہے گو ناواقف جغرافیہ ہمیشہ ملاؤن پر ظاہر ہوا اور ہنوز اوسکی کروریہ جو باشارہ آیت من کل حدب ینسلون کے ظاہر ہے وہ نادانی کی باتین کرین جنپر اطفال واقفین جغرافیہ زمانہ حال کو ہنسی آوے پس اونکا قول قابل التفات نہین اور عرض زمین بھی اسیکے قریب ہی جیسے حساب سایہ اصلی سے ہر ایک ملک کے علمای اسلامیہ کے بیان سے ظاہر ہے گو ناواقف اپنے اوہام مین گرفتار ہو کر دوسرون کو وہمی بتا دین اور اس وقت مین چارون رہنون زمین کی آبادی عامہ چوراسی چوراسی درجات تک خط استوا سے دریافت ہے کہ بجای سات اقلیمون کے چالیس اقلیمون کے قریب آبادی دریافت ہوئی ہے گو ناواقف خواب خرگوش مین بیٹھے ہوے انکار کرین اور حضرات مفسرین و موفین وجود یاجوج و ماجوج اقلیم پنجم و ششم و ہفتم اس ربع شمالی مشہورہ مین بیان کرین پر بہولے لوگ اُس سے آشنا نہون اور سد کے مقامات مطابق اس حدیث کی جو کتاب الجمان فی تاریخ الزمان مین لکھی ہین حضرت مفسرین ترکون کی حد پر کہین اور زمادین کہ ترکون کو ترک اس وجہ سے کہتے ہین کہ یاجوج و ماجوج سے وہ ترک کئے گئے ہین جنکی حد شمالی ہنر توبل ہے اور شرقی ممالک تبت اولاد توبل بن یافث اور جنوبی خراسان اور غربی کوہ یرال و نہر یرال و بحر خضر اور کوہ یرال کے غرب ہین حسب فصل ۳۰ و ۳۹ حزقیل کے یاجوج والی روس کا ملک ہے اور سلام نامی وکیل واثق باللہ کی سیر کو تسلیم کرین کہ اسطرف ان دہمرے سد ذوالقرنین کی منازل تک ہوئی اور اوس سد کے پرے والون کو یاجوج و ماجوج تسلیم کرین یہ اونکے بہولے پن کی بات ہے علی ہذا پہلے حدیث قتادہ وغیرہ کو جسمین سد کے کھودنے کی نسبت لکھا ہے کہ ہر بار بہ ہو جاتی ہے جو بعض محدثین نے روایت کی ہے تسلیم کرین اور اوس حدیث ام المومنین زینب رضی اللہ عنہا و ابوہریرہ رضی اللہ عنہ پچھلے کو جو صحاح ستہ وغیرہ مین مروی ہے کہ سد آر پار ہو گئی غور نکرین جانے قوت اونکے بہولے پن سے نہین ہمکو کسی طرح کا نفع سوای تحقیق کے کسی سے نہین منکرین اگر اسکے خلاف کے درپے ہون وہ جانین اونکا کام جانے مگر اس نازک وقت اہل اسلام مین جو الحاد و تفرنج کی اشاعت کا ہے کہ ان دونون قسمون سے پیدا ہے ایک جہان ہے کہ برگشتہ ہوا چلا جاتا ہے اور جابجا انگریزی و روسی علوم کو ترقی ہے اور طلبہ کے خیالات جو اونکے خیالون کی مطابق اسلام کے مخالف ہوے جاتے ہین جب اونکی حقیقت سے آشنا ہو جائین بلکہ نے پائین بلکہ اسلام کے پابند رہین اسواسطے اونکے حال کی بیان کی طرف توجہ کیجاتی ہے ہوے لوگ کہتے ہین کیا ہمکو ضرورت اونکے حال کی ہے حالانکہ رات دن کتب حکمت مثل شروح ہدایت الحکمۃ کے تعلیم مین رہین کہ اس وقت مین اور پہلے ہی اکثر محذوری ہین یہ ہی اونکے بہولے پن کی بات ہے کہ اونکے دیکھنے و پڑہانیکی کیا ضرورت ہے **تنبیہ دوم** پہلے جبکہ کتاب یشعیا و یرمیا و دانیال سے ذوالقرنین کیقدر کا حال دریافت نہ تہا اور مثل شاہنامہ وغیرہ نامعتبرہ کتب کی گپون کو لوگون نے سنا تہا تو یکبیاد کو آتش پرست کہتے و ذوالقرنین کے حال مین اقوال طرح طرح کی اہل اسلام مین تہے کوئی ہمعصر حضرت ابراہیم علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام کہتا اور یہ غلط ہے البتہ حضرت ابراہیم نے اونکی پیشینگوئی ضرور فصل ۱۲ تکوین مین اشارہ سی فرمائی ہے اور کوئی صعب حمیری شاہ یمن جو عظیم شاہ ہوا ہے گو وہ بھی دو طرف کا بادشاہ ہو لیکن وہ نہو ذوالقرنین صاحب سد نہین اور کوئی سکندر یونانی بتلاتا حوسب فصل ۸ دانیال کے ذوالقرن الواحد ہے اور کوئی ذوالقرنین کے دو سینگ سر پر بتلاتا ایسے ایسے خیالات تراشتے ہین جنکا پتہ نہین وہ خواب دانیال مین دو سینگ ہینڈا آیا جسکی تعبیر دو طرف کے بادشاہ سے کی اس زمانہ مین نیچریون کے یہ کہ چونکہ ذوالقرنین معلوم نہوا اور نہ یاجوج و ماجوج دریافت ہوئی تو دیوار چین کو سد ذوالقرنین سمجھکر شاہ چین کو ذوالقرنین مقرر کیا جو صدیون بعد ذوالقرنین قرآنی کے ہوا ہے اور دیوار کو معلوم شے قرار دیا جس سے مجہول یاجوج ماجوج کو دریافت کرنا چاہا اور ماجوج کا انکار کیا کہ کوئی آدمی نہین اور اکثر دوسری علمانے یاجوج و ماجوج کے مقدمات مین جو احادیث کی تشبیہات بطور کتب سابقہ کے ہین نہ سمجھین تو باوجود مفسرین کی تشریح کے جنہون نے مقامات سد ذوالقرنین کے لکھے مین خیالات جاہی کسی نے اقلیم آدم سے اونکا وجود کہا اور کسی نے بعض کو ستر گز کے و بعض کو بالشتیہ اور بعض کا سینہ اسقدر وسیع جو اونکے طول کی برابر ہو و کسی کو ایسا خیال کیا کہ خارج عالم شہادت مین ایسے طویل کہ ایک کان اوڑھین اور ایک کان کا فرش کرین پر مولانا عینی حنفی محقق نے جیسے کتاب الجمان فی تاریخ الزمان کے نوع نہم فصل حالات ذوالقرنین سے ظاہر ہے ابن کثیر سے نقل کی کہ جو گمان کرے کہ یاجوج

و ماجوج آدم کے احتلام سے پیدا ہوئے ہیں یا اشکال مختلفہ انسان سے رکھتے ہیں اور بعض طویل قبائل نخلہ کے برابر و بعض غایت صغیر ہیں اور بعض ایک کان اوڑھتے ہیں اور ایک کو فرش کرتے ہیں یہ سب مخالف آیۃ وجعلنا ذریتہ ھم الباقین کے ہے کہ زمین پر سب لوگ نوح کی اولاد سے ہیں یہانتک قول اس کثیر بہت صحیح ہے پھر کہا کہ احادیث جو اس مقدمہ میں ہیں اس قسم کے وہ پایۂ ثبوت کو نہیں پہونچیں اسمیں کلام ہے کہ احادیث صحیحہ ہیں کہ اونکی تشبیہوں و محاوروں کو اکثر علما نہ پہونچے جنکا بیان آتا ہے اور ذوالقرنین کا حال کتاب منتزل دانیال سے دریافت ہوا جسمیں تحریف کا دخل نہیں کہ تحریف مطلب ہوتی ہے اور مطلب اسمیں مسیح کی تعریف و حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدح کا چھپانا تھا وہ کہلم کہلا بقید سنہ ولادت دونوں حضرات کے ابتک بکمال مدح موجود ہے علیٰ ہذا یاجوج والی روس و ماجوج کا حال فصل ہم تکوین واول تاریخ ایام اول و پانچ تاریخ مذکور اور ۷ اسلاطین دوم اور فصل ۳۸ و ۳۹ حزقیل سے ایسا ظاہر ہوا کہ جو اسوقت کی نسبت اونکے لئے پیشینگوئی تھی وہ آنکو ہنسی دیکھی جاتی ہے اور باقی کے آثار ظاہر ہیں تو سد ذوالقرنین مسیح مقدس اونکے پاس ہونی اون صفات کے ساتھ چاہئے جو قرآن شریف و احادیث میں ہیں اور اس مقام پر علماء اہل اسلام نے بتلائی ہی ہوا اور حدیث سے کتاب الجمان میں تارہ قوبل کے پاس ظاہر ہے اور اولاد تارہ تاتاریوں کو ترک اسی سبب سے کہتے ہیں کہ وہ سد سے ترک کئے گئے ہیں اور واثق باللہ عباسی کے وکیل سلام نامی کے منزلین اُس مقام تک جو لکھے ہیں وہ یہی موافق اگر ہو جاویں اور یہی بہتر ہو اور وہ حساب سے خاص مقام اور برنج ہی کے قرب میں ہے جسکے غرب میں یاجوج و ماجوج ہیں جو کتب مقدسہ سابقہ میں آئی ہیں اور وہ سد دو صدف اعنی پہاڑ کی دو چوٹیوں کے درمیان میں ہے نہ آنکہ ملک کے ملک پر نو سو کوس سے زیادہ کی دیوار چین میں کہ نہ وہ ذوالقرنین کی ہے نہ اوسکے پاس یاجوج و ماجوج ہوں جسکو یاجوج ماجوج کہو تے ہوں اور کہو دنے سے اس درجہ ہو جاتی ہو کہ مبالغۃً کاغذ برابر ہو جاتی ہو جیسے حدیث مَنْ بنیٰ للہ مسجداً بنی اللہ لہٗ بیتاً فی الجنۃ وکان مثل مفحص قطاۃ میں ہے اور وہ برابر ہو جاتی ہو یعنی اوپر سے گھر کر گر اہل نیچر اسلام کا دعویٰ کر کے احادیث کو تسلیم نکریں کہ اونپر عدم فہم سے خدا کا قہر ہے اور نہ اول زمانہ حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میں اوسکا حال وہ جو حسب صحیح کے جو حضرت ام المومنین زینب رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ٹوٹ گئی ہو جیسے وارد ہے انہا قالت ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم دخل علیہا وہو فزعاً وقال لا الٰہ الا اللہ ویل للعرب من شر قد اقترب فتحت الیوم من ردم یاجوج وماجوج وعقد تسعین اور کسی روایت میں عقد عشرا اور کسی میں الصاق سبابہ ۲ بہام وارد ہے جیسے ابوہریرہ نے روایت کی ہے اور امام نووی نے شرح مسلم میں توفیق بیان کی کہ اول میں کم بقدر عقد تسعین و بعد کو زیادہ بقدر عقد عشرا اور پھر اُس سے زیادہ بقدر الصاق سبابہ و ابہام کا ارشاد ہے کہ زمانہ واثق میں گو اوسکا بڑا حصہ موجود تھا پر نہ ارسال بعد اہل اسلام کے حسب آیۃ جعلہ دکاء کی مدد کو کم ہو گئی اور یہ صفات نہ دیوار چین میں ہیں اور نہ دیوار قبادمیں ہیں جو آسینیہ و آذربیجان کے وسط میں ہے جو ڈیڑھ سو فرسخ کی مثل یک سنگ پارہ موجود ہے کہ ہمدان و موصل کے تا نہر گیلان چلی آئی ہے و گرچہ اوسکے شمال میں مقامات اصلی یاجوج کے تھے اور نہ باب الابواب میں جس سے ترک ترک کئے گئے ہوں اور بعض صحابی کا دیکھنا اسی پر دلالت کرتا ہے اور عمر فاروقؓ کے زمانہ میں بعض حکایات طبری اسکے مخالف نہیں اور اسکی تہمیر جو پتھر و گارے سے تھی جس سے اوپر سے گر کر برابر ہو جاتی تھی اور اوپر اسکے لوہے کے پتروں کا جڑا جانا منافی اس امر کو نہیں اور تفسیر عباسی میں تارہ قوبل و ترک کے قریب میں سد جو مطابق حدیث کتاب الجمال کے لکھی ہے وہ اسی حقیق کو مدد کرتی ہے اور یاجوج و ماجوج کے تین خروج کتب مقدسہ قدیمہ تورات و متوسط انجیل و احادیث سے ثابت ایک تو یہ کہ وہ سد کو آر پار کر دیں وہ خود آخر زمانہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ثابت ہے اور حدیث کے مقابل کسی مفسر کا کلام مسموع نہیں دوسرے ہزار سال بعد خدا و ندچار خلفا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہل اسلام کے ممالک کی اطراف پر خروج کریں جیسے فصل ۳۸ و ۳۹ مکاشفات سے ظاہر ہے اور مدد کرتے ہیں اسکو وہ احادیث صحیحہ و حسنہ و ضعیفہ جو رسالۃ الکشف عن مجاوزۃ ہذہ الامۃ عن الالف سیوطی میں منقول ہیں اور وہ رسالہ بعد یہ سد و بیچ میں نقل کی ہیں کہ ہزار سال بعد میرے قیامت ہوگی اور مقدمہ اول میں حال قیامت میں بیان ہوا کہ قیامتیں چند ہیں اونمیں سو ہزار سال بعد والی قیامت یہ ہے جو مسلمانوں کے ملک کے اطراف سے اُن دونوں قوموں نے جینا شروع کیا ہے اور اس سے وہ اعتراض جو ان احادیث پر ہوتے تھے جاتے رہے ایک ما المسئول عنہا باعلم من السائل ہے جو قیامت کبریٰ کی نسبت ہے دوسری میں سو سال ہزار سال پر افزود ہوئے اور قیامت نہ آئی کیونکہ جسکی نسبت ارشاد تھا وہ قیامت بدستور فرمودہ آگئی پس فرمانوں میں تخالف ہرگز نہوا تیسرے اونکا خروج ہے مسیح کے بار دگر تشریف آوری کے وقت میں مسیح پر ممالک مقدس میں کہ ہر چار طرف سے جبکہ وہ تباہ ہو جاویں اور مسیح کے آنے کے بعد حسب آیۃ وھم من کل حدب ینسلون کے ممالک مقدس پر جبکہ دجال مقتول ہوا جڑیں اور مسیح کا بار دگر آنا موقوف ہے دجال کی آمد پر اور دجال کا آنا موقوف ہے حضرت مہدی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تشریف لانے پر اور دجال کی سواری کی تیاری پر جو بخار قہر مستعار ہے جسکی دو کانوں یعنی طرفوں میں ادنیٰ امر ہے جیسے ٹڈی خاص سفید میں ہوتا ہے کہ سر گز کا فاصلہ ہوا اور اوسمیں آگ اور پانی حسب حدیث ہوا اور نیز حسب حدیث ایکدن میں ایک ماہ کی راہ جاوے اور اوسمیں وہ مقام مثل جنت

وخراب تکلیف دہندہ مثل درجہ سوم کی گاڑی ریل حسین پیشاب وپاخانہ بھی بند ہو مثل مونزح ہو اور کہتے ہیں کہ نو سو میل پر اوسکا قدم پڑے یہ سب امور ریل میں موجود ہیں کہ نو سو میل پر اکثر ٹھہرتی ہے وہ اصفہان سے جہاں سے خروج دجال ہوگا تا دمشق جاری ہو جاوے تا آنکہ مدینہ منورہ کے بیرون بھی وہ جاوے جسپر سوار ہو کر دجال بیرون دروازہ مدینہ تک جاوے اور اندر نجاسکے اور مہدی علیہ السلام کا تشریف لانا موقوف ہے بنی اصفر روم اٹلی والوں کے تسلط پر ممالک مقدس پر جو عنقریب وقوع میں یہ امور ہونیوالے ہیں مگر جب تک ریل اصفہان سے تا دمشق نہ آوے اوسوقت تک دجال کے آنے میں دیر ہے اور جب تک روم اٹلی کا تصرف ممالک مقدس پر نہو مہدی علیہ السلام کے تشریف لانے میں دیر ہے **تنبیہ سوم** جبکہ اسقدر دریافت ہوا احادیث کے معانی جو یاجوج وماجوج کے مقدمہ میں وارد ہیں سننے مناسب ہیں۔ مخفی نرہے کہ بعض روسی جنوبی طویل القامت زیادہ ہوتے ہیں اور جیسے طویل القامت کو محاورہ میں مثل کھجور وتاڑ کہا جاتا ہے ویسے انکی نسبت حدیث میں مثل درخت اور آیا ہے جو ستر گز کا ہوتا ہے تو جیسے مثل نخلہ سے نخلہ کے برابری لازم نہیں آتی ویسے مثل اوز سے حدیث میں ستر گز کی ہونی لازم نہیں آتی مثل کے معنی برابر کے سمجھکر بعض صاحبوں نے ستر گز کرکے اونکو لکھا اور بعض کا سک روس کا عوض مثل اونکے طول کی حدیث میں وارد ہے جو موٹے و ٹھگنے ہوتے ہیں اور عرض عبارت آدمی کے سینہ کی چوڑائی سے نہیں بلکہ آدمی کی مٹھائی سے ہوتی ہے جیسے لنگے وکرتے کے عرض وطول سے ظاہر ہے جبکہ درزی سے ہنگام تر شوانے کپڑے کے کہا جاتا ہے کہ ہمارا عرض وطول کہہ لے تو مراد چاروں طرف سے پشت سینہ ہوتا ہے + اور قرآن مجید میں ہے کہ کفار مکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کان کہتے جیسے **یقولون ھو اذن** واقع ہے اور کان حواس میں عمدہ ہوتا ہے اور یہ وفور گوش ہی کہتے ہیں اور ان لوگوں میں دنیاوی ہوشیاری کی نظر سے اونکو کان سے صناع پیدا ہیں جیسے آیہ **وھم یحسبون انھم یحسنون صنعا** سے ظاہر ہوگا اور یہ دونوں موقوف اسلامی سے بے بہرہ نظر ہیں ایک کان اونکا لحاف بھر ہا ہے اور دوسرا کان انکا فوش مثال ہے کہ اکثر مجوس ونصاریٰ میں اور قرآن مجید میں انکے تین فریق لکھے ہیں ایک نصاریٰ جو خدا کے بندے مسیح ومریم وغیرہ کو پوجیں دوسرے ملحدین جو آیات خدا پر مثل مسیح وغیرہ ہیں ٹھٹھا کریں وہ لوگ عنقریب مقابل نصاریٰ کے جو حضرت عیسیٰ کو خدا کہیں اور آسمان پر جائیں جبکہ مسیح علیہ السلام طور پر ہجرت کر جائیں تو آسمان پر تبر پہنچکر اور خون آلودہ ہو کر واپس آوے تو کہیں کہ خدا کو مجھنے قتل کیا اور بنی اصفر ہرقل میں اہل یورپ کو کہتے ہیں جو روم واٹلی کے تابع رہتے ہیں خواہ وہ نسل ماجوج سے ہوں جیسے قوم گاتھ سے سنہ ۱۰۰۰ تک الاریک کا تاجی سے الوہین لمبارد ہن تک روم پر مسلط رہے تا آنکہ ہرقل ہی اونمیں سے تھا اور طارق کے مقابل اسپین میں نسل ماجوج سے والی تھا جیسے ابن خلدون کی تاریخ میں ہے اور انگریز زمرہ بنی اصفر میں ہی شریک ہیں جیسے کروسیٹ سے ظاہر ہے اور زمرہ یاجوج وماجوج میں بھی شریک ہیں جو ہزار سال بعد حسب فصل ستم مکاشفات کے نکلی اور شطرنج جسنے بنایا تھا وہ کسی امیر کے پاس لیگیا امیر نے حکم دیا کہ مانگ کیا مانگتا ہے بانی نے اوسنے کہا کہ اول خانہ پر ایک چاول اور دوسرے میں دو وعلی ہذا ہر ایک خانہ پر المضاعف کرتے چلے جائے یہ امر امیر کی نظر میں بہت خفیف نظر آیا مگر جب شمار کیا گیا اور اخیر خانہ پر حساب کیا گیا اور دو چاول کا جو اوزن وجود ن کی رتی اور آہ رتی کا ماشہ وہ ماشہ کا تولہ وتولوں کے سیر وسیروں کے من بنائے گئے تو ستر کہرب من سے زیادہ آئی پس یہ جو حدیث میں وارد ہے کہ نہیں مرتا ایک یاجوج وماجوج کا جب تک ہزار نر مقاتل کو نہ دیکھ لے وہ معنی حقیقی پر محمول نہیں بلکہ مطلب اس سے کثرت ہی بطور محاورہ جیسے فصل ستم مکاشفات میں مثل ریگ صحرا کے یہ لوگ لکھے ہیں اور انکی کثرت اس درجہ ہو کہ ایک شہر اجمیر میں جو مشہور ومعروف ہو اوسکے اصلی باشندے چالیس ہزار کے نزدیک ہیں اور باوجودیکہ ہر سال ہیں ہزار ہا چلے جاتے ہیں ایک شہر لندن میں جا بسے لاکھ سے قریب ہیں پس محاورہ میں یہی کہا جائیگا کہ ایک ایک کے ہزار نر مقاتل پیدا ہوتے ہیں جیسے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت کہتے ہیں کہ ایکدن میں اسقدر بڑھتے جیسے کوئی ایک ماہ میں اور ایک ماہ میں ایسے جیسے ایک سال میں پس اگر محاورہ پر محمول نکریں تو لازم آتا ہے کہ دوسرا جملہ غلط ہو کیونکہ جبکہ ایکدن میں ایک ماہ کی برابر بڑھے اور ماہ کے تیس انتیس دن ہوتے ہیں تو انتیس ماہ کے ڈھائی سال ہوتے ہیں البتہ کثرت اونکی دس حصہ زیادہ اہل اسلام کی نسبت جو حدیث میں وارد ہے قریب قیاس ہے جبکہ بالخصوص وجہ شرکت کثرت کی انمیں اولاد تسک کو جو میں والے ہیں اور اولاد قوبل کو جو تبت والے میں اور اولاد تارہ کو جو تاتاری ہیں ملائے جاویں جیسے بعض آثار میں بوجہ مذکور انکو اونمیں شمار کیا ہی پر اصلی یاجوج وماجوج وہ نہیں دگر حقیقت پر ہزار نر مقاتل کی حدیث کو محمول کیا جاوے تو اکثر ایک جوڑے کے زمانہ یاجوج سے جسکو پانچ ہزار سال کے قریب زمانہ یافث بن نوح سے گذرا پچاس پچاس سال میں دو دو جوڑے ہوتے اور المضاعف پر پچاسی میں ہوتے جاتے تو قریب سو خانوں میں شمار کی حد کو نہ پہونچتے جیسے جو نسخہ خانہ شطرنج کے حساب سے ظاہر ہے اور قرآن مجید کا اوٹھنا ہر بروز علاوہ حفاظ کے اوٹھنے سے ظاہر ہے ایک ہندوستان میں چالیس لاکھ طلبہ مدارس انگریزی میں پڑھتے ہیں دیکھئے مسیح کی آمد بار دگر تک کسقدر کثرت ہوگی پس قرآن مجید کا اوٹھنا اس صورت سے ظاہر ہے اور فرات ودجلہ وجیحون ونیل میں روز بروز اجزا نہر سے خشکی پیدا ہونی بھی مخفی نہیں اور حدیث میں جو بحیرہ طبریہ کے پاٹنے کا بیجانا ان دونوں قوموں کی نسبت وارد ہے جو پندرہ میل کے طول میں ہے وہ آج انکے نزدیک بڑی بات نہیں کہ نہریں نکالکر استعمال میں

ماوین کہ پہاڑون پر انکا زور اور سمندر پر واقف کے نزدیک کیا نہین کہ ایک اندور سے حیدرآباد تک جس مقام کے قریب پہاڑون کو برسا کے اندر سے ریل لے گئے ہین کہ اوپر و نیچے پہاڑی پہاڑ ہین اور سمندرون کو کوسون تک آہن دیتے ہین **تنبیہ چہارم** جبکہ غلبہ روم اعلی و یاجوج و ماجوج کا اس طریق سے ظاہر ہوا جیسے بیان ہوا اب تشریح آوری مہدی و مسیح کے بارد گرد ہین کچھ تردد کا مقام نرہا جیسے ابن خلدون و اہل نیچر کا خیال انکار پر ہے جیسے احادیث سے مہدی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حالات اور خروج دوم مین ہمنے لکھے اور چونکہ لایدان لا احد علیھما مسیح کو انکی نسبت سے کہا جاوے گا جیسے حدیث سے ظاہر ہے تو ہین ہر مخاطب اہل اسلام کو و بالخصوص اوسکو جو انکی رعیت ہو نصیحت کرتا ہون کہ ان دونون قومون سے جنگ نکرنا چاہئے بلکہ مناسب طور پر جسمین شرع کا بھی لحاظ رہے مخالفت نکرنی چاہئے اور ہمکو نصائح انبیا کی پابندی درکار ہے چنانچہ حضرت یرمیا علیہ السلام نے بخت نصر کی بابت قوم یہود کو نصیحت فرمائی تھی کہ اوسکی مخالفت نکیجیو ورنہ برباد اس سے ہوجاؤ گے اور ویسے ہی ہوا اور یہ نہ خیال کرنا چاہئے کہ اہل اسلام رعیت ہو کر اوسے خدعہ و فریب کرے بلکہ حکمت عملی سے کارآمد کرکے اور یہ ہرگز خیال نکرنا کہ مہدی و مسیح کے بغیر اوپر فتحیاب کوئی ہو سکتا ہے البتہ وہ لوگ جو مثلاً ایک کی ہمراہ لکھے ہوے ہین جیسے مثل اہل کابل کو نسل قبطا سے تاریخ فرشتہ مین لکھا ہے اور قبطا کی اولاد کو ہمراہ یاجوج لکھا ہے تو اگر کابل سرکار انگریز کے قبضہ تصرف مین نہ ہے تو جاے سر ہے اور کچھ قوت سرکاری حکم خدا کے مقابلہ مین نہ آسکے گی اگر یہ امر صحیح نہین کہ کابل اولاد قبطا سے ہے تو دوسری بات ہے اب واقعات اس طریق سے ہونے ہین کہ ایک سلطنت ذوالقرنینی کی مدد سے روم اعلی والا ممالک مقدس پر فتحیاب ہوگا اور اوسکی فتوحات تا مقام وابق یا اعماق جو پنجاہ منزل شمال مدینہ منورہ سے ہی ہوجاویگی مہدی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی فتوحات تا روم اعلی و قسطنطنیہ ہوگی اور دجال آویگا پہلے خراسان سے پھر اصفہان سے جسکی سواری ریل شبیہ بخر ابیض ہوگی کہ سفید گاڑی عمدہ درجہ کی ہوتی ہے جسکو کتب ہنود مین جیھیوڑ کی مثل لکھا ہے جسکے پیچے ایک دوسری کی دُم پکڑ کر چلتے ہین اوسکی مثل ایک گاڑی کا منہ دوسری کی دُم سے ملی ہوتی ہے اور اکثر پیشین گوئیون مین تشبیہ کے طور پر بیان ہوتا ہے اس مقام مین غور کرنا ہے کہ آیا دجال جو مردون کو مثل باب دادی اور شتر دگھوڑے کے دکھلاویگا اوس طور سے دکھلاویگا جیسے اہل سحر یہ والے دکھلا سکتے ہین یا اس عالم شہادت مین یہ بات بروقت اوسکے آنیکے دریافت ہوگی اور باب لد پر جو ملک شام مین ہے مقتول ہوگا نہ آنکہ باب لد قادیان مین جو بنایا جاتا ہے اور اوسکے قتل کرنے سے مسیح علیہ السلام جو مثل برہما یعنی آدم بلا پدر پیدا ہوے ہین آجاوین گے اور دجال کے قتل کے بعد یاجوج والی روس و ماجوج کی شوکت بارسوم ہوگی اور ایسی چنگین مہدی و مسیح علیہما الصلوٰۃ والسلام کے اُن دونون قومون سے ہون جنکی تفصیل احادیث مین ہے اور سکا شفات انجیل مین بھی لکھی ہین اور اونکی تفصیل کلکی پران ہنود مین بھی مفصل ہے جیسے آیندہ بیان ہوگی اور چونکہ کتب احادیث اس عرصہ مین بکثرت موجود ہین اور اردو فارسی ترجمہ اونکے موجود ہین حاجت تحریر احادیث نہین ہی چیزی جو مسیح و مہدی کا انکار کرین وہ اہل علم کی شمار مین نہین کہ نہ دیا جوج و ماجوج کو جانتے ہین نہ اونکی آنکھین دیکھی جس سے دیکھ سکین نہ کان اونکے کہا احادیث کو سنین جو وارد مہدی و مسیح کی نسبت ہین اور انہ ہے کے آگے رونا اپنی آنکھین کھو ناہے پر لشکر یاجوج و ماجوج کی کثرت ہونی ہے وہ بھی اونکے زمرہ مین داخل ہونوالے ہین **مشاہدہ ششم** کتب فارس سے یاجوج و ماجوج کے حالات مین + واضح ہو کہ فارسیون سوای جاماسپی و زندوستہ کے جو وہ دسایر عمدہ کتب سے گنی جاتی ہین جنمین بہت کچھ رطب و یابس بافعلا اینمین مندرج ہے گو اصل مین مضمون اونکے عمدہ تھے و بعد کو بہت کچھ اونمین درج ہونا دریافت ہوتا ہے لیکن اونمین جو پیشینگوئی ہے اور ہم مطابق اوسکی دیکھتے ہین اونکی راستی مین کیا شک ہے اور تیرہوین و چودھوین و دسنوین مین حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت بطور تقدیس کے پیشینگوئی مذکور ہے اور عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی بھی مدح اونمین بدستور مسطور و عباسیہ و سادات اسماعیلیہ و محمود غزنوی نوشیروانی کی اونمین توصیف اور ہزار سال بعد اہل اسلام کے تو دکی شوکت لکھی ہے وہ مطابق فصل بستم مکاشفات انجیل کے یاجوج و ماجوج سے مراد ہے مطالعین غور فرماوین عین عبارت کی نقل کرنیسے بوجہ درازی کے اغماض کیا گیا **مشاہدہ ہفتم** ہنود کی کتابون سے پیشینگوئی کوک و روکوک یعنی یاجوج روس و ماجوج کی نسبت مشتمل ہے دو تنبیہ پر **تنبیہ اول** پہلے ہمنے لکھا ہے کہ ممالک کشپا الان کی مملکت مین شمال کوہ قاف مین مملکت داغستان مین ہے اور وہان پہنچے دونون اخبار دن مین لکھا تھا کہ وہان کے مندرون کی بیخون مین سے سنکر نی حرف نکلے ہین اور اہل کشپا نسل الان یعنی ایران بن سام سے ہین جو شمال فارس تا شمال کوہ البرز اور اصل آریہ بیچ ڈراور ہین جنمین سے ناگر ہی اولاد کشپ رشی سے ہین اور جب نسل یعقوب سے کوک اولاد شمعیا بن یوایل بن روبن بن یعقوب ممالک گیلان سے نشانہ قبل مسیح کے بعد مملکت شمال کوہ قاف مین گئے اور قوم یہود دوسرو نکی مندرونکی دشمن ہین تو آریہ کے مندر تباہ ضرور انہون نے کرنے چاہے پس اس بنا پر جا ۲۲ سکتہ ۴ منزل ۷ خاص رگ وید مین لکھا ہے کہ اوہ مالک ہمارے مندرون کو کوک کی کہنٹ سے بچا اور گو کوک کا لفظ کویل اور طاب و کھیو ہر ہی سنسکرت مین بولا جاتا ہے پر اونکے کوئی ایسی شر معتقدہ نہین کہ مندرونکی نسبت اونکے شر سے بچانے کی دعا کیجاوے اس مقام سے سینا اجارج کی شرح مین مراد کوسی الکشش سے لی ہے جو خبیث کو کہتے ہین اور وکوک کا لفظ ہی کوک کے ساتھ لغت مین بیان ہوتا ہے جیسے کلکی پران اور لغت سنسکرت کلپ دم راد ناکانٹ دیو بہادر سے پس کوک کو دکوک سے مرادہی روس وغیرہ ہین جنکے حال کی تفصیل کلکی پران مین ہے اور کوک کا لفظ رچا ہم سکتہ ۳۰ ۴ کانٹ پانچ ۵ رچا دوم سکتہ ۲۰ کانٹ ۸ وید اتھرون مین ہے اس تحقیق سورگ وید کا

زمانہ خوب واضح ہوگیا جو سب سے پہلا ہے کہ یوک کے زور سے بعد کا ہے **تنبیہ دوم** یوک و یوک کا احوال گلگی پران سے جو علم تشبیہ سے واقف ہے اور یوک کو جانتا ہے کہ وہ کچھ آنکھوں والے شکل پیدین ویغرہ میں جو ہزار سال بعد اہل اسلام کی طرف پر سلط ہیں جنکے ہاں کالے اجنج والا رتبہ ریل کا ہے جسکی آواز دگدگہ کی سی سخت و کثیر کی ہو نک و چھونکہ نر کا چھنپنا ہے اور سکو خر سے مشبہ کیا ہے جیسے اہل اسلام میں دجال کی سواری کو جو ریل ہے مشبہ کیا ہے اور نیز جبکہ چھونکہ نر اپنے بچوں کے ساتھ چلتی ہے تو ایک بچہ دوسری بچہ کی دم کو لیکر چلتا ہے جیسے ایک گاڑی دوسری گاڑی سے ملی رہتی ہے اور یوک کے آخری وقت میں عورت کی بادشاہت ہونی ظاہر گلگی پران کے مضمون سے ہے اور مشہور مطابق وصلیتر کے یوں ہے کہ وہ بیاس والا نہر زرشت سے تعلیم یافتہ میں جیسے دستور زرشت میں لکھا ہے اور زرشت تعلیم یافتہ (اتیال علیہ السلام کے مضامین سے ہیں اور گلگی پران کے مضمون سوت کہیشہ سے سمجھا ہوتے لکھے ہیں، وسنی وقت میں لکھے گئے ہوں پر ظاہر ہے کہ کسی مسلمان کی لکھی ہوئی وہ کتاب نہیں وہ نہ سکر پتہ بتا دے کہ کس مسلمان نے لکھی درصورت تحقیق اقرار اہل نقل کو لازم ہے اور سنسکرت میں شتی عرب کی شاعری کو تو اکر کے مشہور ہے اور انکی شاعری میں غلو حد سے زیادہ پس بہت سی امور جو بیان کرتے ہیں اوسمیں شاعری بطور غلو بکثرت ہوتی ہے نظر بران اکتالیس بیالیس سو سال کو جو زمانہ نوح علیہ السلام سے زمانہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک گذرے اونکو بیالیس لاکھ سال کے قریب چار جگ کرکے ہنود میں لکھا ہے پر مخفی نہ رہے کہ گلگی پران میں گلگی کے اوتار کی حقیقت کا ظہور دو مرتبہ اسوقت عالم میں لکھا ہے کہ ایک تو مذکور ہوا یعنی بصورت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دوسری زمانہ شوکت یوک، وس دو یوک انگرزمین جنکو ہم مہدی علیہ السلام کہتے ہیں کیونکہ ظاہر ہے کہ ہنود کے ہاں دو سری مرتبہ گلگی کے اوتار کی آمد اس وقت لکھی ہے جبکہ گنگا یاب ہو جاوے اور اسوقت میں موسم سرما میں یا یاب ہو جاتی ہے اور نیز کہتے ہیں کہ لوگ دو کے وقت میں جبکہ یوک دو یوک ہیں مہدی علیہ السلام گلگی کے اوتار کی آمد ہوا اور مخفی نہیں کہ فصل ۲۰ و ۲۱ حزقیل نبی میں وال روس کو گوگ کرکے لکھا ہے اور ماجوج کو ماگوگ جنکی شوکت ہزار سال بعد فصل بستم کا شفات یوحن من خداوند جبار یارے کے اطراف ممالک اہل اسلام پر لکھی ہے پس اسطرح سے ہنود کی کتابوں میں انہیں کو یوک و یوک لکھا ہے کہ کاف و گاف کا مخرج قریب ہے اور ایسے ہی بادیم کا جیسے کہ وبلہ اور گنگا کی خشکی یعنی پایاب ہونا اسپر دلیل ہے اور کالے رتبہ والی عبارت اجنج کی ہے علی ہذا چھونکہ نر و خر کی سواری سے ریل کی طرف اشارہ ہے جیسے خر دجال سے یہی ریل مراد اہل اسلام کے ہاں ہے جسمیں آگ پانی حسب حدیث [illegible] ایک ماہ کی راہ جاوے دو دس میل پر اوسکا قدم پڑتا ہے یعنی آہستہ چلتی ہے اور نیلی کنجی آنکھوں والا اہل یورپ کا ہونا بر کمرہ نیل اور مہدی علیہ السلام کی آمد قریب امید کی گئی ہے جیسے حضرت شیخ محی الدین شیخ اکبر رضی اللہ عنہ کے رسالہ سے اسکو قریب واضح ہے جسمیں عثمان شاہ ترک سے تا عبد الحمید خان دو دو بادشاہ تا بعد تک کے نام اور سنہ سلطنت مندرج ہیں اور قبل اس سال کے مطلع ہونیسے عدد مکتسق ۳۳ سے جو سورہ شوری میں ہے حقیقے سارے واقعات سورہ کے جو بطور پیشین گوئی کے زمان ہجرت سے ہیں سنہ لکھے ہیں پس سنہ ولادت و خروج مہدی علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی لکھے ہیں کہ دونوں حساب قریب قریب واقع ہیں اور اگر اتفاقاً اس سنہ مذکورہ میں یہ واقعات نہوں تو قریب ہونے قوت ضرور ہیں کمال یہ ہے کہ قیاس کی غلطی میرے اوپر ہوگی جیسے رسالہ حسین جغری میں سیخ [illegible] و تسنیع یعنی ۱۳۳۳ لکھی ہے اور ہمیں ہجری سنون کی نفی کی ہے اور جغری مراد ہی ہے واللہ اعلم اور مرد کام ہووے و ہر برد چوال پولند و شاک یوپ و دمل پر یک و یکشش کے معنی جانتے والا آجتک مجکو نہیں ملا تاکہ اسکی تصریح کرتا و بحیل کرکے لکھتا ہوں کہ مرد وہ اہل جرمن تیز ہتیار والے ہیں جیسے فرانسیع اسٹہ یانے شکست کہائی اور شاک کی قوم سے مراد فرانس شکست کہائی ہیں پس جرمن کی نسبت غالباً پران میں کہا ہے کہ مرد فی شاک وکام ہو جون کو تیز تروں سے شکست دی اور ظاہر ہے کہ مہدی سوڈانی کی تیز تروں سے اشور جو سب سن ۱۸ فصل ۲ نگوں مصر کے سامنے ہے جہاں سے اشور کو جاتا تھا ہیں ادھر برد وغیرہ تنگ آگئے وہی گلگی پران میں شور و بر برد چوں کی نسبت پیشینگوئی لکھی ہے اور پولند مشہور مقام ہے پس اسکو متصل یکشش کو سمجھنا چاہئے و شاک یوپ لوگ وہ جنہوں نے شکست کہائی اور دمل پر یک حوالی موالی قسطنطنیہ جنسے ترک سے ہزار شکست کہائی ذوالادہ مہدی علیہ السلام سے یکسک جنگ کا ساک کہتے ہیں جنگ کرینگے وہی ہرکا سرکرکے مقابلین مہدی علیہ السلام کو پران میں لکھا ہے جنکی شکست امام ہمام سے ہوگی اور کریہ ہو کیفیہ سے روم اٹلی کو میدک و ایمراد ہو سکتے ہیں جنپر امام ہمام مہدی علیہ السلام کی فتح ہوگی اور عیسیٰ علیہ السلام کی مثل بطور آدم کے ہے چنانچہ قرآن شریف ان مثل عیسیٰ عند اللہ کمثل آدم ہے اور جیسے آدم کی نسبت و نفخت فیہ من روحی ویسے مسیح کی نسبت و روح منہ کا ارشاد پس آدم علیہ السلام کو نہ جو جیسے ہر جا کہتے ہیں و یسوع مسیح ہیں اور جیسے مسیح علیہ السلام کو وہ جو مشہور بطور ہے کہ گوگ ماگوگ سے وقوف کرکے ہجرت کرینگے امید ہی کہ مہدی علیہ السلام انکی ہمراہ ہونگے اور اہل صنعت ہونا یاجوج ماجوج کی نسبت قرآن مجید میں مذکور وہی گلگی پران میں اونکو اہل صنعت کرکے لکھا ہے پس یہی گلگی اوتار گوا و سوقت ہر سہ یعنی مسیح کہیں گے کہ اونکو ہاتھ کے طبلہ نہیں یعنی بدعا سے تباہ کیجو پس اسوقت بدد عاسے یک سخت گوگ ماگوگ کو لشکر تباہ ہو جاویں گے اور اکثر ہر یک زمانہ معتد بہ کے چار جانیں ہوتی ہیں ایک عمدہ وہ عبارت ست جگ کی ہے دوسری اوس سے کمتر وہ عبارت دواپر کی ہے تیسری اُس سے کم رتبہ اوسکو تریتا کہتے ہیں چوتھی ناقص جسکو کلگ کہتے ہیں کچھ تعداد بیالیس لاکھ کی معتبر نہیں اسوجہ سے زمان حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زمانہ مہدی علیہ السلام تک چار جگ مقرر پس مہدی علیہ السلام کا زمانہ ہر ست جگ کا شروع ہونا واجبات سے ہوا۔ اس تصریح کے بعد حصہ سوم گلگی پران کے ترجمہ سے ہم اطلاع دیتے ہیں جسکے اوائل میں بیشتر بعض امور ہیں اور وہ یہ ہے۔ اسطرح سے اُن یعنی دہرم اور دہرم کی جنگ شروع ہوئی کہ بڑی مقصد والا دہرم نے ست جگ کو ہمراہ لیکر (یعنی جیکہ دوسری مرتبہ تیرہویں صدی کے بعد ست جگ پیدا ہوا سے اور کوک و یوکوک کا گلگی میں زور ہو) اور ہرم گلگی والے کو ساتھ خوب لڑائی کی پس دہرم دست جگ کے مددگش تیروں سے گلگی گھبرا کر اپنی سواری گدہی کو چھوڑ کر اپنے

مقام کو بہاگا اوسکا کالا رنگ بتا ہی مین آیا اور بدن سے خون جاری ہوگیا اور منہ ادسکا بہونڈا معلوم ہونے لگا اور کلجگ اوس مکان مین بہاگا جہان کی مالک ایک عورت تہی (معلوم ہوتا ہی کہ یہ امور بعد قیصرۂ ہند کے دکوک یعنی ماجوج مین واقع ہونگی) کلجگ بدمعاشی و بدفعلی کے ساتہ تیرون سے چہلنی پریشان ہوا اور اپنے تمام کنبے سمیت کمزور ہوکر گہر مین گیا فیاضی سے طمع ہاری اوسکا سر برچہی سے پہوٹ گیا وہ اپنی کتے کی سواری (یعنی چیخنے والی ریل) کو چہوڑکر خون ڈالتے ہوئے بہاگا نسلی کے سبب فکر جاتی رہی نیلی آنکہون والا گروہ اپنی ٹوٹی ہوئی چیخ ندر کی سواری کو چہوڑ کر برباد ہوا خوف جسکے جان سکہ کے طپانچون سے نکلے زمین پر گرا اور خوشی کے گہونسون سے عاجز ہوکر جہنم کے مالک کے پاس گیا اور اگنی بان سے کلجگ دوسکے نگر کو جلا دیا۔ کلجگ کا بدن جہلس گیا اوسکی عورت و اوسکے لڑکے بالے سب مرگئے ایسی حالت مین کلجگ عاجز ہوکر تنہا روتا ہوا دوسری ملک کو چلا گیا (یہان تک بطور شذرہ بیان کیا گیا جسمین بہت امور اصلی محکم بہی دریافت ہوگئے اوسکے بعد تفصیل کرتا ہون مرنی تیر تہیاروں کی تیزی سی شک وکام ہوجون کو مارا ویوپی نے شور وچول دبربر و اونکے ہراہون کو تیر تیرون کی نوک سے عاجز کردیا وشاک یوپ راجہ نے پولنڈو پکشتوون کو مارا وہل پریک نے بڑی زور سی تلوار ماری اور طرح طرح کی شستر باندہنے والون نے بہادرون کو پست کیا (یعنی اہل یورپ بنی اصفر نے ترکون کو) کلکی اوتار قواعد دان لڑنیوالون کا سردار عصا ہاتہ مین لئے ہوے لوگون کے دلون مین خوف ڈالتا ہوا کوک و دکوک کے ساتہ لڑا جیسے کرمد ہوکیٹبہ (یعنی بنی اصفر) کے ساتہ وشنو یعنی کلکی اوتار لڑا تہا ویسے کلکی برکا سر کے بیٹے شکنی کی نائی کے ساتہ لڑا یعنی کاسک سے جسکے عصا کی مار سے چکنا چور ہوگئی اونکے بدن کلکی کے ہاتہہ سے گرا ذکر تے دیکہکر سب لوگ بڑے متعجب ہوے پہر جگت کو جیتنے والی بڑے ہاتہ والے وشنو یعنی کلکی اوتار نے غصہ مین آنکر ہالے سے دکوک یعنی ماجوج کا سر کاٹا پس شکست کہایا ہوا دکوک کوک یعنی والی روس کو دیکہتے ہی پہرچی اوٹہا یعنی شکست کہاکر مستعد ہوا جس سے دیوا ور دشمنون کو مارنیوالا کلکی اوتار متعجب ہوا پہر عصا ہاتہہ مین لئے ہوے حربہ کا جواب دیتے ہوے کلکی اوتار نے کوک کا سر کاٹا مرا ہوا کوک دوکوک کو دیکہکر پہر کہڑا ہوا اور دونو کہڑے ہوکر کلکی اوتار کے ساتہ لڑنے لگے اپنی مرضی کی موافق صنعت والی کوک دوکوک کی تلوار ہاتہہ مین لیکر اصل کی طرح بار بار کلکی اوتار پر وار کیا تب کلکی اوتار کی تیزی سے دونون کے سر کٹے اور دونون سر کٹے ہوے دیکہکر بڑی کلکی اوتار کو بڑی فکر ہوئی یعنی جبکہ وہ دونون جنگ کرنے لگے کلکی اوتار کو فکر مین مشغول دیکہکر اوسکے گہوڑے سے تنگ آکر غصہ سے لال آنکہہ کرکے اوسکو تیزون سے مارا پہر گہوڑے نے غصہ کرکے یعنی سوارون نے اون دونون کی چہاتی مین کاٹ کہایا (یعنی قلب کو توڑا) جسکے سبب سوا اوسکے بازو کمزور ہوگئے اور اوسکے ہاتہہ سے جوشن و کمان گر گئے تب اُن دونون نے چہوٹے چہوٹے بچونکی طرح اوس گہوڑے کی دُم پکڑی یعنی تعاقب کیا سوارون کا جب گہوڑے نے اپنی دُم کہینچتے ہوے معلوم کی تو ستون کے طور پر اُن دونون کے سینہ پر لات ماری جسکے سبب سے اونکے ہاتہہ سے دم علیحدہ ہوگئی اور بیہوش ہوکر زمین پر گرے پہر اوسی وقت پہر گر پڑے اور کلکی اوتار کو سامنے دیکہکر بڑا بہلا کہنے لگے تب برہما یعنی مسیح نے کلکی اوتار کے پاس جاکر ہاتہہ جوڑکر دہیرے سے کہا کہ یہ اشخاص ناپاک شستر استر سے کبہی نہ مرین گے اونکو ہاتہہ کے طمانچے سے یعنی بدوعا سے ایکبار مارڈالنا چاہئے کہ ایک کے دیکہتے ہوے دوسرا ہرگز نہ مریگا اسلئے اے مہاراج انکو ایک لحظہ ہی مارڈالیے پس کلکی اوتار اس بچن پر برہما کو سنکر شستر استر سوا اونکو چہوڑکر اُن دونون دیوؤون کو مرضی کی موافق دار کرنے سے اور پہر گروہ مین آکر بچی کے سمان گہوسون سے اُن دونون کے مردون کو ہوڑ الانب اونکا مغز پہٹ گئے تو وہ ایسے دو پہاڑون کی طرح جنکی چوٹیان ٹوٹ گئی ہون جہنم کے دیوتاؤن کو خوف دلاتے ہوے اور زمین کے تکلیف دینوالے یعنی پر دونون گرے اور اہل جنت کو خوشی ہوئی۔ فقط

فہرست کتاب جو مشتمل ہی ایک تمہید و سات مقدمات پر

خطبہ۔	۱
تمہید مشتمل ہے سات فصول پر۔ فصل اول سبت مقدس کی تحقیق مین کہ حسب حدیث دانجیل کی وہ ساتوان روز جمعہ ہے اور ایک روز خدا کے نزدیک ہزار سال کا ہوتا ہی اور حضورؐ ساتوین ہزار مین پیدا ہوے اس وجہ سے ساتوین روز وہ ماہ سال کی تعظیم مقرر تھی اور زائچہ کی تحقیق مین کہ نکسی کا ہوا اور نہوا ہوگا	۲
فصل دوم قرآن کی خوبی اور تحقیق توحید مین اور دوسرے عجیب مسائل مین	۶
فصل سوم قرآن کے اشتمال مین مسائل حکمت الٰہیہ و حکمت عملیہ پر۔	۱۱
فصل چہارم قرآن کی خوبی مین کہ باوجود اسکے کہ ہر لفظ کتب اوسکو سمجھتا ہی اوپر اوسکے مطالب عمیقہ کی حد نہین۔	۱۴
فصل پنجم مین کہ قرآن مجید کی تفسیر ضرورت کتب مقدسہ سابقہ کی مطلق نہی	۱۵
فصل ششم مین مختصر حال مرشد صاحب مرحوم مین۔	۱۷
فصل ہفتم بیان روح حق مخلوق ہے مین	″
مقدمۂ اول مشتمل ہی ۹ فوائد پر۔	۱۸
فائدہ اول مین قرآنی ہر ایک آیت کا اعجاز جسپر اہل ملت کتروا نفضا مین اور خصوصیت سحر قرآن کے اعجاز پر زور ڈالنے کی وجہ اور اقرار ہر اوس معجزہ کا جو حضورؐ کے نشان سی تھا اور انکار اوس سے جو حضورؐ کا نشان نہتا۔	
فائدہ دوم مین علم یقینی کے حاصل	۱۹
کرنیکے طریق اور وحی کی قسمین اور تاریخ ضروری مین جو قرآن کی تفسیر مین ضرور ہی اور بہت سی عمدہ مسائل کا بیان اور فائدہ سوم مین ایمان و اسلام اجمالی کی زیادت اور عدم زیادت اجزا و کمی مین اور ایمان تفصیلی و اسلام تفصیلی کی مغائرت مین اور اونکی زیادتی و کمی مین و بیان ہدایت و اتقا معنی شرک وغیرہ مین۔	
فائدہ چہارم ایمان تفصیلی کے بیان مین ایک انوکھی تفصیل کے ساتھ۔	۲۷
فائدہ پنجم بیان تشکیک فی المالیت کے بیان مین۔	۲۹
ایمان کے مراتب مین کہ اسلام و ایمان وصریح الایمان سے۔	
فائدہ ششم مین شرک کی قسمین اور	″
فائدہ ہفتم مین ابطال تناسخ و نبوت قیامت مین اور اوسکے دلائل کا ذکر۔	۳۲
فائدہ ہشتم صوعلم شمالی کے بیان مین۔	۳۵
فائدہ نہم بعض امور تشبیہی شرع کی بیان مین مثل جنت آدم کے کہ وہ زمین پر ہے۔	″
فائدہ دہم کتب منزلہ کی تحریف و تبدیل مین اور اونمین وہ امور یقینی صحیح مین جو خوبی اسلام مین ہین بوجہ کثرت مین اور اونکی طرف توجہ مفسر کو ضرور ہے حسب حدیث ناسخ۔	۳۶
فائدہ یازدہم وجہ توجہ کتب سابقہ کی طرف حسب حدیث۔	۳۸
فائدہ دوازدہم مجموعہ توراۃ بزبان الکتیس پیغمبرونکی چالیس کتب کا ہی اور بعض اونمین	۴۰
وہ قصص جو انتقافیات سی ہین۔	
فائدہ سیزدہم انجیل کے حالات مین۔	۴۰
فائدہ چہاردہم مین بعض امور کی نسبت کتب مقدسہ کے بیان مین۔	۴۱
فائدہ پانزدہم دوسری قوموں کی پیشگوئی مین اسلام کی خوبی کی نسبت۔	۴۳
فائدہ شانزدہم مین توحید کا بیان جو اسلام سی ہوا وہ کسی دوسری سے نہین ہوا۔	
فائدہ ہفدہم مین بیان متشابہات ہی جو پہلی کتابون مین بھی بہت کچھ ہین۔	۴۴
فائدہ ہیزدہم مین کہ قرآن مصدق کتب سابقہ کیسے ہوا ہی کہ اگر نہوتا تو اوسکی تکذیب سابقہ کی پیشگوئی کی درست نہ آتین۔	۴۵
فائدہ نوزدہم تفسیر و تاویل کی بیان مین	۴۶
تفسیر و تاویل قرآن و احادیث مین جہانتک ہوسکے تطبیق مناسب ہی۔	۴۷
فائدہ بست و یکم تفسیر و تاویل حرفیہ صحیح کے خلاف نہو۔	۴۸
فائدہ بست و دوم تجزیہ تفسیری کی بھی تفسیر و تاویل تخالف نہو۔	″
فائدہ بست و سوم مین حق وجود مطلق کے بیان مین کہ کل عالم اوسمین کوہی ہوئی ہو کہ اوسکے دوسرے کو وجود مستقل وہم کے نہین۔	۴۹
فائدہ بست و چہارم بیان افانی و نفسی روایت مین۔	۵۰
فائدہ بست و پنجم معلوم کو کس طریق سی معلوم کرسکتے ہین۔	۵۲
فائدہ بست و ششم مین بیان فاعلیت حق و بندہ کے کاسب ہونے مین۔	۵۳
فائدہ بست و ہفتم حلول و ظرفیت و معیت کے معنی مین کہ اہل وحدت حق نہین ان چیزونکی اعتقادی آن مین	″
فائدہ بست و ہشتم بعض آیات کے بیان مین جس سی وحدت وجود ظاہر ہے	۵۴
فائدہ بست و نہم بیان اس امر مین کہ حکم خبر اور قسم کے مین ایک راوی جسکے کوئی اور خلاف نہین ہوسکتا دوسرا شرعی جسمین بہت سی خلاف ہوتے ہین۔	۵۵
فائدہ سیم مسائل تصوفیہ مین نظر باینکہ درکار ہی کہ خلاف شرع ہرگز نہین جو عبارات قرآن و حدیث سی ہے۔	″
فائدہ سی و یکم جیسے بندہ کو آفاقی سیر کرنی چاہیے ویسی انفسی سی بہرہ ور ہونا چاہیے	۵۶
فائدہ سی و دوم مین انا الحق کی تحقیق مین	۵۷
فائدہ سی و سوم اتحاد کی تحقیق مین و نیز خفی کے بیان مین۔	″
فائدہ سی و چہارم عالم سر کی تحقیق مین۔	″
فائدہ سی و پنجم معجزہ رحمت کے بیان مین کہ بستی غیر محض ہے۔	۵۸
فائدہ سی و ششم عالم روح کے بیان مین۔	″
فائدہ سی و ہفتم عالم فوادکے بیان مین	″
فائدہ سی و ہشتم عالم علیین کے بیان مین	۵۹
فائدہ سی و نہم مثل کے بیان مین	۶۱
فائدہ چہلم عالم سجین کے بیان و شیطان کی حقیقت مین۔	″
فائدہ چہل و یکم عالم برزخ و مثال کے بیان مین۔	۶۴
فائدہ چہل و دوم مین عالم شہادت کی تحقیق مجملاً	۶۵

فائدہ چہل و سوم تفصیل عالم کی بیان میں تا بیان درخت حیات یعنی حضورؐ و سات روزوں کے معنی میں تا پیدائش آدم و پیشین گوئی آدم و حوا میں و شبیث و انوش پر نبوت حضورؐ و آدم کو شیطان کے سجدہ نکرنے میں۔	۶۶	خبر ہفتم ابراہیم کی آزمائش و خبر نبوت اولاد اسحاق و نبوت اولاد اسماعیل میں فصل ۱۲ انکوین سے انجیل کی مطابق اور پیشین گوئی ابراہیم بخت نصر و رومیہ کی شرارت و ذوالقرنین و اہل اسلام کی پیشین گوئی میں خوبی سے۔	۸۲	نو دو سالہ عرمین اور اکیسا اور ایک وعدہ اسحاق ہو ہی ہوا اور اسماعیل کی اولاد میں حضرت اور داماد یعنی بڑی سے بڑی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خبر	
فائدہ چہل و چہارم میں چند امور کی تحقیق مثل مقام جنت آدم و علم دیکھا جاتا ہے۔	۷۰	خبر ہشتم میں تین گنبوں کی تحقیق ایک آدمی اسلمانی کعبہ دوسرا اسحاقی و تیسرا سلیمانی اور ابراہیم کی پیشین گوئی نسبت اہل اسلام فصل ۱۲ و ۱۳ تکوین سے۔	۸۳	خبر نامزدہم میں حضرت عظیم ہونیکی خبر اولاد اسماعیل میں اور صفا و مروہ کی سعی ہاجر کی دوڑ سے اور براق پر بٹھا کر اجرا اسماعیل علیہ السلام کو	۸۴
فائدہ پنجاہ و پنجم ملکوناف زمین کے کہنے کے بیان میں اور بیان سجدہ ملا و سفلی میں۔	″			ابراہیم کا لانا مکہ میں اور آپ نے زم زم کی تعظیم و اسماعیل کی عزت داؤ کی نسبت کثرت سے پیشینگوئی کتاب تکوین میں بہ نسبت اسحاق۔	۸۸
فائدہ چہل و ہفتم در پیش کی پیشینگوئی مین و شیں بارد کے تا سنین ادریس	۷۱	خبر نہم میں ہاجر کا آزاد ہونا اور راستی	۸۴	خبر شانزدہم میں تحقیق ذبیح اسحاق	۸۹
		خبر دہم کنعان کی مملکت میں سلطنت	″	امام اعظم کے مذہب کی موافق۔	
فائدہ چہل و ہشتم ادریس کی پیشینگوئی مین و شیں بارد کے تا سنین ادریس	۷۲	اولاد اسحاق کا ہونا نسل ابراہیم میں اسحاقی جولن یا اسماعیلی یا ہی تحفظ راہ		خبر ہفدہم میں بہ نسبت اولاد اسحاق کی مملکت کنعان مین بطور سیادت رہنا اور حصول وطن بوجہ اولاد اسماعیل	۹۰
فائدہ چہل و ہشتم در پیش سنین ملک مین تا نوح و عمر نوح مین اور تحقیق بعوق و نسر وغیرہ مین وقد آدم مین و حال کشتی نوح مین۔	″	خبر یازدہم میں خضر کی جو وہی پہلے پیدائش میں صابع میں اہل اسلام کی پیشینگوئی۔	″	خبر سیزدہم میں اسحاق کی پیشینگوئی اسلام کی نسبت۔	″
فائدہ چہل و نہم مین خاصیت انسانی کا رحم مادر مین طب حدیث سی چالیس روز نطفہ رہتی ہے وہ چار چالیس ہیں۔	″	خبر دوازدہم فصل ۱۷ انکوین سے اسحاق کی اولاد کی پیشینگوئی اور چار سو سال تک اولاد اسحاق کی غلامی اور وراثت پانا اسحاق کا بر وجہ وعدہ نہ بطور راثت۔	۸۵	خبر نوزدہم میں اسحاق کی پیشینگوئی نسبت اسلام۔	″
مقدمہ دوم اسمین ۲۸ خبر ہین ہیں۔	۷۴			خبر بستم میں اسحاق کی اولاد کا بیان اور عیسو یعقوب اسحاق سی عوج بن عنق تنہا چوتھا ہونہ کا لنبا تہا۔	۹۱
خبر اول نسب کی بیان میں خبر دوم میں سام و حام و یافث کی خوبی سے پیشینگوئی نسبت اسلام۔	۷۵	خبر سیزدہم میں برکت دوعدہ اولاد ہاجر کو بہ نسبت حضور صلی اللہ علیہ وسلم و عظمت ہاجر اسماعیل۔	۸۶	فائدہ اول خبر بست و یکم سی یعقوب کی اولاد کی اور اولاد کے حالات میں تا زمانہ مسیح	″
خبر سوم حام کی اولاد کی اولاد میں۔	۷۶	خبر چہاردہم فصل ۱۷ انکوین سی ابراہیم کو	″	فائدہ دوم میں ذکر افغانوں کا ہے جو اکثر نسل اسرائیل سے ہیں۔	۹۳
خبر چہارم یافث کی اولاد کی حالت میں	۷۷	وعدہ عظیم و جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم و چونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم مختون پیدا ہوئے تھے اس سنت کو ابراہیم نے		خبر بست و دوم میں یوسف کی پیشینگوئی اسلام کی نسبت۔	″
خبر پنجم سام کی اولاد کے بیان میں۔	۷۸			خبر بست و سوم میں تفصیل نسل ابراہیم	″
خبر ششم ہود عبر کے بیان میں۔	″				

کا بیان ہی جنکے خزانچہ و تیور و خانہ ترکہ و چنگیز یہ ہین۔			
خبر بست و چہارم میں اسماعیل کی پیشینگوئی اسلام کی بابت اور اونکی اولاد کی تفصیل مین۔	″		
خبر بست و پنجم قیدار بن اسماعیل کے شرف مین۔	۹۴		
خبر بست و ششم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبنامہ مین کہ حضرت اسماعیل سے تا عدنان ۳۰ واسطہ ہین اور عدنان سے تا حضورؐ بیس واسطہ ہین۔	″		
خبر بست و ہفتم بطور اختصار حضورؐ کے حالات مین۔	۹۶		
خبر بست و ہشتم مہدی و مسیح علیہما السلام کے حالات مین مشتمل بچہار تنبیہ پر۔	″		
مقدمہ سوم مشتمل بر ۱۳۵ اطلاع پر۔	۲۰		
اطلاع اول ہود کے دو مرتبہ کی ہواد کی کا جسکو بار بار کہنا ضرور ہے۔	″		
اطلاع دوم اس امر کی بیان مین کہ بہت سے پیشینگوئیان کتب مجموعہ عہد عتیق کی خاصات مین اور بعض محتاج دوسری کتاب کی تفصیل پر۔	″		
اطلاع سوم کتب مجموعہ عہد عتیق کے نامون مین۔	″		
اطلاع چہارم مین موسیٰ کی کتابون کی پیشینگوئی مین مشتمل بر سات فصل پر۔	″		
فصل اول مین موسیٰ کی کتاب تکوین سے اسلام کی پیشین گوئی۔	″		
فصل دوم پیشین گوئی کتاب خروج موسیٰ سے اسلام کی خوبی سے پیشینگوئی مین مشتمل ہے تین تنبیہ پر۔	۱۰۹		

فصل سوم سفر احبار کی پیشینگوئی مین مشتمل ہے دو تنبیہ پر	۱۱۰
فصل چہارم سفر اعداد کی پیشینگوئی مین	〃
فصل پنجم مشتمل ہے سات تنبیہ پر۔	〃
تنبیہ اول فصل ۴ سفر مثنی سے اسلام کی پیشین گوئی۔	〃
تنبیہ دوم فصل ۵ سفر مثنی سے مسیح وحضرت علیہما السلام کی پیشین گوئی اور سبت کی وجہ سے حضورؐ کی خاص پیشین گوئی۔	〃
تنبیہ سوم فصل ۳ سفر مثنی مین دجال کی نسبت پیشین گوئی۔	〃
تنبیہ چہارم فصل ۱۵ سفر مثنی مین سات سال کی رعایت بوجہ ہزار ہفتم اسلام کے ہے۔	〃
تنبیہ پنجم فصل ۱۴ سفر مثنی کی پیشینگوئی حضورؐ و قرآن کی پیشینگوئی ہروز اور شور کے ساتھ جسکو انجیل تسلیم کرتی ہاتھا ۱۲ امام مہدی	۱۱۲
تنبیہ ششم فصل ۱۸ سفر مثنی مین تا ۲۰ برے عظیم پیشین گوئی بخت نصر سے یہود کی بربادی مین اور ۷۰ تا بادی ذوالقرنین مین اور پیرسخت بربادی کی خبر رومیہ سے اور پھر اہل کتاب کی بادی کی خبر اہل اسلام سے	۱۱۳
تنبیہ ہفتم مین فصل ۳ سفر مثنی کے ۴ قسم کی تقصیل	
فصل ششم عہد نامہ صغیر و عہد مین۔	
موسیٰ کی پیشین گوئی اسلام ہوگی پر وہ ملتی نہین۔	۱۱۴
فصل ہفتم مولوی ذوالفقار کی پیشین گوئی اسلام پادری اکاتھی —	〃
اطلاع پنجم پیشگوئی پیشین گوئی مین	〃
اطلاع ششم کی پیشینگوئی	۱۱۴
اطلاع ہفتم کتاب موعاب کی پیشینگوئی مین	〃
اطلاع ہشتم کتب سموئیل کی پیشینگوئی مین	〃
اطلاع نہم کتاب شموئیل کی پیشینگوئی مین	۱۱۵
اطلاع دہم پیشینگوئی اول و دوم کتاب سیر	〃
اطلاع یازدہم تاریخ ایام اول مین۔	〃
اطلاع دوازدہم تاریخ دوم ایام مین۔	〃
اطلاع سیزدہم کتاب عزرا کی پیشینگوئی مین	〃
اطلاع چہاردہم نحمیا کی کتاب کی پیشینگوئی مین	〃
اطلاع پانزدہم کتاب استر کی پیشینگوئی مین	〃
اطلاع شانزدہم کتاب ایوب کی پیشینگوئی مین	〃
اطلاع ہفدہم زبور کی پیشین گوئی مین مشتمل ہے ۲۱ تنبیہون پر۔	〃
اطلاع ہیجدہم سلیمان علیہ السلام کی پیشین گوئی مین جسمین جامہ مبارک حضرت نام پاک بنام مشتمل ہے چار تنبیہ پر۔	۱۲۹
اطلاع نوزدہم حضیا علیہ السلام کی پیشینگوئی مین مشتمل ہے کہ جس تنبیہ پر متضمن ہے عجب اسلام کی خوبی پر۔	۱۲۶
اطلاع بستم یسعیاہ علیہ السلام کی پیشینگوئی مین	۱۳۸
اطلاع بست و یکم حزقیل علیہ السلام کی پیشین گوئی مین۔	۱۴۰
اطلاع بست و دوم تعزیہ کتاب دانیال مین	۱۴۲
اطلاع بست و سوم ہوشیع کی پیشینگوئی مین اسلام کی خوبی کے ذکر مین۔	۱۴۹
اطلاع بست و چہارم یوئیل کی پیشینگوئی مین اسلام کی خوبی مین۔	〃
اطلاع بست و پنجم عاموس کی پیشینگوئی مین	۱۵۱
اطلاع بست و ششم عوبدیاہ کی پیشین گوئی مین	〃
اطلاع بست و ہفتم یونس کی پیشین گوئی مین	〃
اطلاع بست و ہشتم میکاہ کی پیشینگوئی مین	〃
اطلاع بست و نہم ناحوم کی پیشینگوئی مین۔	〃
اطلاع سی و یکم صفنیاہ کی پیشینگوئی مین	۱۵۲
اطلاع سی و دوم حگی کی پیشین گوئی مین۔	〃
اطلاع سی و سوم کتاب زکریا کی پیشینگوئی مین	〃
اطلاع سی و چہارم ملاکی کی پیشینگوئی مین۔	〃
مقدمہ چہارم انجیل کی پیشین گوئی مین مشتمل ہے ایک مفتاح و ۴۸ بابون پر۔	۱۵۴
مفتاح مین انجیل کے مطالعہ کے لئے تمہید۔	〃
باب اول انجیل متی کی پیشین گوئی مین اسلام کی خوبی کی نسبت مشتمل ہے چودہ ارشاد پر۔	۱۵۵
باب دوم قرس کی انجیل کی پیشینگوئی مین۔	۱۶۱
باب سوم انجیل لوقا کی پیشینگوئی مین۔	〃
باب چہارم انجیل یوحنا کی پیشینگوئی مین جسمین حضور احمد کی پیشین گوئی اور نیز فارقلیط کی نسبت پیشین گوئی ہے جو عبارت نزول روح قدس سے ہے۔	۱۶۲
باب پنجم انجیل برنباہ کی پیشینگوئی مین۔	۱۶۵
باب ششم نامہ اعمال کی پیشینگوئی مین	〃
باب ہفتم نامہ رومیون کی پیشینگوئی مین۔ اسلام کی نسبت۔	۱۶۶
باب ششم پولوس کے نامہ اول قرنتھیون کی پیشینگوئی کے بیان مین۔	〃
باب نہم قرنتھیون کا نامہ دوم کی پیشینگوئی مین	۱۶۸
باب دہم نامہ گلتیون کی پیشین گوئی مین اسلام کی بابت مشتمل ہے باب فصل۔	〃
باب یازدہم افسیون کے نامہ کی پیشینگوئی مین مشتمل ہے دو فصل پر۔	۱۶۹
باب دوازدہم فیلپیون کا نامہ اول کی پیشینگوئی مین۔	۱۷۰
باب سیزدہم فیلپیون کا نامہ دوم کی پیشین گوئی مین۔	〃
باب چہاردہم پیشین گوئی اول خط تسلیقیون مین۔	〃
باب پانزدہم پیشینگوئی نامہ دوم تسلیقیون مین۔	〃
باب شانزدہم پیشینگوئی نامہ اول تمطاؤس مین۔	〃
باب ہفدہم نامہ دوم تمطاؤس کی پیشینگوئی مین۔	〃
باب ہیجدہم طرطوس کے نامہ کی پیشین گوئی مین۔	〃
باب نوزدہم پیشینگوئی نامہ فلیمون مین	〃
باب بستم نامہ عبرانیون کی پیشین گوئی مین	〃
باب بست و یکم پیشینگوئی نامہ یعقوب مین	۱۷۵
باب بست و دوم پہلے خط پطرس کی پیشین گوئی مین۔	〃
باب بست و سوم پیشین گوئی نامہ دوم پطرس مین۔	۱۷۶
باب بست و چہارم پیشین گوئی خط اول یوحنا مین۔	〃
باب بست و پنجم خط دوم یوحنا کی پیشین گوئی مین۔	〃
باب بست و ششم پیشینگوئی نامہ سوم یوحنا مین۔	〃
باب بست و ہفتم یہودا برادر یعقوب کی پیشین گوئی مین۔	〃
باب بست و ہشتم پیشین گوئی کتاب مکاشفات یوحنا مین۔	
تذہیب کتاب اہل اسلام مین جو	۱۸۲

پیشین گوئی کتب سابقہ مین لکھی ہے۔		مشاہدہ چہارم یاجوج وماجوج کے حالات قرآن سے۔	۹۰
مقدمہ سیم تمام خاندانون اور قومون کی پیشین گوئی مین ہمارے آقا صلعم کی خوبیون کی	۱۸۴		
حل اول اول صورا ہرمز کی پیشین گوئی مین۔	〃	مشاہدہ پنجم یاجوج وماجوج کے حالات احادیث کی مطابق اور یہ مشاہدہ مشتمل ہے چار تنبیہون پر۔	〃
حل دوم یسعیاہ کی پیشین گوئی مین۔	〃		
حل سوم حبقوق کی پیشین گوئی مین۔	۱۸۵		
حل چہارم دانی ایل کی پیشین گوئی مین۔	〃		
حل پنجم حجی کی پیشین گوئی مین۔	〃	مشاہدہ ششم کتب فارس سے یاجوج وماجوج کے حالات مین۔	۲۰۰
حل ششم زکریاہ کی پیشین گوئی مین۔	〃		
حل ہفتم کتب ہنود کی پیشین گوئی مین۔	〃	مشاہدہ ہفتم ہنود کی کتابون سے پیشین گوئی کوک دوکوک یعنی یاجوج روس وماجوج کی نسبت مشتمل ہے در تنبیہ پر۔	
تنبیہ اول اللہ سکتہ استوای پر مین۔	〃		
تنبیہ دوم الوپ اللہ کی الاتین۔	۱۸۹		
تنبیہ سوم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کلکی اوتار کے حالات مین۔	〃	مقدمہ ہفتم مین تفسیر قرآن مجید سے خاتمۃ البرہان ہے۔	
تنبیہ چہارم مابقی اوصاف حضور کلکی اوتار علیہ الصلوٰۃ والسلام مین۔	۱۹۰		
تنبیہ پنجم مطابق نبوتی کے جانچ پر۔	۱۹۱		
تنبیہ ششم مین سترہ نشان سے تحقیق چار بیانون کی نسبت کلکی اوتار کے ہے۔	〃		
تنبیہ ہفتم مین اظہار دین امر کی تحقیق ہے۔	〃		
مقدمہ ششم ذوالقرنین و یاجوج وماجوج کے حالات مین۔	۱۹۲		
مشاہدہ اول ذوالقرنین کیقباد کے حال مین۔	〃		
مشاہدہ دوم فصل ۳۸ و ۳۹ حزقیل سے یاجوج وائی روس وماجوج انگریز کے حال مین۔	۱۹۴		
مشاہدہ سوم ان دونون قومونکی نسبت انجیل کی پیشگوئی مین۔			

صحتنامہ بعض کلمات جلد اول تفسیر غایۃ البرہان فی تاویل القرآن

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۸	۲۴	تین	تین چار
۱۰	۱	موسموتونکی	موسمونکی
۱۱	۲۸	مراپا	سراپا
″	″	غذا	غزا
۱۳	۲۰	طبغو	″
۱۴	۱۳	اسلام	اسس ہو
۱۸	۱۲	تشریح	تشریع
۱۹	۵	سرپرست	سریرت
″	۱۶	پرسی	سی
۲۰	۹	سوڈ	صوبہ
۲۱	۱۲	دوسو	دوو
″	۱۶	فرمائی	فقرمائی
″	۵	۱۴۳۱ھ	۱۴۳۱ھ
″	۱۴	شہر	تاریخ
۲۱	۴	۵۹۶۰	۶۰۰۰
۲۴	۱۰	۲۰	۲۰۹
۲۰	۲۴	ر	پیدا کیا
″	″	نبوت	ولادت
۳۲	۲	یعنی	معنی
۳۵	۱۳	عدالت	عہد یقینی
۳۸	۳۰	ونبوت	وپیدائش
۳۹	۲	نبوت	ولادت
″	۱۰	نبوت	ولادت
۴۳	۲۰	چہ اجبہ	جزا دہندہ
۵۱	۱	کے مظہر	×
″	۲	الدعال	الاغوال
″	۴	انسان اور	انسان
″	″	جبتک	×

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۵۱	۸	جب سے	جیسے
″	۱۴	″	″
۵۳	۱۶	نداں	×
۵۸	۷	چارمنی	بناوسے
″	۲۷	جزوی	جزو
۵۹	۲۷	ہی	ہیں
۶۰	۱۱	مزبور دوم	مزبور ہشتم
۶۱	۴	تمثیل	تمثل
″	۲۶	بصری	بصری سے
۶۳	۲۷	ہنوا	ہوا
۶۶	۲۶	متوحد	شمار
۶۷	۳	۵	۵ فصل دوم سکوت
″	۴	۶	۶ فصل مذکور
″	۲۷	قمری پر	پر
۶۸	۱۷	کی	یا جوانکی یا باپ کی
″	۱۹	اولا	الا
″	۳۰	مادہ	مادہ منی
″	۳۱	ہزاروان حصہ	اٹھارجان حصہ جزو تین سے
۷۳	۵	۳۴۳ھ	سنہ صحیح
۷۶	۵	۷۷ حضرت ابراہیم	۸۰ حضرت ابراہیم
۸۰	۱۷	جوبلا	حوبلا
″	۲۲	ساسک	شک
۸۱	۱۹	کا	کی
۸۲	۶	۷۹	۷۰
″	۷	چودہ	چوالیس
″	۱۲	حسب	×
۸۵	۱۸	وعدہ	اسحاق کی ولادت
۳۱	″	صنف	طبقت

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۸۷	۱	پیغمبر	×
۹۱	۳	آدم	اودم
۹۳	۲۲	بشقان	بقشان
″	۲۵	سجکر	سجکر
″	۲۹	پوت	یوث
″	۳۱	کر	کرکے
″	″	یعنی	×
۹۴	۲۰	جمال	جبال
″	۲۳	مصر	مصفر
″	۲	رواج	زراح
۹۵	۵	منات	مناف
۹۶	۸	عامہ	عاتکہ
″	۱۵	شنو	وشنو
″	″	دہ	×
۹۷	۲۲	ایکسال ہزار ہشتم وچہل وہشتم	×
۹۸	۱۳	مسور	مشبہ
۱۰۱	۱	حسینی	حسنی
″	۳۰	لا	الا
۱۰۴	۹	سنہ	کے سنہ
۱۱۴	۱۶	نہیں	تہیں
۱۲۲	۱۱	برادر	پرادر
۱۲۳	۱۹	بادنہ	باور
۱۲۴	۹	یین	×
۷	۱۰	بلتی	بولی
۱۲۶	۲۶	ہوی	نہوی
۱۲۸	۵	آزماؤں	نہ آزماؤں
″	۱۲	اشاہ	اشارہ اشارہ
۱۳۰	۱	ہوا	کفار کو قصد کیا

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۳۰	۷	موقف	موقف
″	۱۲	کرسنے	قوم ہیکی کی نسبت اشارہ ہونہ پروردگار کی نسبت انکا لازم تھا
۱۳۱	۳	تم	×
″	۲۵	فضلا	فضائین
۱۳۴	۷	نصل	نصل ۵
۱۳۶	۱۱	۲۹۰	۱۲۹۰
″	۲۶	سے عزیز نے	وغیرہ کے
۱۴۸	۲	۵۵۵۵	۵۵۵۵
۱۵۴	۱	سے	سے گرانا
″	۴	عن	لن
۱۵۰	۵	ششہ	شششعہ
″	۱۱	کہٹکا	کہٹکا کہٹکا
۱۵۸	۲۹	تغلیب	تغلیب
۱۶۰	۴	ہوی	ہوی ہوئی
۱۶۱	۱۸	تکالین	تکالین
۱۶۲	۱۹	زنب	زینب
۱۶۳	۴	وی	وی ہوی
″	۷	آا	آنا
۱۶۴	۳	نے	سے
″	۵	قدس	روح القدس
″	۹	دے	اخبار دے
″	۱۳	جا	جا جانچ
۱۶۵	۱۷	آیا	آنا
۱۶۸	۱	بیت	سبت
″	۱۸	بیت	سبت
۱۷۱	۳	مقتدی	مقتدی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۷۱	۲	سیح	مسیح کو
″	۱۳	ورس	مرنور
″	۱۵	اوی	بری
″	۲۷	وہ روح	روح
۱۷۲	۴	بیان	بیان ہی
″	۱۰	خواہ	تو
″	۱۱	زمانہ	زمانہ کی
″	″	جودرس	ورس
″	۱۵	ارادہ	آرام
۱۷۰	۴	بزرگ	بزرگ پر
″	۳۶	لکیر غلط	✗
″	۳۰		ایک مقربور
۱۷۳	۱۴	لکیر غلط	✗
۱۷۴	۱۵	سب سے	سب کبوتی
″	۲۲	پہر نجد	پہر
۱۷۵	۶	یا لاولہ	نا آلوہ
۱۷۶	۷	گوئی	گوئی کی
۱۷۷	۲	ناجائز	جائز
۱۷۵	۱۳	دجو	وجہ
۱۷۸	۱۲	ہو گئی	ہوگئے
″	۱۳	روز	زور
″	۲۰	کلیف	تکلیف
۱۸۰	۳	غذا	عزا
۱۸۳	۱۰	کیون	کردن
″	۱۲	ہی	نہی
۱۸۶	۰	من سے	سے
″	۸	معراج	سوج

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۸۶	۱۷	بجد	بیحد خداؤنکی
۱۸۷	۱۷	آیا	آتا
″	۲۷	ابشر	ابشد
″	۳۰	اون اصد	اون
۱۸۸	۲۶	وار	ہفتہ
۱۸۹	۱۷	ہر	پتر
″	۲۸	یاجوج	ماجوج
″	۲۹	ماجوج	یاجوج
۱۹۱	۳۰	اور	دور
″	۲۳	لوگ	جوگ
″	۲۴	گوسنا فاجی	✗
″	۲۶	ہنود	ہنود میں
″	۲۹	متراس	مترادی
۱۹۲	۲۱	تیسوان	بیسوان
″	″	اکتیسوان	اکیسوان
۱۹۳	۶	پانی	پانی تہا
″	۹	وہب	وہب تمیک و
″	۲۰	کی	آنکھوں کے
۲۰۱	۳	ویل کی	ویل کی خرسے

محقق سرسید کہ چند امور پہا پر دریافت طلب ہیں ایک یہ کہ صفحہ ۱۸۶ کے نقشہ میں جو سنہ عمر حضرت ابراہیم سے سنہ عمر موسیٰ تک ۴۳۰ سال لکھے ہیں اور ولادت اسحاق سے تا خروج موسیٰ جو مدین کو گئے ۴۰ سال لکھے ہیں جبکہ موسیٰ ۸۰ سال کے تھے اور کتاب اعمال کی فصل ۷ میں خروج موسیٰ کا سنہ مدین کو ۴۰ سال کا اور ۴۰ سال میں آمد مدین کے کہی ہے جواب یہ ہے کہ استیفن پیغمبر نہیں ایک مورخ پیشہ ور ہے وہ جیسی روایت سنی ویسی لکھ دی اور موسیٰ پیغمبر ہیں جو کہیں ۴۰ سال کہیں ۴۳۰ سال فرماتے ہیں اور دونوں کی تصدیق مجموعہ انجیل میں ہے تو اس وجہ سے ہمنے وہ تاویل لکھی ہے۔

امر دوم یہ ہے

پوشیدہ نرہے کہ ترجمہ فصل ۲۷ متی و فصل ۱۸ یوحنا کی انجیل میں مترجمین نے بڑی دھوکے کہائے ہیں جس سے تین شب یا تین دن مسیح کی قبر میں رہنے کی صورت نہیں ہو سکتی کہ مترجمین روز تیاری جو ایک روز پہلے سبت سے ہونی چاہئے اور روز سبت کو ایک سمجھے ہیں اور سبت کا روز جو روز مقدس گنا جاتا ہے اسکو سنیچر سمجھ گئے ہیں جو ہوئے غلط کر دیا ہے تو اس تحقیق کے بعد جانا چاہئے کہ فصل ۶ متی میں ہے کہ مسیح نے فرمایا کہ دو روز بعد عید فسح ہوگی ایک یہ بات کہی دوسری فرمایا کہ ابن آدم یعنی مسیح صلیب پر دیا جاوے گا اور اوسی روز قیافا نامی سردار کاہن کے گھر میں سرداران یہود نے صلاح کی کہ مسیح کو پکڑیں جو روز سبت سوں نہ لگا یا جاوے تو مسیح کو انہوں نے شب کو پکڑا اور صبح کو حاکم رومی سے مقدمہ کرایا کہ چھ گھنٹے سے تو لگھنٹہ تک دن سیاہ و تاریک ہوگیا اسمیں مسیح کو سول دی گئی اور مسیح نے اپنی آپ جان دیدی کہ کوئی نہ مقتول ہوئی اور چونکہ وہ روز تیاری کا تہا ہم چاہتے تہے کہ لاشیں کہیں کالکہ جو سبت کا روز ہے لٹکتی نہ رہیں کیونکہ صلیب دینا جیسے انکے نزدیک حسب ورس ۵ فصل ۲۱ متی کے بروز سبت منع تہا لٹکتا رہنا بھی سبت کا روز منع تہا تو دو چوروں کی ٹانگوں کو توڑ کر انہیں نکالیں اور مسیح کو مردہ پایا تو اوسکی پسلی میں نکالیں پر ایک بہالی مسیح مردہ کی پسلی میں ماری جس سے خون نکلا تو گویا مسیح مصلوب بھی استخوان شکستہ ہوئی یہ مشابہ کہی گئی اوسکے لئے مصلوب استخوان شکستہ کو ساتہ تو شام کو سبت کے لگنے سے پہلے جلدی سے یوسف نامی نے مسیح کی لاش ایک قبر میں جو باغ میں پاس ہی دفن کی کہ سبت نہ لگجاتی تو فجر کو اوسکے سبت ہوا جسمیں کچھ کام نکرتے تہے اس سبب عربی نسخہ انجیل مطبوعہ ۱۸۳۳ء میں درس ۶۲ فصل ۲۸ متی میں ہے کہ جمعہ کے دوسرے روز سردار کاہنوں اور فریسیوں نے باہم ملکر صلاح کی کہ مسیح کی قبر پر پہرا بٹہا یا جاوے یعنی ہر روز سنیچر تو مطابق باب یوحنا کی انجیل کے ہفتہ کے پہلے روز جو ہفتہ کی واحد کہلاتا ہے یعنی اوتوار صبح صادق کی یہ پہونچتے وقت مسیح قبر سے زندہ ہو کر نکل گئے پس سہ شبانہ روز بطور محاورہ کے تین شب قبر میں رہے۔

۷۶۵۲
آخری درج شدہ تاریخ پر یہ کتاب مستعار
لی گئی تھی مقررہ مدت سے زیادہ رکھنے کی
صورت میں ایک آنہ یومیہ دیرانہ لیا جائے گا۔